READER
BURAQ

کیف قلب

تحریر :ناز بخت

زندگی مشکل نہیں ہے اسے ہم نے خود مشکل بنایا ہے اپنی خواہشات سے ،لوگوں کے ڈر سے ،دکھاوا کرنے سے ،لوگوں میں مشہور ہونے سے ،لوگوں سے تعریفوں کے خواب پالنے سے ،مقابلوں میں ،محبتوں کی بھیک مانگنے سے ،اپنے جذبات پر قابو نہ پاکر !!!

لڑکیوں کے لیے زندگی عموماً مشکل ہی رہتی ہے کیونکہ انھیں ڈیپینڈینٹ ہونے کی عادت ہو گئی ہے !!

عورت اگر آزادی مانگتی ہے تو اج کل لوگ اسے غلط رنگ دیتے ہیں عورت کی آزادی بے حیائی ،پردہ نہ کرنا ،لڑکوں کے ساتھ باتیں کرنا نہیں ہے بلکہ اپنی عزت بنانا ہے ،کسی کی اتنی جرت نہ ہو کہ انہیں سر تا پاؤں گھور سکے ،لڑکی کی آزادی یہ ہے کہ اسے اپنی پسند کا حق دیا جائے ،اسے اتنی آزادی دی جائے کہ وہ اپنی رائے دے سکے ،اسے اتنی آزادی دی جائے کہ چار لوگوں میں بیٹھ کر اپنی بے عزتی پر سر نہ جھکائے،اپنے حق کے لیے لڑ سکے ،خود کو بغیر کسی غلطی کے ذلیل نہ کروائے !!

عورت آزادی کے نام پر ازادی رائے اور حق مانگتی ہے نہ کہ بے حیائی، مردوں کو نیچا دکھانے کی آزادی بلکہ مردوں سے عزت اور حفاظت کی آزادی !!!

میرب جو ابھی نکلی تھی ہاسپٹل کے لیے وہ لیٹ ہو گئی تھی افت آج۔۔۔۔

اس جلاد نے چھوڑنا نہیں ہے ایک تو پتا نہیں سمجھتا کیا ہے خود کو (میرب بڑبڑاتی چل رہی تھی اپنے روم کی طرف)

ڈاکٹر میرب !!(پیچھے سے آنے والی آواز پر رکی تھی وہ)

لو جی آگیا !!!(میرب بس سوچ سکی تھی)

یہ روز لیٹ آنا آپکا مشغلہ ہے ؟؟(ڈاکٹر زید نے اسے غصے سے دیکھتے پوچھا تھا)

روز تو نہیں ہوتی آج ہی ہوئی ہوں اور ویسے بھی میں اپنا کام مکمل کر کے ہی۔جاوں گی ڈونٹ وری (میرب چپ کیسے رہ سکتی تھی)

کبھی جو غلطی مانی ہو آپ نے آئندہ اگر آپ کیٹ آئیں تو میں آپ کی شکایت لگا دوں گا ڈاکٹر شوکت صاحب کو (زید نے جیسے دھمکی دی تھی)

میرب خاموش رہی تھی اب۔۔۔

زید اسے گھورتا نکل گیا تھا ...

میرب بھی منہ میں بڑبڑاتے اپنے روم میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ جیسے اپنے روم کی طرف گئی تھی سامنے ہی ہمنہ کو بیٹھے دیکھا تھا اس نے جو اسکی کافی اچھی دوست تھی !!

میں کب سے ویٹ کر رہی ہوں تمہارا (ہمنہ جیسے بتانا چاہا ہو)

میں نہ آسکی بہت سن آئی ہوں تم نہ شروع ہونا اب (میرب نے چئر پہ بیٹھتے غصے سے کہا تھا)

ہاہاہاہاہا !!!اکڑو ہے کافی (ہمنہ جیسے بتانا چاہا ہو پھر)

بدتمیز ہے مغرور سا عجیب انسان (میرب نے جیسے سارا غصہ نکالنا چاہا ہو)

منال سکندر خان اپنے خاندان کی سب سے مضبوط اعصاب کی لڑکی تھی وہ۔۔۔

ایک ینگ بزنس وومن اپنے خوابوں کو پورا کرنے والی !!

آپ گ دادا اور اپنے بھائی کی جان تھی وہ۔۔۔۔

آج وہ ایک بزنس پارٹی میں آئی تھی۔۔۔۔

مس شازیہ جو کہ حمدانی کمپنی کی مالکن تھی یہ بزنس پارٹی تھی جو ان کی طرف سے آرگنائز کی گئی تھی اور منال سکندر خان کی وہ فین تھیں جس کی وجہ سے منال بھی ان کو خاطر میں لاتی تھی۔۔۔

وہ اس وقت اپنی گاڑی سے نکلتی ماسک لگا رہی تھی کیونکہ وہاں کافی میڈیا تھا اور وہ آج تک ایک مشہور بزنس وومن ہوتے ہوئے بھی میڈیا پہ آنے کو رضا مند نہیں تھی اور یہ اسکا خود کا فیصلہ تھا وہ اپنی لائف پرائیویٹ رکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی تھی سب کی نظریں اس پر گئی تھیں مسکراتے چہرے اسکی خوشامد کو تیار تھے کیونکہ وہ کسی کو خاطر میں لاتی نہ تھی۔۔۔۔

وہ پارٹی اعلی درجے کی تھی جہاں پر ہر ایک بزنس مین موجود تھا۔۔۔۔۔

اوہ آج تو منال سکندر خان بھی آئی ہیں ویسے اتنی لیٹ کیوں ؟؟(بلال نے آگے آتے پوچھا تھا)

وہ میں نے سوچا تم پہنچ ہی جاؤ پھر ہی اوں گی آفٹر آل میرا کزن موجود ہو گا تو میں سیکیور فیل۔کروں گی (منال نے سختی سے جیسے طنز کیا ہو)

میں تمہیں سیکیور کر سکتا ہوں اگر تم چاہو تو (بلال نے مسکرا کر جواب دیا تھا)

نہیں مجھے سیکیور کرنے کے لیے تم جیسوں کی ضرورت نہیں ہے (منال نے اب سخت الفاظ استعمال کیے تھے اور آگے بڑھ گئی تھی)

جب کے پاس ٹیبل پر بیٹھے وہ تینوں یہ سب سن چکے تھے۔۔۔۔

ویسے کافی سنا ہے اس کے بارے میں کافی تیز ہے یہ (سالار نے جیسے بتانا چاہا ہو)

کون ہے یہ ؟؟(زین نے جیسے تفتیش مانگی ہو کیونکہ صارم اور زین دوست تھے اور بزنس بھی ساتھ ہی سنبھالتے تھے اور انکی ملاقات بہت کم لڑکیوں سے ہوتی تھی کیونکہ بزنس وومن ایک تو ہوتی بہت کم تھیں اور جو ہوتی تھیں وہ ان پر فدا ہی ہوتی تھیں بس !!)

یہ منال سکندر خان ہے ایس کے کمپنی کی اونر !!

انتہائی خود پرست لڑکی ہے بہت کم ہوتا ہے کہ اس سے کسی کی بن جائے !!!

صارم اور زین دونوں نے ہی اسے دلچسپی سے دیکھا تھا !!!

وہ وہاں سب سے ملی تھی تقریباً۔۔۔۔

ایک شائنگ سٹار تھی وہ اس پارٹی کی کیونکہ وہ واحد بزنس وومن تھی جو کامیاب تھی اور ہائی رینکنگ میں تھی۔۔۔۔

کیسی ہو منال ؟؟(سونیا جو اسے کیلے بیٹھی دیکھ کر اسکے پس آئی تھی)

میں بلکل ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیسی ہو (منال پورا مسکرائی تھی)

میں بھی ٹھیک ہوں !!(سونیا نے بھی مسکرا کر جواب دیا تھا)

میں نے سنا ہے کہ تم خان کمپنی کے ساتھ پارٹنرشپ کر رہی ہو (سونیا نے اس کے تاثر دیکھتے پوچھا تھا)

اوہ رئیلی!! ویسے مجھے بھی تک تو نہیں پتا پر مس شازیہ کہہ رہی تھیں کہ کوئی کمپنی ہے !!(منال نے بھی نارملی جواب دیا تھا)

ہمم !! مطلب آپ ان کے بارے میں نہیں جانتیں !(سونیا نے جیسے عجیب سا منہ بنایا تھا)

مطلب ؟؟(منال نے سکی طرف دیکھا تھا)

مطلب یہ کہ وہ لڑکیوں کی ساتھ کوئی پارٹنرشپ نہیں کرتے پر شاید یہ مس شازیہ کی وجہ سے کر رہے ہون کیونکہ انکے فیملی ریلیشنز بھی ہیں کچھ !!(سونیا نے اسے آگاہ کرنا چاہا تھا جیسے)

میں بھی مس شازیہ کی وجہ سے میٹینگ کر رہی ہوں باقی پارٹنرشپ تو بعد کی بات ہے (منال کو سونیا کا یقین نہیں تھا)

خیر وہ ہیں ہینڈسم شاید اسی وجہ سے وہ لڑکیوں کو رعب دکھاتے ہیں (سونیا نے صارم اور زین جو دیکھتے کہا تھا)

منال نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا تھا

اس نے خاموشی سے اس ٹیبل کو دیکھا تھا اور پھر سونیا کو!!!

ویسے ہم آپس میں پارٹنرشپ بھی کر سکتے ہیں اگر تم چاہو تو میں نے تو تمہیں فرینڈشپ کی آفر بھی کی ہے !!!(سونیا نے بات آگے بڑھائی تھی جیسے)

ہم فرینڈز ہی ہیں سونیا (منال نے ہمیشہ کی بات کی تھی)

تھینک یو !!(سونیا کھکھلا کہ اٹھی تھی)

منال !!(مس شازیہ اسکے پاس آئی تھیں اب)

کیا حال ہے میری جان !!(وہ خوش ہوتی ملی تھیں)

میں ٹھیک ہوں بلکل (منال بھی خوشی سے ملی تھی)

کیا ہو رہا ؟؟(مس شازیہ نے اسکے ساتھ بیٹھتے کہا تھا)

کچھ نہیں فلحال تو پھیکا ہنس ہنس کر میرے درد ہو رہی منہ کو (منال جس کے واقعی میں سونیا کے ساتھ س طرح ہنس ہنس کر درد ہو رہی تھی

ہاہاہا حد ہے منال (مس شازیہ ہنسی تھیں اب اسکی بات پر)

اچھا منال میں چاہتی ہوں کہ تم خان کمپنی کے ساتھ میٹنگ کر لو کل پھر !!

وہ بہت اچھی کمپنی ہے اس سے تمہیں بھی پروفٹ ہو گا اور وہ نیو کمپنی بھی بنانا چاہ رہے اور ان کے ساتھ ہمارے بہت اچھے تعلقات بھی ہیں!!(مس شازیہ نے اب اسے وضاحت دی تھی)

اوکے !!(منال انھیں نہ نہیں کر پائی تھی وہ بھی انھیں دیکھنا چاہتی تھی کہ آخر وہ ہیں کیا چیز)

گڈ ہوگیا بس صبح تم لوگوں کی میٹینگ ہے میں انفارم کروں گی تمہیں جگہ وغیرہ !!!(مس شازیہ نے اب خوش ہوتے کہا تھا)

اوکے نو پروبلم !!!(منال نے نارملی مسکرا کر کہا تھا)

****

میرب جو گھر جانے کے لیے روم سے نکلی تھی کہ آگے سے ہمنہ آئی تھی

یار وہ ڈاکٹر زید کہہ رہے ہیں کہ نائٹ شفٹ لگا کہ جائیں (ہمنہ جو ہانپتی ہوئی بولی تھی)

کیوں تکلیف؟(میرب نے غصے سے کہا تھا)

وہ نہ ایجکی مریم چھٹی پہ ہے اور ایک اور ڈاکٹر کی ضرورت ہے اس لیے !!(ہمنہ نے وضاحت دی تھی)

وہ جو امریکہ سے آنے والا ہے وہ کہاں ہے بڑا مشہور کر رکھا ہے کہ باہر سے آرہا ڈاکٹر (میرب نے اب آگے بڑھتے کہا تھا)

ہاں ا تو رہا ہے پر !!(ہمنہ بولتی کہ سامنے ڈاکٹر زید آئے تھے)

ان دونوں نے ہی بریک لگائی تھی۔۔۔

آپ اپنے گھر والوں کو انفارم کر دیں ڈاکٹر میرب آج پکی نائٹ شفٹ بھی ہے (زید نے حکم دیا تھا)

میں نہیں کر سکتی مجھے پرمیشن نہیں ہے (میرب نے بات ختم کی ہو جیسے)

یہ سب ڈاکٹر بننے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا آپ کو فلحال آپکی ضرورت ہے اپنا فرض پورا کریں !!(زید نے بھی دو ٹوک کہا تھا)

اپکو سمجھ نہیں آرہی میں نہیں رک سکتی !!

آپ مجھ پر حکم نہیں چلا سکتے (میرب جو اسکے ان احکامات سے تنگ آگئی تھی)

آپ رک رہی ہیں ورنہ آپ اپنی جاب کی اور اپنی انکوائری کی خود زمہ دار ہوں گی (زید کہہ کر نکل گیا تھا)

میرب کے آنسو نکلے تھے جیسے اور یہ غصے سے نکلے تھے۔۔۔۔

میرب یار کچھ نہیں ہوتا انکل مان جائیں گے یہ تم جان کر ان سے پنگے لے رہی ہو (ہمنہ نے اسے چپ کرواتے کہا تھا)

شٹ اپ !!(وہ غصے سے روتے کہتے اپنے روم کی طرف واپس گئی تھی)

ہمنہ بھی پیچھے آئی تھی۔۔

پتا نہیں سمجھتے کیا ہے خود کو کسی پر بھی حکم چلا لیتے ہیں اپنی بہنوں پر بیوی پر چلائیں مجھے ذلیل کیوں کرتے ہیں (میرب جو غصے سے بھری تھی اب بولی تھی)

اس کے روم میں فوراً نرس آئی تھی جو اسے ایمرجنسی کی طرف لے کر گئی تھی ...

****

منال گھر آئی تھی سامنے ہی اسے افنان اور ریاست خان بیٹھے نظر آئے تھے

وہ مسکرا کر افنان کے گلے لگی تھی۔۔۔

مل گیا ٹائم اپکو !!(منال نے شکوہ سے کہا تھا)

ہاہاہا میں تو کب کا آگیا ہوں آپ ہی غائب تھیں !!(افنان نے مسکرا کر کہا تھا)

یہ دانین لوگ کہاں ہیں (منال نے اتنی خاموشی محسوس کرتے کہا تھا)

وہ خان حویلی گئی ہیں!!(ریاست خان نے مسکرا کر کہا تھا)

ویسے مجھے سمجھ نہیں آتی وہاں لینے کیا جاتی ہیں!(منال جو کبھی خان حویلی نہیں گئی تھی اسے حیرت ہوتی تھی کیونکہ وہاں اسکی ہم۔عمر کوئی تھی بھی نہیں ایک عائشہ ہی تھی بس جو اس سے بڑی تھی)

ہاہاہا وہاں عائشہ ہے نہ !!(ریاست خان نے مسکرا کر کہا تھا دوبارہ)

ہاں پر ان سے کیا ملنا وہ تو بڑی ہیں (منال نے کہا تھا)

ہاں تو تم بھی جایا کرو !!(افنان نے اسکے س طرح کہتے برا مناتے کہا تھا)

منال نے اپنے بھائی کو دیکھا تھا

نہیں مطلب ویسے کہہ رہا ہوں (افنان اسکے دیکھنے پر دوبارہ بولا تھا)

اوکے جی گڈ نائٹ صبح میٹنگ ہے میری !!(منال کہتی اٹھی تھی)

حد ہی ہے بھئی !!(افنان نے بھی اسے جتے دیکھ کہا تھا)

افنان اور منال کے بھی ماں باپ کی ڈیتھ ہوگئی تھی بس ایک شانزیب خان تھے اور ان کی بیوی بشریٰ بیگم اور انکی دو بیٹیاں تھیں

_____

****

آج اسکی میٹنگ تھی وہ جلدی اٹھی اسے کچھ پریشانی بھی تھی جو کچھ سونیا نے کہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اگر وہ لڑکیوں کے ساتھ پارٹنرشپ نہیں کرتے تو کہا مقصد ہے جو وہ یہ میٹ گ کر رہے !!!

وہ مس شازیہ کے بتائے گئے ہوٹل بھی چلی گئی تھی اسکے ساتھ اسکی سیکرٹری بھی تھی جو منال کی فین تھی اور منال کو بہت اچھے سے جانتی تھی ..

وہاں میٹنگ روم میں پہنچی تھی وہ۔۔۔

وہ جیسے داخل ہوئی تھی سامنے صارم دلاور خان اور زین کو بیٹھے دیکھا تھا۔۔۔

ان کی عجیب نظروں سے ایک دفع وہ ٹھٹھکی تھی۔۔

کمرے میں پرفیو نٹکی خوشبو پھیلی تھی جیسے وہ دونوں بوتلیں بھر بھر کے لگ گیا آیئے تھے

منال کو لگ اتھا جیسے اسکا سر چکرا جائے گا !!!

لیکن وہ آرام سے جا کر بیٹھی تھیں!!

منال کو انھوں نے اپنے پروجیکٹس دکھائے تھے جو اسے پرسنلی بہت اچھے لگے تھے !!!

ایوری تھنگ از پرفیکٹ (منال کی سیکرٹری نے منگل کے اشارے پر کہا تھا)

اوکے بٹ کونٹریکٹ!!(صارم اب کی بار خود بولا تھا)

کیونکہ ساری بات وہاں ان کے سیکریٹریٹ ہی کر رہے تھے

منال نے اسے گہری نظروں سے دیکھا تھا...

80٪شیرز آپکی طرف سے ہونگے اور 20 ہماری طرف سے !!(صارم نے اسے دیکھتے کہا تھا
)

زین کو اچھو لگا تھا جیسے کہ وہ یہاں بھی یہی حربہ اپنانے والا تھا

منال کی ساری کی ساری آنکھیں کھلی تھیں

آر یو ان یور سینسز ؟؟(منال نے اپنے غصے بھی قابو پاتے کہا تھا)

دیٹس آور ریکوائرمینٹ !!(صارم نے کہا تھا اب دوبارہ)

اوہ تو بات ٹھیک تھی۔۔۔

بات لڑکے یا لڑکی کی نہیں ہوتی مسٹر ہم یہاں پارٹنرشپ کے لیے آئے ہیں نہ تو قربانی کا جانور خریدنے نہ رشتہ دیکھنے (منال کو سونیا کی بات یاد آئی تھی)

آئی نو !!(صارم نے جیسے اور اسے تپانا چاہا تھا)

اگر ایکو ڈیل کرنی ہی نہیں تھی تو ہمارا وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی (منال نے اپنے غصے کو کنٹرول کرتے کہا تھا)

ایک منٹ مس منال میں نے ایسا کچھ نہیں کہا میں نے تو جسٹ اپنی بات رکھی ہے آپ چاہیں تو مان لیں ورنہ منع کر دیں !!(صارم نے اسکے سر پر بندوق رکھی کو جیسے)

منال کو اب سونیا کی بات یاد آئی تھی یعنی وہ ٹھیک تھی !!

اوہ تو سارا الزام میرے سر لگانا ہے!!(منال غصے سے سرخ ہوئی تھی)

صارم اسے غصے سے سرخ ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں آپکی طرح کم ظرف نہیں ہوں !

وہ یہ کہتے ہوئے اٹھی تھی

مسٹر !

انسان کو اتنا تو ظرف والا ہونا چاہیے کہ اپنے اپوزٹ جینڈر کو

کامیاب ہوتے دیکھا جا سکے

لیکن شاید مرد کم ظرف ہی ہوتے ہیں!

(منال یہ کہتے نکلی تھی)

پیچھے سیکرٹری بھی بھاگی تھی ...

صارم یہ کی حرکت تھی یار وہ اس ٹائپ کی نہیں ہے جیسے تم سمجھ رہے ہو (زین جو کب سے شرمندہ ہو رہا تھا اب بولا تھا)

ہاں تو وہ نارملی بھی بات کر سکتی تھی شاید میں مان جاتا !!(صارم نے بھی ہنی ٹون میں ہی کہا تھا)

وہ رشتہ کرنے آئی تھی تمہارے ساتھ (زین نے بھی تپ کر کہا تھا)

میں کرنے بھی نہ والا اس سے آگ نہیں لگوانی اپنے گھر میں میں نے (صارم نے جیسے اپنی رائے بتائی ہو اس کے بارے میں)

وہ جو زمین لی ے کی کوشش میں ہے وہ لو (منال نے غصے سے اپنی سیکرٹری کو کہا تھا)

واٹ ؟؟(منال کی سیکریٹری سجل تو حیران ہوئی تھی)

منال نے غصے سے دیکھا تھا اسے اب

مطلب میم وہ انھوں نے سودا کر لیا تھا (سجل نے اب بتایا تھا اسے)

وہ گاڑی سے باہر دوسری گاڑیوں کو آتا جاتا دیکھ رہی تھی

اسے دگنے پیسے دو وہ میری ہونی چاہیے بجٹ کم ہے تو ساری انویسٹمنٹ کینسل کرو اگر پھر بھی تو میرا فلیٹ بیچ دو جو بھی پر وہ زمین وارن دلاور خاں کی نہیں منال سکندر خان کی ہونی چاہیے!!(منال کا دل کر رہا تھا سب کچھ رہا نہس کر دے آج تک اسکی یون بے عزتی نہیں ہوئی تھی)

اگنورینس اس سے برداشت نہیں ہوتی تھی چاہے کوئی بھی ہو !!!

میم اگر انھوں نے کنفرم کر لیا ہو اپنے نام تو ؟؟(سنک نے ڈرتے پوچھا تھا)

زمین کے مالک کو گن پوائنٹ پہ رکھ لو جو مرضی کرو !(منال نے آخری بات کہی تھی اب جیسے !!!)

اوکے میم !!(سجل کو اب یہی ٹھیک لگا تھا)

****

میرب جو اب آئی تھی گھر۔۔۔۔

کیا ہوا ہے ؟؟(سارہ آئی تھی میرب پاس)

کچھ نہیں یار تھک گئی ہوں!!(میرب نے سر مسلتے کہا تھا)

اوہ اس سڑو کی وجہ سے (سارہ نے مذاق سے کہا تھا)

نام نہ لو اسکا (میرب نے غصے سے کہا تھا)

آگئی ہو چلو تم فریش ہو آؤ میں تمہارے لیے ناشتہ لگاتی ہوں (میرب کی چچی افشاں بیگم آئی تھیں اب)

اوکے چچی جان !!(وہ یہ کہتے اوپر فریش ہونے چلی گئی تھی)

****

منال جو گھر آگئی تھی افنان آج گھر ہی تھا منال کو غصے میں آتے دیکھ کر حیران ہوا تھا وہ اور اسکے پاس گیا تھا۔۔

کیا ہوا ہے لال پیلی کیوں ہوئی ہوئی ہو (افنان نے ہنس کر پوچھا تھا)

کچھ نہیں بس ایسے ہی !!(منال نے بتانا ضروری نہیں سمجھا تھا)

پھر بھی !!(افنان نے جاننا چاہا تھا)

بھائی یہ آپ بھی ایسے ہی کرتے ہیں مطلب آپ مرد عورتوں کو کامیاب کیوں نہیں دیکھ سکتے !!(منال آخر بولی تھی)

اللہ خیر !!کس نے کہا تمہیں (افنان اب پریشان ہوا تھا اتنا تو اسے پتا چل گیا تھا کہ ضرور کسی لڑکے سے پنگا لے کر آئی ہے)

آپ بھی ایسے ہی سوچتے ہوں گے کیونکہ آپ کو بھی تو جاب کرنے والی لڑکیاں نہیں پسند آپ بھی تو یہی چاہتے کہ جو اپنی بیوی ہو وہ جان نہ کرتی ہو (منال نے اپنا پورا غصہ نکالتے کہا تھا)

افنان حیران تھا !!!

ایسی بات نہیں منال !!!میں اس لیے نہیں پسند کرتا کہ میری جو بیوی ہو میں خود کما کہ کھلاؤں گا اسے وہ بس میری ن

کیئر کرے نہ کہ اس لیے کہ میں کامیاب نہیں دیکھ سکتا اور ویسے بھی اگر ایسی بات ہوتی تو میں تمہیں کبھی اجازت نہ دیتا یوں بزنس کرنے کے لیے تم جانتی ہو ہمارے خاندان میں لڑکیوں کو اجازت نہیں ہوتی (افنان نے بھی اسے وضاحت دی تھی اب)

سوری !!(منال کو شرمندگی ہوئی تھی کہ وہ شاید زیادہ بول گئی ہے)

کس نے کہا ہے تمہیں کچھ مجھے بتاؤ (افنان نے اب پوچھا تھا)

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے بس میں ایسے ہی کہہ رہی تھی !!

اچھا خیر آپ زرا بتایئے گا کہ آپ یہ خان حویلی والوں کی بڑی طرف داری کرتے ہیں (منال نے بات بدلی تھی اب)

تمہیں کس نے کہا (افنان نے اب مسکرا کر کہا تھا)

میں اچھے سے جانتی ہوں دانین نے بتایا تھا مجھے وہ آپی عائشہ پاس جاتی رہتی ہے آپ دادا جان کو کہیں کہ رشتہ لے کر جائیں !!(منال نے ب خوش ہوتے کہا تھا)

ہمم دادا جان کہہ رہے تھے کہ وہ جائیں گے کل تم بھی ساتھ چکی جانا نہ (افنان نے آج پھر اسے جانے کا کہا تھا)

ہائے آپ جانتے ہیں میں کہیں جا کر بہت ان کمفرٹیبل فیل کرتی ہوں سو آپکی بارات کے ساتھ ضرور جاوں گی (منال نے اب اپنے بھائی کے گرد بازو ڈالتے کہا تھا)

ہاہاہا!! چلو جیسے تمہیں ٹھیک لگے مین فورس نہیں کروں گا تمہیں (افنان نے بھی مسکرا اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا)

منال مسکرا دی تھی !!!!!

دانین اور دعا آئی تھیں اب انکے پاس۔۔۔

یہ اکیلے اکیلے پیار بانٹیں جا رہیں ہیں آپ لوگ !!(دانین نے آتے ہی کہا تھا)

اوپس !! یہ چڑیلیں کہاں سے آئی ہیں (منال نے انھیں چڑاتے کہا تھا)

منال (افنان نے گھورا تھا)

افنان منال سے 4 سال بڑا تھا اور دانین اور دعا دونوں جڑواں تھیں جو کہ منال سے تھوڑی چھوٹی تھیں وہ ابھی اپنی پڑھائی جاری رکھے ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

****

انسان کو اتنا ڈھیٹ نہیں ہونا چاہیے ویسے زید صاحب (صارم جو زید کو گھر آتے دیکھ کر غصے سے بولا تھا)

یر سوری لیٹ ہوگیا !!(زید نے ادھر ہی آتے کہا تھا جہاں وہ بیٹھا تھا)

ہاں سہی ہے میں تو کہتا ہوں کوئی اور کام بھی شروع کر لو ایک طرف اور ٹانگ پھنسا لو ڈاکٹر !(صارم اس سے پہلے بولتا کہ زید نے سے چپ کروایا تھا)

زید نے اسے گھورا تھا !

اچھا سوری !! خیر تایا جان جوتا لے کر تیار ہونے ہیں آجا !!(صارم اسے لے کر اندر گیا تھا اب سامنے سب ہی موجود تھے)

آگئے !!!یہ تم واحد ڈاکٹر ہو اپنے ہاسپیٹل (ولی خان نے اب اسے دیکھتے کہا تھا)

صارم کو تو آنے والا تھا مزہ جبکہ زید بھی چپ کر کے بیٹھ گیا تھا .....

بھائی یار یہ انکی روز کیوں ہوتی ہے ؟؟(آفان نے صارم کے پاس آتے کہا تھا)

کیونکہ اسکی حیرکتیں ہی ایسی ہیں !!(صارم نے سنجیدگی سے سرگوشی کرتے کہا تھا)

تمہاری شادی کر کے تو بد دعائیں ہی لینی ہیں میں نے اس لڑکی سے بس (ولی خان نے دوبارہ غصے سے کہا تھا کیونکہ وہ 2 2 دن گھر نہیں آتا تھا اور اگر آتا تو رات کو جس کا پتا بھی نہ چلتا تھا)

اس سے شادی کرے گا کون تایا جان ؟؟(صارم نے دوبارہ لقمہ دیا تھا جیسے)

زید نے اسے گھورا تھا)

خیر تم لوگ چھوڑو اپنی مجھے ضروری بات کرنی ہے تم لوگوں سے !!!(اکبر خان بولے تھے اب اور سب ہی سنجیدگی سے ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے)

عائشہ کا رشتہ آیا ہے ریاست خان کے پوتے کا افنان وہ ایس پی ہے اور یہ بات تو تم سب جانتے ہو کہ وہ کس قدر اہم ہے میرے ہے لیکن میں پھر بھی تم لڑکوں کو کو اور عورتوں

کو کہہ رہا ہوں کہ تم لوگ وہاں جاو دیکھو سب اور ہم بات پکی کر کے آتے ہیں صبح !!(اکبر خان نے تو جیسے اپنا منصوبہ بتایا تھا)

صارم جو تو جھٹکا لگا تھا جیسے !!

اتنی کی جلدی ہے آپی کی شادی کی !!(صارم نے جیسے برا مناتے کہا تھا)

جس پر اکبر خان نے اور دلاور خان دونوں نے اسے گھورا تھا ور باقی مسکرائے تھے

نہیں میرا مطلب ہے کہ ٹھیک ہے لیکن آپی سے پوچھ کر ہی کریں گے !!!(صارم نے بات بدلی تھی)

اس سے پوچھ لیا ہے تم چاہو خود بھی پوچھ لینا صبح تیار رہنا ہم سب جائیں گے !!

****

#نیکسٹ ڈے

اپکو کیا ہوا ہے (منال جو فردوس جو کہ آنے گھر کام کرتی تھیں)

وہ کچھ نہیں بس طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے (فردوس نے مسکرا کر کہا تھا)

لو تو آپ چیک کروائیں نہ اپکو بخار لگ رہا ہے (منال آگے ہوتے ان کے ماتھے پر ہاتھ رکھے چیک کیا تھا)

میں انھیں لاکھ بار کہہ چکی ہیں منال تم لے جاو انھیں (بشریٰ بیگم نے منال کو کہا تھا)

اوکے آجائیں آنٹی ہم چلتے ہیں(منال نے انھیں لیتے کہا تھا)

بیٹا میں ٹھیک ہوں آج مہمان بھی آنے ہیں (فردوس نے اتنا کام دیکھتے کہا تھا)

یار چھوڑیں کام کو آجائیں (منال نے انکا ہاتھ پکڑ کے ساتھ لیتے کہا تھا)

بشریٰ بیگم مسکرائی تھیں .....

وہ اب ہسپتال پہنچی تھیں۔۔۔۔

وہ میرب کے روم میں لے کر گئی تھیں انھیں۔۔۔۔۔

میرب نے فردوس کو چیک کیا تھا جنہیں کافی تیز بخار تھا۔۔۔۔۔

حد ہوتے ہے انکی عمر دیکھ لیں آپ کم از کم تھوڑا بہت تو خیال رکھ ہی سکتی ہیں آپ لیکن نہیں!!(میرب اپنی ہی دھن میں بولی تھی اسے واقعی میں غصہ آیا تھا منال پر جو آفس ڈریس میں تھی)

منال نے موبائل سے نظر اٹھاتے اس ڈاکٹر کو دیکھا تھا جس کی ناک پر غصہ تھا۔۔۔

فردوس جو کہ ملازمہ تھی ہڑبڑائی تھیں۔۔۔

ایسا نہیں ہے یہ میرا بہت خیال رکھتی ہیں میں ملازمہ ہوں۔۔۔۔

تو پھر ملازم انسان نہیں ہوتے کیا آپ کو اپنا خیال خود بھی رکھنا چاہیے کام کی فکر نہ کیا کریں بس میرے پاس آجایا کریں میں آپکا مفت بھی علاج کروں گی کوئی مسئلہ نہیں!!(میرب کہاں سوچ کے بولنے والوں میں سے تھی)

منال نے شاید پہلی بار اتنی منہ پھٹ لڑکی دیکھی تھی.....۔۔۔

منال تو بس اسے گھور رہی تھی۔۔۔

آپ ان نرس کے ساتھ جائیں اور یہ ٹیسٹ کروا لائیں!!!!(میرب نے فردوس کو ایک نرس کے ساتھ بھجوایا تھا)

منال تو اسے گھوری جارہی تھی۔۔۔۔

میرب کو اب کوفت ہونے لگی تھی اسکے گھورنے سے۔۔۔

ڈاکٹر میرب

رائٹ !!!

(منال نے اسکے کوٹ کے اوپر سے نام پڑھتے کہا تھا)

آپ مردوں کی طرح کیوں گھور رہی ہیں مجھے

لڑکی ہی ہوں میں !!

میرب نے غصے سے منال کو کہا تھا جو اسے

عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی !

میں اپکو مردوں سے بھی

گہری نگاہ سے دیکھ رہی ہوں !

(منال نے بھی ویسے ہی کہا تھا)

آپ لگتی تو پڑھی لکھی ہیں !

پھر بے شرم کیوں بنی ہیں!

میرب کو ایسی لڑکی بلکل پسند نہیں آئی تھی

وہ الٹ لے گئی تھی اسکی بات کو

بے شرم اور میں !!

منال تو حیرت کے مارے مر ہی گئی تھی جیسے

!(منال نے حیرت سے کہا تھا)

ہاں تو اور کیا !

لڑکے مر گئے ہیں جو آپ مجھ پر لائین مارنے

کی کوشش کر رہی ہیں!

(میرب ابھی بھی غصے سے بولی تھی)

میں لڑکوں پر نہیں

لڑکیوں پر لائینیں مارتی ہوں !

منال کو یہ لڑکی حد درجے بھائی تھی

وہ مسکراتی آگے بڑھی تھی !

ہائے اللہ جی کیا ہوگیا کے آج کل کی لڑکیوں کو خیر

میں کونسا بہت پرانی ہوں !!(میرب خود سے کی بڑبڑائی تھی)

آخر منال انکی میڈیسن لے کر انھیں گھر چھوڑ کر آفس

کے لیے نکلی تھی اسے واپس آنا تھا جلد کیونکہ آج اکبر

خان اور انکی فیملی نے آنا تھا اور افنان کی بہن ہو ے

کے ناطے اسے وہاں موجود ہونا تھا .....

****_****_****

ڈاکٹر میرب ؟؟(میرب جو کسی پیشنٹ جو چیک کر کے سٹاف روم آئی تھی اچانک کسی کے بکارے پر پلٹی تھی)

میرب نے حیرت سے اس انجان شخص کو دیکھا تھا

میں ڈاکٹر جنید امریکہ سے آیا ہوں (جنید نے ہاتھ آگے کرتے کہا تھا)

میرب نے پہلے اسے دیکھا پھر اسکا آگے بڑھا ہاتھ دیکھا تھا

ہائے نائس ٹو میٹ یو بٹ میں آپ سے ہاتھ نہیں ملا سکتی (میرب نے بنا وہاں کھڑے افراد کو دیکھے بولا تھا)

اور جنید کو لگا تھا جیسے بھرے مجمعے میں وہ اسے بے عزت کر گئی ہے ...

زید جو وہاں کھڑا تھا سب سن چکا تھا بلکہ اسکے ساتھ ساتھ وہاں موجود ہر افراد سن چکا تھا ...

جنید نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا .....

اوکے نو پروبلم !!(جنید نے مسکرا کر کہا تھا)

تھینک یو !!(میرب ہلکا سا مسکرا کر وہاں سے کھسکی تھی)

اور پیچھے سب نے جنید کو ایسے شو کیا تھا جیسے وہاں کسی کو پتا ہی نہیں چلا ہو کچھ سب ہی میرب کو جانتے تھے وہ تو ڈاکٹر زید تک کا لحاظ نہیں کرتی تھی جس سے سب ڈرتے تھے اور جو ایک اونر کی طرح اس ہاسپٹل کو سنبھالے ہوئے تھا.....

****

عائشہ اور افان کے علاوہ سب ہی اس وقت ریاست خان ہاؤس میں تھے۔۔۔

زید بھی صارم نے کہنے پر آگیا تھا اور باقی سب بھی وہاں موجود تھے زین بھی انکے ساتھ ہی تھا کیونکہ وہ انکا فیملی فرینڈ بھی تھا اور صارم کا بہت اچھا دوست صارم زید اور زین نے علاوہ جاتا بھی کہیں نہ تھا...

اس وقت وہ سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے

صارم لوگوں کو افنان پسند بھی آیا تھا اور وہ اسکے بارے میں پتا بھی کروا چکے تھے اپنے طور پر کیونکہ صارم تھوڑا زیادہ ہی ٹچی تھی عائشہ کو لے کر ایک وہ اکلوتی تھی اوپر سے وہ معصوم بھی تھی .....

لیکن اب وہ تھوڑا مطمئن تھے افنان سے مل کر پر شاید یہ اطمینان تھوڑی ہی دیر تک تیس نہیں ہونے والا تھا .....

منال تھوڑی دیر بعد ہی گھر آگئی تھی کیونکہ اسے حکم ہوا تھا جلدی آنے کا

منال جیسے ہی ہال میں داخل ہوئی تھی وہاں اس نے اکبر خان جو بیٹھے دیکھا تھا سامنے ہی پنے دادا جان کے ساتھ وہ تو اکثر آتے جاتے رہتے تھے اس لیے منال انھیں جانتی تھی اور ایک آفان کو کیونکہ وہ بھی آتا جاتا رہتا تھا بعض اوقات کسی کام سے۔۔۔

وہ اکبر خان سے ملی تھی اور اس کے بعد ساجدہ بیگم جو کہ عائشہ اور صارم کی والدہ تھیں اور ساتھ ہی انکے بیٹھی سمینہ بیگم جو کہ زید کی والدہ تھیں ان سے ملی تھی۔۔۔۔۔

صارم اور زین تو اسے دیکھ کر ہی جیسے صدمے میں گئے تھے۔۔۔

منال کی نظر ابھی بھی ان پر نہیں پڑی تھی اس نے جیسے ہی نظر گھمائی تھی سامنے صارم ،زین اور زید کو بیٹھے دیکھا تھا جبکہ زید تو اپنے موبائل پر دیکھ رہا تھا اور صارم اور زین تو بس اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے

اس کا سارا سارا خون جیسے چہرے پہ آگیا ہو .....

صارم اور زین یہ منال ہے ہو سکتا ہے تم لوگ ملے ہو بزنس کی دنیا میں ہے یہ بھی !!!(اکبر خان نے مسکرا کر تعارف کروایا تھا)

منال کو اکبر خان کی بات سن کر ہوش آیا تھا جیسے۔۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرائی تھی کیونکہ وہاں سب موجود تھے۔۔۔۔۔

تبھی بشریٰ بیگم آئی تھیں۔۔۔۔

کھانا لگ گیا ہے آجائیں سب !!(بشریٰ بیگم نے اکر انھیں دوپہر کے کھانے کا کہا تھا)

جس پر افنان اٹھا تھا اور انھین ڈائننگ روم کی طرف لے کر گیا تھا۔۔۔

لیکن زین ،زید اور صارم ابھی وہیں تھے۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے ہمیں سوری کر لینا چاہیے !!(زین نے صارم کے کان میں سرگوشی کی تھی)

جس پر صارم خاموش تھا۔۔۔

منال انھیں دیکھ کم اور گھور زیادہ رہی تھی۔۔۔۔

ہائے !!!آپ ناراض ہیں سوری !!!(زین نے اخر اس کے پاس آتے کہا تھا پیچھے ہی صارم اور زید بھی تھے)

زید نے حیرت سے زین کو دیکھا تھا کہ یہ پہلے سے اسے کیسے جانتے ہیں اور سوری کیوں کر رہے ہیں!!

آپ سیکرٹری ہیں ان کے جو بے عزت کرتے ہیں سوری بھی انہیں ہی کہنا چاہیے اور اب تو لازم ہے (منال نے ٹکٹکی باندھے کہا تھا)

جس پر صارم نے اسے آنکھیں سکیڑ کر کہا تھا !!!

ٹینشن نہیں لیں میرا بھائی آپکی طرح کم ظرف نہیں ہے خیر آپکی بہن آپ جیسی نہ ہوں
(منال کا غصہ کہاں کم ہوا تھا بھلا)

آپکا دماغ خراب ہے مس !!!

مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ اتنی سائکو ہیں کہ چھوٹی سی بات کا اتنا بڑا ایشو بنائیں گی !!(صارم
نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو لال ہوا تھی غصے سے)

نہیں قصور اپکا نہیں ہے کچھ لوگ ہوتے ہیں جنہیں لگتا ہے کہ بس ہر لڑکی ان پر فدا ہے

کیلن ایسے لوگوں کی خوش فہمیوں کو دور کرنے کے لیے میرے جیسے لوگ ہوتے ہیں
(منال تو جیسے تیار تھی انکی کرنے کو)

کسی کے بارے میں ایک ملاقات سے رائے قائم نہیں کرنی چاہیے (صارم نے پھر بھی کچھ لحاظ کیا تھا)

لوگ خود موقع دیتے ہیں خیر جیسی سوچ اپنی بہن کے لیے رکھی جاتی ہے ویسی ہی دوسروں کے لیے بھی رکھنی چاہیے (منال کو جو اصل غصہ تھ اوہ نکالا تھا جو ہر نزنس مین آکر اسے نیچا دکھانے کی کوشش کرتا تھا)

آپ بھول رہی ہیں میں یہاں اپنی بہن کے لیے آیا ہوں (صارم نے جیسے یاد دلانا چاہا ہو)

اور میں اپنے بھائی کے لیے ورنہ کبھی بھی تمہاری بہن کو نہ انے دیتی (منال کا غصہ۔ساتویں آسمان پر تھا)

کیوں نہیں اس دھمکی کو میں پایہ تکمیل تک پہنچا دیتا ہوں !!

(زین نے صارم کو روکنا چاہا تھا پر اب وہ کہاں رکنے والا تھا)

نہیں ہوگی یہ شادی !!

میں ابھی سب کو جا کر بتا دیتا ہوں

بہت شوق ہے نہ پنی انا کو اندر لانے کا تو ٹھیک ہے منال سکندر خان!!!

(صارم یہ کہتے ہوئے آگے بڑھا تھا)

اسکے پیچھے زین بھاگا تھا

منال ک سانس اٹکا تھا

وہ کیا جواب دے گی سب کو

اس کے بھائی کی محبت !!

وہ ساکت تھی ...

یار میرب کیا ضرورت تھی س طرح بات کرنے کی اتنا ہینڈسم تو تھا ڈاکٹر جنید (ہمنہ نے جیسے جوش میں خوش ہوتے کہا تھا)

ایک سکینڈ میں نے کیا کیا ہے ؟؟(میرب نے حیرت سے کہا تھا)

مطلب کیا تھا جو تم اس سے ہاتھ ملا لیتی سب کے سامنے تم نے اسکی انسلٹ کر دی ہے (ہمنہ نے منہ بناتے کہا تھا)

پلیز ہمنہ تم جانتی ہو مجھے یہ سب پسند نہیں ہے اور ویسے بھی میں نے اس کی انسلٹ نہیں کی (میرب نے بھی نارملی کہا تھا)

خیر ڈاکٹر زید جلدی چلے گئے ہین اجاو یار کینٹین چلتے ہیں (ہمنہ نے اب اٹھتے کہا تھا)

ہاں میں بھی فری ہوں چلو بھوک لگی ہے (میرب بھی سکے ساتھ ہی نکل گئ تھی)

وہ دونوں اس وقت کھانے میں مصروف تھیں ...

ڈاکٹر جنید بھی انھیں وہاں دیکھے ان دونوں کی طرف ہی آگیا تھا۔۔۔

کیسی ہیں آپ دونوں ؟؟(جنید نے مسکرا کر کہا تھا)

ہمنہ کی تو اسے دیکھ کر آنکھیں ہی چمک اٹھی تھیں ....

ہم ٹھیک آپ سنائیں ؟؟(ہمنہ نے خوش دلی سے جواب دیا تھا)

میرب جبکہ کھانے میں ہی مصروف ہوئی تھی ...

میں بھی ٹھیک (جنید نے میرب جو دیکھتے کہا تھا)

ڈاکٹر میرب آپ ناراض ہیں مجھ سے ؟؟(جنید اب میرب سے مخاطب ہوئی تھی)

نہیں میں کیوں ناراض ہوں گی آپ سے (میرب نے اب سکی طرف متوجہ ہوتے کہا تھا اب)

اوہ چلیں یہ تو اچھی بات ہے !!میں پریشان تھا کہ شاید آپ ناراض ہیں (جنید نے بے تکلف ہوتے کہا تھا)

میرب نے حیرت سے ہمنہ کو دیکھا تھا ور یمنی نے میرب کو کہ یہ پاگل ہے !!!

جس پر جنید نے اب میرب کے چہرے پہ بیزاریت دیکھ کر جانے میں ہی عافیت جانی تھی اس لیے اٹھ کھڑا ہوا تھا

چلیں ٹھیک ہے میری ڈیوٹی ہے میں چلتا ہوں (جنید کہتا ہوا نکل گیا تھا)

دادا جان چلیں !!(صارم غصے میں اکبر خان پس پہنچا تھا)

جس پر سب نے اسے حیرت سے دیکھا تھا

کیا مطلب ہے اس بات کا ؟(دلاور خان نے اسے غصے سے پوچھا تھا جیسے)

بابا ہمیں گھر جانا ہے ابھی اور اسی وقت باقی بات بعد میں (صارم نے جیسے اونچی آواز میں کہا تھا اب)

منال بھی وہیں آگئی تھی اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا فلحال !!!

جس پر سب کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

زید جو کہ حالات کو سنبھالنے کی کوشش کرتے آگے ہوا تھا۔۔۔

دادا جان مجھے لگتا ہے ہمیں چلنا چاہیے ابھی !!!(زید نے بھی جیسے انھیں اشارہ دینا چاہا تھا کہ چلنا ہی بہتر ہے)

جس پر اکبر خان نے جبڑے تنے تھے۔۔۔

اچھا ہم چلتے ہیں فلحال پھر بات ہوتی ہے (اکبر خان نے ریاست خان نے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا)

چلو جیسے ٹھیک لگے !!(ریاست خان نے بھی اپنے اپکو نارمل کرتے کہا تھا)

جس پر سب ہی اکبر خان کے ساتھ نکل گئے

صارم منال کو نگارے برساتی آنکھوں سے دیکھے نکلا تھا۔۔۔

تھے عورتوں کے تو خود کے رنگ اڑے تھے۔۔۔

کیا ہوا ہے ؟؟(افنان جو کب سے چپ تھی حیرت سے ریاست خان کے پاس آتے پوچھا تھا)

پتا نہیں کیا ہوا ہے ابھی تو سب ٹھیک تھا !!(ریاست خان نے منال کو دیکھتے کہا تھا کیونکہ وہی تھی جو وہاں موجود تھی)

افنان غصے سے وہاں سے اپنے روم میں چکا گیا تھا۔۔۔

منال ؟؟(شانزیب خان نے جیسے منال کو ہوش میں لایا تھا)

ج جی !!(منال نے فوراً ہوش میں آتے کہا تھا)

کوئی بات ہوئی ہے تمہاری ؟؟(شانزیب خان نے پیار پوچھا تھا)

نہیں چاچو ایسا تو کچھ نہیں ہوا شاید انھیں کوئی ضروری کام ہو !!(منال نے انھیں بھی جیسے نارمل کرنا چاہا تھا)

ہمممم !!ٹھیک ہے تم بھی جو پریشان نہ ہو !!(شانزیب نے اسے پیار سے کہا تھا)

منال بھی مسکرا کر نکل گئ تھی !!!!

وہ سب گھر پہنچے تھے !!

کیا حرکت تھی یہ صارم مجھے تم سے س بدتمیزی کی امید نہیں تھی !!(دلاور خان آتے ہی اس پر برسے تھے)

بس نہیں پسند آئے مجھے وہ لوگ اس لیے نہیں ہوگی یہ شادی بات ختم !!(صارم نے جیسے حتمی فیصلہ سنایا تھا)

کیوں کوئی وجہ ؟؟(اب کی بار اکبر خان نے تحمل سے پوچھا تھا)

وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ انتہائی بگڑے ہوئے ہیں اور میں افورڈ نہیں کر سکتا کہ میری بہن اتنے بگڑے گھرانے میں جائے !!(صارم نے جیسے بات کو گول کیا تھا)

اور اگر میں کہوں کہ میں اپنے دوست کو نہ نہیں کر سکتا تو ؟؟(اکبر خان نے صارم کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا اب)

میری بہن کوئی قربانی کا جانور نہیں ہے جو اپکی دوستی کی خاطر قربان ہو جائے گی (صارم نے ایک بار پھر بدتمیزی کرتے کہا تھا)

صارم یہ کیا بدتمیزی ہے (ساجدہ بیگم اب غصے سے کہا تھا)

مما میں بد تمیزی نہیں کر رہا بس بتا رہا ہوں کہ میں یہ شادی نہیں ہونے دوں گا (صارم یہ کہتا اوپر کو گیا تھا)

عائشہ جو کہ یہ سب سن کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی وہ بھی اپنے کمرے میں گئی تھی اسے مسلسل افنان کی کالز آرہی تھی مگر وہ اٹھانے کی ہمت نہیں رکھتی تھی .....

#نیکسٹ ڈے #

میرب جو کہ اج۔پورے ٹائم پر آئی تھی ہسپتال۔۔۔۔

ڈاکٹر میرب اپکو ڈاکٹر زید بلا۔رہے ہیں میٹنگ روم میں!!(میرب جو کہ ایک فائلپر جھکی تھی نرس کے بتانے پر اٹھی تھی)

اللہ بچائے اس بلا سے !!(میرب نے اٹھتے کہا تھا)

اس کی اور زید کی کبھی بھی بن نہیں آئی تھی اور وجہ دونوں کی یہ تھی دونوں ہی اپنی من مانی کرنے والے تھے۔۔۔

میرب جیسے ہی میٹنگ روم میں گئی تھی سامنے ہی اسے ڈاکٹر جنید ڈاکٹر زید ،ہنجہ اور کچھ اور بھی ڈاکٹرز بیٹھے نظر آئے تھے ..

وہ بھی خاموشی سے وہاں جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

ہم نے ایک بستی میں کیمپ لگایا ہے اور وہ کیمپ تین دن کے لیے ہو گا آپ میں سے کچھ ڈاکٹرز ہونگے جو صبح سے لے کر شام تک وہاں رہیں گے اور وہاں کے لوگوں کو ہیلتھ فیسیلٹی فراہم کریں گے (ڈاکٹر زید نے ان سب کو دیکھتے انھیں آگاہ کیا تھا)

اور یہ حکم ہیے ڈاکٹر شوکت کی طرف سے !!

خیر میرے مطابق ڈاکٹر جنید آپ،ڈاکٹر ہمنہ اور ڈاکٹر میرب آپ تینوں اس کیمپ کے لیے جائیں گے !!!(زید نے ان تینوں کو دیکھتے کہا تھا)

جس پر میرب کی تو آنکھیں باہر آگئ تھیں۔۔۔۔

ہمنہ تو جنید کا نم سنتے خوش ہو گئ تھی۔۔۔۔

م میں ؟؟(میرب بولی تھی)

اور زید جانتا تھا کہ یہ بنا بحث کے کوئی بات نہیں مانے گی !!

جی آپ !!(زید نے بھی اسی طریقے سے کہا تھا)

جس۔پر باقی سب مسکرائے تھے۔۔

بٹ میرے تو اور بھی کیسز ہیں !!(میرب نے جیسے مسئلہ بتایا تھا اپنا)

وہ میں ہینڈل کروا لوں گا آپ بس کیمپ پر توجہ دیں (زید نے حتمی کہا تھا اب)

اوکے نو پروبلم !(جنید نے بھی خوش ہوتے کہا تھا)

میں بھی وہیں موجود ہوں گا روز لیکن آپ تینوں کا عین ٹائم پر ہونا لازم ہے (زید نے جیسے میرب کو آگاہ کرنا چاہا ہو)

نو پروبلم میں ڈاکٹر میرب کو پک اینڈ ڈراپ سروس دے دیا کروں گا اس طرح ہم ٹائم پر اور اکٹھے پہنچ جایا کریں گے (جنید نے زید کی بات سمجھتے کہا تھا)

اسکی س بات ہر میرب نے حیرت سے دیکھا تھا اسے !!

زید نے میرب کی طرف دیکھا تھا وہ اتنا تو اسے جان گیا تھا کہ وہ راضی نہیں ہوگی !!

نہیں ڈاکٹر جنید ہر کوئی اپنے بل بوتے پر ہی آئے گا آپ بس اپنا دھیان رکھیں (زید نے اب اسے پھیلنے سے منع کرنے کا اشارہ کرتے کہا تھا)

جس پر میرب نے سکھ کا سانس لیا تھا)

منال نیچے آئی تھی ناشتے کے لیے۔۔۔

وہاں افنان کے علاوہ سب موجود تھے۔۔

بھائی نہیں آئے ناشتے کے لیے ؟(منال نے دادا جاں کے گلے ملتے کہا تھا)

نہیں ابھی تک تو نہیں!!(ریاست خان نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تھا)

اتنی دیر میں افنان آیا تھا

آؤ ناشتہ کرو بیٹا (بشریٰ بیگم نے اسے سیدھا جاتے کہا تھا)

افنان ان کی طرف آیا تھا اب

اسلام علیکم!!مجھے بھوک نہیں ہے آپ لوگ کر میں مجھے جانا ہے (اافنان نے سب کو سلم کرتے کہا تھا)

کیوں !! آپ تو کھانا کھائے بغیر گئے نہیں کبھی آجائیں نہ مجھے بھی بھوک لگی ہے (منال نے مسکرا آکر بچوں کی طرح کہا تھا)

میری جان آپ کر لو مجھے بھوک نہیں ہے !!(اافنان نے سکے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا تھا)

افنان آؤ بیٹھو مجھے بات کرنی ہے تم سے !!(ریاست خان نے اسے کہا تھا اب)

جس پر افنان بھی خاموشی سے بیٹھ گیا تھا اور منال بھی ساتھ ہی)

تمہاری چچی نے اپنی بہن کی بیٹی کا بتایا ہے کل جو ہوا اسکی سمجھ تو سب کو آگئی ہے اس لیے اس بات کو چھوڑ دو اب !!(ریاست خان نے اسے سمجھانا چاہا تھا)

مجھے شادی نہیں کرنی اور جس سے کرنی تھی میں اپکو بتا چکا تھا !!(افنان نے غصے کو کنٹرول کرتے کہا تھا)

جس پر منال جو نوالہ لے رہی تھی گلے میں ہی اٹکا تھا ...

دیکھو ہر کسی کے اپنے فیصلے ہوتے ہیں ہم اپنی مرضی نہیں تھوپ سکتے تم اس بات کو بھوک جاؤ !!(ریاست خان نے دوبارہ اسے تحمل سے سمجھانا چاہ تھا)

تو مجھ پہ کیوں مرضی تھوپی جاتی ہے ہمیشہ!

اگر میں کسی سے شادی کروں گا تو وہ صرف عائشہ دلاور خان سے

ورنہ بھول جائیں اور ویسے بھی

اب میری شادی بھول ہی جائیں آپ لوگ مجھے آج کے بعد اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی !!(فنان کہتے ہوئے نکل گیا تھا)

اور منال کو اپنے بھائی کے اس جزباتی پن پر حیرت ہوئی تھی)

اسے واقعی میں نے نہیں پتا تھا کہ افنان اس لڑکی کو اتنا پسند کرتا ہے !!

جس پر شانزیب خان بھی اپنے کام کو نکل گئے تھے اور ریاست خان بھی اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔۔۔۔

کیا وہ بہت خوبصورت ہیں ؟؟(منال نے دانین کی طرف دیکھتے پوچھا تھا کیونکہ وہ تو آتی جاتی رہتی تھی خان حویلی)

دانین نے منال کو دیکھا تھا اسے منال کا یہ سوال عجیب لگا تھا

ابب جی وہ خوبصورت ہیں بہت اور انتہا کی معصوم (دانین نے جیسے اسکی خاصیت بتائی ہو)

معصوم کیسے ؟؟(منال نے دوبارہ سوال کیا تھا)

بشریٰ بیگم نے بھی حیرت سے منال کو دیکھا تھا کہ اب اس سب ک کیا مطلب !!

وہ اٹھ کر کیچن کی طرف چلی گئی تھیں

معصوم ایسے کہ وہ کسی کو کچھ بھی نہیں کہتیں نہ ہی اپنے حق کے لیے ہی بولتی ہیں بس چپ چاپ ہر کسی کی بات مان لیتی ہیں جیسے کوئی کہتا ہے اور بہت پولائیٹ ہیں اور سب سے بڑی بات کی وہ اس گھر کی اکلوتی بیٹی ہیں اس لیے سب کی لاڈلی ہیں خاص طور پر اپنے بھائی کی !!(دانین نے پورا مضمون لکھا تھا)

ہمممم!!!تم ایسا کرنا یونی سے ہو کر آفس آنا بات کریں گے پھر (منال نے اپنے فون پر آتی کال کو دیکھتے کہا تھا)

اوکے (دانین نارمل تھی کیونکہ وہ اکثر منال۔کو تنگ کرنے جاتی تھی اس کے آفس)

منال تھوڑی دیر بعد آفس پہنچی تھی۔۔۔۔میم آپ نے جو زمین خریدنے جو کہا تھا خرید لی ہے (سجل نے آتے اسے آگاہ کیا تھا)

منال جو تو یاد بھی نہیں تھا کہ وہ غصے میں کیا کیا کر چکی ہے !!

اسے اب یاد آیا تھا

اوہ اچھا ٹھیک ہے گڈ جاب!!(منال نے نارملی کہا تھا)

ایک بات بتاو سجل !!(منال نے اپنی چیئر کو گھماتے کہا تھا)

جی میم ؟!(سجل نے بھی متوجہ ہوتے کہا تھا)

یہ محبت چیز کیا ہے مطلب پاگل کیوں کو جاتی ہے دنیا ؟؟(منال کو ابھی بھی افنان کا چہرہ اور رویہ یاد آیا تھا)

سجل نے حیرت سے منال کو دیکھا تھا

سجل کو چپ دیکھ کر منال نے سجل کی طرف دیکھ تھا !!

تمہیں ہوئی کبھی محبت ؟؟(منال نے الٹا سجل سے ہی سوال کر دیا تھا)

ج ج ن نہیں !!(سجل نے ہر بڑا کر جواب دیا اتھا)

یار مجھے بھی نہیں ہوئی

اگر میں کسی کو پسند نہیں آتی ٹھیک ہے

چلو بات ماننے میں آتی ہے

پر مجھے کوئی پسند نہیں آتا یہ حیرت ہے

شاید خود پرستی عروج پر ہے

ایک ایڈونچر تو محبت کا بھی بنتا ہے نہ

منال نے بڑے سنجیدہ تاثرات سے

نتیجہ نکالنے کی کوشش کرتے کہا تھا جیسے

جس پر سجل نے اپنا قہقہ روکا تھا اس کی بات کر !!

دانین جو کہ یونی گئی ہی نہیں تھی اور سیدھا ان پہنچی تھی اسکے آفس !!

منال نے آنکھیں سکیڑ کے سجل کی طرف دیکھا تھا خیر تم جاؤ !!!

یار مجھ سے ہضم نہیں ہو رہا تھا اب جلدی بتاو کیوں بلایا ہے !!(دانین نے آتے ہی کہا تھا)

صبح خان حویلی جانا ہے اور تم میرے ساتھ جاو گی اور کسی کو بھی پتا نہیں چلنا چاہیے اس بات کا !!(منال نے دانین کی طرف دیکھتے کہا تھا)

کیاااا؟؟(دانین چینخی تھی)

تم تو ایسے رئیکٹ کر رہی ہو جیسے کبھی گئی ہی نہیں پہلے !!(منال نے سختی سے کہا تھا)

یہ بات نہیں ہے ایک تو حالات ایسے نہیں اوپر سے تم کیوں جاؤں گی ؟؟(دانین نے حیرت سے پوچھا تھا)

اپنی ہونے والی بھابھی سے ملنے اور ان کی محبت جگنانے جو میرے بھائی کے ہوش اڑا کے خود سو گئی ہے !!(منال نے مسکرا کر کہا تھا)

اور دانین حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی

صبح تقریباً 7 بجے ہی منال اور دانین خان حویلی کے کی نکلی تھیں !!

خان حویلی میں اس وقت سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے سوائے عائشہ کے باقی سب ناشتے کے انتظار میں تھے۔۔۔۔

منال اور دانین کی جیسے ہی ہال میں داخل ہوئی تھیں سب نے ہی انھیں حیرت سے دیکھا تھا کیونکہ باقی سب تو اس طرح آنے کی وجہ سے شرمندہ تھے اور منال تو کبھی خان حویلی نہیں آئی تھی۔۔۔

السلام علیکم!!(منال نے اپنی طرف آتے اکبر خان کو سر جھکا کے سلام کیا تھا)

اکبر خان نے اس کے سر پر پیار دیا تھا

دانین بھی ملی تھی اسکا تو سیے ہی سانس آکھڑا تھا منال کیا کرنے والی تھی یہی سوچ سوچ کے !!

اگر آپ لوگ برا نہ مانیں تو میں بھی ناشتہ کر سکتی ہوں ؟؟(منال نے سامنے سب کو خصوصاً صارم کو دیکھ کر کہا تھا)

ہاں ہاں آؤ بیٹا !!(اکبر خان نے اسے انتہائی پیار سے کہا تھا)

وہ بھی اسی ٹیبل پر صارم کے سامنے آکر بیٹھی تھی ....

زید بھی حیران ہی تھا اسے دیکھ کر کل کی انکی لڑائی کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتا تھا کیوں ہوئی اور اسے ٹائم بھی نہیں ملا تھا پوچھنے کا صارم سے !!

منال نے خاموشی سے بس چائے پی تھی !

مجھے آپی عائشہ سے ملنا تھا !(منال نے اب اصل بات کی تھی)

ہاں کیوں نہیں بیٹا وہ اوپر ہے (ساجدہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا)

کیوں ملنا ہے آپ نہیں مل سکتیں!!(صارم جو کب سے سے برداشت کر رہا تھا صرف اور صرف اپنے دادا اور باپ کی وجہ سے اب دوبارہ غصہ ہوا تھا)

صارم ؟؟(دلاور خان نے غصے سے کہا تھا)

نہیں مل سکتی یہ بات ختم آپ جانتے نہیں اس لڑکی کو (اس سے پہلی صارم اپنی بات مکمل۔کرتا دلاور خان گے آئے تھے)

ہال میں ایک زوردار تھپڑ کی آواز گونجی تھی !!

سب کے سب حیرت سے دیکھ رہے تھے

منال جو کی۔بڑے سکون سے بیٹھی تھی حیرت سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

یہ تمیز ہے تمہیں لڑکیوں سے بات کرنے کی (دلاور خان چلائے تھے)

چاچو !!(زید آگے آیا تھا)

صارم منال کو۔گھورتا نکل گیا تھا !!

منال کی بچی کیا کروایا ہے تم نے نکلو اب (دانین جو منال کے پیچھے ہوئی تھی اب اور اسکے کان میں سرگوشی کی تھی)

اا ہم۔چلتے ہیں !!(منال نے بھی دانین کی بات مناتے کہا تھا وہ بھی ڈری تھی کچھ دیر کے لیے)

نہیں منال بیٹا آپ جاؤ مل لو عائشہ سے (دلاور خان نے اسے کہا تھا)

وہ بھی چپ چاپ اوپر گئی تھی۔۔

منال نے عائشہ کو دیکھا تھا

جو واقعی خوبصورت تھی گوری رنگت، نیلی آنکھیں

اسکی آنکھیں لال تھیں جیسے وہ روئی ہو بہت !!

منال آگے ہوئی تھی۔۔

اسلام علیکم!!(منال نے پس جاتے کہا تھا)

وعلیکم سلام منال کیسی ہو!!(عائشہ جیسے چھلانگ لگتے پاس آئی تھی)

منال حیران تھی کہ وہ کیسے اسے پہچان گئی !!

آپ کیسے جانتی ہیں مجھے ؟(منال نے سوال کیا تھا)

عائشہ جیسے چپ ہوئی تھی

بھائی نے بتایا ہو گا اور ضرور تصویر بھی رائٹ !!(منال سمجھ گئی تھی وہ پنے بھائی کے لیے واقعی اہم تھی اور وہ جانتی تھی)

عائشہ چپ رہی تھی!

آپ نے اپنے بھائی سے پوچھا کہ اسنے کیوں نہ کی ہے ؟(منال نے دوبارہ پوچھا تھا)

عائشہ کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے دوبارہ !!

منال کو کوفت ہوئی تھی اب!!

مجھے نہیں پتا تھا کہ خان خاندان کی لڑکی اتنی معصوم اور ڈرپوک ہو سکتی ہے !

مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اگر محبت ہے تو بتائیں آپ بھی اپنے گھر والوں کو !!

سٹینڈ لیں!!!

(منال نے اب تھوڑے سخت لہجے سے کہا تھا)

عائشہ نے اسے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے دیکھا تھا

دیکھیں میرا بھائی وہاں آپکی وجہ سے ڈسٹرب ہے بہت میں نہیں جانتی کہ آپ دونوں کب سے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں لیکن پسند کرتے ہیں یہ جانتی ہوں!

آپ ،اپ کے خاندان والے بھی جانتے ہیں بھائی کو اور آپ جانتی ہیں کہ ہماری فیملیز ایک دوسرے کے لیے بہت مخلص ہے !!

اپکو نہیں لگتا کہ اپکو اپنے بھائی کے سامنے کھڑے ہونا چاہیے کیونکہ وہ غلط ہے اسکے پاس کوئی بھی ٹھوس وجہ نہیں ہے نہ کرنے کی اس سے سوال کریں اپنی محبت کے لیے سٹینڈ لیں ورنہ پھر محبت کرنے کی جرت نہ کیا کریں !!(منال نے دوبارہ سختی اختیار کی تھی)

میں کروں گی بات (عائشہ نے شرمندگی سے کہ تھا جیسے)

سوچ لیں ورنہ یقین کریں اس تعلق کے ساتھ باقی تعلقات بھی خراب ہونگے وہ بھی اپکے بھائی کی فضول کی ضد کے پیچھے !!

رہی بات میری تو اپنے بھائی کو بتا دیجیے گا کہ شادی اپکو مجھ سے نہیں میرے بھائی سے کرنی ہے وہ میچور ہے اور میں اتنی قابل ہوں کہ اس گھر سے نکل بھی جاؤں تو روز اس ملک میں انا جانا کر سکتی ہوں سو ڈونٹ وری !!!،(منال نے اب آخری بات کی تھی)

وہ کھڑی ہوئی تھی

عائشہ بھی کھڑی ہوئی تھی

میں اپنے بھائی سے بہت محبت کرتی ہوں جیسے آپ کرتی ہیں آپکا بھائی آپ سے کرتا ہے اس لیے میں اپکو کہنے آئی ہوں ابھی کچھ نہیں بگڑا اس لیے سٹینڈ لیں ایک بار کا سٹینڈ آپکو آپکی محبت دلوا دے گا ورنہ کچھ نہیں!!(منال نے بات اُدھوری چھوڑتے مسکرائی تھی اور نکل گئ تھی)

منال دانین کو گھر ڈراپ کر کے آفس کے لیے نکل گئ تھی !!

میرب جو کہ کیمپ آئی تھی وہ صبح سے شام تک کام۔کرتی رہی تھی کچھ دیر میں اسے نکلنا تھا۔۔

میرب !!(جنید آیا تھا اس کے پاس)

جی !!(میرب اسکی طرف دیکھا تھا)

میں اپکو ڈراپ کر دوں ؟؟(جنید نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا تھا)

نہیں میں چلی جاوں گی تھینک یو!!(میرب کو اس شخص سے کوفت ہونے لگی تھی)

جنید بھی اب چپ چاپ نکل گیا تھا!!

میرب وہیں بیٹھ گئی تھی اسکا ڈرائیور پتا نہیں کہاں رہ گیا تھا

نہ اس بستی میں نیٹ ورک آرہا تھا

ڈاکٹر میرب آپ ابھی تک گئی کیوں نہیں ؟؟(زید نے اسکے پاس آتے پوچھا تھا)

وہ پتا نہیں ڈرائیور کہاں رہ گیا ہے(میرب نے اب پریشان ہوتے کہا تھا کیونکہ اسے ٹھنڈ لگنا شروع ہو گئی تھی اب اور پریشانی بھی ہو رہی تھی)

میں اپکو ڈراپ کر دیتا ہوں اس طرح آپ اکیلی تھوڑی رہیں گی یہاں پر (ڈاکٹر زید نے ٹائم دیکھتے کہا تھا)

میرب کو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کرے !!

زید نے اسے دیکھا تھا

آپ چلیں جیسے ہی نیٹ ورک آئے گا آپ اپنے گھر کل کر کے بتا دیجیے گا !!!

وہ بھی پریشاں ہو رہے ہوں گے !!(زید اسے اتن تو جان ہی گیا تھا)

اوکے !!(میرب کو بھی یہی سہی لگا تھا اس لیے وہ اسے کے ساتھ چلنے پر راضی ہو گی تھا)

وہ جو زمین ہم نے لی تھی وہ بک گئی ہے اب ہمیں کہیں اور دیکھنا پڑے گا (زین نے صارم کو بتایا تھا جو بات سن کر اسے بھی حیرانگی ہی ہوئی تھی)

کس نے وہ تو ہم نے بات مکمل کر لی تھی بس سائن ہی رہ گئے تھے (صارم نے حیرت سے پوچھا تھا)

وہ آفس میں ہی تھے اس وقت بھی۔۔۔

وہ کسی نے دگنے پیسوں میں خرید لی ہے (زین نے اس کے سوال کا جواب دیا تھا)

کس نے ؟؟(صارم نے اب سکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا)

کیونکہ بزنس کی دنیا میں یہ حرکتیں عام ہوتی تھیں لیکن کرتا کوئی دشمن ہی تھا !!!

منال سکندر خان نے !!!(زین نے بھی نارملی جواب دیا تھا)

صارم نے غصے سے مٹھی بند کی تھی !!!

کوئی بات نہیں یہ خسارہ وہی پورا کرے گی !!!(صارم نے بھی حتمی کہا تھا)

ڈاکٹر میرب !!!(جنید نے اسے اکیلا پا کر کہا تھا)

کیمپ کے بعد وہ آج مل رہے تھے۔۔۔۔

جی !!(میرب نے اسے دیکھا تھا جو اب اے تھوڑا سہی لگنے لگا تھا پہلے دن کی ملاقات کے بعد)

میں اپکو پسند کرتا ہوں !!(جنید نے آخر اتنے دنوں کی بات کہی تھی)

میرب نے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا !!!

مجھے نہیں پتا کیوں کیسے کب !!اور میں آپ سے شادی کرنے کے لیے بھی تیار ہوں !(جنید نے جیسے لائحہ عمل بتایا ہو اسے اپنا)

آپ ٹھیک ہیں ایسا کچھ نہیں ہو سکتا!(میرب اب ہوش میں آئی تھی)

کیوں نہیں ہو سکتا آپ کسی اور کو پسند کرتی ہیں ؟(جنید نے تفتیش مانگی تھی)

اسکے اس سوال سے میرب کے دماغ میں ایک نام آیا تھا اور جیسے آنکھوں کہ سامنے ایک سراپہ !!!

ن،نہ، نہیں !لیکن میں اپنے گھر والوں کی مرضی سے شادی کرنا چاہتی ہوں !!(میرب نے اپنے دماغ کو جھٹلاتے کہا تھا اور وہاں سے نکل گئی تھینا چاہتے ہوئے بھی ایک عجیب خیال آیا تھا اس کے ذہن میں جیسے وہ جھوٹ بول گئی تھی !!!!!

میرب جو زید کو حاضری لگوانے جا رہی تھی آج عجیب ڈر تھا اسے پر پھر بھی وہ گئی تھی !!!

اس نے جاتے ہی زید کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

ڈاکٹر زید نے بھی حیرت سے اسے دیکھا تھا جو اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا ؟؟(زید نے حیرت سے پوچھا تھا).

ہ،ہاں ، نہیں کچھ نہیں!!!

میں نے سنا ہے کہ آپ آپریٹ میں اپنی مرضی کرنا چاہ رہی ہیں ؟(ڈاکٹر زید نے اب اسے دیکھتے پوچھا تھا)

میرب جو کہ اسکی بات سے سمجھ گئی تھی کہ اس نے کیوں بلایا نارمل ہوئی تھی !!!

جی !!(میرب نے مختصر کہا تھا)

آئی نو آپ ڈاکٹر ہیں

بٹ آپ بھول رہی ہیں کہ

میں سینئر ہوں (زید نے کہا)

میں بھول نہیں رہی !!

بات اتنی ہے کہ لڑکی کی جان زیادہ ضروری ہے!(میرب نے بھی سی ٹون میں کہا تھا)

لیکن جو ان کی فیملی کی ریکوائرنینٹ ہو گی

ہمیں وہی کرنا ہے !!

اس لیے وہ کریں جیسا وہ چاہتے ہیں آپ بیبی کو بچائیں

(زید نے جیسے سے سمجھانا چاہا ہو)

مجھے پرواہ نہیں ہے !

اس کے جو بچے ہیں وہ کہاں جائیں گے !!

(میرب نے با ضد کہا)

کیا لگتی ہے وہ آپ کی !

بس بات ختم آپ کریں آپریٹ !

(زید نے بات ختم کرتے کہا تھا)

وہ میری کچھ لگتی یہ نہیں!!

اگر آپریٹ مجھے کرنا ہے تو میں اپنی مرضی کروں گی

جو روک سکتا ہے روک لے !!

وہ اسے سنا رہی تھی جس کے آگے کوئی بھی

بولنے کی جرت نہیں کرتا تھا

(زید نے اسے دیکھا تھا اب)

میرب نے اسکی نظروں کو دیکھتے آرام سے نکل گئی تھی ...

اور وہ۔پیچھے بس سوچ کے رہ گیا تھا

بھائی میں آجاؤں ؟؟(منال جو صبح صبح افنان کے روم میں گئی تھی آج سنڈے تھا اس لیے وہ گھر تھی)

ہاں آجاؤ!!(افنان نے مسکرا کر کہا تھا)

آپ ناشتہ نہیں کریں گے؟؟(منال نے اسکے پاس بیٹھے کہا)

نہیں بھوک نہیں!!(افنان نے بے دلی سے جواب دیا تھا)

اور یہ شاید پہلی بار ہوا تھا

آپ اتنی محبت کرتے ہیں ان سے ؟؟(منال کو سمجھ نہیں آتی تھی کوئی کسی کا اتنا کیسے کر سکتا ہے!)

ہاں شاید !!اسکی معصومیت سے(افنان کی آنکھوں کے سامنے عائشہ کا چہرہ آیا تھا)

آج کل کے دور میں کوئی معصوم نہیں بھائی آپ خود معصوم ہیں جو ہر کسی کو معصوم سمجھتے!!(منال نے جیسے اپنا تجربہ بتایا ہو)

تم نہیں جانتی اسے (افنان نے جیسے برا مناتے کہا تھا)

بھائی جہاں چچی کہہ رہی ہیں وہاں کر لیتے ہیں نہ لڑکی تو دیکھیں !!(منال نے کہہ دیا تھا آخر)

آفنان نے منال کو دیکھا تھا !!

مجھے سانس نہیں آرہا منال اس ڈر سے کہ میں اسے کھو دوں گا اور تم !!

ماما بابا کے نہ ہونے کا اچھا صلہ ہے یہ!!

بھائی ایسی بات نہیں ہے!!(منال نے حیرت سے دیکھا تھا افنان کو جس کا چہرہ سرخ تھا)

میں کسی اور سے شادی نہیں کروں گا مجھے بس بات پتا چل جائے ایک بار پھر خود ہی صبر اجائے گا آخر کیا بات ہوئی ایسی !!(افنان نے جیسے اندر کا ابال نکالنا چاہا تھا)

منال خاموش رہی تھی !!!

اس وقت سب ہال میں تھے !!!

کہ اکبر خان اور انکے پیچھے صارم اور دلاور خان تھے ساتھ !!!

منال نے حیرت سے دیکھا تھا !!

ڈر تو اسے بھی تھا کہ کہیں اسکا قصور نہ نکل آئے !!

السلام علیکم!!(اکبر خان مسکراتے ریاست خان سے ملے تھے)

افنان بھی خاموشی سے ملا تھا !!

منال اور صارم کی نظریں ملی تھیں دونوں ہی شاید جنگ کے لیے تیار تھے!!

پھر پوچھو ہم سے کہ کب کے دن دیں گے ہم شادی کے؟؟(اکبر خان نے مسکراتے کہا تھا
)

ریاست خان نے اور آفنان نے حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔

آخر دن مقرر ہوئے تھے افنان اور عائشہ کے جو کہ صارم کی رضامندی سے ہوا تھا اور منال کی عائشہ کو ٹریپ کرنے کا منصوبہ کامیاب ہوا تھا !!!

اتنے میں منال جسے کال آئی تھی باہر گیا تھا !!!!

صارم بھی آیا تھا پیچھے ہی اسکا غصہ ڈبل تھا ایک ذمین کا اور ایک اسکی بہن کو ٹریپ کرنے کا !!!

بہادر ہونے میں اور بیوقوف ہونے میں فرق ہوتا ہے (صارم بولا تھا پیچھے سے)

دل میں جو آگ لگی ہے وہ یہ سب کہنے سے بجھنے نہیں والی! (منال نے بھی اسی ٹون میں جواب دیا تھا)

لوگ تمہارے بارے میں سہی کہتے ہیں

کسی دن تمہیں بہت نقصان اٹھانا پڑے گا

تمہاری اس ہٹ دھرمی کی وجہ سے !

پریشان نہ ہوں آپ لوگ

میں آپ لوگوں کی زمہ داری نہیں ہوں

(منال کو ہر بزنس مین نے یہی باتیں کی تھیں جو اسکا دماغ خراب کرتی تھیں !!)

زمہ داری تو نہیں پر عزت جڑ

جائے گی اب !

خیر کافی مضبوط ہو کر آنا

کافی مسائل کا سامنا ہو گا تمہیں!

(صارم نے جیسے اسے بارات والے دن سے آگاہ کرنا چاہا تھا)

آپ اتنا تو جان ہی گئے ہونگے کہ

میں اپنی فیملی کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہوں

اس لیے ڈونٹ وری !

میرے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے!(منال نے جواب دیا تھا)

کوئی بات نہیں!

یاد رکھنا میں اپنی بہن کی طرح نہیں ہوں

جیسے تم نے انھیں ٹریپ کیا ویسے

تم بھی ہوگی !!

(صارم کو غصہ تھا کہ منال نے عائشہ کو ٹریپ کرنا چاہا تھا)

میں معصوم ہوں بھی نہیں!

مجھے بری بننے پر مجبور کروں گے تو

پچھتاو گے !

(منال نے جیسے آگاہ کرنا چاہا تھا)

ابھی کوئی کثر ہے ؟؟(صارم نے حیرت ظاہر کی تھی)

ابھی تم جانے ہی کہاں ہو

ابھی تو میں کچھ اچھا کر رہی ہوں

سوچو کچھ برا کروں گی تو کیا

اور اگر میں بری ہوں تو تمہارے لیے ہوں !

(منال نے جیسے بتایا تھا کہ وہ عائشہ کو نقصان نہیں پہنچائے گی اپنی لڑائی میں)

کیا ہوا ہے میرب ؟؟(سارہ بولی تھی)

کچھ بھی نہیں!!(میرب نے سمبھل کے جواب دیا تھا)

نہیں میں تمہیں کافی خون سے نوٹ کر رہی ہوں تم ڈسٹرب ہو(سارہ نے اپنی بات پر زور دیا تھا)

مجھے لگتا ہے کہ مجھے اٹریکشن ہو گئی ہے (میرب کی بولی تھی یہ شاید سے بھی سمجھ نہیں آیا تھا)

مطلب کیسی اٹریکشن ؟؟(سارہ کو واقعی میں سمجھ نہیں آیا تھا)

اس دن مجھے ڈاکٹر جنید نے بھی کہا تھا کہ وہ۔کھے گھر چھوڑ دے گا لیکن میں اس کے ساتھ نہیں آئی پھر مجھے ڈاکٹر زید نے کہا تو میں آرام سے آگئی حالانکہ ہنری اتنی لڑائی ہوتی ہے (میرب نے سیدھا جواب دیا تھا)

تم پاگل ہوگئی ہو اس میں کیا ہے !!(سارہ کو اسکی بات عجیب لگی تھی)

نہیں یار میں اتنے دنوں سے عجیب کیفیت ک شکار ہوں !مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا (میرب نے اپنی کیفیت بتائی تھی جیسے)

اسے پسند کرتی ہو؟؟(سارہ کو اسکی باتوں سے یہی لگا تھا)

ہاں شاید !!(میرب کے منہ سے نکلا تھا جیسے)

سارہ نے خاموشی سے اسے دیکھا تھا !!

تمہیں پتا ہے کہ تمہارا رشتہ آیا ہے !!(سارہ نے کچھ دیر خاموشی کے بعد کہا تھا)

میرب نے حیرت سے سارہ کو دیکھا تھا

ڈاکٹر حمزہ شاید پاپا نے انھیں کہا ہے کہ وہ دیکھتے ہیں !!!(سارہ نے جیسے اسے آگاہ کیا تھا)

میرب کو اپنی بات یاد آئی تھی جو اس نے حمزہ کو کہی تھی !!!

اس کے آنسو خود ہی نکلے تھے !!!!!

آج بارات تھی افنان سکندر خان کی !!!!

پورا گھر سجا تھا سارا شہر جانتا تھا کہ آج دو خان خاندان جو کہ بہت عرصے کا ساتھ تھا آج رشتے داری میں جڑنے والا ہے !!!

اس وقت سب مصروف تھے تیاری میں لیکن منال کسی کو بھی نظر نہیں آرہی تھی !!!!!!!

یہ منظر تھا ایک شیلٹر ہوم کا جو ایک عالی شان محل کی طرح کا تھا

میں بلکل آپ کی طرح ہوں دادو !

شاطر !

انا پرست !

خود پرست !

پیسے کی عاشق !

اس کا دل چیخا تھا یہ کہتے ہوئے

پتھر دل !

کھیل کھیلنے والی !

ہاتھ دیں !!

اس نے ہاتھ بڑھایا تھا

وہ آزما رہی تھی اس بوڑھی عورت کو !!

کریں یقین اور دیں ہاتھ چلیں میرے ساتھ !!

اس بوڑھی عورت نے جیسے ہی ہاتھ نکالا تھا وہ ہاتھ ایک قسم کا جلا ہوا ہی تھا !!

یہ کیا ہوا ہے ؟؟(منال نے ان بوڑھے ہاتھوں کو دیکھا تھا جو کہ شاید بری طرح جلے ہوئے تھے)

وہ بوڑھی عورت نہیں بولی تھی اسے تو چپ لگ گئی تھی !!

منال کا تو ان کا ہاتھ کو اس طرح دیکھ کر سارا خون اسکے تنے ہوئے چہرے پر آیا تھا !!

وہ فوراً سے وہاں سے نکل کر سٹاف کی طرف گئی تھی !!

سٹاف میں اسے دیکھتے ہی سب ہی لڑکیاں کھڑی ہو گئی تھیں !!!

وہیں پر جو وارڈن جو کہ منال کی ماں کی ایک اچھی دوست رہی تھی وہی تھی وہ بھی منال۔کو۔دیکھ کر اٹھی تھی اس سے پہلے وہ منہ کی طرف بڑھتی منال آگے ہوئی تھی !!!

دادو کو کھانا جوں دیتا ہے ؟؟؟(منال نے غصے کو ضبط کرتے پوچھا تھا)

م،مہ،میں نہیں دیتی !!!(ایک لڑکی جو اسے یوں دیکھ کر فوری اپنی صفائی دی تھی)

منال دوسری لڑکی کی طرف گئی تھی !!

تم !!!!!(منال نے اس کے چہرے کے اڑے ہوئے رنگ دیکھتے کہا تھا)

ج،جی !!(اس لڑکی نے حامی بھری تھی وہ لڑکی کوئی سونپ نامی تھی)

اچھا!!!(منال نے پنے اپکو جیسے نارمل ظاہر کیا تھا)

مجھے گرم چائے کا کپ چاہیے فوراً!!(منہ نے جیسے حکم صادر کیا تھا)

حکم کے مطابق چائے بھی آگئی تھی !!

منال سومیہ کے سامنے آئی تھی !!

اس گرم چائے کے کپ کو اپنے ہاتھ پر گراؤ !!!(منال کا نداز انتہائی سخت تھا)

سب نے منال کو حیرت سے دیکھا تھا

منال ؟؟(وارڈن آگے آئی تھی)

میں نے کچھ کہا ہے سنا نہیں!! چلو لاؤ میں کرتی یہ کام

منال نے وہگرم چائے ک کپ اس کے ہاتھ پر گرایا تھا

اور وہ فوراً چیخی تھی !!

اس کا ہاتھ سرخ ہو گیا تھا چھالے بننا شروع ہوگئے تھے !!

بتاؤ چائے کیوں گرائی تھی کیسے جلا ان کا ہاتھ ؟؟(منال نے اب اس سے سوال کیا تھا)

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا !!(سونیہ نے درد سے کراہتے کہا تھا)

ٹیوب چاہیے ؟؟؟(منال نے اب پیار پوچھا تھا)

ج،ج،.جی !بہت درد ہو رہا ہے !!(اس نے روتے ہوئے کہا تھا)

اوہ !!!!چلو ایکسپیریمینٹ تو ہی گیا ہے کہ ٹیوب کے بغیر نہیں مرتا کوئی !!!(منال نے اسے جیسے سمجھایا ہو)

منال بہت کیا ہو اہے ؟؟(وارڈن آگے آئی تھی)

منال نے رخ موڑا تھا !!!

یہ شیلڑ ہوم چاہے میری ماں کی لاکھ محنت کے بعد بنا ہے لیکن اسے آگ لگانے میں مجھے ایک سیکنڈ نہیں لگے گا !!!!(منال نت سرخ ہوتے کہا تھا)

وہ منال سکندر خان کی دادی ہے لاوارث نہیں!!

میں نے اپکو کہا تھا کہ میں انھیں یہاں کیوں چھوڑ کے جا رہی ہوں !!!

میں نے کہا تھا کہ نہ دھیان رکھیے گا میں برداشت نہیں کروں گی کوئی ایسی حرکت !!!

میں آؤں گی دوبارہ جب تک میں آؤں تو وہ مجھے ٹھیک نظر آئیں !!!(منال سب کو جیسے وارن کر رہی تھی)

منال غصے سے نکل گئی تھی وہاں سے !!!

منال۔جیسے ہی وہاں پہنچی تھی سب اس کا ہی نظر کرہے تھے !!!

منال نے سب کو دیکھا جو اس کی طرف ہی گھور رہے تھے !!

سوری وہ کام تھا ایک آپ لوگ نکل جاتے (منال نے افنان جو دیکھتے کہا تھا)

جو کہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا !!

اچھا صلہ ہے !!

نہ ماں نہ باپ اور جو بہن وہ بھی ساتھ چلنے کو تیار نہیں!!(افنان کا تو جیسے رونا نکلنے کو تھا)

منال چپ رہی تھی جو بھی تھا ماں باپ کی کمی تو دونوں کو ہی سب سے زیادہ محسوس ہو رہی تھی !!

بھائی ایسا بات نہیں ہے آپ لوگ پہنچیں میں بس آرہی ہوں ریڈی ہو کر !!(منال نے مسکراتے کہا تھا)

ہاں افنان لیٹ ہو رہی ہے بیٹا !!(ریاست خان نے بھی مسکراتے کہا تھا)

وہ سب نکلے تھے اب !!!

تھوڑی دیر بعد منال بھی رہاں پہنچ چکی تھی !!!

جتنی بھی رسمیں تھیں سب کی گئ تھیں !!!!!

اور شادی بنا کسی ہنگامے کے مکمل ہوئی تھی جبکہ صارم اور منال نے ایک دوسرے کو گھورنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی !!

اگلے دن ہی منال اپنی دادی کو گھر لے آئی تھی !!

سب نے حیرت سے دیکھا تھا انھیں اتنے سالوں بعد وہ دیکھ رہے تھے انھیں وہ کافی کمزور لگ رہی تھیں شانزیب شاہ کا تو سانس سوکھ گیا تھا جیسے !!

افنان کی رگیں تنی تھیں

کیا کر رہی ہیں یہ یہاں ؟؟(افنان آگے بڑھا تھا)

میں لے کہ آئی ہوں انھیں !(منال نے اپنے اپکو اس لڑائی کے لیے جیسے ہمت دیتے کہا تھا
)

تمہارا دماغ خراب ہے یہ یہاں نہیں رہ سکتیں جہاں سے لے کر آئی ہو وہاں چھوڑ آؤ
!!(افنان نے غصے سے کہا تھا)

یہ اب یہیں رہیں گی ہمارے ساتھ !!(منال نے کہتے انھیں اپنے ساتھ آگے بڑھایا تھا)

منال یہ عورت اب اس گھر میں نہیں رہ سکتی اس لیے اسے واپس چھوڑ آؤ !!(ریاست خان نے جیسے منال کو سمجھانا چاہا تھا)

آپ لوگ بھول رہیں ہیں کہ یہ گھر انکے نام ہے اور یہ۔میری دادی ہیں اس لیے اگر انھیں اب کسی نے اس گھر سے نکالا تو میں بھی چلی جاؤں گی !(منال نے اپنے آنسوؤں کو روکتے کہا تھا)

افنان نے غصے سے مٹھی بھنچی تھی وہ سکی بہن تھی سکی ضد سے اچھے سے واقف تھی !!

ریاست خان نے ایک سرد آہ بھری تھی !

اگر اسے یہاں رکھا تو اپنے بل بوتے پر رکھو گی اس کا کوئی کام اس گھر کا کوئی فرد کوئی ملازم نہیں کرے گا !!(ریاست خان نے جیسے شرط رکھی تھی)

منال خاموش رہی اور اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی !!

آپ نے کچھ کھایا ہے ؟؟(منال نے کمرے میں آتے ہی اپنی دادو سے پوچھا تھا)

ن،نہ، نہیں (انھوں نے تھوڑا ہچکچاتے کہا تھا)

میں آپ کے لیے کھانا لے کہ آتی ہوں !!!(منال کہتی نیچے گئی تھی)

نیچے آئی تھی اور سامنے دروازے پاس ہی اسے دانین بیٹھی نظر آئی تھی !!

تمہیں کیا ہوا ہے یہاں کیوں بیٹھی ہو ؟؟؟(منال نے اس کے سامنے آتے پوچھا تھا)

بس ایسے ہی (اس نے نظریں نہیں اٹھائی تھیں)

پھر یہاں کیا تارے گننے کے لیے بیٹھی ہو (منال نے تپ کر کہا تھا)

تمہیں پتا ہے پھوپھو کہہ رہی تھیں کہ وہ جلد شادی کے لیے آئیں گی (دانین نے اس بار اس کی طرف دیکھتے کہا تھا)

تو !!!(منال نے جان بوجھ کر پوچھا تھا)

میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی اور تم اچھے سے جانتی ہو بلال کو !!!(دانین کھڑی ہوئی تھی)

تم جا کر سو جاؤ جب وقت آئے گا تو دیکھی جائے گی (منال کہتے ہوئی اندر کیچن کی طرف بڑھی تھی)

دانین اس کے پیچھے آئی تھی باقی سب تو اپنے اپنے کمروں میں تھے رات کے اس پہر !!!

تم کتنی سیلفیش ہو !!!(دانین نے غصے میں کہا تھا)

ہاں وہ تو ہے (منال نے بھی نارملی جواب دیا تھا)

تم میری مدد نہیں کرو گی ؟؟(دانین نے اب کی بار ایک امید سے دیکھا تھا اسے)

کس معاملے میں (منال نے حیرت سے پوچھا تھا)

میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں مجھ سے یہ منگ کا ڈرامہ اور برداشت نہیں ہو رہا (دانین نے اب کی بار ضد سے کہا تھا)

منال تو اسکی پسند کی بات پر اٹک گئی تھی !!

کسے پسند کرتی ہو تم ؟(منال نے اوون میں کھانا رکھتے ہوئے کہا تھا)

ابھی نہیں پتا سکتی پر پلیز تم دادا جان سے بات کرو !!!

بلال ہمارا کزن ہے بے شک پر میں اس سے شادی نہیں کر سکتی مجھے وہ نہیں پسند !!!!(دانین نے اسے جیسے وضاحت دی ہو)

خان خاندان کی تو جیسے رسم ہے بچپن کے رستے طے کرنے کی اور تم جانتی ہو یہ رسم ٹوٹی نہیں ہے ابھی تک پر شاید ٹوٹ جائے گی اب !!(منال نے کچھ سوچتے کہا تھا)

تم کرو گی نہ بات ؟؟(دانین نے اس کی طرف دیکھا تھا آج جس طرح وہ اپنی دادی کو لے آئی تھی دانین کو بس ایک اس رہ گئی تھی کہ منال ہی اسکی مدد کر سکتی ہے !!!!

تم نہ فلحال اپنی سٹڈی پہ فوکس کرو اور ویسے بھی مجھے کیا پتا بلال سے بھی اعلیٰ مخلوق ڈھونڈ کے بیٹھی ہو تم بعد کی بات بعد پر چھوڑ دو !!!(منال نے جیسے اسے سمجھایا تھا)

اچھے سے جانتی ہوں میں وہ تمہیں پسند کرتا ہے میں تو بس ایک مہرہ ہوں وہ بس خان خاندان کی اکڑ کو لے کر چلنا چاہتا ہے اور تم بھی بس اگنور کر رہی ہو کم از کم تم جانتی ہو پھر بھی یہ سب کہہ رہی ہو !! تم ایسے شخص سے شادی کر سکتی ہو جو سرعام اپنی منگیتر کے سامنے کہہ رہا ہو کہ اس کی پسند کوئی اور ہے اور وہ اس سے شادی کر کے ہی رہے گا !!!(دانین نے تو جیسے ابال نکالا تھا اپنا وہ کہہ کر نکل گئی تھی وہاں سے)

منال جو پہلے ہی ہر طرف سے ٹینشن میں تھی ایک اور کا اضافہ ہو گیا تھا !!!

وہ کھانا لے کر اوپر جا چکی تھی !!!!!

تمہاری شادی ہو رہی ہے ڈاکٹر حمزہ سے ؟؟(ہمنہ جو کہ غصے میں آئی تھی میرب پاس)

ہاں !!(میرب نے مختصر جواب دیا تھا)

تم تو ڈاکٹر زید کو پسند کرتی ہو پھر یہ سب کیوں ؟؟

اور تم نے تو منع کر دیا تھا نہ حمزہ کو ؟؟؟(ہمنہ جو کہ غصے میں آئی تھی سیدھا اس سے آکر مخاطب ہوئی تھی)

تمہیں یہ سب کس نے کہا ہے ایسا کچھ نہیں ہے !!!!

میں نے ڈاکٹر زید کے بارے میں کبھی نہیں سوچا اور رہی بات حمزہ کی تو وہ میرے گھر والوں کی مرضی ہے اور میں انکی مرضی میں راضی ہوں !!!(میرب نے اب بھی ہمنہ سے نظریں نہیں ہٹائی تھیں)

اوہ واہ کیا بات ہے تمہاری تم نے !!!!(ابھی ہمنہ بولتی کہ میرب نے اسکی بات کاٹی تھی)

اس دنیا میں بہت سارے لوگ ہوتے ہیں جن کی کچھ عادات ہمیں اچھی لگتی ہیں پر اسکا ہر گز مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم انھیں اپنے لائف پارٹنر بنانے کا سوچ لیں !!!(میرب نے جیسے وضاحت دی تھی)

سہی !!!

تم نے اچھا نہیں کیا میرب !!!!(ہمنہ غصے میں کہتی نکل گئی تھی)

میرب جو لگا تھا جیسے وہ اس کے اسکی شادی کے بارے میں نہ بتانے کی وجہ سے ناراض ہوئی ہے !!!

اس لیے چپ رہی !!!!!

اگلے صبح سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے !!!

اتنے میں منال نیچے آئی تھی !!!

آپ دادو کو کھانا دے دیجیے گا مجھے لیٹ ہو رہی ہے !!!(منال اپنے فون کو چیک کرتے ہوئے ملازمہ کو کہتے نکلنے لگی تھی کہ افنان کی آواز پہ رکی تھی)

تم سے شاید کچھ کہا تھا دادا جان نے ؟؟(افنان نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہی کہا تھا)

عائشہ کو تو جیسے کچھ سمجھ ا ہی نہیں رہا تھا اسکی شادی کا آج ولیمہ کے بعد پہلا دن تھا اور یہ سب اسکی سمجھ سے باہر تھا !!!

منال مڑی تھی !!!

منال کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے وہ آفس جائے یا گھر بیٹھ کر اپنی دادی کا خیال رکھے جو کافی حد تک بیمار ہو چکی تھیں !!!

بھائی میری میٹنگ ہے آج !!(منال نے جیسے بتانا ضروری سمجھا تھا)

ہاں پر تمہارے مہمان تمہارے تک ہیں !!!(افنان نے بھی غصے سے کہا تھا)

میں ملازمہ رکھ دوں گی انھیں آج کے دن برداشت کر لیں !!!(منال نے غصہ ضبط کرتے کہا تھا)

تم سمجھتی کیا ہو خود کو !!! کیوں لائی ہو انھیں یہاں پر !!!

ہم سے ہمارے ماں باپ چھین لیے انھوں نے اور تم ابھی بھی وہیں ہو !!!

حد ہوتی ہے منال ہر چیز کی آج تم ہماری ہی دی ہوئی آزادی کو ہم پر ہی تھوپ رہی ہو !!!(افنان غصے سے اس کے سامنے آیا تھا)

ریاست خاں خاموش بس انھیں سن رہے تھے !!

عائشہ ایک دم سے افنان کے اٹھنے پر ہڑبڑائی تھی !!!

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا بس اس گھر کے فرد کو ہی لے کر آئی ہوں اور وہ خود آئی ہیں میں انھیں کے کر نہیں آئی !!!(منال نے وضاحت دی تھی)

ہاں تو وہ اس گھر میں تمہاری وجہ سے ہیں اور وہ جب تک ہیں تب تک کچھ بھی سہی نہیں ہو سکتا !!!افنان کہتے ہوئے باہر کو نکل گیا تھا)

یہ غصہ ان سے میں تھا چاہیے مرد ہو یا عورت !!

منال نے اپنے دادا کو سامنے خاموش دیکھا تھا پر فلحال اسکی میٹینگ تھی وہ افورڈ نہیں کر سکتی تھی اس میٹنگ کو لیٹ ہونا !!

وہ چپ چاپ ملازمہ کو اشارہ کر کے نکل گئی تھی !!!

صارم تم لے آنا عائشہ کو آج بیٹا !!!(اکبر خان نے اسے حکم دیا تھا ناشتے کی ٹیبل۔پر !!)

جی ٹھیک ہے پر میں ابھی آفس جا رہا ہوں آتے ہوئے لے آؤں گا !!!

چلو جیسے تمہیں ٹھیک لگے !!!(اکبر خان نے کہا تھا)

آج تھی میرب خان کی شادی !!!

میرب کا دل جیسے دھڑک رہا تھا آج اسے اپنے ماں باپ یاد آ رہے تھے !!!

وہ جو کسی کے لیے بھی کر جھگڑ لیتی تھی آج اپنے لیے نہیں جھگڑ سکتی تھی اس نے اپنا فیصلہ اللہ پہ چھوڑا تھا !!!

تقریباً 2 بجے کے قریب نکاح تھا اسکا !!!

وہ ہمنہ کو۔بار بار کالز کر رہی تھی لیکن وہ اٹھا نہیں رہی تھی اسکی ایک ہی دوست تھی وہ چاہتی تھی کہ وہ آئے اور اسے ملے تاکہ وہ اس سے کچھ دک۔کی بات کر سکے لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا !!!!!!

اتنے میں نکاح کا وقت ہوا تھا!!!

میرب کو نکاح کے لیے لے جایا گیا تھا !!!

آخر 2 بجے نکاح ہوا تھا۔۔۔

ایک پل میں وہ حمزہ کی زندگی میں شامل ہوئی تھی !!!!

اسے حمزہ سے نہ تو کوئی لگاؤ ہی تھا !!! اور نہ ہی کوئی خاص نفرت !!

لیکن فلحال اس نے حمزہ کو دل سے اپنا شوہر مانا تھا اس نےجج خود سے اسکے ساتھ وفادار ہونے کا وعدہ کیا تھا !!!!

اس نے خود سے سوچا تھا کہ حمزہ اسے پسند۔کرتا ہے اس سے محبت کرتا ہے اور یہ اس کے لیے کافی ہے !!!!

وہ بھی یقیناً اس سے محبت کرنے لگے گی !!!

ایک عام لڑکیوں کی طرح وہ بھی خواب دیکھ رہی تھی ایک خوشگوار شادی شدہ زندگی کا !!!!!

ہمیں اپنا پروجیکٹ شروع کرنا تھا اب کیا سوچا ہے آگے ؟؟(زین نے صارم کو جیسے متوجہ کیا تھا)

کیا سوچنا فلحال !!!

اس کی بھرپائی منال سکندر خان ہی کرے گی ہم نہیں!!!

ابھی تھوڑا وقت گزر لینے دو !!(صارم نے معمولی انداز میں کہا)

تم پاگل ہو اب وہ عائشہ آپی کی نند ہے اور اب تم اس سے یہ پنگے لینا چھوڑ دو (زین نے غصے سے کہا تھا)

پنگا میں نے نہیں اس نے لیا ہے !!

اور میں اپنی بے عزتی اور انا پہ وار بھولا نہیں ہوں !!

بس سہی وقت کا انتظار کر رہا ہوں اور یہ لڑائی ہماری ہے کسی اور کی نہیں!!(صارم نے بھی اسی ٹون میں جواب دیا تھا)

یار وہ عجیب ہے تم اتنا تو جان ہی گئے ہو گئے اسے خطرناک ہے مجھے لگتا ہے کہ اس میں لڑکیوں والی کوئی بات ہے ہی نہیں مجال ہے جو وہ لڑکھڑاتی ہو کہیں پر !!(زین نے واقعی پہلی بار دیکھی تھی رونے دھونے کے بغیر کوئی لڑکی اس طرح ڈٹنے والی)

وہ چالاک ہے اپنی سمجھ نہیں آنے دیتی خود کو کوئی سپر ہیروئین سمجھتی ہے !!!

پر ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا !!!(صارم نے کچھ سوچتے کہا تھا)

وہ ہے بھی شاید !!(زین نے کندھے اچکائے کہا تھا)

اوہ ہیلو !(صارم کو غصہ آیا تھا)

نہ, نہیں میرا مطلب میں تو وہ کہہ رہا ہوں جو لگ رہا ہے مجھے !!(زین نے اپنا نظریہ پیش کیا تھا)

اسے بزنس میں جس دن مار پڑی نہ اس دن اسکی ساری چالاکی ختم ہو گی عورت صرف پیسے کی پاور پہ اڑتی ہے !!!!

(صارم نے بھی جیسے اپنا نظریہ دیا تھا)

اسکے دل میں ایک آگ لگی تھی منال کے جیتنے سے یہاں تک کہ اسے حیرانگی تھی اسے واقعی میں کچھ سمجھ نہیں آئی تھی منال کی !!!

بھائی صاحب تم اس سے دور رہو !!(زین نے جیسے مشورہ دیا تھا)

نہیں تن تیاری پکڑو نیکسٹ کلائنٹ اب ہماری وہی ہو گی وہی ہمارے پروجیکٹ پر انویسٹ کرے گی !!!

اگر وہ منال سکندر خان ہے تو میں بھی صارم دلاور خان ہوں !!!

شام ساڑھے پانچ بجے کا وقت تھا تقریباً پور آفس خالی ہو چکا تھا !!

سجل منال کے کیبن میں آئی تھی !!

آج گھر جانے کا ارادہ نہیں ہے آپکا !!!(سجل نے اتے کہا تھا)

یار کافی میلز پینڈنگ تھیں سو !!!(منال نے بزی انداز میں کہا تھا)

خیر ایک ملازمہ ڈھونڈ دو گھر کے لیے پلیز (منال کی نظریں ابھی بھی لیپ ٹاپ پہ تھیں !!)

خیرت میم (سجل کو حیرت ہوئی تھی)

ہاں نہ گھر کے لیے چاہیے !!!(منال نے اب سیدھا ہوتے کہا تھا جو کہ لیپ ٹاپ پہ جھکی تھی)

آپ علیحدہ تو نہیں ہو گئیں ؟؟(سجل کو شک ہوا تھا جیسے)

ایک ہی فلیٹ تھا جو بیچ چکی ہوں اس بدتمیز کی وجہ سے!!!(منال کو یاد آیا تھا جیسے)

میم ویسے اسکا کرنا کیا ہے ؟؟(سجل نے یاد آتے ہی پوچھا تھا)

میرے پاس ابھی اتنا بجٹ نہیں ہے کہ میں کچھ بھی وہاں پروجیکٹ سٹارٹ کرواؤں اور کوئی کمپنی بھی نہیں ہے جو انویسٹ کرے گی !!(منال نے جیسے اسے آگاہ کیا تھا)

اوکے میں دیکھتی ہوں اگر کوئی ملازمہ ملتی تو انفارم کرتی آپ کو!!!(سجل نے کہا)

اوکے یاد پلیز !!(منال نے دربارہ لیپ ٹاپ۔کھولا تھا)

میں جاؤں پھر !!(سجل نے اجازت طلب کی تھی)

ہاں یار مجھے تو لیٹ ہو۔جائے گی آج اپ۔جاو!!!(منال نے مسکرا کر کہا تھا)

صارم جو عائشہ کو لینے آیا تھا !!!

مجھے نہیں لگتا کہ مجھے جانا چاہیے صارم !!(عائشہ نے جیسے پریشانی سے کہا تھا)

کیوں ؟؟(صارم نے حیرت سے پوچھا تھا)

گھر کے حالات افنان کی دادی !!(عائشہ کو کہ بولنے لگی تھی کہ صارم بولا تھا)

وہ جب تک منال میڈم اس گھر میں ہیں تب تک گھر کے حالات ایسے ہی رہنے ہیں ڈونٹ وری!!(صارم نے جیسے آگاہ کیا ہو اسے)

صارم !!(عائشہ نے برا مناتے کہا تھا)

یار چلو کچھ نہیں ہوتا !!!

مجھے دادا جان نے کہا تھا کہ۔اپکو لے کے ہی آنا ہے !!!(صارم نے منت لہجے سے کہا تھا)

اچھا ٹھیک ہے !!(عائشہ نے بھی آخر ہار مانی تھی)

میرب جو کہ رخصت ہوکر آئی تھی اپنے گھر !!!!

وہ اس وقت اپنے کمرے میں تھی تقریباً 9 بجے کا وقت تھا !!!

جنید جو کہ اس وقت کمرے میں آیا تھا !!!

اٹھو !!!!(جنید آتے ہی جیسے دھاڑا تھا)

میرب نے حیرت سے دیکھا تھا !!

میں نے کچھ کہا ہے سنا نہیں تم نے !!!(وہ دوبارہ دھاڑا تھا اور اسے بازو سے اٹھا کہ کھڑا کیا تھا)

میرب جسے دھچکے پہ دھچکا لگ رہا تھا !!

تمہیں کیا لگا تھا کہ میرے ساتھ کھیل کھیلو گی مجھے پتا بھی نہیں چلے گا !!!(وہ دوبارہ دھاڑنے کی طرح بولا تھا)

جنید !!!(میرب نے جیسے بڑی مشکل سے الفاظ نکالے تھے)

تمہیں پتا ہے مجھے تب ہی شک ہو گیا تھا تم پر لیکن مجھے لگا شاید کہ یہ میرا وہم ہے !!

تم جیسی لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں بس لڑکوں کی اٹینشن حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور اپنے آپ کو پاک صاف ظاہر کرتیں ہیں !!!(جنید غصے کی آخری حد تک پھنکارہ تھا)

میرب کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے وہ حیران تھی !!

کہ وہ کہہ کیا رہا ہے !!

وہ سجی سنوری تھی اس شخص کے لیے اور وہ شخص آنکھوں سے انسو نکل رہے تھے پر انکی پرواہ کسے تھی !!!

تم جیسی لڑکی کو میں ایک دن بھی برداشت نہیں کروں گا اپنے گھر تم سے ابھی تو ہمنہ ہے وہ تو شکر ہے کہ اس نے مجھے سچ بتا دیا ورنہ !!

لیکن اب نہیں میں ابھی اور اسی وقت تمہیں طلاق دیتا ہوں !!!

وہ تین لفظ جیسے میرب کو گونجتے سنائی دیے تھے !!

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا تھا !!!

یہ میری طرف سے تمہیں تحفہ میرب خان !!

بڑا پسند ہے نہ تمہیں وہ شخص زید ولی خان تو جاؤ اب جاؤ جو مرضی کرو کھلی آزادی ہے تمہیں!!!

ابھی اور اسی وقت اس گھر سے دفع ہو جاؤ !!!!

میں تمہاری شکل ایک سیکنڈ کے لیے بھی برداشت نہیں کر سکتا جاؤ اس شخص کے گھر جس کے ساتھ مل کر تم مجھے دھوکا دینے والی تھی !!!!

میرب کو لگا تھا کہ جیسے اس سے کسی نے اسکا سب کچھ چھین لیا تھا اسکا

وقار !

عزت !

کردار!!

سب کچھ خاک ہوا تھا !!!!

بلکہ تمہیں میں خود نکالتا ہوں سب کے سامنے !!

بڑی عزت سے لے کر آیا تھا میں تمہیں!!

لیکن تم عزت کے قابل نہیں ہو تم جیسی بدکار لڑکی کسی کے بھی گھر کی عزت نہیں بن سکتی !!!!(وہ بنا لحاظ کے بولا تھا)

اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا وہ شخص کے کر کچھ ہی منٹوں میں اسے گھر کے باہر کر چکا تھا !!!

میرب کے منہ سے تو جیسے کچھ نکلنے کو تھا ہی نہیں تھا !!

وہ نکلی تھی وہاں سے کہاں یہ وہ بھی نہیں جانتی تھی !!!

وہ شاید اپنے ماں باپ کے اس دنیا سے جانے پر دربدر نہیں ہوئی تھی !!

آج اسے پتا چلا تھا کہ دربدر ہونا کسے کہتے ہیں !!!!

وہ بس اس سنورے حلیے میں نکلی تھی اور بس چلی جا رہی تھی !!!

منال جو کہ لیٹ نکلی تھی آفس سے وہ گھر کے لیے جا ہی رہی تھی کہ اچانک اسکی نظر فٹ پاتھ پر اس چلتی لڑکی پر گئی تھی !!!

جہاں ساری دنیا اسے اس طرح حیرانگی سے جاتے دیکھ رہی تھی وہاں اسکی نظر بھی رکی تھی !!! گاڑی روکی تھی اس نے !!!

لاہور جو اس وقت وہ اکیلی دلہن کے لباس میں فٹ پاتھ پر تھی !!!

منال نے گاڑی روکی تھی اور اسے جیسے پہچاننے کی کوشش کی تھی !!!

اتنے میں کچھ لڑکے آئے تھے میرب کے پاس !!!

منال نے گاڑی سے گن نکالی تھی اور وہاں پہنچی تھی !!

منال سکندر خان کے لیے یہ عام بات نہیں تھی کیونکہ وہ کسی کے لیے خود کو خطرے میں ڈالے یہ کہیں نہیں لکھا تھا لیکن آج کچھ نیا ہوا تھا !!!

اگر جان پیاری ہے نہ تو دفع ہو جاؤ ورنہ ابھی اڑا دوں گی !!!(منال نے گن ان کی لوڈ کرتے انھیں کہا تھا)

وہ جو کہ کوئی پروفیشنل کرمنلز تو تھے نہیں بس معمولی گنڈے تھے اور بھاگ نکلے تھے !!!

میرب نے اسے دیکھا تھا !!

منال نے اسے !!

وہ دونوں ایک سیکنڈ میں پہچان چکی تھیں !

میرب کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں !!

وہ اس وقت اکیلی سڑک پر تھی اور اس دلہن کے لباس میں !!

منال کو کچھ سہی نظر آیا بھی نہیں تھا !!!

میرب کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی وہ !!

مگر مکمل خاموشی تھی

ڈاکٹر میرب رائیٹ؟؟(منال نے اسے مخاطب کیا تھا)

بدنصیب !!(میرب نے جیسے جواب دیا تھا)

یہ اس دن کے جواب کے مقابلے میں ہلاک کر دینے والا جواب تھا !!

یہاں سیف نہیں ہے اس طرح آئیں میں آپ کو ڈراپ کر دوں !!!(منال نے کچھ سوچتے آفر کی تھی)

کہاں ڈراپ کرو گی ؟؟(میرب نے اس کی طرف دیکھ کر سوال کیا تھا آنسو رک گئے تھے شاید آنسوؤں کی بھی بس کو گئی تھی اب)

آپکے گھر یا جہاں آپ کو جانا ہے !!(منال نے اس سے بنا کچھ پوچھے جیسے اسے ٹھکانے لگانے کا سوچا تھا)

مجھے خود نہیں پتا مجھے کہاں جانا ہے اور میرا گھر نہیں ہے کوئی!!(جواب ایک دم میں آیا تھا حیرت سے آیا تھا میرب نے حیرت سے اسے دیکھتے کہا تھا)

آپ ٹھیک نہیں لگ رہیں مجھے از آوری تھنگ اوکے ؟؟(منال نے آخر پوچھا تھا)

طلاق ہو گئی ہے مجھے !!!(میرب نے اپنا مذاق اڑایا تھا جیسے ایک بے بسی کی ہنسی آئی تھی)

منال جس کے ایک سیکنڈ کے لیے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے

دماغ میں بہت ساری سوال آئے تھے !!!

لیکن پوچھنے کی ہمت کر گئی تھی وہ !!

شادی کب ہوئی ؟؟؟(منال نے جیسے کچھ کنفرم کرنا چاہا تھا اسکے حلیے سے)

یہ کچھ گھنٹوں پہلے !!!(میرب نے بھی اسی انداز میں دوبارہ جواب دیا تھا)

منال کو۔لگا تھا اسکے لیے اب کھڑے ہونا مشکل تھا !!

اس نے اردگرد اب دیکھا تھا !!

لوگ ابھی بھی انھیں حیرت سے دیکھ کر گزر رہے تھے !!

منال تھوڑا آگے ہوئی تھی اور اسے بازو سے اٹھانے کی کوشش کی تھی اور اسے اٹھنے کا اشارہ کیا تھا !!

میرب بھی اٹھ گئی تھی !!

میرے سارے چلو ہم کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں !!!(منال نے جیسے اسے یقین دلایا تھا)

کون ہو تم ؟؟(میرب کو بس اسکی شکل یاد تھی نہ اسکا کوئی پتا تھا نہ کچھ)

منال سکندر (منال نے آج پہلی بار اپنا پورا نام نہیں لیا تھا شاید اس وقت دلچسپی نہیں تھی اسے !!

منال نے اسے گاڑی میں بٹھایا تھا !!

منال کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ اسے کہاں لے کر جائے !!

آپکا گھر کہاں ہے مجھے لگتا ہے کہ اس وقت آپ کو اپنے پیرینٹس پاس جانا چاہیے!!(منال نے جیسے صلاح دی تھی اسے)

میرے ماں باپ مر چکے ہیں(میرب نے سیدھا ہی دیکھتے جواب دیا تھا)

ادھر منال کا دل ایک دفعہ عجیب طریقے سے دھڑکا تھا !!

منال جو ان دنوں میں جتنا اپنا فلیٹ بیچنے کا دکھ ہو رہا تھا شاید ہی کسی اور چیز کا ہوتا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس لڑکی کو وہ کے کر کہاں جائے !!!

میرے ساتھ میرے گھر چلو گی ؟؟(منال نے آخر ہار مانتے پوچھا تھا)

نہیں مجھے چھوڑ دو یہیں بس !!!(میرب نے ایک دم سے کہا تھا)

میں آپ کو ایسے نہیں چھوڑ سکتی !!(منال نے بھی دو ٹوک کہا تھا)

کیا لگتی ہو میری ؟؟؟(میرب نے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا)

منال چپ ہوئی تھی !!!

اس نے سیدھا ایک فلیٹ کے سامنے گاڑی روکی تھی !!

او میرے ساتھ !!(منال نے میرب کو اتارا تھا)

میرب نے منال کی طرف دیکھا تھا !!

ڈونٹ وری یو ر سیف !!

تم چینج کر لو یہاں پھر مجھے جیسا کہو گی ویسے ہی کروں گی!!(منال نے اسے اس طرح بے یقینی سے دیکھتے کہا تھا)

منال کی کوئی بھی دوست نہیں تھی !!!

ایک سجل ہی تھی اسکی سیکرٹری جس سے وہ تھوڑی فرینک تھی !!!

سجل نے حیرت سے منال کو دیکھا تھا اس وقت 11 بجے کا وقت تھا اور ساتھ اس دلہن کو !!!

اندر آنے دو گی یا جاؤں ؟؟(منال نے غصے سے کہا تھا)

سجل ہٹی تھی !!!

کوئی کپڑے دے دو !!

(منال نے سجل کو دیکھتے کہا تھا اندر آتے ہی)

وہ آرام سے جا کر اپنی شرٹ کے کے آئی تھی اور ساتھ جینز !!!

منال نے ان کپڑوں کو لے کر میرب کی طرف کیے تھے !!

میرب نے منال کی طرف دیکھا تھا !!

چینج کر لو !!!(منال نے جیسے اسے بتایا تھا کہ کیوں دے رہی ہے وہ)

میں نہیں پہنتی !!(میرب نے جیسے شرمندگی سے کہا تھا)

جس پر منال نے سجل کی طرف دیکھا تھا جو حیرت سے اسے ہی دیکھ رہی تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے !!

کوئی ہے ڈریس ؟؟(منال نے دوبارہ پوچھا تھا)

سجل دربارہ گئ تھی اور ایک سوٹ لے کر آئی تھی !!

میرب وہ سوٹ پہن کر آئی تھی !!

اسکی آنکھیں سوج گئی تھیں !!!

منال نے اسے بٹھایا تھا !!

دیکھو !!اس وقت تم اگر کہیں رہ سکتی ہو تو وہ وہاں جہاں تم رہتی تھی !!!

مجھے نہیں پتا کہ میں تمہیں کیا کہوں پر !!(منال جو کہ اپنی روانی میں بول رہی تھی میرب بولی تھی)

ہم ساری زندگی اپنے کردار کو سنوارنے میں خود کو اپنی حدود میں رکھ ے کی کوشش کرتی ہیں اور لوگ ایک سیکنڈ نہیں لگاتے اس سب کی دھجیاں اڑانے میں !!!(میرب کی آنکھوں میں نمی تھی وہ کونسا منال کی سب رہی تھی وہ تو بس سوچ رہی تھی)

منال کے پاس جیسے الفاظ ختم ہوا تھا وہ جو ایک پروفیشنلی طریقے میں لگی ہوئی تھی وہاں اس کی بس ہوئ تھی !!

وہ مجھے بے مول کر گیا !!

اس نے کہا کہ میں بدکردار ہوں !!

اس نے پتا نہیں کیا سنا سوچا وہ !!

تمہیں پتا ہے اس نے ایک دفعہ بھی مجھ سے کچھ نہیں پوچھا !!

کہ میں سہی ہوں غلط ہوں وہ مجھ پر بہتان لگاتا رہا وہ مجھے سب کچھ کہہ گیا وہ !!

شاید میں پہلی دلہن ہوں گی جسے اس کی شادی کی رات طلاق ہو گئی !!

میرا کیا قصور تھا

(وہ اچانک آپے سے باہر ہوئی تھی اور چلائی تھی منال اور سجل دونوں ہڑبڑا کے اٹھی تھیں اور میرب کو تھاما تھا)

میرب!!(منال نے اسے پکارا تھا)

میرب جو کہ اس وقت زمین بوس ہوگئی تھی !!

شاید یہ اسکی ہمت تھی جو کب سے اس بوجھ کو لیے چل رہی تھی !!!

اسے شاید سمجھ نہیں آیا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا تھا !!

منال اور سجل دونوں جیسے آگے بڑھ کر اسے تھامنا چاہا تھا !!

ڈاکٹر کہاں سے آئے گا اس ٹائم !!!(سجل نے منال کو دیکھتے کہا تھا جو میرب کو اس کمبل سے ڈھانپ رہی تھی)

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ کیا کروں !(منال جو شاید ایسی سیچویشن میں پہلی بار پھنسی تھی)

ساتھ والے کواٹر میں ایک ہے شاید ڈاکٹر !!(سجل نے کچھ سوچتے کہا تھا)

منال نے خاموش نظروں سے اسے دیکھا تھا !!

میں آتی ہوں بس دو منٹ !!!(سجل کہتی نکلی تھی)

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تھی ایک لڑکی کے ساتھ !!

شاید وہ ڈاکٹر تھی !!

انھیں کوئی پریشانی ہے یا شاید بھوک کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے بی پی کا مسئلہ !!(اس نے جیسے آگاہ کیا ہو)

اب کیا کرنا ہے وہ بتائیں!!(منال نے ٹائم دیکھتے کہا تھا وہ لیٹ ہوگئی تھی بہت)

میرے پاس انجیکشن ہے ویسے میں لگا دیتی ہوں باقی یہ اب صبح ہی اٹھیں گی !!!

وہ انجیکشن لگا کر جا چکی تھیں !!

دروازے پر دستک ہوئی تھی !!

منال بھی باہر آئی تھی !!

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ کھٹکی تھی !!

بھائی آپ !!(منال نے حیرت سے دیکھا تھا افنان کو)

سر آئیں!!(سجل نے ایک اور شخص جو خوش آمدید کہا تھا حیرت سے)

فون کہاں ہے تمہارا ؟؟(افنان نے سیدھا آتے ہی سوال کیا تھا)

وہ ! شاید گاڑی میں ہے (منال نے اپنے کوٹ کی جیب کو چیک کرتے کہا تھا)

یہاں کیا کر رہی ہو !!!

چلو !!!(افنان نے اسے حکم دیا تھا)

جی بھائی بس میں 5 منٹ میں آئی آپ چلیں!!(منال نے جھٹ سے کہا تھا)

اوکے جلدی پہنچو میں ویٹ کر رہا ہوں باہر !!(افنان کہتا باہر نکلا تھا)

سجل پلیز اسے آج کی رات رکھ لو !!

اور جب اٹھے کھانا دے دینا میں صبح جلدی آجاؤں گی اور لے جاؤں گی اسے اس کے گھر پلیز !!(منال نے ریکویسٹ کی تھی)

نو پروبلم میں اکیلی ہوں !!

آپ پریشان نہ ہوں (سجل نے بھی اپنی بوس کو مسکرا کر کہا تھا)

تھینک یو !!(منال الوداعی کلمات کہتے باہر نکلی تھی)

میری گاڑی میں چلو میرے ساتھ !!

تمہاری گاڑی پہنچ جائے گی گھر!!(افنان نے ایک اور حکم دیا تھا)

منال بھی آرام سے بیٹھ گئی تھی !!

افنان اب بھی ناراض تھا منال سے پورا راستہ خاموشی سے طہ ہوا تھا !!

منال جو کہ تھکی تھی اچھی خاصی اس کی نیند میرب کی وجہ سے جیسے بھاگ گئی تھی !!

وہ بس اس کے بارے میں سوچیں جا رہی تھی !!!

وہ گھر پہنچے تھے تو لاونج میں سب نے ہی اسے گھورا تھا !!

کہاں تھی تم منال یہ کوئی وقت ہے گھر آنے کا ؟؟(ریاست خاں نے سخت لہجے میں کہا تھا
)

وہ میں سجل گھر تھی کام کے سلسلے میں !!(منال نے وہیں کھڑے ہوتے کہا تھا)

جو بھی تھا تمہیں اتنی دیر گھر سے باہر رہنے کی اجازت نہیں ہے !!!

اور جس مہمان کو تم لے کر آئی ہو اسکا دھیان اس طرح رکھو گی سارا دن باہر رہ کر اس سے اچھا ہے کہ اسے اسی شیلٹر ہوم میں چھوڑ آؤ !!(ریاست خاں نے جیسے تیر پھینکا تھا منال کی طرف)

منال نے حیرت سے انھیں دیکھا تھا !!

کہ یہ اپنی بیوی کی طرف داری تھی یا منال کی بے عزتی !!

وہ خاموش رہی تھی !!!

افنان بھی اسے گھورتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا اور ریاست خاں بھی !!

منال بیٹا تمہیں فون اٹھانا چاہیے تھا !!

ہم سب پریشان ہو گئے تھے !!(منال کی چچی نے آگے آتے کہا تھا)

سوری آئندہ نہیں ہو گا !!(منال نے مسکراتے کہا تھا)

سب ہی اپنے اپنے کمرے کی طرف چل دیے تھے !!

دادی کی طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی !!(دعا نے آگے آتے منال کو آگاہ کیا تھا)

کیا ہوا تھا اب ٹھیک ہیں وہ ؟؟(منال نے ایک دم سے پوچھا تھا)

ہاں ٹھیک ہیں وہ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ کمزوری ہے میڈیسن دی ہے!!

اوکے انھوں نے کھانا کھایا ہے اب ؟؟(منال نے دانین کی طرف دیکھا تھا جو خاموش کھڑی تھی)

ہاں ہم خود دے کر آئے تھے !!

ماما نے کہا تھا !!(دعا نے ایک اور آگاہی دی تھی)

ہمم !!سہی اور بتاؤ کیا ہو رہا آج کل؟؟(منال نے اب مسکراتے پوچھا تھا)

بس پروجیکٹس اور اسائنمنٹس !!(دعا نے منہ بناتے کہا تھا)

جس پر منال مسکرا دی تھی!!!

اوکے بوس مجھے نیند آرہی ہے اللہ حافظ !!(دعا کہتے اوپر گئی تھی)

ناراض ہو ؟؟(منال نے دانین کو پوچھا تھا)

تمہیں۔اس دنیا میں کسی شخص سے فرق پڑتا ہے ؟؟(دانین غصے میں کہتی اوپر گئی تھی)

حالانکہ دعا اور دانین منال سے تھوڑا چھوٹی تھیں پر وہ منال سے شروع سے ہی تھوڑا اٹیچڈ تھیں ہر معاملے میں !!!

منال بھی خاموشی سے اوپر آئی تھی !!

اسے وہاں کوئی نظر نہیں آیا تھا !!

وہ پریشاں ہوئی تھی ایک دم سے !!!

وہ سیدھا دعا اور دانین کے روم میں گئی تھی!!!

دادی کہاں ہیں وہ روم میں نہیں ہیں ؟؟؟(منال نے پریشاں ہوتے پوچھا تھا)

وہ انھیں دوسرے کمرے میں شفٹ کر دیا ہے اور انکے روم میں نرس بھی ہے جو انکا دھیان رکھا کریں گی !!(دعا نے اسے وضاحت دی تھی اب)

اور یہ سب کس نے کیا ؟؟(منال کو تجسس ہوا تھا)

دادا جان اور بھائی نے شاید !!!(دعا نے نارملی جواب دیا تھا)

اوکے گڈ نائٹ !!!(منال کہتی سیدھا اپنی دادی کے کمرے میں گئی تھی)

وہاں اسے وہ جائے نماز پہ نظر آئی تھیں !!!

وہ حیراں ہوئی تھی کہ اس وقت وہ جائے نماز پر !!

کچھ سوچتے وہ وہاں بیٹھ گئی اور انکے فری ہونے کا انتظار کرنے لگی تھی !!

آپ ٹھیک ہیں اب ؟؟(منال نے انھیں فارغ ہوتے پوچھا تھا)

ہاں میری جان میں بلکل ٹھیک ہوں !!

تم روز اتنا لیٹ آتی ہو ؟؟(انھوں نے مسکرا کر پوچھا تھا)

نہیں وہ بس آج ہو گئی !!!(منال نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا)

مجھے معاف کر دو منال !!(وہ اب منال کے پاس آئی تھیں)

اسکا ہاتھ تھاما تھا انھوں نے !!

منال نے حیرت سے انھیں دیکھا تھا جو قدرے بہتر لگ رہیں تھیں اسے آج !!

کم ازکم اس شیلٹر ہوم کی صورتحال سے تو !!

مجھے لگتا ہے کافی ٹائم ہو گیا ہے آپ بھی سو جائیں مجھے نیند آرہی ہے !!(منال نے اب کی مشکل سے مسکراتے کہا تھا)

جس پر وہ بھی خاموش رہیں !!

منال اس کمرے سے نکل گئی تھی !!!

وہ اپنے کمرے میں ائی تھی !!

وہ لیٹی تھی آکر !!

لیکن ایک عجیب سی بے چینی نے اسے پھر اٹھایا تھا !!

آنکھوں سے آنسو نکلے تھے کچھ !!

وہ ڈسٹرب ہو کر رہ گئی تھی !!

ایک افنان اس سے بات نہیں کر رہا تھا!!

وہ اٹھی تھی جائے نماز بچھایا تھا اور 1 بجے کے قریب اس نے عشا کی نماز ادا کی تھی !!!

سجل اٹھی تھی کسی کی سسکیوں سے اچانک وہ بیدار ہوئی تھی !!

اس نے اٹھ کر دیکھا تو میرب تھی جو کہ جائے نماز پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی !!

ایک دم تو سجل کو بھی کچھ ہوا تھا !!!

شاید کسی کو تکلیف میں دیکھ کر ایک عجیب سی کیفیت کا شکار کوئی بھی ہو سکتا ہے یہ سب انسانی فطرت میں شامل ہے !!!

سجل آٹھ کر باہر چلی گئی تھی !!!

السلام علیکم کسی طبیعت ہے آپکی اب ؟؟(منال نے اپنی دادی کے روم میں آتے پوچھا تھا)

میں بلکل ٹھیک ہوں !!!

منال میں واپس چلی جاؤں !!!

میں آئی تھی پتا نہیں کیسے اور کیوں آگئی ،،،،،(وہ اپنی روانی میں بول رہی تھیں)

آپ کو کسی نے کچھ کہا ہے؟؟(منال نے انکے پاس بیٹھتے کہا تھا)

نہیں میں بس !!!(وہ بولتی کہ منال نے بات کاٹی تھی)

کچھ نہیں ہو گا سب ٹھیک ہو جائے گا !!!

آپ ایسا کیا کریں انھیں باہر لان میں لے جایا کریں!!!

اور کچھ بھی کھانے کو چاہے ہو تو ملازمہ کو کہہ دیا کریں بی کئرفل !!(منال نرس کو کہتے نکلی تھی)

وہ نیچے آئی تھی !!

اس نے اب نوٹ کیا تھا کہ عائشہ نہیں ہے وہاں اور رات بھی نہیں دیکھی !!

آپی عائشہ کہاں ہیں ؟؟(منال نے اپنی چیئر پر بیٹھتے کہا تھا)

وہ اپنے مائیکے !!(منال کی چچی نے جواب دیا تھا)

اوہ اچھا !!!(منال نے نارملی جواب دیا تھا)

افنان نے بھی خاموشی سے ناشتہ کیا تھا !

آپ سب نے اب میرے ساتھ ایسے ہی رویہ رکھنا ہے ؟؟(منال نے آخر تنگ آتے پوچھا تھا)

تمہیں فرق پڑتا ہے ؟؟(افنان تو جسے تیار تھا)

مجھے نہیں لگتا کہ میں نے کوئی گناہ کیا ہے (منال نے نارملی کہا)

ہاں ظاہری بات ہے منال سکندر خان جیسے کوئی گناہ کر سکتی ہیں !(افنان نے اسی کی ٹون میں کہا تھا)

تم دونوں ناشتہ کرو کوئی کسی سے ناراض نہیں ہے (ریاست خان نے جیسے چپ رہنے کو ہی کہا تھا)

منال کچھ ہی دیر میں سجل گھر پہنچی تھی !!!

چلیں میں آپکو اپنے گھر چھوڑ دوں !!(منال نے اسے نارمل دیکھتے کہا تھا وہ کافی بہتر لگ رہی تھی)

میں چلی جاوں گی تھینک یو !!(وہ ج اپنے اوپر اس چھوٹے سے دوپٹے کو لیے اوڑھ رہی تھی)

میں اپکو چھوڑ دیتی ہوں اس طرح مسئلہ ہو گا آپ کے گھر والوں کو بتا دوں گی کہ آپ میرے ساتھ تھیں !!(منال نے جیسے اسے اگلے لمحے سے آگاہ کیا تھا وہ اسے مشکوک نگاہوں سے بچانا چاہتی تھی)

نہیں میرے چاچو کو مجھ پر یقین ہے !!(میرب نے یقین سے کہا تھا)

اوکے بٹ میں چھوڑ آؤں گی اپکو آجائیں!!(منال کہتی باہر کو نکلی تھی)

وہ دونوں ہی گاڑی میں بیٹھ گئ تھیں گاڑی منال خود ہی ڈرائیو کر رہی تھی !!

آپ کیا کرتی ہیں ؟؟(میرب نے اب اسے جاننا چاہا تھا)

میں !! کچھ خاص نہیں بس چھوٹا موٹا بزنس !!(منال نے اسے بنا دیکھے کہا تھا)

کیسا بزنس ؟؟(میرب کو حیرت ہوئی تھی ایک لڑکی آخر کیا بزنس کر سکتی تھی)

اممم!!! ایس کے کمپنی کا نام شاید سنا ہو ؟؟(منال نے اب بات ختم کرنا چاہی تھی)

اوہہہ !!! یہ کوئی چھوٹا موٹا تو نہیں!!(میرب نے جیسے برا مناتے کہا تھا اسکے جھوٹ پر)

منال خاموش رہی !!!

وہ دونوں پہنچی تھیں اب میرب کے چچا گھر !!

میں آؤں ساتھ ؟؟(منال نے جیسے اجازت مانگی تھی)

اگر میں نے نہ کہا آپ پھر بھی آجائیں گی !!(میرب نے اسے بتایا تھا کیونکہ اس نے اسکی پہلے کونسا نانی تھی)

منال بھی خاموشی سے اترتی ساتھ گئی تھی !!!

میرب کا دل جیسے دھڑکا تھا وہ ٹھنڈی تھی آنسو آئے تھے !!!

جن کو وہ بڑی مشکل سے روک رہی تھی اب بہنا شروع ہوئے تھے !!

اندر کا۔منظر بھی ہوئی سہانا نہیں تھا !

ایسے تھا جیسے کوئی رہتا ہی نہیں ہے !!

وہ اندر کی جانب گئی تھیں !!

کیا لینے آئی ہو یہاں اب ؟؟(میرب کی چچی کی آواز گونجی تھی)

میرب نے ان کی طرف دیکھا تھا وہ کافی قدم دور تھی ان سے !!

قدم رکے تھے وہیں !!

جبکہ اسکی چچی آگے کو آئی تھیں !!!

ایک زور دار تھپڑ کی آواز گونجی تھی !!

یہ تھپڑ میرب کی روح کو کھینچ چکا تھا !!!

منال نے لب بھینچے تھے وہ اس سب میں نہیں پڑنا چاہتی تھی خموشی سے کھڑی رہی تھی !!

اگر تمہیں کوئی اور پسند تھا تو تم بتا سکتی تھی نہ پھر کیوں ہماری عزت کو داغ دار کیا
!!!(میرب کی چچی جیسے چلائی تھین)

میرب کے چچا اسکی کزن باہر آگئے تھے !!

میرب نے اپنے چچا کی طرف دیکھا تھا !!

جنہیں دیکھ کر وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ بھی اب س پر یقین نہیں کریں گے !!!

دیکھیں آپ ایک بار اسکی بت تو سن لیں !!(منال نے آخر کچھ بولا تھا)

آپ لوگوں کا بہت شکریہ کہ آپ لوگوں نے مجھے پالا بڑا کیا میرے خواب پورے کیے میں آپ سب کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتی !!(میرب کہہ رہی تھی کہ اس کی چچی نے دوبارہ بولا تھا)

ایک احسان تم ہم پر کر دو اور چلی جاؤ یہاں سے میری ایک ہی بیٹی ہے بس اور میں نہیں چاہتی کہ تمہاری وجہ سے اب اسکی زندگی بردبار ہو !!!

جیسے آپ کہیں !!!!(میرب نے مسکرا کر کہا تھا)

اور مڑی تھی !!

منال نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جس نے نہ کوئی وضاحت دی تھی نہ کوئی بات کی !!!

منال بھی خاموشی سے نکل چکی تھی وہاں سے !!

دماغ تو جیسے منال کا بھی سن ہونے لگا تھا اب !!!

تمہارا دماغ خراب ہے ؟؟(منال باہر آتے ہی چلائی تھی غصے سے)

میرب نے کوئی رئیکشن نہیں دیا تھا !!

کہاں جاؤ گی تم!!تم انھیں بتاؤ تو سہی کچھ تم نے تو کہا تھا کہ وہ تم پر یقین کرتے ہیں پھر یہ کیا ہے !!(منال کے منہ میں جو آیا تھا وہ کہہ گئی تھی)

ضروری تو نہیں کہ اگر ہم کسی پر آنکھیں بند کر کے یقین کر سکتے ہیں تو وہ بھی آپ پر کرے !!(میرب نے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا اب)

دیکھو ڈاکٹر میرب !!

آپ کہاں جائیں گی تھوڑا عقل سے کام لو اور جاؤ انھیں منا لو جا کہ!!

اور اگر تم نہیں ادھر رہ سکتی تو بتاؤ کسے پسند کرتی ہو تم میں اس کے پاس لے کر جاؤں !!

(منال نے اتنی باتوں سے یہ اندازہ لگایا تھا کہ ضرور یہ کسی کو پسند کرتی ہے کیونکہ سب کہہ رہے ہیں)

تمہیں کس نے کہا یہ سب ؟؟(میرب نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا تھا)

منال کی زبان کو تالا لگا تھا !!

آپ کا بہت شکریہ اتنی مدد کا !!

آپ جا سکتی ہیں !!

(میرب نے آخر سخت رویہ اپنایا تھا جو آنسو بہانے میں مصروف تھی تھوڑی دیر پہلے)

منال نے لب بھینچے تھے !!

وہ غصے میں اب گاڑی میں بیٹھی تھی اور گاڑی کو بھگایا تھا !!

میرب کو سمجھ نہیں آئی تھی وہ کہاں جائے !!!

وہ کیا کرتی اسے سمجھ نہیں آیا تھا!!

وہ تھوڑا آگے نکلی تھی ابھی اسے 15 منٹ ہوئے تھے چلتے ہوئے کہ دوبارہ ایک گاڑی اسکے پاس آکر رکی تھی !!

میرب ڈری تھی پر منال کو دوبارہ دیکھ کر حیرت ہوئی تھی !!

گاڑی میں بیٹھو !!(منال نے گاڑی میں بیٹھتے کہا تھا)

میں نہیں جارہی !!(میرب نے غصے سے کہا تھا)

اگر تمہیں یہ لگ رہا ہے کہ میں تمہیں مناوں گی تو غلط لگ رہا ہے آکر بیٹھ جاؤ !!(منال نے دوبارہ جیسے اسے آگاہ کیا تھا)

مجھے ویسے ہی ساری دنیا چھوڑ چکی ہے آپ بھی چھوڑ دینگی تو ایشو نہیں ہو گا !!

(میرب نے اسی کی ٹون میں کہا تھا)

منال کو وہ جیسے اپنی کاپی لگی تھی ضدی!!!

منال گاڑی سے اتری تھی !!

تم کہاں جاؤ گی ؟؟(منال نے اترتے پوچھا تھا)

جہاں بھی جاؤں تم سے مطلب کیوں پیچھے پڑی ہو ؟؟(میرب نے اب بدتمیزی کی تھی)

پتہ ہے مجھ سے آج تک کسی نے بد تمیزی نہیں کی اس طرح !!

ہونی میں ایک لڑکی نے کی تھی اسے میں نے تھپڑ مارا تھا پر وہ میری فیلو تھی اس لیے مارا تھا تم سے میرا کوئی رشتہ نہیں اس لیے لحاظ کر رہی ہوں !!!

ویسے بھی کوئی ٹھکانہ ہوتا تمہارا تو تم اب تک جا چکی ہوتی وہاں !!

یا کوئی تمہیں آکر لے جاتا !!!

اس لیے اجاو میرے ساتھ میں کوئی احسان نہیں کر رہی سو پلیز !!!(منال۔کع خود سمجھ نہیں آئی تھی بولی کیا ہے اور کیوں فل وقت اسکی بس ہوئی تھی)

میرب نے اس لڑکی کو حیرت سے دیکھا تھا !!

گاڑی میں بیٹھی تھی !!

تم کیوں کر رہی ہو میری مدد؟؟(میرب نے آخر کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بولی تھی)

منال کے پاس خود جواب نہیں تھا !!

اللہ نے جو چاہا وہی ہو رہا ہے مجھے خود نہیں پتا کہ میں تمہاری مدد کیوں کر رہی ہوں !!(منال نے بھی کچھ خاموشی کے بعد بولا)

تمہاری باتیں تو انتہائی روڈ ہیں تم روڈ ہو پر تم اچھی بھی ہو شاید تم سمجھ نہیں آرہی مجھے !!!(میرب نے جیسے اسے اپنے شک بتائے تھے)

منال مسکرائی تھی !!

کیا ٹیلنٹ ہے !!(منال نے اپنے آفس کے سامنے گاڑی پارک کرتے کہا تھا)

وہ اندر گئیں تھیں دونوں !!

اپنے کیبن میں گئ تھی وہ !!!

میرب اسکے ساتھ تھی !!

وہاں اس نے حیرت سے سب کو دیکھا تھا !

ریاست خان اور اکبر خان ساتھ بیٹھے تھے

اور دوسری طرف صارم دلاور خان اور زین بیٹھے تھے !!!

میرب ٹھٹھکی تھی !!

پیچھے میرب تھی ساتھ اسکے !!

میرب کا تو اتنے مردوں کو دیکھ کر ہی جیسے سانس بند ہوا تھا وہ ڈر گئی تھی کچھ !!

منال نے ساتھ کھڑی میرب کو دیکھا تھا جس کی حالت عجیب ہو رہی تھی !!

آپ سجل ساتھ جائیں میں آتی ہوں !!!(منال نے سجل کو گھورتے کہا تھا جس نے ان سب کے آنے کا بھی نہیں بتایا تھا)

میرب سجل ساتھ چلی گئ تھی !!

کہاں تھی منال بیٹا ہم کب سے ویٹ کر رہے تھے (ریاست خان نے اسے دیکھتے کہا تھا انھوں نے ہی سجل کو منع کیا تھا منال۔کو بلانے کے لیے)

وہ میں بس دوستوں ساتھ تھی !!(منال نے ہلکا سا مسکراتے کہا تھا)

یہ جھوٹ تھا جو ریاست خان جانتے تھے کیونکہ منال کی کوئی دوست نہیں تھی وہ سب ہی جانتے تھے !!

منال نے ان دونوں کو گھورا تھا جو بڑے مزے سے بیٹھے تھے !!

خیر ہم چاہ رہے تھے کیوں نہ دونوں کمپنیز کو ملا دیا جائے جیسے خان خاندان کا ویسے نام ہے بزنس میں اور آگے بڑھ جائے !!(اکبر خان بولے تھے)

جس پر منال نے پہلے اپنے دادا کو دیکھا تھا اور پھر صارم کو!!

مطلب؟(منال نے اور وضاحت مانگی تھی)

صارم کچھ پروجیکٹ شروع کرنا چاہ رہا ہے منال اور ہم چاہتے ہیں کہ اس پروجیکٹ میں تم دونوں مل۔کر۔کام۔کرو اور تم دونوں ہی انویسٹ کرو تاکہ کسی اور کا سہارا نہ لینا پڑے اور اس سے تم دونوں کو فائدہ بھی ہو گا !!(ریاست خان نے اب بتایا تھا)

مجھے کچھ وقت چاہیے سوچنے کے لیے !!!(منال نے بنا لحاظ کے کہا تھا)

کیا سوچنا ؟؟(ریاست خان نے ابرو اچکاتے پوچھا تھا)

دراصل مسٹر صارم دلاور خان سے میری پہلے میٹنگ ہو چکی ہے !!(منال نے صارم کی طرف دیکھتے کہا تھا)

تو یہ تو اور بھی اچھی بات ہے !!(اکبر خان نے جیسے خوش ہوتے کہا تھا)

زین کو اچھو لگا تھا !!

صارم نے اسے گھورا تھا !!

لیکن انھیں ہماری شرائط پسند نہیں آئی تھیں !!(منال نے الٹا کہا تھا)

وہاں بیٹھا ہر شخص عجیب ہی کشمکش میں تھا اور اس میں منال بھی پوری شریک تھی!

کیسی شرائط؟؟(اکبر خان نے پوچھا تھا سب)

منال اور صارم دونوں ایک دوسرے کو چیلنجگ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے !!

یہی کہ انھیں اپنے بزنس کے 80٪شیرز کا کنٹریکٹ کرنا ہو گا اس پروجیکٹ کے لیے پھر ہی میں انویسٹ کر سکوں گی کیونکہ میں کسی پر یقین نہیں کر سکتی !!(منال نے وہی کہا تھا جو اسنے کہا تھا)

صارم نے لب بھنچے تھے وہ سمجھ گیا تھا !

وہ۔کچھ دیر کے لیے خاموشی تھی !!

ٹھیک ہے نو پروبلم !!صارم کر دے گا کونٹریکٹ ہم آپس میں ہی ہیں کوئی مسئلہ نہیں!!(اکبر خان نے کہا تھا)

اوکے پھر جیسا آپ کہیں میں بھی انویسٹ کرنے کے لیے تیار ہوں پھر !!!(منال نے بھی مسکرا کر کہا تھا سب)

سب نکل گئے تھے !!

سوائے صارم کے وہ ابھی بھی اسے گھور رہا تھا !!!

وہ اٹھا تھا اور آکے برابر آیا تھا

Congratulations Mr.sarim dilawer Khan

تمہیں پتا ہے میری زندگی میں آج تک جتنی لڑکیا آئی ہیں مجھے ان سب سے زیادہ تم سے نفرت ہے !!(صارم کا غصہ جیسے ساتویں آسمان پر تھا)

منال کی سانس اکھڑی تھی غصے سے آج پہلی بار کسی نے اس سے نفرت کا اظہار کیا تھا وہ بھی اتنا شفاف !!

کچھ کہو گی نہیں ؟؟(صارم نے مسکرا کر کہا تھا)

نہیں سوچ رہی ہوں کہ کب رشتہ بتاؤ گے اپنا میرے ساتھ!!

(منال جو کہ اسکی باتوں کو سن کر تپی تھی اب اس کی باتوں کی وجہ پوچھ رہی تھی)

رشتہ تو جھوٹ سمجھو منال سکندر خان !!(صارم نے غصے کی انتہا سے کہا تھا)

پھر میری قسمت واقعی اچھی ہے بس یہ سمجھ لو کہ تم جیت نہیں سکتے کبھی مجھ سے !!(منال نے اب مسکراہٹ اچھالی تھی اسکی طرف)

آپ پریشان نہ ہوں وہ سب میم منال کے فیملی میمبرز تھے !!!(سجل نے میرب کو پریشاں دیکھتے کہا تھا)

میرب کو جیسے تسلی ہوئی تھی وہ بس ورد ہی کرنے میں مصروف تھی !!

میم منال بلا رہی ہیں آپ دونوں کو (ملازم نے اتے سجل کو آگاہ کیا تھا وہ دونوں اسکے کیبن میں گئی تھیں)

میرب کو سامنے بٹھایا تھا منال نے !!!

یار بتا تو دیتی دادا جان آئے ہوئے تھے !!(منال نے سجل کو دیکھتے کہا تھا)

وہ انھوں نے ہی منع کر دیا تھا (سجل نے منال کو بتاتے کہا تھا)

اچھا ٹھیک ہے تم آج نہ۔جلدی چلی۔جانا اور سٹاف کو کام بتا جانا !!(منال نے سجل کو کہا تھا)

سجل چلی گئی تھی !!

آپ مجھے میرے ہاسپیٹل۔ چھوڑ دیں میں وہاں جاکر رہ لونگی!!(میرب نے منال کو کہا تھا)

کہاں ؟؟(منال نے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا)

وہاں ساتھ ہے سٹاف کے لیے ہاسٹل اس لیے ساتھ جاب کر لونگی !!(میرب نے اب کچھ سوچتے کہا تھا)

منال کو وہ انتہائی بہادر لگی تھی وہ اس سے واقعی امپریس تھی !!

مجھے تم اپنے بارے میں کچھ بتاو گی ؟؟(منال نے اب اس سے سوال کیا تھا)

میرے پاس بتانے کے لیے کچھ نہیں ہے !!(میرب نے پانی پیتے کہا تھا)

تمہیں طلاق کیوں دی ہے اس نے تمہاری کوئی دشمنی تھی اس سے ؟؟(منال نے آخر ہمت کر کے پوچھا تھا)

نہیں وہ مجھے پسند کرتا تھا !!(میرب نے آرام سے جواب دیا تھا)

پھر چھوڑا کریں ؟؟(منال نے حیرت سے پوچھا تھا)

اسے لگا کہ میں کسی کو پسند کرتی ہوں اور اسے دھوکا دے دوں گی !!(جواب پھر آرام سے دیا گیا تھا)

تم کسی کو پسند کرتی ہو ؟؟(منال کو لگتا تھا کہ اسے بغیر جانے اسکی مدد کرنا فضول تھا)

نہیں!!!بس کسی کی عادات پسند تھیں !!(جواب سچ دیا گیا تھا)

کیسی عادات ؟؟(منال نے دوبارہ پوچھا تھا)

میرب نے اب کی بار منال کو دیکھا تھا

خاموشی تھی !!

وہی جو ہر لڑکی سوچتی ہے کہ میرے شوہر میں ہو یا ہر مرد میں ہو ؟؟(میرب نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد جواب دیا تھا)

کیسی عادات ؟؟(منال نے اب کی بار اور تجسس سے پوچھا تھا)

لڑکی کی عزت کرنا اسے پروٹیکٹ کرنا !!

کسی لڑکی سے فری نہ ہونا !!

خوبصورت ہونا !!

(میرب کو جو یاد آیا بول گئی)

منال نے اسکی طرف دیکھا !!

وہ بھی تمہیں پسند کرتا تھا ؟؟(منال نے دوبارہ پوچھا تھا)

نہ میں اسے پسند کرتی تھی نہ وہ کرتا تھا بس عادات ابھی لگتی تھیں!!!(میرب نے ایک اور وضاحت دی تھی اور یہ اسکی طرف سے دی جانے والی پہلی وضاحت تھی)

منال کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا تھا!!!

میرا خیال ہے تم میرے ساتھ چلو !!

تمہاری جاب کا بھی کر لیں گے کچھ اور میرے گھر میں تم سیف رہو گی !!!

میرا ایک بھائی ہے وہ میریڈ ہے اور وہ گھر رات کو آتا ہے تم وہاں رہو پھر جب تم سٹیبل ہو جاؤ گی پھر جیسے تمہارا دل کرے ویسے کر لینا !!(منال نے اسے مشورہ دیا تھا)

میرب نے اسکی طرف دیکھا تھا !!

وہ اسکی سوچ کا پہلے جواب دے دیتی تھی !!!

میں جاب وہاں نہیں کر سکتی اب دوبارہ !!!(میرب نے اسے بتایا تھا)

کیوں ؟؟(منال نے حیرت سے پوچھا تھا)

وہاں جنید ہو گا اس لیے ؛!

جنید کون ؟؟

جس نے مجھے طلاق دی!!

اچھا دیکھ لیں گے اس بارے میں ابھی میں کھانا منگواتی ہوں وہ کھائیں پھر چلتے ہیں گھر !!(منال نے آخر اسے نارمل کرنے کا سوچا تھا وہ اسے شاید اور غمگین کر گئی تھی اپنے سوالوں سے)

منال گھر آئی تھی میرب اسکے ساتھ تھی !!!

باقی سب لاؤنج میں ہی تھے سوائے فاطمہ بیگم کے (منال کی دادی)

اسلام علیکم!!(منال نے آگے بڑھتے سلام کیا تھا)

جس پر سب نے سے حیرت سے دیکھا تھا کیونکہ یہ کبھی کبھار ہوتا تھا !

اللہ خیر !!(دعا نے منال کے پیچھے اس لڑکی کو دیکھتے اور منال کے سلام۔کرنے پر کہا تھا)

وعلیکم سلام!!!(ریاست خان نے میرب کو دیکھتے کہا تھا)

دادا جان یہ میری دوست ہے !(منال نے میرب کی۔طرف اشارہ کرتے کہا تھا)

جس پر سب نے میرب کو عجیب ہی زاویوں سے دیکھا تھا !!

میرب سٹپٹائی تھی !!

اسلام علیکم!!(میرب نے بھی آخر سلام کیا تھا)

وعلیکم سلام بچے !!(ریاست خان نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا)

زویا انھیں میرے روم میں لے جاو!!(منال نے ملازمہ کی بیٹی کو کہا تھا)

میرب اسکے ساتھ چلی گئی تھی !!

دادا جان یہ کچھ دن رہ سکتی ہے یہاں وہ نہ اسکے گھر والے کچھ دن کے لیے پاکستان سے باہر گئے ہیں (منال کے لیے جھوٹ بولنا سب سے مشکل کام تھا خاص طور پہ ہنے گھر والوں سے)

تمہاری تو کوئی بھی دوست نہیں تھی آج تک ؟؟(دانین نے کھڑے ہوتے کہا تھا)

کیوں نہیں ہے !!!(منال نے آنکھیں نکالتے کہا تھا)

دیکھو منال اس طرح کسی کی بیٹی کو پنے گھر رکھنا مناسب نہیں ہے ہم تو جانتے بھی نہیں کہ اسکے گھر والے کیسے ہیں !!(ریاست خان نے منال کو پیار سے سمجھانے کی کوشش کی تھی)

دادا جان پلیز نہ !!

کچھ دن کی تو بات ہے !!(منال نے انکے پاس بیٹھتے کہا تھا)

تمہاری فرمائشیں نہ ختم ہوئیں کبھی منال !!!(افنان نے آخر بولنا ضروری سمجھا)

یار کیا ہو گیا ہے وہ بہت اچھی ہے دیکھا نہیں جتنی مہزب سی ہے (منال نے اب صفائی پیش کی تھی)

سچ بتاؤ یہ تمہاری دوست ہے ویسے بھی آج تم اپنے آفس نہیں تھی اور 2 دن ہو گئے ہیں تم اپنے آفس کم ملتی ہو وجہ جان سکتے ہیں ؟؟(افنان نے آخر اسے اسکے 2 دن کا کام بتایا تھا)

منال نے حیرت سے افنان کو دیکھا تھا !!

آپ نے ٹریکر لگایا ہوا ہے ؟؟؟(منال نے غصے سے پوچھا تھا)

نہیں میں خود ہی کافی ہوں !!(افنان نے تحمل سے کہا تھا)

وہ میں بزی تھی یہ تو آج ہی ملی تھی آفس آئی تھی تو !!(ایک۔اعر۔جں وٹ بولا گیا تھا)

منال تم حقیقت سے واقف ہو اس لیے واقف ہو کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ تم انجان رہو اور ہم سے کچھ چھپاؤ (ریاست خان نے سنجیدہ اور چھپے الفاظ میں جیسے باور کرایا تھا کچھ)

منال کے گلے میں جیسے کوئی پھندہ اٹکا ہو !!!

جس پر باقی سب کو حیرت ہوئی تھی !!

تم میرب کمرے میں آجانا پھر بے کریں گے اور یہ لڑکی صرف ایک ہفتہ رہ سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں!!!(ریاست خان کہتے اوپر گئے تھے)

اگر کوئی بات ہو تو مجھے بتانا ہینڈل کر لیں گے چھپانا نہیں!!(افنان بھی کہتا نکلا تھا)

ویسے آپی عائشہ اپکو تو پتہ بھی نہیں لگتا ہو گا نہ کہ اپکی نند بھی ہے !!(دعا نے جیسے منال کی کرنا چاہی تھی تھوڑی)

منال نے بازو باندھتے اسے دیکھا تھا !

عائشہ مسکرائی تھی !!

صارم بھی ایسے ہی کئی کئی دنوں بعد ہی دیکھنے کو ملتا تھا !!(عائشہ نے جیسے بزنس والوں کی عادت بتائی تھی)

صارم کے نام پہ منال کی یادداشت واپس آئی تھی جیسے !!!

وہ اوپر گئی تھی سیدھا ریاست خان کے کمرے میں !!!

دادا جان وہ بہت اچھی ہے وہ ڈاکٹر ہے اسکی مجبوری ہے اسکے پیرنٹس نہیں ہیں !!!(منال نے سچ بتانا ضروری سمجھا تھا کیونکہ ایک ہفتہ بہت کم تھا)

تو وہ اپنے گھر والوں کے پاس جائے بیٹا اسکے اور بھی گھر والے ہوں گے(ریاست خان نے اسے سے پوچھا تھا)

منال نے آخر پوری تفصیل بتائی تھی انھیں !!!

تم نے اسکی مدد کیوں کی؟؟(سوال دو بارہ ہوا تھا)

منال نے اپنے دادا جان کی طرف دیکھا تھا !!

پتہ نہیں مجھے نہیں لگتا کہ اسکا کوئی قصور ہے وہ معصوم ہے !!(منال نے جیسے اپنا تجربہ بتایا تھا)

تم تو کہتی ہو کہ تمہیں لوگوں کی پہچان نہیں کرنی آتی پھر ؟؟(ایک اور سوال ہوا تھا)

پتہ نہیں دادا جان !!(منال نے آخر ہار مانتے کہا تھا)

ٹھیک ہے آپ جاؤ اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے !!(ریاست خان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا تھا)

منال اپنے کمرے میں گئی تھی !!

میرب جو کہ بس اس کمرے کو دیکھ رہی تھی وہ بے حد خوبصورت اور بڑا تھا منال کی بہت ساری تصویریں تھیں لگی !!

صبح ہم تمہارے لیے شاپنگ کرنے چلیں گے میرے تو ساری کپڑے آفس ورک والے ہیں اس لیے آج کے دن ایڈجسٹ کر لو !!!(منال نے آتے ہی اپنی چیزیں رکھتے کہا تھا)

تمہارے پیرنٹس نہیں رہتے یہاں ؟؟(میرب نے اسے دیکھتے پوچھا تھا)

منال نے میرب کی طرف دیکھا تھا !!

بہت کم ہوتا تھا کہ منال سے یہ سوال کوئی کرتا تھا !!

نہیں انکی ڈیتھ ہوگئی ہے !!(منال نے نارمل لہجے میں کہا تھا)

کب ؟؟(میرب نے دوبارہ سوال کیا تھا)

جب میں پیدا ہوئی تھی اسکے 2 سال بعد !!!(منال نے ایک اور وضاحت دی تھی آرام سے !!)

میرب خاموش رہی تھی !!

تم فریش ہو جاؤ پھر کھانا کھاتے ہیں!!

بلال اور دانین کی شادی کی بات کی ہے تمہاری پھوپھو نے!!(ریاست خان نے سب کو اکھٹے بیٹھے دیکھ کر بات شروع کی تھی !!!

افنان نے دانین کی طرف دیکھا تھا پہلے !!

پھر !!(افنان نے ریاست خان کی طرف دیکھتے کہا تھا)

میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ اس ہفتے نکاح ہو جائے !!(شانزیب خان نے حامی۔بھری تھی
)

دانین اوپر گئی تھی منال کے روم میں !!

اس نے ایک دم سے دروازہ کھولا تھا!!

میرب جو سو رہی تھی اٹھ گئی تھی ڈر سے !!

منال جو کہ کچھ میلز دیکھنے میں مصروف تھی غصے سے دانین کو دیکھا تھا !!

لیکن دانین پر س وقت اسکی گھوری ک کوئی اثر نہیں ہوا تھا !!!

میں تمہیں بتا چکی ہوں منال کہ میں بلال سے شادی نہیں کرونگی !(دانین نے سرخ آنکھیں لیے کہا تھا جہاں نمی بھی تھی !!

مطلب ؟(منال نے اس وقت اس بات کو کرنے کا مطلب پوچھا تھا)

میرب بس ان دونوں کو دیکھ رہی تھی !!

دیکھو تم کچھ کرو ورنہ !!(دانین نے کچھ ہمت کی تھی)

ورنہ !!(منال اس کے سامنے آئی تھی اب)

ورنہ میں سب کو کہوں گی کہ تم اور بلال ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو اور اس لیے میں یہ شادی نہیں کروں گی !!(دانین کو جو سمجھ یا اس نے بولا تھا)

منال نے اس کی طرف دیکھا تھا ایک دم اسکے تاثرات عجیب ہوئے تھے !

اور کچھ ہی سیکنڈز میں ایک تھپڑ کی آواز بھی گونجی تھی !!

منال نے ایک زوردار تھپڑ دانین کو مارا تھا !

یہ جو بکواس مجھے آکر کر رہی ہو وہ بکواس جا کر اسکو بھی کر لو جس کے لیے یہ سب کر رہی ہو !!!(منال نے غصے کی آخری حد سے کہا تھا)

میرب نے منال کو حیرت سے دیکھا تھا وہ جسے دو دن سے دیکھ رہی تھی یہ وہ نہیں تھی !!!

منال کا موڈ اگلے دن کافی خراب تھا دانین کی وجہ سے !!

وہ بہت تھک بھی گئی تھی سوچیں تھیں کہ ایک کے بعد ایک !!

وہ تیار ہو رہی تھی 9 بج گئے تھے !!

اس نے شیشے سے میرب کو دیکھا تھا جو سو رہی تھی شاید !!

اسکا چہرہ کتنا صاف شفاف اور نوری تھا وہ جیسے خود کھو گئی تھی !!

اسے لگ رہا تھا جیسے آج تک اس نے اتنی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی!

اسے یاد آیا تھا جیسے کہ وہ نماز کی پابند ہے اور وہ آج اٹھی بھی نہیں تھی فجر کے وقت !!

کچھ سوچتے وہ اسکے پاس گئی تھی !!

میرب !!(منال نے ہلے سے پکارا تھا اسے)

میرب تو جیسے آج کئی دنوں کے بعد سوئی تھی !!

وہ اچانک ہڑبڑا کے اٹھی تھی !!

کیا ہوا ہے ؟؟(میرب نے اچانک سے پوچھا تھا)

کیا ہوا ہے ؟؟(منال نے ابرو اچکا کے پوچھا تھا)

میرب نے جوڑا غصہ دیکھا تھا اس کے چہرے پر تو چپ ہو گئی !!

منال نے کچھ سوچتے اپنے چہرے کے زاویے ٹھیک کیے تھے !!

ناشتہ کمرے میں کروگی یا نیچے چلو گی ؟؟(منال نے اپنی کچھ فائلز اٹھاتے کہا تھا)

مین لے لوں گی خود ہی!!(میرب نے جواب دیا تھا)

یہ میرے سوال کا جواب نہیں میرب !

اور تم اب نارمل ہو جاؤ یہاں تم۔ابھی یہاں ہی رہو گی !

دانین اور دعا میری کزنز ہیں وہ دونوں بہت اچھی ہیں تم کچھ دن انکے ساتھ رہو گی تو سہی ہو جاؤ گی پھر تم اپنی دیکی روٹین مین اجاو گی !!!(منال نے جیسے اسے کوئی کہانی بتائی ہو)

میرا کوئی مرا نہیں ہے کہ میں کچھ دن ٹھیک ہو جاؤ گی میں خود ختم ہوئی ہوں اور خود ختم ہونے والے کم ہی وقت میں بہتر نہیں ہوتے !!!

(میرب نے ایک ٹھوک دار جواب دیا تھا)

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا !!

ماں باپ کی موت انسان اتنا تو کر دیتی ہے کہ انسان کے خود کا مرنا پھر خود تک رہتا ہے !!

اپنی ٹون میں واپس آؤ ورنہ جو جسمانی زندگی ہے وہ بھی کچھ دن میں ختم ہو جائے گی !

لوگوں کے سامنے ویسے ہی جاو جیسے تم پہلے تھی پھر بعد میں میں تمہیں رونے کے لیے ایک الگ کمرہ بھی دے دوں گی تاکہ تم اپنے اٹیک اپنے تک رکھو !!!(ایک اور ٹھوک دار جواب منال کی طرف سے آیا تھا)

وہ تو دونوں جیسے س وقت لڑنے میں مصروف تھیں جیسے !!!

اتنے میں منال کی دادی انکے کمرے میں آئی تھیں!!!

منال ور میرب دونوں ہی اپنی اپنی جگہ پر کھڑی تھیں!!

کیسی ہو ؟؟(فاطمہ بیگم آگے آئی تھیں)

میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں (منال نے انھیں بازو سے پکڑتے بٹھایا تھا بیڈ پر)

میں ٹھیک ہوں !!

منال مجھے واپس جانا ہے مجھے نہ کسی اور شیلٹر ہوم بھج دو !!(فاطمہ بیگم نے دوبارہ وہی بات کی تھی)

کیوں ؟؟(منال نے کھڑے ہوتے کہا تھا)

میرب جو واشروم جانے لگی تھی نامی اس بات پر حیرت سے پلٹی تھیں !!

مجھے ب سمجھ آئی ہے کہ جب آپ کی موجودگی اور غیر موجودگی برابر ہو تو جان نکلتی ہے اگر میں یہاں رہی تو کچھ ہی ہفتوں میں مر جاؤں گی !!

مجھے ابھی مرنا نہیں مجھے معافی چاہیے !!مجھے لگا تھا کہ یہاں سب کے پاس آکر میں سب کو راضی کر لوں گی لیکن نہ تو میری کوئی شکل دیکھنا مناسب سمجھتا ہے تمہارے پس ٹائم نہیں ہوتا !

مین شکوہ نہیں کر رہی شاید وقت نہیں ہے اب !!

یہ اذیت بہت ہے میرے لیے کہ میرے بچوں کو مجھ سے کوئی سروکار نہیں!!!(فاطمہ بیگم جیسے سب بول گئی تھیں)

میرب نے منال کی طرف حیرت سے دیکھا تھا جو اسکی مدد کر رہی تھی اور اپنی دادی سے کوئی سروکار نہیں تھا میرب کو غصہ آیا تھا !!

منال کو تو جیسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہے کیا !!

میں آتی ہوں تو بات کرتے ہیں اس بارے میں !!

آپ کہیں نہیں جائیں گی !!(لہجے میں ایک وارننگ تھی)

فاطمہ بیگم جیسے آج پھر مایوس ہوئی تھیں کہ ان کے لیے وقت نہیں کسی کے پاس !!

ٹھیک ہے (وہ اٹھی تھیں)

فاطمہ بیگم نے میرب کو دیکھا تھا !

یہ میری دوست ہے میرب !!(منال نے آرام سے جواب دیا تھا)

بہت پیاری ہے ماشاءاللہ!!(فاطمہ بیگم نے خوش ہوتے جواب دیا تھا)

وہ کہتی نکل گئی تھیں !!

مجھے یہاں نے رہنا !!(میرب نے ان کے جاتے ہی ایک عر فیصلہ سنایا تھا)

منال نے حیرت سے اسے دیکھا تھا !!

پھر کوئی ٹھکانہ تمہیں بھی شیلٹر ہوم جانا ہے ؟؟(منال نے غصے سے پوچھا تھا اسے یہ لڑکی اب پاگل کر رہی تھی اسے جیسے وہ رکھ رہی تھی سے پتا تھا اس نے آج تک اپنے کمرے میں کسی کو آنے نہیں دیا تھا, کبھی اتنی کسی سے کروائی بھی نہیں تھی جتنی یہ۔کر۔دیتی تھی جیسے میرب منال کا امتحان لے رہی تھی)

ہاں جو لڑکی اپنی دادی کو شیلٹر ہوم بھیج سکتی ہے انھیں کچھ نہیں سمجھتی وہ میرا کیوں کرے گی تم مجھے پھسانے کی کوشش کر رہی ہو !!(میرب نے جھٹکے سے اپنا ڈر بتایا تھا)

منال کی رگیں تنی تھیں ،غصہ پہلے ہی بہت تھا دانین پر ،صارم پر ،دادی پر اور اب میرب پر بھی !!!

ہاں کچھ لوگوں سے پیسے لے کر تمہیں بیچ دوں گی میں (منال ک۔غصہ ساتویں آسمان پر تھا)

میرب کے آنسو گرنے لگے تھے انکھیں سرخ ہوئی تھی چند پلوں میں !!

منال نے اس کی طرف دیکھا تھا !!

میرب کو واقعی سچ لگا تھا وہ امیر تھی اتنی۔۔۔۔

ڈر تو تھا کسی انجان کے گھر جانے کا اور رات سے وہ منال۔کو بدلا ہوا دیکھ رہی تھی !!

منال کا دل کر رہا تھا سر پھاڑ لے اپنا !

میرب میڈم اپنا دماغ قسم سے درست کر لو !!

مین تمہیں اپنی وضاحت نہیں دینے والی نہ کوئی گیر نٹی!!

یاد رکھنا اس گھر سے باہر اب تمہارے لیے کوئی نہیں ہے !

میں تمہیں صاف اور سیدھے لفظوں میں بتاتی ہوں عزت اور ذلت اللہ دیتا ہے یہ تو طہ ہے !!

تمہارا کردار صاف ہے ،تمہاری عزت ہے سب کچھ ہے تمہارے پاس اسے اپنے وسوسوں میں خراب نہیں کرو !!

تم سٹیبل ہو جاؤ جہاں کہو گی چھوڑ دوں گی تمہیں لوگوں کو باندھ کر رکھنے کا شوق نہیں مجھے تم اچھی لگی تمہاری مدد کی یقین کرو ایک سیکنڈ نہیں لگے کا مجھے اجنبی بننے میں سو پلیز آزما لو پر میرا امتحان لینے کی کوشش نہیں کرو !!

اس کمرے سے باہر نکلو گی تو تمہیں بہت کچھ پتا چل جائے گا ایک بندہ بھی تم سے بدتمیزی کر گیا تو منال سکندر خان اس کی جان لے لے گی !!!!!

منال کہتے نکلی تھی !!!!

وہ آفس پہنچی تھی !!

آج اسکی میٹنگ تھی ایک بار پھر صارم دلاور خان سے !!

یو آر لیٹ منال سکندر خان!!(صارم نے تے ہی چوٹ کی تھی)

یہ۔میرا آفس ہے میں جب چاہوں اسکتی ہوں !!(منال نے اپنی۔چئر پے بیٹھتے کہا تھا)

اوکے !!!

جہاں تم پروجیکٹ سٹارٹ کروانا چہ رہی ہو وہ بچوں کے سکوں کی جگہ ہے آئی ڈونٹ تھنک کہ وہ بیسٹ ہے !!(صارم نے اپنی معلومات بتائی تھیں)

میں انھیں پیسے دے دوں گی اس کے بدلے!!(منال نے نارملی کہا تھا کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ شخص حیرت میں ڈال دیا آج اسے)

مجھے لگتا ہے کہ یہ انکے فیوچر کا معاملہ ہے (صارم نے لب بھنچے کہا تھا)

آئی نو مسٹر صارم پلیز نیکسٹ!!(منال نے اگنور کیا تھا)

وہ اسے ٹکٹکی باندھے آزما رہی تھی!!!

تم سمجھتی کیا ہو خود کو ؟؟(صارم غصے کو قابو نہیں رکھ سکا تھا)

منال مسکرائی تھی !!

اسکی مسکراہٹ پر صارم کو اور تپ چڑھی تھی !!

تمہیں پتا ہے تم میری زندگی کی وہ واحد لڑکی ہو جس سے مجھے بے انتہا نفرت ہے تمہیں لگتا ہے نہ کہ تم ہمیشہ ٹھیک ہوتی ہو !تمہیں صرف ایک سبق کی ضرورت ہے بس ایک کی !!!

منال نے غصے سے مٹھی بھینچی تھی غصے سے جیسے سانس آکھڑا تھا آج پہلی بار وہ کسی مرد سے اپنے لیے نفرت سن رہی تھی اور یہ مشکل تھا واقعی !!

کس رشتے سے کہہ رہے ہو یہ سب وہ رشتہ بھی بتا دو !!(منال نے دابتہ نارملی جواب دیا تھا)

رشتہ اور تم سے یہ جھوٹ ہی سمجھو !!!(صارم غصے کی انتہا پر تھا)

پھر یوں سمجھو کہ قسمت ہمیشہ میرا ساتھ دیتی ہے مسٹر صارم دلاور خان !!!(منال نے ایک اور مسکراہٹ اچھالی تھی جو ہمیشہ صارم کو اپے سے باہر کرتی تھی)

یاد رکھنا مسٹر صارم دلاور خان!!

منال سکندر خان ہوں میں!!

مین اتنے مواقع نہیں دیتی سوچ سمجھ کے چال چلنا کہ پچھتانا نہ پڑے میں نے ہارنا سیکھا نہیں ہے مجھے میری حد پار کرنے پر مجبور نہ کرنا ورنہ بہت برا ہو گا تمہارے لیے ابھی تو میں نے تمہاری انا کو ٹھیس نہیں پہنچائی تمہارا صبر بس اتنا سا ہے دیٹس ناٹ گڈ تھنگ !!(منال نے ٹیبل پر جھکتے اس کے بلکل سامنے آتے کہا تھا)

جسٹ ویٹ اینڈ واچ !!!(صارم کہتا باہر نکلا تھا)

منال نے ایک سرد آہ بھری تھی !!

پتا نہیں کون سا گناہ کیا تھا میں نے !!(منال نے اپنے ماتھے کو مسلتے کہا تھا)

مجھے ابھی شادی نہیں کرنی دادا جان !!(دانین نے آخر سب سے بات کرنے کا خود ہی سوچا تھا)

منال بھی وہیں ہی تھی افنان بھی سب ہی موجود تھے اور یہ عام بات نہیں تھی !!!

کیوں ؟؟(ریاست خان نے سنجیدگی سے پوچھا تھا)

میں چھوٹی ہوں نہ ابھی پہلے منال کی شادی ہونی چاہیے نہ !!(دانین نے آرام سے بات کی تھی جیسے سوچا ہو پہلے)

منال نے حیرت سے دانین کی طرف دیکھا تھا

سب نے دانین کو دیکھا تھا جو شاید حیرت میں مبتلا تھی اسے توقع نغتھی دانین سے اس بات کی !!

بات تو سہی ہے ویسے آپی منال کی شادی ہونی چاہیے (دعا نے بھی ساتھ دیا تھا)

بکواس نہیں کرو !!(منال نے غصے سے کہا تھا)

شادی تو سبکی ہونی ہے کس کی پہلے ہو یا بعد میں اس سے فرق نہیں پڑتا فرق پڑتا ہے تو یہ کہ جس سے طہ کی گئی تھی اس سے ہی !!(ریاست خان اپنی بات میں جیسے سب کچھ سب کو باور کروا گئے

تھے)

دادا جان اتنی بھی کی جلدی ہے دانین کی سٹڈیز کمپلیٹ ہو لینے دیں (افنان بولا تھا)

ہاں تو بعد میں کرتی رہے اپنی سٹڈی کوئی نہیں روکے گا اسے (ریاست خان ڈٹے تھے)

شادی کے بعد سٹڈی کرنا مشکل ہوتا ہے اور آپ پھوپھو کو بھی جانتے ہیں وہ ایسا نہیں ہونے دیں گی سو بہتر یہی ہے کہ دانین کی سٹڈیز کمپلیٹ ہو جائے اور دانین کو بھی ٹائم مل جائے گا (افنان نے ساتھ دیا تھا کیونکہ وہ واحد بھائی تھا ان سب کا اور یہ زمہ داری وہ بخوبی نبھاتا تھا)

چلو دیکھتے ہیں !!(ریاست خان نے کچھ سوچتے کہا تھا)

صبح میں نے سب کو لنچ پہ انوائیٹ کیا ہے سب گھر بھی ہوں گے تو گپ شپ لگاتے ہیں دیکھتے ہیں پھر تیاری کروا لینا !!(ریاست خان کہتے اوپر چلے گئے تھے)

کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے اتنی کالز کیوں ؟؟(منال جو کہ سجل کی اتنی کالز پر حیران ہوئی تھی)

اپ پر کیس ہوا تھا !!(سجل نے تھوڑا آرام سے بتایا تھا)

منال کو دھچکا لگا تھا !!

میرے پاس کوئی نوٹس نہیں آیا !!(منال نے سب سے پہلے یہی سوچا تھا)

ہاں کیونکہ وہ ختم بھی ہو گیا ہے !!(سجل نے دوبارہ بتایا تھا)

ایک منٹ!!

کیس کروایا کس نے تھا ؟؟

صارم دلاور خان نے!

اور ختم کس نے کروایا ؟؟(منال نے یہ ور انفارمیشن مانگی تھی)

حمین شاہ !!!

اور یہ دونوں کون ہیں جبکہ منال جانتی تھی صارم کو پر اس وقت اس کے کانوں میں صرف گھنٹیاں بج رہی تھیں !!

صارم دلاور خان !!

شاہ کمپنی کے اونر !

اور

حمین شاہ دبئ کے بزنس مین !!

بزنس مین آف دا ائیر !!!

آج شاہ ہاؤس میں سب جمع ہوئے تھے !!

اس وقت وہ سب ہال میں موجود تھے !!!!

وہ سب ہی آئے تھے !!!

ہاں میں نے بات کر لی ہے دادا جان سے لیکن انھوں نے ابھی کچھ نہیں بتایا !!(دانین نے پریشانی میں آفان کو کہا تھا)

تم جانتی ہو کہ میں ابھی گھر کوئی بات نہیں کر سکتا یار !!(آفان ابھی بول ہی رہا تھا کہ منال آئی تھی)

تو پھر یہاں کیا کر رہے ہو ؟؟(منال نے دونوں بازو باندھتے ہوئے کہا)

دانئین اور آفان دونوں حیران ہوئے تھے !!!

مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اگر تم میں ہمت نہیں ہے اپنے گھر بات کرنے کی تو اس سے بات کرنے کی ہمت کیوں کی تم نے پھر ؟؟(منال اب س کے سامنے آئی تھی)

منال یار!!(دانئین بولنے ہی لگی تھی)

چپ !!(منال نے اسے گھورتے کہا تھا)

میں کوئی لفنگا نہیں ہوں !!(آفان نے جیسے اپنے گواہی دی تھی)

تو پھر ؟؟؟(منال نے اور وضاحت مانگی تھی)

آفان نے دانین کو دیکھا تھا اور گنا جواب دیے چلا گیا تھا !!

کیا تھا یہ تم سمجھتی کیا ہو خود کو ؟؟(دانین غصے سے چلائی تھی)

میں اپنے اپکو بہت کچھ سمجھتی ہوں !!(منال غصے سے کہہ کر نیچے گئی تھی)

وہاں سب بیٹھے تھے منال کو بھی بلایا گیا تھا اور وہ چلی گئی تھی !!!

میں نے سوچا ہے کہ منال کی اور دانین دونوں کی اکھٹی شادی کی جائے !!

جس پر منال اور دانین دونوں نے حیرت سے دیکھا تھا !!

اللہ اس شخص پر کرم کرے جس سے میڈم منال۔کی شادی ہو گی !!(آفان جو ابھی غصے میں آیا تھا بڑبڑایا تھا)

جس پر زید نے اور صارم دونوں نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کہ سے کیا سوجھی ہے !!

لیکن پھر بھی صارم نے آمین کہنا ضروری سمجھا تھا !!

اور زید ان دونوں کی س حرکت سے نفی میں سر ہلا۔گیا تھا !!

ہاں یہ تو اچھا ہے اب تو سب سٹیبل ہیں منال اور صارم دونوں ہی سیٹل ہو چکے ہیں !!(اکبر خان نے بھی مسکراتے کہا تھا)

منال نے اپنے ماتھے پر دو انگلیاں چلائی تھیں اسے سمجھ آگئی تھی کہ آج کھیل ختم ہو جانا ہے !!!

صارم نے حیرت سے دیکھا تھا اکبر خان کو!!

آفان اور زید نے صارم کو!!

اپنا ہر شخص حیرت میں مبتلا ہوا تھا سوائے چند لوگ کے جن میں منال بھی شامل تھی !!

مطلب ؟؟(یہ آفان تھا)

مطلب یہ کہ صارم اور منال کا رشتہ بچپن میں طہ۔کر دیا گیا تھا اور اب یہ دونوں بڑے ہو گئے ہیں اس لیے اب انکی شادی ہو گی !!(ریاست خان نے مسکراتے بتایا تھا)

صارم نے منال کو دیکھا تھا جو کہ ارام سے کھڑی سن رہی تھی سب !!!

صارم کو اس بات کا تو پتا تھا کہ اسکا رشتہ طہ ہے پر اسے لڑکی کا نہیں بتایا گیا تھا شاید اسی وجہ سے کہ وہ تنگ نہ کرے اسے یا کوئی مسئلہ نہ ہو اپنے اپکو سٹیبل رکھیں !!!

اور منال کو س لیے معلوم تھا تاکہ وہ کسی اور کے بارے میں نہ سوچے بزنس کی دنیا میں آنے کی اجازت اسےریاست خان کی طرف سے اس شرط کے بقول دی گئی تھی!!!

صارم کی رگیں تنی تھی !!

زید جو کہ کوئی کال سننے آیا تھا کہ اسکی نظر نیچے گارڈن سے اوپر۔ٹیرس پہ کھڑی لڑکی پر گئی تھی جو کہ شاید کسی رونے دھونے میں مصروف تھی !!

وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا !!!

وہ اوپر کی طرف گیا تھا اور یہ شاید ڈاکٹر زید خان کی طرف سے کی گئی زندگی کی پہلی پہل تھی جو کبھی بھی نہیں کی گئی تھی کسی کے لیے بھی نہیں!!!

وہ اس کمرے تک پہنچے روم نک کرتا اندر داخل ہوا تھا !!

وہ لڑکی میرب تھی وہ اسے یہاں دیکھ کر حیران تھا اور کافی حد تک حیران!!

میرب سامنے کھڑے شخص جو دیکھ کر لڑکھڑائی تھی دماغ سن ہوا تھا !!!

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں ؟؟(زید نے سیدھا سوال کیا تھا)

میرب تو جیسے کچھ بولنے کی ہمت رکھتی ہی نہیں تھی !!

اتنے میں منال آئی تھی !!

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ؟؟(منال نے سخت رویہ اپنا تھا)

اور یہ عام تھا کیونکہ اسے شاہ خاندان کے لڑکے اب عجیب لگنے لگے تھے پہلی صارم پھر آفان اور اب زید کا یہاں آنا !!

میرب منال کے پاس آئی تھی!!

منال نے حیرت سے میرب کو دیکھا جو کہ کچھ ڈری تھی شاید !!

آئی ایم ڈاکٹر اور یہ میری کولیگ ہیں سو !!(زید نے گواہی دینا ضروری سمجھا)

منال نے میرب کو دیکھا تھا !!

یہ میری فرینڈ ہیں !!(منال نے نارملی جواب دیا تھا)

زید نے حیرت سے میرب کو دیکھا تھا !!

ویسے کسی کے روم میں اس طرح نہیں آیا جاتا !!(منال نے آخر کچھ سوچتے بولا تھا)

ائی ایم سوری بٹ!!

مجھے بات کرنی تھی ان سے یہ کافی دنوں سے جاب ہر نہیں آرہی اور ن سے کوئی کانٹیکٹ بھی نہیں ہوا اس لیے !!(زید نے میرب سے نظریں اب بھی نہیں ہٹائی تھیں وہ سے بدلی لگی وہ تو اسکے زمانے کبھی بھی چپ نہیں رہتی تھی !!)

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی انھیں کہیں جائیں یہاں سے !!(میرب آخر چیخی تھی)

منال اور زید دونوں نے میرب کو حیرت سے دیکھا تھا !!!

زید کچھ دیر بعد کچھ سوچتے نکل گیا تھا !!

کیا ہوا ہے تمہیں ؟؟(منال نے میرب کو دیکھتے پوچھا تھا)

میرب لمبے لمبے سانس لینا شروع ہوئی تھی !!

منال نے اسے پکڑا تھا اسکی طبیعت خراب ہونے لگی تھی !!

کچھ دیر میں منال اور دانین دونوں اسے ہاسپٹل کی طرف لے کر نکلی تھیں !!!!

وہ ابھی ہاسپٹل تھے اس کے فون پہ بار بار ایک انجان نمبر سے کالز آرہی تھیں جو وہ نہیں اٹھا رہی تھی !

میرب کو ہوش آتے ہی وہ وہاں سے نکلی تھیں اسکی میڈیسن لے کر !!

اب آپ ٹھیک ہو ؟؟(دانین نے میرب کو پوچھا تھا)

جی !!(میرب نے مختصر جواب دیا تھا)

میرب جو کہ پچھے بیٹھی تھی منال نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی تھی ور دانین بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی !!

اچانک منال کی گاڑی کے برابر گاڑی آئی تھی !!

وہ صارم تھا جو کہ شاید غصے کی انتہا پر تھا !!!

منال صارم بھائی!!(دانین نے جیسے اسے بتانا ضروری سمجھا تھا)

میں تو آندھی ہوں نہ !!(منال نے جل کر کہا تھا)

منال نے گن نکالی تھی اور گاڑی چلاتے ہی ایک فائر کیا تھا صارم پر !!

تمہارا دماغ خراب ہے ؟؟ (دانین ڈری تھی اچانک)

پیچھے بیٹھی میرب کی تو جیسے طبیعت صاف ہو گی ایک دم سے ڈر کے مارے !!

کچھ نہیں ہوا !!

تمہیں اسے گولی نہیں ماری چاہیے تھی تمہیں یہ سب سکھایا کس نے ؟؟(دانین چیخی تھی)

وہ زندہ ہے مرا نہیں!!(منال نے کہا تھا)

مین دادا جان کو بتاؤں گی (دانین نے دھمکی دی تھی)

تم بھول رہی ہو میرے پاس ابھی بھی گن ہے !!

تم مجھے ماروگی ؟؟

تم مجھے ماروگی (دانین نے حیرت سے پوچھا تھا)

اگر میں اپنے ہونے والے شوہر کو مار سکتی ہوں تو شاید کسی کو بھی مار سکتی ہوں !!(منال نے پیچھے دیکھتے کہا تھا جہاں اب کوئی نہیں تھا)

تمہیں لگتا ہے کہ وہ ابھی بھی تم سے شادی کرے گا !!!(دانین نے جیسے اسے باور کرانا چاہا تھا کچھ)

ہاں کیونکہ وہ سر پھرا جنونی خان ہے (منال نے جیسے اسے سوچتے کہا تھا کچھ یہ بدلا تھا اسکا)

یہ سب کیا تھا آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ وہ لڑکی منال ہے !!(صارم آتے ہی چیخا تھا)

میں نے کہا تھا سہی وقت پر بتا دوں گا تمہیں!!(اکبر خان نے جیسے اسے یاد دلایا تھا)

اور اپکو لگتا ہے کہ یہ سہی وقت ہے ؟؟(صارم نے غصے پہ قابو کرنے کی کوشش کی تھی)

دیکھو میں نہیں چاہتا تھا کہ تم اس پر کسی قسم کی زبردستی یا اپنی مرضی تھوپو اگر تمہیں پتا ہوتا تو شاید تم اسے کبھی بھی بزنس کرنے نہیں دیتے !!(اکبر خان نے وضاحت دی تھی)

اگر مجھے پتا ہوتا تو واقعی وہ اج بزنس نہ کر رہی ہوتی !!(صارم کو اسکی اور اپنی ہر ایک ملاقات یاد آئی تھی)

وہ غصے سے اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا !!

سب نے اسے حیرت سے دیکھا تھا اسکا یہ رویہ کسی کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا !!

کیا ہوا ہے ؟؟؟(ریاست خان کو کب سے ان تینوں کا انتظار کر رہے تھے انھیں دیکھتے کھڑے ہوئے تھے)

وہ ہاسپیٹل گئے تھے میرب کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی !!(منال نے نارمل ہوتے جواب دیا تھا)

ہاں بتا کر تو جاتی افنان ساتھ چلا جاتا !!(ریاست خان میرب کو دیکھتے کہا تھا جس کا رنگ زرد پڑ رہا تھا)

کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بتانا بچے !!(ریاست خان نے میرب کو کہا تھا)

جی !!(میرب نے بھی نرمی سے کہا تھا)

چلیں صبح ملاقات ہوتی ہے !!(منال کہتی اوپر گئی تھی)

سب ہی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے !!!

تمہیں پتا بھی ہے کہ سب کیا باتیں کر رہے ہیں پورے ہاسپٹل میں ؟؟(ڈاکٹر علی نے آتے ہی زید سے پوچھا تھا)

کیا ؟؟(زید اپنے کام میں مصروف تھا اس نے پھر بھی اسکی طرف توجہ نہیں دی تھی)

ڈاکٹر حمزہ نے ڈاکٹر میرب کو طلاق دے دی !!(علی نے حیرانگی سے بتایا تھا)

زید کے ہاتھ وہیں رکے تھے اس نے علی کی طرف دیکھا تھا !

زید کو میرب کا چہرہ یاد آیا تھا اور وہ منال کے گھر تھی سب کچھ !!!

اور وہ بھی تمہاری وجہ سے !!(علی نے جیسے اس کے سر پر بمب پھوڑا تھا)

کیا بدتمیزی ہے یہ علی ؟؟(زید نے نا سمجھیں اور غصے سے پوچھا تھا)

ہاں حمزہ نے یہی دلیل دی ہے !!(علی نے اس کے تاثرات جاننے کی کوشش کی تھی)

مجھے کسی بھی بات کی سمجھ نہیں ارہی!!(زید نے آخر بے بسی سے کہا تھا)

اور حمزہ نے پھر اسے پوری روداد سنائی تھی جس سے اس کے خود کے پیروں تلے زمین نکلی تھی وہ خود حیران تھا !!!

میرب جو کر سو رہی تھی ابھی تک منال اسکا ٹیمپریچر چیک کر کے نکل گئی تھی آفس کے لیے !!!

وہ جیسے آفس پہنچی تھی پورا آفس جیسے عجیب ہی کشمکش میں تھا وہاں ہر شخص حیرت میں مبتلا تھا منال نے ان سب کو اگنور کیا تھا اور سجل کی طرف گئی تھی !!

یہ کیا ہوا ہے سب کو ؟؟(منال نے اسکی طرف دیکھتے تھوڑا سخت لہجے سے پوچھا تھا)

کیا ہوا آپ سر سے نہیں ملیں ؟؟(سجل نے بھی آخر اسے پریشان کیا تھا)

منال کے زہن میں ایک ہی شخص آیا تھا وہ سمجھ گئی تھی کون ہو گا وہ غصے کے عالم میں اپنے آفس گئی تھی اور بنا دیکھے ہی برسی تھی !!

مسٹر صارم !!

یہاں آنے کا کیا مقصد ہے تمہارا آخر اب ثابت کیا کروانا چاہتے ہو ؟؟(منال نے رعب دار آواز سے اس شخص کی پشت کو دیکھتے کہا تھا)

وہ مڑا تھا اور منال کی طرف دیکھا تھا !!

وہ صارم نہیں تھا وہ کوئی اور تھا اور اس شخص کو کون نہیں جانتا تھا !!

وہ اپنے ایک۔ہاتھ جو جیب میں ڈالے ہوئے کھڑا تھا اور چمکتی آنکھوں سے وہ منال کو دیکھ رہا تھا !!

اس نے منال کا پورا جائزہ لیا تھا وہ اس وقت براؤن تھری پیس سوٹ میں تھی بال کھلے تھے جو کہ اس کے کندھے سے تھوڑے نیچے تھے !

ہاتھ میں موبائل پکڑے وہ ایک لیڈی بوس ہی لگ رہی تھی !

حمین نے آنکھیں سکیڑی تھیں اس کے الفاظ سے !!

میم یہ حمین شاہ ہیں !!

دبئ کے مشہور بزنس مین !

(سجل نے منال کے تاثرات سے اسے بتانا ضروری سمجھا تھا)

منال نے اسکا نام سنا تھا پر دیکھ شاید پہلی بار رہی تھی !

اوہ !ہائے !!(منال نے خود کو کمپوز کیا تھا)

ہائے !!!

بہت انتظار کیا ہے میں نے اپنے دیدار کا !!

(حمین نے مختصر جواب دیا تھا)

سوری مجھے بتا نہیں چلا پلیز ہیو ا سیٹ !!(منال نے آخر اسے بیٹھنے کی دعوت دی تھی)

میں نے سوچا کہ اپکو پاکستان کچھ زیادہ ہی پیارا ہے سو میں ہی ا جاؤں !(حمین نے بنا کسی مسکراہٹ کے سنجیدگی سے بات کی تھی)

منال بس ایک پھیکی سی مسکراہٹ ہی دے سکی تھی !!

اسے ابھی بھی کچھ سمجھ نہیں آرہا !

میں نے کافی انتظار کیا ہے آپکے دیدار کا !!(حمین نے آخر کچھ سوچتے کہا تھا)

منال نے ائیبرو اچکائے تھے !!

اسے اس کی یہ بات پسند نہیں آئی تھی یا شاید کہنے کا انداز !!

مطلب ؟؟(منال نے قدرے سنبھلتے ہوئے کہا تھا)

مطلب آپ کو پانچ سال پہلے دیکھا تھا میں نے دبئ کی کانفرنس میں جہان آپ انوائٹڈ تھیں !!(حمین نے اسے یاد دلایا تھا)

منال نے حیرت سے دیکھا تھا اسے اس کے دبئ جانے کے خبر آج تک اس کے گھر والوں کو نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی وہ وہاں سے کوئی ایسی دوستی کر کے آئی تھی !!

منال کا چہرہ سفید پڑا تھا !!

آئی ایم سوری بٹ میں آپکے بارے میں کچھ جانتی نہیں ہوں مسٹر حمین شاہ !!(منال نے اس پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا تھا)

ہو سکتا ہے !!(حمین نے مختصر جواب دیا تھا)

منال کی کشمکش اور بڑھی تھی !!

آخر اسے سخت لہجہ اپنانا پڑا تھا !

میں جان سکتی ہوں کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ؟؟(منال نے سخت لہجے سے شاید اسے اپنی اجنبیت کا احساس دلایا تھا)

حمین مسکرایا تھا !!

اتنا تو اب جانتی ہوں گی کہ میں کون ہوں نام تو سنا ہی ہو گا آئی ہوپ سو !!(حمین نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا)

منال نے کوئی رد عمل نہیں دیا تھا وہ اسکے آگے بولنے کا انتظار کر رہی تھی !

مجھے یہاں اپنی ایک کمپنی اوپن کروانی ہے میرا بزنس چونکہ دبئ میں ہے بٹ مجھے یہاں بھی اپنا کام شروع کرنا ہے !!(حمین نے سنجیدگی سے کہا تھا)

تو ؟؟(منال کو اسکی بات نے تکی لگی تھی جیسے اسے اس سب سے کیا مطلب تھا)

آپ میری مدد کرنا پسند کریں گی ؟؟(حمین نے آخر نشانہ لگایا تھا)

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا !!

حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات تھے !!

کیوں ؟؟(ایک اور سوال آیا تھا)

مس منال اگر آپکی جگہ کوئی اور ہوتا تو یہ آفر بھاگ کر قبول۔کر رہا ہوتا (حمین نے جیسے اسے باور کروانا چاہا تھا)

ہاں پر میں منال سکندر خان ہوں !!(منال نے دبے لہجے میں کہا تھا)

حمین مسکرایا تھا اور یہ شاید اسکی اب کی پہلی مسکراہٹ تھی !!

منال نے اس شخص کو بغور دیکھا تھا اس میں کشش تھی ایک عجیب سی !!

منال اس ایک بار بھی نگاہ نہیں پھیر سکی !!

پھر آپ کی نہ ہے ؟؟(حمین نے بنا کسی اور بات کے آخری جواب مانگا تھا)

مجھے سوچنے کا وقت چاہیے !!(منال نے جیسے کچھ سمجھنے کی کوشش کی تھی)

چلو منال سکندر خان کے لیے اتنا تو کیا جا سکتا ہے !(حمین نے ایک مسکراہٹ سے اتنا کہا تھا
)

کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ اپ نے مجھ پہ ہوا کیس کیوں ختم کروایا ؟؟(منال نے اب وہ سوال پوچھا تھا جس کی توقع وہ سب سے پہلے رکھتا تھا)

مجھے لگا تھا یہ سوال آپ پہلے پوچھیں گی !!(حمین نے جیسے اپنا تجزیہ بتایا تھا)

میں لوگوں کے مطابق کام نہیں کرتی !!(منال نے اپنے لہجے کے مطابق بات کرنے کی کوشش کی تھی)

میں نہیں چاہتا تھا کہ جس کمپنی کے ساتھ میں کام کروں وہ کسی بھی وجہ سے بدنام ہو !!(حمین نے بھی اب سنجیدگی سے جواب دیا تھا)

منال خاموش رہی تھی اس بار !!

منال نے اب کی بار کوئی سوال نہیں کیا تھا

خیر چلتا ہوں یہ میرا کارڈ ہے !!(حمین کہتے جانے لگا تھا)

اپکو اپنی سیکرٹری کو ساتھ لانا چاہیے تھا !!(منال نے جیسے اسے بتایا ہو کہ اسے یہاں اکیلا نہیں آنا چاہیے تھا)

کچھ بزنس ڈیلز خود ہینڈل کرتا ہوں میں کیونکہ وہ میرے لیے اہمیت رکھتی ہیں !!(حمین نے اب قدرے سنجیدگی سے کہا تھا)

اوکے !!(منال نے کچھ لحاظ کرتے اب کچھ بھی پوچھنے سے گریز کیا تھا)

حمین نکل چکا تھا اب وہاں سے !!

سجل کو بھیجو !!(منال نے سجل کو بلوایا تھا)

یہ کیوں آیا ؟؟(منال نے اس کی طرف گھورتے پوچھا تھا)

میم یہ تو آپ سے بات ہوئی اسکی !!(سجل نے کچھ ڈرتے کہا تھا)

منال نے گھورا تھا !

میں نے پوچھا تھا تو انھوں نے کہا کہ وہ صرف آپ سے ملیں گے اس لیے !!(سجل نے اور وضاحت دی تھی)

پتا کرواؤ اسکے بارے میں !!(منال نے ہنے سر کو مسلتے کہا تھا)

میم !!(سجل جیسے حیرانگی سے بولی تھی)

کیا ؟؟(منال نے حیرت سے پوچھا تھا)

اسے کون نہیں جانتا اور یہ تو اچھی بات ہے ہماری کمپنی کہاں سے کہاں پہنچ جائے گی ان کے ساتھ کام کر کے !!(سجل نے جیسے خواب دکھانا چاہا تھا اسے)

یہی ڈر ہے مجھے کہ کہیں اڑ ہی نہ جائے میری کمپنی بہت محبت ہے مجھے اپنے بزنس سے اس سے ٹھپ نہیں کروانا مجھے !!

(منال نے اپنا ڈر بتایا تھا)

اوکے (سجل کہتی نکلی تھی)

ناراض ہو ؟؟(دانین نے آفان سے پوچھا تھا)

نہیں پر مجھے وہ اچھی نہیں لگتیں انھیں دور رکھا کرو مجھ سے آخر وہ ہوتی کون ہیں ہمارے معاملے میں بولنے والی !!(آفان نے غصے سے کہا تھا)

آفان وہ میری بہن ہے !!(دانین نے تھوڑا غصے سے کہا تھا)

ٹھیک ہے تو سے کہو کہ سپورٹ کرے تمہاری !!(آفان نے بھی غصے سے کہا اور نکل گیا تھا)

دانین پیچھے بس سوچ کر رہ گئی تھی !!

تم یہاں کیا کر رہے ہو ؟؟(زید نے صارم کو دیکھتے کہا تھا جو اسکے ہسپتال پہنچا ہوا تھا)

چلا جاتا ہوں !!(صارم نے بھی غصے سے کہا تھا)

خیرت ہے ؟؟(زید نے اسے ڈسٹرب دیکھا تھا)

ابھی بھی پوچھ رہے ہو مجھ سے کہ خیرت ہے ؟؟(صارم نے بیٹھتے کہا تھا)

کیا ہو گیا ہے تجھے پتا تو تھا پہلے !!(زید نے نارملی جواب دیا تھا)

ہاں ہر یہ نہیں پتا تھا کہ یہ منال ہو گی مجھے نہ نفرت ہے اس لڑکی سے نہیں پسند مجھے اسکا۔ہر ایک بات پر اعترانا ,اس کی آنا تجھے لگتا ہے کہ کسی انا پرست عورت کے ساتھ کسی مرد کا گزارہ ہو سکتا ہے ؟؟(صارم نے جیسے اپنی بھڑاس نکالی تھی)

تمہارا دماغ خراب ہے وہ ایک کامیاب بزنس وومن ہے اور ایسا بہت کم ہوتا ہے لوگ پسند کرتے ہیں اسے !!(زید نے اپنی انفارمیشن بتائی تھی اسے)

یہی بات مجھے نہیں پسند کہ لوگ اسے پسند کرتے ہیں !!(صارم نے غصے سے کہا تھا)

تو کیا عورتوں کی طرح جل رہا ہے اس سے ؟؟(زید کو سمجھ نہیں آیا تھا اسکا جلنا)

اوہ تو تو شادی کر لے گا کسی بھی ایسی لڑکی سے جسے صرف اپنے آپ سے اور اپنی آنا سے محبت ہو بس !!(صارم نے سرخ لال ہوتی آنکھوں سے زید سے پوچھا تھا)

دیکھ تو زیادہ نہ سوچ اور عائشہ سے پوچھ لو وہ تو اس گھر میں رہتی ہے اس کے بارے میں جانتی ہو گی !!(زید نے اسے نارمل کرنے کا کہا تھا)

اسے جتنا مین جانتا ہوں کوئی بھی نہیں جانتا بات رہی عائشہ کی تو اسے اس لڑکی نے ٹریپ کیا تھا وہ بہت تیز ہے !!(صارم کا غصہ ٹھنڈی ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا)

صارم کسی عورت کے بارے میں اس طرح بات کرنا کسی بھی مرد کے لیے سب سے گھٹیا حرکت ہے !!(زید نے اب اسے سمجھانا چاہا تھا)

وہ ایسی ہے مجھے اس کی آنا کو توڑنا ہے ہر صورت !!(صارم نے زید کو باور کرایا تھا)

تمہیں اسے نیچا دکھا کر یا اسکی انا پر وار کرنے سے کیا ملے گا ؟؟(صارم نے اس پر نظریں جمائے کہا تھا)

سکون!!(صارم نے پر عزم ہوتے کہا تھا)

اور اگر پھر بھی نہ ملا تو ؟؟(زید سے نا چاہتے ہوئے بھی یہ الفاظ نکلے تھے)

صارم نے زید کی طرف دیکھا تھا !!

وہ کھڑا ہوا تھا اور بنا جواب دیے نکل گیا تھا !!

زید پیچھے اس کے جنون پر صرف افسوس کر سکا تھا

منال گھر پہنچی تھی وہ آج جلدی تو آگئی تھی ہر سکون اسے مل نہیں رہا تھا کہیں !!!

کیسی طبیعت ہے اب تمہاری ؟؟(منال نے میرب کی طرف نظریں گاڑتے کہا تھا)

ٹھیک ہوں اب !!(میرب نے مختصر جواب دیا تھا)

کیا سوچا پھر ؟؟(منال نے اب کی بار اپنے لیب ٹاپ پر نظریں جمائے پوچھا تھا)

کس بارے میں ؟؟(میرب نے حیرت سے دیکھا تھا اسے)

ساری رات باہر بالکونی میں ٹھنڈی ہوا میں بیٹھ کر کیا سوچا !!(منال نے آخر کافی پیتے اسے وضاحت دی تھی)

میرب نے حیرت سے دیکھا تھا اسے !!

زید کو دیکھ کر تمہاری طبیعت کیوں خراب ہوئی ؟؟(منال نے اب کی بار اس سے سوال کیا تھا)

میرب کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا !!

نہیں ایسا نہیں ہے !!(میرب نے اسے یقین دلانے کی حد تک نفی کی تھی)

میں بچی نہیں ہوں !!(منال نے اب کی بار سخت لہجے سے کہا تھا)

میں اس کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی !!(میرب نے آخر تنگ آکر جواب دیا تھا)

ہمممم !!!(منال نے بھی خاموشی اختیار کی تھی)

تم سے ایک۔بات پوچھوں ؟؟(میرب نے اس کے سامنے آتے پوچھا تھا)

تمہیں اپنے بزنس کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آتا ؟؟(میرب نے آخر تھوڑا غصے سے کہا تھا)

منال نے حیرت سے دیکھا تھا اسے !!

کیوں کیا ہوا ؟؟(منال نے اب کی بار اسکی طرف دیکھا تھا)

تمہاری فیملی ہے تمہاری دادای تمہارا انتظار کرتی ہیں روز مگر تم ان سے ملتی تک نہیں ہو میں نہیں جانتی پوری بات لیکن تم انھیں مار رہی ہو نہ انھیں جینے دے رہی ہو اور نہ !!(وہ آگے خاموش رہی)

کیا مطلب اس بات کا (منال نے غصے پہ قابو کرتے پوچھا تھا)

وہ شیلٹر ہوم میں رہتی تھیں شاید جس کی وجہ سے انکو حد سے زیادہ کمزوری ہے وہ بیمار ہو جاتی ہیں کوئی پوچھتا نہیں ان سے کوئی بات نہیں کرتا !!

ان سے جو بھی ہوا لیکن مجھے نہیں لگتا کہ گناہوں کی سزہ انسان کو دینے کا حق ہے !!(میرب جو کہ ابھی دادی کے کمرے سے ہو کر آرہی تھی برسی تھی)

منال کا چہرہ سرخ ہوا تھا !

صبح انھیں ڈاکٹر پاس لے جاؤں گی !(منال نے بات ختم کرنی چاہی تھی)

کچھ لوگ ہماری دوائی ہوتے ہیں کچھ لوگوں کو دیکھ کر ہمیں جینے کی وجہ ملتی ہے جینے کا دل کرتا ہے کتنی بھی بڑی بیماری کیوں نہ ہو جب تک انسان کی طلب پوری نہ ہو تو وہ کبھی ٹھیک نہیں ہوتا منال !

انھیں دوائی کی نہیں تم سب کی ضرورت ہے مجھے نہیں لگتا کہ تمہیں کوئی حق ہے انھیں کسی بھی قسم کی سزہ دینے کا یہ حق اللہ پاس ہی اچھا لگتا ہے !!

میرب نے اب قدرے نرم لہجے سے کہا تھا !

منال کا چہرہ سپاٹ تھا

منال کی آنکھیں اس وقت چمکی تھیں آنکھوں کے سامنے کئی منظر آئے تھے وہ اٹھ کر باہر کو نکل گئی تھی !

میرب کا دل دہلا تھا شاید وہ کچھ زیادہ بول گئی تھی !!

منال وہاں سے نکل کر دادی کے کمرے میں گئی تھی !

وہ آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھیں !!

منال نے انکے پاس گئی تھی!!

اس نے انکا چہرہ دیکھا تھا جہان آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے تھے عمر کی وجہ سے جھریاں تھیں !!

لیکن وہ اسے اپنے دادا سے زیادہ بوڑھی اور کمزور لگی تھیں !!

وہ وہاں کافی دیر تک انھیں دیکھ رہی تھی !!

منال !!(آخر اسکی دادی نے اسے پکارا تھا)

منال نے حیرت سے دیکھا تھا انھیں !!!

مجھے معاف کر دو !!(وہ اٹھی تھیں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے)

میں ایسا نہیں چاہتی تھی مجھ سے ہو گیا مین نہیں جانتی کیسے!!(انھوں نے روتے کہا تھا)

وقفے وقفے سے کھانس رہی تھیں وہ !!

منال نے آنکھوں کو بند کیا تھا !!

آپ بھول جائیں میں اس سب کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی !!!(منال نے خود کو۔نارمل کرتے کہا تھا)

تم بھول گئی ہو ؟؟(انھوں نے نا چاہتے ہوئے بھی پوچھا تھا)

منال مسکرائی تھی

ماں باپ تو بس قیامت پہ حساب کے وقت ہی بھولتا ہے اس دنیا میں تو ایسا نہیں ہو سکتا !!(منال نے اپنے اپکو نارمل کرتے کہا تھا)

خیر آپ پریشان نہ ہوا کریں میں باقی سب کو تو مجبور نہیں کر سکتی پر آپ خود کا خیال رکھیں !!(منال نے ان کے پس بیٹھے کہا تھا)

میرے مرنے پہ تو کوئی بھی نہیں روئے گا نہ ؟؟(ناجانے ان کے دل میں کیا بات آئی تھی وہ نا چاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھی تھیں)

موت ایک چیز ہے جس پر سب کے دل کانپ جاتے ہیں کسی کی میت پر رونے والے سب اسکی وجہ سے ہی نہیں روتے !

کچھ اپنوں کو دیکھ کر روتے ہیں تو کچھ ان اپنوں کو یاد کر کے روتے ہیں جو جا چکے ہوتے ہیں لیکن لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ شاید اس میت ہر رو رہا ہے جو اس وقت سامنے پڑی ہوتی ہے ,مگر ایسا نہیں ہوتا !(منال نے گہرا سانس لیتے ہوے کہا تھا)

دادی نے حیرت سے منال کو دیکھا تھا جس کے منہ سے نکلے الفاظ اتنی نرمی سے نکلے تھے مگر ان میں جو کڑواہٹ اور ہٹ دھرمی تھی وہ قائم تھی !!

تم اپنے دادا پہ گئی ہو !!(انھوں نے بھی پھیکی مسکراہٹ سے کہا تھا)

منال نے انکی طرف دیکھا تھا جہاں اسے عجیب خالی پن نظر آیا تھا !!

اسے جیسے احساس ہوا تھا کہ اگر انھیں کچھ ہو گیا تو وہ خود کو معاف نہیں کر سکے گی وہ انھیں واقعی مار رہی تھی وہاں رکھے !!(وہ بس میرب کی باتوں کو سوچ سکی تھی)

تمہاری دوست بہت اچھی ہے !!(دادی نے آخر مسکرائے کہا تھا پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ منال انکے کس کچھ دیر رکی تھی)

ہمم !!(منال مختصر جواب دے سکی تھی)

ایک بات پوچھوں ؟(دادی نے منال کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا)

جی !!

تمہاری اور صارم کی شادی ہو رہی ہے کیا ؟؟(انھوں نے پوچھا تھا)

منال نے حیرت سے دیکھا تھا انھیں !!

کب ؟؟(منال نے الٹا سوال کیا تھا)

مجھے س کمرے میں رہ کر کچھ بھی معلوم نہیں میں گئ بھی نہیں تاکہ تمہارے دادا جان غصہ نہ ہوں !!(انھوں نے کچھ شرمندگی سے کہا تھا)

وہ اپکو کچھ بھی نہیں کہیں گے کبھی!

وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں دادی ہمارے خاندان میں یہ روایت ہے کہ سب اپنی بیویوں سے محبت کرتے ہیں

پاپا ممی سے ،دادا جاں آپ سے اور بھائی آپی عائشہ سے !!(منال نے مسکراتے کہا تھا)

کیا صارم بھی تم سے محبت کرتا ہے ؟؟(انھوں نے اسکے تاثرات دیکھتے پوچھا تھا)

منال کے چہرے پر سائے چھائے تھے !

میں اپنے خاندان کی بات کر رہی ہوں اور میرا خاندان صرف اس گھر تک ہے !!(منال نے سخت لہجے سے کہا تھا)

وہ خاموش رہیں !!

منال اٹھی تھی اور انھیں کچھ ہدایات دے کر لاؤنج میں گئی تھی !!

وہ عجیب کشمکش میں تھی اسے کھٹک رہا تھا حمین کا آنا وہ کیوں آیا اور سیدھا اسی کے آفس کیوں آیا اسے کیس کے بارے میں کیسے پتا اسے اس کے دبئ کا کیسے پتا چلا آتا ے سوال تھے لیکن وہ اس سے ڈائریکٹ نہیں پوچھ پا رہی تھی اسے اس کی پہلی ملاقات زچ کر کے رکھ گئی تھی !!

ابھی وہ کچھ سوچ رہی تھی کہ افنان دانین اور دعا تینوں وہاں آیے تھا !

اچھا ہوا تم یہاں ہی مل گئی !!(افنان اسکے سامنے کرسی کرتے بیٹھا تھا)

منال نے ان سب کو دیکھا تھا !

خیرت ؟(بہت کم ہوتا تھا کہ وہ اکٹھے بیٹھتے تھے)

آپکے پاس تو ٹائم ہوتا نہیں سوچا ہم ہی آپ کے پاس ا جائیں !!!(افنان نے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا)

منال بس مسکرا پائی تھی !

رات کے اس پہر وہ وہاں باتیں کرنے میں مصروف ہوئے تھے انکی ملاقات ایسے ہی ہوتی بہت کم !!

مجھے ایک ہاسپیٹل انٹرویو کے لیے جانا ہے !!(میرب نے صبح منال کو تیار ہوتے دیکھے کہا تھا)

ٹھیک ہے میرے ساتھ چلو گی یا پھر ڈرائیور ؟؟(منال نے اسے آئینے سے دیکھتے کہا تھا)

تم چھوڑ دو اگر فری ہو تو (میرب نے معصومیت سے کیا تھا)

اوکے !!! ناشتہ کرلو پھر چلتے ہیں !!!

سر میں نے سارے ارینجمینٹ کر لیے ہیں ہمیں یہاں کسی بھی قسم کی مشکل نہیں ہو گی کام کرنے میں !!(حمین کے سیکرٹریٹ نے اسے آکر اسے انفارمیشن دی تھی)

ہمم !!(اس نے کوئی خاص رد عمل نہیں دیا تھا کیونکہ یہ اس کے لیے عام بات تھی)

سر ہم۔مس منال کی مدد کے بغیر بھی یہاں جو کرنا چاہے کر سکتے ہیں !!(اس نے جیسے کوئی خاص بات بتائی ہو جس سے وہ انجان ہو)

اور اگر میں کہوں کہ میں اس کے بغیر یہاں کسی بھی قسم کا کام شروع نہیں کروا رہا تو !!(حمین نے سگریٹ سلگاتے کہا تھا)

اس کے سیکرٹریٹ نے اسے حیرت سے دیکھا تھا وہ جو اپنے باپ کی مدد لینا بھی پسند نہیں کرتا وہ ایک لڑکی سے مدد لیے بغیر کام نہیں شروع کرنا چاہتا تھا)

لیکن وہ خاموش رہا !!

سر یہاں اور بھی بہت اچھی کمپنیز ہیں اور وہ خوشی خوشی!!(اس سے پہلے وہ آگے بولتا حمین کی نظریں اسے چپ۔کروا چکی تھیں)

سوری سر!!(وہ خاموشی سے کہتا نکل چکا تھا)

منال دادا جان سے بات کرو !!(دانین منال کے آفس آئی تھی آج اس سے بات کرنے)

کس بارے میں !!(منال نے کچھ فائلز کو پکڑتے اس پر توجہ دیے بنا کہا تھا)

مجھے آفان سے شادی کرنی ہے !!(دانین نے سیدھی بات کی تھی)

تو اس سے کہو کہ لے آئے اپنے گھر والوں کو باقی بعد میں دیکھا جائے گا جو ہو گا !!(منال نے اب کی بار بحث نہیں کرنا چاہی تھی)

وہ بلال؟؟(دانین نے غصے سے منال کی طرف دیکھا تھا)

پہلے آفان کو تو کہو کہ کوئی سٹیپ لے !!(منال نے اب کی بار اسکی طرف دیکھا تھا اسکا چہرہ زرد پڑ رہا تھا پریشانی کی وجہ سے)

وہ ایسے نہیں بات کر سکتا !!(دانین نے تھوڑا دبے لہجے میں کہا تھا)

منال نے دانین کو دیکھا تھا اسے عجیب لگا تھا دانین کا رویہ !!

صرف محبت کے دو بول سے زندگی کاٹی جا سکتی ہے ؟؟(منال نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے پوچھا تھا)

ایک لڑکی کو محبت چاہیے ہوتی ہے اور کیا چاہیے !!(دانین نے بھی اپنے الفاظ پہ زور ڈالتے کہا تھا)

اور عزت ،مان ؟؟؟(منال نے ایک اور سوال اٹھایا تھا)

جو شخص محبت کرتا ہے وہ عزت دیتا ہے مان بھی دیتا ہے !!(دانین نے منال کو جیسے کچھ جتایا تھا)

نہیں ضروری تو نہیں!!اج کل تو ضد کو بھی محبت کا نام دیا جاتا ہے کسی بھی چیز کو اپنا جنون بنا لینا تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ لڑکا جو آج تمہارے لیے سٹینڈ نہیں لے سکتا تمہاری حامی ہوتے ہوئے بھی وہ کل لے گا ؟؟(منال نے ایک بار پھر آفان کی طرف اشارہ کیا تھا)

وہ تو میں بھی نہیں لے پا رہی اگر لے سکتی تو تمہارے ہاتھوں نہ تو وہ تھپڑ کھاتی اور نہ آج تمہاری باتیں سن رہی ہوتی !!(دانین غصے سے سرخ ہوئی تھی)

کچھ وقت انتظار کر لو پھر !!(منال نے اسے نارمل کرنا چاہا تھا)

ہاں جب بلال سے میری شادی ہو جائے گی تب !!(دانین دوبارہ چیخی تھی)

منال نے غصے سے اب آنکھیں بند کی تھیں !!!!

دانین اٹھ کر چلی گئی تھی !!!

منال نے لیب ٹاپ کھولا تھا !!

اس نے حمین شاہ کے بارے میں کچھ سرچنگ کرنا شروع کیا تھا اس کے بارے میں جو انفارمیشن اسے صرف اتنی ملی تھی جتنی کہ وہ جانتی تھی !!

وہ ایک جانا مانا بزنس مین تھا لیکن پاکستان وہ نہ پہلے کبھی آیا تھا اور نہ اسکی ملاقات ہوئی تھی وہ دوبئ گئی تھی لیکن اسکے دوبئ جانے کے بارے میں افنان کے علاوہ کسی کو نہیں پتا تھا !!

وہ وہاں گئی تو ایک پارٹی میں تھی پر اس وقت وہ بزنس کی دنیا میں نئ نئ آئی تھی !!

منال نے سجل کو بلایا تھا !

کوئی کال وغیرہ آئی ہے مسٹر حمین کی طرف سے ؟؟(منال نے سجل کی طرف دیکھا تھا)

نہیں ایسا تو کچھ نہیں!! ہو سکتا ہے کہ وہ ناراض ہو گئے ہوں !!(سجل نے کچھ سوچتے کہا تھا)

ممم!!(منال نے بھی ایک سر آہ بھری تھی)

مجھے اس سے ملنا ہے دوبارہ !!(منال نے کچھ سوچتے کہا تھا)

سجل نے منال کو دیکھا تھا !!

کوئی پارٹی ارینج کر لیتے ہیں !!(سجل نے چہکتے کہا تھا کیونکہ آج تک منال نے کبھی کوئی پارٹی ارینج نہیں کر کروائی تھی)

اس سب کی ضرورت نہیں ہے !!(منال نے نفی کی تھی)

سجل نے منہ بنایا تھا !!

خیر دیکھتے ہیں تم مجھے آج کی ڈیٹیلز دو اور فائلز نہیں آئیں میرے پاس ابھی تک !!(منال اور سجل دونوں اب کام میں مصروف ہوئی تھیں)

میرب جو کہ آرام سے اپنا کام شروع کر چکی تھی وہ ایک روٹین میں اچھی تھی اسے ایک ڈرائیور رکھ دیا تھا !!

یہاں کام کرنا اسکے لیے کافی حد تک اچھا ثابت ہوا تھا وہ مسلسل مصروف رہنے لگی تھی !!

وہاں ایک دم پورے ہسپتال میں بھگ در مچی تھی میرب جو کہ ریسیپشن پہ کچھ مریضوں کی فائلز پر سائن کر رہی تھی اچانک مڑی تھی !!

اچانک چیخ و پکار ہوئی تھی خدا کا واسطہ ہے میری بچی کو بچا لیں (ایک عورت سٹریچر پہ لٹائے اپنی بیٹی کو لے کے آتی پکار رہی تھی)

ہسپتال کے عملے میں سے کسی نے بھی اس لڑکی کو ہاتھ لگانے کی غلطی نہیں کی تھی !!!

کیونکہ وہ ایک سوسائڈ اٹیمپٹ کیس تھا !!

وہاں پولیس آئی تھی

میرب کا دل کر رہا تھا بھاگ کر اس لڑکی کا دیکھ لے !!

لیکن کسی بھی ڈاکٹر کو اجازت نہ تھی!!

پولیس کے کہنے پر اسے ایمرجنسی میں لے کر گئے تھے میرب بھی ڈاکٹر جاوید کے ساتھ اندر کو گئی تھی !!

منال !!(ریاست خان نے منال کو پکارا تھا جو کہ اپنے کمرے کی طرف کا رخ کیے ہوئے تھی)

جی !!(منال نے مختصر جواب دیا تھا)

کیا بات ہے آج کل بیٹھنا ہی چھوڑ دیا تم نے سب کے ساتھ ؟؟(ریاست خان نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا)

ایسا نہیں ہے بس بزی تھی کچھ (منال نے تھوڑا ہچکچا کہ کہا تھا)

بزی ہو یا بھاگنے کی کوشش کر رہی ہو مجھ سے ؟؟(ریاست خان نے تھوڑے سخت لہجے میں کہا تھا)

ایسا نہیں ہے دادا جان !!(منال کی آواز قدرے نیچی آئی تھی)

تمہاری اور صارم کی پارٹنر شپ ہو چکی ؟؟(ریاست خان نے اس کی طرف نظریں گاڑتے پوچھا تھا)

اگر میں کہوں کہ ایسا نہیں ہو سکتا تو ؟؟(منال نے اب کی بار ریاست خان کی۔ظرف دیکھا تھا)

میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا منال میں ہر معاملے میں تمہارا ساتھ دے سکتا ہوں لیکن میرا یہ فیصلہ کبھی نہیں بدل سکتا !!(ریاست خان نے جیسے کچھ باور کرایا تھا)

منال کے گلے میں ایک گلٹی پھنسی تھی !!

تمہیں یاد ہے تم نے کہا تھا کہ تم اپنے دادا کو کبھی جھکنے نہیں دو گی ،تم میرا مان رکھو گی !! (ریاست خان کو ڈر لگ گیا تھا جیسے شاید وہ اسی لیے اسے یاد دلا رہے تھے)

مجھے یاد ہے دادا جان !!مجھے کچھ وقت دیں !!(منال نے اپنے اپکو نارمل کیا تھا)

ہمم!! تم سے صارم ملنا چاہ رہا تھا میں نے ہامی بھر دی ہے تم چلی جاؤ اس سے ملنے !!(ریاست خان نے حکم۔صادر کیا تھا)

منال نے ان کی آنکھوں میں ایک عجیب سختی دیکھی تھی جو ان رشتوں کے نام۔پر ہمیشہ وہ۔محسوس کرتی تھی کیا وہ اتنے ان سیکور محسوس کرتے ہیں اسکی طرف سے وہ آج بھی بس سوچ سکی تھی !!

جی ٹھیک ہے میں چلتی ہوں پھر !!(منال یہ کہہ کر نکلی تھی)

وہ سیدھا صارم دلاور خان سے ملنے گئی تھی جو وہاں بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا جیسے وہ ضرور آئے گی !!

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا وہ کالے لباس میں ملبوس تھا اردگر چادر تھی وہ آج جیسے خان خاندان کی ظاہریت کر رہا تھا !!

منال آرام سے جا کر اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھی تھی !!

منال ادھر ادھر دیکھ کر رہی تھی جبکہ صارم کی نظریں اسی پر مرکوز تھیں!!

کیسی ہو ؟؟(صارم نے اسکی طرف دلچسپی سے دیکھتے کہا تھا)

الحمدللہ!!(منال نے اسکی طرف دیکھ کر کہا تھا)

صارم مسکرایا تھا اسکے نرمی سے بولنے پر وہ اک قدرے مختلف نظر آئی تھی جس کی وجہ بھی وہ اچھے سے جانتا تھا وہ جانتا تھا یہ دباؤ تھا جو کہ ریاست خان کی طرف سے منال پر تھا !!

تم جانتی تھی سب تو مجھے بتایا کیوں نہیں ؟؟(صارم نے آرام سے اسکی طرف دیکھتے سوال کیا تھا)

منال نے اب کی بار اسکی طرف دیکھا تھا لیکن وہ چاہ کر بھی اس شخص کی باتیں بھول نہیں پا رہی تھی !!

مجھے ضروری نہیں لگا!!(منال نے آرام سے جواب دیا تھا اب)

مطلب یہ رشتہ آپکے لیے ضروری نہیں ہے ؟(صارم نے اب تھوڑا طنزیہ لہجہ لیا تھا)

یہ میرے دادا جان نے طہ کیا ہے اور مجھے ان کی عزت کا خیال ہے اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں!!(منال نے دو ٹوک جواب دیا تھا)

ہمممم !!چلیں آپ کو کسی کا تو خیال ہے !!(صارم نے اپنے غصے پہ قابو کرتے کہا تھا)

تمہیں نہیں لگتا کہ زندگی گزارنے کے لیے ہمیں ایک دوسرے کے نظریات کی قدر کرنی چاہیے !!(صارم نے آخر اپنی بات رکھی تھی)

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا حیرت سے ،کچھ دیر کی خاموشی رہی !!

جیسے کہ ؟؟(منال کو اتنا تو پتہ لگ گیا تھا کہ وہ کسی نہ کسی کام کی بن پہ آیا نہ کہ اسے منانے)

صارم اسکے سوچ کے جواب دینے پر مسکرایا تھا !

بزنس چھوڑ دو !!(صارم نے جتنے ارام سے یہ بات کی تھی منال کا دل کیا تھا کہ سامنے ٹیبل پہ پڑی چائے وہ اسکے اوپر گرا دے)

تم مجھ سے شادی کرنے پر ابھی بھی آمادہ ہو ؟؟(منال نے الٹا سوال کیا تھا)

یہ تو سوال پیدا ہی نہیں ہوتا تم میری منگ ہو ، بچپن سے میں صرف یہ سنتا آیا ہوں کہ خان خاندان کی بہو وہی ہو گی جو انھوں نے چنی ہے !!

اس لیے شادی تو تمہاری مجھ سے ہو گی اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں!!(صارم نے اطمینان سے جواب دیا تھا)

تو ٹھیک ہے صارم صاحب !!

میرا بزنس میرا جنون ہے اور جنون عشق ہوتا ہے اور عشق پھر کہاں چھوڑا جا سکتا ہے اس لیے مجھ سے اس قربانی کی توقع مت رکھیے گا !!(منال غصے سے پھنکاری تھی)

صارم نے اسکے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا تھا !!

ایک مرد میں اتنی اہلیت ہونی چاہیے کہ کامیاب ہوتی عورت سے جیلس نہ ہو !!(منال نے مسکرا کر کہا تھا جبکہ چہرے پہ تلخی تھی)

کامیاب ہوتی عورت اگر کسی کو بے عزت نہ کرے، لحاظ رکھنا جانتی ہو تو کسی بھی مرد کو اس سے مسئلہ نہ ہو !!(صارم نے بھی آرام سے دلیل پیش کی تھی)

صاف کہو کہ میرا کامیاب ہونے پر اعترانا تمہیں زہر لگتا ہے !!(منال نے غصے کی انتہا سے کہا تھا)

یہ سچ ہے کوئی بھی مرد کسی بھی عورت کا اعترانا پسند نہیں کر سکتا !!(صارم نے آخر حقیقت بیان کی تھی)

عورت کا گھر سے باہر نکل کے پڑھنا ،لوگوں کی گندی نظریں برداشت کرنا ،اساتزہ کی ایسی ایسی باتیں سننا جو کہ کردار کو مشکوک کر دیتی ہیں بڑا آسان لگتا ہے تم مردوں کو بلکہ سب کو !

اگر ان سب چیزوں کو برداشت کر کہ ایک عورت کامیاب ہوتی ہے اور آخر کامیاب ہونے پہ وہ اگر اپنی کامیابی کا ڈھنڈورا پیٹتی ہے تو کیا غلط کرتی ہے اور اگر یہ سب برداشت کر کہ بھی وہ یہ کہے کہ مجھے نیچا دکھا لو جتنا دکھانا ہے تو پھر لعنت ہے ایسی عورت پر اور یقین کریں مسٹر صارم دلاور خان میں ایسی عورت نہیں بن سکتی مجھے میری عزت ہر چیز سے آگے ہے !!!(منال نے اسے غصے میں آتے وضاحت دی تھی)

تمہاری دادی بھی شاید ایسی عورت ہی تھیں انکی اعتراہٹ تمہاری ماں ساری عمر جھیلتی رہی ہے اور آخر انھیں کیا ملا ملیے گا تمہیں بھی کچھ نہیں منال !!(صارم نے اسے آپے سے باہر ہوتے دیکھتے کہا تھا)

آج کا پتہ اسے پھینکنا تھا آج اس لیے وہ غصے میں نہیں آیا تھا !

مجھے نفرت ہے ایسے لوگوں سے جو بنا رشتے کہ مجھے پر رعب جمانے کی کوشش کریں !!

میں کسی کو اجازت نہیں دیتی کہ کوئی میرے گھر کی بات کرے اگر اپکو کوئی مسئلہ ہے تو آپ منع کر سکتے ہیں اس شادی سے !!(منال نے آخر فیصلہ سنایا تھا)

ممم !!!چلو ٹھیک ہے یہ بات ختم ہوتی ہے میری خریدی زمین تم گن پوائنٹ پر خرید چکی ہو اس پر میں اپنا پروجیکٹ شروع کرنا چاہتا ہوں پروجیکٹ لانچ ہونے کے بعد جو کچھ بھی رقم ہو گی تمہاری انویسٹمنٹ کی وہ دے دی جائے !!(صارم نے سخت لہجے میں بات کی تھی اب کے بار)

منال نے اسکی طرف حیرت سے دیکھا تھا وہ آخر چاہتا کیا تھا ایک بار بزنس چھوڑنے کی بات اور اگلے پل بزنس ڈیل !!

منال مسکرائی تھی !!

شیور !! لیکن مجھے پہلے اس پروجیکٹ کو جاننا ہے یقیناً پہلے جس پروجیکٹ کے بارے میں آپ نے مجھے بتایا تھا وہ صرف ایک جھوٹ تھا !!(منال نے اسے اپنی پہلی ملاقات یاد دلائی تھی)

صارم کی آنکھیں چمکی تھیں منال کو دیکھ کر وہ واقعی اتنی کچی کھلاڑی نہ تھی !

اوکے کل وہ بھی ڈسکس کر لیں گے !!(صارم نے کچھ سوچتے جواب دیا تھا)

اوکے میں چلتی ہوں اب !!(منال اٹھی تھی)

کچھ کھاؤ گی نہیں آفٹر آل ایک نیا رشتہ شروع ہو رہا ہے ہمارا !!(صارم نے اب نرمی سے اسکی طرف دیکھا تھا)

مجھے کام ہے تھوڑا !!(منال کی تلخی ابھی تک ختم نہیں ہوئی تھی)

تم ابھی تک وہیں ہو منال !!(صارم نے اسکے لہجے کی کڑواہٹ کو محسوس کرتے کہا تھا)

میری محبت اور میری نفرت دونوں خاص ہوتی ہیں !

مجھے کچھ وقت چاہیے !!(منال نے آخر کار اسے کھلا جواب دیا تھا)

ٹھیک ہے پھر وعدہ کرتی جائیں کہ ڈیل ڈن ہوئی(صارم نے اب کی بار کھڑے ہو کر ہاتھ بڑھاتے کہا تھا)

منال نے پہلے اسکی طرف دیکھا تھا اور پھر بڑھا ہاتھ منال نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا !

اول میں وعدہ کرتی نہیں لیکن اگر کرتی ہوں تو نبھاتی ہوں !!(منال نے گردن اونچی کرتے ہاتھ ملاتے کہا تھا)

خدا حافظ !!(منال کہتے نکلی تھی)

اور صارم نے اسکے جاتے اسکی پشت کو گھورا تھا !!

جی آپکی بیٹی اب خطرے سے باہر ہے !!(ڈاکٹر میرب نے آکر اس عورت کو خبر دی تھی جو کہ اپنی بیٹی کو لے کر آئی تھی)

کیا میں مل سکتی ہوں اس سے !!(اس عورت نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا میرب کو)

جی ضرور !!(میرب کہتے آگے بڑھی تھی)

تھوڑی دیر میں میرب اپنے کیبین میں پہنچی تھی !

اسکا دماغ سن ہو رہا تھا اسے سب یاد آرہا تھا اسے اس لڑکی کی اذیت میں اور اپنی اذیت میں کوئی فرق نظر نہیں آرہا تھا !!

وہ بھی تو مشہور ہو گئی تھی!!

سب ہی اسکی طلاق کے بارے میں جانتے تھے یہاں بھی لیکن اسے پھر بھی جاب پر رکھ لیا گیا تھا !!

جاوید صاحب ایک رسیدہ عمر کے ڈاکٹر تھے انکا ایک نام تھا لوگوں کو ہر قسم کا درس دینے اور موٹیویشن دینے میں وہ اہم۔کردار ادا کرتے تھے !!

ڈاکٹر جاوید نے میرب کو بلایا تھا وہ انکے بلانے پہ انکے پاس گئی تھی!!

ابھی جو پیشنٹ آئی تھیں انھیں شاید کسی سائکٹرسٹ کی ضرورت بھی پڑے سو ڈاکٹر رانیہ ہیں ان سے بات کر لیجیے گا آپ !!!(ڈاکٹر جاوید نے اس لڑکی کی رپورٹس دیکھتے کہا تھا)

جبکہ میرب اپنی ہی دھن میں کھوئی ہوئی تھی کہیں !!

ڈاکٹر میرب ؟؟(ڈاکٹر جاوید نے اس کی طرف دیکھتے پکارا تھا جو پسینے سے بری حالت میں تھی)

ج،جی سر !!(میرب نے ہوش میں آتے کہا تھا)

آپ ٹھیک ہیں بیٹا ؟؟(ڈاکٹر جاوید نے اسے پانی دیتے پوچھا تھا)

جی !!(میرب نے پانی کا گلاس منہ کو لگاتے کہا تھا)

آپ اپنے اپکو نارمل کریں آپ گھر چلی جائیں!!(ڈاکٹر جاوید نے اس کی حالت دیکھتے کہا تھا)

جی !!(میرب اٹھی تھی اور اس نے ڈرائیور کو کال کی تھی)

تھوڑی ہی دیر میں وہ گھر پہنچ چکی تھی !!!

****

افنان جیسے ہی گھر آیا تھا اس نے بازو پر پٹی تھی جسے دیکھتے کر عائشہ کو تو جیسے چکر آنے کو تھے سب ہی بھاگ کر اسکی طرف آئے تھے !!

یہ کیا ہوا ہے ؟؟(عائشہ چیختے ہوئی آئی تھی)

کچھ نہیں بس ذرا چوٹ لگ گئی تھی (افنان نے نارملی صوفے پہ بیٹھتے جواب دیا تھا)

میرب جو کہ کھانا اوپر دادی کے روم میں کے کے جانے لگی تھی وہی آگئی تھی !

آپ ٹھیک ہیں بھائی ؟؟(میرب نے بھی آخر پوچھا تھا کیونکہ اسے زخم کوئی چھوٹا نہیں لگا تھا
)

جی بچے میں ٹھیک ہوں (افنان نے مسکرا کر نرمی سے جواب دیا تھا)

میں ابھی کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں !!(عائشہ پریشانی میں کہتی کیچن کی طرف گئی تھی)

اپکو گولی لگی ہے ؟؟(میرب نے عائشہ کے جانے کے بعد پوچھنا ضروری سمجھا)

افنان نے حیرت سے دیکھا تھا اسے !!

ہمم بٹ پلیز کسی کو بتانا نہیں یہ بس ایسے ہی پولیس س مقابلے میں چھو کر گزری ہے بٹ میں ٹھیک ہوں وہ کیا ہے نہ میری۔بیوی پریشان ہو جاتی ہے اور میری بہن تو گھر سر پر اٹھا لے گی سو آئی کانٹ !!(افنان نے بے چارگی سے کہا تھا)

جس پر میرب مسکرا دی تھی !!!

اتنے میں افنان کی دادی نیچے آئی تھیں وہ آگے کو بڑھی تھیں آفنان کی طرف !!

افنان کے چہرے پہ عجیب سا تناؤ آیا تھا جو کہ میرب نے اور عائشہ نے اچھے سے محسوس کیا تھا !!

کیا۔ہوا میرے بچے تم ٹھیک ہو ؟؟؟(فاطمہ بیگم نے آگے آگے اس کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا)

آپکے دیے گئے زخم سے چھوٹا ہی ہے یہ !!(افنان نے تن کے کہا تھا اور وہاں سے اٹھ کر کمرے میں چلا گیا تھا)

فاطمی بیگم وہیں بیٹھی آنسو بہانے لگی تھیں !!

زندگی واپسی کا راستہ نہیں دیتی اور جب واپسی کا راستہ نہیں ہو تو وہ پچھتاوے گلے میں اٹکے کانٹے کی طرح ہو جاتے ہیں جو نہ تو اگلے جاتے ہیں اور نہ نگلے جاتے ہیں !!

میرب نے انھیں سہارا دیا تھا اور اوپر لے گئ تھی !!!

****

سر پتا چلا ہے کہ منال سکندر خان کی ڈیل ہو چکی ہے !!(حمین کے سیکرٹریٹ نے آکر اسے بتایا تھا)

حمین نے ترچھی نگاہ ڈالی تھی اس پر !!

صارم دلاور خان !!(اس نے اسکی نگاہوں کے زاویے سے آگے بتایا تھا)

ہمممم ٹھیک ہے !!(حمین نے اس سے زیادہ بات نہیں کی تھی)

سر اب کیا کرنا ہے ؟؟(اس نے آگے کا لائحہ عمل پوچھا تھا)

کونسٹرکشن شروع کروا دو !!(حمین کہتے اپنا اٹھا کر باہر نکل گیا تھا)

مجھے اس بندے کی سمجھ نہیں آسکتی کبھی پتا نہیں کیوں اچھا خاصا دبئ چھوڑ کے پاکستان آ پڑا ہے (سیکرٹریٹ منہ میں بڑ ڑارے فائلز اٹھا رہا تھا جو وہ دکھانے کے لیے لایا تھا مگر اس شخص نے دیکھنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا)

****

منال سڑک پر کھڑی ڈرائیور کو کال کرے میں مصروف تھی کہ ایک گاڑی آکر رکی تھی !

ایوری تھنگ از فائن ؟؟(حمین نے اس کے پاس گاڑی روکتے کہا تھا)

منال نے اسے دیکھا تھا !!

جی بس گاڑی خراب ہو گی سو!!(منال نے اسکی بات کا جواب دیا تھا جو کہ اس کی گاڑی کہ طرف دیکھ رہا تھا)

آئیں میں اپکو ڈراپ کر دیتا ہوں!!(حمین نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھتے کہا تھا)

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا وہ تو اس شخص کو ملنا چاہتی تھی اور یہ ایک بہتر موقع تھا وہ اسے گنوا نہیں سکتی تھی !

اوکے !!(منال نے بنا کسی بھی قسم کی مزاحمت کے بغیر بیٹھنا ضروری سمجھا تھا)

وہ آرام سے بیٹھ چکی تھی !!

اسے اپنے گھر کا راستہ بتایا تھا اس نے !!

اپکو تو یہاں کا کچھ خاص پتا نہیں ہو گا یعنی علاقے کا بھی (منال نے کچھ سوچتے کہا تھا)

نہیں ایسا نہیں ہے !!(حمین نے مختصر جواب دیا تھا)

وہ جتنا اس شخص کے بارے میں جاننا چاہتی تھی وہ اتنا مختصر جواب دیتا تھا !!

آئی ایم سوری !!(منال نے کچھ سوچتے بات شروع کی تھی)

دیٹس ناٹ ابگ ڈیل مس منال میں نے کونسٹرکشن سٹارٹ کروا دی ہے (حمین نے ہلکا سا مسکرا کر جواب دیا تھا)

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا اس نے پوچھا تک نہیں تھا کہ وہ کیوں سوری کہہ رہی ہے اور اسے معلوم تھا !!

اپکو نہیں لگتا کہ آپ لوگوں کے بارے میں زیادہ انفارمیشن رکھتے ہیں !!(منال نے تھوڑا سخت لہجہ اپناتے کہا تھا)

میں جس کے بارے میں چاہتا ہوں صرف اسی کے بارے میں انفارمیشن رکھتا ہوں !!(حمین نے سنجیدگی سے کہا تھا)

کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ آپ مجھ سے کیسے واقف ہیں اور آپ مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے !!(منال نے آخر اپنا سوال کیا تھا)

اب یہ بات آپ پوچھنے کا حق نہیں رکھتیں کیونکہ آپ میری آفر ٹھکرا چکی ہیں !!(حمین نے آرام سے جواب دیا تھا لیکن اس کے یہ آرام سے جواب منال کو غصہ دلا رہے تھے)

منال نے مٹھی بھنچی تھی !!

اپکو نہیں لگتا کہ آپ کچھ ضرورت سے زیادہ فخری ہیں!!(منال نے غصے سے کہا تھا)

ہو سکتا ہے اور ہو گا بھی !!

آپ نے اپنا بزنس اپنے باپ دادا کی جائداد کا سہارا لیتے سٹارٹ کیا ہے اور میں نے اپنے بل بوتے پر فرق تو ہو گا !!(حمین نے اب کی بار سٹیرنگ پہ سختی کرتے کہا تھا ظاہری بات تھی اسے کچھ تو غصہ آنا تھا اس کی آفر کو یوں نظر انداز کرنے کا پر کہہ وہ پھر بھی مسکرا کر رہا تھا)

چلیں مجھے اب افسوس نہیں ہو گا آپکی افر ٹھکرانے کا (منال نے بھی جل کر کہا تھا)

ہمم ہر صارم دلاور خان کی آفر قبول کرنے پر ضرور ہو گا !!(وہ نا چاہتے بھی بول چکا تھا)

منال نے اب کی بار اسکی طرف حیرت سے دیکھا تھا !!

سٹاپ دا کار !!(منال چیخی تھی)

حمین نے گاڑی نہیں روکی تھی !

سٹاپ دا کار مسٹر حمین !!(منال دوبارہ چیخی تھی)

میں راستے میں چھوڑنے والوں میں سے نہیں ہوں اور مجھے راستے پہ چھوڑنے والوں سے بھی نفرت ہے سو پلیز آپ اپنے غصے پہ قابو پا سکتی ہیں !!(حمین نے اب کی بار اسکی طرف دیکھتے کہا تھا)

حمین نے اب کے بار اسکے گھر کے سامنے گاڑی روکی تھی !!

ایک بات تو آج منال کو پکی ہوئی تھی وہ شخص اس کے بارے میں ہر انفارمیشن رکھے ہوئے تھا اسکے گھر کے عین سامنے گاڑی روکنا ،کیس کا پتا ہونا ،ڈیل۔اور صارم سب !!

وہ دن جلد آئے گا جب آپکی اصلیت مجھ پر عیاں ہوگی مسٹر حمین شاہ !!کیونکہ آپ جو دکھتے ہیں وہ ہیں نہیں آپ مجھے ایسے امپریس نہیں کر سکتے !(منال نے نفرت سے اسے دیکھتے کہا تھا)

حمین شاہ امپریس نہیں کرتا ڈومینیٹ ہوتا ہے !!(حمین نے مسکرا کر جواب دیا تھا وہ۔جانتا تھا وہ اسے پزل کر چکا ہے)

اینی ویز تھینک یو !!

(منال نے آخر فرض ادا کرنا ضروری سمجھا)

حمین بس مسکرایا تھا اور گاڑی بھگا کر لے گیا تھا منال نے دور تک اسکی گاڑی کا تعاقب کیا تھا !!

****

منال اندر آئی تھی کوئی بھی نہیں تھا وہاں اسے آج ہال میں کوئی بھی نظر نہیں آیا تھا وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں گئی تھی فلحال اسکا کسی سے بھی ملنے جا دل نہیں تھا وہ بھی جلدی میں اوپر جا چکی تھی !!

میرب جو کہ کوئی فائل پڑھ رہی تھی منال نے اسے دیکھا تھا جو کہ مصروف ڈی دکھ رہی اور کچھ تھکی بھی !!

کیسا رہا آج کا دن تمہارا ؟؟(منال نے اپنی گھڑی اتارتے پوچھا تھا اس سے)

سہی تھا !!تم بتاؤ ؟؟(میرب نے اب کے بار فائل بند کی تھی)

آج کا دن میرا تھا ہی نہیں!!(منال نا چاہتے ہوئے بھی بول گئی تھی)

مطلب ؟؟(میرب نے نا سمجھیں سے پوچھا تھا)

نہیں ویسے ہی مزاق کر رہی تھی (منال نے ہلکے سے مسکرا کر کہا تھا)

تم مذاق بھی کر لیتی ہو ؟؟(میرب نے طنزیہ کہا تھا)

منال نے کوئ رد عمل نہیں دیا تھا !!!

منال فریش ہو کر باہر آئی تھی میرب سو چکی تھی!!

منال نیچے آئی تھی نہ تو اسے نیند آرہی تھی اس لیے وہ نیچے آگئ تھی !!

کافی کا مگ پکڑتے وہ وہی بیٹھ گئ تھی !

ہیلو ؟؟(دعا نے پیچھے سے آکر ڈرایا تھا منال کو)

تم ابھی تک جاگ رہی ہو ؟(منال نے مصنوعی غصے سے کہا تھا)

آپ بھی تو جاگ رہی ہیں !!(دعا نے اسکے سامنے صوفے پہ بیٹھتے کہا تھا)

منال خاموش رہی تھی اب کی بار !!

صبح گھر ہی ہیں نہ آپ؟(دعا نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا تھا)

ہمم خیریت ہے ؟(منال نے کوفی کا مگ لبوں کو لگاتے پوچھا تھا)

کل کہیں چلیں ؟؟(دعا نے اب کہ اسکے پاس صوفے پہ آتے کہا تھا)

کہاں ؟(منال نے اب کی بار کافی کا مگ رکھا تھا)

کہیں بھی !!

بھائی کے ساتھ چلے جانا میں کل ریسٹ کروں گی !!

بھائی تو نہیں لے کے جا سکیں گے پتہ تو ہے اپکو !!!

کیوں (منال نے حیرت سے پوچھا تھا)

اب یہ نہ کہیے گا کہ اپکو نہیں پتا !!(دعا نے تھوڑا سب غصے سے کہا تھا)

نہیں پتہ کیا ہوا کوئی میٹنگ ہیں انکی کیا ؟؟(منال نے اب کی بار اپنا فون دیکھتے کہا تھا)

ان کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے اور ان کے بازو پہ چوٹ بھی لگی ہے !!

لیکن وہ ٹھیک ہیں اب اللہ کا شکر ہے اور (دعا بولتی گئی تھی مگر اگلے ہی لمحے منال اوپر کی طرف دوڑی تھی)

دعا بھی پیچھے کو بھاگی تھی !

منال نے افنان کا کمرہ توڑنے کی۔حد تک بجایا تھا !!

دروازہ کھلا تو وہ اندر کی جانب لپکی تھی !

کیا ہوا ہے اپکو ٹھیک ہیں آپ ؟؟(منال فکر مندی سے اس کے پاس گئی تھی)

ہاں میں ٹھیک ہوں تم پریشان نہیں ہو !!(افنان نے مسکراتے کہا تھا)

یہ ایکسیڈینٹ ہوا ہے ؟؟(منال نے صرف بازو کو زخمی دیکھا تھا اور اسکی تو گاڑی بھی ٹھیک ٹھاک نیچے کھڑی تھی)

منال نے ترچھی نگاہوں سے افنان کو دیکھا تھا !!

یہ ایکسیڈینٹ نہیں ہے !!(منال نے اب کی بار اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے پوچھا نہیں بلکہ بتایا تھا)

افنان خاموش ہوا تھا !!

بتانا بھی ضروری نہیں سمجھتے آپ کچھ !!(منال اب غصے سے بھڑکی تھی)

ایسا نہیں ہے میں نے تمہیں آتے ہوئے دیکھا تھا تم تھوڑی تھکی تھی تو سوچا صبح مل لوں گا !!

کیا ہوا ہے ں تایے !!(منال نے مکمل اس کی بات کو اگنور کرتے پوچھا تھا)

یار بس ایک چھوٹا موٹا کیس تھا بس اسی مقابلے کے دوران تھوڑی لگ گئی !!(آفنان نے اب کی بار سچ بولا تھا)

ہمممم !! صبح پھر میں اپنے ساتھ جاؤں گی ہاسپیٹل چیک اپ کروانے دوبارہ !!(منال نے تھوڑا زور دیتے کہا تھا)

عائشہ بس ان کی باتیں سن رہی تھی منال سے اسکی بات کبھی بھی نہیں ہوئی تھی جو بات عائشہ کو پسند نہیں آئی تھی خاص ان کے گھر میں تو واقعی ایسا نہیں ہوتا تھا سب ساتھ رہتے وقت گزارتے !!

وہ تو بس یہ سوچتی تھی کہ صارم اور منال کا رشتہ چلے گا کیسے!!

چلیں اوکے سوری ڈسٹرب کیا !!(منال نے اب عائشہ کی طرف دیکھ کر شرمندگی سے کہا تھا)

افنان مسکرا دیا تھا !!

منال آرام سے باہر نکلی تھی اور اپنے کمرے کی طرف گئی تھی !!!

****

آج سنڈے تھا سب ہی گھر تھے افنان منال نیچے آئی تھی تو سب اسے وہیں ملے تھے اب تو میرب بھی ان سب کے ساتھ توڑا گھل مل گئی تھی !!

اسلام علیکم!!(منال نے سب کو سلام کیا تھا)

زہے نصیب !!(یہ دعا تھی)

منال نے اسے گھورا تھا اور اس کے ساتھ بیٹھی دانین کو دیکھا تھا جو خاموش تھی !!

چلیں ہم ہسپتال ؟؟(منال نے افنان کو دیکھتے کہا تھا)

ہاں ٹھیک ہے (افنان جانتا تھا وہ ایسے نہیں مانے گی)

بلال آتا ہو گا وہ لے جائے گا افنان کو(ریاست خان نے آرام سے کہا تھا)

نہیں میں لے جاؤں گی !!(منال نے اب کی بار تھوڑا سخت لہجے سے کہا تھا)

منال وہاں سے افنان کو لیے ہاسپٹل گئی تھی !!

****

میرب جو کہ لان میں بیٹھی تھی اسکے ساتھ دعا بھی تھی وہ دونوں باتیں کرنے میں مصروف تھیں کہ بلال آیا تھا !

السلام علیکم!!(بلال نے ترچھی نگاہوں سے میرب کو دیکھا تھا نہ تو وہ اسے جانتا تھا نہ پہلے کبھی دیکھا ہی تھا)

دعا نے بھی عجیب منہ ہی بنایا تھا کیونکہ اسے بھی یہ بندہ کچھ پسند نہیں تھا اسکی حرکتوں کی وجہ سے !!

ان دونوں نے ہی جواب نہیں دیا تھا میرب خود نہیں جانتی تھی اس لیے وہ اٹھ کر جانے لگی تھی کہ بلال نے بلا کی بے شرمی سے اسکا ہاتھ پکڑا تھا !!

کدھر جا رہی ہیں اپنا انٹرو تو کروا دیں !!(بلال نے اس پر نگاہ ڈالتے کہا تھا)

میرب یک دم ڈری تھی ابھی تو سکا ڈر ختم ہونے لگا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اس نے ایک زور دار تھپڑ مارا تھا بلال کو !

کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں انکا ہاتھ (دعا آگے آئی تھی اور میرب کو چھڑوانا چاہا تھا)

منال پیچھے سے آئی تھی اور اس شخص کو دور کیا تھا میرب سے دل تو تھا کہ ایک اور تھپڑ جڑ دے وہ بلال کو !

افنان پیچھے ہی تھا اس سے پہلے بلال الٹا اس پر ہاتھ اٹھاتا افنان اسے روک چکا تھا !!

تم جیسے گھٹیا شخص کا اس گھر میں آنا اب بند ہو جانا چاہیے نہ !!(منال غصے سے پھنکاری تھی)

بلال کا دل کیا تھا کہ منال کو اس وقت جان سے مار دے !!

تم جیسا گھٹیا شخص آج تک نہیں دیکھا میں نے دفع ہو جاو یہاں سے اور آئندہ اپنی شکل نہ دکھانا (منال جانتی تھی۔اسے وہ جب بھی آتا تھا منال کو تنگ ضرور کرتا تھا اور آج میرب کو کیا تھا اس نے اس کی آواز اتنی بلند تھی کہ سب بہت آگئے تھے)

منال !!(ریاست خان نے اسے روکنا چاہا تھا)

کیا منال !! آپ کے گھر میں کوئی لڑکی محفوظ نہیں رہتی اس گھٹیا شخص کے آنے پر اور آپ پھر بھی اسے بلا لیتے ہیں سب جانتے ہوئے بھی کہ یہ سدھر جائے گا! گھٹیا پن انسان کے اندر سے کبھی نہیں جاتا اپکو سمجھ کیوں نہیں آتی !!(منال نے اب کے قدرے غصے سے کہا تھا)

منال تم بھول رہی ہو کہ وہ میرا بیٹا ہے !!(اتنے میں منال کی پھپھو بولی تھیں وہ اپنے بیٹے کی اتنی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتی تھیں)

آج تک یہی یاد تھا اسی لیے چپ رہی ہوں آپ کے اس بیٹے کو تو کوئی دشمن بھی اپنی بیٹی نہ دے مجھے امید ہے کہ دادا جان سب جان کر بھی اپنی پوتی کی زندگی برباد نہیں کریں !!(منال نے ریاست خان کی طرف دیکھتے کہا تھا)

اوہ تو یہ تم بتاؤ گی اب !! تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے زرا بتانا سارا سارا دن اپنے بزنس کے نام پر تم باہر رہتی ہو اور لڑکوں کی گاڑیوں پر آتی ہو وہ سب !!(منال کی پھپھو تو جیسے برسی تھیں)

منال کا غصہ ساتوں آسمان پر پہنچا تھا اس سے پہلے وہ آگے بڑھتی افنان اسکا ہاتھ پکڑ چکا تھا !

اچھا بس !! بہت ہو گیا سب اپنے اپنے کمروں میں جاؤ !!(ریاست خان نے بات ختم کرنا چاہی تھی)

بات ختم نہیں ہوگی آج فیصلہ ہو گا کہ اس شخص کے کرتوتوں پر پردہ کب تک ڈلے گا اور دانین کی شادی اس سے نہیں ہوگی !!(منال غصے کی انتہا پہ بولی تھی سارا خون جیسے غصے سے منہ پر اتر آیا ہو)

خاموشی چھائی تھی !

میں یہ شادی نہیں کروں گی !!(دانین نے آخر ہمت کرتے کہا تھا)

جس پر سب کی نظریں اس پر گئیں تھیں !!

لو جی دے لیں ان کو چھوٹ ابا جی اب اسی وجہ سے میں کہتی تھی کہ نہ دیں لڑکیوں کو اتنی آزادی پر نہیں دیکھ لیا انجام اب آپ کے فیصلے بدلے جائیں گے !(منال کی پھپھو نے ہر بڑی سے دانتین کی بات کو دبانا چاہا تھا)

بس !!!ایک لفظ اور نہیں!!(ریاست خان انگلی دکھاتے بولے تھے اور خاموشی سے اوپر جا چکے تھے)

میرب بیٹا آجاؤ آپ اوپر چلیں!!(افنان نے میرب کو دیکھا تھا جو اس وقت آنسوؤں کے ساتھ وہاں بت بن کر کھڑی تھی)

بلال کی یہ حرکات پہلے بھی تھیں جنہیں بس اگنور کر دیا تھا جاتا ہے لیکن یہاں منال کے وعدے کی بات تھی !!

****

سوری!!(منال نے میرب کے پاس آتے کہا تھا)

تمہارے دادا جان بہت غصے میں تھے کیا ؟(میرب نے ڈرتے پوچھا تھا)

نہیں!(منال نے معمولی سا جواب دیا تھا)

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا بس مجھے خود پتا نہیں چلا !!(میرب نے اب منال کی طرف دیکھتے کہا تھا)

منال نے بھی میرب کی طرف دیکھا تھا !

ایسا کچھ نہیں ہے تم نے جو بھی کی سو فیصد ٹھیک کیا ہے آیندہ وہ یہاں نہیں آئے گا ڈونٹ وری !!(منال نے میرب کو تسلی دیتے کہا تھا)

****

تمہیں کیا ہوا ہے کیا موت آرہی ہے تمہیں اس وقت (صارم نے زید کی کال پر اس کے پاس باہر لان میں اتے کہا تھا)

میرے ساتھ چلو گے ؟؟(زید نے سیدھا سوال کیا تھا)

کہاں (صارم نے حیرت سے پوچھا تھا)

خان ہاؤس !!(زید نے جھٹ سے کہا تھا)

صارم نے زید کی طرف دیکھا تھا !

تکلیف ؟؟(صارم نے غصے سے کہا تھا)

بھائی کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے سو !!(زید نے بات کو سنبھالا تھا)

میں فون کر لوں گا میں نہیں جا رہا !!(صارم نے کوری نہ کی تھی)

کیوں تم تو آخر داماد اس گھر کے (زید نے اب کی مذاق سے کہا تھا)

ہاں ہاں !پھول پھینکے جائیں گے میرے اوپر منال کی طرف سے !!(صارم نے جھل بھن کر کہا تھا)

بھائی نہ کریں ان سے شادی !!(آفان ابھی اتے ہی کہا تھا)

صارم نے اسے نا سمجھی سے دیکھا تھا اور زید نے غصے سے !!

کیوں ؟؟(صارم کے تاثرات سنجیدہ ہوئے تھے)

کیونکہ وہ اس قابل نہیں کہ ہمارے گھر کی بہو بنیں !!(آفان غصے سے بولا تھا جو بھی تھا وہ منال کا ایٹیٹیود برداشت کرنے والے نہیں تھے)

آفان !!(زید نے غصے سے اسے دیکھا تھا)

جبکہ صارم کچھ دیر کے لیے خاموش ہوا تھا !!

تم لوگوں سے بات کرنا فضول ہے میں خود ہی چلا جاؤں گا !(زید اٹھ کر اندر کی طرف گیا تھا)

تمہیں اس سے کیا مسئلہ ہے ؟؟(صارم نے آفان کی ترچھی نگاہوں سے دیکھتے پوچھا تھا)

آفان نے صارم کی طرف دیکھا تھا !

ن،نہ، نہیں ویسے ہی کہہ رہا تھا اپکو وہ پسند نہیں نہ اس لیے !!(آفان نے کچھ سنبھلتے کہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا صارم آفان سے اگر پیار کرتا تھا تو غصے میں اسکا اپنے آپ پر قابو نہیں تھا)

تم مجھے بات بتا رہے ہو سیدھی یا نہیں!(صارم جانتا تھا آفان ایسے ہی اسکے بارے میں ایسے بات نہیں کر سکتا تھا)

آخر آفان نے صارم کو ساری بات بتائی تھی کہ وہ دانین کو پسند کرتا ہے اور اپنی ساری عزت افزائی جو کہ وہ منال سے کروا چکا تھا !!!

صارم نے آفان کی طرف پہلے گھورا پھر سیدھا ہوا تھا !!

پہلی بات یہ کہ وہ میری منگیتر ہے اور عنقریب میری بیوی ہوگی

اور مجھے وہی چاہیے !

باقی رہی بات اسکی اکڑ کی تو وہ تمہارا بھائی ختم کرنا جانتا ہے لیکن اس کے بارے میں صرف میں ایسا بول سکتا ہوں تم نہیں!!(صارم آفان کو پتہ نہیں کیا باور کروانے کی کوشش کر رہا تھا)

ہمممم !!(آفان نے ایک اہ۔ہی بھری تھی)

اور ہاں جس کے بارے میں تم سوچ رہے ہو وہ کسی کی منگ ہے اور یہ بات برداشت نہیں کی جا سکتی کہ تم اس پر نظر رکھو بھول جاؤ اسے !!(صارم نے آخر ہر یہ بتانا بھی ضروری سمجھا)

وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے اس سے نہیں!!(آفان نے بھی بہت کچھ باور کرانا چاہا تھا)

چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا !!(صارم کہتا نکل گیا تھا)

اور آفان پیچھے بیٹھا اسکی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا !!!

****

آج ایک سپیشل پارٹی آرگنائز کروائی گئی تھی خاص طور پر حمین شاہ کے لیے جس میں سب کو انوائیٹ کیا گیا تھا !

ہر طرح کے بزنس کے لوگ وہاں موجود تھے ظاہری سی بات ہے حمین جیسے بزنس مین کے لیے تو کوئی بھی پارٹی ارینج کر سکتا تھا کیونکہ بزنس کی دنیا میں یہی چلتا تھا اور چلتا آیا ہے !!!

منال جو کہ آفس بیٹھی تھی وہاں اس نے سامنے لگی ایل سی ڈی پہ خبر چلتی دیکھی تھی !!

وہ ایک نظر میں اس نے ایک جھلک دیکھی تھی جہاں بزنس کے بارے نے ین رپورٹنگ جاری تھی حمین اور کچھ بزنس مین کی تصاویر تھیں !

منال نے غور سے دیکھا تھا ان تصاویر کو !!!

اس نے انٹر کام سے سجل کو بلایا تھا !!

کوئی پارٹی ہے ؟؟(منال کی نظریں ابھی ان آتی خبروں پر تھی)

جی میم اختر صاحب نے کروائی تھی ارینج !!آپ بھی انوائٹڈ ہیں !!(سجل نے بتایا تھا منال بہت کم جاتی تھی پارٹیز پہ اس لیے اس نے ایسے انویٹیشن بھی بتانے ضروری نہیں کہا تھا)

ہمممممم !! تمہیں میں نے اس کے بارے میں پتا کروانے کا کہا تھا کہا ہے کسی کو ؟؟(منال نے اب کی بار سجل کی طرف دیکھا تھا)

میم کرایا تھا پتہ انکے فادر ریٹائرڈ کرنل ہیں اور یہ ان کے پہلے بیٹے ہیں یعنی کے پہلی شادی سے ان کی ایک بہن بھی ہے اور ان کے فادر نے دوسری شادی بھی کی ہے جن سے ان کا ایک بیٹا اور بیٹی ہے اور یہ کہ انکی اپنے فادر نہیں بنتی یعنی کے یہ اس گھر میں رہتے تو ہیں پر سنا ہے کہ یہ ان سے بات نہیں کرتے ناراض ہیں نہ ہی انھوں نے اپنی دوسری ماں کو قبول کیا !!

اور ؟؟(منال نے دلچسپی سے پوچھا تھا)

اور یہ ان میرڈ ہیں انکی کوئی گرل گرینڈ بھی نہیں ہے !!(سجل نے اور میں یہ بتایا تھا)

میں نے اسکا رشتہ نہیں کرانا سجل مجھے یہ بتاؤ کہ یہ پاکستان کس نیت سے آیا ہے اور یہ کیسے جانتا ہے مجھے !!(منال نے اب کی بار سختی سے اسے دیکھتے کہا تھا)

میم وہ پاکستان اپنا بزنس شروع کرے آئے ہیں اور یہاں آنے ک انکا مقصد صرف ہم سے ڈیل کرنا تھا انھیں ہیلپ چاہیے تھی شاید !!(سجل نے بے زاری سے بتایا تھا کیونکہ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی)

وہ میرے بارے میں سب کچھ جانتا ہے سب کچھ اور میں اسکے بارے میں کچھ نہیں جان پا رہی اور یہ بات مجھے کھٹک رہی ہے وہ یہاں کوئی اچھے ارادوں سے نہیں آیا اگر وہ سب

جانتا ہے تو ضرور وہ مجھے نقصان پہنچائے گا !!(منال نے اب کے بار سجل کو وضاحت دینا چاہی تھی)

وہ اپکو کیوں نقصان پہنچائے گا لوگ اس پر مرتے ہیں !!(سجل نے فخریہ انداز سے کہا تھا)

ہاں تو اسی لیے تو وہ سر چڑھا ہوا ہے !!(منال نے غصے سے کہا تھا)

آپ کیا چاہتی ہیں ؟؟(سجل نے اب کی بار جاننا چاہا تھا)

منال نے سجل کے سوال پر غور کیا تھا اسے خود اس سوال کا جواب نہیں پتا تھا !!!

میں !!(منال نے کچھ سوچتے ایک لفظ نکالا تھا)

مجھے اسکی سمجھ نہیں آرہی(منال نے اب کی بار پینسل کو ہاتھ میں پکڑے گھماتے ہوئے کہا تھا)

آپ اسے سمجھ کر کیا کریں گی ؟(سجل نے نا سمجھی سے اگلا سوال کیا تھا)

جو وہ مجھے جان کر کرنا چاہ رہا ہے !!(منال نے جانے کس عالم میں بولا تھا وہ اسے بھی معلوم نہیں تھا)

سجل سر ہلاتی بھاگنے کا سوچتی بھاگی تھی خاک جو اسے کوئی سمجھ آئی ہو !!!

حمین شاہ ،کرنل کا بیٹا ،یعنی کہ بگڑا ہوا ،(منال نے جیسے ان پوائینٹس کو ہائی لائٹ کیا تھا)

****

کچھ ہی دن یوں ہی گزر گئے نہ صارم نے منال سے کسی قسم کا رابطہ کیا تھا اور نہ ہی منال نے کیا تھا ڈیل ہونے کے باوجود بھی ان میں سے کسی نے پہل نہیں کی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کی پہل کے انتظار میں تھے لیکن صارم نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا !!!

آخر منال نے پہل کی تھی وہ اس کے آفس گئی تھی آج !!

پہلے تو اسے کافی انتظار کرنا پڑا تھا صارم سے ملنے کا وہ صارم کے کیبین میں اس وقت اکیلی بیٹھی تھی چائے وغیرہ آگئی تھی اس کی مگر اس نے کسی بھی چیز کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا وہ اس روم میں لگی تصاویر دیکھ رہی تھی جن میں صارم کی کچھ بچپن کی تصاویر بھی تھیں منال اسے آرام سے پہچان گئی تھی اسے ابھی بھی یاد تھا کہ وہ بچپن میں کیسا دکھتا تھا کوئی بھی چیز ہوتی تو وہ صارم سے منال کو ضرور ملتی تھی ایک وقت میں ان کی دوستی تھی مگر کچھ ان خاندانوں نے مسائل کی یا یوں کہا جائے کے انا کی وجہ سے ملنا جلنا بند ہو چکا تھا مگر وقت ایک بار پھر ان خاندانوں کی دوستی کروا چکا تھا !!

صارم ایا تھا منال کی پشت دروازے کی طرف تھی وہ منال کے پیچھے آکر کھڑا ہوا تھا !!

نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا ؟؟(صارم نے اسکے کان کے پاس سے اس کی نظروں کے زاویے کو دیکھتے کہا تھا)

منال اچانک مڑی تھی وہ اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی وہ تھوڑا پیچھے ہوئی تھی !!

اچھا وقت تھا بچپن میں کاش سب ویسا ہی رہتا (صارم نے دراز میں سے ایک تصویر نکالتے اسکے سامنے رکھی تھی)

اس تصویر میں منال بھی تھی وہ ان کے بچپن کی تصویر تھی جس میں ان کی کھیلتے کی تصویریں تھیں !!

منال نے اس تصویر کو ہاتھ میں لیا تھا اور اسے غور سے دیکھا تھا !!

کچھ بھی ایک جیسا نہیں رہتا !!(منال نے اسکی بات جواب دیتے کہا تھا اور اس تصویر کو واپس میز پر رکھ دیا تھا)

ہاں بلکل وہ تو دیکھ کر ہی پتا چل جاتا ہے تم میں بہت چینجینگ آئی ہے !!(صارم نے آخر صاف گو بات کی تھی)

ہر کسی میں آتی ہے !!(منال نے حامی بھر لی تھی)

اگر میں کہوں کہ مجھے وہی منال چاہیے تو !!(صارم نے منال کی طرف دیکھتے کہا تھا)

منال نے اب کی بار سکی طرف دیکھا تھا !

وہ مسکرائی تھی !!

یعنی کہ !

میں ڈرپوک ،بزدل ،معصوم اور ہاں ہاں میں ہاں کہنے والی منال بن جاؤں دوبارہ (منال نے اسکی طرف مسکرا کر دیکھتے کہا تھا)

مجھے وہی منال پسند تھی!(صارم نے اب کی بار شاید التجائیں لہجے میں کہا تھا)

لیکن مجھے یہ منال پسند ہے! اور میں نے تو یہ نہیں کہا کہ تم وہ صارم بن جاؤ جو اپنی ہر چیز میں مجھے حصہ دیتا تھا میرے سٹینڈرڈ کا خیال کرتا تھا مجھے نیچا نہیں دکھاتا تھا (منال نے تھوڑا نارمل لہجہ کرتے کہا تھا)

صارم لاجواب ہوا تھا کچھ پل کے لیے !!!

تم بھکر جاؤ گی تو میں سمیٹ لوں گا !!!(صارم نے اب کی بار باور کرایا تھا کچھ)

گرا کر سنبھالنا ، بکھیر کر سمیٹنا سننے میں بھی اچھا نہیں لگتا اسے نیچا دکھانا کہتے ہیں (منال نے اسکے الفاظ کی تصحیح کی تھی)

صارم کے تاثرات اب اچھے خاصے بدلے تھے !!

کچھ لوگی نہیں ؟؟(صارم نے اب کی بار ٹاپک تبدیل کرنا چاہا تھا)

منال نے نفی میں سر ہلایا تھا یہ تاسف تھا اسے صارم پر !!

ہمممم !!(صارم نے لیپ ٹاپ کھولا تھا)

مجھے پروجیکٹ دیکھنا تھا !!(منال نے اپنے آنے کی وجہ بتائی تھی)

جانتا ہوں میں دکھاتا ہوں ایک بار زین اجائے!!(صارم نے اسے دیکھتے کہا تھا)

منال خاموش ہوئی تھی وہ جانتی تھی کہ زین اسکا دوست بھی ہے اور بزنس پارٹنر بھی!!!

یہ پروجیکٹ بہت محنت سے بنایا گیا ہے ہمارے سٹاف کی طرف سے میں امید کرتا ہوں کہ یہ لیک نہیں ہو گا اور اس کے ڈاکیومنٹ اپ کے پاس سیف رہیں گے یہ آئیڈیا ہمارا ہے اور ہمارا ہی رہنا چاہیے !!!(صارم نے کچھ وارننگز دی تھیں)

منال نے ترچھی نظروں سے دیکھا تھا کہ وہ اتنا بھی یقین نہیں کرتا اس پر کہ وہ اسکا پروجیکٹ کیوں کسی اور کو دے گی !!

مجھے کیا ملے گا یہ سب کر کے ؟؟(منال نے قدرے غصے سے کہا تھا)

صارم جو اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا اب مسکرایا تھا !!

محبت اور نفرت بہت کچھ کروا لیتی ہے !!(صارم نے مسکرا کر کہا تھا)

میری محبت اور میری نفرت دونوں کا ہی آپ سے کوئی واسطہ نہیں ہے ابھی تک !!(منال نے غصے سے سرخ ہوتے کہا تھا وہ جتنا خود کو کمپوز کرتی وہ اتنا ہی الٹا سوال کرتا تھا)

لیکن افسوس کوئی آپشن نہیں ہے آپکے پاس !!(صارم نے دوبارہ مسکرا کر کہا تھا)

وہ جانتی تھی وہ اسے زچ کرتا ہے تاکہ وہ کوئی سخت قدم لے لیکن اس بار وہ اپنے آپ پر الزام نہیں لگوانا چاہتی تھی !!!

کچھ ہی دیر میں زین،صارم اور منال آپ ے پروجیکٹ کو ڈسکس کنا شروع ہو چکے تھے !!!!

****

ہیلو منال کیسی ہو ؟؟(مس شازیہ نے منال کو کال کی تھی)

آئی ایم گڈ آپ کیسی ہیں !!

اچھا سنو آج شام ایک چھوٹی موٹی گیدرنگ ہے سو اوگی ؟؟(مس شازیہ نے اس سے پوچھتے کہا تھا وہ ہمیشہ اسے اپنے ہر فیملی اور بزنس فنکشنز پر ضرور بلاتی تھیں !!!!

کون کون آرہا ہے ؟؟(منال نے نارملی ہوچھا تھا کیونکہ وہ لوگوں کے حساب سے جاتی تھی)

ممممم !! ایک تم ،سونیہ ،صارم،زین اور انھوں نے ایک دو اور کا نام لیا تھا !!

اور ہاں حمین بھی !!(انھوں نے چہک کر کہا تھا)

منال کی آنکھوں میں ایک چمک آئی تھی !!

ہممممم ٹھیک ہے میں ضرور آؤں گی !!!(منال نے حامی بھری تھی)

چلو گڈ ہے !!!(شازیہ نے دو تین اور باتیں کرکے فون کاٹا تھا)

****

ڈاکٹر رانیہ ؟؟(میرب نے رانیہ کو پیچھے سے آواز دی تھی)

جی ؟؟(,رانیہ نے پہلی بار دیکھا تھا میرب کو)

وہ سر جاوید نے بتایا تھا آپ کے بارے میں وہ کہہ رہے تھے کہ میں آپ سے ڈسکس کر لوں امنہ کی فائل!!(میرب نے قدرے آرام سے کہا تھا)

جی وہ سو سائیڈ اٹیمپٹ جس نے کی تھی (رانیہ نے یاد کرتے کہا تھا)

جی وہی !!(میرب کہتے اسے ساتھ لے گئی تھی)

وہ دونوں اس کے کمرے میں گئی تھیں وہ لڑکی دکھنے میں نے حد خوبصورت تھی لیکن اس وقت اس کا حالت کچھ خاص ٹھیک نہیں تھی وہ دونوں آگے بڑھی تھیں اور اسکا نام وغیرہ پوچھا تھا اس نے پہلے تو ان دونوں کو دیکھا تھا پھر آہستگی سے جواب دیا تھا !!

آمنہ !!

اوہ بہت اچھا نام ہے آپکا!!(رانیہ نے مسکرا کر کہا تھا)

میں چھوٹی بچی نہیں ہوں !!(رانیہ نے غصے سے کہا تھا)

ہاں پر آپ نے حرکت تو چھوٹے بچوں والی ہی کی ہے اگر کوئی چیز نہ ملے تو اس کے لیے مرنے پہ آجاؤ لیکن یہ تو چھوٹے بچے بھی نہیں کرتے وہ بھی دو دھو کے چہ ہو جاتے ہیں آخر !!(رانیہ نے قدرے مسکراہٹ سے کہا تھا)

میرب خاموشی سے اسکی فائلز دیکھ رہی تھی اور ان کی باتیں سن رہی تھی !!

میں نہیں رہ سکتی اس کے بغیر !!(امنہ نے اپنی بات پر زور دیتے کہا تھا)

کچھ چیزیں ہمارے نصیب میں نہیں ہوتیں ان چیزوں پر خاموشی اختیار کرنا ہے ضروری ہوتا ہے !!(رانیہ اسے حقیقت سے ملانا چاہ رہی تھی)

مجھے خاموشی اختیار نہیں کرنی مجھے اگر زندہ رہنا ہے تو اسکے ساتھ رہنا ہے ورنہ نہیں رہنا (امنہ نے اپنے گالوں پر آتے آنسو صاف کرتے کہا تھا)

میرب نے رانیہ کی طرف دیکھا تھا !!

اسے صرف ایک خیال آیا تھا وہ تھا منال کا کہ اگر وہ یہاں ڈاکٹر رانیہ کی جگہ ہوتی تو یقیناً اس کی باتوں سے خود اسکا گلا دبا دیتی لیکن اگلے ہی لمحے دروازہ ناک ہوا تھا اور وہ باہر کو نکل گئی تھی !!

****

جی آپکی بیٹی اب خطرے سے باہر ہے !!(ڈاکٹر میرب نے آکر اس عورت کو خبر دی تھی جو کہ اپنی بیٹی کو لے کر آئی تھی)

کیا میں مل سکتی ہوں اس سے !!(اس عورت نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا میرب کو)

جی ضرور !!(میرب کہتے آگے بڑھی تھی)

تھوڑی دیر میں میرب اپنے کیبین میں پہنچی تھی !

اسکا دماغ سن ہو رہا تھا اسے سب یاد آرہا تھا اسے اس لڑکی کی اذیت میں اور اپنی اذیت میں کوئی فرق نظر نہیں آرہا تھا !!

وہ بھی تو مشہور ہو گئی تھی!!

سب ہی اسکی طلاق کے بارے میں جانتے تھے یہاں بھی لیکن اسے پھر بھی جاب پر رکھ لیا گیا تھا !!

جاوید صاحب ایک رسیدہ عمر کے ڈاکٹر تھے انکا ایک نام تھا لوگوں کو ہر قسم کا درس دینے اور موٹیویشن دینے میں وہ اہم۔کردار ادا کرتے تھے !!

ڈاکٹر جاوید نے میرب کو بلایا تھا وہ انکے بلانے پہ انکے پاس گئی تھی!!

ابھی جو پیشنٹ آئی تھیں انھیں شاید کسی سائکٹرسٹ کی ضرورت بھی پڑے سو ڈاکٹر رانیہ ہیں ان سے بات کر لیجیے گا آپ !!!(ڈاکٹر جاوید نے اس لڑکی کی رپورٹس دیکھتے کہا تھا)

جبکہ میرب اپنی ہی دھن میں کھوئی ہوئی تھی کہیں !!

ڈاکٹر میرب ؟؟(ڈاکٹر جاوید نے اس کی طرف دیکھتے پکارا تھا جو پسینے سے بری حالت میں تھی)

ج،جی سر !!(میرب نے ہوش میں آتے کہا تھا)

آپ ٹھیک ہیں بیٹا ؟؟(ڈاکٹر جاوید نے اسے پانی دیتے پوچھا تھا)

جی !!(میرب نے پانی کا گلاس منہ کو لگاتے کہا تھا)

آپ اپنے اپکو نارمل کریں آپ گھر چلی جائیں!!(ڈاکٹر جاوید نے اس کی حالت دیکھتے کہا تھا)

جی !!(میرب اٹھی تھی اور اس نے ڈرائیور کو کال کی تھی)

تھوڑی ہی دیر میں وہ گھر پہنچ چکی تھی !!!

افنان جیسے ہی گھر آیا تھا اس نے بازو پر پٹی تھی جسے دیکھتے کر عائشہ کو تو جیسے چکر آنے کو تھے سب ہی بھاگ کر اسکی طرف آئے تھے !!

یہ کیا ہوا ہے ؟؟(عائشہ چیختے ہوئی آئی تھی)

کچھ نہیں بس ذرا چوٹ لگ گئی تھی (افنان نے نارملی صوفے پہ بیٹھتے جواب دیا تھا)

میرب جو کہ کھانا اوپر دادی کے روم میں کے کے جانے لگی تھی وہی آگئی تھی !

آپ ٹھیک ہیں بھائی ؟؟(میرب نے بھی آخر پوچھا تھا کیونکہ اسے زخم کوئی چھوٹا نہیں لگا تھا
)

جی بچے میں ٹھیک ہوں (افنان نے مسکرا کر نرمی سے جواب دیا تھا)

میں ابھی کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں !!(عائشہ پریشانی میں کہتی کیچن کی طرف گئی تھی)

اپکو گولی لگی ہے ؟؟(میرب نے عائشہ کے جانے کے بعد پوچھنا ضروری سمجھا)

افنان نے حیرت سے دیکھا تھا اسے !!

ہمم بٹ پلیز کسی کو بتانا نہیں یہ بس ایسے ہی پولیس س مقابلے میں چھو کر گزری ہے بٹ میں ٹھیک ہوں وہ کیا ہے نہ میری۔بیوی پریشان ہو جاتی ہے اور میری بہن تو گھر سر پر اٹھا لے گی سو آئی کانٹ !!(افنان نے بے چارگی سے کہا تھا)

جس پر میرب مسکرا دی تھی !!!

اتنے میں افنان کی دادی نیچے آئی تھیں وہ آگے کو بڑھی تھیں آفنان کی طرف !!

افنان کے چہرے پہ عجیب سا تناؤ آیا تھا جو کہ میرب نے اور عائشہ نے اچھے سے محسوس کیا تھا !!

کیا۔ہوا میرے بچے تم ٹھیک ہو ؟؟؟(فاطمہ بیگم نے آگے آگے اس کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا)

آپکے دیے گئے زخم سے چھوٹا ہی ہے یہ !!(افنان نے تن کے کہا تھا اور وہاں سے اٹھ کر کمرے میں چلا گیا تھا)

فاطمی بیگم وہیں بیٹھی آنسو بہانے لگی تھیں !!

زندگی واپسی کا راستہ نہیں دیتی اور جب واپسی کا راستہ نہیں ہو تو وہ پچھتاوے گلے میں اٹکے کانٹے کی طرح ہو جاتے ہیں جو نہ تو اگلے جاتے ہیں اور نہ نگلے جاتے ہیں !!

میرب نے انھیں سہارا دیا تھا اور اوپر لے گئ تھی !!!

سر پتا چلا ہے کہ منال سکندر خان کی ڈیل ہو چکی ہے !!(حمین کے سیکرٹریٹ نے آکر اسے بتایا تھا)

حمین نے ترچھی نگاہ ڈالی تھی اس پر !!

صارم دلاور خان !!(اس نے اسکی نگاہوں کے زاویے سے آگے بتایا تھا)

ہمممم ٹھیک ہے !!(حمین نے اس سے زیادہ بات نہیں کی تھی)

سر اب کیا کرنا ہے ؟؟(اس نے آگے کا لائحہ عمل پوچھا تھا)

کونسٹرکشن شروع کروا دو !!(حمین کہتے اپنا اٹھا کر باہر نکل گیا تھا)

مجھے اس بندے کی سمجھ نہیں آسکتی کبھی پتا نہیں کیوں اچھا خاصا دبئ چھوڑ کے پاکستان آ پڑا ہے (سیکرٹریٹ منہ میں بڑ ڑارے فائلز اٹھا رہا تھا جو وہ دکھانے کے لیے لایا تھا مگر اس شخص نے دیکھنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا)

منال سڑک پر کھڑی ڈرائیور کو کال کرے میں مصروف تھی کہ ایک گاڑی آکر رکی تھی !

ایوری تھنگ از فائن ؟؟(حمین نے اس کے پاس گاڑی روکتے کہا تھا)

منال نے اسے دیکھا تھا !!

جی بس گاڑی خراب ہو گی سو!!(منال نے اسکی بات کا جواب دیا تھا جو کہ اس کی گاڑی کہ طرف دیکھ رہا تھا)

آئیں میں اپکو ڈراپ کر دیتا ہوں!!(حمین نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھتے کہا تھا)

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا وہ تو اس شخص کو ملنا چاہتی تھی اور یہ ایک بہتر موقع تھا وہ اسے گنوا نہیں سکتی تھی !

اوکے !!(منال نے بنا کسی بھی قسم کی مزاحمت کے بغیر بیٹھنا ضروری سمجھا تھا)

وہ آرام سے بیٹھ چکی تھی !!

اسے اپنے گھر کا راستہ بتایا تھا اس نے !!

اپکو تو یہاں کا کچھ خاص پتا نہیں ہو گا یعنی علاقے کا بھی (منال نے کچھ سوچتے کہا تھا)

نہیں ایسا نہیں ہے !!(حمین نے مختصر جواب دیا تھا)

وہ جتنا اس شخص کے بارے میں جاننا چاہتی تھی وہ اتنا مختصر جواب دیتا تھا !!

آئی ایم سوری !!(منال نے کچھ سوچتے بات شروع کی تھی)

دیٹس ناٹ اگ ڈیل مس منال میں نے کونسٹرکشن سٹارٹ کروا دی ہے (حمین نے ہلکا سا مسکرا کر جواب دیا تھا)

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا اس نے پوچھا تک نہیں تھا کہ وہ کیوں سوری کہہ رہی ہے اور اسے معلوم تھا !!

اپکو نہیں لگتا کہ آپ لوگوں کے بارے میں زیادہ انفارمیشن رکھتے ہیں !!(منال نے تھوڑا سخت لہجہ اپناتے کہا تھا)

میں جس چیز کے بارے میں چاہتا ہوں صرف اسی کے بارے میں انفارمیشن رکھتا ہوں !!(حمین نے سنجیدگی سے کہا تھا)

کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ آپ مجھ سے کیسے واقف ہیں اور آپ مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے !!(منال نے آخر اپنا سوال کیا تھا)

اب یہ بات آپ پوچھنے کا حق نہیں رکھتیں کیونکہ آپ میری آفر ٹھکرا چکی ہیں !!(حمین نے آرام سے جواب دیا تھا لیکن اس کے یہ آرام سے جواب منال کو غصہ دلا رہے تھے)

منال نے مٹھی بھنچی تھی !!

اپکو نہیں لگتا کہ آپ کچھ ضرورت سے زیادہ فخری ہیں!!(منال نے غصے سے کہا تھا)

ہو سکتا ہے اور ہو گا بھی !!

آپ نے اپنا بزنس اپنے باپ دادا کی جائداد کا سہارا لیتے سٹارٹ کیا ہے اور میں نے اپنے بل بوتے پر فرق تو ہو گا !!(حمین نے اب کی بار سٹیرنگ پہ سختی کرتے کہا تھا ظاہری بات تھی اسے کچھ تو غصہ آنا تھا اس کی آفر کو یوں نظر انداز کرنے کا پر کہہ وہ پھر بھی مسکرا کر رہا تھا)

چلیں مجھے اب افسوس نہیں ہو گا آپکی افر ٹھکرانے کا (منال نے بھی جل کر کہا تھا)

ہمم ہر صارم دلاور خان کی آفر قبول کرنے پر ضرور ہو گا !!(وہ نا چاہتے بھی بول چکا تھا)

منال نے اب کی بار اسکی طرف حیرت سے دیکھا تھا !!

سٹاپ دا کار !!(منال چیخی تھی)

حمین نے گاڑی نہیں روکی تھی !

سٹاپ دا کار مسٹر حمین !!(منال دوبارہ چیخی تھی)

میں راستے میں چھوڑنے والوں میں سے نہیں ہوں اور مجھے راستے پہ چھوڑنے والوں سے بھی نفرت ہے سو پلیز آپ اپنے غصے پہ قابو پا سکتی ہیں !!(حمین نے اب کی بار اسکی طرف دیکھتے کہا تھا)

حمین نے اب کے بار اسکے گھر کے سامنے گاڑی روکی تھی !!

ایک بات تو آج منال کو پکی ہوئی تھی وہ شخص اس کے بارے میں ہر انفارمیشن رکھے ہوئے تھا اسکے گھر کے عین سامنے گاڑی روکنا ،کیس کا پتا ہونا ،ڈیل۔اور صارم سب !!

وہ دن جلد آئے گا جب آپکی اصلیت مجھ پر عیاں ہوگی مسٹر حمین شاہ !!کیونکہ آپ جو دکھتے ہیں وہ ہیں نہیں آپ مجھے ایسے امپریس نہیں کر سکتے !(منال نے نفرت سے اسے دیکھتے کہا تھا)

حمین شاہ امپریس نہیں کرتا ڈومینیٹ ہوتا ہے !!(حمین نے مسکرا کر جواب دیا تھا وہ۔جانتا تھا وہ اسے پزل کر چکا ہے)

اینی ویز تھینک یو !!

(منال نے آخر فرض ادا کرنا ضروری سمجھا)

حمین بس مسکرایا تھا اور گاڑی بھگا کر لے گیا تھا منال نے دور تک اسکی گاڑی کا تعاقب کیا تھا !!

منال اندر آئی تھی کوئی بھی نہیں تھا وہاں اسے آج ہال میں کوئی بھی نظر نہیں آیا تھا وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں گئی تھی فلحال اسکا کسی سے بھی ملنے جا دل نہیں تھا وہ بھی جلدی میں اوپر جا چکی تھی !!

میرب جو کہ کوئی فائل پڑھ رہی تھی منال نے اسے دیکھا تھا جو کہ مصروف ڈی دکھ رہی اور کچھ تھکی بھی !!

کیسا رہا آج کا دن تمہارا ؟؟(منال نے اپنی گھڑی اتارتے پوچھا تھا اس سے)

سہی تھا !!تم بتاؤ ؟؟(میرب نے اب کے بار فائل بند کی تھی)

آج کا دن میرا تھا ہی نہیں!!(منال نا چاہتے ہوئے بھی بول گئی تھی)

مطلب ؟؟(میرب نے نا سمجھیں سے پوچھا تھا)

نہیں ویسے ہی مزاق کر رہی تھی (منال نے ہلکے سے مسکرا کر کہا تھا)

تم مذاق بھی کر لیتی ہو ؟؟(میرب نے طنزیہ کہا تھا)

منال نے کوئ رد عمل نہیں دیا تھا !!!

منال فریش ہو کر باہر آئی تھی میرب سو چکی تھی!!

منال نیچے آئی تھی نہ تو اسے نیند آرہی تھی اس لیے وہ نیچے آگئ تھی !!

کافی کا مگ پکڑتے وہ وہی بیٹھ گئ تھی !

ہیلو ؟؟(دعا نے پیچھے سے آکر ڈرایا تھا منال کو)

تم ابھی تک جاگ رہی ہو ؟(منال نے مصنوعی غصے سے کہا تھا)

آپ بھی تو جاگ رہی ہیں !!(دعا نے اسکے سامنے صوفے پہ بیٹھتے کہا تھا)

منال خاموش رہی تھی اب کی بار !!

صبح گھر ہی ہیں نہ آپ؟(دعا نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا تھا)

ہمم خیریت ہے ؟(منال نے کوفی کا مگ لبوں کو لگاتے پوچھا تھا)

کل کہیں چلیں ؟؟(دعا نے اب کہ اسکے پاس صوفے پہ آتے کہا تھا)

کہاں ؟(منال نے اب کی بار کافی کا مگ رکھا تھا)

کہیں بھی !!

بھائی کے ساتھ چلے جانا میں کل ریسٹ کروں گی !!

بھائی تو نہیں لے کے جا سکیں گے پتہ تو ہے اپکو !!!

کیوں (منال نے حیرت سے پوچھا تھا)

اب یہ نہ کہیے گا کہ اپکو نہیں پتا !!(دعا نے تھوڑا سب غصے سے کہا تھا)

نہیں پتہ کیا ہوا کوئی میٹنگ ہیں انکی کیا ؟؟(منال نے اب کی بار اپنا فون دیکھتے کہا تھا)

ان کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے اور ان کے بازو پہ چوٹ بھی لگی ہے !!

لیکن وہ ٹھیک ہیں اب اللہ کا شکر ہے اور (دعا بولتی گئی تھی مگر اگلے ہی لمحے منال اوپر کی طرف دوڑی تھی)

دعا بھی پیچھے کو بھاگی تھی !

منال نے افنان کا کمرہ توڑنے کی۔حد تک بجایا تھا !!

دروازہ کھلا تو وہ اندر کی جانب لپکی تھی !

کیا ہوا ہے اپکو ٹھیک ہیں آپ ؟؟(منال فکر مندی سے اس کے پاس گئی تھی)

ہاں میں ٹھیک ہوں تم پریشان نہیں ہو !!(افنان نے مسکراتے کہا تھا)

یہ ایکسیڈینٹ ہوا ہے ؟؟(منال نے صرف بازو کو زخمی دیکھا تھا اور اسکی تو گاڑی بھی ٹھیک ٹھاک نیچے کھڑی تھی)

منال نے ترچھی نگاہوں سے افنان کو دیکھا تھا !!

یہ ایکسیڈینٹ نہیں ہے !!(منال نے اب کی بار اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے پوچھا نہیں بلکہ بتایا تھا)

افنان خاموش ہوا تھا !!

بتانا بھی ضروری نہیں سمجھتے آپ کچھ !!(منال اب غصے سے بھڑکی تھی)

ایسا نہیں ہے میں نے تمہیں آتے ہوئے دیکھا تھا تم تھوڑی تھکی تھی تو سوچا صبح مل لوں گا !!

کیا ہوا ہے ں تایے !!(منال نے مکمل اس کی بات کو اگنور کرتے پوچھا تھا)

یار بس ایک چھوٹا موٹا کیس تھا بس اسی مقابلے کے دوران تھوڑی لگ گئ !!(آفنان نے اب کی بار سچ بولا تھا)

ہمممم !! صبح پھر میں اپنے ساتھ جاؤں گی ہاسپیٹل چیک اپ کروانے دوبارہ !!(منال نے تھوڑا زور دیتے کہا تھا)

عائشہ بس ان کی باتیں سن رہی تھی منال سے اسکی بات کبھی بھی نہیں ہوئی تھی جو بات عائشہ کو پسند نہیں آئی تھی خاص ان کے گھر میں تو واقعی ایسا نہیں ہوتا تھا سب ساتھ رہتے وقت گزارتے !!

وہ تو بس یہ سوچتی تھی کہ صارم اور منال کا رشتہ چلے گا کیسے!!

چلیں اوکے سوری ڈسٹرب کیا !!(منال نے اب عائشہ کی طرف دیکھ کر شرمندگی سے کہا تھا)

افنان مسکرا دیا تھا !!

منال آرام سے باہر نکلی تھی اور اپنے کمرے کی طرف گئی تھی !!!

آج سنڈے تھا سب ہی گھر تھے افنان منال نیچے آئی تھی تو سب اسے وہیں ملے تھے اب تو میرب بھی ان سب کے ساتھ توڑا گھل مل گئی تھی !!

اسلام علیکم!!(منال نے سب کو سلام کیا تھا)

زہے نصیب !!(یہ دعا تھی)

منال نے اسے گھورا تھا اور اس کے ساتھ بیٹھی دانین کو دیکھا تھا جو خاموش تھی !!

چلیں ہم ہسپتال ؟؟(منال نے افنان کو دیکھتے کہا تھا)

ہاں ٹھیک ہے (افنان جانتا تھا وہ ایسے نہیں مانے گی)

بلال آتا ہو گا وہ لے جائے گا افنان کو(ریاست خان نے آرام سے کہا تھا)

نہیں میں لے جاؤں گی !!(منال نے اب کی بار تھوڑا سخت لہجے سے کہا تھا)

منال وہاں سے افنان کو لیے ہاسپٹل گئی تھی !!

میرب جو کہ لان میں بیٹھی تھی اسکے ساتھ دعا بھی تھی وہ دونوں باتیں کرنے میں مصروف تھیں کہ بلال آیا تھا !

السلام علیکم !!(بلال نے ترچھی نگاہوں سے میرب کو دیکھا تھا نہ تو وہ اسے جانتا تھا نہ پہلے کبھی دیکھا ہی تھا)

دعا نے بھی عجیب منہ ہی بنایا تھا کیونکہ اسے بھی یہ بندہ کچھ پسند نہیں تھا اسکی حرکتوں کی وجہ سے !!

ان دونوں نے ہی جواب نہیں دیا تھا میرب خود نہیں جانتی تھی اس لیے وہ اٹھ کر جانے لگی تھی کہ بلال نے بلا کی بے شرمی سے اسکا ہاتھ پکڑا تھا !!

کدھر جا رہی ہیں اپنا انٹرو تو کروا دیں !!(بلال نے اس پر نگاہ ڈالتے کہا تھا)

میرب یک دم ڈری تھی ابھی تو سکا ڈر ختم ہونے لگا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اس نے ایک زور دار تھپڑ مارا تھا بلال کو !

کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں انکا ہاتھ (دعا آگے آئی تھی اور میرب کو چھڑوانا چاہا تھا)

منال پیچھے سے آئی تھی اور اس شخص کو دور کیا تھا میرب سے دل تو تھا کہ ایک اور تھپڑ جڑ دے وہ بلال کو !

افنان پیچھے ہی تھا اس سے پہلے بلال الٹا اس پر ہاتھ اٹھاتا افنان اسے روک چکا تھا !!

تم جیسے گھٹیا شخص کا اس گھر میں آنا اب بند ہو جانا چاہیے نہ !!(منال غصے سے پھنکاری تھی)

بلال کا دل کیا تھا کہ منال کو اس وقت جان سے مار دے !!

تم جیسا گھٹیا شخص آج تک نہیں دیکھا میں نے دفع ہو جاو یہاں سے اور آئندہ اپنی شکل نہ دکھانا (منال جانتی تھی۔اسے وہ جب بھی آتا تھا منال کو تنگ ضرور کرتا تھا اور آج میرب کو کیا تھا اس نے اس کی آواز اتنی بلند تھی کہ سب بہت آگئے تھے)

منال !!(ریاست خان نے اسے روکنا چاہا تھا)

کیا منال !! آپ کے گھر میں کوئی لڑکی محفوظ نہیں رہتی اس گھٹیا شخص کے آنے پر اور آپ پھر بھی اسے بلا لیتے ہیں سب جانتے ہوئے بھی کہ یہ سدھر جائے گا! گھٹیا پن انسان کے اندر سے کبھی نہیں جاتا اپکو سمجھ کیوں نہیں آتی !!(منال نے اب کے قدرے غصے سے کہا تھا)

منال تم بھول رہی ہو کہ وہ میرا بیٹا ہے !!(اتنے میں منال کی پھپھو بولی تھیں وہ اپنے بیٹے کی اتنی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتی تھیں)

آج تک یہی یاد تھا اسی لیے چپ رہی ہوں آپ کے اس بیٹے کو تو کوئی دشمن بھی اپنی بیٹی نہ دے مجھے امید ہے کہ دادا جان سب جان کر بھی اپنی پوتی کی زندگی برباد نہیں کریں !!(منال نے ریاست خان کی طرف دیکھتے کہا تھا)

اوہ تو یہ تم بتاؤ گی اب !! تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے زرا بتانا سارا سارا دن اپنے بزنس کے نام پر تم باہر رہتی ہو اور لڑکوں کی گاڑیوں پر آتی ہو وہ سب !!(منال کی پھپھو تو جیسے برسی تھیں)

منال کا غصہ ساتوں آسمان پر پہنچا تھا اس سے پہلے وہ آگے بڑھتی افنان اسکا ہاتھ پکڑ چکا تھا !

اچھا بس !! بہت ہو گیا سب اپنے اپنے کمروں میں جاؤ !!(ریاست خان نے بات ختم کرنا چاہی تھی)

بات ختم نہیں ہوگی آج فیصلہ ہو گا کہ اس شخص کے کرتوتوں پر پردہ کب تک ڈلے گا اور دانین کی شادی اس سے نہیں ہوگی !!(منال غصے کی انتہا پہ بولی تھی سارا خون جیسے غصے سے منہ پر اتر آیا ہو)

خاموشی چھائی تھی !

میں یہ شادی نہیں کروں گی !!(دانین نے آخر ہمت کرتے کہا تھا)

جس پر سب کی نظریں اس پر گئیں تھیں !!

لو جی دے لیں ان کو چھوٹ ابا جی اب اسی وجہ سے میں کہتی تھی کہ نہ دیں لڑکیوں کو اتنی آزادی پر نہیں دیکھ لیا انجام اب آپ کے فیصلے بدلے جائیں گے !(منال کی پھپھو نے ہر بڑی سے دانتین کی بات کو دبانا چاہا تھا)

بس !!!ایک لفظ اور نہیں!!(ریاست خان انگلی دکھاتے بولے تھے اور خاموشی سے اوپر جا چکے تھے)

میرب بیٹا آجاؤ آپ اوپر چلیں!!(افنان نے میرب کو دیکھا تھا جو اس وقت آنسوؤں کے ساتھ وہاں بت بن کر کھڑی تھی)

بلال کی یہ حرکات پہلے بھی تھیں جنہیں بس اگنور کر دیا تھا جاتا ہے لیکن یہاں منال کے وعدے کی بات تھی !!

سوری!!(منال نے میرب کے پاس آتے کہا تھا)

تمہارے دادا جان بہت غصے میں تھے کیا ؟(میرب نے ڈرتے پوچھا تھا)

نہیں!(منال نے معمولی سا جواب دیا تھا)

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا بس مجھے خود پتا نہیں چلا !!(میرب نے اب منال کی طرف دیکھتے کہا تھا)

منال نے بھی میرب کی طرف دیکھا تھا !

ایسا کچھ نہیں ہے تم نے جو بھی کی سو فیصد ٹھیک کیا ہے آیندہ وہ یہاں نہیں آئے گا ڈونٹ وری !!(منال نے میرب کو تسلی دیتے کہا تھا)

تمہیں کیا ہوا ہے کیا موت آرہی ہے تمہیں اس وقت (صارم نے زید کی کال پر اس کے پاس باہر لان میں اتے کہا تھا)

میرے ساتھ چلو گے ؟؟(زید نے سیدھا سوال کیا تھا)

کہاں (صارم نے حیرت سے پوچھا تھا)

خان ہاؤس !!(زید نے جھٹ سے کہا تھا)

صارم نے زید کی طرف دیکھا تھا !

تکلیف ؟؟(صارم نے غصے سے کہا تھا)

بھائی کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے سو !!(زید نے بات کو سنبھالا تھا)

میں فون کر لوں گا میں نہیں جا رہا !!(صارم نے کوری نہ کی تھی)

کیوں تم تو آخر داماد اس گھر کے (زید نے اب کی مذاق سے کہا تھا)

ہاں ہاں !پھول پھینکے جائیں گے میرے اوپر منال کی طرف سے !!(صارم نے جھل بھن کر کہا تھا)

بھائی نہ کریں ان سے شادی !!(آفان ابھی اتے ہی کہا تھا)

صارم نے اسے نا سمجھی سے دیکھا تھا اور زید نے غصے سے !!

کیوں ؟؟(صارم کے تاثرات سنجیدہ ہوئے تھے)

کیونکہ وہ اس قابل نہیں کہ ہمارے گھر کی بہو بنیں !!(آفان غصے سے بولا تھا جو بھی تھا وہ منال کا ایٹیٹیود برداشت کرنے والے نہیں تھے)

آفان !!(زید نے غصے سے اسے دیکھا تھا)

جبکہ صارم کچھ دیر کے لیے خاموش ہوا تھا !!

تم لوگوں سے بات کرنا فضول ہے میں خود ہی چلا جاؤں گا !(زید اٹھ کر اندر کی طرف گیا تھا)

تمہیں اس سے کیا مسئلہ ہے ؟؟(صارم نے آفان کی ترچھی نگاہوں سے دیکھتے پوچھا تھا)

آفان نے صارم کی طرف دیکھا تھا !

ن،نہ، نہیں ویسے ہی کہہ رہا تھا اپکو وہ پسند نہیں نہ اس لیے !!(آفان نے کچھ سنبھلتے کہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا صارم آفان سے اگر پیار کرتا تھا تو غصے میں اسکا اپنے آپ پر قابو نہیں تھا)

تم مجھے بات بتا رہے ہو سیدھی یا نہیں!(صارم جانتا تھا آفان ایسے ہی اسکے بارے میں ایسے بات نہیں کر سکتا تھا)

آخر آفان نے صارم کو ساری بات بتائی تھی کہ وہ دانین کو پسند کرتا ہے اور اپنی ساری عزت افزائی جو کہ وہ منال سے کروا چکا تھا !!!

صارم نے آفان کی طرف پہلے گھورا پھر سیدھا ہوا تھا !!

پہلی بات یہ کہ وہ میری منگیتر ہے اور عنقریب میری بیوی ہو گی

اور مجھے وہی چاہیے !

باقی رہی بات اسکی اکڑ کی تو وہ تمہارا بھائی ختم کرنا جانتا ہے لیکن اس کے بارے میں صرف میں ایسا بول سکتا ہوں تم نہیں!!(صارم آفان کو پتہ نہیں کیا باور کروانے کی کوشش کر رہا تھا)

ہمممم !!(آفان نے ایک اہ۔ہی بھری تھی)

اور ہاں جس کے بارے میں تم سوچ رہے ہو وہ کسی کی منگ ہے اور یہ بات برداشت نہیں کی جا سکتی کہ تم اس پر نظر رکھو بھول جاؤ اسے !!(صارم نے آخر ہر یہ بتانا بھی ضروری سمجھا)

وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے اس سے نہیں!!(آفان نے بھی بہت کچھ باور کرانا چاہا تھا)

چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا !!(صارم کہتا نکل گیا تھا)

اور آفان پیچھے بیٹھا اسکی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا !!!

آج ایک سپیشل پارٹی آرگنائز کروائی گئی تھی خاص طور پر حمین شاہ کے لیے جس میں سب کو انوائیٹ کیا گیا تھا !

ہر طرح کے بزنس کے لوگ وہاں موجود تھے ظاہری سی بات ہے حمین جیسے بزنس مین کے لیے تو کوئی بھی پارٹی ارینج کر سکتا تھا کیونکہ بزنس کی دنیا میں یہی چلتا تھا اور چلتا آیا ہے !!!

منال جو کہ آفس بیٹھی تھی وہاں اس نے سامنے لگی ایل سی ڈی پہ خبر چلتی دیکھی تھی !!

وہ ایک نظر میں اس نے ایک جھلک دیکھی تھی جہاں بزنس کے بارے نے ین رپورٹنگ جاری تھی حمین اور کچھ بزنس مین کی تصاویر تھیں !

منال نے غور سے دیکھا تھا ان تصاویر کو !!!

اس نے انٹر کام سے سجل کو بلایا تھا !!

کوئی پارٹی ہے ؟؟(منال کی نظریں ابھی ان آتی خبروں پر تھی)

جی میم اختر صاحب نے کروائی تھی ارینج !!آپ بھی انوائٹڈ ہیں !!(سجل نے بتایا تھا منال بہت کم جاتی تھی پارٹیز پہ اس لیے اس نے ایسے انویٹیشن بھی بتانے ضروری نہیں کہا تھا)

ممم !! تمہیں میں نے اس کے بارے میں پتا کروانے کا کہا تھا کہا ہے کسی کو ؟؟(منال نے اب کی بار سجل کی طرف دیکھا تھا)

میم کرایا تھا پتہ انکے فادر ریٹائرڈ کرنل ہیں اور یہ ان کے پہلے بیٹے ہیں یعنی کے پہلی شادی سے اور ان کے فادر نے دوسری شادی بھی کی ہے جن سے ان کا ایک بیٹا اور بیٹی ہے اور یہ کہ انکی اپنے فادر نہیں بنتی یعنی کے یہ اس گھر میں رہتے تو ہیں پر سنا ہے کہ یہ ان سے بات نہیں کرتے ناراض ہیں نہ ہی انھوں نے اپنی دوسری ماں کو قبول کیا !!

اور ؟؟(منال نے دلچسپی سے پوچھا تھا)

اور یہ ان میرڈ ہیں انکی کوئی گرل گرینڈ بھی نہیں ہے !!(سجل نے اور میں یہ بتایا تھا)

میں نے اسکا رشتہ نہیں کرانا سجل مجھے یہ بتاؤ کہ یہ پاکستان کس نیت سے آیا ہے اور یہ کیسے جانتا ہے مجھے !!(منال نے اب کی بار سختی سے اسے دیکھتے کہا تھا)

میم وہ پاکستان اپنا بزنس شروع کرے آئے ہیں اور یہاں آنے ک انکا مقصد صرف ہم سے ڈیل کرنا تھا انھیں ہیلپ چاہیے تھی شاید !!(سجل نے بے زاری سے بتایا تھا کیونکہ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی)

وہ میرے بارے میں سب کچھ جانتا ہے سب کچھ اور میں اسکے بارے میں کچھ نہیں جان پا رہی اور یہ بات مجھے کھٹک رہی ہے وہ یہاں کوئی اچھے ارادوں سے نہیں آیا اگر وہ سب جانتا ہے تو ضرور وہ مجھے نقصان پہنچائے گا !!(منال نے اب کے بار سجل کو وضاحت دینا چاہی تھی)

وہ اپکو کیوں نقصان پہنچائے گا لوگ اس پر مرتے ہیں !!(سجل نے فخریہ انداز سے کہا تھا)

ہاں تو اسی لیے تو وہ سر چڑھا ہوا ہے !!(منال نے غصے سے کہا تھا)

آپ کیا چاہتی ہیں ؟؟(سجل نے اب کی بار جاننا چاہا تھا)

منال نے سجل کے سوال پر غور کیا تھا اسے خود اس سوال کا جواب نہیں پتا تھا !!!

میں !!(منال نے کچھ سوچتے ایک لفظ نکالا تھا)

مجھے اسکی سمجھ نہیں آرہی(منال نے اب کی بار پینسل کو ہاتھ میں پکڑے گھماتے ہوئے کہا تھا)

آپ اسے سمجھ کر کیا کریں گی ؟(سجل نے نا سمجھی سے اگلا سوال کیا تھا)

جو وہ مجھے جان کر کرنا چاہ رہا ہے !!(منال نے جانے کس عالم میں بولا تھا وہ اسے بھی معلوم نہیں تھا)

سجل سر ہلاتی بھاگنے کا سوچتی بھاگی تھی خاک جو اسے کوئی سمجھ آئی ہو !!!

حمین شاہ ،کرنل کا بیٹا ،یعنی کہ بگڑا ہوا ،(منال نے جیسے ان پوائینٹس کو ہائی لائٹ کیا تھا)

کچھ ہی دن یوں ہی گزر گئے نہ صارم نے منال سے کسی قسم کا رابطہ کیا تھا اور نہ ہی منال نے کیا تھا ڈیل ہونے کے باوجود بھی ان میں سے کسی نے پہل نہیں کی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کی پہل کے انتظار میں تھے لیکن صارم نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا !!!

آخر منال نے پہل کی تھی وہ اس کے آفس گئی تھی آج !!

پہلے تو اسے کافی انتظار کرنا پڑا تھا صارم سے ملنے کا وہ صارم کے کیبین میں اس وقت اکیلی بیٹھی تھی چائے وغیرہ آگئی تھی اس کی مگر اس نے کسی بھی چیز کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا وہ اس روم میں لگی تصاویر دیکھ رہی تھی جن میں صارم کی کچھ بچپن کی تصاویر بھی تھیں منال

اسے آرام سے پہچان گئی تھی اسے ابھی بھی یاد تھا کہ وہ بچپن میں کیسا دکھتا تھا کوئی بھی چیز ہوتی تو وہ صارم سے منال کو ضرور ملتی تھی ایک وقت میں ان کی دوستی تھی مگر کچھ ان خاندانوں نے مسائل کی یا یوں کہا جائے کے انا کی وجہ سے ملنا جلنا بند ہو چکا تھا مگر وقت ایک بار پھر ان خاندانوں کی دوستی کروا چکا تھا !!

صارم ایا تھا منال کی پشت دروازے کی طرف تھی وہ منال کے پیچھے آکر کھڑا ہوا تھا !!

نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا ؟؟(صارم نے اسکے کان کے پاس سے اس کی نظروں کے زاویے کو دیکھتے کہا تھا)

منال اچانک مڑی تھی وہ اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی وہ تھوڑا پیچھے ہوئی تھی !!

اچھا وقت تھا بچپن میں کاش سب ویسا ہی رہتا (صارم نے دراز میں سے ایک تصویر نکالتے اسکے سامنے رکھی تھی)

اس تصویر میں منال بھی تھی وہ ان کے بچپن کی تصویر تھی جس میں ان کی کھیلتے کی تصویریں تھیں !!

منال نے اس تصویر کو ہاتھ میں لیا تھا اور اسے غور سے دیکھا تھا !!

کچھ بھی ایک جیسا نہیں رہتا !!(منال نے اسکی بات جواب دیتے کہا تھا اور اس تصویر کو واپس میز پر رکھ دیا تھا)

ہاں بلکل وہ تو دیکھ کر ہی پتا چل جاتا ہے تم میں بہت چینجینگ آئی ہے !!(صارم نے آخر صاف گو بات کی تھی)

ہر کسی میں آتی ہے !!(منال نے حامی بھر لی تھی)

اگر میں کہوں کہ مجھے وہی منال چاہیے تو !!(صارم نے منال کی طرف دیکھتے کہا تھا)

منال نے اب کی بار سکی طرف دیکھا تھا !

وہ مسکرائی تھی !!

یعنی کہ !

میں ڈرپوک ،بزدل ،معصوم اور ہاں ہاں میں ہاں کہنے والی منال بن جاؤں دوبارہ (منال نے اسکی طرف مسکرا کر دیکھتے کہا تھا)

مجھے وہی منال پسند تھی!(صارم نے اب کی بار شاید التجائیں لہجے میں کہا تھا)

لیکن مجھے یہ منال پسند ہے! اور میں نے تو یہ نہیں کہا کہ تم وہ صارم بن جاؤ جو اپنی ہر چیز میں مجھے حصہ دیتا تھا میرے سٹینڈرڈ کا خیال کرتا تھا مجھے نیچا نہیں دکھاتا تھا (منال نے تھوڑا نارمل لہجہ کرتے کہا تھا)

صارم لاجواب ہوا تھا کچھ پل کے لیے !!!

تم بھکر جاؤ گی تو میں سمیٹ لوں گا !!!(صارم نے اب کی بار باور کرایا تھا کچھ)

گرا کر سنبھالنا ، بکھیر کر سمیٹنا سننے میں بھی اچھا نہیں لگتا اسے نیچا دکھانا کہتے ہیں (منال نے اسکے الفاظ کی تصحیح کی تھی)

صارم کے تاثرات اب اچھے خاصے بدلے تھے !!

کچھ لوگی نہیں ؟؟(صارم نے اب کی بار ٹاپک تبدیل کرنا چاہا تھا)

منال نے نفی میں سر ہلایا تھا یہ تاسف تھا اسے صارم پر !!

ہمممم !!(صارم نے لیپ ٹاپ کھولا تھا)

مجھے پروجیکٹ دیکھنا تھا !!(منال نے اپنے آنے کی وجہ بتائی تھی)

جانتا ہوں میں دکھاتا ہوں ایک بار زین اجائے!!(صارم نے اسے دیکھتے کہا تھا)

منال خاموش ہوئی تھی وہ جانتی تھی کہ زین اسکا دوست بھی ہے اور بزنس پارٹنر بھی!!!

یہ پروجیکٹ بہت محنت سے بنایا گیا ہے ہمارے سٹاف کی طرف سے میں امید کرتا ہوں کہ یہ لیک نہیں ہوگا اور اس کے ڈاکیومنٹ اپ کے پاس سیف رہیں گے یہ آئیڈیا ہمارا ہے اور ہمارا ہی رہنا چاہیے !!!(صارم نے کچھ وارننگز دی تھیں)

منال نے ترچھی نظروں سے دیکھا تھا کہ وہ اتنا بھی یقین نہیں کرتا اس پر کہ وہ اسکا پروجیکٹ کیوں کسی اور کو دے گی !!

مجھے کیا ملے گا یہ سب کر کے ؟؟(منال نے قدرے غصے سے کہا تھا)

صارم جو اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا اب مسکرایا تھا !!

محبت اور نفرت بہت کچھ کروا لیتی ہے !!(صارم نے مسکرا کر کہا تھا)

میری محبت اور میری نفرت دونوں کا ہی آپ سے کوئی واسطہ نہیں ہے ابھی تک !!(منال نے غصے سے سرخ ہوتے کہا تھا وہ جتنا خود کو کمپوز کرتی وہ اتنا ہی الٹا سوال کرتا تھا)

لیکن افسوس کوئی آپشن نہیں ہے آپکے پاس !!(صارم نے دوبارہ مسکرا کر کہا تھا)

وہ جانتی تھی وہ اسے زچ کرتا ہے تاکہ وہ کوئی سخت قدم لے لیکن اس بار وہ اپنے آپ پر الزام نہیں لگوانا چاہتی تھی !!!

کچھ ہی دیر میں زین،صارم اور منال آپ ے پروجیکٹ کو ڈسکس کنا شروع ہو چکے تھے !!!!

ہیلو منال کیسی ہو ؟؟(مس شازیہ نے منال کو کال کی تھی)

آئی ایم گڈ آپ کیسی ہیں !!

اچھا سنو آج شام ایک چھوٹی موٹی گیدرنگ ہے سو اوگی ؟؟(مس شازیہ نے اس سے پوچھتے کہا تھا وہ ہمیشہ اسے اپنے ہر فیملی اور بزنس فنکشنز پر ضرور بلاتی تھیں !!!!

کون کون آرہا ہے ؟؟(منال نے نارملی ہوچھا تھا کیونکہ وہ لوگوں کے حساب سے جاتی تھی)

اممممم !! ایک تم ،سونیہ ،صارم،زین اور انھوں نے ایک دو اور کا نام لیا تھا !!

اور ہاں حمین بھی !!(انھوں نے چہک کر کہا تھا)

منال کی آنکھوں میں ایک چمک آئی تھی !!

ہمممممم ٹھیک ہے میں ضرور آؤں گی !!!(منال نے حامی بھری تھی)

چلو گڈ ہے !!!(شازیہ نے دو تین اور باتیں کرکے فون کاٹا تھا)

ڈاکٹر رانیہ ؟؟(میرب نے رانیہ کو پیچھے سے آواز دی تھی)

جی ؟؟(,رانیہ نے پہلی بار دیکھا تھا میرب کو)

وہ سر جاوید نے بتایا تھا آپ کے بارے میں وہ کہہ رہے تھے کہ میں آپ سے ڈسکس کر لوں امنہ کی فائل!!(میرب نے قدرے آرام سے کہا تھا)

جی وہ سو سائیڈ اٹیمپٹ جس نے کی تھی (رانیہ نے یاد کرتے کہا تھا)

جی وہی !!(میرب کہتے اسے ساتھ لے گئی تھی)

وہ دونوں اس کے کمرے میں گئی تھیں وہ لڑکی دکھنے میں نے حد خوبصورت تھی لیکن اس وقت اس کا حالت کچھ خاص ٹھیک نہیں تھی وہ دونوں آگے بڑھی تھیں اور اسکا نام وغیرہ پوچھا تھا اس نے پہلے تو ان دونوں کو دیکھا تھا پھر آہستگی سے جواب دیا تھا !!

آمنہ !!

اوہ بہت اچھا نام ہے آپکا!!(رانیہ نے مسکرا کر کہا تھا)

میں چھوٹی بچی نہیں ہوں !!(رانیہ نے غصے سے کہا تھا)

ہاں پر آپ نے حرکت تو چھوٹے بچوں والی ہی کی ہے اگر کوئی چیز نہ ملے تو اس کے لیے مرنے پہ آجاؤ لیکن یہ تو چھوٹے بچے بھی نہیں کرتے وہ بھی دو دھو کے چہ ہو جاتے ہیں آخر !!(رانیہ نے قدرے مسکراہٹ سے کہا تھا)

میرب خاموشی سے اسکی فائلز دیکھ رہی تھی اور ان کی باتیں سن رہی تھی !!

میں نہیں رہ سکتی اس کے بغیر !!(امنہ نے اپنی بات پر زور دیتے کہا تھا)

کچھ چیزیں ہمارے نصیب میں نہیں ہوتیں ان چیزوں پر خاموشی اختیار کرنا ہے ضروری ہوتا ہے !!(رانیہ اسے حقیقت سے ملانا چاہ رہی تھی)

مجھے خاموشی اختیار نہیں کرنی مجھے اگر زندہ رہنا ہے تو اسکے ساتھ رہنا ہے ورنہ نہیں رہنا (امنہ نے اپنے گالوں پر آتے آنسو صاف کرتے کہا تھا)

میرب نے رانیہ کی طرف دیکھا تھا !!

اسے صرف ایک خیال آیا تھا وہ تھا منال کا کہ اگر وہ یہاں ڈاکٹر رانیہ کی جگہ ہوتی تو یقیناً اس کی باتوں سے خود اسکا گلا دبا دیتی لیکن اگلے ہی لمحے دروازہ ناک ہوا تھا اور وہ باہر کو نکل گئی تھی !!

وہ نائٹ پارٹی میں آئی تھی معمول کے مطابق وہاں کچھ میڈیا بھی تھا بزنس پارٹی کوئی بھی ہوتی چھوٹی یا بڑی یہ اسلام آباد کا ایک ایسا علاقہ تھا جہاں بزنس میٹنگز رکھی جاتی تھیں !!! اور ایسی بزنس میٹنگز میں بہت ساری خبریں سننے کو ملتی تھیں !!

منال اس وقت بلیک تھری پیس ڈریس پہنے اور ایک نارمل ہیل پہنے ہوئی تھی بالوں میں ہلکے کرلز تھے جو اس نے پیچھے کو کیے ہوئے تھے ایک گھڑی پہنی تھی وہ کسی بھی قسم کی جیولری کی شوقین نہ تھی !!!

وہ اندر داخل ہوئی تھی اسے وہاں مس شازیہ کے بتائے ہوئے لوگوں سے زیادہ لوگ نظر آئے تھے !! وہ عادی نہیں تھی اتنے لوگوں سے ملنے کی اور اسے یہ بات مشکل میں ڈالتی تھی وہ صرف انھی لوگوں کے ساتھ اچھے سے بات کرتی تھی جن کے ساتھ وہ کام کرتی تھی باقی لوگوں سے اسے کوئی تعلق نہیں تھا نہ ہی وہ رکھنا چاہتی تھی!!

لیکن ایک بات منال میں تھی سے کامیاب لوگ پسند تھے اسے ان پر رشک آتا تھا جو کامیاب ہوتے تھے وہ خود بھی ایک کامیاب بزنس وومن ثابت ہوئی تھی مگر وہ کامیابی کو صرف ایک کامیابی سے نہیں دیکھتی تھی !

منال کے لیے لوگوں کو پسند کرنا سب سے مشکل کام تھا اسے بہت کم لوگ پسند آتے تھے اسکی ڈکشنری میں نفرت کی کوئی وجہ نہیں تھی !!!

وہ سیدھا مس شازیہ سے ملی تھی آج وہ پتہ نہیں کتنی دفعہ ان کی پارٹی میں اچھی تھی یہ اسے بھی یاد نہیں تھا وہ ان سے ملی تھی اور ان کے ساتھ کھڑی اور بھی لوگوں سے ملی تھی !!

ینگ لیڈی شادی کے کیا ارادے ہیں ؟؟(ان میں سے کھڑی ایک عورت نے پوچھا تھا جو ایک نئ نویلی دلہن سے بھی زیادہ تیار لگ رہی تھی)

منال مسکرائی تھی ہلکا سا !! جب آپ کہیں !!(منال نے مسکرا کر پتا نہیں جواب دیا تھا یا طنزیہ کہا تھا کہ اسے بھی نہیں پتا تھا)

کر لو اب میرے خیال سے اور پیچھے کیا رہ گیا !!!(انھوں نے ہنستے ہوئے کہا تھا)

چلیں پھر جلد ہی !!(منال کہتی ہوئی آگے بڑھی تھی)

تھوڑی ہی دیر میں وہاں صارم بھی آچکا تھا جو کہ براؤن تھری پیس پہنے وہاں آیا تھا وہ واقعی نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت تھا وہ کسی کو بھی اپنی طرف مائل کر سکتا تھا !!وہ بھی سب سے ملا تھا مگر اس تک نہیں آیا تھا ابھی !!!

تھوڑی دیر میں وہ منال کو اکیلے بیٹھے دیکھ کر وہاں پہنچا تھا !

کیسی ہو ؟؟(صارم نے اسکے ساتھ کھڑے ہوتے اس سے پوچھا تھا)

میں ٹھیک ہوں !!(منال نے ہلکے سے مسکرا کر کہا تھا)

مجھے معلوم تھا کہ تم یہاں ضرور اوگی !!(صارم نے ادھر ادھر دیکھتے کہا تھا)

ہمم !!(منال نے مختصر جواب دیا تھا)

خیر میں نے ایک بات کرنی تھی ضروری !!(صارم کہتے کہتے رکا تھا اور اچانک ایک شور مچا تھا)

اور پھر آیا تھا حمین شاہ !!

گاڑیاں اس کے پیچھے قطار میں تھیں میڈیا اس طرف بھاگا اور یہ منظر وہاں کھڑا ہر شخص دیکھ رہا تھا !!

وہ آرام سے باہر نکلتے بغیر کسی طرف دیکھتے اندر آ پہنچا تھا

وہ بلیک تھری پیس میں ملبوس تھا جیل سے بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے ہوئے تھا وہ اس وقت اس پارٹی کا چارم تھا سب کی نظریں تھیں ، وہ اس وقت شاید دبئ کا برانڈ شو کرنے آیا تھا جیسے ایک سے بڑھ کر ایک چیز پہنی تھی وہ واقعی اس کے سٹیٹس کو شو کر رہی تھیں!!!

وہ سب سے مسکرا کر ملا تھا اور ان سے ملتا اب صارم اور منال کی طرف دیکھا تھا !!

اسلام علیکم!!(حمین نے صارم کی طرف ہاتھ بڑھاتے کہا تھا)

وعلیکم السلام!! ہاؤ آر یو مسٹر حمین !!(صارم نے بھی خوش دلی سے پوچھا تھا)

آئی ایم گڈ !!(حمین نے اس کے ساتھ کھڑی منال کو دیکھا تھا اب کی بار)

اسلام علیکم!! مس منال (حمین نے اب کی بار سر کو خم کرتے اسے بھی مخاطب کیا تھا)

منال نے جواب دینے کی بجائے مسکرانا ضروری سمجھا تھا !!

خیر بہت مبارک ہو آپ دونوں کو پارٹنرشپ کے لیے !!(حمین نے صارم کی طرف دیکھتے کہا تھا)

منال نے حمین کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا !!

تھینک یو !! بٹ اپکو کیسے پتا ؟؟(صارم نے دلچسپی سے اسے دیکھتے پوچھا تھا)

میں اپنی فیلڈ میں ہر ایک چیز پر نظر رکھتا ہوں !!(حمین نے وہاں ان کے پاس ہی بیٹھتے کہا تھا)

باقی سب بھی وہیں آکر بیٹھے تھے اور مسکرائے تھے !!

ہاں بھئی اسی لیے وہ یہاں تک پہنچا ہے ویسے حمین یہاں پاکستان میں آنے کا خیال کیسے آگیا تمہیں اچانک مجھے تو لگا کہ بس باہر کی دنیا کو ہی فایدہ دینے والے ہو تم!!(ان میں سے بیٹھے ایک شخص نے حمین کو دیکھتے کہا تھا)

نہیں ایسا نہیں ہے بس ایسے ہی سوچا پاکستان کے لوگوں کا بھی تجربہ کر لیں زندگی میں!!(حمین نے اپنے کورٹ کا بٹن کھولتے کہا تھا)

ہاہاہا !! کر لو پھر نہیں آؤ گے شاید !!(مسز شازیہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا)

اب ایسا بھی نہ کہیں !!(وہاں سے پیچھے سے آتے سونیہ نے لقمہ دیا تھا)

منال وہاں بیٹھی بس اس شخص کی تعریفیں سن رہی تھی جس سے اسے اکتاہٹ ہو رہی تھی اسے عجیب محسوس ہو رہا تھا دل بجھا سا تھا وہ اٹھی تھی اور باہر کو گئی تھی !!!

ایوری تھنگ از فائن ؟؟(حمین نے پیچھے سے آکر منال سے پوچھا تھا)

منال مڑی تھی !!

غصے سے آنکھیں بند کی تھیں کہ اب یہ پھر اسکا دماغ چاٹے گا !!

یس !!(منال نے ضبط سے جواب دیا تھا)

اگر آپ پارٹیز میں ا ہی جاتی ہیں تو لوگوں سے مل جل بھی لیا کریں !!(حمین نے قدرے سنجیدگی سے چوٹ کی تھی)

اگر اپکو یہ لگ رہا ہے کہ میں اپ کی وجہ سے پارٹی میں آئی ہوں تو آپکی غلط فہمی ہے !!(منال نے بنا لحاظ کے کہا تھا اور وہ لحاظ کرتی بھی کیوں !!)

میں نے یہ تو نہیں کہا !!!(حمین نے اب کی بار مسکرا کر کہا تھا)

اور اسکا یوں مسکرانا منال کو اور غصہ چڑھاتا تھا !!

میرے بارے میں کیا انفارمیشن جاننا چاہتی ہیں آپ ؟؟؟(حمین نے اب کی بار ادھر ادھر دیکھتے کہا تھا)

جو آپ جاننا چاہتے ہیں وہی

!!(منال نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا)

حمین مسکرایا تھا !!

انسان کا بیک گراؤنڈ اسے ڈیفائن نہیں کرتا یہ باتیں پرانی ہو گئی ہیں !!

اب تو ایک شریفانہ خاندان کے بچے بگڑے ہوتے ہیں اور بگڑے ماں باپ کی اولادیں اور ہوتی ہیں !!

ہمم ہو سکتا ہے پر آپ تو امیر ماں باپ کی بگڑی اولاد ہی ہیں !!(منال نے اپنا غصہ نکالنا چاہا تھا)

حمین مسکرایا تھا دوبارہ !!!

اپکو نہیں لگتا کہ آپ مجھے بلا وجہ اور بنا کسی حق کے سناتی ہیں !!(حمین نے اپنی مسکرا روکتے کہا تھا)

منال نے اب کی بار حیرت سے اسے دیکھا تھا!!

وہ ٹھیک تھا وہ اسے سنا رہی تھی پر کیوں !!!

اسے واقعی افسوس ہوا تھا آج آنے پر !!

دور سے صارم کی نظریں انھیں دیکھ رہی تھی منال نے اب کی بار صارم کو دیکھا تھا وہ قدرے سنبھلی تھی

حمین نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا تھا !!

منال نے ایک نظر صارم ہر ڈالی تھی اور پھر حمین پر اور وہاں سے نکل گئی تھی !!!

راستے میں اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیوں گئی تھی آخر اس پارٹی میں وہ تنگ آگئی تھی اب ،، وہ شروع سے پارٹیز میں نہیں جاتی تھی اور آج جا کر بھی اسے پچھتاوا ہی ہو رہا تھا !!

منال کہاں گئی تھی تم ؟؟(افنان جو کب سے اسکا انتظار کر رہا تھا اس کے آتے ہی سیدھا ہوا تھا)

میں مس شازیہ کی طرف گئی تھی بھائی آپ ٹھیک ہیں اب؟؟(منال نے بھی اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے کہا تھا)

ہاں میں ٹھیک ہوں اب !!

(افنان نے مختصر جواب دیا تھا)

وہ کچھ دیر کے لیے خاموش ہوا تھا !

منال نے افنان کی طرف دیکھا تھا !!

کیا ہوا ہے کوئی بات ہے ؟؟(منال نے کچھ نوٹ کرتے سوال کیا تھا)

حمین کون ہے منال ؟؟(آفنان نے آخر سوال کیا تھا)

منال کا رنگ پھیکا پڑا تھا جو بھی تھا اسے یہ بات پھر بھی ہضم ن ہو رہی تھی کہ اسکا بھائی اس سے کسی لڑکے کے بارے میں پوچھے اور ویسے بھی اسکے کان پک گئے تھے یہ نام سن سن کر اور اب گھر بھی !!

مطلب ؟؟(منال کو افنان کے پوچھنے کا مقصد سمجھ نہیں آیا تھا)

مطلب حمین کون ہے منال تم اسکے بارے میں پتا کروا رہی تھی اس لیے پوچھا کوئ مسئلہ ہے ؟؟(آفنان منال کی طرف دیکھتے کہا تھا)

نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے میں تو بس ایسے ہی !!(منال نے گلے میں آتی گلٹی کو نگلتے کہا تھا)

ہمممم !! صارم کے ساتھ تمہاری ملاقات تھی دادا جان نے بتایا تھا کیسی رہی ؟؟(افنان نے بات بدلنا چاہی تھی)

منال سر آہ بھری تھی اب کی بار !!

سہی تھی پارٹنرشپ ہوگئی ہے کل سے کام بھی شروع ہو جائے گا !!

میں اس بارے میں بات نہیں کر رہا !! دادا جان کہہ رہے تھے کہ تمہاری منگنی ہو جائے ایک بار !!

مطلب اس سب کی کیا ضرورت ہے !!(منال نے چڑھ کر کہا تھا)

وہ چاہتے ہیں کہ سب کو پتا ہو کہ تمہاری منگنی صارم سے ہوئی ہے !!

اور اس سب سے کیا ہو گا ؟؟(منال نے اپنے بھائی کی طرف بے بسی سے دیکھتے کہا تھا)

اس سے یہ ہو گا کہ وہ تمہاری طرف سے جو پریشانی ہے انھیں وہ دور ہو جائے گی (افنان نے اب کی بار ہاتھ میں پکڑا کپ منہ کو لگاتے کہا تھا)

کیسی پریشانی ؟؟(منال نے ابرو اچکاتے پوچھا تھا)

کہ تم نہ نہ کر دو !!!

منال خاموش ہوئی تھی !!

اوہ یعنی وہ دنیا کے ہاتھوں مجھے مجبور کرنا چاہتے ہیں کہ میں بنا کوئی آواز نکالے شادی کر لوں !!!(منال نے غصے سے کہا تھا)

منال اپنے غصے پہ قابو پانا سیکھو !!!(افنان نے اب کی بار اس کا ہاتھ پکڑے کہا تھا)

منال لب بھینچ کر رہ گئی تھی !!

بات غصے کی نہیں دادا جان مجھے وقت نہیں دے رہے مجھے کچھ وقت چاہیے اور رہی بات شادی کی تو میں انھیں کہہ تو چکی ہوں کہ وہ جس سے کہیں گے کر لوں گی مجھے کوئی مسئلہ نہیں پھر بھی وہ اتنا ان سیکیور فیل کیوں کرتے ہیں !!(منال نے قدرے سنبھل کر کہا تھا)

ہمم!! پر تمہیں یہ منگنی کرنی پڑے گی !!

منال خاموش ہوئی تھی !!

ٹھیک ہے جو مرضی کریں مجھے پرواہ نہیں ہے میں کر لوں گی جو کہیں گے مگر ایک بات یاد رکھیے گا بھائی میں اپنا بزنس نہیں چھوڑوں گی !!(منال نے یاد دہانہ کرانا ضروری سمجھا تھا)

منال کہتے اوپر چلی گئی تھی !!!

کافی دیر ہوگئی آج تمہیں ؟؟(میرب نے منال کو دیکھتے کہا تھا جو کافی پیاری لگ رہی تھی یعنی آج وہ تھوڑا ہٹ کے تیار ہوئی تھی)

ہاں بس پارٹی تھی ایک !!(منال نے بے دھیانی سے کہا تھا وہ س وقت اپنی واچ اتار رہی تھی ڈریسنگ کے سامنے)

ہمم !!!(میرب نے مختصر جواب دیا تھا)

تم میری وجہ سے کافی ڈسٹرب ہوتی ہوگی نہ ؟؟(میرب نے اسکا موڈ دیکھتے کہا تھا)

کیوں ؟؟(منال نے اس کی طرف دیکھا تھا)

میں تمہارے کمرے میں رہ رہی ہوں تمہاری پرائویسی خراب ہو رہی ہے !!(میرب نے تھوڑا دکھی سے کہا تھا)

تم اتنا سوچتی کیوں ہو ؟؟(منال اسکے پاس آکر بیٹھی تھی)

نہیں ایسا نہیں ہے !!(میرب تھوڑا آہستگی سے کہا تھا)

کیسی جا رہی تمہاری جاب ؟؟

ٹھیک جا رہی ہے بس!!(میرب نے نارملی کہا تھا)

ہمممم !!! کوئی دوست بنی ؟؟(منال نے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا)

نہیں مجھے اب ضرورت نہیں کسی دوست کی!!(میرب نے دکھی ہوتے کہا تھا)

ہاہاہا کمال ہے !!!(منال نے مسکرا کر کہا تھا)

تم میری دوست بنو گی ؟؟(میرب نے منال کی طرف دیکھتے پوچھا تھا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا)

منال نے میرب کی طرف دیکھا تھا کیا تھی وہ وہ منال کو بے حد پیاری لگتی تھی منال کو پیار آتا تھا میرب پر !!!

منال نے میرب کے ہاتھ کر تھاما تھا!!

جس پر منال اور میرب دونوں مسکرائی تھیں !!!

وہ صبح جیسے ہسپتال گئی تھی ڈاکٹر جاوید نے سب ڈاکٹرز کو میٹنگ کے لیے بلایا تھا اور ایک سیمینار کی اطلاع دی تھی جس میں بہت سارے ڈاکٹرز کی شرکت ہونی تھی انھیں اس سب کی ارینجمینٹ کی زمیداری دی گئی تھی جس میں وہ سب ہی کافی مصروف تھے!!

اور ادھر آج منال اور صارم اس زمین پر کونسٹرکشن کروانے کے لیے گئے تھے جہاں قریب ہی کوئی بستی تھی جہاں غریب لوگ تھے کچھ !!

صارم تو پہلے پہنچ چکا تھا !!

منال اور سجل دونوں تھوڑی دیر تک پہنچی تھیں وہ جیسے ہی وہاں گاڑی سے اتری تھی سامنے والا منظر اسے حیران کن لگا تھا صارم وہاں ان بچوں کے لیے کچھ چیزیں لے کر گیا تھا جو وہ انھیں بہت خوشی سے دے رہا تھا !!!

منال دور سے یہ منظر دیکھ رہی تھی اور سجل منال کو !!

اپکو کیا لگتا ہے کہ اس کے پیچھے کیا کہانی ہو سکتی ؟؟(سجل نے منال کو اسے دلچسپی سے دیکھتے پوچھا تھا)

ظاہری بات ہے کوئی مدد چاہیے ہوگی اسے ان سے !!(منال نے آخر آگے بڑھتے جواب دیا تھا اسے)

سجل کو بھی یہی لگا تھا وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چل دی تھی !!!

ہمارے پاس ایسی شیرز ہیں جو کسی اور کمپنی پاس نہیں ہیں دیٹس ارئیلی گڈ تھنگ سو ہمیں محتاط رہنا ہو گا !!(صارم کہتے رکا تھا اس نے سجل کی طرف دیکھتے کہا تھا)

منال نے پہلے نا سمجھی سے دیکھا تھا اور پھر اسے سمجھ آیا تھا کہ وہ سجل کی وجہ سے کہہ رہا ہے منال کو برا لگا تھا اور سجل نے نظریں ادھر ادھر پھیری تھیں!!

سجل میری سیکرٹری ہونے کے ساتھ ساتھ میری بہت اچھی دوست بھی ہے اور مجھے اس پر پورا بھروسہ ہے بلکل ویسے ہی جیسے اپکو مسٹر زین ہر ہے (منال نے زین کی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا تھا)

صارم نے سر کو ہلکا خم کیا تھا اور اپنی بات جاری کی تھی !!

تھوڑی دیر میں ہی کام کر کے وہ نکل چکی تھی !!

میرب جو کہ اس سیمینار کی مینجمینٹ میں بزی تھی !!

جاوید صاحب نے اسے بلایا تھا اپنے آفس جہاں گیسٹ بیٹھے تھے جو کہ سیمینار میں انوائیٹ کیے گئے تھے وہ جیسے ہی وہاں گئ تھی سامنے بیٹھے شخص جو دیکھ کر ٹھٹھکی تھی!!

وہاں زید بھی تھا جسے دیکھ کر تو اسکا خون کھول اٹھا تھا حالانکہ اسکی زندگی میں ہوا ہوئی بھی حادثہ زید کی وجہ سے نہیں تھا ہاں تھا تو قصہ جو اسکے نام سے سنایا گیا تھا!!

اس کو اپنا گناہ خود نہ پتا تھا زندگی کا سب سے مشکل مرحلہ تب ہوتا ہے شاید کہ جب کچھ معلوم نہ ہو نا گناہ اور نہ سزا!!

انسان اگر سوچے تو اسے اپنا کیا یاد جاتا ہے وہ ایک بار اپنے عمل پر سوچنا چاہے بس لیکن انسانی فطرت ہے کہ ہمیں صرف دوسرے غلط لگتے ہیں ہمارے اپنے عمل ہمارے لیے معنی ن رکھتے جتنے کہ دوسروں کے عمل معنی رکھتے ہیں !!

ہم خود تو یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں ایک دین دار ساتھی ملے پر خود دین دار بننے کا نہیں سوچتے !!

ڈاکٹر میرب یہ ڈاکٹر علی ہیں اور ان کے ساتھ ڈاکٹر عاصم اور ڈاکٹر زید ہیں !!!(ڈاکٹر جاوید نے تعارف کرواتے کہا تھا)

میرب خاموشی اختیار کیے ہوئے تھی وہ بس ڈاکٹر جاوید کی طرف دیکھ رہی تھی جبکہ وہ تینوں ہی اسے پہچان چکے تھے ان کے ساتھ ایک لیڈی ڈاکٹر بھی تھیں ڈاکٹر ایمن جو کہ ان کی کولیگ ہی تھیں !!

آپ ایسا کریں انھیں لے جائیں اور وزٹ کروا دیں آپ !(ڈکٹر جاوید نے اسے جیسے حکم دیا تھا)

یس سر !!(میرب کونفیڈینٹ ہوتی آگے کو ہوئی تھی)

وہ بھی اسکے پیچھے چپ چاپ چل دیے تھے کسی نے بھی اس سے پورے وزٹ میں اسکے بارے میں نہ پوچھا تھا نہ ہی کوئی بات کی تھی وہ ہسے ہی تھے جیسے کوئی اجنبی ہوں اور پہلی بار مل رہے ہوں !!!

اور آج کا دن اسکا انکے ساتھ ہی گزرا تھا لیکن یہ میرب آرام سے اب فیس کر گئی تھی انھیں !!

انسان بہت عجیب ہوتا ہے ہمیں لگتا ہے کہ اگر کوئی بھی ایسا موقع آیا تو ہم برداشت نہیں کر سکتے لیکن ایسا نہیں ہوتا اللہ نے انسان کے اندر بہت ہمت ڈالی ہے اللہ اپنے بندے پر اسکی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا !!!

ہر انسان کی زندگی میں ایسے بہت سارے مواقع آتے ہیں جو اسے چھلنی کر دیتے ہیں جو اسکے لیے ناگوار ہوتے ہیں لیکن انسانی فطرت ہے کہ ہر انسان کو اپنا دکھ ہی بڑا لگتا ہے ہر انسان کی اپنی ہی قیامت ہوتی ہے بحر حال یہ تو طہ ہے کہ انسان نہیں مرتا کسی کے لیے بھی نہیں مرتا جب اپنے ماں باپ چھوڑ جائیں تب بھی نہیں مرتا اور اگر ماں باپ کو بچھڑنا برداشت کیا جا سکتا ہے تو کسی کا بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نعمت نہیں ہے !!!

وہ آج جلدی گھر چلی گئی تھی وہ سیدھا اپنے کمرے میں گئی تھی ابھی تک تو افنان بھی نہیں آیا تھا ،دانین اور دعا بھی ابھی یونی تھی ، اور میرب بھی ابھی گھر نہیں آئی تھی !!وہ صوفے پہ بیٹھی تھی سر کو پیچھے کو ٹیک پر پھینکا تھا !!

اس نے آنکھیں بند کی تھیں وہ کافی تھک گئی تھی زندگی اسکے مطابق نہیں چل رہی تھی !!

وہ بس سوچ سکی تھی !

لوگوں کو لگتا ہے کہ وہ لڑکی جو کسی کو کچھ نہیں سمجھتی وہ اپنی زندگی میں وہی کرتی ہے جو وہ چاہتی ہے لیکن ایسا نہیں تھا وہ صرف وہ کر رہی تھی جو اسے کہا گیا تھا اسے آج اگر اتنی چھوٹ ملی تھی وہ صرف اسی شرط پہ کہ اسکی زندگی کا ہر فیصلہ ریاست خان کی طرف سے ہی کیا جائے گا !!

اتنے میں میرب آئی تھی منال کو میرب کے آنے کا پتا نہیں چلا تھا میرب اسکے پاس آئی تھی !!

تم ٹھیک ہو ؟؟(میرب نے منال کے چہرے کو بغور دیکھتے پوچھا تھا)

منال نے آنکھیں کھولیں تھیں !!

کچھ بھی نہیں!!(منال سیدھی ہو کہ بیٹھی تھی)

لگ نہیں رہا آج اتنی جلدی ؟؟(میرب نے اپنا کوٹ اتارتے کہا تھا)

منال مسکرائی تھی ہلکا سا اس کے طنز پر !!

بس سوچا آج تمہیں اپنے ہاتھ کی چیۓ پلاتی ہوں !!(منال کہتے اٹھی تھی)

سچ کہہ رہی ہو ؟؟(میرب نے حیرت سے اسے دیکھا تھا)

ہاں کیوں نہیں میں بناتی ہوں تم فریش ہو کر نیچے ہی آجانا !!(منال کہتی نیچے گئی تھی)

وہ کیچن میں گئی تھی جہاں عائشہ تھی جو کہ شاید کھانا بنوا رہی تھی !

کچھ چاہیے ؟؟(عائشہ نے اسے کیچن میں دیکھتے پوچھا تھا)

نہیں بس چائے بنانے آئی ہوں !!(منال نے جواب دیتے ہوئے برتن وغیرہ ڈھونڈھے تھے
)

میں بنا دیتی ہوں !!

نہیں میں بنا لوں گی !!(منال نے مسکرا کر جواب دیا تھا)

عائشہ بھی خاموش ہوگئی!!!

جس دن تم میرے پاس افنان کے لیے آئی تھی وہ منال مجھے آج تک نہیں ملی !!(عائشہ نے کچھ سوچتے تھوڑے وقفے بعد کہا تھا)

منال نے عائشہ کی طرف دیکھا تھا وہ عائشہ کی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی !

اس سے پہلے منال کچھ بولتی افنان ایا تھا !

اللہ خیر آج میڈم یہاں کیسے !!(افنان نے عائشہ کو دیکھ کر مسکراتے منال کو کہا تھا)

اشارے کسی اور طرف باتیں کہیں اور پہلے ایک طرف کر لیں بات !!(منال نے اپنی عادت کے خلاف طعنہ دیا تھا)

جس پر افنان نے حیرت سے منال کو دیکھا تھا !!

اس نے منال کے لہجے سے اکتاہٹ ،تھکاوٹ کیا کچھ تھا جو آج نہیں محسوس کیا !!

افنان مسکرایا تھا اور منال کے کندھوں پر بازو رکھا تھا !!

تم آج اتنی جلدی کسیے ؟؟(افنان نے اسکی بات کو اگنور کرتے کہا تھا)

بس فری تھی اس لیے آگئی !!(منال نے بھی اب آہستگی اور نرمی سے جواب دیا تھا)

ہمممم !!(افنان خاموش رہا تھا)

ریاست خان باہر لاؤنج میں بیٹھے سن رہے تھے انھیں !!!

اتنے میں میرب بھاگی آئی تھی نیچے وہ زور زور سے منال کو آوازیں دے رہی تھی جس پر سب ڈرے تھے !!

منال !! وہ دادی !(میرب ہانپتی ہوئی ابھی اتنا ہی کہہ پائی تھی کہ منال وہاں سے بھاگی تھی اس کے پیچھے سب ہی بھاگے تھے)

وہ جیسے ہی دادی کے کمرے میں گئی تھی وہاں وہ بیڈ کے پس فرش پر گری ہوئی تھیں!!

دادی !!(منال نے انکا سر گود میں لیتے ہوئے انھیں پکارا تھا مگر بے سود)

افنان آگے ہوا تھا اس نے دادی کو اٹھایا تھا اور تھوڑی ہی دیر میں وہ سب ہسپتال پہنچ چکے تھے !!

منال نے افنان کی طرف دیکھا تھا دونوں کے دل بس زور زور سے دھڑک رہے تھے ن دونوں میں ہی ہمت نہیں تھی کہ وہ ساری زندگی اس گلٹ میں رہ سکیں کہ ان کی وجہ سے انکی دادی اس دنیا سے گئی !!!

ریاست خان پاس بس بیٹھے ہوئے تھے آخر انکی محبت کی شادی تھی فاطمہ بیگم سے وہ لگ بات کہ وقت کے ہاتھوں وہ مجبور نکلے تھے !!!

زندگی چاہے جس مرضی مرحلے پر پہنچ جائے مگر جسے چاہا ہو وہ کبھی نہیں بھولتا وہ چاہت کبھی ختم نہیں ہوتی !!

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر آئی تھی !!

آپکی دادی اب تو ٹھیک ہیں انھیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے عمر کی وجہ سے کمزوری بھی بہت ہے میں میڈیسن لکھ دی ہیں آپ پلیز پروپر دھیان رکھیں انکا !!(ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہہ کر نکل گئ تھیں)

ریاست خان اٹھے تھے اور باہر کی طرف نکل گئے تھے منال نے انھیں جاتے ہوئے دیکھا تھا !!

منال خاموشی سے اندر کی جانب گئ تھی اسکے ساتھ ہی میرب بھی گئ تھی !!!

کیسی طبیعت ہے اب آپکی ؟؟(منال نے شرمندگی سے پوچھا تھا)

میں ٹھیک ہوں بلکل میرے بچے !!(انھوں نے اسکے اتنے پیار سے پوچھنے پر مسکرا کر کہا تھا)

اب اپکو میڈیسن میں دوں گی آپ سہی سے نہیں لیتیں!!(میرب نے آگے بڑھتے مسکرا کر کہا تھا)

جس پر وہ تینوں مسکرائی تھیں !!

تھوڑی ہی دیر میں وہ سب واپس اچکے تھے ڈاکٹر نے انھیں رات کے کسی پہر ڈسچارج کر دیا تھا!!

وہ ابھی تک سو ہی رہی تھی وہ آج آفس نہیں گئ تھی اس نے سجل کو کال کر دی تھی کہ وہ سمبھال لے میرب کمرے میں نہیں تھی اسے لگا وہ جا چکی ہے ہسپتال !!

تقریباً 1 بجے کا وقت تھا جب نیچے سے کافی تیز آوازیں سن کر وہ نیچے پہنچی تھی !

اس نے اپنی پھوپھو کو یوں چلاتے ہوئے دیکھتے پوچھا تھا !!

کیا ہوا ہے؟؟(منال نے انھیں ریاست خان کے ساتھ جھگڑتے دیکھ کر سوال کیا تھا)

تم سے کوئی مطلب نہیں ہے اس بات کا میڈم !!(وہ غصے میں کہہ رہی تھیں)

منال نے خود کو کنٹرول کرتے لب بھینچے تھے !!

دیکھو دانین نہیں راضی اس رشتے سے اور اوپر سے جو بلال کی حرکتیں وہ بھی تم جانتی ہو میں ابھی بلکل ایسا کوئی فیصلہ نہیں لے سکتا !!(ریاست خان نے تھوڑا لہجہ سخت رکھتے کہا تھا)

اپ بھول رہے ہیں کہ یہ رشتہ انکا آپ نے ہی طہ کیا تھا اب آپ اپنے وعدے سے مکر رہے ہیں!!(وہ غصے کی انتہا پہ بولی تھیں)

اب بھی میں ہی کہہ رہا ہوں کہ یہ شادی نہیں ہو گی بات ختم (ریاست خان کہتے اوپر چلے گئے تھے)

انھوں نے منال کو گھورا تھا اور وہاں سے نکل گئی تھیں!!

منال مڑی تھی کہ سامنے دانئین کھڑی تھی !!

آج کافی دونوں بعد ہی اسے وہ دیکھنے کو ملی تھیں!!

منال اسکے ساتھ وہیں بیٹھ گئ تھی !!

تھینک یو !!(دانئین نے اسے چپ دیکھ کر کہا تھا)

وہ کیوں !!(منال نے نا سمجھی سے کہا تھا)

خیر لیا تو تم نے میرب کے لیے سٹینڈ مگر میرے حق میں اچھا ثابت ہوا !!(دانین نے دو ٹوک کہا تھا)

منال مسکرائی تھی !!

میں نے کبھی تمہارے لیے کچھ کیا ہے جو آج کرتی !!(منال نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا)

دانین اسکے طنز کو سمجھ چکی تھی !!

ایک بات بتاؤ ؟؟(دانین نے سیدھا ہوتے اسکی طرف دیکھا تھا)

ہمممم !!

تمھیں صارم بھائی سے محبت ہے ؟؟؟(دانین نے کچھ سوچتے پوچھا تھا)

منال نے اب کی بار بغور دانین کو دیکھا تھا !!

اور تمہیں ایسا کس نے کہا ؟؟(وہ چونکی تھی اس کے سوال پر)

نہیں کہا نہیں میں جاننا چاہ رہی تھی آفٹر آل تمہاری ان سے شادی ہونی ہے !!(دانین نے منال کو یاد کروایا تھا)

تو ؟؟(منال کو اسکی بات کوئی خاص دلچسپ نظر نہیں آئی تھی)

جس سے محبت نہ ہو اس کے ساتھ کیسے رہا جا سکتا ہے بھلا !!(دانین تو سوچ کر رہی جیسے کانپی تھی)

اس میں کیا بڑی بات ہے ارینج میرج بھی تو ہوتی ہے (منال نے کرسی سے ٹیک لگاتے کہا تھا)

ارینج میرج ہوتی ہے نبھائی بھی جا سکتی ہے مگر فورس میرج نبھانا مشکل ہوتا ہے !!(دانین نے دو ٹوک کہا تھا)

اور تمہیں ایسا کیوں لگا کہ مجھے کوئی فورس کر رہا ہے !!(منال نے اب کی بار اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے پوچھا تھا)

کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے تم نے ہی کہا تھا نہ جو بندہ اپکو عزت نہ دے سکے اسکے ساتھ رہنے کا کوئی۔جواز نہیں تو صارم بھائی تمہیں کتنی عزت دیتے ہیں منال یا پھر یوں کہا جائے کہ تم ان سے محبت ہے !!(دانین نہ جانے کونسا غبار نکالنے آئی تھی اس پر آج منال کو اسکا بات کرنے کا طریقہ بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا)

پہلی بات میں اپنی عزت پر حرف آنے نہیں دوں گی دوسری بات یہ کہ صارم کچھ بھی کر سکتا ہے لیکن وہ میری عزت ہر کوئی وار نہیں کر سکتا !!(منال اسکے چہرے پاس جھکتے غصے سے کہہ رہی تھی)

تو تمھیں ان سے امید ہے !!(دانین نے مسکرا کر کہا تھا)

ڈونٹ گیٹ پرسنل !!(منال کہتے اٹھی تھی اور اپنی دادی کے کمرے میں گئی تھی)

تھوڑی ہی دیر میں میرب آگئ تھی منال اپنا کچھ کام کر رہی تھی لیپ ٹاپ پہ اس نے نظر اٹھا کے میرب کو دیکھا تھا جو قدرے تھکی ہوئی لگ رہی تھی !!

ہیلو بڈی !!(منال نے اسکی طرف مسکرا کر دیکھتے کہا تھا)

ہائے کیسی ہو !!!(میرب نے صوفے پہ بیٹھتے مسکرا کر کہا تھا)

میں تو ٹھیک ہوں تم آج کل۔کافی بزی لگ رہی ہو !!(منال نے لیپ ٹاپ پہ ہاتھ چلاتے کہا تھا)

میں تو نہیں بس ایسے ہی !!(میرب نے ہلکے سے مسکراتے کہا تھا)

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا !!

تم زید کو جانتی ہو ؟؟(منال نے اسکی طرف نظریں گھاڑتے پوچھا تھا)

اور ادھر میرب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں ایسے مانو جیسے گلے میں کچھ اٹک گیا ہو !!

میرب خاموش رہی تھی وہ کیا کہتی ہر جگہ گو چرچے تھے اسکے !!!

میرب !!(منال نے اسے دوبارہ بلایا تھا)

ہمممم !!(میرب کے چہرے کا تناؤ بڑھا تھا)

اچھا ہے وہ ؟؟(منال نے لیپ ٹاپ بند کرتے پوچھا تھا)

مطلب ؟؟(میرب کو اسکی بات کا مطلب سمجھ نہیں آیا تھا)

تم نے مجھے بتایا نہیں لیکن تمہیں کیا لگا کہ مجھے پتا بھی نہیں چلے گا ؟؟(منال نے دو ٹوک کہا تھا)

مجھے نہیں لگتا کہ یہ بات کرنا ضروری ہے !!(میرب اٹھی تھی)

جھٹلانے سے کیا ہو گا !!(منال نے پیچھے سے آواز دی تھی)

تو کیا کروں تم بتا دو مجھے لوگوں کو کیسے یقین دلاؤں اپنے آپ پر کیا کہوں کیوں طلاق ہوئی مجھے ،میرا کوئی رشتہ نہیں اس شخص سے کیسے بتاؤں!!!(میرب غصے سے بولی تھی آواز میں رونا آنے کی وجہ سے دباؤ بھی آیا تھا)

منال نے میرب کی طرف دیکھا تھا جس کی ناک رونے اور غصے کی وجہ سے لال ہو چکی تھی !!

میرا مطلب وہ نہیں تھا !!

میں چاہتی ہوں کہ تم اپنے ڈر ختم کر لو بلکل پہلے کی طرح ہو جاؤ (منال نے قدرے سنبھلتے کہا تھا)

ایسا نہیں ہوتا ،اسان نہیں ہوتا ایسا پتا ہے میں جو کرتی ہوں میں کسی بھی پیشنٹ کی طرف دیکھتی ہوں تو مجھے لگتا ہے کہ میں بھی مر رہی ہوں بس ان میں اور مجھ میں اتنا فرق ہوتا ہے کہ وہ جسمانی بیماری سے لڑ رہے ہیں اور میں روحانی سے لوگوں کی نظریں نہیں برداشت ہوتیں مجھ سے !!

(میرب روتے روتے دوبارہ صوفے پہ بیٹھی تھی)

منال کے اسکے پاس گئی تھی اور اس کے گرد حصار بنایا تھا !!

تم نہ ہوتی تو آج میں کہاں ہوتی لوگ کیا کیا کہتے پتہ نہیں میری عزت بھی بچتی یا نہ جن کے ماں باپ نہ ہوں وہ صرف ٹھوکریں ہی کھاتے ہیں ساری زندگی !!(میرب روتے ہوئے بولی تھی)

منال کو سمجھ نہیں آئی تھی اب کیا کرے !!!

تم اس شخص کے نام سے اتنا رو رہی ہو جسے اس بات سے فرق بھی نہیں پڑتا !!(منال نے اسے جیسے کچھ باور کرایا تھا)

مجھے اس شخص سے نفرت ہے بس مجھے اتنا پتہ ہے نہ وہ کبھی ملتا نہ اس سے مجھے محبت ہوتی نہ کوئی مسئلہ ہوتا !!(میرب غصے سے بولی تھی)

اور منال اسکے الفاظوں پہ ٹک گئی تھی آخر وہ باتوں میں مان گئی تھی !!

لیکن اس بات منال نے کچھ بھی بولنے کی غلطی نہیں کی تھی !!

تم فریش ہو جاؤ پھر نیچے چلتے ہیں بھوک لگی ہے مجھے !!(منال بات کو بدلنا چاہا تھا اب)

تم کرنا کیا چاہ رہے ہو آخر (زین غصے سے صارم کے پاس آیا تھا)

کیا کر رہا ہوں !!(صارم نے ہوئی خاص رد عمل نہیں دیا تھا)

تم اچھے سے جانتے ہو میں کیا بات کر رہا ہوں !!(زین کی رگیں تنی ہوئی تھیں غصے سے)

تو !!!(صارم نے اسکی طرف دیکھا تھا اب)

تم غلط کر رہے اسکی کمپنی ڈوب جائے گی صارم !!!(زین نے جیسے اسے کوئی نئ بات بتائی تھی)

ہاں تو یہی چاہتا ہوں میں !!(صارم اب اٹھا تھا اپنی کرسی سے)

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو !!

تم ایسے کسی کی محنت اور خوشیوں کو خراب نہیں کر سکتے صارم !!

میں صرف اسکی محنت کو خراب کر رہا ہوں اور رہی خوشیوں کی بات تو میں یہی چاہتا کہ اسکی خوشیاں صرف میرے ساتھ جڑی ہوں بس !!(صارم نے مسکرا کر کہا تھا)

جبکہ زین بس حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا !!

کنسٹرکشن کا کام شروع ہو چکا تھا کچھ لوگوں کو منال نے صارم کے کہنے پر اپنی کمپنی میں بھی رکھا تھا !!

نیکسٹ دے##

اہم۔اہم۔کیا حال ہے ؟؟(صارم نے بنا ناک کیے منال کے آفس میں داخل ہوا تھا)

منال نے سے گھورا تھا !

میں ا سکتا ہوں !!(صارم نے جیسے حق جتایا تھا)

منال نے بحث کرنا ضروری نہیں سمجھا تھا !!

کیسا چل رہا کام ؟؟(صارم ے اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے کہا تھا)

اٹس گڈ !! (منال نے نارملی جواب دیا تھا)

تم حمین کو کیسے جانتی ہو ؟؟(صارم نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا تھا جو اس وقت گرین کلر کے تھری پیس میں تھی)

جیسے تم جانتے ہو !!(منال نے نارمل ہوتے ہوئے جواب دیا تھا)

ہمممم !!(وہ خاموش ہوا تھا)

کیوں نہ انگیجمیٹ کی جائے مسز ٹو بی !!(صارم مسکرایا تھا)

یہ میرا آفس ہے مسٹر صارم !!!

آئی نو بٹ میں اس وقت اپنی منگ سے بات کر رہا ہوں دیٹس مور امپورٹنٹ !!(صارم بھی اڑا تھا اپنی بات پہ)

اس سب کی ضرورت نہیں ہے مجھے لگتا !!(منال نے باہر کی طرف دیکھتے کہا تھا)

ہاں پر میں چاہتا ہوں ایسا !! تم میرے لیے اتنا نہیں کر سکتی !!!(صارم نے اس سے نظر نہیں ہٹائی تھی)

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا !!

منال نے تھوک نگلا تھا !!

جیسے دادا جان چاہیں گے مجھے اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا !!(منال نے جواب دیا تھا)

اور صارم بس اس کی اس بات پر اسے دیکھتا رہ گیا تھا !!

تمہارا ایٹیٹیود ابھی بھی کم نہیں ہوا ؟؟

اور وہ کیوں ہونا تھا ؟؟(منال نے فوری جواب دیتے کہا تھا)

ہم بچپن کے دوست تھے ،ہماری شادی ہونے والی ہے اینڈ یو !!(صارم نے طنزیہ مسکراتے کہا تھا)

ہم بچپن کے دوست تھے ،ہیں نہیں!

ہماری شادی ہونے والی ہے ہوئی نہیں!! اس سب میں فرق ہے اور کچی عمر میں بہت ساری غلطیاں ہوتی ہیں انسان سے مجھ سے بھی ہو گئ ہو گی آپ سے دوستی کی اسی وجہ سے آپ میرے آج کو ایکسیپٹ نہیں کر پا رہے آپ آج بھی چاہتے ہیں کہ میں آپ کی مرضی سے کروں جو کروں پر اب میں کسی کو بنا حق کے اپنے اوپر حکمرانی کی اجازت نہیں دے سکتی آئی ایم سوری !!(منال نے دو ٹوک کہا تھا)

صارم غصے سے اٹھا تھا اور باہر کو نکل گیا تھا !!

منال بس اس کی سوچ پر افسوس کر گئ تھی وہ چاہتی تھی کہ وہ اسے ویسے ہی ایکسیپٹ کرے جیسی وہ ہے کم از کم ابھی تو پر وہ تو کوئی سٹیپ لینے کو جیسے تیار ہی نہیں تھا !!!

منال جو کہ ابھی آفس پہنچی تھی اور اسے اسکی کمپنی سیل ہونے کی خبر ملی تھی اور یہ وہ وقت تھا جہاں اسے واقعی لگا تھا کہ وہ آج واقعی ڈھیر ہو گئی تھی وہ اندر بیٹھے کچھ افسراں کے پاس گئی تھی جو کہ شاید اسی کا انتظار کر رہے تھے !!

مس منال یہ نوٹس ہے آپکے خلاف آپ نے مسٹر دلاور خان کی کمپنی کے شیرز اور انکا پروجیکٹ شیرازی کمپنی کو دیے ہیں اور آپ نے انکی کمپنی کو گرانے کے لیے ان سے دھوکا کیا ہے اینڈ اب انکی ڈیمانڈ ہے آپکی کمپنی سیل کرنے کی اور بہت سارے پروڈکٹس آپ کی کمپنی کے غلط تھے سو ہمیں مجبوراً یہ سب کرنا پڑے گا !!!(اس سامنے کھڑے شخص نے اسے انتہائی پروفیشنل طریقے سے وضاحت دی تھی)

منال کو تو جیسے کچھ سنائی دیا ہی نہیں تھا وہ تو بس دیکھ رہی اسے کیا ہوا تھا جیسے ہوا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا سب کچھ ٹھیک تھا کچھ بھی برا نہیں تھا پھر یہ کیسے !!

زندگی ایسی ہی ہوتی ہے جب کیا ہو جائے کچھ نہیں پتا چلتا اور انسان کہتا ہے کہ میرا اختیار ہے ہر چیز پر ہم کیا کیا نہیں سوچ کر بیٹھے ہوتے اپنے لیے لیکن سب کچھ بے معنی !!!!!

منال خاموش تھی اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو چکے تھے !!

اتنے میں باہر سے آنے والا آدمی بولا تھا اب جو کہ شاید اسی ٹیم سے وابستہ تھا !!

مس منال ہم اپکو ایک دن کا وقت دے رہے ہیں آپنے دلائل پیش کرنے کا وہ بھی سفارش کی وجہ سے اور اسکے بعد اپکی کمپنی کے خلاف فیصلہ سنا دیا جائے گا !!(اس شخص نے کہتے اپنی ٹیم کو اشارہ کیا تھا اور وہ سب باہر کی کی جانب نکل گئے تھے)

اس سے پہلے سجل آگے آتی منال باہر کو نکلی تھی بنا کچھ سوچے اور باہر میڈیا کا ڈھیر تھا جو کب سے اس کے انتظار میں تھا !!

اس سے پہلے وہ اس دروازے کو کھول کر میڈیا کے اس ڈھیر کی طرف بڑھتی کسی نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے پیچھے کیا تھا !!

اور یہاں اسے ہوش آئی تھی اس نے اس شخص کو دیکھا تھا جو اسے ماسک پکڑا رہا تھا وہ یہاں کیا لینے آیا تھا اس وقت بھی وہ یہ سوچ اسکے دماغ پر حاوی ہوگئی تھی کیا وہ اس کے لیے آیا تھا یا کچھ اور مقصد تھا اسکا پر جو بھی تھا اس نے وہ ماسک کو پکڑتے لگایا تھا اور پیچھے کی جانب ہوگئ تھی اور اگلے ہی پل حمین کے اشارہ کرنے پر وہ پچھلے گیٹ سے باہر کو نکل گئ تھی !!

منال سیدھا گھر گئ تھی وہ کانپ رہی تھی وہی ہی جانتی تھی کہ وہ کیسے گھر تک پہنچی تھی ۔۔گھر میں بھی سب کو ہی خبر مل گئ تھی اس سب کی میڈیا پر یہ خبر عام چلے جا رہی تھی ۔۔

وہ جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوئی تھی

منال کی آنکھیں سرخ تھیں اس وقت وہ جیسے کسی صدمے میں ہی تھی !! وہ خاموشی سے اوپر چلی گئی تھی اسکا اس وقت دماغ سن تھا کیا کچھ نہیں چل رہا تھا اس کے دماغ میں !

افنان جو کہ یہ خبر سنتے ہی پہلے اس کے آفس گیا تھا اور پھر گھر آیا تھا وہ سیدھا اس کے کمرے میں آیا تھا !

منال !!(افنان نے منال کو پکارا تھا)

منال نے کوئی رد عمل نہیں دیا تھا !!

کس نے کیا ہے یہ سب ؟؟(افنان نے اس کے پاس بیٹھتے پوچھا تھا)

منال نے افنان کی طرف دیکھا تھا !!

مجھے خود نہیں معلوم !!(منال نے بنا کسی تاثر کے جواب دیا تھا جبکہ آنکھیں جل رہی تھیں)

کسی سے کوئی لڑائی ہوئی تھی تمہاری ؟؟(افنان نے ایک بار پھر سے پوچھا تھا)

نہیں!!(منال نے مختصر جواب دیا تھا)

افنان خاموش ہوا تھا !!

تم پریشان نہ ہو میں کرتا ہوں کچھ !!(افنان نے فون نکالتے کہا تھا)

رہنے دیں !!! (منال نے سیدھا ہوتے کہا تھا)

کیوں ؟؟

میں جاننا چاہتی ہوں کہ یہ سب کس نے کیا اس لیے میں ابھی کوئی بھی سٹیپ نہیں لینا چاہتی !!(منال نے اب کی بار سنا خارج کرتے کہا تھا)

افنان خاموش ہوا تھا اور نکل گیا تھا !!

تھوڑی ہی دیر بعد منال کا فون بجا تھا اسے پہلے ہی بہت ساری کالز اچکی تھیں مگر اس نے کوئی بھی اٹینڈ نہیں کی تھی !!

اتنے میں میسج آیا تھا جسے دیکھ کر اس کی آنکھیں سکڑی تھیں !!

وہ میسج ایک ان نون نمبر سے آیا تھا !

میں باہر ویٹ کر رہا ہوں باہر آجائیں !! حمین شاہ

منال میسج پڑھ کر بھاگی تھی نیچے کو !!!

سامنے ہی وہ اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا !!

منال نے اسکی طرف غصے کی آخری حد تک دیکھا تھا !!

یہاں کیا لینے آئے ہیں آپ ؟؟(منال نے اپنی آواز کا گلا گھونٹتے ہی کہا تھا)

مجھے نہیں لگتا کہ یہ وقت اپکا اپنے دشمن کو پہچاننے میں لگانا چاہیے یو ار ناٹ اٹیچر اور سٹوڈینٹ یو آر بزنس وومن آیند اٹ از السو پولیٹکس !!!(حمین نے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے کہا تھا)

منال نے آنکھیں سکیڑی تھیں !!

اور اگر میں کہوں کہ مجھے آپ پر شک ہے تو !!(منال نے بے خیالی میں یہ بات کی تھی اسے اس وقت کسی پر بھی شک نہیں تھا)

گڈ !! خیر چلیں بات کرنی تھی ضروری !!(حمین کہتے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا)

اور میں کیوں جاؤں گی آپ کے ساتھ پلیز سٹے آؤٹ آف اٹ!!(منال کہتے اندر کی جانب بڑھنے لگی تھی کہ اس کی واش دوبارہ آئی تھی)

مینو !!(وہ بے ساختہ بولا تھا)

منال نے اسکی جانب ترچھی نگاہوں سے دیکھا تھا !!!

حمین نے آنکھیں زور سے میچی تھیں !!!

سوری !! اپکا فایدہ ہے سو پلیز آپ کے پاس اپنی کمپنی کو بچانے کا صرف یہی وقت ہے !!(حمین نے جیسے اسے اپنے آنے کی وجہ بتائی تھی)

منال نے پیچھے گھر کی جانب دیکھا تھا وہ اس کی گاڑی میں بیٹھی تھی اور ایک میسج افنان کو کیا تھا کہ وہ تھوڑی دیر تک آجاتی ہے !!

وہ دونوں اس وقت ایک ریسٹورینٹ میں تھے !!

مسٹر صارم نے آپ کے ساتھ کوئی رابطہ کیا ؟؟(حمین کا پہلا سوال تھا یہ)

جس پر منال کی آنکھیں کھلی تھیں جیسے !!

اس نے تو سوچا ہی نہیں تھا کہ کوئی صارم بھی ہے اسکی زندگی میں !!

میرا مطلب ہے کہ ہہر جگہ یہی بات ا رہی ہے کہ مسٹر صارم کی کمپنی کے رد عمل کے مطابق نوٹس جاری کیا گیا ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو صارم کو آپ سے رابطہ کرنا چاہیے تھا !!!(حمین نے کہتے ویٹر کو بلایا تھا اور اسے ایک کپ چاہئے ور ایک کافی لانے کا کہا تھا)

منال کچھ نہیں بولی تھی !!

آپ کی کمپنی سیل نہیں ہوگی میری بات ہوگئی ہے بٹ یو ہیو ٹو پرووو اٹ بائے کورٹ !!(حمین نے اگلی بات کی تھی)

میں آپ کی اس نوازش کی وجہ جان سکتی ہوں !!(وہ اس وقت بہت پریشاں تھی وہ اس وقت کوئی بھی فیصلہ لینے کی پوزیشن میں نہیں تھی)

حمین خاموش ہوا تھا !!

دیٹس ناٹ ا بگ ڈیل !!(حمین نے ایک بار پھر ٹالی تھی بات)

منال لب بھینچ کر رہ گئی تھی !!

میں صارم سے بات کروں گی وہ کلیئر کر دے گا سب !!(منال نے آخر کچھ سوچتے کہا تھا)

اگر وہ کرنا چاہتا تو شاید میرے بجائے وہ یہاں بیٹھا ہوتا !!(حمین نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا)

اور منال کو یہ بات ایک تماچے کی طرح ہی لگی تھی !!

اتنے میں چائے اور کافی آئی تھی ویٹر نے منال کے آگے کافی رکھی تھی اور حمین کے آگے چائے رکھی تھی جبکہ اس کے جانے کے بعد حمین نے منال کے آگے سے کافی ہٹا کر چائے رکھی تھی !!

منال نے یہ منظر بہت حد تک نوٹ کیا تھا وہ کیسے جاں‌تا تھا کہ وہ چائے پیتی ہے پر پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ اس نے کونسا بتانا تھا !!

آپ مجھے یہاں باتیں سنانے کے لیے لائے ہیں !!(منال نے آخر غصہ ہوتے کہا تھا)

اپکو اگر لگتا ہے کہ صارم آپکی ہیلپ کرے گا تو یہ بہت اچھی بات ہے لیکن خود کو تیار رکھیے گا یہ معاملہ کورٹ کے بغیر حل نہیں ہو گا اب !!(حمین نے کافی پیتے کہا تھا)

اپکو کیا لگتا ہے کس نے کیا ہے یہ سب ؟؟(منال نے اس کی طرف دیکھتے پوچھا تھا)

اور اپکو ایسا کیوں لگا کہ مجھے پتا ہو گا ؟؟(حمین نے آنکھیں سکیڑتے پوچھا تھا)

میرے بارے میں ہر بات تو پتا ہے تو مجھے لگا شاید یہ بھی پتا ہو !!(منال نے طنزیہ کہا تھا)

جانتا ہوں پر بتاؤں گا نہیں!!(حمین نے مسکرا کر جواب دیا تھا)

وجہ !!(منال نے حیرت سے پوچھا تھا)

کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ خود اپنے دشمن کو پہچانیں !!(حمین نے اب سنجیدہ ہوتے کہا تھا)

منال نے ایک بار پھر لب بھنچے تھے !!

مجھے گھر جانا ہے !!(منال نے کچھ سوچتے کہا تھا)

حمین نے بل رکھا تھا اور اٹھا تھا !!

وہ اسی کے ساتھ واپس آئی تھی اور پورے راستے وہ یہی سوچتی آئی تھی کہ وہ اس کے ساتھ آئی کیوں تھی !!!

اور گاڑی سے اترتے ہی سامنے ہی اسے افنان ملا تھا !!

کون تھا یہ ؟؟(افنان نے منال کی طرف دیکھتے پوچھا تھا)

منال نے تھوک نگلا تھا وہ کیا بتاتی کون تھا یہ !!

یہ الفاظ اس کے زہن میں گونجنے لگے تھے وہ خود سے ہی سوال کرنے لگی تھی واقعی کون تھا یہ اسکا !!!

حمین !!(منال نے بس نام بتایا تھا)

پسند کرتی ہو اسے ؟؟(افنان نے دو ٹوک پوچھا تھا)

منال نے حیرت سے افنان کو دیکھا تھا !!

میرے پاس کوئی آپشن ہے ؟؟(منال نے اندر کی جانب بڑھتے کہا تھا)

محبت آپشن نہیں دیکھتی !(افنان کے الفاظ سن کر وہ رکی تھی)

میں ضرور دیکھتی ہوں !! (منال کہتے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی)

میرب اگلے دن ہسپتال جلدی پہنچ گئ تھی !!

وہ روز آتی اور اپنا کام کر کے نکل جاتی تھی اسے کافی وقت ہوگیا تھا اب تو وہاں کام۔کرتے مگر اس نے کسی سے کوئی دوستی نہیں کی تھی اور نہ ہی کسی سے کوئی تعلق !!

اس نے اپنے اپکو بدلا تھا وہ لوگوں کی پرواہ کرنا چھوڑ گئی تھی اس نے لوگوں کے مسئلوں کو اپنا مسئلہ سمجھنا چھوڑ دیا تھا !!

وہ ریسیپشن پہ کچھ فائلز سائن کر رہی تھی کہ پیچھے سے کسی کی آواز آئی تھی !!

اسلام علیکم !!(زید نے پیچھے سے اسے پکارا تھا)

میرب با مشکل مڑی تھی !!

وعلیکم سلام!!(وہ کہتے آگے بڑھنے لگی تھی)

مجھے بات کرنی ہے !!(زید نے جلدی سے کہا تھا)

مجھے کام ہے !!(میرب نے جان چھڑوانا چاہی تھی)

آپ بھاگ رہی ہیں اور انسان جس سے زیادہ بھاگنے کی کوشش کرتا ہے وہ بات ہمیشہ اس کے سامنے آزمائش بن کر کھڑی ہو جاتی ہے !!(زید نے نہ جانے کیا سوچتے اسے کہا تھا)

میرب کو اسکی بات غصہ دلا گی تھی مگر وہ قابو رکھنا جان گئی تھی وہ بنا پلٹے آرام سے وہاں سے نکل گئی تھی !!!

زید بس اسے جاتا رکھتا رہ گیا تھا !!

منال اگلے دن آفس گئ تھی آج س نے اپنے سٹاف کے ساتھ میٹنگ رکھی تھی !!

آپ لوگوں میں سے اگر کوئی کچھ جانتا ہے تو بتا سکتا ہے !!(منال نے سبکو دیکھتے پوچھا تھا مگر کسی نے کوئی رد عمل نہیں دیا تھا اور وہ جانتی تھی یہ سب)

اوکے پرانی میلز چیک کرو اینڈ کام اگین سٹارٹ کرو !!(منال نے آخر اپنی بات جاری کی تھی)

میں نے ایک میل کی تھی بٹ وہ ریجیکٹ ہو گئ ہے ہمیں نہیں لگتا کہ فوری طور پر کوئی ہماری کمپنی کی طرف بڑھے گا !!(ان میں سے بیٹھے ایک شخص نے جواب دیا تھا)

منال کچھ دیر کے لیے خاموش ہوئی تھی !!

اوکے !! پھر ہمیں اپنا کام شروع سے شروع کرنا ہو گا اینڈ مسٹر صارم کی کمپنی کو جو شیرز دیے جا رہے تھے وہ بند کر دیں اور اپنا کام انفرادی طور پر دوبارہ شروع کر دیں میں آپ لوگوں کو کچھ دنوں کا وقت دے رہی ہوں مجھے نیو پروجیکٹس اور نیو لانچنگ چاہیے میں ڈبل پے کرنے کے لیے تیار ہوں بٹ مجھے کام چاہیے اور رہی بات نوٹس کی تو آپ لوگ سیف ہیں ہاں اگر آپ لوگوں میں سے کسی کا بھی ہاتھ ہوا تو یاد رکھیے گا اس کے ہاتھ سلامت رہیں گے نہیں!!(منال کہتے انھیں جانے کا اشارہ کر چکی تھی مگر شاید وہاں کوئی بھی اسکی بات پر مطمئن نہیں تھا)

اپکو نہیں لگتا کہ مسٹر صارم اگر یہ بات جانتے ہیں کہ ایسا ہماری طرف نہیں کیا گیا تو انھیں یہاں ہونا چاہیے تھا ؟؟ اپکو ہم سے زیادہ ان پر شک کرنا چاہیے تھا پہلے بھی وہ بہت کچھ کر چکے ہیں (ان میں سے ایک اور نے سوال اٹھایا تھا)

آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے کہ یہ سب انھوں نے کیا ہے ؟؟(منال نے اس شخص کی طرف ائبرو اچکاتے پوچھا تھا)

اور مجھے نہیں لگتا کہ ہم اس طرح چپ بیٹھ کر کسی کو بھی پکڑ سکتے ہیں ہمیں کورٹ کا سہارہ لینا پڑے گا کیونکہ ہمیں ایک وقت ملا ہے اور آپ چاہتی ہیں کہ اس معاملے کو نمٹائے بغیر ہم کمپنی کو دوبارہ کھڑا کرنے میں لگ جائیں سب بھول کر !!!(ان میں سے ایک لڑکا اور بولا تھا جو بھی تھا وہ اس کمپنی میں کام کرتے تھے اگر یہ کمپنی ڈوبتی تھی یا اسکا نام خراب ہوتا تو ساتھ انکا بھی ہونا تھا)

منال نے اسے ترچھی نگاہوں سے دیکھا تھا اس کا لہجہ سخت تھا جو کہ منال کو ہر گز پسند نہیں آیا تھا !!

اوکے پھر آپ اس سب کے پیچھے جو شخص ہے اسے ڈھونڈنا شروع کر دیں !!(منال نے اسکی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا تھا)

سب نے حیرت سے منال کو دیکھا تھا !!

منال نے دونوں ہاتھ ٹیبل پر مارتے جھکتے دوبارہ بولنا شروع کیا تھا !!

یہ کام آپ نہیں کر سکتے نہ کیونکہ آپ نہ تو جج ہیں اور نہ کوئی وکیل رائیٹ ؟؟

تو پھر جو کام آپ لوگوں کا ہے وہ کریں میں آپ لوگوں کو یہ یقین دہانی کروا سکتی ہوں کہ یہ کمپنی اور آپ لوگ سیف رہیں گے اینڈ آئی تھنک دیٹس انف!!

سب نے اپنے اپنے چہرے کے زاویے تھوڑے درست کیے تھے !!

آپ سب جانتے ہیں کہ ایسا کوئی بھی معاملہ ہو تو سب سے پہلے ہر ایک ایمپلائی کو جواب دہ ہونا پڑتا ہے کیونکہ کمپنی کے اندر ہر خفیہ بات صرف وہی ایمپلائی جانتا ہے جو وہاں کام کرتا ہے اور اگر میں یہ حرکت نہیں کر رہی تو اسکا ہر گز مطلب نہیں ہے کہ آپ لوگ بھول جائیں کہ میں ایسا رویہ برداشت نہیں کروں گی !!

(منال نے آخر کار سب پر نظر گاڑتے کہا تھا)

مجھے لگتا ہے کہ عدالت ختم ہو چکی ہے !!(منال نے انھیں کہتے جانے کا اشارہ کیا تھا اور سب جا چکے تھے)

وہ میٹنگ روم میں آرام سے بیٹھ گئی تھی اس نے سجل کو دوبارہ بلوایا تھا !!

صارم نے کوئی نوٹس جاری نہیں کیا ؟؟(منال نے سجل سے پوچھا تھا)

نو میم ابھی تک نہیں!!(سجل نے خاموشی سے کہا تھا)

منال نے بے بسی سے سانس خارج کیا تھا !!

بٹ انھوں نے آج ایک کانفرنس منعقد کروائی ہے شاید وہ کچھ کہیں اس بارے میں !!(سجل نے تھوڑی دیر پہلے ملنے والی انفارمیشن بتائی تھی اسے)

اوکے !! مجھے ان دو مہینوں کی ہر ایک ایمپلائے کی ڈیٹیلز چاہیے نیو ایمپلائز سپیشلی ان کی ہر ایک ڈیٹیلز اور سی سی ٹی وی فوٹیج سٹور روم کی اور ہر ایک جگہ کی کیا کیا ہوتا رہا ہے کوئی بھی کلو ملے مجھے بتانا ہے تمہارا کام اب صرف اتنا ہے کہ آفس میں ہر ہونے والی چیز کو نوٹ کرنا ایک بھی امپلائے یا کوئی ملازم فرار نہ ہو جتنے آتے تھے سب آفس میں موجود ہوں !!!(منال نے اسے کہتے کچھ فائلز کھولی تھیں)

اوکے میم !!(سجل کہتی باہر کو نکل گئی تھی)

منال اس وقت اس کانفرس کو سننے کے لیے بیٹھی تھی !!

ہم نہیں جانتے کہ یہ سب کیسے ہوا لیکن یہ ہمارے ایمپلائز کی محنت تھی اور کسی بھی کمپنی کے لیے اسکا پروجیکٹ بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے اس لیے میری یہ اپیل ہے کہ اس سب کی تفتیش کی جائے اور کوئی ریکشن لیا جائے !!(صارم جو کہ ٹھہر ٹھہر کر اپنے بیانات دے رہا تھا)

منال کی آنکھوں میں تو جیسے انگارے تھے سجل بھی ابھی اندر داخل ہوئی تھی اسکی کانفرس سن کر !!

منال نے خود کو کمپوز کرنا چاہا تھا !!

میم !! وہ سر حمین آئے ہیں !!(سجل نے اسے اطلاع دی تھی)

بھیجو !!(منال نے کہہ کر ٹی وی بند کیا تھا)

حمین نے دروازہ کھولا تھا منال نے نظر اٹھا کے بھی نہیں دیکھا تھا اسے وہ آکر اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھا تھا !!

کیا سوچا؟؟(حمین نے قدرے سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا تھا)

اپکو کیا چاہیے اس سب کے بدلے میں ؟؟(منال نے سیدھے ہوتے پوچھا تھا)

حمین مسکرایا تھا !!

آپ مجھے کیا دے سکتی ہیں اس سب کے لیے ؟؟؟(حمین نے اسی انداز میں پوچھا تھا)

منال خاموش ہوئی تھی !!

مس منال یہ بزنس ہے یہاں ہر کسی کو نفع اور نقصان سے غرض ہے اگر میں آپکی مدد کر رہا ہوں تو یقیناً کسی وجہ سے کر رہا ہوں اور اس کی اس سے زیادہ کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ میں یہاں اپنا بزنس سٹیبل کرنا چاہتا ہوں دیٹس اٹ !!(حمین نے وضاحت دی تھی جسکی منال کو کوئی تسلی نہیں ہوئی تھی)

آئی ایم سوری مگر میں آپ پر کوئی بھروسہ نہیں کر سکتی اب !!(منال نے غصے سے کہا تھا)

جس پر بھروسہ ہونا چاہیے اس پر اپکو ہوتا نہیں اور جس پر نہیں ہونا چاہیے اس پر ہوتا ہے !!(حمین نے مسکراتے کہا تھا)

ہمیں جلدی ہی کوئی پروف دینے ہوں گے اور اس کے لیے ہمیں ان لوگوں کو ڈھونڈنا ہو گا !!(حمین نے بات جاری کی تھی)

میں نے سجل کو کہا ہے (منال نے کچھ سوچتے جواب دیا تھا)

وہ کوئی سی آئی ڈی آفیسر نہیں ہے اپنے بھائی کی ہیلپ لے لو اس سب میں وہ ایس پی ہے !!(حمین نے کچھ سوچتے کہا تھا)

منال نے آنکھیں کھولیں تھیں جیسے اسکی انفارمیشن کی داد دے رہی ہو !!

حمین نے نفی میں سر ہلایا تھا !!

اوکے آپ کے نیو پروجیکٹ کے لیے میں پارٹنرشپ کے لیے ریڈی ہوں !!(حمین نے ایک نئ امداد کا اعلان کیا تھا)

اوکے !!!(منال نے کچھ سوچتے ہاں کہا تھا اسے واپس ہنی پوزیشن پہ آنا تھا)

ہمم !! ایک کیبن چاہیے مجھے اس آفس میں میں یہاں رہ کر کام کروں گا !!(حمین جیسے اعلان کیا تھا اب کی بار)

وجہ ؟؟(منال نے دو ٹوک پوچھا تھا)

حمین نے اسکی جانب دیکھا تھا !!

منال نے آنکھیں بے بسی سے میچی تھیں اور پھر اس نے حامی بھری تھی !!

اوکے !!!(اور آخر کار اسے ماننا پڑا تھا)

ہمم یہ کونٹریکٹ ہے کہ آپ 6 ماہ سے پہلے اس ڈیل سے نہیں دستبردار نہیں ہوں گی
!!(حمین نے ایسے سامنے پیپرز رکھتے کہا تھا)

منال نے سائین کر کے پیپرز اسکے آگے رکھے تھے !!

کچھ پتا چلا ؟؟ (افنان نے منال کو اکیلے بیٹھے دیکھ کر سوال کیا تھا)

نہیں کچھ خاص نہیں!!(منال نے مختصر سا جواب دیا تھا)

ہمم !!!(افنان نے کچھ سوچتے کہا تھا)

وہ میں نے مسٹر حمین کے ساتھ پارٹنرشپ کر لی ہے !(منال یہ بتانا ضروری سمجھا تھا)

افنان نے منال کی طرف دیکھا تھا !!

اتنی جلدی اور تم جو پیسے صارم کو دے رہی تھی اس کے ساتھ وہ پروجیکٹ!!(افنان نے حیرت سے اسے کہا تھا)

وہ پروجیکٹ تو ظاہری بات ہے رک گیا ہے اور مجھ سے صارم نے کوئی رابطہ نہیں کیا اور ویسے بھی میری پوزیشن اس وقت کچھ ٹھیک نہیں ہے کہ میں کچھ اور کر سکتی مجھے کسی کا ساتھ تو چاہیے تھا!!(وہ روانگی میں بول گئ تھی)

تم نے کبھی سوچا ہے کہ وہ کون ہے اور کیوں یہاں آیا ہے اور کیوں تمہاری مدد کر رہا ہے !!(افنان نے منال کی طرف دیکھتے کہا تھا)

منال نے اب کی بار افنان کی۔طرف دیکھا تھا !!

وہ بزنس مین ہے اور بس !!(منال کہتی رکی تھی)

اس نے افنان کی طرف دیکھا تھا کیا کہنا چاہ رہا تھا وہ !!

مطلب کیا ہے آپکا !!(منال نے کچھ سمجھنے کی کوشش کی تھی)

منال لوگوں پر اتنا یقین نہ کیا کرو تمیں کیوں لگتا ہے کہ لوگ جو کہہ رہے ہیں سچ کہہ رہے ہیں تم آج بھی ویسی ہی ہو لوگوں پر اندھا اعتبار کرنے والی !!(حمین نے منال کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا)

مجھے تو آج تک جو ٹریک دیا گیا ہے میں اسی پر چلی ہوں بس ماما نے کہا تھا کہ بزنس کرنا اور میں ادھر کے راستے چل پڑی ،دادا جان نے کہا کہ صارم کے علاوہ کسی کا نہ سوچنا حالانکہ نہ وہ مجھے پسند کرتا ہے اور نہ !!! پھر بھی میں اس کے پیچھے گئی کہ شاید وہ شخص مجھے کسی طریقے اچھا لگ جائے اور میں !!

مجھے تو جو بتایا جاتا ہے میں وہی کرتی ہوں شروع سے میں نے اپنے لیے جینا 12 سال کی عمر میں ہی چھوڑ دیا تھا !!(وہ جیسے کچھ ٹھیک تھی نہیں اور روانگی میں بول گئ تھی)

تم نے تو میری ماں کی قاتل کو ہی اس گھر میں رکھ لیا اس سے بڑھ کر کیا اب نارمل ہو سکتی ہو تم !!(افنان نے پیچھے ہوتے کہا تھا جیسے اسے آج بھی وہ اپنا غصہ یاد دلا رہا ہو)

منال نے افنان کی طرف دیکھا تھا !

وہ کیس اس میں کچھ بھی ثابت نہیں ہوا تھا !!(منال نے ہلکے سے کہا تھا)

اور یہ بات تم بھی جانتی ہو کہ کیوں نہیں ہوا تھا !!(افنان نے غصے سے کہا تھا)

منال نے گہرا سانس لیا تھا !!

مجھے نہیں معلوم کچھ بھی پلیز !! اور ویسے بھی وہ سب ختم ہو گیا تھا تب ہی !(منال نے اپنے سر کو پکڑتے کہا تھا وہ تھک گئی تھی اور وہ کچھ بھی دہرانا نہیں چاہتی تھی)

وہ کیس دوبارہ ری اوپن ہو گیا ہے !!

افنان نے آخر اسے بتانا ضروری سمجھا تھا)

اور منال نے حیرت کے مارے افنان کو دیکھا تھا !!

کیوں کیسے ؟؟(منال نے اپنی آواز کا جیسے گلا گھونٹتے پوچھا تھا)

افنان نے اپنے موبائل سے ایک تصویر نکال کے منال کے آگے رکھا تھا !!

ایڈووکیٹ اسمارہ شاہ !!(افنان نے بتایا تھا)

منال نے حیرت سے اسے دیکھا تھا !!

یہ یہاں ؟؟(منال کے منہ سے بس یہی الفاظ نکلے تھے)

ہمم !!حمین شاہ کی بہن !!(افنان نے ایک گہرا سانس خارج کرتے کہا تھا)

اور یہاں منال کے چودہ طبق روشن ہو گئے تھے جیسے !!!

حمین شاہ یعنی کہ "شاہ" (منال نے اٹکتے اٹکتے جملہ پورا کیا تھا آنکھوں میں بے یقینی تھی اور بے حد بے یقینی)

یعنی کہ آنٹی امنہ کا بیٹا !!(منال نے حیرت سے افنان کی طرف تحقیق کی نظروں سے دیکھتے پوچھا تھا)

ہمم !! وہی اسمارہ اور شاہ جن سے بچپن میں ہم کھیلتے رہے ہیں وہی ایڈووکیٹ امنہ جس کا قتل ہماری ماں کے ساتھ ہوا !!(افنان نے منال کو دیکھتے کہا تھا)

یہ کہاں تھے اب تک ؟؟؟(منال نے حیرت سے پوچھا تھا)

ان کے فادر نے ریٹائرمنٹ کے بعد دوسری شادی کر لی تھی اور یہ دبئ جا چکے تھے اسکے بعد اب اسمارہ یہاں اپنی پریکٹس کرتی رہی ہے اور مجھے کچھ دن پہلے ہی انکے بارے میں پتا

چلا ہے جب کیس ری اوپن ہوا !!(افنان نے سامنے پورے جگ سے پانی گلاس میں ڈالتے کہا تھا)

منال کے زہن میں کیا کچھ نہیں آیا تھا!!

حمین کو اسکے گھر کے ایڈریس کا پتا ہونا !!

اسکا منال کے آگے سے کافی کو ہٹا کر چائے کا رکھنا !!

اسکا اسے مینو کہنا !!

اسے میڈیا سے بچانا !!

اسکے بزنس کو بچانا !!

اسکے بھائی کے ایس پی ہونے کا پتا ہونا !!!

اس نے مجھے بتایا کیوں نہیں ؟؟؟(منال نے افنان سے سوال کیا تھا وہ تو گہرے صدمے میں تھی جیسے)

اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ماما انکی ماما کی بہت اچھی دوست تھیں وہ سب جانتے ہیں کہ تم اس معاملے میں کبھی نہیں پڑو گی تم عدالت نہیں جاو گی شاید اسی لیے وہ ڈائریکٹ ہمارے پاس نہیں آئے تم اس کے بارے میں کچھ مت سوچنا !!(افنان نے کچھ سوچتے کہا تھا)

منال کا رنگ سفید پڑ گیا تھا !!

کیا مطلب تھا افنان کا اس بات کا کہنا !!

میرا مطلب صرف اتنا ہے کہ تم اسکی مدد مت لو اور تم اس سے ملنا جلنا ختم کر دو !!(افنان نے کچھ سوچتے کہا تھا)

میں اس سے نہیں ملتی وہ بس مجھے سمجھ نہیں آیا کچھ وہ !!(منال کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا صفائی دے)

میں کل بات کروں گا !!(افنان نے بات کو بدلتے کہا تھا)

میں بھی کروں گی بات شاہ سے (منال نے کچھ سوچتے کہا تھا)

میں صارم سے بات کرنے کا کہہ رہا ہوں !!(افنان نے اپنی بات پر زور دیتے کہا تھا)

منال نے جیسے شرمندگی سے نظریں نیچے کی تھیں!!

چلو جا کر سو جاؤ پریشان نہیں ہو !!(افنان کہتے اٹھا تھا)

منال نے افنان کو جاتے دیکھا تھا وہ کچھ دیر بعد بھی باہر گارڈن میں ہی بیٹھی رہی تھی کہ میرب آئی تھی !

منال تم تھیک ہو ؟؟(میرب نے منال کے کندھے پر ہاتھ رکھتے پوچھا تھا)

ہ ،ہاں میں ٹھیک ہوں !!(منال نے بہ مشکل کہا تھا)

سونا نہیں تم نے ؟؟(میرب نے اس کے ساتھ کرسی پر بیٹھتے پوچھا تھا)

نہیں بس ویسے بیٹھی تھی تم سوئی نہیں ؟؟(منال نے نارمل ہوتے کہا تھا)

نہیں ویسے ہی !! تم کافی پریشان ہو گی پر پریشان مت ہو اللہ سب ٹھیک کر دیں گے !!(میرب نے مسکرا کر کہا تھا)

منال نے میرب کو دیکھا تھا وہ۔ مسکراتی کتنی پیاری لگتی تھی مگر منال نے میرب کو بس روتے دیکھا تھا آج تک !!

منال اسکی اور اسکے الفاظ کی خوبصورتی دیکھ کر مسکرائی تھے!!

بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو اپکو تسلی دے سکتے ہیں انسان کو اپنے اندر ایک عادت ضرور ڈالنی چاہیے کہ وہ سب کے سامنے اپنے رونے نہ پیٹے یقین کریں کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور ایک وقت آتا ہے کہ انسان کو خود پچھتاوا ہوتا ہے ہر انسان کیا بلکہ انسان اس قابل ہوتے ہی نہیں ہیں کہ انھیں اپنے دل کی باتیں بتائی جائیں خیر ،انسان کی تو فطرت ہے ٹھوکر کھا کر سنبھلنا!!!

میرب جو کہ ابھی پارکنگ ایریا میں ہی تھی وہ ابھی گاڑی سے اتری تھی ڈرائیور جا چکا تھا کہ ایک گاڑی اس کے پاس آکر رکی تھی !!

بلال گاڑی سے اتر کر سیدھا میرب کی طرف آیا تھا !

میرب کو ایک سیکنڈ لگا تھا اسے پہچاننے میں وہ بھاگنے ہی لگی تھی کہ بلال نے اسکا راستہ روکا تھا !!

میرب کو غصے کہ ساتھ ساتھ ڈر بھی لگا تھا وہ کوئی تماشہ نہیں لگانا چاہتی تھی !!

مجھے بات کرنی ہے تم سے !!(بلال نے بلکل اسکے سامنے آتے کہا تھا)

لیکن مجھے کوئی بات نہیں کرنی اس لیے پلیز میرا راستہ چھوڑو !!(,میرب نے چیختے کہا تھا)

سمجھتی کیا ہو تم خود کو !!(بلال نے انتہائی تیش میں آکر اسکا بازو مروڑنا چاہا تھا)

کہ پیچھے سے ایک زید نے اسے سیدھا کرتے مکا مارا تھا !!

میرب نے حیرت سے دیکھا تھا یہ منظر وہاں کافی لوگ دیکھنا شروع ہو گئے تھے !!

تم کیا لگتے ہو اسکے !!(بلال نے غصے سے زید کی طرف بڑھتے کہا تھا)

میں جو بھی ہوں دفع ہو جاو یہاں سے ورنہ ابھی اور اسی وقت تمہارا حشر نشر کر دوں گا !!(زید نے انتہائی غصے سے کہا تھا)

بلال غصے سے اسے دیکھتا وہاں سے نکل گیا تھا !!

انسان چاہے کسی کو جتنا بھی گرانا چاہے لیکن ایک با کردار انسان کبھی نہیں ہارتا اللہ بہت مہربان ہے وہ اپنے بندوں کو یوں نہیں چھوڑتا جیسے اس کے اپنے چھوڑ دیتے ہیں !!!

ایک لڑکی کو بہت سمبھل کر رہنا پڑتا ہے اس پر صرف ایک الزام کا لگنا اور سب کی اس پر نظریں مشکوک ہو جاتی ہیں ، کبھی یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ جو بھی حالات ہوں گے اس کے اپنے یا کوئی بھی اسکے ساتھ کھڑا ہو گا یا وہ بھروسہ کریں گے !!

انسانی بھروسے صرف اس لیے ٹوٹتے ہیں تاکہ اللہ پر بھروسہ پختہ ہو جائے اور جس کا ایمان پختہ ہو گیا اسے پھر اور کیا ہی چاہیے !!!

سب لوگ انھیں دیکھ رہے تھے میرب جس کی آنکھیں آنسوؤں سے چمکنا شروع ہو گئی تھیں وہ ادھر ادھر دیکھتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی !!

زید بھی اسکے پیچھے ہی گیا تھا !!

میرب اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی زید نے ناک کیا تھا اس نے خود کو کمپوز کرتے آنے کی اجازت دی تھی اسے لگا تھا کہ کوئی اور ہو گا !!!

زید کو دیکھ کر اسکا چہرہ سفید پڑا تھا !!

کوئی پروبلم ہے تو آپ مجھے بتا سکتی ہیں میں دیکھ لوں گا اسے !!(زید نے تھوڑا غصے سے کہا تھا)

میری پروبلم آپ ہیں کیوں بار بار میری زندگی کو مجھے پر بوجھ بنانے آجاتے ہیں آخر آپ میرے سامنے آتے ہی کیوں ہیں مجھے نفرت ہے آپ سے ،اپ میری زندگی میں صرف میری بدکرداری کا سبب بنتے ہیں کیا لگتے ہیں آپ میرے جو میری مدد کرنے پہنچ جاتے ہیں بتائیں !!!(میرب غصے سے دوبارہ چیخی تھی)

زید میرب کی باتیں سن کر جیسے حیرت میں مبتلا تھا بس وہ ایسی تو نہیں تھی وہ منہ پھٹ تھی پر اسکی آواز آج تک ونچی نہیں ہوئی تھی اس قدر جس قدر آج تھی !!

ایسا نہیں ہے میں نے کبھی ایسا نہیں چاہا !!(زید نے صفائی دینا ضروری سمجھا تھا)

تو پھر آپ بار بار کیوں آتے ہیں یہاں ؟؟(میرب نے اس کی بات کاٹتے کہا تھا)

مجھے بات کرنی تھی آپ سے (زید نے سیدھا جواب دیا تھا)

میں نے اس دن بھی کہا تھا مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی اپکو سمجھ نہیں آتی یہ دیکھ لیں میرے ہاتھ جڑے ہوئے خدا کا واسطہ ہے مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں مجھے اپ کی ہمدردی نہیں چاہیے !!(میرب نے ہاتھ جوڑتے کہا تھا)

میں ہمدردی کرنے نہیں آیا !!(زید نے غصے سے کہا تھا)

اچھا پھر بتا دیں کیا کہنا چاہتے ہیں(میرب نے اپنے آنسوؤں کو پونچھتے کہا تھا)

میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ ہ واپس آکر اسی ہاسپیٹل اپنی جاب جاری رکھیں !!(زید نے اسکے چہرے کو بغور دیکھتے کہا تھا)

شکریہ میں خوش ہوں یہاں اب آپ جا سکتے ہیں اور ہو سکے تو پلیز دوبارہ میرب سامنے مت آیئے گا !!(میرب کہتی باہر کو نکل گئی تھی)

زید بس اسے دیکھتے رہ گیا تھا !!

وہ یہ سوچ رہا تھا کہ شاید ہی جو آج تک اسکی کسی نے اتنی بے عزتی کی تھی !!

منال آج جلدی آفس پہنچ چکی تھی وہ جانتی تھی آج حمین آئے گا آفس وہ کب سے اپنے سامنے والے کیبین کو دیکھ رہی تھی گلاس وال سے جو کہ حمین کے لیے تیار کروایا گیا تھا لیکن وہ نہیں آیا تھا ابھی تک اتنے میں صارم دلاور خان کی آمد ہوئی تھی !!

منال کی رگیں تنی تھیں اس پتھر دل شخص کو دیکھ کر !!

کیسی ہو ؟؟(صارم نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا تھا)

کیسی ہو سکتی ہوں ؟؟(منال نے اسی انداز میں کہا تھا)

میں تمہارا انتظار کرتا رہا پر تم نہیں آئی کیا واقعی یہ سب تم نے کیا ؟؟(صارم نے اسکی چہرے کے تاثرات کا اندازہ لگاتے کہا تھا)

یہ سوال تو میں بھی کر سکتی تھی آپ سے ؟؟(منال نے اپنے غصے کو قابو کرتے پوچھا تھا)

صارم نے منال کو بغور دیکھا تھا !!

پر میں نے نہیں کیا پتہ ہے کیوں کیونکہ میں جانتی ہوں کہ ہم میں سے کوئی اتنا نہیں گر سکتا اس لیے !!(منال اسے خاموش دیکھ کر دوبارہ بولی تھی)

صارم نے اسے حیرت سے دیکھا تھا صارم کا رنگ جیسے زرد ہونے لگا تھا کیا تھا یہ اسے لگا جیسے منال نے اسے کسی کھائی میں دھکا دیا تھا !!

صارم نے خود کو کمپوز کیا تھا !!

کیا کر رہی ہیں آپ پھر اس سب کا پتہ لگوانے کے لیے کیونکہ اپکو کچھ وقت دیا گیا ہے نہ !!(صارم نے اگلا سوال کیا تھا)

ابھی تک کچھ نہیں پر جیسے پتا چلا اپکو بتا دوں گی !!(منال نے لہجہ نرم کرتے کہا تھا)

ہمم !! (صارم ابھی اسکی طرف دیکھ رہا تھا کہ ناک ہوا تھا صارم نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا)

حمین ان کی طرف آیا تھا !

صارم حیران ہوا تھا اسے یہاں دیکھ کر جبکہ حمین نے اسے مکمل طور پر اگنور کیا تھا !!

میں نے فائلز بھجوائی تھیں انھیں سائن کر دیں مجھے دیکھنی ہیں !!(حمین سیدھا منال سے مخاطب ہوا تھا)

صارم تو اسکے منال ہو کیے گئے اس حکم پر حیران تھا !!

اس سے پہلے منال کچھ بولتی صارم کھڑا ہوا تھا!!

یہاں کیا کر رہے ہو تم ؟؟(صارم نے بے دھیانی میں تیش میں آتے کہا تھا)

کیوں آپ سے مطلب ؟؟(حمین نے غصے سے کہا تھا وہ س شخص کو کم از کم برداشت نہیں کر پارہا تھا اس وقت)

منال نے ن دونوں کو دیکھا تھا جو ایک دوسرے کو کاٹنے کو ڈوڑ رہے تھے !!

مجھ سے بہت سے مطلب جڑے ہیں تم اس وقت میری منگیتر کے آفس میں ہو اور میں پورا حق رکھتا ہوں پوچھنے کا !!(صارم غصے سے بولا تھا)

اوہ وہی منگیتر جسے تم نے اتنے دنوں سے پوچھا تک نہیں کہ تمہاری وجہ سے وہ کیا کیا دیکھ رہی ہے !!(حمین اپنی عادت کے خلاف بول رہا تھا وہ ایسا نہ تھا کہ لوگوں کو طعنے دیتا یا کسی کہ مسئلے میں بولتا)

منال نے حیرت سے دیکھا تھا حمین کو اس کی بات منال کو بھی پسند نہیں آئی تھی جو بھی تھا!!

یہ میرا اور انکا پرسنل میٹر ہے اپکو اس میں نہیں آنا چاہیے !!(منال نے کچھ سوچتے کہا تھا)

صارم کی تو جیسے عید ہوئی تھی !!

حمین نے منال کو غصے کی انتہا سے دیکھا تھا !

گڈ !! یہی امید تھی مجھے فائلز چاہیے 5 منٹ میں پھر آپ دونوں اپنی پرسنل میٹنگ کر سکتے ہیں !!(حمین کہتے باہر کو نکل گیا تھا)

صارم نے منال کی طرف دیکھا تھا اس نے حمین کو سامنے والے کیبین کی طرف بڑھتے دیکھا تھا وہ حیرت سے منال کی طرف مڑا تھا !!

یہ یہاں کیا کر رہا ہے اور تم پہ حکم کیوں چلا رہا ہے یہ !!(صارم نے منال کی طرف دیکھتے غصے سے کہا تھا)

منال نے آنکھیں بند کی تھیں کیونکہ صارم کو یہ بات بتانا کوئی گھاٹے کا سودا نہیں تھا !!

منال میں کچھ پوچھ رہا ہوں !!(وہ ایک بار پھر دھاڑا تھا !!

یہ میرا آفس ہے صارم اور !!(منال کچھ بول ہی رہی تھی کہ وہ کہ اسکے آگے ٹیبل پر جھکتے اس کے چہرے کے سامنے آتے دوبارہ دھاڑا تھا)

میری ایک بات یاد رکھنا منال سکندر خان میں تمہارے اس بزنس کو تو برداشت شاید کر لوں لیکن شراکت برداشت کبھی نہیں کروں گا یہ شخص مجھے آئندہ تمہارے آس پاس بھی نظر نہ آئے ورنہ وہ دن اس کا یا تمہارا آخری ہو گا !!(صارم غصے سے کہتا حمین کو گھورتے چلا گیا تھا)

یہ پہلا دن تھا جب منال کو صارم سے ڈر لگا تھا وہ جنونی اسکی سوچ سے زیادہ تھا !!

اس نے فائلز کھولی تھیں اور ان پر سائن کیے تھے اور اٹھا کر سیدھا خود حمین کے کیبین میں پہنچی تھی !!

اس نے فائلز اسکی ٹیبل کے آگے پٹخی تھیں !!

یہ کیا تھا مسٹر حمین روحیل شاہ !!(منال نے اسکی طرف سوالیہ اور جتاتی نظروں سے دیکھا تھا)

حمین نے منال کی طرف حیرت سے دیکھا تھا وہ جو لکھ رہا تھا کچھ ہیں وہیں رک گیا تھا اسے ہر گز نہیں پسند تھا کہ اسکے باپ کا نام کوئی اسکے نام کے ساتھ لگائے !!

حمین نے مٹھی بھینچی تھی!!

وہ منال پر غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا !

کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں آپ یہ سب چھپا کر میں نے کہا تھا ایک دن ضرور تمہاری اصلیت میرے سامنے آئے گی شاہ !!!!

میں پوچھ سکتی ہوں کہ یہ سارا کھیل کھیلنے کا کیا مقصد تھا !!(منال نے باہر آتے ایک ایملائے کو واپس جانے کا اشارہ کرتے کہا تھا اس روم سے باہر کوئی آواز نہیں جا سکتی تھی وہ اس وقت اس قدر غصے میں تھی کہ وہ اس سے یہیں بات کرنے کو راضی ہو گئی تھی)

میں صرف اپنی ماں اور خالہ کی وجہ سے تمہاری مدد کر رہا تھا دیٹس اٹ !!(حمین نے مختصر جواب دیا تھا منال کی ماں اور حمین کی ماں گہری دوستیں تھیں اور اسمارہ جو کہ حمین شاہ کی بہن تھی وہ دونوں منال کی ماں جو خالہ پکارتے تھے !! وہ جانتا تھا وہ جواب لیے بنا نہیں جائے گی)

منال اسے نہیں کہہ سکتی تھی کہ اس نے اس سے مدد نہیں مانگی تھی کیونکہ وہ اسکا اور اپنی ماں کا تعلق بہت اچھے سے جانتی تھی اسے اس وقت بھی لگتا تھا کہ اسکی ماں اس سے زیادہ حمین کا کرتی ہیں)

مجھے اسمارہ سے ملنا ہے !!(منال نے کچھ سوچتے کہا تھا)

حمین نے اسکی طرف دیکھا تھا وہ اچانک بدلی تھی اپنی بات سے !!

وہ آج تم سے زیادہ مضبوط ہے منال تم اس سے کوئی بات نہیں نکلوا پاوگی !!(حمین نے جیسے جتایا تھا کچھ یا شاید غصہ نکال رہا تھا اپنا)

جانتی ہوں اب وہ وکیل جو ہے !!(منال نے جیسے اسے اپنی انفارمیشن بتائی تھی)

ہمم !! پھر تو تم یہ بھی جانتی ہوگی کہ کیس ری اوپن ہوگیا ہے !!(حمین نے کہتے اسکے تاثرات دیکھے تھے منال کا چہرہ سفید ہوا تھا)

منال نے لب بھنچے تھے وہ نہیں دوبارہ واپس جانا چاہتی تھی !!

وہ کیس ختم ہو چکا تھا !!(منال نے بات ہو پلٹتے کہا تھا)

ہمم !! وہ کیسے ہوا تھا وہ بھی تم جانتی ہو مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اتنی بزدل ہو گی کہ تم اپنی ماں کے قاتلوں کو گھر میں بٹھاوگی !!(حمین نے غصے سے کہا تھا)

منال کے چہرے کا تناؤ بڑھ گیا تھا اس نے حیرت سے حمین کی طرف دیکھا تھا !!

یہ شخص تو اسکی مدد کر رہا تھا اسے لگا تھا کہ یہ سب جیسا نہیں ہے مگر شاید سچ تھا کہ مرد کی طرف سے کی گئی عورت کے لیے تھوڑی سی امداد بھی عورت کا دماغ خراب کر دیتی ہے اسے لگتا ہے کہ یہ سب الگ ہے ،اس کے لیے جیسے ساری دنیا سے لڑ جائے گا۔۔۔۔

عورت آج بھی کمزور ہے کسی کے دو لفظوں پر اپنی پوری زندگی وار دیتی ہے سب کچھ ہی اس ایک شخص کو سمجھ لیتی ہے۔۔۔

عورت نے خود اپنا معیار کم کیا ہے ہر کسی پر یقین کر کے ہر کسی سے باتیں کر کے ،نا محرم کو اپنے خوابوں کا راجہ بنا کر سب کچھ اسکے نام کا سوچ کر!!

ملتا کیا ہے صرف !! "اذیت"

انتظار رہے گا اس وقت کا جب ایک عورت اپنے اپکو محبت کی مار دینا ختم کرے گی دراصل عورت خود اپنے لیے ذلت کا چناؤ کرتی ہے !!

منال کے ہاتھ ٹھنڈے ہوئے تھے چہرہ سرخ ہوا تھا غصے کی کیفیت سے !!

ڈونٹ بی پرسنل !!(منال نے غصے سے کہا تھا)

یہی تو مسئلہ ہے کہ یہ تمہارا پرسنل معاملہ نہیں ہے منال اس میں میری ماں کا قتل بھی شامل ہے !!(حمین نے اسے بغور دیکھتے کہا تھا)

مطلب یہاں تم بدلہ لینے آئے ہو !!(منال نے ایک تفتیشی نظر ڈالی تھی)

تمہیں کیا لگا میں یہاں تمہارے لیے آیا ہوں !!(حمین نے اسکے تاثرات دیکھتے کہا تھا)

منال کے گلے میں گلٹی پھنسی تھی وہ بولنے کے قابل ن بچی تھی اب !!

"ہم نے بھی چاہا تھا محبت کا تجربہ!!

وہ ایک تجربہ باقی سارے تجربے لے گیا"۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مطلب یہاں تم بدلہ لینے آئے ہو !!(منال نے ایک تفتیشی نظر ڈالی تھی)

تمہیں کیا لگا میں یہاں تمہارے لیے آیا ہوں !!(حمین نے اسکے تاثرات دیکھتے کہا تھا)

منال کے گلے میں گلٹی پھنسی تھی وہ بولنے کے قابل نہیں بچی تھی اب !!

اس نے اپنے ڈھیلے تاثرات بدلے تھے اور ایک لمبا سانس خارج کیا تھا اپنی گردن دوبارہ سیدھی کی تھی !!

حمین اس کے یوں تاثرات کا بدلاؤ دیکھ رہا تھا وہ نارمل ہونے کی کوشش کر رہی تھی

تمہیں مجھ سے چھپانا نہیں چاہیے تھا یہ سب کرنے کا کیا فایدہ ہوا ؟؟(منال نے سخت تاثرات سے پوچھا تھا)

چھپایا نہیں بس بتایا نہیں !(حمین نے نارمل ہوتے کہا تھا)

یہ کیس تم نے چاچو پہ کیوں کیا ہے میں جان سکتی ہوں اس سب کی وجہ ؟؟(منال نے غصے سے پوچھا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اس کے پاس افنان کا میسج آیا تھا)

کیونکہ وہ قاتل ہیں اور کیس ہمیشہ قاتلوں پر ہی کروایا جاتا ہے !!(حمین کی رگیں تن گئی تھیں دوبارہ سے)

تم بھول رہے ہو کہ تم میرے چاچو کے بارے میں بات کر رہے ہو (منال نے تھوڑا غصے سے کہا تھا)

نہیں میں ایک قاتل کے بارے میں بات کر رہا ہوں !!(حمین نے خود کو نارمل کرتے کہا تھا وہ باہر دیکھنے لگا تھا اسے اور بات نہیں کرنی تھی فلحال منال سے)

تم غلطی پر ہو میں جانتی ہوں کہ غلط ہوا تھا پر اس میں چاچو کا کوئی عمل دخل نہیں ہے وہ سب !!(وہ ابھی بول رہی تھی)

جسٹ سٹاپ اٹ پلیز ہر چیز کو جھٹلانا تمہارا کام ہے آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے تمہیں سمجھ نہیں آرہی کہ تمہاری ماں کا قتل کیا گیا ہے اور وہ تمہاری فیملی میں سے ہی ہے یا پھر یوں کہوں کہ تم بھی اس میں شامل ہو اور !!(حمین اپنی روانی میں بول رہا تھا)

اتنے میں منال کا ہاتھ اٹھا تھا لیکن وہ حمین روک چکا تھا !!

ڈونٹ منال سکندر خان!!

یو ہیو ٹو ایکسیپٹ اٹ !!(حمین نے اسکی آگ برساتی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا)

اگر ایسا نہ ہوا تو !!(منال نے اپنا بازو چھڑواتے کہا تھا)

چند پل کی خاموشی تھی !!

اور اگر ایسا ہوا تو ؟؟(حمین نے الٹا سوال کیا تھا)

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا کیا تھا وہ عجیب آج اسے وحشت ہو رہی تھی اپنی بے وقوفی پر اس نے آج تک کسی مرد پر اس طرح بھروسہ نہیں کیا تھا !

اگر ایسا ہوا تو میں خود یہ بات پوری دنیا کے سامنے ایکسیپٹ کروں گی خود !!(منال نے جتاتی نظروں سے کہا تھا)

تم نہیں کر پاوگی منال !!(حمین نے جیسے اسے بتایا تھا)

وہ ہلکا سا طنزیہ مسکرائی تھی !

اگر ایسا نہ ہوا تو تم بزنس کی دنیا چھوڑ دو گے اور پوری میڈیا کے سامنے معافی مانگو گے میری فیملی سے !!(منال نے آنے والے وقت کے انجام کو سوچتے کہا تھا)

حمین مسکرایا تھا !

آئی ایم سوری لیڈی بوس ایسی نوبت ہی نہیں آئے گی !!(وہ کہتا باہر کی طرف اشارہ کر گیا تھا ایک ایمپلائز جو کہ انھیں اجازت طلب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا)

منال نے لب بھینچے تھے وہ وہاں سے غصے سے نکل گئی تھی !!

وہ وہاں سے نکل کر گھر کی طرف گئی تھی وہ جانتی تھی کہ ایک ہنگامہ مچا ہو گا گھر اس نوٹس سے وہ خود بھی کافی ڈسٹرب ہو گئی تھی!!

منال گھر پہنچی تھی تو سب لاؤنج میں ہی تھے کہ شانزیب صاحب چیخے تھے !!

افنان تم اس کیس کو رفع دفع کرواؤ تم کچھ کر کیوں نہیں رہے ہماری ریپو خراب ہو کر رہ جائے گی!!(شانزیب صاحب نے غصے سے چینختے کہا تھا)

چاچو یہ کیس ختم نہیں ہو سکتا ان کے بھی کانٹیکٹ ہیں اوپر !!

اور ویسے بھی میں خود بھی چاہتا ہوں کہ ساری بات کا پتا چلے !(افنان نے کچھ سوچتے کہا تھا
)

منال آگے آئی تھی ریاست خان خاموش کھڑے تھے !

شانزیب صاحب نے حیرت سے افنان کو دیکھا تھا !

یعنی تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری ماں کا قتل میں نے کیا ہے اب تم بھی مجھے یہ کہو گے واہ
!!(شانزیب صاحب تو جیسے بھڑک اٹھے تھے)

ایسا نہیں کہا میں نے آپ بے گناہ ہونگے تو ثابت ہو جائے گا !!(افنان کہتا اوپر کو نکل گیا
تھا)

منال آگے آئی تھی !

چاچو آپ پریشان نہ ہوں ایسا کچھ نہیں ہو گا ہم ایک اچھا وکیل ہائیر کریں گے !(منال نے انھیں ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی تھی)

ضرورت نہیں ہے اس سب کی جب اپنے ہی خلاف ہوں تو کیا کیا جاسکتا ہے !!(شانزیب صاحب غصے سے نکل گئے تھے)

منال نے اپنے دادا کو دیکھا تھا جو بس خاموش نظروں سے بس فرش کو دیکھے جا رہے تھے !

دادا جان !!(منال ان کے پاس گئی تھی)

ہ،ہاں !! (انھوں نے منال کو ساتھ لگایا تھا)

آپ پریشان نہ ہوں مجھے پتا ہے ایسا کچھ نہیں!(منال نے انھیں نارمل کرنے کی کوشش کی تھی)

وہ بامشکل مسکرا پائے تھے تھوڑی باتوں کے بعد منال اوپر گئی اتنے میں اسے عجیب آوازیں آئی تھیں وہ اپنی دادی کے کمرے میں گئی تھی جہاں میرب انھیں کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی !

آپ پریشان نہ ہوں کچھ نہیں ہوتا !!(میرب انھیں پانی دینے کی کوشش کر رہی تھی)

منال آگے کو ہوئی تھی !

کیا ہوا ہے ؟؟(منال آگے ہوتے دادی کے گرد حصار بناتے پوچھا تھا)

وہ شازی نے کچھ نہیں کیا میں نے ،م،می،میں نے کیا تھا سب کچھ سچ کہہ رہی ہوں میرے کیے کی سزا نہ دو اسے !!(وہ مسلسل روتے وضاحت دینے کی کوشش کر رہی تھیں)

انکی آواز اس قدر خوف سے بڑھ رہی تھی کہ افنان بھی ادھر آچکا تھا !!

کیا ہوا ہے !!(آفنان نے منال کی طرف دیکھتے پوچھا تھا)

وہ !!(ابھی وہ کچھ بولتی کہ دادی آگے آئی تھیں اور افنان کا ہاتھ پکڑتے دوبارہ وہی سب بولنے لگی تھیں !

افنان کے تاثرات سرد ہوئے تھے

کاش اتنا پیار اپکو ہم سے یا اپنے بڑے بیٹے سے ہوتا تو کم از کم آپ ہم سے ہماری ماں تو نہ چھینتیں !!(وہ کہتا باہر کو نکل گیا تھا)

میرب اور منال نے آگے ہو کر انھیں بیڈ پر لٹایا تھا اور انھیں انجیکشن لگایا تھا !

****

منال اپنے کمرے میں گئی تھی وہ فریش ہونے گئی تھی وہ جیسے واپس آئی تھی میرب بھی اچکی تھی !!

سو گئی ہیں وہ !!(میرب نے کچھ سوچتے ہوئے منال کو بتایا تھا)

منال نے آئینے سے اسے دیکھا تھا !

تھینک یو میرب !!(منال نے سنجیدگی سے کہا تھا)

اگر تم برا نہ مانو تو ایک بات پوچھوں ؟؟(میرب کچھ سوچتے بولی تھی)

ہمم !!(منال اسکی طرف مڑی تھی)

تمہاری ماما کا قتل ہوا تھا ؟(میرب نے ہلکے سے کہا تھا)

منال ساکت ہوئی تھی !

مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی پلیز !!(منال نے تھوڑا سختی سے کہا تھا)

آئی ایم سوری !!(میرب نے شرمندگی سے کہا تھا)

منال نے ایک سرد سانس اندر کھینچی تھی !

اوکے تم سو جاؤ صبح جانا بھی ہو گا تم نے !!(منال کہتی اپنا لیپ ٹاپ اور موبائل اٹھاتے باہر کو نکل گئی تھی)

میرب پیچھے بس اسے دیکھتی رہ گئی تھی اسے سب عجیب لگنے لگا تھا وہ اس گھر کی باتیں جو کھلتی جا رہی تھیں اسے ڈرا رہی تھیں !!

وہ نیچے آئی تھی گارڈن میں بیٹھی وہ بس سوچ رہی تھی کہ آگے کیا ہو گا اسے حمین پر اس وقت حد درجے کا غصہ آرہا تھا لیکن وہ اسکے ساتھ کونٹریکٹ بھی کر چکی تھی اور نہ ہی اب تک اسکی کمپنی سٹیبل ہوئی تھی اور ایک سیل ہونے کا خطرہ الگ تھا وہ سب جاننے کی کوشش کر رہی تھی پر اسے ابھی تک کوئی سوراخ نہیں ملا تھا وہ کورٹ تو کبھی نہیں جانا چاہتی تھی پر افسوس وہ جس چیز سے بچنا چاہ رہی تھی وہ اسکے سامنے ضرور آنی تھی !!!

اتنے میں صارم کی کال آئی تھی اسے !!

اسے اس دن کا منظر یاد آیا تھا اور شاید یہ پہلی بار تھا کہ وہ اسے کال کر رہا تھا اس نے کچھ سوچتے اٹھائی تھی !!

کیسی ہو ؟؟(صارم نے کال اٹھاتے پوچھا تھا)

منال کو حیرت ہوئی تھی اس وقت وہ کمزور تھی وہ خاموش رہی اسکے پاس جیسے الفاظ نہیں تھے وہ کچھ سوچنے کے قابل نہیں تھی اس وقت !!

ہمم !! (منال نے ہلکے سے جواب دیا تھا)

حمین تمہارے آفس نہ آئے منال اب دوبارہ !!(صارم نے اپنے کال کرنے کا مقصد بتایا تھا
)

وہ 2 دن سے ڈسٹرب تھا اسے کچھ بھی سمجھ ن آرہی تھی کبھی خود پر اور کبھی منال پر غصہ آرہا تھا وہ جانتا تھا کہ اب وہ دونوں اکٹھے کام نہیں کر سکتے اور اس طرح اچانک تو نہیں کیونکہ ابھی پہلا مسئلہ حل نہیں ہوا تھا !!

منال نے آنکھیں بند کی تھیں !!

تم جانتے ہو میری کمپنی کی پوزیشن میں ایسا نہیں کر سکتی اب !!(منال نے کچھ سوچتے تحمل سے جواب دینا چاہا تھا)

میں کر دوں گا سٹیبل !!(صارم نے جھٹ سے جواب دیا تھا وہ اس وقت بس اپنی بت منوانا چاہتا تھا)

تم بھول رہے ہو اگر میری کمپنی کی یہ پوزیشن ہے تو وہ بھی تمہاری وجہ سے ہے !(منال غصے سے کہہ گئی تھی برداشت ختم ہوئی تھی شکوہ زبان پر آگیا تھا)

مطلب !!(صارم نے حیرت سے پوچھا تھا)

مطلب تم نے بھی تو یہی کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ منال نے کیا ہے یا نہیں تو بس پھر میں بھی کچھ نہیں جانتی میں بھی اپنے ایمپلائز کی محنت کو مٹی میں نہیں ملا سکتی !!(منال کہتے فون کاٹ گئی تھی)

انکھں جل رہی تھیں اسے حمین کی ایک ایک بات یاد آرہی تھی !!

آنسو بھی روٹھ گئے تھے اس سے بعض اوقات انسان رونا چاہتا ہے تاکہ اسکا غم ہلکا ہو سکے پر آنسو بھی نہیں ساتھ دیتے اور وہ اذیت ناک لمحہ ہوتا ہے اس وقت وہ بھی ایسی ہی کیفیت کا شکار تھی !!

وہ وہیں بیٹھی رہی تھی کافی دیر اسے اپنے پروجیکٹ پر کام بھی کرنا تھا جس کی صبح پریزینٹیشن بھی تھی پر اس وقت اس میں ہمت نہیں تھی بلکل !!!

****

صبح کا سورج ایک خاموشی سے طلوع ہوا تھا جو اس گھر میں چھائی ہوئی تھی منال اور میرب نیچے آئی تھیں اور کوئی بھی کھانے کے ٹیبل پر موجود نہیں تھا سوائے افنان اور عائشہ کے !!

دادا جان اور چاچو کہاں ہیں ؟؟(منال نے افنان سے پوچھا تھا)

دادا جان ریسٹ کر رہے ہیں اور چاچو نہیں آنا چاہ رہے تھے !! (افنان نے منال کی آنکھوں کو دیکھتے کہا تھا جو سرخ تھیں۔)

منال نے ناشتہ شروع کیا تھا میرب بھی ساتھ ہی بیٹھی تھی اسکے !!

تم سوئی نہیں ؟؟(افنان نے منال کی طرف دیکھتے کہا تھا)

جس پر منال خاموش رہی تھی !!

میں دادو کو دیکھ کر آتی ہوں (منال اٹھنے لگی تھی)

وہ سو رہی ہیں انجیکشن کی وجہ سے تھوڑی دیر تک اٹھیں گی !!(میرب نے اسے دیکھتے کہا تھا)

تھینک یو یاد !!(منال نے ہلکا سا مسکراتے کہا تھا)

افنان خانوشی سے ناشتہ کر رہا تھا !!

منال نے سامنے بیٹھی عائشہ کو دیکھا تھا اور اسے صارم کی یاد آئی تھی اور اسکی بات ایک دوبار پھر عصاب تنے تھے !!

چلیں میں چلتی ہوں !!(منال کہتے اٹھی تھی)

اتنے میں بلال وہاں آیا تھا آج وہ اس لڑائی کے بعد آیا تھا !

منال نے اسے گھور کر دیکھا تھا !!

اتنے گھورنے کی ضرورت نہیں ہے منال میڈم تمہیں حقیقت بتانے ہی ایا ہوں !!(بلال نے کہتے میرب کی طرف دیکھا تھا)

منال کے تاثرات اور بگڑے تھے !!

افنان نے بھی اسے گھور کر دیکھا تھا اب کی بار !!

کیا بات ہے صاف صاف کہو جو۔ کہنا ہے !!(افنان نے اب کی بار بلال کے سامنے آتے کہا تھا)

میرب اس شخص کو نفرت اور ڈر کی نظروں سے دیکھ رہی تھی اس نے اس دن کی ملاقات منال کو نہیں بتائی تھی !!

تمہاری یہ دوست باہر تو لڑکوں کے ساتھ پھرتی رہتی ہے اور گھر پر ایسے شریف زادی بنتی ہے اگر کل کو کچھ ہو گیا تو اسکا الزام میرے سر نہ دینے آجانا باہر اچھے خاصے تعلقات ہیں اس کے !(بلال نے اچھی خاصی بے شرمی سے سارے الفاظ بولے تھے)

اور وہاں میرب کو لگا کہ آج پھر وہی دن تھا جس دن ڈاکٹر جنید نے اسے بے عزت کیا تھا آج یہ شخص کر رہا تھا اسکے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے تھے ....

افنان نے منال کی طرف دیکھا تھا جو بلال کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی !!

جتنا بھی اس دنیا میں کوئی بدکردار اور گندا انسان ہو یقین کرو تم سے تو کم ہی ہو گا کوئی عزتِ نفس والی چیز پائی جاتی ہے تم میں یا نہیں!!(منال غرائی تھی)

بی بی حقیقت بتا رہا ہوں پچھتاوگی اسے اپنے گھر رکھ کر اور تم نے اسے رکھا کیوں ہوا ہے لگتی کیا ہے تمہاری!!

اور ویسے بھی اس کے شوہر نے اسکی انھی حرکتوں کی وجہ سے سے طلاق دی ہے (بلال نے غصے سے کہا تھا)

اور پیچھے میرب پتھر کی ہو گئی تھی جیسے !!

بلال اپنی بکلواس بند کرو اور جاو یہاں سے یہ لڑکی مجھے منال کی طرح ہی عزیز ہے میری بہن ہے یہ آئندہ کوئی بکواس نہ سنو میں !!

اگر تم یہاں سے نہیں گئے تو تمہاری خیر نہیں!!(افنان نے غصے سے غراتے کہا تھا)

پاگل ہو گئے ہیں سب!!(بلال کہتے نکل گیا تھا اسے وہ ڈرامہ نہیں ملا تھا جو وہ یہاں لگانے آیا تھا)

منال نے میرب کی طرف دیکھا تھا

آئی ایم سوری وہ بدتمیز ہے آپ اسکی باتوں کو سیریس نہ لینا (اافنان کہتا باہر کر نکل گیا تھا)

عائشہ بھی اوپر چلی گئی تھی !!

میرب !!(منال آگے ہوئی تھی)

میں واقعی اچھی لڑکی نہیں ہوں !!(میرب نے جیسے منال کو یقین دلانا چاہا تھا)

منال آگے ہوئی تھی !

دیکھو اگر ایسا ہوتا تو میں بدکردار کی کہلائی جاتی نہ میرے ساتھ ایسا کیوں ہوتا اللہ مجھے ثابت کرتا نہ کہ میں نے کچھ نہیں کیا سب مجھ پر الزام لگاتے ہیں میں م،یں س وہ (میرب اپنے حواس کھونے لگی تھی)

منال آگے آئی تھی !!

ایسا کچھ نہیں ہے یار تم اسکی باتوں کو سیریس نہ لو وہ تو !!

"نہیں ایسا ہی ہے میں ہی بری ہوں میں ہر بار بدنام ہو جاتی ہوں اور صرف اس کی وجہ سے وہ انتہائی کوئی گھٹیا اور منحوس شخص ہے میرے لیے جب بھی آتا ہے میرے لیے مصیبت لے کر آتا ہے وہ مر کیوں نہیں جاتا "(میرب چلائی تھی)

منال نے میرب کی طرف دیکھا تھا جو اپنے سے باہر ہو رہی تھی اسکے لیے تو فلوقت اپنے اپکو سنبھالنا مشکل تھا اور ادھر اسے سنبھالنا پڑ گیا تھا سب !!

چلو اوپر چلو تم !!(منال میرب کو لیے اوپر گئی تھی)

منال اس وقت میرب کے پاس بیٹھی تھی فلوقت وہ کہیں نہیں جا سکتی تھی اسے چھوڑ کر کیونکہ دانین اور دعا دونوں غائب تھیں !!

عائشہ بھی آج خان حویلی گئی تھی اس لیے اسے ہی رکنا تھا میرب کے لیے !!

اس نے سجل کو میسیج کر دیا تھا کہ وہ ابھی نہیں آسکتی سب دیکھ لے !!!

****

حمین آفس گیا تھا آج میٹنگ تھی انکی جہاں اسے پریزینٹیشن دیکھنی تھی پر منال تو آئی نہیں تھی وہاں سب موجود تھے منال کے علاوہ !

مس سجل مس منال کہاں ہیں ؟(حمین نے سجل سے دریافت کیا تھا)

وہ سر میم بزی تھیں آج تو وہ کہہ رہی تھی کہ شاید وہ نہ آسکیں تو !!(سجل نے اسے ڈرتے آگاہ کیا تھا)

حمین خاموش ہوا تھا پل کو !!

تو اپکو کیا لگ رہا ہے کہ یہاں میں اپکی میم کا ویٹ کرنے آیا تھا اپکو چاہیے تھا کہ میرے سیکرٹری کو میسج کر دیتں !(حمین نے سنجیدگی سے کہا تھا)

سوری سر بٹ میم نے مجھے اچانک بتایا سو آپ پریزینٹیشن دیکھ لیں پھر میم سے بات ہو جائے گی (سجل ہربڑائی تھی)

حمین اٹھا تھا اور باہر کو نکل گیا تھا اس نے کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا !

اور پیچھے سب اسے اس طرح اٹھتا جاتا دیکھ رہے تھے ....

****

کیسے ہو ؟؟(عائشہ صارم کے پاس آئی تھی)

میں تو ٹھیک ہوں تم بتاؤ آگئی یاد بھائی کی (صارم مسکراتے اس کے پاس بیٹھا تھا)

ہاں جیسے بھائی تو روز میرے لیے میرے گھر آتا ہے تمہیں اپنے کام سے فرصت ملے تو نہ!!(عائشہ اس کے آفس کا جائزہ لے رہی تھی اس وقت)

ہاہاہا ! اور گھر نہیں گئی ؟؟(صارم نے انٹرکام اٹھاتے کہا تھا)

گئی تھی سوچا تمہیں مل لوں یہاں آکر !!(عائشہ نے صارم کی طرف غور دے دیکھتے کہا تھا)

گڈ !!

ویسے تمہارے اور منال میں زیادہ فرق نہیں ہے صارم !(عائشہ نے کچھ سوچتے کہا تھا)

جیسے کہ !!(صارم نے اسکی طرف دیکھا تھا اب)

جیسے کہ صرف کام کام اپنا اور بس۔۔اس کے لیے اپنے بھائی سے اپنے خاندان کے علاوہ اور کسی کے لیے کوئی لگاؤ نہیں ہے نہ وہ گھر میں رہتی ہے نہ اس کے پاس اتنا وقت ہی ہے کہ ہمارے سب کے پاس بیٹھ سکے وہ !(عائشہ نے جیسے غصہ نکالا تھا کوئی)

اس نے کچھ کہا تمہیں ؟(صارم نے سیدھا سوال کیا تھا)

نہیں اس نے کبھی ہوئی بات ہی نہیں کی مجھ سے وہ صرف اپنے بھائی سے بات کرتی ہے بس !!(عائشہ نے جواب دیا)

ہمم !! (صارم نے مختصر جواب دیا تھا)

"اس کی ماما کا کیس ری اوپن ہو گیا ہے سب ہی بہت پریشان ہیں افنان سارا دن ساری رات بس اسی کیس میں ہی ہے کہ شاید انھیں کچھ مل جائے اور سب سے بڑی بات یہ کہ چاچو پر کیس کیا ہے اب پتا نہیں کیا ہو گا !!(عائشہ نے پریشانی سے کہا تھا)

کیوں کس نے ؟؟(صارم نے حیرت سے پوچھا تھا)

پتا نہیں آنٹی کی جس دوست کا ساتھ قتل ہوا تھا شاید اس کے ہی خاندان نے کیا ہے بلکہ اسکے بچوں نے !(عائشہ کو جتنا معلوم تھا اس نے بتایا تھا ،)

خیر تم بتاؤ تم واقعی سیریس منال سے شادی کے لیے ؟؟(عائشہ نے اب وہ بات کی تھی جو وہ کرنے آئی تھی)

"اس سوال کا کیا مطلب ہوا بھلا"(صارم نے آنکھیں سکیڑتے پوچھا تھا)

"وہ جتنا اپنی زندگی میں مگن ہے مجھے نہیں لگتا کہ وہ تمہاری امیدوں پر پورا اتر سکے"

صارم مسکرایا تھا عائشہ کی بات پر !!

"شادی تو میں اسی سے کروں گا"

اس کی آنکھوں کے سامنے اسکا غصے والا سراپہ آیا تھا!

عائشہ نے صارم جو غور سے دیکھا تھا !

ہمم ! ابھی تو وہ بہت پریشان ہے ویسے اسکا بزنس ہاں سچ صارم تم نے پتا کروایا کچھ پتا ہے افنان کو یہ بات بری لگی ہے کہ تم نے کوئی سٹینڈ نہیں لیا منال کے لیے اور ویسے بھی منال کیوں ایسا کرے گی تمہارے ساتھ !!(عائشہ نے اب کی بار تھوڑا سرد لہجہ اپنایا تھا)

صارم خاموش ہوا تھا کچھ دیر کے لیے !!

وہ ہماری آپس کی بات ہے مجھے نہیں لگتا کہ آپ دونوں کو آنا چاہیے اس میں !!(صارم نے آرام سے کہا تھا)

ایسے رشتوں میں بہت ساری باتیں جڑی ہوتی ہیں تمہارا کوئی بھی قدم میرے لیے مشکل پیدا کر سکتا ہے افنان منال کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے ! (عائشہ نے جیسے اسے آگاہ کیا تھا)

میں بھی !!(صارم نے مسکراہٹ دباتے کہا تھا)

جس پر عائشہ اس کی بات پر عش عش کر اٹھی تھی !!!

****

شام کا وقت تھا سب ہی گھر پر موجود تھے اس وقت !!

افنان بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا کہ عائشہ آئی تھی اسکے پاس!

میرے لیے ٹائم ہے؟(عائشہ نے مصنوعی غصہ کرتے کہا تھا)

افنان نے سکی طرف دیکھا تھا اور پھر مسکرایا تھا !

"جی بلکل "

"لگ تو نہیں رہا " عائشہ نے چائے ک کپ اسکی طرف بڑھاتے کہا تھا !

"تم بتاؤ کیسا رہا دن تم رکی نہیں" افناں نے اسکے حویلی جانے کے بارے میں پوچھا تھا !

"ہاں بس ویسے ہی نہیں رکی سب پریشان ہیں تو اس لیے "عائشہ نے افنان کے چہرے کی طرف دیکھتے کہا تھا جو بلکل سنجیدہ تھا اور صاف پتا چل رہا تھا کہ وہ کئی۔راتوں سے سویا نہیں تھا

"ہمم" افنان نے مختصر جواب دیا تھا !

"چاچو کافی غصے میں ہیں نہ وہ کھانے کی ٹیبل پر ہی آتے ہیں اور دادا جان اب اپنے کمرے سے ہی نہیں نکلتے " عائشہ نے افنان جو بتانا ضروری سمجھا تھا !

"کوئی بات نہیں جو تکلیف ہم نے اتنے عرصہ سہی ہے تھوڑی وہ سہہ لیں گے تو کیا " افنان کے لہجے میں سنجیدگی تھی شکوہ تھا نہ کوئی نفرت !

"افنان آپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں وہ آپکی فیملی ہے " عائشہ کو حیرت ہوئی تھی ج پہلی بار اسے منال اور افنان ایک جیسے لگے تھے اس نے ہمیشہ افنان کو خوش مزاج ہی دیکھا تھا اور اب جیسے اس پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے نہ وہ اسکی۔طرف ہی کوئی توجہ دے رہا تھا اور نہ ہی وہ گھر رہتا زیادہ !!

"فلوقت میرے لیے سب سے اہم میری ماں کے قاتلوں کو پکڑنا ہے میں نے بہت سال انتظار کیا ہے اس وقت کا بہت وقت لگا ہے مجھے یہاں تک پہنچنے کے لیے "

افنان کی آنکھوں میں جیسے چنگاریاں تھیں عائشہ کو پل بھر کے لیے ڈر لگا تھا اس سے وہ کیا بولتی آگے کچھ سمجھ نہیں آیا وہ اسے باہر جانے کے لیے کہنے آئی تھی پر وہ تو اسکے پیروں تلے سے زمین نکال گیا تھا اپنی جنونی باتوں سے وہ خاموش ہو گئی اور افنان اٹھتا باہر کو نکل گیا تھا !

****

افناں نیچے گیا تھا جہاں اس نے منال کو میسیج کر کے بلایا تھا !

"میرب ٹھیک ہے ؟؟" افنان نے ایک فائل سامنے ٹیبل پر رکھتے پوچھا تھا !

"ہمم " جواب مختصر تھا !

"کل سے کیس شروع ہے لیکن کل اتنا کوئی خاص کام نہیں ہے اس لیے تمہیں ضرورت نہیں آنے کی مگر باقی سب ساعتوں میں تمہیں انا پڑے گا " افنان نے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا

وہ بس سنجیدگی سے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی !

"وکیل؟" منال نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد پوچھا تھا !

" وہ چاچو نے خود رکھا ہے اپنی پسند کے مطابق شاید وہی جس نے پہلے کیس لڑا تھا "

"اپکو چاچو سے اس دن اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی وہ ہرٹ ہوئے ہیں " منال نے جیسے افنان جو سمجھانا چاہا تھا !

" وہ تو ہم بھی ہوتے آئے ہیں اس میں کیا بڑی بات ہے اور ویسے بھی منال اس وقت ہمیں صرف یہ سوچنا ہے کہ ہم نے کیس کو سچائی کے ساتھ لڑنا ہے بس اگر چاچو سچے ہوں گے تو ثابت ہو ہی جائے گا ویسے بھی یہ کیس میں نے ان پر نہیں کیا حمین نے کیا ہے اور اس نے کچھ سوچ کر ہی کیا ہو گا آفٹر آل اس سب میں چاچو کے ہی دوست کا کیس چل رہا

تھا جب مما اور انٹی کا مڈر ہوا تو چاچو اس سب میں آئے گے تو سہی " افنان نے منال کو تسلی دینا چاہی تھی "!

"کورٹ میں پینک نہیں ہونا منال جو پوچھا جائے گا اسکا جواب سچ دینا ہے نہ کہ وہ جو تمہیں وکیل کہے گا تمہیں جتنا معلوم ہو گا تم اسکا وہی جواب دو گی مجھے میری بہن مضبوط چاہیے ہر وقت بلکل اسی طرح جس طرح تم اپنے بزنس میں ہو " افنان نے اسکی طرف نظریں گاڑتے کہا تھا

منال نے ایک گہری سانس خارج کی تھی

"ہر معاملے میں مضبوط نہیں رہا جاتا خیر میں اپنی پوری کوشش کروں گی " منال نے آنکھیں بند کرتے کہا تھا !

"اسمارہ تم سے ملنا چاہ رہی ہے کورٹ سے پہلے " افنان نے اب منال کے پاس جاتے کہا تھا

"کیوں " منال نے جھٹ سے آنکھیں کھولتے پوچھا تھا !

"تم اس سے مل لو پتا چل جائے گا " افنان نے کہتے وہ فائلز پکڑی تھی اور منال کی طرف بڑھائی تھی

(وہ اب تم سے زیادہ مضبوط ہے منال تم اس سے کوئی بات نہیں نکلوا پاو گی) منال کو حمین کی بات یاد آئی تھی رگیں تنی تھیں!

" یہ کیس کی فائل ہے اس میں جتنا مجھے پتا ہے اتنا ہے اور جتنا ہے وہ سب سچ ہے اسے پڑھ لو اور کچھ رولز وغیرہ بھی ہیں اگر تم خود سے کوئی ریسرچ کرنا چاہو تو کر سکتی ہو " افنان کہتے اٹھا تھا !

"اپ کو لگتا ہے میں کر سکتی ہوں" منال نے افنان کو دیکھتے کہا تھا !

"میں تمہارے ساتھ ہوں تم کچھ بھی کر سکتی ہو " افنان نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا تھا !

افنان جا چکا تھا !

"نہیں بھائی میں سب کچھ نہیں کر سکتی اور اگر میں نے کچھ کیا تو صرف اپنا نقصان کروں گی جو کہ میں نہیں کرنا چاہتی " اس نے دکھ سے اپنی آنکھیں بند کی تھیں جو جل رہی تھیں فلوقت جیسے چنگاریاں ہوں آنکھوں میں !!

****

"بھائی " افنان اپنے کمرے میں جا رہا تھا جب دعا نے اسے پکارا تھا !

"جی گڑیا کیا ہوا " افنان با مشکل مسکرایا تھا

"اپ بابا کے خلاف ہیں آپ بابا کو غلط سمجھ رہے ہیں وہ ایسے نہیں ہیں " دعا نے روتے کہا تھا

افنان کو اسکو یوں روتے دیکھ کر منال کی یاد آئی تھی جب وہ منال کو یوں روتے ہوئے چپ کرواتا تھا اس نے اپنے اپکو باہر نکالا تھا ماضی سے !

"ایسا نہیں ہے گڑیا وہ ہمارے بڑے ہیں اور یہ کوئی گھر کی لڑائی نہیں ہے وہ میرے لیے آج بھی اتنے ہی اہم ہیں جتنے کے پہلے ایسا کچھ نہیں ہے آپ پریشان نہ ہوں " افنان نے اسکے سر پر پیار کرتے کہا تھا !

****

اگلی صبح کی کرن جھلسا رہی تھی وہ نئ صبح تھی نئ جنگ نہیں تھی وہ پرانی جنگ تھی بس اسکا آغاز دوبارہ ہوا تھا اور یہ جنگ انا کی نہیں تھی حق کی تھی سچائی کی تھی جو کہ دب گیا تھا اور اب دوبارہ وہ لڑائی شروع ہونی تھی !

" مجھے ہاسٹل مل گیا ہے بہت اچھا ہے اور اب میں سیٹل بھی ہوں تو میں جانا چاہتی ہوں وہاں " میرب نے منال کو اٹھتی دیکھتے جھٹ سے کہا تھا !

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا !

کونسا ہاسٹل ؟؟(منال نے ڈریسنگ کے سامنے جاتے پوچھا تھا)

میرب نے اسے تھوڑی بہت ہاسٹل کی انفارمیشن دی تھی !

"ہمم ! ٹھیک ہے اگر تم جانا چاہتی ہو تو جیسے تمہیں ٹھیک لگے جب بھی ضرورت ہو مین حاضر رہوں گی" ! منال نے ہلکے سے مسکراتے کہا تھا

"میری دعا ہے کہ آپ لوگ اپنی ماما کے قاتلوں کو پکڑنے میں کامیاب ہو جاؤ تم بہت اچھی ہو" " میرب کہتے ہلکا سا مسکرائی تھی

منال اسکی طرف مڑی تھی

" مجھے تمہاری دعا ہر یقین ہے یہ ضرور قبول ہو گی " منال اس سے گلے ملی تھی

****

وہ آفس پہنچی تھی اس نے سامنے والے کیبین کو دیکھا۔تھا جہاں کوئی نہیں تھا

اس کے پیچھے ہی سجل آئی تھی !

"گڈ مارننگ میم" سجل نے آتے کہا تھا

" پہلے تو سلام کہتی تھی آج انگریز کیوں بن گئی ہو " منال نے لیپ ٹاپ کھولتے کہا تھا

سوری اسلام علیکم" سجل نے دوبارہ خوش ہوتے کہا تھا

"وعلیکم سلام " پریزینٹیشن ہوگئ ؟ منال نے اب اسکی طرف دیکھتے پوچھا تھا

" نو میم سر نے بات ہی نہیں سنی بلکہ غصہ کیا کہ آپ نے نہیں آنا تھا تو میں بتا دیتی انکا وقت ضائع ہوا اور بنا کوئی بات سنے چلے گئے تھے " سجل نے منال کی طرف فائل بڑھاتے کہا تھا

منال نے سجل کو دیکھا تھا !

" اوکے "

" اور میم سر نے 2 ایمپلائز کو بھی نکال دیا ہے " سجل نے یاد کرتے کہا تھا

منال نے آنکھیں سکیڑی تھیں غصہ آیا تھا اسکی اجاہدادی پر اسے

" اب ان سے کیا تکلیف تھی اسے " غصے سے کہا تھا اس نے

سجل نے منال کی بات پر اپنی ہنسی روکی تھی !

" کسی دن تمہیں بھی نکال دے گا میری اجازت کے بغیر ہنستی رہنا پھر جاؤ اب " منال نے اسے گھورتے کہا تھا

سجل چلی گئ تھی حمین آیا تھا اور اپنے کیبین کی طرف چلا گیا تھا !

منال نے اسے گھورا تھا غصہ تو اسے بہت آیا تھا پر اس وقت وہ اور کوئی پریشانی مول نہیں لینا چاہتی تھی اس نے اپنا کام شروع کیا تھا !

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ اسے اپنے کیبین کی طرف آتا دکھائی دیا تھا !

حمین نے ناک کیا تھا منال نے اسے گھورا تھا اور اس گھوری کو وہ اجازت سمجھ کر داخل ہو چکا تھا !

اس کے ہاتھ میں کچھ فائلز ہاور لیپ ٹاپ تھا جو وہ اس کے سامنے رکھ چکا تھا !

" ہم میٹنگ روم میں بات کر لیتے ہیں " منال نے کچھ سوچتے کہا تھا وہ اس سے کم از کم اب اکیلے بات نہیں کرنا چاہتی تھی

" سوچ لو تمہارا منگیتر کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گا " حمین نے نارمل لہجے میں کہا تھا مگر منال کا دماغ خراب کر گیا تھا

"مائنڈ یور لینگویج مسٹر حمین ڈونٹ " منال نے انگلی دکھاتے غصے سے کہا تھا کہ وہ اسکی بات کاٹ گیا تھا اور اسکے سامنے فوٹیج کی تھی

" وہ سب صارم نے کروایا تھا وہ بندے اسکے تھے جنہوں نے تمہارے ہی آفس میں رہتے سب کیا تھا اور وہ سب اس نے خود کروایا تمہیں گرانے کے لیے یا چلو یوں کہتا ہوں تمہارے بزنس کو گرانے کے لیے " حمین نے اسکے سر پر کوئ بمب پھوڑا تھا !

منال نے وہ فوٹیج دیکھی تھی آنکھیں پھٹی تھیں تاثرات سرد ہونے کی بجائے ڈھیلے ہوئے تھے جیسے کچھ ٹوٹا تھا ہاں وہ "اعتماد " تھا جو اسے صارم پر تھا

حمین اسکے تاثرات کو دیکھ رہا تھا !

منال کی نظریں فلوقت جھکی تھیں اگلی فوٹیج چلی تھی جہاں وہ دو لوگ سب مان رہے تھے !

کچھ وقت کی خاموشی تھی کہ دوبارہ حمین بولا تھا !

"اس ویڈیو کو میڈیا تک پہنچا دو تاکہ وہ نوٹس واپس لے لیں اور دوبارہ اس کمپنی کی ریپو وہیں اسکے " حمین نے جیسے مشورہ دیا تھا !

منال نے اپنے تاثرات کو بدلا تھا

اپنی جھکی آنکھوں کو اوپر اٹھایا تھا جن میں غصے نے دوبارہ جگہ کی تھی

"ضرورت نہیں ہے " منال نے کہتے وہ فائل واپس رکھی تھی !

" وہ تمہارے بزنس کو گرانا چاہتا تھا آر یو ان یور سینسیز ؟؟"

(?Are you in your senses)

منال نے اسکی جانب دیکھا تھا کیا تھا وہ ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ اس کے لیے وہ سب کر رہا ہے وہ سکی مدد کرنا چاہتا ہے اسکی پروٹیکشن!!

وہ حقیقت میں آئی تھی اس نے اپنی سوچ کا جواب خود ہی دیا تھا "نہیں"

"You know what Mr hamain shah"

"اپ میں اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے اس نے میرے بزنس کو گرا کر مجھے گرانا چاہا تو آپ نے مجھے گرا کر میرے بزنس کو "

"کوئی فرق محسوس ہو رہا ہے اپکو ؟"

منال نے اسے گھورتے ابرو اچکاتے کہا تھا ہاں یہ اسکے جزبات بول رہے تھے فلوقت وہ دماغ سے کام نہیں لے رہی تھی !

"میری وجہ سے تمہارے بزنس کو یا تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی میں کبھی تمہیں گرانے کا سوچ نہیں سکتا مجھے خود پر یقین ہے "

حمین نے جیسے جتایا تھا

"Oh really!! No You are mistaken"

تمہیں پتا ہے مجھے لگتا ہے کہ تم منافقت کے آخری درجے پر ہو جو شو تو یہ کرواتے ہو کہ تم ہمیں نقصان پہنچانے نہیں آئے ہو پر اندر ہی اندر پہنچا رہے ہو اور ایسے نقصان چھوٹے نہیں ہوتے "

منال غصے سے بولی تھی البتہ لہجہ طنزیہ تھا

"اوکے اگر تمہیں ایسا لگ رہا ہے تو ٹھیک ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں میں تمہاری وجہ سے اپنی ماں کا قتل نہیں معاف کر سکتا سوری "

اسکا خمیازہ تو بھگتنا پڑے گا انھیں

"AND YOU KNOW THAT WE ARE VERY BAD IN REVENGE "

حمین نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا جبکہ آواز دھیمی تھی !

منال نے لب بھینچے تھے اسے یوں لگا تھا جیسے اسکے درد اٹھی ہے کہیں آنکھیں مسلسل گاڑنے کی وجہ سے ان میں جلن ہونے لگی تھی اور پانی اکٹھا ہونے لگا تھا !

" معاف تو میں بھی نہیں کروں گی تمہیں" منال نے غصے سے کہا تھا !

"تمہیں اپنے چچا کی تکلیف ہو رہی ہے پر اپنی ماں کی نہیں تم نہیں چاہتی کہ انھیں انصاف ملے " حمین نے غصے سے کہا تھا

"تکلیف تو اور بھی بہت ہوتی ہے پر کیا ہے نہ ہر تکلیف کا رونا نہیں پیٹا جاسکتا "

اس بار منال کی آواز کہتے بھاری اور دھیمی تھی !

! And you know what Mr Hmain you are right"

جس دن ہماری ماؤں کی دوستی ٹوٹی تھی اس دن ہمارے تعلقات بھی ٹوٹ گئے تھے میری ایک دوست تھی چھوڑ گئی مجھے خیر کوئی جواز نہیں اب ان باتوں کا میں صرف کونٹریکٹ کی وجہ سے اپکو یہاں آنے کی اجازت دیتی ہوں !

" Just stay out of my relationships"

منال نے انگلی دکھاتے کہا تھا

" You will regret Minal"

حمین نے آخری بار کہا تھا آواز میں غصہ تھا

"یہ وڈیو ڈیلیٹ کر دینا یہ میرے لیے اہم نہیں ہے اس نے جو بھی کیا منگیتر ہے وہ میرا ایند دیٹس انف "

منال کہتے نکل گئی تھی

حمین کی رگیں تنی تھیں اس نے غصے سے مٹھی بھینچی تھی !!

****

منال وہاں سے نکلی تھی گاڑی چلا کم بھگا زیادہ رہی تھی جیسے اسکی کوشش یہی تھی کہ بس کہیں گاڑی بج جائے آنکھ سے آنسو نکنا چاہا تھا پر اس نے اسے کنارے سے ہی غائب کر دیا تھا اس کا رخ اس وقت صارم کے آفس کی طرف تھا !

وہ اندر داخل ہوئی تھی تو اس نے گے جانا چاہا تھا اسے ریسیپشنسٹ نے روکنا چاہا تھا پر وہ اپنی دھن میں آگے کو بڑھتی گئی تھی اور پیچھے وہ بس آوازیں دی جارہی تھی

"میم پلیز رک جائیں سر کی میٹنگ ہے "

اتنے میں منال دروازہ کھول چکی تھی سب کی نظر منال کی طرف گئی تھی صارم نے بھی سے ائبدو اچکاتے دیکھا تھا !

صارم کو اسکے تاثرات بھی کچھ ٹھیک نہیں لگے تھے !

"سر وہ میں نے میم کو روکا تھا پر وہ " اس لڑکی نے اپنی وضاحت دینا ضروری سمجھیں تھی !

صارم نے اسے اشارے سے جانے کا کہا تھا

"ا میٹنگ کینسل ہم بعد میں کرتے ہیں ایکسکیوز" صارم نے سبکو دیکھتے کہا تھا !

وہ سب ہی اٹھ کر چلے گئے تھے !

"خیریت ہے مجھے بلا لیتی " اور یہ شاید پہلی بار تھا کہ وہ اس سے اچھے سے بات کر رہا تھا پر شاید اب ضرورت نہیں تھی خاص طور پر اس وقت !

منال اسے دیکھتی رہی تھی !

صارم نے آنکھیں سکیڑی تھیں وہ کچھ بول جو نہیں رہی تھی بس گھوری جا رہی تھی !

"مانا کہ میں ہینڈسم ہوں پر اب اتنا بھی کیا گھورنا یار" صارم ابھی مسکرا کر بول ہی رہا تھا کہ ایک روز ابھری تھی جیسے کسی کنویں سے آرہی ہو !

"کیوں کیا تم نے ایسا تم نے ایک بار بھی میری عزت کے بارے میں نہیں سوچا صارم " منال جیسے دکھ سے بول رہی تھی کوئی لہجے میں غصہ نہیں تھا۔۔۔۔تھا کچھ تو بس بھروسہ ٹوٹنے کا دکھ !

صارم کو واقعی کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا !

"منال " وہ کچھ بولنے کو سوچ رہا تھا کہ !

"مجھے واقعی یقین نہیں تھا کہ تم ایسا بھی کر سکتے ہوں میں سوچ سکتی تھی کہ تم غصہ کر سکتے ہو تم جنونی ہو ،تم مجھ سے لڑتے ہو پر مجھے تم پر اتنا بھروسہ تو تھا کہ تم اتنا نہیں گر سکتے کہ تم اپنی بچپن کی دوست کو گراو گے تم میرے ساتھ منافقت کر رہے تھے "

وہ تلخی سے بول رہی تھی لہجے میں بس غیر یقینیت ہی تھی !!

اور صارم کو شاید پہلی بار احساس ہوا تھا کہ وہ غلط کر گیا تھا !

"دیکھو منال تم غلط سمجھ رہی ...." وہ کچھ بولنے کو تھا

"جھوٹ نہیں صارم "

منال چیخی تھی !

" بولو کیا چاہتے ہو کہ میں بزنس چھوڑ دوں چلو بتاو کیوں چھوڑوں مجھے کوئی ایسی وجہ بتا دو کہ چھوڑ دوں میں۔۔۔۔کیا لگتا ہے کہ میں تمہیں دھوکا دے دوں گی۔۔۔۔میں مردوں کے ساتھ گپیں مارتی ہوں ،میرے تعلقات نہیں ٹھیک کیا مسئلہ ہے بولو آج میں واقعی جاننا چاہتی ہوں "

منال کا لہجہ اب سخت ہو اتھا !

"ایسا نہیں ہے منال " صارم بولنا چاہتا تھا اور پر الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے !

"نیچا دکھانا چاہتے تھے نہ مجھے بدلہ لینا چاہتے تھے نہ ؟؟" منال نے دوبارہ سوال کیا تھا

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا صارم کا چہرہ واقعی زرد ہو رہا تھا وہ خاموش ہوئی تھی کچھ دیر !

کرسی تھام کر وہ وہاں بیٹھ گئی تھی !

" زندگی میں بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جن سے آپ یہ توقع کر سکتے ہو کہ وہ آپکو نیچا نہیں دکھا سکتے تم بھی تھے ان میں پر آج جو تمہارا اور میرا ایک بھروسے کا رشتہ جو تھا وہ بھی ختم ہو گیا "

"بزنس میں جب میں آئی تھی تو بھائی نے مجھے کہا تھا کہ کوئی بھی تمہاری عزت پر وار کرے تو مجھے بتانا اور آج تک کسی نے اتنی جرت نہیں کی تھی جتنی تم نے کی اور وہ بھی صرف اسی لیے کہ میں نے تم پر یقین کیا تھا "

منال کہتے اٹھی تھی !

صارم کو لگا کہ جیسے اج وہ بہت بے بس ہے شاید ہی اس نے کبھی خود کو اتنا بے بس محسوس کیا تھا!

" منال پلیز آئی ایم سوری میں تمہیں دکھ نہیں دینا چاہتا تھا پر " صارم نے اسکا ہاتھ پکڑتے اسے روکنا چاہا تھا !

" تم سب جھوٹے ہو سب یہی کہتے ہیں پر سب منافق اب میں منافقت کروں گی اور تم سب دیکھو گے "

وہ کہتی نکل گئی تھی اور پیچھے صارم غصے سے کرسی کو پاؤں مار گیا تھا !

****

اس کے بعد بھی وہ گھر نہیں آئی تھی وہ مٹر گشتی کرتی رہی تھی گاڑی کو سڑکوں پر بھگا رہی تھی بس اسکے موبائل کافی کالز بھی آئی تھیں پر اس نے کسی پر بھی دھیان نہیں دیا تھا تقریباً وہ رات کے 10 بجے کے قریب گھر پہنچی تھی !

ابھی وہ گاڑی پارک کر کے نکلی تھی کہ آگے سے دعا آئی تھی !!

"آپ کہاں تھیں کب سے اپکو کالز کر رہے ہیں ہم " دعا نے آتے کہا تھا

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا اور اسکے پیچھے سے آتے دانین کو دیکھا تھا آج وہ کافی دنوں بعد دیکھ رہی تھی انھیں !

"ہاں بس لیٹ ہو گئی تھوڑا " منال کہتی دعا کے گرد حصار بناتی اندر گئی تھی سب وہیں تھے اور یہ منظر کافی دنوں بعد دیکھنے کو ملا تھا !

"کیسی طبیعت ہے اب اپکی دادا جان " منال نے انکے پاس بیٹھتے پوچھا تھا !

ب

"بلکل ٹھیک ہوں بچے میں" ریاست خان نے مسکراتے کہا تھا !

شانزیب خان وہاں سے اٹھنے لگے تھے !

"چاچو" منال نے انھیں پکارا تھا اور انکے پاس گئ تھی !

"آپ پریشان نہ ہوں مجھے پورا یقین ہے کہ آپ با عزت بری ہوں گے ناراض نہ ہوں اس میں میرا اور بھائی دونوں کا کوئی قصور نہیں ہے ہم آپکے ساتھ ہیں" منال نے انھیں جیسے مناتے کہا تھا !

شانزیب صاحب نے مسکراتے اسے ساتھ لگایا تھا !

تھوڑی باتوں کے بعد وہ سب اپنے ہنگ کمرے میں چلے گئے تھے

کمرے میں گئی تو اسے میرب کی یاد آئی تھی وہ وہاں نہیں تھی یعنی وہ جا چکی تھی اپنے سارا دن کا خیال آیا تھا اسے کہاں ہوش تھی !!

وہ۔گری تھی صوفے پر اپنے درد کرتے سر کو زور سے تھاما تھا جیسے سب کچھ کنٹرول کرنے کی کوشش کررہی ہو !

اتنے میں افنان ایا تھا اسکے کمرے میں !

"کہاں تھی تم اتنی دیر میں کالز کر رہا تھا وہ بھی نہیں اٹھائی تم نے " افنان نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا

"آفس " اس نے مختصر جواب دیا تھا !

"جھوٹ" افنان نے غصے سے کہا تھا !

منال نے آنکھیں کھولیں تھیں!

"صبح سماعت ہے وہ بھی پہلی اور تم "افنان ابھی بول رہا تھا کہ منال چیخی تھی

" ہاں اب آپ بھی یہی کہہ دیں کہ مجھے اپنی ماں کے قتل سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہہ دیں سب کو یہی لگتا ہے کہ میں ہی بری ہوں چلیں مجھے بتائیں کیا کروں میں کس کا قتل کر دوں میں کیا کروں مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے اگر میں یہ چاہتی کہ میری فیملی پہلے کی طرح بدنام نہ ہو تو کیا یہ مطلب ہے کہ مجھے اپنی ماں سے پیار نہیں بس آپ سب کو ہے """

وہ چلائی تھی

افنان نے حیرت سے دیکھا تھا اسے آج کافی سالوں بعد وہ اپنے اپے سے باہر ہوئی تھی

افنان آگے ہوا تھا بھاگ کر !

"منال میری جان تم ٹھیک ہو کی ہوا کسی نے کچھ کہا ہے تمہیں" افنان نے پریشان ہوتے پوچھا تھا

"آپ سب ہی کہتے ہیں وہ حمین اس نے مجھے اتنا کچھ کہا وہ کہتا ہے کہ مجھے اپنی ماں سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ کہتا ہے کہ مجھے تکلیف نہیں ہے اپنی ماں کی سب برے ہیں بھائی سب مجھے دھوکا دے جاتے ہیں آج بھی سب وہ ،سب مجھے برا سمجھتے ہیں مجھے دھوکا دیتے ہیں مجھے تکلیف دیتے ہیں سب"

منال اپنے اپے سے باہر ہوئی تھی !!

افنان نے اسے گلے لگایا تھا!

" بس میری جان بھائی ہے نہ اپکو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں جانتا ہوں اپنی بہن کو اور یہ میرے لیے کافی ہے چلو شاباش رونا نہیں ہے اتنے سالوں میں میں نے تمہیں یہ نہیں سکھایا چلو اٹھو " افنان نے اسے تھپکی دیتے کہا تھا !

"تمہیں میں نے کہا تھا کہ سہارے کمزور کر دیتے ہیں کسی کا سہارا مت لینا " افنان دوبارہ بولا تھا !

منال نے آنکھیں اوپر اٹھائی تھیں !

"میں نے اسکا کوئی سہارا نہیں لیا میں بس یقین کر لیتی ہوں سب کا " منال نے آخر پر شرمندہ ہوتے کہا تھا !

"میں حمین سے بات کروں گا وہ چلا جائے گا تمہارے آفس سے کونٹریکٹ بھی کینسل کر دے گا بس تم پریشان نہ ہو " افنان نے کچھ سوچتے کہا تھا

"نہیں ضرورت نہیں ہے میں اپنا

کونٹریکٹ پورا کروں گی کمزور نہیں ہوں میں " منال نے اپنے اپکو نارمل کرتے کہا تھا !

افنان نے اپنی بہن کو دیکھا تھا !

آج اتنے سالوں بعد وہ اپنے سے باہر ہوئی تھی وہ ایمو شنل ہو گئی تھی !

" ہمم ... ٹھیک ہو جاؤ تمہیں اب عادت ہو جانی چاہیے دماغ سے کام لینے کی آفٹر آل بزنس وومن جو ہو" افنان نے مسکراتے کہا تھا

"ہر بار دماغ سے کام نہیں لیا جاتا بھائی کبھی کبھار انسان تھک جاتا ہے میں بھی تھک گئی " منال نے سیدھے ہوتے کہا تھا !

"چلو اب شاباش اٹھو فریش ہو جاؤ " افنان نے مسکرا کر کہا تھا !

وہ بھی اٹھی تھی اور واشروم میں چلی گئ تھی !

افناں پیچھے پریشان ہوا تھا منال کی آج کی حالت دیکھ کر ابھی تو کیس شروع نہیں ہوا تھا اور وہ پہلے ہی پینک ہونا شروع ہوگئی تھی اور کیوں یہ بھی وہ جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

****

#اگلا دن ##

منال ابھی سو رہی تھی کہ اسکا فون بجا تھا وہ کافی لیٹ سوئی تھی اس نے فون اٹھایا تھا !

"اسلام علیکم " کیسی ہو منال؟(دوسری طرف سے کسی لڑکی کی آواز تھی)

منال نے فون دیکھا تھا وہ ان نون نمبر تھا !

"کون " منال نے حیرت سے پوچھا تھا

"اسمارہ شاہ " دوسری طرف سے آواز آئی تھی

منال کے تاثرات جو حیرت میں تھے ڈھیلے ہوئے تھے ؛

"اوہ ،،، پراسیکیوٹر اسمارہ شاہ رائیٹ" منال سیدھے ہوتے ہوئی بولی تھی

"رائیٹ" اسمارہ نے لمبی سانس لیتے جواب دیا تھا !

"خیریت تھی جو مجھے کال کرنا پڑ گئ تمہیں " منال نے غصے سے کہا تھا

"مجھے ملنا ہے تم سے کورٹ کے باہر " اسمارہ نے نرمی سے بات کی تھی !

منال خاموش ہوئی تھی تھوڑی دیر کے لیے '

"ٹھیک ہے مل لیں گے آج " منال نے آخر حامی بھری تھی ؛

"اوکے میں لوکیشن سینڈ کر دیتی ہوں " اسمارہ نے کہتے فون رکھا تھا !

****

آج سماعت تھی جس میں کچھ خاص ٹرائل نہیں تھے کچھ کاغزات تھے۔۔۔

اسمارہ کورٹ کے بعد اس کا ویٹ کر رہی تھی ایک ریسٹورینٹ میں وہ کب سے آئی ہوئی تھی آج اتنے سالوں بعد اسے ملنا تھا منال سے اپنی بچپن کی دوست تھے لیکن اب وہ دوستی شاید نہیں رہی تھی یا تھی۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں منال اسے آتی دکھائی دی تھی جو وائیٹ تھری پیس میں ملبوس تھی بال بندھے ہوئے تھے میک اپ کے بغیر بھی اسکا چہرہ دھمک رہا تھا بازو میں ہمیشہ کی طرح اپنے شوق کے مطابق گھڑی تھی اور دوسرے ہاتھ میں موبائل۔۔۔چہرے پہ بلا کی سنجیدگی ،گردن اکڑی ہوئی۔۔۔رعب سی چال شاید یہ خصوصیت اس میں شروع سے ہی تھی اور ہمیشہ رہنے والی وہ دکھ میں بھی اپنے اپکو گروم اپ ہی رکھتی تھی اور یہی اسکی خاصیت تھی ۔۔۔۔آج بھی اسکی پرسنیلٹی اسے اپنے سے اعلیٰ لگی تھی لیکن یہ اسکی سوچ تھی !!

منال اس تک پہنچی تھی اسمارہ اٹھی تھی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا منال نے بھی اسکا مکمل جائزہ لیا اسمارہ اس وقت بلیک تھری پیس میں ملبوس تھی بالوں کو جوڑے میں باندھا ہوا تھا ،سفید رنگت چہرے سے آج بھی خوش مزاج مگر وکیلوں والا رعب تھا اس میں یا پھر منال کو لگا ....

اسمارہ آگے کو ہو کر ہلکے سے اس کے گلے ملی تھی منال بھی رسمی روایات کو پورا کرتے اس سے ملی تھی دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھی تھیں !!

"کیا لو گی " اسمارہ نے منال سے پوچھا تھا

"کچھ خاص نہیں " منال نے نرمی سے جواب دیا تھا !

اسمارہ نے اسکی طرف دیکھا تھا اور کچھ سوچتے جوس منگوایا تھا دونوں کے لیے !!

" کیسی ہو " اسمارہ نے منال کی طرف سنجیدگی سے دیکھتے کہا تھا !

"الحمدللہ ہمیشہ کی طرح خوش " منال نے اس کی توقع کے مطابق جواب دیا تھا !

" گڈ " اسمارہ نے جواب دیا تھا

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد منال بولی تھی !

"کیوں بلایا ہے " منال نے اسمارہ کی طرف دیکھتے کہا تھا جو کہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی !!

"تم آئی نہیں آج " اسمارہ نے سنجیدگی سے سوال کیا تھا !

" آؤں گی ضرور آؤں گی " منال نے مختصر جواب دیا تھا !

"دیکھو منال اس میں مخالفین والی کوئی بات نہیں ہے میرا ،تمہارا ،بھائی کا اور آفنان کا بھی ایک ہی مقصد ہے کہ ہم ان لوگوں کو پکڑ سکیں ان کے خلاف کاروائی کروا سکیں اگر ہم مل کر کام کریں گے تو ہمیں آسانی ہو گی " اسمارہ نے نرمی سے جیسے اسے وضاحت دینا چاہی

تھی !

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا سمرا بھی اس کے جواب کا انتظار کر رہی تھی !

"تمہارا اور تمہارے بھائی کا پتہ تب چلا جب میرے چاچو پہ کیس ہوا اس میں مل کر کام کرنے کی بات کہاں سے آئی" منال نے دھیمے لہجے سے طنز کیا تھا!

اسمارہ خاموش ہوئی تھی !

" تم نے سہی کہا ہم سب کا مقصد ایک تھا لیکن اس میں یہ کہیں نہیں تھا کہ یہ کیس میری ہی فیملی پر ہو گا اور تم لوگ وہیں سے ہی سب شروع کروگے " منال نے غصے سے کہا تھا اب کی بار !

" آئی نو تم یہ برداشت نہیں کر سکتی پر یہ کیس پہلے بھی انھی پر تھا اور تم بھول رہی ہو کہ آنٹی اور ماما ساتھ ہی کام کر رہی تھیں اور تب بھی کیس تمہارے چاچو پر تھا " اسمارہ نے اپنے اپکو نارمل کرنا چاہا تھا !

"کیس ڈکلیئر ہو گیا تھا ختم ہو گیا تھا نہ سب کچھ ہمیں تو مڈرر کو ڈھونڈنا تھا نہ " منال نے سوال کیا تھا !

" پر ہمیں لگتا ہے کہ یہ سب بھی انھوں نے ہی کروایا اس لیے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ تم " اسمارہ بول رہی تھی !

"تم دونوں بہن بھائیوں کو یہ کیوں لگتا ہے کہ منال تم دونوں کے کنٹرول میں ہے اور تم دونوں جو چاہو کروا سکتے ہو مجھ سے " منال نے غصے سے کہا تھا !

اسمارہ کو اس کے غصے سے اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ منال کی اور حمین کی لڑائی کچھ زیادہ ہی ہوئی ہے ورنہ شاید وہ اتنا اوور ریئکٹ نہ کرتی!!

" منال جو دکھ تم نہ سہا ہے وہ میں نے بھی سہا ہے اگر ماں تمہاری کا قتل ہوا تو میری کا بھی ہوا ایک ہی دن ایک طریقے سے اور میں یہ بات جانتی ہوں کہ تم بھی چاہتی ہو اور رہی بات تمہارے چاچو کی جن کی وجہ سے تمہیں میں جھوٹی لگ رہی ہوں تو جب وہ ایکسپوز ہوں گے تم سمجھ جاؤ گی " اسمارہ نے نرمی سے کہا !

"وکیل کا کام پروف دینا ہوتا ہے جج کرنا نہیں اسمارہ اور رہی بات چاچو کی تو ہاں مجھے مسئلہ ہے انھیں اس کیس میں گھسیٹنے سے اور رہے گا بھی باقی رہی بات کیس کی تو جہاں تک مڈرر کو پکڑنے کا تعلق ہے تو وہاں میں پیچھے نہیں رہوں گی جو مدد کر سکی کروں گی کروں گی اپنی ماں کے قاتل کو پکڑنے میں " منال نے آخر سمرا کے مقصد کی بات کی تھی "

اسمارہ نے منال کی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں کوئی جزبہ نہیں دکھائی دیا تھا اسے یا شاید اب وہ منال کو سمجھنے سے قاصر تھی !!

" تم نے کبھی مجھے یاد نہیں کیا " اسمارہ نے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا !

منال نے اسمارہ کی طرف دیکھا تھا !

"یاد انھیں کیا جاتا ہے جن کے آنے کا کوئی امکان ہو انھیں نہیں جو چھوڑ کے جا چکے ہوں " منال نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا !

اسمارہ نے سانس خارج کی تھی۔۔۔۔

"پر مجھے مشکل لگ رہا ہے تم سے کورٹ میں سب کے سامنے سوالات کرنے سے ،تمہارے سامنے مخالف بن کر کھڑے ہونے سے " اسمارہ نے جزبات سے بھرے لہجے میں کہا تھا !

"تمہارے بھائی نے کہا تھا مجھے کہ آج تم مجھ سے زیادہ مضبوط ہو میں تم سے کوئی بھی بات نہیں نکلوا سکتی" منال نے حمین کی بات کو یاد کرتے اسے کہا تھا !

اسمارہ نے لمبی سانس خارج کی تھی !!

"ہماری دوستی کی ایک مثال تھی " اسمارہ نے جیسے اسے یاد دلانا چاہا تھا

"میری زندگی میں بہت ساری دوستیں رہیں ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہی ہیں میرے لیے کوئی بھی اہم نہیں جب مجھے ضرورت تھی تو میرے پاس کوئی دوست نہیں تھی " منال نے دو ٹوک کہا تھا

"جب تمہارا مشکل وقت تھا تو میرا بھی تھا " اسمارہ نے جتایا تھا

"ہر کسی کو اپنا دکھ بڑا ہی لگتا ہے اور ویسے بھی میں خود غرض ہوں شروع سے ہی یو نو دیٹ " منال نے ہلکے سے جتاتے کہا تھا

" ہمممم۔۔۔۔۔"اسمارہ خاموش ہوئی تھی !

"اوکے میں چلتی ہوں اب " منال نے تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد کہا تھا !

"میرے لیے تم آج بھی اتنی ہی عزیز ہو منال جتنی کے پہلے تھی " اسمارہ نے اسے اٹھتے دیکھتے کہا تھا !

"اور میرے لیے میری بچی کھچی فیملی آئی کانٹ لوز دیم!

(I can't lose them)

منال نے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا !

اسمارہ نے آنکھیں بند کی تھیں !!

منال چل دی تھی !!

اسمارہ نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا !

" میں تمہیں دکھ سے بچانا چاہتی ہوں منال

" I really don't want to lose you again

اسمارہ نے سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

****

"اج نہیں تو کل اسے پتا چلنا ہی تھا اور میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم غلط کر رہے ہو " زین نے صارم جو دیکھتے کہا تھا

صارم سامنے پڑا گلوب گھمانے میں مصروف تھا !!

"اس نے کوئی ایکشن نہیں لیا"

صارم بولا تھا اور مسکرایا بھی !

زین نے حیرت سے صارم کو دیکھا تھا !

"کیا ایکشن لیتی تم نے خود ہی تو کل نوٹس واپس لیا" زین نے غصے سے کہا تھا

"نہیں اس نے پہلے بھی نہیں لیا اور وہ لے گی بھی نہیں " صارم نے مسکراتے کہا تھا !

زین تو اسکی باتوں کو سن سن کر حیران ہو ہو رہا تھا !!

"تمہیں پتا ہے کیوں نہیں لیا کیونکہ وہ تمہیں نیچا نہیں دکھانا چاہتی جیسے تم نے چاہا ورنہ وہ چاہتی تو سب کچھ میڈیا پر چلوا کر تماشہ دیکھتی صارم تم نے بہت غلط کیا " زین نے غصے سے کہا تھا!

"جو بھی چلو یہ تو پتہ چلا کہ اسکی زندگی میں میرے لیے کوئی اہمیت ہے " صارم نے مسکراتے کہا تھا نہ جانے وہ کیا سوچ رہا تھا !

"تم پاگل ہو گئے ہو تمہیں چاہیے کہ اس سے معافی مانگو اور تم یہاں دانت نکال رہے ہو " زین نے افسوس سے کہا تھا !

صارم نے کوئی جواب نہیں دیا تھا زین اسے غصے سے دیکھتا جا چکا تھا !!

****

اسکے بعد منال میرب سے ملنے گئ تھی اس نے اس ہاسٹل کا جائزہ لیا تھا اس نے میرب کو میسیج کیا تھا وہ باہر اسکا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔

کیسی ہو ؟؟ منال نے اسے دیکھتے پوچھا تھا

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو !! میرب نے اسکے چہرے کی طرف دیکھتے کہا تھا جہاں کوئی تاثرات نہیں تھے تھا تو صرف خالی پن جو وہ لیے پھر رہی تھی چہرے کی رنگت دن بہ دن زرد ہوتی جا رہی تھی وہ ج تھوڑی کمزور لگ رہی تھی !!

وہ دونوں اب ساتھ چل رہی تھیں اس باغیچے میں !!

"کیسا لگا ہاسٹل سیٹل ہو کوئی مسئلہ تو نہیں" منال نے نظریں گھاس پر جماتے پوچھا تھا !!

"نہیں! میرے لیے تو یہ بھی کسی جنت سے کم نہیں جن کا کوئی نہ ہو ان کے لیے تو سوکھی روٹی بھی کافی ہوتی ہے " میرب نے کرب سے کہا تھا !

منال مسکرائی تھی !

" بعض اوقات وہ گیلی روٹی بھی گلے کا کانٹا بن جاتی ہے جب دل بجھ جائے تو لوازمات بھی کانٹے کی طرح حلق میں پھنس جاتے ہیں " منال نے اپنا حال سوچتے کہا تھا !!

میرب نے منال کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں پتا ہے میرب اج میں اپنی سب سے چہیتی دوست کو مل کر آئی ہوں وہ جس سے میں نے ہر بات شئیر کی کم از کم اس عمر میں وہ میرے لیے سب کچھ تھی لیکن آج میں نے جب اسے دیکھا تو اسکا رویہ مجھے عجیب لگا اور مجھے اپنا اس سے بھی زیادہ "وہ چلتی بول رہی تھی اور میرب بس اسے سن رہی تھی

"بچپن سے ہی میں محبت کی بھوکی رہی ہوں کبھی کسی سے تو کبھی کسی سے کبھی رشتہ دار کے پاس جانا تو کبھی کسی آنٹی کے پاس جس کو دیکھنا بس یہ چاہنا کہ یہ ساری اٹینشن مجھے ہی دے دے پر ایسا کبھی نہیں ہوا ،جب میں نے ہوش سنبھالا تو میری ماں اپنی دوست کی وکالت میں تھی اور میرے خاندان کے خلاف ،اس وقت میں ملازموں کے اور اپنے بھائی کے ہتھے تھی نہ ماں کی محبت اور نہ کچھ !!!

" پھر آہستہ آہستہ میں نے خود کو خود سمبھالا اپنے آپ کو لوگوں کی محبت سے نکالا آج میں یہ بات مانتی ہوں کہ اس وقت میں نے ہر ایک کے آگے بھیک ہی مانگی کہ مجھے پیار ملے ،مان ملے ،محبت ،چہیتا پن اور تعریف کریں لوگ میری پر آج لوگ میری تعریف

کرتے ہیں تو وہ مجھے منافقت لگتی ہے جو کہ وہ کرتے بھی ہیں ،اگر آج میں اس سٹیج پہ ہوں کہ میں خود کو سنبھالنا چاہتی ہوں خود کو جزباتوں سے عاری کرنا چاہتی ہوں پر انسان ہوں اتنا اختیار بھی نہیں ہے میرا خود پر کہ میں خود کو کنٹرول کر سکوں۔۔۔۔

انسان کو لگتا ہے کہ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے پر انسان بہت بے بس ہوتا ہے وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا سوائے تکلیف پر رونے سے اور خوشی پر مسکرانے سے اگر غم آتا ہے تو رو دے گا اور اگر خوشی تو ہنس دے گا اور معلوم اسے دونوں چیزوں کا ہی نہیں ہوتا کب ان میں سے آکر دروازہ کھٹک دے "

منال نے کرب سے آنکھیں بند کی تھیں جن میں پانی جمع ہونے لگا تھا !!

میرب نے اس کی طرف دیکھا تھا شاید آج پہلی بار وہ سے کمزور لگی تھی اسے خود بھی اذیت ہوئی تھی۔۔۔

"کسی ایسے شخص کو اذیت کی انتہا پہ دیکھنا جو آپ کے سامنے ہمیشہ خوش اور مطمئن رہا ہو اس سے بھی اذیت ہی ہوتی ہے "

میرب کے پاس شاید الفاظ نہیں تھے وہ کیا کہتی اگر وہ کچھ پوچھتی تو یقیناً منال اسے حرف تک نہ بتاتی کچھ بھی ہاں اگر وہ خود اپنی مرضی سے کچھ بول رہی تھی تو وہ سن لینا چاہتی تھی نہ اسے روکنا!!

"یہ صفت بھی بہت ہی کم لوگوں میں ہوتی ہے سن لینا ،دل رکھ لینا ،مان رکھ لینا ہم انسان چاہتے تو یہی ہیں کہ کوئی ہو جو ہمیں سنے پر کسی دوسرے کو سننے کی ہمت شاید ہم میں خود نہیں ہوتی انسان بہت خود غرض ہے انساں کے کوئی قانون نہیں ہوتے کیونکہ جس انسان کے خود کے لیے قانون الگ ہو اور کسی دوسرے کے لیے وہی قانون الگ۔۔۔یہ خود غرضی کا نام ہے۔۔۔

چند پلوں کی خاموشی تھی !!

دونوں شاید اپنے اپنے غموں میں کھو گئی تھیں۔۔

"تم نہ ہوتی اس رات تو کیا ہوتا یہ سوچ کر میرا دل ڈوب جاتا ہے تم نے جو میرے کیے کیا میں اسکی قیمت نہیں نہیں دے سکتی " میرب نے سامنے کرے بینچ پر بیٹھتے کہا تھا !!

وہ دونوں بینچ پر بیٹھ چکی تھیں !

"اگر میں نہ ہوتی تو کوئ اور ہوتا " منال نے لاپرواہی سے کہا تھا !

میرب مسکرائی تھی !

"ہاں پر وہ تم تھی تم جیسی دکھتی ہو ویسی ہو نہیں اور جیسی ہو وہ تم دکھاتی نہیں"میرب نے اب کی بار اسکی طرف دیکھا تھا !!

"کیسی دیکھتی ہوں میں اور کیسی ہوں میں " منال نے تجسس سے پوچھا تھا !!

"ویل تم دکھتی تو اکڑو ،مغرور اور سفاک ہو جس کو دیکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ رحم کرنے والوں میں سے نہیں ہے پر اندر سے تم اتنی ہی رحمدل اور محبت کرنے والی لڑکی ہو جسے محبت کی ڈیفائین اتی ہے " میرب نے تھوڑے فلسفانہ انداز سے کہا تھا !!

منال نے حیرت سے اسے دیکھا تھا !!

"محبت " وہ اڑ گئی تھی اس لفظ پر !!

"محبت کا لفظ میری ڈکشنری میں نہیں ہے " منال نے کلس کر کہا !!

"پر مجھے لگتا ہے کہ ہے " میرب نے بھی دو ٹوک کہا تھا !!

"جو بچہ بچپن سے ہی گھریلو حالات کا مارا ہو اس سے دنیا کیا امید رکھتی ہے کہ وہ کتنا خوش مزاج ہو " منال نے دکھ سے کہا تھا !!

"میں جتنے دن وہاں رہی ہوں اتنے دنوں میں مجھے صرف اتنا احساس ہوا ہے کہ تمہاری دادی تم لوگوں سے چھپتی ہیں نہ کہ تم لوگ۔۔۔۔۔دانین اور دعا کو تم نے خود خود سے دور کیا انھیں وقت نہ دینے سے۔۔۔۔

مجھ سے اگر تمہاری دادی نے کبھی کوئی بات کی تو صرف تمہاری اور افنان بھائی کی اور انھوں نے ان باتوں میں صرف تمہیں معصوم کہا اور انھوں نے تمہیں معصوم کہا تو یقین کرو مجھے وہ معصوم لگیں" میرب نے آخر پر مسکراتے اور شرارتی لہجے میں کہا تھا !!

منال نے میرب کو گھورا تھا اب کی بار !!

"ویل مجھے معصوم لوگ پسند بھی نہیں ہیں " منال نے اٹھتے کہا تھا !!

میرب مسکرائی تھی !!

" کوئی بھی ضرورت پڑے مجھے کال کر دینااور یہ بھائی کا کارڈ ہے اگر میں نہ اسکی تو وہ آجائیں گے ایسا ہو گا نہیں بٹ پھر بھی " منال کہتی آگے بڑھنے لگی تھی !!

"تھینک یو بڈی " میرب نے آگے ہوتے کہا تھا !

منال مسکرائی تھی اور دونوں گلے ملتیں اپنی اپنی راہ کو ہوئی تھیں !!!!

****

"تم کیوں ملنے گئی تھی منال سے " اسمارہ جیسے داخل ہوئی تھی گھر حمین کی آواز گونجی تھی جو کہ لاؤنج میں صوفے پہ بیٹھا تھا !!

اسمارہ آگے آئی تھی !!

حمین نے سیگریٹ بجھائی تھی۔۔

اسمارہ نے اسے گھورا تھا سگریٹ پینے پر !!

"جو پوچھا ہے وہ جواب دو" حمین نے سنجیدگی سے دوبارہ پوچھا تھا !!

"ویسے ہی میں اسے دیکھنے گئی تھی "اسمارہ نے صوفے پہ بیٹھتے کہا تھا !!

"دیکھنے یا جج کرنے " حمین نے اسمارہ کی طرف گھورتے پوچھا تھا !!

"جو بھی کہیں پر اسے آپ پر بہت غصہ ہے " اسمارہ بولی تھی !!

حمین نے کوئی تاثر نہیں دیا تھا !!

"تمہاری تو پوجا کی ہوگی نہ اس نے جانتا ہوں کروا کہ ہی آئی ہوگی تم " حمین نے ٹی وی ان کرتے کہا تھا !

اسمارہ مسکرائی تھی!!

"بہت مشکل ہوگا اس کے لیے ایکسیپٹ کرنا " اسمارہ نے افسوس سے کہا تھا !

"اور ہمارے لیے ثابت کرنا انھوں نے وہی وکیل ہائیر کیا ہے بہت پہنچی ہوئی چیز ہے وہ ہمیں بہت ساری چیزیں اکٹھی کرنی ہیں پرانے کیس سے جڑی ہر ایک چیز جو کہ منال کے گھر پہ موجود ہے " حمین نے سنجیدگی سے کہا تھا ....

"ہم وہاں سے وہ فائلز یا کچھ بھی ایسے حاصل نہیں کر سکتے وہ سب منال کے چاچو کے پاس ہونگی وہ ہمارے ہاتھ کچھ بھی نہیں لگنے دیں گے اور منال ہماری مدد کسی صورت نہیں کرے گی " اسمارہ نے افسوس سے کہا تھا !

اتنی دیر میں ملازم ان کے لیے چائے لے کر آیا تھا۔۔۔۔

"ہمیں اس سے مدد لینی بھی نہیں ہے " حمین نے غصے سے کہا تھا۔۔

اسمارہ نے حمین کو دیکھا تھا !!

"آپ اس سے کب ملے ہیں " اسمارہ نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا تھا ان دونوں رویہ بتا رہا تھا کہ وہ ایک دوسرے سے کافی منہ ماری کر چکے ہیں اسمارہ کو واقعی میں کچھ معلوم نہ تھا انکے بارے میں !!

"مجھے اسکے غصے سے کوئی سروکار نہیں ہے اور تمہیں بھی نہیں ہونا چاہیے تمہیں اپنے کیس پر فوکس کرنا ہے نہ کہ منال پر " حمین کہتے کپ اٹھایا تھا !

"کیا ہوا ہے پہلے تو آپ اسکے بارے میں ایسے بات نہیں کرتے تھے " اسمارہ واقعی شوکڈ تھی !

حمین نے لب بھنچے تھے !

"تمہاری دوست عقل سے پیدل ہے بلکل اسے آج بھی کوئی بھی کسی بھی وقت دھوکا دے سکتا ہے اسے ساری دنیا اپنے جیسی لگتی ہے " حمین نے جیسے تاسف کیا تھا

اسمارہ خاموش ہوئی تھی !!

" آپ بھول رہے ہیں کہ وہ آج ایک کامیاب بزنس وومن ہے جس کا ایک نام ہے وہ ایسے ہی نہیں ہے" ! اسمارہ نے برا مناتے کہا تھا ....

"وہ صرف اس لیے کہ وہ لوگوں کو کچھ سمجھتی نہیں ہے غصہ آیا تو بس آگ ہی لگانی ہے اس نے " حمین نے جیسے بے بسی سے کہا تھا جس پر اسمارہ نے قہقہ لگایا تھا !!

"آگ لگانے سے بزنس چلتا ہے مطلب آپ بھی آگ لگاتے ہیں " اسمارہ نے ہنستے کہا تھا !

"جی جی سہی فرمایا " حمین نے طنزیہ کہا تھا !

****

منال گھر آئی تھی وہاں تو جیسے کوئی رہتا ہی نہیں تھا جسے شاید وہ سب اکٹھے بیٹھے بھی نہیں تھے خوشی سے !!

ہاں وہ ایک زہنی مریضہ بن گئی تھی ایک بار یہ سب دیکھ کر مگر آج وہ خود اتنی مصروف تھی کہ وہ سب کے پاس بیٹھ نہیں سکتی تھی اسے اب کوفت ہونے لگی تھی اپنی خواہشوں سے !

وہ اپنے کمرے میں گئی تھی فریش ہو کر جیسے باہر آئی تھی تو اس نے اپنا فون پکڑا جہاں صارم کا میسج آیا تھا !!

"کیسی ہو" اس نے سکرین پہ چمکتا میسج دیکھا تھا اس نے بے بسی سے لب بھینچے تھے۔۔۔

منال نے کوئی بھی جواب نہیں دیا تھا پر فون ابھی اسکے ہاتھ میں ہی تھا کہ اسکی کال آئی تھی۔۔۔۔

منال نے کچھ وقت سوچتے اٹھائی تھی !!!

"اسلام علیکم" صارم نے کال پک ہوتے ہی سلام کیا تھا جس پر منال نے خود کو نارمل کیا تھا !!

"وعلیکم سلام" منال نے مختصر جواب دیا تھا !

"صبح مل سکتی ہو "صارم نے دھڑکتے دل سے پوچھا تھا وہ چاہ کر بھی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ منال کیا جواب دے گی۔۔۔

کیوں ؟؟ منال نے دو ٹوک پوچھا تھا۔۔۔

"بات کرنی تھی " صارم نے بنا سوچے کا کہا تھا۔۔۔

منال خاموش ہوئی تھی۔۔

"میں مصروف ہوں کل" منال نے سوچتے کہا تھا۔۔

" کل کوئی ایسا کام نہیں ہے تمہیں جس کی وجہ سے تم مجھ سے مل نہ سکو بہانہ مت بناو" صارم نے جیسے رعب سے کہا تھا۔۔

منال نے اپنے ماتھا مسلہ تھا۔۔۔

"اوکے "منال نے مختصر جواب دیا تھا!

"یعنی میں یاں سمجھوں " صارم نے ایک بار پھر کنفرم کرنا چاہا تھا!!

"ہمم" منال نے کہتے فون کاٹ دیا تھا..

وہ چاہ کر بھی اسے نہ نہیں کر پائی تھی۔۔

"مجھے تم سے نفرت ہے " اسے صارم کی کہی بات یاد آئی تھی ..

وہ کیوں کرتا ہے مجھ سے نفرت۔۔۔"نفرت" کیا میں اس سے محبت کرتی ہوں۔۔۔وہ سوچ سکی صرف۔۔۔"نہیں"۔۔۔ہاں مگر میں اس سے نفرت بھی نہیں کرتی اور کیوں کروں نفرت۔۔۔کیا اس وجہ سے اس نے میرے ساتھ چھا نہیں کیا۔۔۔وہ ایک جنونی انسان ہے بس۔۔۔کیا وجہ ہو سکتی ہے۔۔۔کیوں کیا تھا اس نے ایسا۔۔۔وہ شروع سے مجھے جانتا تھا کہ میں خود سر ہوں پھر بھی اس نے مجھے گرانا چاہا وہ بھی پوری دنیا کے سامنے ۔۔۔وہ مجھ سے بات کر سکتا تھا۔۔۔ہاں اس نے کی تھی۔۔پر میں نے بھی اسے کہا تھا کہ نہیں میں بزنس نہیں چھوڑ سکتی۔۔اچھا اگر چھوڑ دوں تو کیا کروں گی میں۔۔۔۔نہیں جب تک وہ مجھے کوئی ایسی وجہ نہیں بتاتا جس کی وجہ سے وہ ان سیکیور فیل کرتا ہے تو میں کیوں

کروں۔۔۔نہیں صارم میں تمہاری کوئی بھی کم ظرفی اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دے سکتی۔۔۔"نہیں"

اس نے فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔

****

صبح اٹھتے عائشہ نے سارے بیڈ کی طرف دیکھا تھا۔۔

"یعنی افنان آج رات بھی گھر نہیں آیا تھا" عائشہ کو بے تحاشہ غصہ ایا تھا اس نے رات کو کافی کالز بھی کی تھیں مدد افنان نے ایک بھی نہیں اٹھائی تھی اور وہ ابھی تک ایا بھی نہ تھا ۔۔

وہ غصے سے منال کے روم میں گئ تھی۔۔۔دروازہ کھٹکھٹایا تھا اس نے۔۔۔اجازت ملتے وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔

"افنان کہاں ہے " عائشہ نے اندر آتے پوچھا تھا منال کو کہ ڈریسنگ کے آگے کھڑی اپنے بال سیٹ کرنے میں مصروف تھی پرپل کلر کا تھری پیس پہنا تھا بال پیچھے کو سیٹ کیے ہوئے تھے اور بلیک گلاسز ہاتھ میں پکڑے وہ بس ریڈی کھڑی تھی جانے کو۔۔۔

منال نے اچنبھے سے مڑ کر دیکھا تھا عائشہ کو شاید وہ آج پہلی بار اسکے روم میں آئی تھی ۔۔۔

" بھائی رات گھر نہیں تھے " منال نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں! تمہیں تو معلوم ہو گا کہاں ہے ظاہری بات ہے تمہارا بھائی تم سے تو کچھ نہیں چھپاتا نہ تو تمہیں تو پتا ہی ہو گا " عائشہ نے غصے سے کہا تھا۔۔

منال جو کہ سنجیدہ چہرے سے عائشہ کو دیکھ رہی تھی اسے عادت نہیں تھی ایسے لہجوں کی نہ ہی اسے پسند تھا ایسے مخاطب ہونا وہ رات بھی انکی پرائیویسی کی وجہ سے نہیں ملی تھی افنان سے۔۔۔

"مجھے نہیں معلوم آپ کال کرلیں " منال نے مرتے اپنے فون پکڑتے کہا تھا "

"نہیں اٹھائی اسی لیے تمہارے کمرے میں آنا پڑا مجھے " عائشہ نے دو ٹوک جواب دیا تھا۔۔

منال جو حیرت ہوئی تھی عائشہ کے اس رویہ کی وہ نہیں چاہتی تھی کہ صارم اور اسکی لڑائی عائشہ اور افنان کا رشتہ خراب ہو ورنہ افنان جا غصہ کوئی ردِعمل ضرور دیتا۔۔۔وہ افنان کو ضرور بتاتی۔۔۔

منال آگے آئی تھی۔۔

" میں عادی نہیں ہوں ایسے لہجوں کی اپ اپنے شوہر سے اس طرح مخاطب ہو سکتی ہیں مجھ سے نہیں باقی رہی بات بھائی کی تو پولیس سٹیشن کال کر کے پوچھ لیں لینڈ لائین سے آنے والے ہوں گے " منال کہتے آگے بڑھی تھی

" تم نے کچھ کہا ہو گا افنان کو اگر صارم تم سے مائل نہیں ہو رہا تھا تو میرا رشتہ خراب کرنے کی کیا ضرورت ہے تمہیں " عائشہ تو جیسے تپی پڑی تھی نہ جانے کس بات کا غصہ نکالنے آئی تھی وہ۔۔

منال پہ تو حیرت کے پہاڑ توٹے تھے وہ جتنا خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی بات اتنی بڑھ رہی تھی۔۔۔

" انسان خوبصورت ہو نہ ہو پر عقل ہونا لازمی ہے اس بات کا آج اندازہ ہوا ہے مجھے اور رہی بات آپ کے بھائی کو مائل کرنے کی تو۔۔۔وہ۔ مسکرائی تھی طنزیہ۔۔۔مائل انھیں کیا جاتا ہے جن سے لگاؤ ہو۔۔نہ تو مجے آپ سے کوئی فرق پڑتا ہے اور نہ اپکے بھائی سے اور اس بات کا اندازہ اپکو ہو جانا چاہیے تھا۔۔ہاں غرض ہے تو صرف اپنے بھائی سے۔۔مجھے

معصوم اور بچی سمجھنے کی کوشش مت کیجیے گا میرے لیے میری سیلف ریسپیکٹ میرے رشتوں سے بھی آگے ہوتی ہے " منال کہتے تن فن کرتی نکل گئی تھی پیچھے عائشہ کو تو جیسے آگ ہی لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

منال کافی غصے سے نکلی تھی آگے ہی افنان کی گاڑی آتی دکھائی دی تھی۔۔۔

وہ رکی نہیں تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ غصے میں اسکے منہ سے کچھ بھی نکلے وہ اس لیے خاموشی سے نکل گئی تھی۔۔۔

****

اسمارہ جو کہ اپنے آفس میں بیٹھی کوئی فائیل لڑ رہی تھی اتنے میں اسکی سیکرٹری آئی تھی۔۔

"وہ سر افنان آئے ہیں " اس نے اسمارہ کو اطلاع دی تھی۔۔

اسمارہ کی آنکھوں میں ایک چمک اتری تھی۔۔۔

"بھیجیں" اس نے کہتے فائیل واپس ٹیبل پر رکھی تھی۔۔۔

افنان اندر داخل ہوا تھا جو کہ اس وقت سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔۔۔

"اسلام علیکم" افنان نے آتے سلام کیا تھا اسمارہ بھی کھڑی ہوئی تھی

"وعلیکم سلام بیٹھیں " اسمارہ کہتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتی خود بھی بیٹھی تھی۔۔۔

"بلایا تھا خیریت " افنان نے کہتے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔

"کیا لیں گے اپ" اسمارہ نے اسکی بات کو اگنور کرتے پوچھا تھا۔۔۔

"کچھ خاص نہیں" افنان نے نارملی جواب دیا تھا۔۔۔

"مجھے پرانے کیس کے حوالے سے کچھ اہم کاغزات چاہیے ہیں جو کہ آنٹی کے پاس رکھوائے تھے مما نے یقیناً وہ آج بھی اپکے گھر پر ہی موجود ہوں گے " اسمارہ نے اپنے پروفیشنلی انداز میں کہا تھا۔۔۔

افنان نے ایبرو اچکائے تھے۔۔۔

"مجھے وہ چاہیے تھے " اسمارہ نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا جس کے تاثرات حیرت میں ڈھلے اور پھر بات کو سمجھتے ڈھیلے ہوئے تھے۔۔۔

"اور میں وہ کیوں دوں گا پراسیکیوٹر صاحبہ " افنان نے اسمارہ کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اسمارہ کا سانس اٹکا تھا۔۔وہ بھول گئی تھی شاید کہ وہ منال کا بھائی تھا اس سے کام لینا مشکل تھا۔۔۔

"تاکہ آپکی ماں کو انصاف مل سکے " اسمارہ نے اپنا سانس بحال کرتے دو ٹوک کہا تھا ..

"ہاں پر آپ میری وکیل نہیں ہیں" افنان نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا !

"آپکا وکیل کبھی اپکو انصاف دلا بھی نہیں سکتا " اسمارہ نے اپنے غصے کو قابو کرتے کہا تھا ۔۔۔

افنان نے دلچسپی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"ویسے بھی یہ سب میں اپکو اس لیے نہیں کہہ رہی کہ یہ میرے لیے آسانی ہو گی مجھے لوگوں سے آسانیوں کی امید نہیں ہے آپ کے لیے آسانی پیدا کرنا چاہتی تھی اس لیے " اسمارہ اسے خاموش دیکھ کر دوبارہ بولی تھی۔۔۔

افنان خاموش رہا پھر۔۔۔۔

"مل جائیں گی " افنان نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کہا تھا۔۔۔

اسمارہ کے تاثرات ڈھیلے ہوئے تھے۔۔۔

"اوکے " افنان کہتا اٹھا تھا۔۔

"چائے " اسمارہ نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"ظاہری سی بات ہے مجھے آپ نے چائے پلانے نہیں بلایا تھا" افنان طنزیہ کہتا نکل گیا تھا۔۔

اسمارہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

" انٹرسٹنگ " اسمارہ نے کہتے اپنا کام شروع کیا تھا دوبارہ۔۔۔۔

****

منال آفس میں داخل ہوئی تھی سامنے کیبین کو دیکھا تھا جو کہ خالی تھا شاید آج کل اسکا یہ آفس داخل ہونے والا پہلا کام تھا۔۔۔

وہ اپنے کیبین میں گئی تھی عائشہ کی باتیں اسکا خون تک جلا گئی تھیں وہ جا کر کرسی پر بیٹھی تھی پانی پیا تھا کرسی کی پشت سے اس نے ٹیک لگائی تھی آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔۔

حمین ایا تھا اتنی دیر میں وہ سیدھا اپنے کیبین کی طرف گیا تھا وہاں وہ اپنے سیکرٹری کو کچھ سمجھا رہا تھا جیسے !

سجل آئی تھی اس کے کیبین میں !

" میم آپ ٹھیک ہیں " سجل نے آتے منال سے پوچھا تھا۔۔

منال نے آنکھیں کھولیں تھیں!

اسکی سیدھی نظر حمین کی طرف گئ تھی۔۔۔

دل دھڑکا تھا۔۔۔جیسے کوئی پسندیدہ چیز سامنے دیکھ کر دھڑکا ہو۔۔۔ایک چاہ اٹھی تھی سینے میں۔۔۔۔نظر ٹھر گئ تھی۔۔۔انکھیں ہونے پر رشک آیا تھا جیسے۔۔۔مگر دماغ بھی تھا جو یادیں تازہ کرتا ہے۔۔۔۔ہاں پھر دماغ کو دل پر فوقیت دے دی گئ تھی۔۔۔نظریں پھیر لی گئیں تھیں۔۔۔

"ہاں بولو " منال نے سجل کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔

وہ سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

"پروجیکٹ ریڈی ہے پہلے آپ دیکھ لیں پھر سر کو بھی دکھا لیتے ہیں " سجل نے اسکے آگے ایک فائل رکھتے کہا تھا۔۔۔

"اوکے دکھاؤ " منال نے فایل پکڑی تھی اور پروجیکٹ کا چارٹ دیکھنا شروع کیا تھا۔۔۔

وہ اپنے کام میں مصروف ہوئی تھی۔۔۔

وہ سجل کو سمجھانے لگی تھی۔۔اتنے میں اسے ایک میسج آیا تھا جو کہ اس نے فوراً دیکھا تھا ۔وہ صارم کا میسج تھا۔۔۔اسے یاد آیا تھا کہ اسے اس سے ملنے جانا تھا۔۔۔وہ سجل کو کہتی سامنے اسے دیکھتے نکل گئ تھی باہر۔۔۔

****

میرب جو کہ روز اپنی روٹین پر تھی ہاسپیٹل سے ہاسٹل اور ہاسٹل سے ہسپتال بس یہی زندگی رہ گئ تھی اسکی۔۔۔۔

وہ آج بھی وہیں تھی زندگی تو شاید تب بھی آسان نہیں تھی جب اسکے ماں باپ نہیں تھے ہاں لیکن ایک اور سایا اٹھ گیا تھا اس کے چچا کا اس کے لیے تو وہ سب تھے۔۔۔وہی تو تھے جن کا خیال تھا اسے اپنے علاوہ۔۔۔

"بھروسہ شاید ہوتا ہی ٹوٹنے کے لیے کتنی آسانی سے لوگ کہہ دیتے ہیں کہ مجھے تم پر یقین نہیں جبکہ یہ الفاظ سننا آسان نہیں ہوتا ہاں میٹر کرتا ہے اپنوں کا یقین ،بھروسہ۔۔۔۔۔"

****

منال صارم کے بتائے گئے ہاٹل میں آئی تھی جیسے جیسے وہ قدم بڑھا رہی تھی اسکی طرف ویسے ویسے ہی اسکی ناک پر غصہ بڑھتا جا رہا تھا یہ نیچرل تھا۔۔یا وہ ڈیزرو کرتا تھا شاید۔۔

وہ اس کمرے میں داخل ہوئی تھی لائٹس آف تھیں اس کے داخل ہونے پر اچانک لائٹس ان ہوئی تھیں سامنے بڑا سارا انگریزی میں "سوری " لکھا تھا۔۔۔

اس نے ارد گرد نظر دوڑائی تبھی گلاب کے پھولوں کی مہک سے اسکا سر تک چکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔

اسے ابھی تک کچھ سمجھ نہیں آیا تھا اسے لگا تھا کہ شاید وہ غلط روم میں آگئی ہے اتنے میں سامنے منظر پر صارم آیا تھا۔۔۔حیرت کے مارے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں ۔۔۔ہاں اگر زندگی میں وہ کچھ توقع نہیں کر سکتی تھی تو صارم کا اپنے ساتھ نارمل ہونا ۔۔۔۔۔کیا تھا وہ۔۔۔۔چاہ کر بھی وہ خود کی سوچ پر قابو نہ پا سکی تھی۔۔۔یہ بھی اسکی کوئی سازش ہوگی۔۔۔کیا فلمی سین بنایا ہے

منال نے اچنبھے سے دیکھا تھا اسے۔۔

"Come" صارم نے اسے ہاتھ سے اشارہ کرتے کہا تھا۔۔

منال آگے جو ہوئی تھی وہاں ایک ٹیبل تھی دو کرسیاں لگی ہوئی تھی۔۔۔

اسکے اعصاب اور تن گئے تھے۔۔۔

منال خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔۔

"یہ سب کیا ہے " منال نے اسے دیکھتے پوچھا تھا جو سامنے والی کرسی پر بیٹھ رہا تھا۔۔۔

"اٹس فار یو " صارم نے ہلکے سے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

منال خاموشی ہوئی تھی حیرت تھی کہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔

صارم نے اتنے میں ایک ڈبیا کھولی تھی جس کے اندر ایک چمکتی رِنگ تھی۔۔۔۔

منال نے صارم کو دیکھا تھا جو وہ ڈبیہ اسکی طرف بڑھا گیا تھا۔۔

منال سامنے پڑی اس انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی وہ خوبصورت تھی یا نہیں اس سے تو اسے کوئی سروکار تھا ہی نہیں۔۔۔ہاں اگر سروکار تھا تو وہ معاوضہ تھا جو وہ ادا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

" میری بے عزتی کا معاوضہ یہ انگھوٹھی ہرگز نہیں" منال نے ہلکے سے کرسی پر ٹیک لگتے کہا تھا۔۔۔

صارم نے منال کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"یہ میں نے تمہیں تحفہ دیا ہے " صارم نے زرا سمبھل کر کہا تھا۔۔۔

" تحفے صرف محتاط کرنے کے لیے ہوتے ہیں اور میرے لیے تحفے احسان سے بڑھ کر کچھ نہیں ہیں اس لیے مجھے یہ نہیں چاہیے " منال نے دو ٹوک کہا تھا۔۔۔

"مجھے لگتا ہے کہ ہمیں ہمارے رشتے کے بارے میں سوچنا چاہیے " صارم نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

منال مسکرائی تھی۔۔۔

"کونسا رشتہ۔۔۔بے عزت کرنے کا رشتہ۔۔۔یا پھر یہ جو یہاں ہم بیٹھے ہوئے ہیں کونسا رشتہ ۔۔۔ڈیفائین پلیز۔۔۔"منال نے قدرے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

صارم نے ایک لمبی سانس خارج کی تھی۔۔۔

"میں نے جو کیا ہاں وہ غلط تھا پر اسکا ہرگز مطلب تمہیں نقصان پہنچانا نہیں تھا میں نہیں چاہتا تھا کہ تم بزنس کرو۔۔۔ہاں میرا مسئلہ ہے تو وہ تمہارا بزنس ہے۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ تم اپنے بزنس میں رہو اور اردگرد کی دنیا کو بھول جاؤ۔۔۔میں چاہتا ہوں کہ ہم ایک سکون کی زندگی گزاریں" صارم نے اسکی طرف دیکھتے وضاحت کی تھی۔۔۔

"تم ابھی بھی جھوٹ بول رہے ہو تمہارا مسئلہ یہ ہے کہ میں چپ رہوں۔۔۔ایک عام لڑکی کی طرح تم مجھے جو کہو میں مانوں اور تمہیں نہ نہ کروں تاکہ تمہاری انا کو کوئی نقصان نہ پہنچے صرف اتنا۔۔۔لیکن میں عام نہیں ہوں۔۔۔۔"منال کہتے رکی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے نہ چھوڑو بزنس " صارم نے جیسے ہار مانتے کہا تھا۔۔۔

" وہ تو میں پہلے بھی نہیں چھوڑ رہی تھی " منال نے فوراً سے جواب دیا تھا۔۔۔

"تمہیں یہ کیوں لگتا ہے کہ میں تمہارا دشمن ہوں " صارم نے کچھ دیر ٹھہر کر کہا تھا۔۔۔

"لگتا نہیں تھا پھر تم نے ثابت کیا " منال نے پھر سے بے رخی سے کہا تھا۔۔۔

"شادی کب کرو گی مجھ سے " صارم نے اب کی بار اسکی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

منال کا رنگ بدلا تھا ،،،زبان کو تالا لگا تھا۔۔۔وہ بھول گئی تھی کہ یہ جو سامنے شخص بیٹھا ہے وہ اسکا منگیتر ہے۔۔۔اور اس سے شادی کا دعویدار بھی۔۔۔

"پتا نہیں ابھی میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ شادی کر سکوں اور شاید ہم دونوں ہی نہیں" منال نے قدرے سنبھلتے کہا تھا۔۔۔

" شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا " صارم نے جیسے تسلی دی تھی۔۔

"یہ کوئی انڈین ڈرامہ نہیں ہے حقیقت ہے شادی سے پہلے اگر سب ٹھیک بھی ہو تو خراب ہونے لگتا ہے تو سوچو جب پہلے ہی سب خراب ہے تو بعد میں کیا ٹھیک ہو گا خیر۔۔۔کچھ وقت اور" منال کہتے خاموش ہوئی تھی۔۔۔

"نکاح میں بہت طاقت ہوتی ہے " صارم کچھ سوچتے چند پل کی خاموشی کے بعد بولا تھا۔۔۔

" عزت نکاح کے بغیر بھی بہت معنی رکھتی ہے اور نکاح کے بعد بھی " منال نے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

کچھ بھی کمی نہیں تھی اس شخص میں چمکتا چہرہ، مغرور سی ظاہریت۔۔۔

" ٹھیک ہے کچھ اور وقت سہی کھانا منگواتا ہوں " صارم نے گہری سانس لیتے کہا تھا۔

"نہیں میں چلتی ہوں مجھے بھوک نہیں ہے " منال کہتے اٹھی تھی۔۔

"میں نے یہاں ناراضگی ختم کرنے کے لیے بلایا تھا تمہیں " صارم نے اسے اٹھتے دیکھتے کہا تھا۔۔

"میں اگر ناراض ہوتی تو کبھی یہاں نہ آتی "

"یہ رنگ " صارم نے اس سامنے پڑی ڈبیہ کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا۔۔

"جس دن مجھے لگا کہ واقعی یہ میری ہونی چاہیے میں خود مانگ لوں گی " منال کہتے دروازہ کھولتے باہر کی جانب نکل چکی تھی۔۔۔

****

"تاش"_

یہ ہے عدالت کا منظر جہاں تاش ہی تو کھیلی جاتی ہے انصاف کا بول بالا ہی ہوتا ہے بس حقیقی زندگی میں دیکھنے کو بہت کم ملنے لگا ہے ہر طرف ایک عجیب ہی شور شرابہ۔۔۔

اسلام ہر صورت انصاف کا حکم دیتا ہے سچائی کا ساتھ دینے کا حکم دیتا ہے جسے رائج اسلام ملک ہی نہیں ہونے دیتا دوسرے غیر مسلم ممالک انصاف کو اپنا کر ایک اونچی پہاڑی پر چڑھ چکے ہیں جب کہ اسلامی جمہوریہ اس پہاڑی پر چڑھنے کی بجائے اور ہی راستے اختیار کر رہی ہے۔۔۔

سورج کی کرنیں کمرہ عدالت سے دور ہی تھیں۔۔باہر کا شور کمرہ عدالت میں نہ ہونے کے برابر تھا۔۔جج صاب اپنی اونچے بینچ پر براجمان تھے اور دائیں طرف شانزیب صاحب اور انکے پراسیکیوٹر اطہر عباس تھے جو کہ پہلے بھی انکے کئی بزنس کے کیس اور زاتی کیس لڑ چکے تھے اور پیچھے ہی منال اور افنان بھی تھے۔۔۔۔۔اور بائیں طرف تھے پراسیکیوٹر اسمارہ شاہ اور حمین شاہ۔۔۔

"پراسیکیوٹر اسمارہ شاہ جو کہ ہمارے درمیان ہی رہنے والی پراسیکیوٹر امنہ کی بیٹی ہیں میرے لیے یہ عزیز ہیں کیونکہ یہ میری کولیگ کی بیٹی ہیں اس لیے میں چاہوں گا کہ آغاز یہی کریں " اطہر صاحب نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ ٹیبل کے پیچھے کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔

اسمارہ مسکرائی تھی اور کھڑی ہو کر سر کو خم کیا تھا۔۔۔

شانزیب صاحب کو کٹہرے میں بلایا گیا تھا۔۔۔

"کیا میں آپکا زاتی سورس آف انکم پوچھ سکتی ہوں آپکی خاندانی انکم کے علاوہ (اسمارہ نے دھیمے تاثرات سے پوچھا تھا)

پراپرٹی ڈیلر " مختصر سا جواب دیا گیا تھا۔۔۔

"کیا آپ جانتے ہیں کہ پراسیکیوٹر امنہ اور آپکی بھابی کا قتل کس دن ہوا تھا " اسمارہ نے درمیان سے راستی طہ کر کے کٹہرے کے پاس جاتے پوچھا تھا۔۔

"مجھے تاریخ یاد نہیں" شانزیب صاحب نے جھٹ سے جواب دیا تھا۔۔۔

"اپکو اتنا تو یاد ہو گا ہی کہ جس دن آپکی بابھی کا قتل ہوا اس دن آپ گھر پر موجود تھے یا نہیں " اسمارہ نے آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے پوچھا تھا

شانزیب صاحب نے اطہر صاحب کی طرف دیکھا تھا۔۔

"جی گھر پر ہی تھا " شانزیب صاحب نے جواب دیا تھا فوری۔۔

Objection your owner"

29 جولائی کے کیس سے یہ واضح تھا کہ وہ مڈر نہیں تھا بلکہ ایکسیڈینٹ تھا " اطہر صاحب نے کھڑے ہوتے کہا تھا

"میرے خیال میں معزز پراسیکیوٹر یہ بھول رہے ہیں کہ وہی کیس ری اوپن کروایا گیا ہے اور یہ کیس اسی کیس سے جڑا بھی ہے " اسمارہ نے قدرے اونچی آواز میں کہا تھا۔۔۔

" Overuled"

جس پر جج صاحب نے سنتے کہا تھا۔۔۔

اطہر صاحب اب بیٹھ چکے تھے۔۔۔

"چلیں شاہزیب صاحب کو تو یاد نہیں میں ہی بتا دیتی ہوں 13 جنوری کو پراسیکیوٹر امنہ اور انکی دوست آسیہ کا قتل ہوا اور اس دن مسٹر شاہزیب اپنے گھر میں کیا پاکستان میں ہی موجود نہیں تھے اور یہ اسکی ڈیٹیلز ہیں ... اسمارہ نے کاغز جج صاحب کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔

شاہزیب صاحب نے اپنے وکیل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

حمین جو کہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے ،کڑے تیور لیے بیٹھا تھا۔۔۔

اور منال اور افنان بھی سنجیدگی سے جیسے اندازہ لگانے کی کوشش میں تھے۔۔۔

اسمارہ جس نے پیچھے مڑ کر منال کو اور اوں‌مان کو دیکھا تھا اور پھر اپنی کرسی پر آکر بیٹھ چکی تھی۔۔۔

اطہر عباس اٹھے تھے اپنی کرسی سے۔۔

"پراسیکیوٹر نے بلاشبہ سہی کہا کہ کیس ری اوپن کروایا گیا ہے مگر وہ بھی ایک معزز جج کا فیصلہ تھا جس میں یہ ثابت ہوا کہ وہ ایک ایکسیڈینٹ تھا بحر حال میرے کلائنٹ کو پھسانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور " ابھی اطہر صاحب بول رہے تھے۔۔

"Objection"

مجھے نہیں لگتا کہ معزز پراسیکیوٹر خیالی پلاؤ اور اپنے معزز دوست کو اپنی باتوں سے بری کروا سکتے ہیں دلائل دیں اور کورٹ کے فیصلے کو آگے بھی چیلنج کیا جا سکتا ہے سو اس بات کو ہوا نہ دی جائے " اسمارہ نے غصے سے کہا تھا جبکہ لہجہ تھوڑا دھیما رکھا تھا۔

"Sustained"

جج صاحب نے اپنا چشمہ نیچے کرتے کہا تھا۔۔۔

اطہر صاحب لب بھنچ کر رہ گئے تھے۔۔۔

یہ ہیں اس وقت کے ملازم سجاد صاحب جو کہ آج بھی ان کے گھر کام کرتے ہیں۔۔۔

سجاد جو کہ انکا شروع سے ایک وفادار ملازم تھا اسے کٹہرے میں لا کھڑا کیا تھا۔۔۔

"کیا آپ عدالت کو بتا سکتے ہیں کہ جس دن آسیہ میڈم کا انتقال ہوا جبکہ میں مانتا ہوں کہ کورٹ کا فیصلہ درست تھا یعنی وہ ایک ایکسیڈینٹ تھا مگر میں ہماری پراسیکیوٹر کے لیے پھر بھی سوچ لیتا ہوں کہ جس دن آسیہ میڈم کا قتل ہوا اس دن مسٹر شاہنزیب کہاں تھے "
اطہر صاحب اپنے انداز میں روانی سے بولے تھے۔۔۔

" صاحب اس دن گھر ہی تھے یہاں تک کہ جب خبر آئی تھی وہ ہی انکے پیچھے ہسپتال گئے تھے " سجاد نے جواب دیا تھا۔۔۔

اسمارہ نے لب بھینچے تھے۔۔۔

اتنے میں کورٹ کا وقت بھی ختم ہوا تھا۔۔۔

کورٹ کی راہداری میں ان کا سامنا ہوا تھا منال شانزیب صاحب نے ساتھ تھی اور افنان وہاں سے کچھ کام کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔

منال نے ان دونوں کو کڑے تیوروں سے دیکھا تھا۔۔۔

شانزیب صاحب انکے سامنے آئے تھے۔۔

"میرے ہی ہاتھوں میں کھیل کر آج مجھ پر ہی وار " شانزیب صاحب نے اپنا غصہ ضبط کرتے کہا تھا۔۔

" اسی لیے روز اپنے آپ کو برتنوں کی طرح مانجھنا پڑتا ہے آخر قاتل کے ہاتھ لگ جائے تو کہاں پاک رہا تھا جاتا ہے " حمین نے غصے کی آخری حد سے بولا تھا۔۔

منال کی تو آنکھیں پھٹی رہ گئی تھیں اس کی سرخ رنگت دیکھ کر۔۔۔

" تم کچھ بھی نہیں کر پاؤ گے کیونکہ کچھ ہے ہی نہیں" لفظوں میں زور تھا۔۔

"اپکو تو اب اپکی موت بھی نہیں بچا پائے گی مجھ سے " وہ غرایا تھا۔۔

منال نے آنکھیں میچی تھیں غصے سے۔۔۔۔

اسمارہ نے حمین کا بازو دبوچا تھا۔۔۔

وہ آگے بڑھ چکے تھے۔۔۔۔

ڈاکٹر میرب آج سے ڈاکٹر زید ہی لیڈ کریں گے اور میں چاہوں گا کہ آپ ان کے ساتھ تعاون کریں ہاں اگر کوئی مسئلہ ہو تو بتا دیجیے گا۔۔۔

میرب نے پھٹی آنکھوں سے دیکھا تھا زید کو۔۔

"نہیں سر میں نہیں کروں گی ان کے ساتھ کام " میرب نے جھٹ سے کہا تھا۔۔

جبکہ زید نارمل کھڑا تھا۔۔

"کیوں کوئی وجہ " ڈاکٹر جاوید نے بھی اسی روانی سے سوال کیا تھا۔۔۔

میرب نے زید کی طرف دیکھا تھا۔۔

"ویسے ہی مجھے بس نہیں کرنا ان کے ساتھ کام " میرب نے بچوں کی طرح ضد کرتے کیا تھا۔۔۔

"بچے ہر بات کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے آپ بچوں کی طرح ضد نا کریں اور مجھے ڈاکٹر زید پر بھروسہ ہے یہ میرے ہی سٹوڈینٹ رہے ہیں اور اب میرے ساتھ ہی کام کرنا چاہتے ہیں سو آپ کو ان کے آرڈرز بھی اسی طرح ماننے پڑیں گے جس طرح میرے"ڈاکٹر جاوید کہتے نکل گئے تھے۔۔

میرب نے غصے سے زید کی طرف دیکھا تھا۔۔

"میں نے آپ سے کچھ کہا تھا اپکو سمجھ نہیں آئی ء میرب نے غصے کی انتہا سے کہا تھا۔۔۔

"محترمہ میں آپ کا پابند نہیں ہوں البتہ آپ ضرور ہیں اب اس لیے تھوڑی دیر بعد میٹنگ رکھی ہے میں نے آجایئے گا " زید سنجیدگی سے کہتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ میرب پیچھے کلس کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

*****

منال کا تو جیسے برا حال تھا پریشانی چہرے سے جھلک رہی تھی چہرے کی رنگت زرد ہوتی جا رہی تھی۔۔۔افنان کا چہرہ سپاٹ تھا ،ریاست خان منہ نیچے کیے بیٹھے تھے بس۔۔۔

"اس کی ہمت دیکھی تم دونوں نے وہ مجھے دھمکیاں دے رہا ہے اور ابھی بھی تم دونوں کو لگتا ہے کہ وہ سب سہی کر سکتا ہے وہ بہت تیز ہے اور تم دونوں کو کیا لگتا ہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں ایک ان کا ساتھ دے رہا ہے تو دوسرے نے اسے اپنے ہی آفس میں پناہ دے رکھی ہے " شانزیب صاحب چلا رہے تھے اور باقی تمام بس خاموشی سے انھیں سن رہے تھے

وہ آدھی رات تک یونہی چلاتے رہے تھے نہ تو انھیں کوئی روک سکا اور نہ ہی کوئی کچھ بولا ہی تھا۔۔۔

****

"تجھے کیا ہوا ہے اتنے دن منہ ہی لٹکا کر پھر رہا ہے " صارم نے صبح سویرے زید کے کمرے میں چھاپہ مارا تھا۔۔

انکی ملاقات کم ہی ہوتی تھی کیونکہ وہ دونوں ہی۔مصروف رہتے تھے اپنے اپنے کاموں میں ۔۔۔

"تم کون ہو " زید نے الماری سے پنے کپڑے نکالتے کہا تھا۔۔

صارم نے حیرت سے دیکھا تھا اسے۔۔۔

"تائی جان تمہاری شادی کی بات کر رہی تھیں " صارم نے مزے سے ابرو اچکائے پوچھا تھا۔۔۔

"کوئی نئ بات " زید مصروف سا بول تھا۔۔

"خیر نئ بات تو ہے کیونکہ انھوں نے اپنی بھانجی جو چنا ہے اپنی بہو کے طور پر " صارم نے ناک منہ چڑھاتے کہا تھا۔۔۔

"کیا لیکن مجھ سے پوچھے بغیر کیوں " زید نے اسکی طرف مڑتے کہا تھا۔۔۔

"بس یہی بتانے آیا تھا بے شک میں گھر نہیں رہتا زیادہ پر تم سے زیادہ مجھے پتا ہوتا ہے باتوں کا " صارم کہتا جانے لگا تھا۔۔۔

"سنو " زید نے صارم جو جاتے آواز دی تھی

"ہاں بول " صارم مڑتے اپنے موبائل کی طرف دیکھتے کہا تھا

"میں کسی اور سے شادی کرنا چاہتا ہوں " زید نے کچھ سوچتے صارم جو بتانا چاہا تھا۔۔

"تم نے کسی کو پسند کیا جھوٹ نہ بول نہیں شادی کرنی تو ویسے بتا دے " صارم نے اسکا مذاق بناتے کہا تھا۔

"میں سیریس ہوں اور اگر تو نہیں سننا چاہتا تو رہنے دے " زید نے برا مناتے کہا تھا۔

صارم موبائل جیب میں ڈالتے آگے آیا تھا۔

" یعنی کے تم کسی سے محبت کرتے ہو واقعی " صارم نے اسکے پاس بیٹھتے کہا تھا۔

"محبت تو نہیں کرتا " زید نے سچ بتانا چاہا تھا۔

"تو پھر " صارم نے اسکی طرف دیکھتے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔

"بس شادی کرنا چاہتا ہوں " زید نے جیسے بڑے پتے کی بات بتائی تھی اسے جبکہ صارم نے منہ کے زاویے بدلتے جا رہے تھے۔۔۔

"محبت نہیں کرتے شادی کرنا چاہتے ہو یعنی نفرت کرتے ہو اور بدلہ لینا چاہتے ہو رائیٹ" صارم نے اندازہ لگاتے کہا تھا۔۔

"نہیں جی تمہارے جیسا نہیں ہوں " زید نے جل کر کہا تھا۔۔

" زیادہ پرسنل نہ ہو سمجھ آئی " صارم نے برا مناتے کہا تھا۔۔

جس پر زید خاموش ہوا تھا۔۔

" اچھا کون ہے کہاں رہتے ہے کیا فیملی بیک گراؤنڈ ہے کچھ تو بتاؤ " صارم نے اب آگے جاننا چاہا تھا۔۔

" ڈاکٹر ہے۔۔کوئی فیملی نہیں ہے اور۔۔۔"وہ اٹکا تھا

"اور " صارم نے نظریں گاڑی تھیں اس پر۔۔

"وہ ڈائیورسی ہے " زید نے تھوڑا دھیما کہا تھا۔۔

"واٹ ،تمہارا دماغ خراب ہے پاگل واگل تو نہیں ہوگے نہ تم " صارم نے چیختے کہا تھا۔۔

زید جانتا تھا اسکے رئیکشن !!

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں کہ ایسی بھی کیا آفت ان پڑی ہے کہ تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو لنگڑے ہو ،بے روزگار یا پھر محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کچھ بھی نہیں پھر کیوں " صارم نے غصے سے پوچھا تھا وہ تو غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔

"دیکھو وہ ایسی نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہے ہو " زید نے صفائی دینا ضروری سمجھا تھا

" میں اسکی تو بات ہی نہیں کر رہا مجھے ایک وجہ بتا دو اس سے شادی کرنے کی بس " صارم نے اسکی طرف نظریں گاڑتے کہا تھا۔

" اس کیDivorce کہیں نہ کہیں میری وجہ سے ہوئی ہے اور اس کے ماں باپ بھی نہیں ہیں۔۔اور ہر بندہ اسکے بارے میں عجیب ہی باتیں کرتا ہے اور ویسے بھی تم کیا امید رکھتے

ہو کہ جس لڑکی کو شادی کی پہلی رات چھوڑ دیا جائے اسکے پیچھے کیا وجہ ہو سکتی ہے سوائے بدلے کے یا جنون کے " زید نے اب اسے اپنی سوچ بتائی تھی۔۔۔

صارم نے زید کو دیکھا تھا آج آگ ہی روپ آیا تھا سامنے کیونکہ وہ ایک ایسا لڑکا تھا جسے کسی کے مسئلوں میں پڑنے کا نا تو کوئی شوق تھا اور نا ہی وہ انٹرسٹ لیتا تھا اسے تو جیسے غرض ہی نہیں تھی اور آج وہ ایک ایسی لڑکی کے بارے میں سوچ رہا تھا جس سے نہ تو اسے کوئی لگاؤ تھا اور نہ کوئی محبت۔۔۔

" یعنی تم ہمدردی میں اس سے شادی کرنا چاہتے ہو تم ایسا کرو مجھے سکے پہلے شوہر کا بتاؤ ہڈی پسلی ایک کر دوں گا میں اسکی " صارم نے غصے سے کہا تھا۔۔

" اسکی ہڈی پسلی ایک کرنے کو میں بھی کر سکتا تھا لیکن اس میں میرب کو کیا ملے گا " زید نے اسکی بات جو فوری جواب دیتے کہا تھا۔۔

" میرب " صارم نے ایبرو اچکائے تھے۔

"نام ہے اسکا " زید نے سر جھٹکتے کہا تھا۔۔

" کہیں وہ تمہیں پھسا نہ رہی ہو آج کل کی لڑکیاں بہت تیز ہیں " صارم نے سر نفی میں ہلاتے کہا تھا جیسے توبہ کر رہا ہو۔۔

" وہ ایسی نہیں ہے اور ابھی تو وہ مجھ سے بات کرنے کو تیار تک نہیں ہے اسکا بس چلے تو کچا چبا جائے مجھے " زید نے اسکا کل والا چہرہ یاد کرتے کہا تھا۔

" لو جی سونے پہ سہاگا لڑکی نفرت کرتی ہے تم سے اور تم اسکی مدد توبہ مجھے لگا لڑکی تمہیں بیوقوف بنا رہی ہے پر تم تو خود۔۔۔"ابھی وہ آگے بولتا زید کی وارننگ دیتی نظروں نے اسے چپ کرا دیا تھا۔

" اچھا چلو ابھی تو لیٹ ہو رہا ہوں پھر کرتے کچھ " صارم کھڑا ہوا تھا۔۔

زید نے اپنے کپڑے لیے تھے اور واشروم گھسنے ہی لگا تھا کہ صارم دوبارہ آیا تھا۔۔۔۔

"ویسے یار شادی نہ کرنے کا آئیڈیا اچھا نہیں تھا تمہارا "؟؟ صارم نے آتے کہا تھا

" تمہاری منگیتر کی دوست ہے سوچ لو تمہیں بھی یہی آئیڈیا سوٹ کرتا ہے " زید نے گھوری نکالتے کہا تھا۔۔

"گھر میں اگ لگوانی ہے تم نے اور کچھ نہیں" صارم جل کر کہتا نکل گیا تھا۔۔

جبکہ منال کے نام پر صارم کا اس طرح بولنا زید کو ہنسا گیا تھا۔۔۔

****

صارم ابھی نکلا ہی تھا اپنے نمبر پہ بار بار میسجز آنے سے وہ تنگ آ چکا تھا مگر اس نے ایک بار بھی انھیں دیکھنا مناسب نہیں سمجھا تھا اس نے آفس کے راستے سے گاڑی کسی اور طرف گھما لی تھی چہرے کا تناؤ بڑھنے لگا تھا۔۔

" مجھے یقین تھا کہ تم آؤ گے " سونیہ نے صارم جو آتے دیکھ کر خوش دلی سے کہا تھا

" تمہیں پتا ہے تم مر گئی نہ تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا " صارم نے غصے کی انتہا سے کہا تھا۔۔

" تم جھوٹ بول رہے ہو دیکھو میں تمہارے لیے ہر چیز چھوڑنے کو تیار ہوں جیسے کہو گے ویسے ہی کروں گی " سونیہ نے یقین دلانے کی حد تک کہا تھا۔۔

اتنے میں اس ہاٹل کی اسی جگہ پر منال آئی تھی جسے سونیہ نے ہی میسیج کر کے بلایا تھا ہاں گار اسے پتا ہوتا کہ کیوں بلایا تھا تو کبھی نہ آتی وہ۔۔۔

صارم نے ابرو آچکا کر دیکھا تھا اور بات کی سمجھ آنے پر اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔

"دیکھو منال...ابھی سونیہ بولتی صارم غرایا تھا۔۔۔

" تم نے بلایا ہے اسے "

منال نے ان دونوں کو دیکھا تھا۔۔۔

" ہ،ہ،ہاں میں نے ہی وہ میں اسے بتانا چاہتی تھی نہ کہ وہ تم سے منگنی توڑ دے اور یہ کہ ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں نہ تو اس لیے " سونیہ ایک ایک لفظ واضح کر کہ

بولنا چاہتی تھی ہر ان دونوں کی نظریں اپنے اوپر اس طرح دیکھ کر اسکی زبان اسکا ساتھ تک نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

صارم کا تو اس وقت دل کر رہا تھا کہ اس لڑکی کا گلا دبا دے جو چال اس نے چلی تھی شاید وہ برداشت سے باہر تھی۔۔۔

صارم وہاں ایک سیکنڈ نہیں رکا تھا سونیہ پیچھے سے آوازیں دیتی رہی تھی۔۔۔

منال نے سونیہ کی طرف دیکھا تھا۔۔

منال مڑی تھی۔۔

"مجھے بات کرنی ہے تم سے ابھی " سونیہ نے اپنے غصے کو قابو کرتے کہا تھا۔۔

منال نے اسکی طرف مڑ کر دیکھا تھا۔۔اس نے ایک لمبی سانس خارج کی تھی اور وہاں ٹیبل کے نزدیک سے کرسی کھینچ کر بیٹھ چکی تھی۔۔۔

وہ دونوں اب آمنے سامنے بیٹھی تھیں۔۔۔

منال نے اس وقت براؤن تھری پیس پہنا ہوا،بال ایک چھوٹے کیچر سے پیچھے جو کیے ہوئے تھے۔۔۔دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے کے اندر پیوست کیے،نظریں سونیہ پر پر کیے بیٹھی تھی۔۔۔منال تو اسکے ششکے دیکھ رہی تھی کیا قیامت بن کر آئی تھی وہ اور کر کیا رہی تھی اس وقت منال کہہ سکتی تھی کہ سونیہ اس وقت کسی کو بھی اپنی محبت میں پھسا سکتی تھی کیونکہ وہ واقعی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

سونیہ اس وقت سرخ رنگ کی ساڑھی میں تھی۔۔۔سرخ چہرہ ہلکا میک اپ ،ناک پہ نوزپن جچ رہی تھی اسکے۔۔۔

"یہ منگنی توڑ دو " سونیہ نے سر کو اکڑاتے کہا تھا۔۔

منال نے آنکھیں سکیڑی تھیں۔۔۔

"کیوں" منال نے مختصر سوال کیا تھا۔۔

"کیونکہ میں اور صارم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اگر تمہیں نہیں یقین تو یہ تصویریں دیکھ لو " سونیہ نے جیسے اسے بہت باور کروایا تھا وہ جب جب صارم سے ملی تھی وہ تب کی تصویریں تھیں۔۔

منال نے ایک نظر ان سب تصویروں پر ڈالی تھی اور پھر سونیہ پر۔۔۔

تمہیں اس منگنی سے کیا ہے یہ کوئی ایسا رشتہ تو نہیں ہے جو تمہیں کسی قسم کی رکاوٹ ڈالے " منال کے تاثرات بلکل نارمل تھے۔۔۔

"جو بھی میں یہ برداشت نہیں کر سکتی " سونیہ نے غصے سے کہا تھا۔۔

" تمہیں جو کرنا ہے کرو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور رہی بات منگنی کی تو وہ کم از کم تمہارے کہنے پہ تو نہیں ٹوٹے گی اور ویسے بھی اگر ٹوٹنی ہوتی تو اب ٹوٹ چکی ہوتی " منال نے دو ٹوک کہا تھا۔۔۔

"وہ تو جانتی ہوں بہت اعترا رہی ہو نہ اسکی محبت پہ " سونیہ نے ہاتھ سامنے ٹیبل پر مارتے کہا تھا۔۔

" منال ہنسی تھی۔۔۔

"محبت " اور وہ بھی "صارم دلاور خان " وہ اتنی جلدی مار نہیں کھاتا چاہیے وہ محبت ہی کی کیوں نہ ہو " منال نے اسکے غصے اور رویے کے برعکس بڑے اطمینان سے جواب دیا تھا۔

" تمہیں کیا لگتا ہے کہ مجھے پتا نہیں ہے کہ تمہاری کمپنی کے ساتھ جو ہوا وہ کس نے کروایا تھا میں جانتی ہوں وہ صارم نے کروایا تھا سوچو اگر یہ سب میڈیا پر چل جائے تو تم دونوں کی کیا عزت رہ جائے گی اور یہ بھی کہ تم دونوں منگنی شدہ ہو پھر بھی " سونیہ نے جتاتے کہا تھا جیسے تاش کا آخری پتہ پھینکا ہو۔۔۔

" اس سے کیا ہو گا تمہیں جو کرنا ہے کر لو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور ویسے بھی۔۔۔

منال طنزیہ مسکرائی تھی۔۔۔

تم کس میڈیا کی بات کر رہی ہو یہ میڈیا میرے ایک چیک کی مار ہے بلکل ویسے ہی جیسے جیسے شیرازی کمپنی کی بار تم نے میڈیا کو پیسے دے کر جان بچائی تھی " منال نے اسکی آنکھوں کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

سونیہ نے بامشکل تھوک نگلا تھا۔۔۔

" تمہیں یقین نہیں ہے یعنی کے صارم اور میں ریلشن شپ کے اندر ہیں " سونیہ نے مسکراتے کہا تھا

" تمہیں یاد ہے وہ پارٹی جس دن تم نے مجھے آکر کہا تھا کہ کہ یہ لڑکیوں کو بے عزت کرتا ہے اور کسی کے ساتھ پارٹنرشپ نہیں کرتا تمہارے ساتھ بھی نہیں کرے گا پھر تم وہ سب کیوں بھول گئی " منال نے ابرو اچکائے سوال کیا تھا۔۔۔

سونیہ کا غصہ اب ساتویں آسمان پر جا چکا تھا۔۔

" وہ میرا ہے منال سکندر خان اور یہ بات اپنے دماغ میں بٹھا لو" سونیہ غصے سے بوئی تھی ۔۔۔

منال کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

"یقین کرو اگر تم اس وقت اتنی خوبصورت نہ لگ رہی ہوتی تو میں کبھی بھی تمہاری بات سننے نہ بیٹھتی " منال نے اطمینان سے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

سونیہ غصے سے اٹھی تھی۔۔

" اپنے دشمنوں کی لسٹ میں ایک اور نام شامل کرلو منال سکندر خان

"سونیہ مرزا " کا۔۔۔۔

سونیہ چبا چبا کر بولی تھی۔۔

Same darling "

You can also add

" Sarim Dilawar khan "

منال نے انکھ ونگ کرتے اٹھی تھی اور آرام سے باہر نکل گئ تھی اور پیچھے سونیہ کلس کر رہ گئ تھی۔۔۔۔۔

*****

وہ جیسے ہی ہسپتال پہنچا تھا اس کی نظریں فلوقت میرب کو ہی ڈھونڈ رہی تھیں اچانک وہ اسے اپنی ہی طرف نظر آتی دکھائی تھی۔۔اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ یہاں سے بھی اب جاب چھوڑ کر نہ چلی جائے۔۔۔۔

میرب نے اسکی طرف فائل بڑھائی تھی۔۔

" یہ سر نے کہا تھا آپ تک پہنچا دوں " وہ کہتی مڑنے لگی تھی۔۔

" سنیں آپ وارڈ 2 کے پیشنٹس کو خود دیکھیں گی " اس نے کچھ سوچتے اسے حکم دیا تھا ۔۔۔

میرب کا دل کیا تھا سر پھاڑ دے اسکا پر وہ خاموشی سے دوبارہ پلٹ گئی تھی۔۔۔۔

زید نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

****

منال اسکے بعد سیدھا آفس گئی تھی۔۔۔

اس وقت وہ میٹنگ روم میں تھے ایک بڑے سارے ٹیبل کے ایک کارنر پر منال بیٹھی تھی اور دوسرے کی طرف حمین تھا۔۔اور باقی دونوں طرف کرسیوں پر انکا سٹاف تھا ان سب کی نظریں اس وقت پروجیکٹر پر چلتے اس پروجیکٹ کی طرف تھی جسے ایک ایمپلائے پروجیکٹ کر رہا تھا۔۔۔

جیسے کانسٹرکشن کا پروجیکٹ بند ہوا تھا سب نے اس ایمپلائے کی محنت پر تالیاں بجائی تھیں ۔۔۔

اس کے بعد سب کی نظریں حمین پر گئی تھیں۔۔۔

منال نے بھی نظریں اسکی طرف گھمائی تھی وہ اس وقت بلیک تھری پیس میں ہی ملبوس تھا بال جیل سے سیٹ کیے ہوئے تھے ایک ہاتھ ہونٹوں کے قریب رکھے وہ ان سب کی نظروں کو اپنے عہد مرکوز دیکھ رہا تھا جبکہ اسکی نظریں اب سامنے منال کی طرف تھیں۔۔

Well, it's good effort but there is something incomplete I think it "

"can be good by some more time

حمین نے دونوں ہاتھ ایک دوسرے کے اندر پیوست کرتے کرسی کی پشت سے ٹیک ہٹاتے آگے ہوتے کہا تھا۔

جس پر سب کے چہرے کی رنگت اڑی تھی سب کے ہی منہ خراب ہوئے تھے۔۔۔

منال نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بھینچی تھی۔۔۔

سب ہی خاموش تھے اس خاموشی سے سب نے منال کی طرف دیکھا تھا اب کہ شاید وہ کچھ بولے۔۔۔

" Meeting is over"

حمین کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

سب بھی اپنی اپنی چیزیں اٹھاتے نکل گئے تھے۔۔۔

سجل منال پاس آئی تھی۔۔

"میم اتنی تو محنت کی تھی اس پروجیکٹ پہ انھیں کم از کم ہائی لائیٹس تو کرنی چاہیے تھیں نہ وہ چیزیں جو انھیں پسند نہیں آئیں " سجل نے منال کے پاس کرسی کرتے بیٹھتے کہا تھا جبکہ وہ سامنے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ اٹھی تھی وہاں سے اور سیدھا حمین کے کیبین میں گئی تھی۔۔۔

" تم سمجھتے کیا ہوا خود کو ہو کیا تم کیا مقصد ہے اس سب کا " منال اس وقت غصے سے سرخ تھی۔۔۔

" میں نے ایسا کیا کیا ہے ؟ حمین نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔

" تم یہی چاہتے ہو نہ کہ تم جب تک چاہو میرے آفس رہو اور میں کونٹریکٹ جی وجہ سے تمہیں کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تم مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کر ہے ہو " منال نے اے انگلی دکھاتے کہا تھا۔۔

" میں تمہیں بلیک میل کیوں کروں گا ؟ حمین نے اسکی طرف نظریں گاڑتے کہا تھا۔۔۔

" تم بچے نہیں ہو "

" دیکھو منال مجھے واقعی پروجیکٹ نہیں بہتر لگا میں ایسے ہی مشہور نہیں ہوں اور یہ بات مت بھولو کہ ہمیں اپنی پرسنل لائف اور پروفیشنل لائف کو ایک دوسرے سے دور ہی رکھنا ہے " حمین نے اطمینان سے کہا تھا۔۔۔

"تم " منال نے آنکھیں بند کی تھیں اسکا سر اچانک درد کرنے لگا تھا۔۔

" تم نہ تب تک میرے آفس نہ آؤ جب تک یہ کیس ہے " منال کا لہجہ اب قدرے دھیما تھا

" ایکسکیوزمی"۔ حمین نے آنکھیں سکیڑتے کہا تھا۔۔

منال خاموش رہی تھی۔۔

" مس منال سکندر خان آپ زیادہ ہلکہ لے رہیں ہیں مجھے ،مجھے برا بننے پر مجبور مت کرو " حمین نے اپنے غصے پر قابو کرتے کہا تھا۔۔

" ابھی تم اچھے ہو ،کیا اچھا کر رہے ہو میرے ساتھ تم صرف منافق ہو اور میں جانتی ہوں ابھی بھی تم کسی مقصد کے تحت یہاں ہو " منال نے اپنی بھڑاس نکالتے کہا تھا۔۔۔

" اگر ایسا کچھ ہوا بھی تو تم کیا کروگی " حمین نے اب کی بار اپنی کرسی پر بیٹھتے پوچھا تھا

۔۔۔

منال آگے ہوئی تھی ٹیبل پر ہاتھ کہ پنجے بناتے اس کے چہرے کے آگے جھکی تھی۔۔

" میں تمہیں ایسی مار دوں گی پھر کہ تم اٹھنا بھول جاؤ گے حمین سکندر خان اور یاد رکھنا میں غصے اور انا کی بہت بری ہوں اور ویسے بھی تم نے ہی کہا تھا نہ

" We are very bad in revenge

منال اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے بولی تھی۔۔۔

حمین کو یہ منظر دنیا کا حسین ترین منظر لگا تھا۔۔شاید پہلی بار اسے لگا تھا کہ وہ واقعی سچ کہہ رہی ہے وہ واقعی اسے مار دے سکتی ہے۔۔۔۔

منال پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

" پروجیکٹ بھجوا رہی ہوں میں اور ساتھ عامر (ایمپلائے) کو بھی پوائنٹس ہائی لائٹ کر دو پھر وہ کر لے گا ورنہ خود ہی کر لو جو کرنا میرے سٹاف کو ذلیل نہ کرو " منال غصے سے کہتے نکل گئی تھی۔۔

" جو حکم لیڈی بوس "

حمین نے مسکراتے سر کو خم کیا تھا۔۔۔

****

افنان ابھی تھکا ہارا گھر آیا تھا رات کے 10 بجے کا وقت تھا۔۔۔

وہ دونوں بہن بھائی ابھی لان میں ہی بیٹھے تھے کہ عائشہ آئی تھی۔۔۔

"میں جا رہی ہوں " عائشہ نے اچانک انکے سر پر آتے کہا تھا۔۔

ان دونوں نے ہی اسے حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔

"کہاں " افنان نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"گھر اپنے " عائشہ نے اطمینان سے جواب دیا تھا

"خیریت اس وقت سب ٹھیک ہے " افنان نے پریشان ہوتے پوچھا تھا۔۔۔

" ہمم، جب یہ کیس ختم ہو جائے تو آجاؤں گی کیونکہ تب تک میرا یہاں کوئی کام نہیں " عائشہ نے غصے سے کہا تھا جبکہ وہ دونوں تو حیرت کے مارے اسے دیکھ رہے تھے یہ وہی چڑیا تھی جو بولتی بھی اٹک اٹک کے تھی۔۔۔

افنان کو اب سمجھ آئی تھی۔۔۔

" عائشہ کیا بچپنا ہے کمرے میں چلو میں ا رہا ہوں " افنان نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

" نہیں مجھے گھر جانا ہے " اس نے ضد کرتے کہا تھا۔

منال خاموشی سے دیکھ رہی تھی ن دونوں کو۔۔

ہوش میں آتے منال کھڑی ہوئی تھی۔۔

" اوکے گڈ نائٹ " منال کہتی چلی گئی تھی۔۔

آفنان لب بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔

"میں پوچھ سکتا ہوں اس سب کی وجہ کیا ہوا ہے 2 3 دنوں سے تمہیں ؟ افنان کھڑے ہوتے اس تک پہنچا تھا۔

" اوہ یعنی آپ جانتے تھے کچھ نہ کچھ ہوا ہے پر آپ نے پوچھا تک نہیں آپ کے پاس اپنی بہن کے پاس بیٹھنے کا وقت ہے پر میرے ساتھ نہیں" عائشہ نے اپنی آنکھوں سے آتے آنسوؤں کو روکتے کہا تھا۔۔۔

آفنان نے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔

" تم منال کو اس سب میں نہ لاؤ جو بات ہے وہ مجھ سے کرو" افنان نے نرمی سے کہا تھا

"مجھے گھر جانا ہے جب آپ فری ہو جائیں تو لے آیئے گا مجھے " عائشہ نے اب س سے نظریں پھیری تھیں۔۔

" یعنی میرا ساتھ چھوڑ کر جا رہی ہو تب جب مجھے دعاؤں کی ضرورت ہے جب میں وہ منزل حاصل کرنا چاہتا ہوں جس کے لیے میں نے شروع سے محنت کی تھی " افنان نے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

عائشہ کچھ نہیں بولی تھی بس اپنی آنکھوں کو رگڑنے میں مصروف تھی۔۔۔

افنان نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا اور اسے بٹھایا تھا۔۔۔

" آئی ایم سوری!!

مجھے تمہیں وقت دینا چاہیے تھا ہر تم جانتی ہو میرے لئے میری جاب اور میرے ماں کے قاتلوں کو پکڑنا بہت ضروری ہے تمہیں نہیں لگتا کہ یہ وقت مجھے نہیں گنوانا چاہیے " افنان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کہا تھا۔

" مجھے پریشانی ہوتی ہے " عایشہ نے سوں سوں کرتے کہا تھا۔

افنان مسکرایا تھا۔۔

" ہاں بنتی بھی ہے اتنا ہینڈسم شوہر ہو تو پریشانی تو ہوتی ہے " افنان نے مسکراتے کہا تھا۔۔

عائشہ نے افنان کی طرف دیکھا تھا۔۔کتنے چالاک ہوتے ہیں نہ مرد۔۔کتنا آسان ہوتا ہے عورت کو منانا۔۔نہیں عورت کو نہیں بیوی کو۔۔۔بیوی ایسی ہی ہوتی ہے بس شوہر کے 2 لفظ اور وہ اسکے لیئے جان تک دینے کے لیے تیار ہو جاتی ہے مگر مرد چال چلنا جانتا ہے۔۔۔

منال جیسے ہی اندر آئی تھی کیچن میں اسے دانین دکھی تھی وہ اس کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

" اتنی بدگمان کیوں ہو مجھ سے " منال نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا تھا جو اپنے لیے کھانا نکال رہی تھی۔۔۔

" دوسروں کی خوشیوں کی جو پرواہ نہیں کرتا وہ کبھی خود بھی خوش نہیں رہا " دانین نے اسکی طرف دیکھے بغیر کہا تھا۔۔

" مجھے تمہاری خوشیوں سے بھلا کیا ایشو ہو گا تم میری بہن ہو مجھے تم بہت عزیز ہو دانین "

دانین مسکرائی تھی۔۔۔

" نہیں منال تمہیں دوسروں کی محبت سے کوئی فرق نہیں پڑتا بس تمہیں اگر فرق پڑتا ہے تو اس بات سے کہ تم کیا چاہتی ہو بس میرے دل میں اب تمہارے لیے کچھ نہیں رہا تم ہمیشہ مجھے ڈی گریڈ کرتی ہو اور ڈی گریڈ کرنے والے نظروں سے گر جاتے ہیں " دانین نے مڑتے کہا تھا۔۔

اس نے اسے خاموش دیکھ کر کھانے کی ٹرے اٹھائی تھی اور نکل گئی تھی۔۔منال بس اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

منال کمرے میں گئی تھی۔۔۔

اس نے کوٹ صوفے کے ایک کونے پہ پھینکا تھا اور صوفے کے درمیان میں جا بیٹھی تھی ۔۔۔

آنکھیں موندی تھیں۔۔۔اس کے چہرے کے سامنے اسکی ماں کا چہرہ ایا تھا اس نے فٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔۔

آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے تھے۔۔اور اگلے ہی لمحے وہ آنسو آنکھوں کی کناروں سے بہنے لگے تھے۔۔۔

"ماما"۔۔۔

" آپ نے بھی اپنی فیملی کو چھوڑ کے اپنی دوست کا ساتھ دیا تھا نہ۔۔۔اپ نے اپنی دوستی کو اپنے بچوں پر فوقیت دی نہ۔۔۔میں نہیں جانتی کون غلط کون سہی۔۔۔پر۔۔۔میرے اندر کچھ بھی نہیں ہے اب۔۔۔۔اپ نے بہت ظلم کیا مجھے پر اور آج بھی۔۔۔۔۔

اسکا جسم جیسے ڈھیلا ہوتا جا رہا تھا آنکھیں بند ہوتیں بار بار جنھیں وہ کھولنے کی کوشش کرتی بار بار۔۔۔

وہ اٹھی تھی خود کو آئینے میں دیکھا تھا۔۔

اس نے کیچر اتارا تھا بال چہرے پر آئے تھے اسنے اپنا چہرہ غور دے دیکھا تھا۔۔

بلکل بچپن کی طرف خالی پن۔۔کوئی رونق نظر نہیں آئی تھی اسے اپنے چہرے پر یا کوئی خوشی۔۔۔

" میں اپنا ماں کی طرح کبھی بھی تم لوگوں کا ساتھ نہیں دونگی حمین۔۔ مس میں اپنی فیملی کو نہیں چھوڑوں گی کبھی نہیں۔۔۔۔۔میں اپنا آپ نہ بچا پائی پر میں اپنے جیسی نہیں بننے دے سکتی کسی اور کو بھاڑ میں گئی تم لوگوں کی وکالت" منال ڈریسنگ ٹیبل پر جھکتی آئینے میں اپنی ہی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے بولی تھی۔۔۔

اپنے آنسو صاف کرتے وہ باہر کو نکلی تھی اور سیدھا اپنی دادی کے کمرے میں گئی تھی جہاں نرس کھڑی انھیں دوائی کھلانگ کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

منال کو آج وہ پہلے سے بھی کمزور لگ رہی تھیں وہ دن بہ دن کمزور ہوتی جا رہی تھی۔۔

میرب ہوتی تھی تو وہ آتی جاتی رہتی تھی مگر اس گھر میں سے تو مجال ہے جو کوئی اجائے ان تک۔۔۔

منال آگے ہوئی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے "

"میں انھیں دوائی کھلانے کی کوشش کر رہی ہوں مگر نہیں کھا رہی صبح بھی نہیں کھائی تھی " اس نرس نے پریشانی سے کہا تھا۔۔

منال نے اپنی دادی کی طرف دیکھا تھا

" اگر آپ دوائی نہیں کھائیں گی تو کیسے ٹھیک رہیں گی " منال نے انکے پاس بیڈ پہ بیٹھتے کہا تھا۔

" مجھے تم سے بات کرنی تھی منال دیکھو شانزیب نے کچھ نہیں کیا میں نے بتایا تو تھا تم پلیز اس کو بچا لو اس نے میرے بچے نے کچھ بھی نہیں کیا " وہ جیسے اس کے ہی انتظار میں بیٹھی تھیں۔۔۔۔

منال کو ایک ہی سوچ آئی تھی نکو دیکھ کر۔۔کیا ماں تھی نہ اپنے بیٹے کے لیے کیسے تڑپ رہیں ہیں وہ بھی اس کے لیے جو آج تک انکے کمرے کی دہلیز تک نہیں پہنچا۔۔۔ہاں ماں ایسی ہوتی ہے ایک ماں ہی تو ہوتی ہے جس کی محبت بنا کی لالچ کے ہوتی ہے جسے بدلے میں کچھ نہیں چاہیے ہوتا۔۔۔۔۔۔

" آپ پریشان نہ ہوں کچھ بھی نہیں ہوگا چاچو کو آپ دوائی کھائیں اب میں کھلا دیتی آپ کو " منال نے کہتے نرس کو اشارہ کیا تھا۔۔

اس نے دوائی منال کو پکڑائی تھی۔۔اس نے انکی طرف بڑھائی تھی۔۔۔

" تم ٹھیک ہو " انھوں نے منال کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔۔

منال نے نرس کو جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

"اگر میں آپ سے ایک بات پوچھوں تو کیا آپ سچ سچ بتائیں گی " منال نے انکی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔
وہ ٹھٹھکی تھیں۔۔۔

" آپ ہمیشہ کیوں کہتی ہیں کہ وہ سب آپ نے کیا جبکہ آپکا اس سب سے کوئی لینا دینا بھی نہیں ہے " منال نے انکی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

دادی کا چہرہ زرد ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ کچھ بھی نہیں بولی تھیں۔۔۔۔۔

" بھائی کہہ رہے تھے کہ شاید اپکو بھی پیش ہونا پڑے کورٹ کیا آپ چلیں گی ؟" منال نے بات کو بدلہ تھا۔۔

" می،میں کیوں " انھوں نے اٹھتے پوچھا تھا۔۔

" شاید کچھ سوال جواب کرنے ہیں پر اپکو صرف ایک بار ہی جانا پڑے گا شاید " منال نے انکی طرف دیکھا تھا وہ انتظار کر رہی تھی انکے جواب کا۔۔

" ہمم میں چلوں گی ، نیں کورٹ کو بتاؤں گی کہ میرے بیٹے نے کچھ نہیں کیا " انھوں نے جیسے امید سے کہا تھا۔۔۔

منال ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

چلیں اب آپ سو جائیں اور دوا ٹائم سے لے لیا کریں " منال کہتی نکل گئی تھی۔۔۔

****

"زری دیکھو جو ہونا تھا ہوگی تمہیں چاہیے کہ اس سب کے خلاف لڑو اور ہم تمہارا ساتھ دے رہی ہیں نہ تم پریشان مت ہو " امنہ نے اسے سمجھاتے کہا تھا۔

اس وقت زرینہ خان اور آسیہ سکندر پراسیکیوٹر امنہ کے آفس میں موجود تھیں۔۔۔

" وہ بہت تیز ہیں ہم ان سے نہیں جیت پائیں گے وہ بہت خطرناک ہے " زرینہ نے ڈرتے کہا تھا۔

" کچھ بھی نہیں ہو گا ہاں سب ثابت کرنا مشکل ہو گا مگر نا ممکن نہیں اس لیے پلیز ہمارے ساتھ تعاون کرو " امنہ نے اسے مناتے کہا تھا۔۔

****

"مجھے فائل چاہیے اور جب تک اپ خود میرے سامنے آکر مجھے وہ فائل نہیں دیں گے جسٹس افتخار صاحب تب تک آپ بھول جائیں کہ آپکی بیٹی میری حراست سے باہر نکل سکتی ہے " حمین نے بات کر کے بنا کچھ سنے فون کاٹ دیا تھا۔۔

ثنا افتخار جو کہ جسٹس افتخار کی بیٹی تھی آنکھیں پھاڑے پھاڑ کے وہ حمین کو دیکھ رہی تھی۔۔

" تم جانتے میرے بابا کو " اس نے حیرت کے مارے پوچھا تھا۔۔

حمین نے اسکی طرف اچنبھے سے دیکھا تھا۔۔

"اپکو کیا لگتا ہے میں اپکو یہاں کیوں لایا ہوں " حمین نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کم از کم وہ اس کے لیے ایک چھوٹی سی یونیورسٹی کی بچی ہی تھی۔۔

"دیکھو مجھے چھوڑ دو تم میرے بابا کی پاور سے واقف نہیں ہو اور " ابھی ثنا بولتی کہ حمین نے پستول جیب سے نکالتے اسکی۔طرف کی تھی۔۔

" خاموش بلکل خاموش مجھے آواز نہ آئے اب تھوڑی ہی دیر میں تم یہاں سے چلی جاؤ گی اگر تم خاموش رہو تو " اس نے اسکی آنکھیں گاڑتے کہا تھا۔

ثنا خاموش ہو گئی تھی اسکی آنکھوں سے آنسو کچھ ہی دیر بعد جاری ہوتے اور کچھ دیر بعد وہ خود ہی خاموش ہو جاتی تھی صبح 9 بجے سے وہ اسے یونیورسٹی جاتے ہوئے کیڈنیپ کروا چکا تھا مگر جسٹس افتخار ابھی تک پہنچا نہ تھا۔۔۔

****

منال آفس پہنچی تھی وہاں معمول کے مطابق کام جاری تھا مگر سامنے والا کیبین آج خالی منہ چڑا رہا تھا اسکا۔۔۔

اس نے انٹرکام کے ذریعے سجل جو بلایا تھا۔۔

"کدھر ہے یہ مسٹر " منال نے سامنے پڑی فائلز پر سائین کرتے پوچھا تھا۔۔

" سر آج نہیں آرہے " سجل نے آگاہ کرتے کہا تھا۔۔

"کیوں " منال نے اب سر اٹھاتے اسکی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔

" یہ بات تو میں نہیں پوچھ سکتی تھی نہ " سجل نے تھوڑا زور دیتے کہا تھا

منال سوچ میں پڑی تھی۔۔

" ایک بات پوچھوں " سجل نے منال کے آگے تھوڑا جھکتے پوچھا تھا۔۔۔

"ہمم" منال دوبارہ پین پکڑ کے دوبارہ فائلز دیکھنا شروع کر چکی تھی۔۔۔

" آپکی اور سر کی بہت لڑائی ہوئی ہے نہ اس دن" اس نے میٹنگ والے دن کا کا حوالہ دیتے کہا تھا۔۔

منال نے اسکی۔طرگ ترچھی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

"تو " منال نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں میں ایسے پوچھ رہی تھی ہمیں تو وہ نظروں سے ہی قتل کر دیں گے اس لیے ڈر لگتا نہ " سجل نے سنبھلتے کہا تھا۔۔

" اس سے زیادہ ڈر لگتا یا مجھ سے " منال نے پین رکھتے فائلز بند کرتے پیچھے کرسی سے ٹیک لگاتے پوچھا تھا۔۔۔

سجل کچھ دیر کے لیے خاموش ہوئی تھی۔۔

" ڈونٹ مائنڈ فرینڈلی بتاتی ہوں ان سے زیادہ لگتا ہے تھوڑا " سجل نے بچوں کی طرح مسکراتے کہا تھا۔۔۔

" نکلو پھر " منال نے ہاتھ سے اشارہ کرتے اسے مصنوعی غصہ دکھاتے کہا تھا۔۔

سجل مسکراتی ہوئی باہر کو نکل گئی تھی۔۔۔

منال پیچھے سوچ میں پڑی تھی۔۔

" یہ چنگیز آیا کیوں نہیں" منال نے اپنا ماتھا مسلتے کہا تھا۔۔

****

"کون ہو تم " جسٹس افتخار آخر حمین جی بتائی گئی جگہ پر پہنچ چکے تھے۔۔

" فائل" حمین نے دو ٹوک پوچھا تھا۔۔

" مجھے جب تک نہیں بتاؤ گے میں یہ فائل نہیں دوں گا اخر اتنے پرانے کیس سے تمہارا کیا تعلق ہے " جسٹس افتخار نے با ضد ہوتے پوچھا تھا۔۔۔

" لگتا ہے اپکو اپکی بیٹی کی جان نہیں پیاری " حمین نے غصے سے کہا تھا۔۔

جسٹس افتخار نے لب بھنچے تھے اور فائل آگے کو بڑھائی تھی۔۔

" میری بیٹی " انھوں نے اب چلاتے کہا تھا۔۔

" وہ بھی کسی کی بیٹی تھی نہ جس کے کیس میں آپ نے چند پیسوں کی خاطر قاتل کو بری اور پاک صاف قرار دیا تھا کیا خیال افتخار صاحب اپکو بھی وہ درد سے روشناس کروایا جائے " حمین نے صوفے سے اٹھتے کہا تھا۔۔

جسٹس افتخار کا رنگ زرد ہونے لگا تھا آج اتنے سالوں بعد وہ تالو شاید بھول بھی چکے تھے کہ وہ کیا کر چکے تھے اور کیا نہیں۔...

" کیا تعلق تھا تمہارا اس کے ساتھ کیا لگتے ہو اور ویسے بھی میں نے ایسا کچھ نہیں کیا کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ تم ثابت کر سکو " انھوں نے اٹکتے کہا تھا۔۔۔

حمین مسکرائے تھے۔۔۔

" کافی بے خبر رہتے ہیں آپ کم از کم ان لوگوں کی تو خبر رکھا کریں جن کے ساتھ مل کر آپ کام سر انجام دیتے رہے ہیں سوچیں اگر وہ کیس دوبارہ دی اوپن ہو سکتا ہے اور وہ قاتل ثابت ہوا تو اس میں وہ جج بھی انوالو ہو گا نہ " حمین نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا تھا

۔۔

" تم جھوٹ بول رہے ہو تمہارے پاس کوئی ثبوت ہی نہیں ہے کہ وہ سب میں نے کیا تھا "
جسٹس افتخار غصے سے سرخ ہونے لگے تھے جیسے سارے جسم کا خون چہرے پر اتر آیا ہو

حمین کچھ نہ بولا تھا اور بس مسکرائی جا رہا تھا۔۔

" فلحال بیٹی کو گھر لے کہ جایئے اور رہیے اپنے گھر والوں کے ساتھ جتنا عرصہ رہا جاتا ہے
" حمین نے ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا تھا۔

" دیکھو تمہیں جتنے پیسے چاہیے تم لے لو جو کہو گے میں کرنے کو تیار ہوں پر وہ ثبوت مجھے دے دو میں بھی تو تمہیں فائل دے رہا ہوں تم بھی کسی کو نہیں ں‌تاو گے کہ وہ فیصلہ جھوٹ پر مبنی تھا وہ،وہ انھوں نے مجھے ٹریپ کیا خدارا مجھے۔۔۔وہ ایک جسٹس تھے لیکن شاید وہ عمر کے رسیدہ ہونے کی وجہ سے واقعی ٹریپ ہو چکے تھے ،اور پھر وقت کی چال تو ایسی ہی ہوتی ہے۔۔۔جھوٹ کبھی بھی کہیں بھی ثابت ہو جاتا ہے وہ ساری عمر راز نہیں رہتا۔۔اور جھوٹا شخص وہ تو بس اسی ڈر میں جیتا ہے ساری زندگی کہ کہیں یہ جھوٹ پکڑا نہ جائے اور آخر خود ہی اپنا راز کھولتا ہے۔۔۔

افتخار صاحب شاید بھول چکے تھے کہ وہ یہاں اپنی بیٹی لینے آئے تھے۔۔۔

" لے کر آؤ " اس نے اونچی آواز میں کہا تھا۔۔۔

اور اسکے پیچھے سے دو لوگ ثنا کو لے کر آئے تھے وہ بھاگتی ہوئی اپنے باپ کے گلے لگی تھی

۔۔۔

جسٹس افتخار لب بھینچے کھڑے حمین کو دیکھ رہے تھے۔۔

"ہو کون تم " انھوں نے آخری بار پھر پوچھا تھا۔۔۔

" چارمنگ بوائے " وہ طنزیہ کہتا دونوں باپ بیٹی کو گھورتا نکل گیا تھا۔۔۔

****

" ماما آپ کہاں جا رہی ہیں ج تو آپ ہمارے ساتھ باہر جا رہی تھیں نہ " منال نے ننھے ہاتھوں سے اپنی ماں کے ہاتھ پکڑتے کہا تھا۔۔۔

" آسیہ نیچے بیٹھی تھی۔۔

" بیٹا مما کو جانا ہے ضروری کام ہے ہم پھر چلیں گے " آسیہ نے اس کے گالوں کو چھوتے کہا تھا۔۔

منال کی آنکھوں میں پانی اترنے لگا تھا۔۔۔

" نہیں ماما آج آپ ہمارے ساتھ جائیں گی " منال نے روتے ضد کرتے کہا تھا۔۔

آسیہ بار بار کسی کی کال کرنے پر چڑ رہی تھی اور ایک منال کی ضد۔۔۔

' منال میں نے کہا نہ آج نہیں تو نہیں اور آپ اپنے کمرے میں ہی رہنا جاو بھائی کمرے میں ہے آپ بھی جاؤ " آسیہ کہتے نکل گئی تھی۔۔۔

منال اپنی ماں کو جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا مگر اس عمر میں بھی کوئی شکن نہ تھی منظر دھندلا ہو رہا تھا۔۔۔اچانک اس دکھ کی جگہ غصے نے لی تھی پاس پڑا شو پیس اٹھاتے اس نے زور پر زمین پہ دے مارا تھا۔۔۔۔

دل کر رہا تھا چیخ چیخ کے رویا جائے مگر اب عادت ہو گئی تھی۔۔۔۔

افنان باہر آیا تھا۔۔۔

" مینو کیا ہوا ہے یار " افنان نے آتے اسے پکڑتے کہا تھا۔۔

منال کچھ بھی نہیں بولی تھی۔۔۔

"تم تو ماما ساتھ جا رہی تھی نہ کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہو " افنان نے اس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

"میری زندگی میں کبھی مجھے پیار نہیں مل سکتا نہ،، نفرت ہے مجھے اس دنیا سے اور سب سے " منال چلاتے کہتے کمرے میں جا چکی تھی۔۔۔۔

****

میرب اس وقت ایمرجنسی وارڈ میں تھی۔۔۔۔

ایک عورت آئی تھی جس کے سر سے خون بری طرح بہہ رہا تھا ہونٹ پھٹے ہوئے تھے میرب اور ساتھ ایک ڈاکٹر سوبیہ تھی اسکے ساتھ۔۔۔

اس عورت کی حالت سے کافی حد تک پتا چل رہا تھا کہ اس پر شاید کسی نے بری طرح تشدد کیا ہے۔۔۔

میرب اس ڈاکٹر کو اشارہ کرتے باہر کو نکلی تھی اور اس کے ساتھ آئے مرد کی طرف بڑھی تھی جو دکھنے میں کوئی 35 سال کا تھا۔۔

" کیا لگتی ہیں وہ آپ کی " میرب نے پروفیشنل انداز میں پوچھا تھ۔۔۔

اس شخص نے اچھنبے سے میرب کو دیکھا تھا جیسے پتا نہیں اس نے کونسا عجیب سوال پوچھا تھا ۔۔۔

" بیوی ہے میری ڈاکٹر کیوں کیا مسئلہ ہے " اس نے اپنے انداز میں کہا تھا۔۔

" کیا ہوا ہے انھیں ہمیں یہ ایکسیڈینٹ نہیں لگ رہا تو اس ..." ابھی وہ بولتی کہ وہ شخص فوری بولا تھا۔۔۔

" دیکھیں ڈاکٹر صاحبہ اگر تو آپ علاج کر سکتی ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ہم لے کر چلے جاتے ہیں تنگ نہ کریں ہمیں " اس شخص نے سفاکیت کی حد سے بولا تھا۔۔۔

میرب نے لب بھنچے تھے۔۔۔

وہ واپس ایمرجنسی میں گئ تھی۔۔۔

****

" یہ لو فائل " حمین اسمارہ کے آفس آیا تھا۔۔۔

اسمارہ نے حیرت سے دیکھا تھا حمین کو اور فائل پکڑی تھی۔۔۔

اس نے فائل دیکھ کر حیرت سے حمین کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

" یہ کہاں سے ملی " اسمارہ نے حیرت سے حمین کی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔۔

" آم کھاؤ بس " حمین کہتے کرسی پر بیٹھا تھا۔۔

" ظاہری سی بات ہے یہ سب کے پاس تو ہے نہیں آپ۔۔۔

وہ سوچ میں پڑی تھی۔۔۔

" ایک منٹ آپ جج سے لے کر آئے ہیں " اسمارہ چلائی تھی۔۔۔

" ہاں" حمین نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

" اس نے کیسے دے دی " اسمارہ خوش ہوئی تھی۔۔

" اس نے مجھے فون کیا اور کہا کہ آجاؤ فائل لے جاؤ تاکہ تمہاری بہن خوش ہو جائے " حمین نے اپنا فون نکالتے کہا تھا۔۔۔

"آپ نہ یہ حرکتیں کرنا چھوڑ دیں میں نہیں چاہتی کہ ہم انصاف حاصل کرنے کے لیے غلط کام کریں سو پلیز " اسمارہ نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

" اپنی دوست کی طرح ریئکٹ نہ کرو تم ایک وکیل ہو سو

" You know better than me how to manipulate others

حمین نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا اور پھر فون پہ ٹائپ کرنے لگا تھا۔۔۔

" Well you are right I know that how to manipulate others

کیا لیں گے " اسمارہ نے نفی میں سر ہلاتے پوچھا تھا۔۔

" نہ مجھے آفس جانا ہے " وہ کہتے اٹھا تھا۔۔

" کونسا آفس " اسمارہ نے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"سارے میرے ہی ہیں " وہ کہتا نکل گیا تھا۔۔۔

" What a obsession"

اسمارہ کہتے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔

"من رقسم "

منال میٹنگ روم سے نکل رہی تھی سامنے حمین آیا تھا اور ساتھ اسکے ایک لڑکی تھی۔۔۔

منال نے اچھنبے سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

حمین نے اشارہ کرنے پر وہ آگے کو بڑھی تھی۔۔۔۔

" یہ کون" منال نے اس کے جاتے ہی پوچھا تھا۔۔

" لڑکی " حمین نے نا چاہتے بھی الٹا جواب دیا تھا۔۔۔

منال نے لب بھینچے تھے۔۔۔

" میں اندھی نہیں ہوں یہ میرے آفس میں کیا کر رہی ہے اپنی گرل فرینڈز کو اپنے تک رکھو " منال نے دو ٹوک کہا تھا۔۔

" اور اپکو کس نے کہا ہے کہ یہ میری گر فرینڈ ہے " حمین نے تھوڑا آگے آتے پوچھا تھا۔۔۔

" پھر کون ہے " منال نے دوبارہ پوچھا تھا۔۔

" میری سیکرٹری " حمین نے اطمینان سے جواب دیا تھا۔۔

" یہاں کمی تھی لوگوں کی " منال نے آنکھیں سکیڑتے کہا تھا۔۔۔

حمین نے سکی جانب دیکھا تھا جو کہ آج گرین تھری پیس میں ملبوس تھی بالوں کو باندھا ہوا تھا گلے میں ایک چین پہنی تھی جس پر "M" لکھا تھا۔۔۔وہ گولڈن چین پہنی اسے واقعی جچ رہی تھی۔۔۔۔

منال نے اسے یوں دیکھتے گھورا تھا انھیں نکال کے۔۔۔

"ویسے ابھی بھی آنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی آپ کو زیادہ ٹائم نہیں بچا تھا آفس بند ہونے میں " منال نے جل کر کہا تھا۔۔

" کانسٹرکشن سائٹ پر جانا تھا اس لیے آیا ہوں چلو گی؟؟ اس نے اسکی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔

اتنے میں منال نے فون پر ایک میسج بھی آیا تھا مگر وہ بعد جا سوچتے نظر انداز کر چکی تھی ۔۔۔

" ہمم چلو " منال کہتے اپنے کیبین کی طرف بڑھی تھی۔۔

حمین نے اسے دیکھا تھا حیرت سے ایک طرف کہہ رہی تھی چلو اور دوسری طرف اگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس نے اس گلاس وال سے اسے اپنی گاڑی کی چابیاں اٹھاتے دیکھا تھا۔۔۔

وہ باہر آئی تھی۔۔۔

" ہم اکٹھے بھی جا سکتے ہیں " حمین نے اپنے لفظوں پر زور دیتے کہا تھا۔۔۔

" میں کسی کی گاڑی میں نہیں بیٹھتی " منال نے بھی اسی کے انداز میں اپنے لفظوں پہ زور دیتے کہا تھا۔۔۔

" بھول رہی ہو تم میری گاڑی میں بیٹھ چکی ہو " حمین نے اسے یاد دلایا تھا۔

منال کا دل کیا تھا اپنا یا اسکا سر مار دے کہیں۔۔۔

وہ دونوں باہر کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

منال اپنی گاڑی کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

" میں تو بیٹھ سکتا ہوں نہ تمہاری گاڑی میں " حمین نے اسکے پیچھے آتے ہی کہا تھا۔۔

منال جو گاڑی کا لاک کھول رہی تھی پیچھے مڑی تھی۔۔

"کیوں " منال نے اطمینان سے پوچھا تھا۔۔۔

" کیونکہ میرا دماغ خراب ہے جو تم سے بے عزت ہونا ہے " حمین کو واقعی غصہ آیا تھا وہ پاگل تھا نہ دبئ کا سب سے پڑا بزنس مین ہونے کے باوجود اس سے اسکی گاڑی میں بیٹھنے جے لیے بے عزت ہو رہا تھا۔۔۔

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا چند پل کی خاموشی کے بعد وہ دوبارہ بولی تھی۔۔

" میں اپنی گاڑی کسی کو چلانے کے لیے نہیں دیتی ہاں اگر برداشت کر سکتے ہو کہ گاڑی میں چلاوں گی تو بیٹھ جاؤ یہ نہ ہو لوگ ہنسے کہ ایک اعلی بزنس مین کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھا تھا اور گاڑی لڑکی چلا رہی تھی میڈیا پر بدنام ہوئے تو میرا مسئلہ نہیں ہو گا " منال کہتے گاڑی میں بیٹھی تھی اور گاڑی سٹارٹ کی تھی اور اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

حمین اسے گھورتے اسکے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا تھا۔۔۔

" مجھ پر اپنے منگیتر کے فارمولے نہ لگاؤ " حمین نے بیٹھتے کہا تھا۔۔

" منال نے گھورا تھا۔۔

" میری گاڑی میں بیٹھ کر میرے ہی منگیتر کو برا بھلا کہو گے تو گاڑی مار دوں گی کسی میں "
منال نے غصے سے سٹیرنگ موڑتے کہا تھا۔۔۔

حمین نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" Actually I want to go to AHMS shelter home "

جیسے ہی گاڑی مین روڈ پر آئی تھی حمین بولا تھا۔۔۔

منال نے حمین کی طرف حیرت سے دیکھا تھا اور گاڑی کو سائیڈ پر لگایا تھا۔۔۔

حمین نے آنکھیں میچی تھی اب اور کروانی پڑنا تھی اس سے۔۔

" ت،تم نے سمجھا کیا ہے مجھے " منال غصے سے چلائی تھی۔۔۔

" دیکھو مجھے ایسے کوئی گھسنے نہیں دے گا وہاں " حمین نے اسے اصل وجہ بتائی تھی۔۔۔

" تمہیں کہیں بھی گھسنے نہیں دینا چاہیے کیونکہ تم نہ اس قابل ہی نہیں ہو پتہ نہیں پاکستان کا ویزا کس پاگل نے دے دیا ہے تمہیں " منال کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسکے ساتھ کیا کرے اب۔۔۔

حمین اسکی جانب اطمینان سے دیکھ رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔

" جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی پھر سیدھا کہہ دیتے "

" ایسے تم میرے ساتھ نہ چلتی کسی بھی صورت " حمین نے سی بات جواب دیتے سڑک کی جانب دیکھنا شروع کیا تھا جہاں لوگ انھیں سے دیکھ جا رہے تھے۔۔۔

" تو ایسے کونسا مین چلی جاؤں گی اب یا تو ہم واپس جا رہے ہیں یا کانسٹرکشن سائٹ پر " منال نے کہتے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔

" منال تم مجھے لے کر جاؤ گی" حمین نے دوبارہ اپنی بات پر زور دیتے کہا تھا۔۔۔

" اور تمہیں کیوں لگ رہا ہے کہ میں تمہاری بات مانوں گی " منال کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا غصے سے۔۔۔

" کیونکہ میں وہاں جانے کا حق رکھتا ہوں " حمین کا لہجہ اس بار تھوڑا کرخت تھا۔۔

" جانے کا حق رکھتے ہوگے پر میرے ساتھ نہیں " منال نے بھی اتنے ہی کرخت لہجے سے کہا تھا۔۔۔

" پہلے بھی تو ہم ساتھ جاتے تھے " حمین نے جیسے جتایا تھا۔۔

" پہلے ہم دوست تھے اب نہیں" منال نے گاڑی چلاتے کہا تھا۔۔۔

" اگر تم مجھے نہیں لے کر جارہی تو ٹھیک ہے گاڑی روک دو یہیں " حمین نے آخر فیصلہ کرتے کہا تھا۔۔۔

منال نے اسکی جانب دیکھا تھا پر گاڑی روکی نہیں تھی۔۔۔

" پہلے اتنے سال خیال نہیں آیا اب جانا ہے نواب کو آیا بڑا " منال دل ہی دل میں سوچ سکی تھی۔۔۔

" تم جاتی رہی ہو ؟ حمین نے کچھ دیر کے وقفے کے بعد پوچھا تھا۔۔۔

" نہیں ،میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہوتا " منال نے جھوٹ بولا تھا۔۔۔

" ہاں لیکن آنٹی نے بہت دل سے بنوایا تھا وہ اور انکے بعد تمہیں جانا چاہیے تھا " حمین تو ایسے اس سے بات کر رہا تھا جیسے پتا نہیں کتنے کوئی عرصے کے بچھڑے دوست تھے وہ دونوں ...

" وہ تو آنٹی نے بھی ساتھ دیا تھا آپ لوگ بھی تو کبھی نہیں گئے تو مجھ پر کیا فرض تھا " منال نے کڑھتے کہا تھا۔۔۔

حمین خاموش رہا تھا۔۔۔

" آپ پر کسی نے تشدد کیا ہے ؟؟ ڈاکٹر ثوبیہ نے اس مریضہ سے پوچھا تھا جسکا حال تھوڑی دیر پہلے بہت برا تھا اسکا کیس میرب اور ثوبیہ نے ہی ہینڈل کیا تھا اور اب وہ واقعی اس سے جاننا چاہ رہی تھیں کہ اسکے ساتھ کیا ہوا میرب اسکی فائلز دیکھ رہی تھی۔۔۔

" نہیں جی میں گر گئی تھی " اس نے آرام سے جواب دیتے کہا تھا۔۔

" لیکن آپکے شوہر نے کہا آپکا ایکسیڈینٹ ہوا آپ کہہ رہی ہیں کہ آپ گر گئی تھیں اب سچ بھی بتا دیں " میرب نے آگے آتے کہا تھا۔۔۔

" دیکھیں میرا شوہر غصہ کرے گا اپ اس سب سے دور رہیں " اس نے آخر انھیں روکنا چاہا تھا۔۔

میرب نے ثوبیہ کی طرف دیکھا تھا دونوں کی نظریں ملی تھیں۔۔۔

اتنے میں اسی وارڈ میں ڈاکٹر زید آئے تھے۔۔۔۔

ثوبیہ آگے بڑھی تھی اور اس نے ڈاکٹر زید کو بتانا چاہا تھا۔۔۔میرب بھی ثوبیہ کے پیچھے ہی کھڑی تھی۔۔۔

زید نے میرب کی طرف دیکھا تھا جہاں کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔

" دیکھیں ڈاکٹر ثوبیہ یہ انکا پرسنل معاملہ ہے یہ ہماری ڈیوٹی میں نہیں شامل " زید نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

" ہاں انھیں کیا کوئی مرے کوئی جیے " میرب منہ میں ہی بڑبڑائی تھی۔۔

"کچھ کہا تم نے " ثوبیہ پیچھے مڑی تھی۔۔

" کچھ نہیں۔۔۔اور ویسے بھی یہاں لوگوں میں کوئی اخلاقیات یا انسانیت نہیں ہے لوگوں کے مسائل بڑھانا آتے ہیں بس۔۔۔"میرب کہتے آگے بڑھی گئ تھی۔۔۔

ثوبیہ کی آنکھیں پھٹی تھیں اس نے زید کی طرف دیکھا تھا اسے امید نہیں تھی میرب اس طرح بولے گی۔۔

" سوری سر وہ بس .." ڈاکٹر ثوبیہ کے پاس جیسے کچھ رہا ہی نہیں تھا بولنے کو۔۔۔

" اور بھی مریض ہیں شاید انکو بھی دیکھ لیں " زید کہتا سائڈ پر ہوا تھا۔۔۔

ثوبیہ میرب کے سر پر پہنچی تھی۔۔

" یہ کیا کیا یار تم نے سر پتا نہیں کیا سوچ رہے ہوں گے " ثوبیہ نے پریشان ہوتے کہا تھا ۔۔

" مجھے فرق نہیں پڑتا " میرب نے لا پرواہی سے کہا تھا۔۔۔

" تم جانتی نہیں ہو انھیں بہت سخت ہیں یار وہ " ثوبیہ نے اس کے پاس بیٹھتے کہا تھا۔۔۔

میرب خاموش رہی تھی اب کی بار۔۔۔

****

وہ دونوں بینچ چکے تھے اس شیلٹر ہوم۔۔۔

منال آگے آئی تھی اس کے پیچھے حمین تھا وہ اسکے ساتھ تھا اس لیے کسی نے پوچھا تھا نہیں تھا۔۔۔

" یہ کیا انھوں نے کوئی identity " کیوں نہیں مانگی ہم پہلی بار آئے ہیں " حمین نے منال سے پوچھا تھا۔۔

منال خاموش رہی تھی۔۔۔

اور سپروائزر روم کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

وہی راشدہ بیگم تھیں رسیدہ عمر ،چشمہ لگائے وہ کچھ لکھ رہی تھیں۔۔۔

منال آگے بڑھی تھی۔۔

وہ اٹھی تھیں۔۔

" اسلام علیکم کیسی ہو مینو " انھوں نے اٹھتے اسے لگایا تھا۔۔۔"

" میں فٹ آپ کیسی ہیں " منال نے مسکراتے پوچھا تھا۔۔

آخر انکی حمین پر گئی تھی انھوں نے منال کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

حمین مسکرایا تھا اور آگے بڑھا تھا۔۔

" آپ نے مجھے نہیں پہچانا پر میں نے پہچان لیا اپکو "بیوٹیفل" حمین نے مسکراتے انھیں خطاب دیا تھا۔۔۔

وہ مسکرائی تھیں۔۔۔

" حمین " انھوں نے اسکے انداز اور اسکا الفاظ کو یاد کرتے کہا تھا کیونکہ وہی تھا جو اسے " بیوٹیفل" کہہ کر پکارتا تھا۔۔۔

انھوں سے اسے پیار دیا تھا حمین جھکا تھا۔۔۔

" ٹھرکی " منال نے غصے سے دل ہی دل میں اسے بھی خطاب دیا تھا۔۔۔

" اسمارہ نہیں آئی کیسی ہے وہ اور تم کب آئے " انھوں نے اتنے سوال اکٹھے کر دیے تھے ۔۔۔

" ویل مجھے لگا تھا کہ کوئی مجھے اس طرح آنے نہیں دے گا سو میں منال نے ساتھ ایا تھا ویسے "renovation"ہوتی رہی ہے یہاں کی " حمین نے جائزہ لیتے کہا تھا۔۔

" ہاں منال آتی رہتی ہے سو سب کروا دیتی ہے " انھوں نے مسکراتے کہا تھا۔

منال نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا تھا۔۔

اور حمین نے حیرت سے منال کی طرف۔۔۔

" اوہ آئی سی" حمین بس اتنا کہہ سکا تھا۔۔۔

تم لوگ بیٹھو میں آتی ہوں ابھی " وہ کہتی باہر نکلی تھیں۔۔

" جھوٹ کی بولا " حمین نے ایسی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔۔

" میری مرضی " منال نے ویسے ہی اپنا غصہ دوبارہ نمایاں کرتے پوچھا تھا۔

حمین مسکرایا تھا۔۔۔

اتنے میں انکے لیے چائے آئی تھی۔۔۔اس لڑکی کا ہاتھ جلا ہوا تھا منال نے ہاتھوں سے اس کے چہرے تک کا سفر کیا تھا ہاں یہ وہی تھی۔۔یہ نشان منال کا دیا ہوا تھا۔۔۔منال کو بے حد شرمندگی ہوئی تھی۔۔۔

" یہ کیا ہوا ہے آپ کے " حمین نے افسوس سے پوچھا تھا۔

" کچھ بھی نہیں بس جل گیا تھا " اس نے ڈرتے کہا تھا اور وہاں سے بھاگ گئ تھی۔۔۔

منال نے آنکھیں میچی تھیں۔۔۔

" وہ ڈری ہوئی تھی بہت تم اس سے پوچھو تو کوئی مسئلہ ہے " حمین نے ہمدردی سے کہا تھا۔۔۔

منال نے حمین کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

" مسٹر حمین آپ نے جو سیکرٹری رکھی ہے نہ اس سے اپنی فرمائشیں پوری کرایا کریں مجھ سے نہیں" منال نے جل بھن کر کہا تھا۔۔

" تم اسے ابھی تک بھولی نہیں " حمین نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔

" میں بھولتی نہیں ہوں۔"

"اسی لیے اتنی کمزور دکھتی ہو " حمین نے اپنی مسکراہٹ دباتے کہا تھا۔۔۔

منال نے اسے گھورا تھا۔۔۔

یہ شیلٹر ہوم امنہ اور آسیہ دونوں نے مل کر بنایا تھا یہاں انکی بہت محنت تھی۔۔۔یہ لوگوں کی مدد کے لیے بنوایا تھا انھوں نے اور اس کا نام "AHMS" افنان ، حمین،منال اور اسمارہ کے ناموں کے لیٹرز کو ملاتے رکھا تھا۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد راشدہ اماں آئی تھیں۔۔۔

" میں نے سنا ہے کہ تم لوگ آپس میں ہی لڑ رہے ہو " انھوں نے آتے ہی ان سے سوال کیا تھا۔۔

جس پر منال جھنپ سی گئ تھی۔۔۔

حمین نے منال کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

" نہیں آپس میں تو نہیں " حمین نے کچھ دیر کی خاموشی ھے بعد جواب دیا تھا۔۔۔

ان دونوں نے حیرت سے حمین کو دیکھا تھا۔۔۔

" ماما اور انٹی بھی حق کے لیے لڑ رہی تھیں ہم بھی بس فرق ہے تو وہ یہ کہ وہ دونوں ساتھ لڑ رہی تھیں اور ہم الگ الگ " اس نے ٹھر ٹھر کر لفظ ادا کیے تھے۔۔

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

" کبھی کبھی وہ اتنا میٹھا بولتا تھا کہ شاید ہی کسی کی اتنی میٹھی آواز لگتی تھی اسے اور کبھی کبھی وہ اندر تک توڑ دیتا تھا "....

اماں نے منال کی طرف دیکھا تھا۔۔۔وہ اسے بہت اچھے سے جانتی تھیں اور سمجھ بھی گئ تھیں سب۔۔۔

" چلو بہت اچھی بات ہے کہ اس سب کے باوجود تم دونوں اکٹھے آئے ہو میرے پاس مجھے بہت خوشی ہوئی ہے " انھوں نے مسکراتے کہا تھا۔۔

" وہ تو میں ہی جانتا ہوں میں کیسے لے کر آیا ہوں اسے " حمین نے تھوڑے شرارتی لہجے میں کہا تھا۔۔۔

" ایک منٹ آپ نہیں، میں لے کر آئی ہوں " منال نے اپنے الفاظوں پر زور دیتے کہا تھا

۔۔۔

جس پر راشدہ اماں مسکرا دی تھیں۔۔

خیر میں آتی ہوں " منال کہتے باہر کو نکلی تھی۔۔۔

" پتا نہیں کتنے عرصے بعد اسے میں نے کسی سے لڑتے دیکھا ہے بہت عجیب اور وحشت زدہ ہو گئی ہے یہ " راشدہ اماں نے افسوس سے کہا تھا۔۔۔

حمین نے انکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

" کیا آپ مجھے منال کی دادی کے بارے میں بتا سکتی ہیں " حمین نے کچھ سوچتے پوچھا تھا۔۔

" بہت عرصہ منال کی دادی یہاں رہی ہیں پر منال انھیں لے گئی تھی وہ بھی بہت غصے میں تھی سٹاف کی لڑکی کا ہاتھ بھی جلایا پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا اسے " راشدہ اماں نے اسے بتانا جیسے ضروری سمجھا۔۔۔

" ایک منٹ منال نے ایسا کیا ؟؟ وہ حیرت کے مارے پوچھا رہا تھا۔۔

" ہمم ،، وہ نہیں برداشت کرتی اپنی فیملی کے بارے میں بھی کچھ اور مجھے پتا ہے ابھی بھی وہ اپنے چاچو سے بہت کلوز ہے تم اسے اپنے آپ سے متنفر کر رہے ہو " انھوں نے جیسے اسے آگاہ کیا تھا۔۔

حمین کچھ دیر کچھ نہیں بولا تھا غصے سے اس نے مٹھی بھینچی تھی اسے واقعی یقین نہیں تھا کہ منال کسی کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے چاہے جو بھی۔۔۔۔

" ہاں جانتا ہوں ،،،پر اس کی نفرت میری نفرت سے زیادہ نہیں ہو سکتی جو میں اس کی فیملی سے کرتا ہوں " اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

راشدہ اماں خاموش رہی تھیں۔۔

" آپ جانتی ہیں نہ سب پھر آپ منال کو کیوں نہیں بتاتیں " حمین نے انکے پاس آتے پوچھا تھا۔۔

" تمہاری مانی اس نے یا اسمارہ کی وہ کسی کی بھی نہیں مانے کی چاہے جو مرضی ہو جائے ۔۔۔۔۔میں اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔مجھے آسیہ اور امنہ بہت عزیز تھیں انھون نے شروع سے میری بہت مدد کی میں انکے بچوں کو اپنے ساتھ اچھا کی دیکھا چاہتی ہوں " انھوں نے اپنے انھوں سے بہتے آنسوؤں کو روکنا چاہا تھا۔۔۔

اتنے میں منال آئی تھی انھیں اس طرح دیکھ کر ٹھٹھکی تھی۔۔لیکن بولی کچھ نہیں تھی۔۔۔

" میں جاؤں یا خود ہی چلے جاؤ گے " منال نے حمین سے پوچھا تھا۔۔۔

جس پر راشدہ اماں مسکرائی تھیں۔۔۔۔

حمین نے منال کی جانب غور سے دیکھا تھا۔۔وہ اس کے چہرے سے اسکی سفاکیت کھوج رہا تھا جو اسے نہیں ملی تھی۔۔۔۔

چلیں اوکے خدا حافظ میں امونٹ اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کروا دوں گا اور ہر مہینے بھجوایا کروں گا" وہ کہتا نکلا تھا باہر کو۔۔۔

" چلیں جی چلتی ہوں یہ اپکو مجھ سے تو کوئی اتنا پیار نہیں ہوا اتنے عرصے میں جتنا اس سے ہوا " منال آج پھر شکوہ کر گئی تھی۔۔محبت کی پیاس کہاں ختم ہوتی ہے کون نہیں چاہتا کہ میں چاہا جاؤں۔۔۔۔

" مینو تم ہم سب کو بہت عزیز ہو بس ایک بار تم بھروسہ کر کہ تو دیکھو کسی پر !!

انھوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔

" جس پر آپ کہہ رہی ہیں میں نے اس پر بھروسہ کیا تھا جس کی وجہ سے مجھے ایک دن سکوں کی نیند نہیں آئی اور آپ جانتی ہیں۔۔۔یہ شخص ،یہ شخص مجھ سے ہر کام کروا لیتا ہے کیونکہ میں صرف اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں بس ورنہ منال اپنے دشمنوں کو ایک نظر دیکھتی بھی نہیں ہے۔۔۔"وہ کہتی مڑی تھی

"ایک بار اس پر بھروسہ تو کرو وہ تمہیں گرنے نہیں دے گا " راشدہ اماں نے ایک اور امید دی تھی۔۔۔

" مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ بار بار ٹوٹوں بس ایک ایڈونچر بہت ہے میری ساری زندگی کے لیے " وہ کہتی نکل پڑی تھی۔۔۔

منال باہر آئی تھی تو وہ اسکی گاڑی ساتھ ٹیک لگائے اپنے فون پہ لگا ہوا تھا۔۔۔

" میں چلا جاؤں گا " حمین نے اسکے آتے ہی کہا تھا۔۔

منال نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

"تو پھر کھڑے کیوں ہیں جائیں " منال نے اپنے اپکو قابو میں کرتے کہا تھا۔۔

" میں نے سوچا بتا کر جاؤں سو " حمین نے تھوڑے سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔

منال کی آنکھیں جلنے لگی تھیں اچانک اسکا دل بری طرح دھڑکا تھا غصے سے سرخ ہوتی جا رہی تھی وہ۔۔اگے آئی تھی حمین کے قریب۔۔۔

" بتانے کی ضرورت نہیں تھی مجھے پتا ہے عادت ہے یوز کر کے پھینکے کی نہ۔۔۔کام نکل گیا کیا ضرورت ہے اب میری۔۔۔یہی بات کیا یقین کروں میں آپ لوگوں کا منافقت کی حد ہوتی ہے کوئی جو آپ لوگوں پر ختم ہوتی ہے۔۔۔مجھے استعمال کرنا بند کیوں نہیں کرتے ہو تم ..." منال غصے کی آخری حد تک چلائی تھی۔۔۔۔انکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ برسنا شروع ہوئے تھے۔۔۔ہاں صبر جواب دے گیا تھا۔۔۔

حمین نے حیرت سے اسے دیکھا تھا اس کے دماغ میں تو یہ سب نہیں تھا اسے تو بس غصہ آیا تھا منال پر کہ وہ کیسے کسی کا ہاتھ بری طرح جلا سکتی ہے۔۔۔۔

" مینو تم غلط سمجھ رہی ہو ایسا۔۔۔"وہ بولنا چاہ رہا تھا۔۔۔

" نہیں میں سہی سمجھ رہی ہوں۔۔۔۔کیا سمجھتے ہو خود کو۔۔۔تم واپس آئے ہی کیوں ہو ۔۔۔۔تم چلے جاؤ واپس تاکہ میری زندگی بچ جائے خدارا میرے سامنے مت آیا کرو اور مجھے استعمال کرنا بند کرو تم نہ محبت کے قابل ہو ہی نہیں تم سے تو جتنی نفرت ہو سکے اتنی کرنی چاہیے۔۔۔۔"وہ بولنا چاہتی تھی بہت کچھ مگر پھر بھی بول نہیں پائی ورنہ شاید وہ اپنا اور نقصان کرتی۔۔۔

منال نے لمبی سانس خارج کی تھی اپنے آنسو صاف کیے تھے اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھی تھی اور سٹارٹ کرتے بھگا لے گئی تھی۔۔۔

اور وہ پیچھے بس یہ سوچ رہا تھا کہ اسے کیا ہوا ہے کیا اس نے وہ باتیں سنیں۔۔۔نہیں ۔۔۔۔

اس نے اپنی آنکھیں میچی تھیں اور ماتھا مسلا تھا۔۔اپنے ڈرائیور کو اب میسج کر رہا تھا

۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

وہ گھر پہنچی تھی اپنے کمرے میں گئی تھی۔۔۔وہ صوفے پہ بیٹھی تھی عجیب سا دل پر رہا تھا ۔۔۔اسے آہستہ ہستہ لگ رہا کہ سے سانس نہیں آرہا۔۔۔اڈے سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی بہت۔۔۔اس نے پانی کی بوتل دیکھی تھی جو خالی تھی۔۔وہ اس بوتل کو لیے نیچے بھاگی تھی اس نے پانی پیا تھا۔۔اس بوتل کو لیے وہ باہر لان میں آئی تھی۔۔۔۔اس نے اس پانی کی بوتل سے پانی نکال کر اپنے منہ پر کچھ ڈالا تھا پھر گلے پر بھی۔۔۔۔وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔اس نے جوتا اتارا تھا اور گھاس پر چلنا شروع کیا تھا۔۔۔۔

اتنے میں افنان ایا تھا اس نے گاڑی پارک کی تھی اس سے پہلے اندر جاتا وہ اس نے منال کو دیکھا تھا اور اسکی طرف آیا تھا۔۔۔

" کیا ہوا مینو " افنان نے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

منال پلٹی تھی۔۔۔

" مجھے سانس نہیں آرہا تھا کمرے میں سو یہاں آگئی " اس نے تھوڑا لمبا سانس لیتے کہا تھا پہلے 10 منٹ سے تو اب وہ قدرے بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

" چلو پھر ڈاکٹر پاس چلتے ہیں " افنان نے آگے ہوتے اسکے اسکا ہاتھ پکڑتے کہا تھا۔۔۔

" نہیں بھائی ،اب تو ٹھیک ہوں بس اچانک ہی پتا نہیں کیا ہوا " اس نے اطمینان سے جواب دیا تھا۔۔۔

افنان نے اسکے ارد گرد حصار بنایا تھا اور اسکے ساتھ ہی چلنا شروع کیا تھا۔۔۔

" چلو پھر بتاؤ کیا بات سر پر سوار کی ہے جو یہ حال ہوا ہے کوئی بزنس کا مسئلہ " افنان نے پیار سے پوچھا تھا۔۔۔

" نہیں ،،،، کچھ بھی نہیں ہے بس ایسے ہی " اس نے دھیمے سے کہا تھا۔

" زندگی ایسی ہی ہوتی ہے ساری عمر نہ تو خوشیاں ہی رہتی ہیں اور نہ ہی غم۔۔۔ کبھی کبھار تکالیف بڑھ جاتی ہیں تو کبھی کم ہو جاتی ہیں بس یہی ہے اس لیے اتنا پریشان نہ ہوا کرو " افنان نے اسے بچوں کی طرح سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

منال کچھ بھی نہیں بولی تھی۔۔۔۔

"آپ کی بیگم کب سے انتظار کر رہی ہے آپکا " منال نے اسکے حصار سے نکلتے کہا تھا۔۔۔

افنان خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

" کیا ہوا " منال نے اس طرح دیکھتے پا کر پوچھا تھا۔۔۔

" صبح کورٹ جانا ہے ہمیں "

منال نے نظریں گھمائی تھیں۔۔۔

" اوکے " اس نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

افنان جانتا تھا وہ اکیلی بیٹھے کی تو کچھ دیر تک خود ہی نارمل ہوگی اس لیے وہ چلا گیا تھا۔۔۔

منال وہاں پہ پڑی چیئر پر جا کر بیٹھی تھی۔۔۔

" مجھے اس سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی کیا سوچے گا وہ میرے بارے میں

میں کیوں نہیں خود پہ کنٹرول رکھ پائی۔۔۔وہ بس سوچ سکی تھی۔۔۔۔

آنکھیں دکھ سے میچی تھی اس نے۔۔۔۔

****

دوپہر کی تپتی دھوپ عدالت کے کمرے میں چھائی ہوئی تھی روزمرہ کی طرح ہر طرف گہما گہمی ہی تھی۔۔۔

" مس منال آپکی والدہ کا اور پراسیکیوٹر امنہ کا اپس میں کیسا اور کیا تعلق تھا کیا آپ عدالت کو بتا سکتی ہیں " پراسیک اطہر عباس نے منال کی طرف دیکھتے پوچھا تھا جو آج سیاہ رنگ کا لباس گھٹنو سے نیچے آتی شرٹ اور ٹراوزر میں ملبوس تھی۔۔۔

" وہ دونوں بہت اچھی دوستیں تھیں یونیورسٹی کے دور سے انکی دوستی تھی " منال نے افنان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" اچھا آپ کو اتنا تو پتا ہو گا نہ کہ آپکی مما کے اور آپکے چاچو کے کیسے تعلقات تھے یعنی کے وہ گھر میں ایک دوسرے سے کافی لڑتے جھگڑتے تھے ؟" اطہر صاحب نے پراسیکیوٹر اسمارہ جی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

منال نے کچھ دیر کی خاموشی اختیار کی تھی۔۔۔۔۔

" جی مما اور چاچو ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے تھے "

" کوئی وجہ میں نے سنا ہے کہ یہ لڑائی انکی پراسیکیوٹر امنہ کی وجہ سے تھی وہ نہیں چاہتے تھے کہ آپکی مما پراسیکیوٹر امنہ کے ساتھ دوستی رکھیں رائیٹ؟؟" انھوں نے قدرے اونچی آواز میں کہا تھا اب۔۔۔

" مجھے اس بارے میں نہیں پتا " منال نے دو ٹوک کہا تھا کافی حد تک وہ آج کانفیڈینٹ تھی ۔۔

" میں صرف یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ مس آسیہ اور مسٹر شاہزیب کی صرف آپس میں اس وجہ سے لڑائی تھی کہ وہ پراسیکیوٹر امنہ کو پسند نہیں کرتے تھے جس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی پراسیکیوٹر امنہ ان کے گھر میں فساد کا باعث بنیتں اور شروع سے وہ شانزیب صاحب پر ہر قسم کے الزامات لگا چکی تھیں جو کہ جھوٹ ثابت ہوئے اور ابھی یہ آگے ان کے بچے چاہ رہے مجھے نہیں لگتا کہ مسٹر شاہزیب کو نسل در نسل تنگ کرتے رہیں اور بے عزت کرنے کی کوشش کرتے رہیں دیٹس آل " اطہر صاحب نے جج کے بینچ کے درمیان

آتے ہوئے کچھ کاغزات انکی طرف بڑھائے تھے اور قدرے اونچی آواز میں ہنے دلائل دیے تھے۔۔

حمین نے غصے سے مٹھی بھنچی تھی...

اطہر صاحب جا کر شانزیب صاحب کے ساتھ کرسی پر بیٹھ چکے تھے۔۔۔۔

" معزز پراسیکیوٹر اطہر صاحب نے بلکل سہی کہا تھا پراسیکیوٹر امنہ مسٹر شانزیب صاحب کو بلکل پسند نہیں کرتیں مسٹر شانزیب پر صرف یہی کیس نہیں ہوئے ایسے کیس کو کہ معمولی تھے انکے لیے اور یہ ثابت بھی ہوا کہ ان ملوث بھی تھے مگر پیسے کی پاور تو عام ہے نہ جرمانہ بھر کہ یہ بری ہوتے رہے۔۔۔

معزز جج صاحب یہ اس کیس کی فائل ہے جس میں مسٹر شانزیب پر منشیات کی فروخت کے چارجز لگے تھے اور یہ اسکے کے کاغزات ہیں جس میں یہ اسی پراسیکیوٹر امنہ کے پاس گئے تھے اپنے کیس کے لیے جنھیں یہ سخت نا پسند کرتے ہیں مگر انھوں نے ان کا کیس کیا بھی لیکن جیسے ہی پراسیکیوٹر امنہ کو پتا چلا کہ یہ جھوٹے ہیں تو انھوں نے ان کا کیس لڑنا چھوڑ دیا۔۔۔۔

یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ پراسیکیوٹر امنہ نے ان پر الزامات لگائے جبکہ کورٹ میں وہ ثابت بھی ہوئے اور کورٹ کے مطابق انہوں نے سزا بھی پوری کی اور رہی بات۔۔۔

اسمارہ کا جسم کانپ رہا تھا غصے سے اس کی آواز بلند تھی ماں کے نام پر اگر ایک طرف دل دہل رہا تھا تو دوسری طرف حوصلہ،سچائی کا مان اور ماں کی دیانت داری ہر فخر بھی تھا اوہ ایک ایک کاغذ جج کی طرف بڑھا رہی تھی۔۔۔

" Objection your owner prosecutor trying to move the case another side "

اطہر صاحب کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

اسمارہ پیچھے کو مڑی تھی انکی آواز پر۔۔

"Overuled "

اسمارہ نے ڈر دوبارہ بلند کیا۔۔

" پراسیکیوٹر صاحب یہ آپ کے الزام کا جواب تھا۔۔۔۔

اسمارہ نے جتاتے کہا تھا۔۔۔

" ویل مس منال آپ یہ بتائیں کہ آپ کی " mother " کا ایکسیڈینٹ ہوا تھا یا مڈر " اسمارہ نے منال کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔۔

منال نے اسکی طرف دیکھا تھا اس نے تو واقعی نہیں سوچا تھا کہ اسمارہ کو جواب دینا بھی کبھی مشکل ہو سکتا ہے اس کے لیے۔۔۔

Objection your owner she did not know any thing at that age "

"prosecutor just trying to manipulate her she is not witness

اطہر صاحب دوبارہ اٹھے تھے۔۔۔

" Sustained"

" مجھے اس بارے میں نہیں پتا کچھ " منال نے کشمکش میں آکر جواب دیا تھا۔۔۔

" آپکی دادی سنا ہے شیلٹر ہوم میں رہتی تھیں کیا میں وجہ جان سکتی ہوں " اسمارہ نے اپنی بات کا رخ بدلتے کہا تھا۔۔۔

" جی"۔۔۔

" کیوں "

" کچھ فیملی ایشوز تھے سو "

" جیسے فیملی ایشوز " اسمارہ نے دوبارہ فوری سوال پوچھا تھا۔۔۔

منال کا حال برا ہونے لگا تھا وہ تو اس سب کے بارے میں کبھی سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی بے شک وہ ایک بزنس وومن تھی مگر یہ سب اس کے لیے مشکل تھا۔۔۔

Objection your owner

اس کیس کا اس سب سے کوئی تعلق نہیں پراسیکیوٹر غیر جانبدار سوالات کر رہی ہیں "

" اس سب کا اس سے تعلق ہے وہ جس شیلٹر ہوم میں رہتی رہی ہیں وہاں کا کہنا ہے کہ وہ بلکل ٹھیک تھیں جبکہ انکی فیملی نے انھیں پاگل بنایا ہوا ہے اور اس سب کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ پراسیکیوٹر امنہ اور اور مسز آسیہ کا قتل انھوں نے کیا ہے اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ وہ اس سب کے بارے میں بہت اچھے سے جانتی ہیں کیوں مس منال کیا وہ ایسے کہتی ہیں کہ نہیں ؟ اسارہ کی آنکھوں میں الگ سا بھروسہ تھا جو اسے منال پر تھا کہ کم از کم وہ جھوٹ نہیں بولے گی ،،،اور وہی یقین منال کو دِکھ بھی رہا تھا

۔۔۔

" جی " منال کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا تھا۔۔۔

"Thank you, now you can sit "

اسمارہ نے ہلکے سے سر کو خم کرتے کہا تھا۔۔۔

" میں مسٹر شانزیب کو بلانا چاہوں گی " اسمارہ نے دوبارہ سر کو بلند کرتے کہا تھا۔۔۔

شانزیب صاحب نے اپنے ساتھ بیٹھے پراسیکیوٹر اطہر صاحب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ کٹہرے میں کھڑے تھے۔۔۔

" اپکے ملازم نے کہا کہ آپ اس دن گھر تھے آپ نے بھی یہی کہا مگر اپ کی یہ ویزا سٹیٹمنٹ کچھ اور ہی کہہ رہی ہے کی وہ کوئی وضاحت کرنا چاہتے ہیں " اسمارہ نے انکے سامنے ایک کاغز لہراتے کہا تھا اور اگلے لمحے وہ کاغذ جج کے بینچ پر تھا۔۔۔

" میں گیا ضرور تھا مگر میں پہلے ہی واپس آگیا تھا اور رہی گھر کی بات تو میں ابھی پہنچا نہیں تھا گھر تو مجھے کال آئی تھی اور میں ائیرپورٹ سے سیدھا وہاں چلا گیا تھا اگر ایسی بات ہوئی تو میں پاکستان واپس کیوں اتا" انھوں نے مکمل اعتماد سے کہا تھا۔۔۔

" اپکے ملازم نے کہا کہ آپ گھر تھے اور آپ گھر سے دوڑے گئے اور آپ کچھ اور یہ ڈبل سٹیٹمنٹ اب عدالت بخوبی سمجھتی ہے " اسمارہ نے مسکراتے کہا تھا ہلکے سے۔۔۔

" ویل آگے چلتے ہیں مس زرینہ شاہ کو تو آپ جانتے ہی ہوں گے انھوں نے آپ پر کیس کیوں کیا تھا یعنی اپکی سٹیٹمینٹ کیا ہے ء اسمارہ نے انکے کٹہرے کے قریب آتے پوچھا تھا

۔۔۔

" وہ میں نے میں نے اسکی بیٹی کو نوکری سے نکال دیا تھا۔۔اسکے کچھ ہی دنوں بعد وہ غائب ہو گئ اب مجھے کیا پتہ وہ کہاں غائب ہوئی لیکن زرینہ میڈم نے اسکا الزام مجھ پر لگا دیا جو کہ ثابت بھی نہیں ہوا " شانزیب صاحب نے ایک ہی سانس میں بتایا تھا۔۔۔

" آپ نے انکی مدد کرنا چاہی ؟؟ اسمارہ نے دوبارہ پوچھا تھا۔۔

" کیسی باتیں کر رہی ہیں پراسیکیوٹر صاحبہ اب آپ پر کوئی الزام لگائے کسی کے قتل کا تو کیا آپ انکا ساتھ دیں گی " اطہر صاحب اٹھے تھے۔۔۔

اسمارہ خاموشی ہوئی تھی۔۔۔

(عدالت مسٹر شانزیب کی والدہ کو اگلی تاریخ پر آنے کا حکم دیتی ہے اور مسٹر شانزیب پر جسمانی ریمانڈ عائد ہوتی ہے)

اسمارہ پہلے ہی مسٹر شانزیب کی جسمانی ریمانڈ کی استدعا کر چکی تھی۔۔۔

وہ سب باہر کو نکلے تھے باہر آج میڈیا تھا جو خان خاندان کی عزت کا جنازہ نکالنے آیا تھا ۔۔۔

منال جیسے باہر نکلی تھی اسے کچھ گارڈز نے پروٹیکٹ کیا تھا اس میڈیا سے وہ گارڈز کس کے تھے وہ خود نہیں جانتی مگر وہ سے گاڑی تک پہنچا کر آئے تھے۔۔۔منال نے گاڑی میں بیٹھتے انھیں جاتے دیکھا تھا وہ اب حمین اور اسمارہ جی گاڑی کی طرف بڑھے تھے یعنی وہ اسکے گارڈز تھے۔۔۔

منال نے رخ موڑ لیا تھا۔۔۔

---****_____

ٹوٹا تارا

" اس کے سینے میں جیسے انگارے رکھے گئے تھے۔۔۔غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا دو دن سے وہ اپنا غصہ چیزوں پر اور سٹاف پر اتار رہا تھا۔۔۔

منال کی گاڑی کے آگے گاڑی اکر رکی تھی منال اگر فوری طور پر بریک نہ لگاتی تو یقیناً انکا بری طرح ایکسیڈینٹ ہونا تھا۔۔۔

وہ باہر آئی تھی غصے میں منال آگے بڑھی تھی صارم کو دیکھ کر اسکا غصہ اور بڑھا تھا۔۔۔

" یہ کیا تھا " منال نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

صارم نے بس اسکی طرف دیکھا تھا بولا کچھ نہ تھا۔۔۔

منال سمجھ گئ تھی اس دن اسکے میسیج کو دیکھ کر اس نے سوچا تھا کہ وہ بعد میں بات کر لے گی مگر اسے یاد ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

منال نے سانس لیا تھا گہرا۔۔۔

منال نے ادھر ادھر دیکھا تھا پاس ہی اسے ایک ریسٹورینٹ نظر آیا تھا۔۔

" وہ سامنے ریسٹورینٹ ہے آجاؤ " منال کہتی اپنی گاڑی کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

دونوں نے گاڑی پارک کی تھی اور ایک دوسرے کے سامنے جا بیٹھے تھے۔۔۔

وہ کچھ بھی نہیں بولا تھا بھی تک سوائے اسے گھورنے۔۔اتنے سالوں بعد اس نے منال کو اپنے آفس ڈریس کے علاوہ کسی سوٹ میں دیکھا تھا۔۔۔

" آئی ایم سوری میں بھول گئی تھی " منال نے آخر ہار مانتے کہا تھا۔۔۔

" تم بھولی نہیں تھی بلکہ میرے میسیج کو اگنور کر کے فن کسی کو اپنی گاڑی مین بٹھا کر لے کر گئی تھی کہیں رائیٹ ؟۔۔۔لہجہ سخت تھا لہجے میں طنز تھا۔۔۔

منال کی آنکھیں پھٹی تھیں۔۔۔۔۔

صارم طنزیہ ہنسا تھا۔۔۔

" مجھ سے زیادہ فوقیت تم نے حمین کو دی ،میں تو پوچھ بھی نہیں سکتا نہ کہ کیوں۔۔۔ہاں چلو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں نے وہ سب کیوں کیا تھا۔۔۔

اس نے ٹیبل پر پڑا پانی پیتے کہا تھا۔۔۔

" کیونکہ میں نہیں برداشت کر سکتا کہ تم مجھ سے زیادہ فوقیت کسی اور کو دو۔۔۔۔۔میں نہیں برداشت کر سکتا کہ مجھ سے زیادہ اہمیت تم کسی اور شخص جو یا بزنس کو دو مگر نہیں تمہیں تو مجھے میری اوقات دکھانی ہوتی ہے نہ ..." صارم کا لہجہ کاٹ دار تھا۔۔۔

منال کو واقعی اندازا نہیں تھا اندازا کیا اسے تو یاد تک نہیں تھا۔۔۔

" ایسا نہیں ہے " منال نے اسے یقین دلانا چاہا۔۔۔

" میں بچہ نہیں ہوں منال۔۔۔جیسے میں تمہیں ہر لڑکی پر فوقیت دیتا ہوں ویسے تم مجھے کیوں نہیں دے سکتی ؟ تمہاری جگہ کوئی بھی لڑکی ہوتی تو اس دن جو ہوا تم ضرور مجھ سے سوال کرتی مگر سوال تو تب کرتی نہ جب تمہارے لیے میں اہمیت رکھتا صارم نے اس پر نظریں گاڑتے کہا تھا۔۔۔

منال کو اس کی نظریں آہنگ اندر اترتی نظر آ رہی تھیں۔۔۔اس نے پس الفاظ نہیں تھے

۔۔۔۔

" نہیں ،، میں سوال تب کرتی جب مجھے تم پر یقین نہ ہوتا تو اور تم مجھ سے اس لیے سوال کرتے ہو کہ تمہیں مجھ کر یقین نہیں" منال نے اب اطمینان سے کہا تھا۔۔۔

" تم پر یقین ہے پر حمین پر نہیں ہے اسکا کیا مقصد ہے تمہارے آفس آنے کا ،،،وہ تمہاری فیملی کو تباہ کر رہا ہے اور تم۔۔۔"صارم نے ادھر دیکھتے کہا تھا۔۔۔

منال خاموش رہی تھی۔۔۔

" وہ صرف اپنی ماں کے قاتل کو پکڑنا چاہتا ہے دیٹس اٹ " منال چاہ کر بھی خاموش نہ رہ سکی تھی اب۔۔

" تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے چاچو نے کیا ہے یہ سب " صارم نے حیرت سے پوچھا تھا

" میں نے ایسا نہیں کہا جو بھی ہو گا سامنے اجائے گا اور چاچو بری ہو جائیں گے " منال نے فوری کہا تھا۔۔۔

چند پلوں کی خاموشی آئی تھی ان کے درمیان۔۔

" میں مانتا ہوں کہ میں "insecure " فیل کرتا ہوں تمہارے بارے میں اور کرتا رہوں گا ۔۔۔۔میرے لیے تم ضروری ہو اور رہو گی اور یقین کرو میں تم سے بھی یہی "expect " کرتا ہوں ،،،بے وفائی کی نہ تو کوئی معافی ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی مجبوری بس بے وفائی ہوتی ہے" وہ کہتا اٹھا تھا اور نکل گیا تھا۔۔۔

منال بس اسے دیکھتا رہ گئی تھی۔۔۔۔

" میرے بس میں نہیں ہے کچھ " منال دل ہی دل میں سوچ سکی تھی۔۔۔۔

****

" مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ ان کے پاس تو بہت کچھ ہو گا نہ جس سے وہ خود کو ڈیفینڈ کر سکتے ہیں پھر کیوں ابھی تک وہ چپ ہیں" اسمارہ نے کھانا کھاتے حمین سے کہا تھا۔

" ہو سکتا ہے نہ ہو " حمین نے اطمینان سے کہا تھا۔۔

" نہیں آئی تھنک وہ ہمیں جج کر رہے ہیں کہ ہم لوگ کیا کر سکتے ہیں اور ہمارے پاس کیا کیا ہے " اسمارہ نے پانی پیتے کہا تھا۔۔

" منال کو آئندہ عدالت میں "Manipulate" کرنے کی کوشش مت کرنا " حمین نے اسمارہ کی طرف دیکھتے کہا تھا اب۔۔

اسمارہ وہی رکی تھی۔۔

" مطلب " اسمارہ نے نہ سمجھی سے کہا تھا۔۔

" وہ آج بھی کمزور ہے اس کی ظاہریت پر مت جانا ،اس کے رشتے آج بھی اسکے لیے جان لیوا کمزوری ہیں " حمین نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے کہا تھا۔۔

" بھائی اس طرح ہم اسے پروٹیکٹ نہیں کر پائیں گے اور بعد میں وہ ہمارے ساتھ ٹھیک ہو جائے گی ایک بار سچ تو پتا چل جائے " اسمارہ نے بھی کھانا چھوڑا تھا۔۔

" بھائی خیر ہے " اسمارہ نے اسے بہت حد تک سنجیدہ پاکر پوچھا تھا۔

" ڈونٹ نو ،،،وہ کبھی کبھی بہت عجیب رئیکٹ کرتی ہے وہ بھی اچانک پتہ نہیں اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے " حمین نے ٹھہر ٹھہر کر کہا تھا۔۔

اسمارہ کچھ لمحے کے لیے خاموش ہوئی تھی۔۔

" آپ اسکے بارے میں اتنا کیوں سوچ رہے ہیں آج" اسمارہ نے اب ابرو اچکاتے پوچھا تھا ۔۔

" کیونکہ میرا دماغ خراب ہے اس لیے " وہ کہتا اٹھا تھا اور اپنے روم میں گیا تھا۔۔۔

" ویسے مجھے بھی لگ رہا " پیچھے سے اسمارہ نے ہنستے پکار لگائی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

میرب ابھی پارکنگ ایریا کی طرف سے نکل رہی تھی۔۔

" ڈاکٹر میرب " اسے پیچھے سے کسی نے پکارا تھا۔۔۔

ڈاکٹر زید اسکے سامنے تک آئے تھے۔۔۔

" میں ڈراپ کر دیتا ہوں کافی ٹائم ہو گیا ہے " زید نے ٹائم دیکھتے کہا تھا ایمرجنسی میں انھیں لیٹ ہو گئ تھی۔۔۔

میرب نے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

" میں پہلے بھی جاتی رہی ہوں " وہ کہتے مڑی تھی۔۔

" اپکو مسئلہ کیا ہے میرے ساتھ آپ مجھے میرا کوئی قصور بتا سکتی ہیں " زید نے اسکے رویے سے تنگ آتے پوچھا تھا۔۔۔

" میں نے اپکو ایسا کچھ نہیں کہا " میرب نے نظریں گھماتے کہا تھا۔۔۔

" آپ مجھے بہت کچھ کہتی ہیں اور میں سمجھتا بھی ہوں اور جانتا بھی ہوں پر میں واقعی جاننا چاہتا ہوں کہ اپکو کیا لگتا ہے کہ اس میں میرا کیا قصور ہے " زید نے اب کی بار نرمی سے پوچھا تھا ۔۔۔

" آپکا قصور نہیں ہے میرا ہی ہے خوش" میرب کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے۔۔۔۔

زید اسے روتا دیکھا کر اب پریشان ہوا تھا۔۔۔

" آپ دوئیں نہیں پلیز میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا " زید نے اس کے جھکے چہرے کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" اوکے خدا حافظ " میرب دربارہ پلٹی تھی۔۔

" میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں " زید نے ہمت کرتے کہا تھا اسے ڈر بھی تھا کہ الٹا تھپڑ ہی نہ پڑ جائے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ایسی ہی تھی پل میں کلی اور پل میں کانٹا ...

اس بار وہ نہیں مڑی تھی وہ ساکت ہوگئی تھی اپنی جگہ۔۔۔۔

کیا کیا یاد نہیں آیا تھا وہ ذلت بھری رات ،سر سے چھت کا چھن جانا ،بھروسہ اٹھ جانا کیا کیا نہیں دیکھا تھا اس نے صرف ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے۔۔۔۔صرف ایک چھوٹے سے گمان کی وجہ سے۔۔۔۔

میرب وہاں رکی نہیں تھی اب بنا پیچھے مڑے وہ آگے جا چکی تھی اور زید پیچھے کھڑا اسے جاتا دیکھاتا رہ گیا تھا

۔۔۔۔۔۔

"ماضی "

"پراسیکیوٹر صاحبہ بہتر ہو گا کہ آپ ہمارے معاملات سے دور ہی رہیں " شانزیب صاحب نے آمنہ کو اپنے گھر کے اندر آتے کہا تھا۔۔۔

" کیوں ڈر لگ رہا ہے" آمنہ نے ان کی طرف نفرت سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" ڈرنا تو اپکو چاہیے ایسی باتیں ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہے "

" گناہوں کی جسٹیفکیشن ایک وقت تک کام آتی ہے زیادہ دیر نہیں مسٹر شانزیب اور رہی بات اپکے گھریلو معاملات کی تو میں پراسیکیوٹر ہوتے ہوئے مس زرینہ کی بیٹی کے لیے یہ کیس لڑ رہی ہوں " آمنہ کہتے آگے بڑھی تھی اور دوبارہ مڑی تھی۔۔۔۔۔۔

" مسٹر شانزیب اللہ جس بندے کی ڈور جب کھلی چھوڑتا ہے نہ تو ایسی چھوڑتا ہے کہ وہ خود کو خدا سمجھنا شروع کر دیتا ہے اور جب وہ رسی کھینچتا ہے نہ تو آپ جیسے لوگ خود کو خود ہی مارنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں " آمنہ غصے سے پھنکارتی ہوئی کہتی چلی گئی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

منال جیسے گھر آئی تھی تو سامنے دعا رو رہی تھی اور دانین اسے چپ کروا رہی تھی۔۔۔

منال آگے بڑھی تھی۔۔

" کیا ہو اہے " منال نے دانین کی طرف دیکھتے پوچھا جس نے منہ موڑ لیا تھا۔۔۔

"بابا کیوں نہیں آئے کیا وہ نہیں آئیں گے اب " دعا نے روتے منال سے پوچھا تھا۔۔

"کیوں نہیں آئیں گے وہ آجائیں گے کچھ دنوں تک آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں کچھ نہیں ہو گا " منال نے اسکے پاس بیٹھتے اسکے گرد بازو حائل کرتے پیار سے اسکے آنسو صاف کیے تھے۔۔

" پکا وعدہ نہ " اس نے چھوٹے بچوں کی طرح کہا تھا وہ چھوٹی تو نہیں تھی مگر سب کے لاڈ کی وجہ سے ابھی بھی بچپنے میں ہی تھی۔۔

" پکا وعدہ چلو شاباش اٹھ کے فریش ہو جاؤ جلدی سے " منال نے اسے اٹھاتے کہا تھا۔۔۔

منال نے دانین کی طرف دیکھا تھا مگر کچھ کہا نہیں وہ آگے کو بڑھی تھی کہ دانین بولی تھی۔۔

" تمہارے ماں باپ نہیں رہے تو اسکا ہر گز مطلب نہیں ہے کہ تم ہم سے بھی ہمارا باپ چھینو " دانین غصے سے بولی تھی۔۔

منال نے حیرت سے مڑ کر اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

اندر جیسے کچھ ٹوٹا تھا اسکی بات سن کر۔۔۔

" میں جانتی ہوں تم انکے ساتھ ہو سب کچھ مل کر کر رہی ہو ناتم بھائی سب ہم سے بھی وہی چھیننا چاہتے ہو کیونکہ آپ لوگوں کو جو کچھ نہیں ملا " دانین بناء لحاظ کیے بولی تھی۔۔۔

" دانین " پیچھے سے ریاست خان غصے سے بولے تھے۔۔۔

منال کا سکتہ ٹوٹا تھا۔۔۔دانین نے منہ موڑا تھا۔۔

" جاؤ اپنے کمرے میں " ریاست خان نے غصے سے اسے جانے کا کہا تھا۔۔

" تم اسکی باتوں پر مت جاؤ بچی ہے وہ " ریاست خان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا
۔۔۔۔

" میں تو اسکی عمر میں ہی بڑی ہو گئی تھی " منال نے ریاست خان کی طرف دیکھتے کہا تھا
آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے۔۔۔

ریاست خان نے اسکی طرف دیکھا تھا جس کا رنگ زرد پڑنے لگا تھا دن بہ دن۔۔۔

"افنان نہیں آیا " انھوں نے اب صوفے پہ بیٹھتے پوچھا تھا۔۔

" وہ پتا نہیں کہاں گئے مجھے پتا ہی نہیں چلا " منال نے گہری سانس لیتے کہا تھا۔۔۔

" ہمم۔۔۔۔چلو تم فریش ہو جاؤ ...

وہ کہتے اوپر کی جانب گئ تھی۔۔۔۔

سامنے جا کر اس نے اپنے کبرڈ سے ایک فریم نکالا تھا جو اسکی ماں باپ کی تصویر تھی۔۔۔

" آپ دونوں نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ " منال نے اس تصویر کو چھوتے کہا تھا۔۔۔

چند آنسو گر کر بے مول ہو چکے تھے۔۔۔۔

****

آج سنڈے تھا حمین جیسے آٹھ کر باہر آیا تھا سامنے اسمارہ جو تیار ہوئے ناشتہ کرتے دیکھ کر اسکے پاس آیا تھا۔۔۔

"کدھر کی تیاری" حمین نے پانی لیتے پوچھا تھا۔۔۔

" مس زرینہ کا پتہ لگانے " اسمارہ نے مصروف انداز میں کہا تھا۔۔۔

"میں تمہیں فارورڈ کر دوں گا " حمین نے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" اپ نے پتا کروا لیا ہے؟" اسمارہ نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔

" ہمم !! تم مجھے بتا دیا کرو ایسا کوئی بھی کام ہو خود نہ خوار ہوا کرو " حمین نے اپنا موبائل دیکھتے کہا تھا اب کی بار۔۔

" نہیں مجھے الیگل طریقے سے کام کرنا پسند نہیں" اسمارہ نے بریڈ پکڑتے کہا تھا۔۔

" ایکسکیوزمی! تمہیں لگتا ہے کہ میں الیگل کام کرتا ہوں " حمین تو جیسے شاکڈ ہوا تھا اپنی بہن کے منہ سے ایسے الفاظ اپنے لیے سن کر !

" آپ نے فائل کیسے لی مجھے پتا ہے " اسمارہ نے جتاتی نظروں سے کہا تھا۔۔۔

" ماما نے لیگل طریقے سے سارے کام کر کے کیا پا لیا جو ہم پا لیں گے " حمین نے طنزیہ مسکراتے کہا تھا۔۔۔

اسمارہ نے حمین کی طرف دیکھا تھا تکلیف ،اذیت ،ہار کیا احساس نہیں تھا اسکے چہرے پر ...

" آپ پریشان نہ ہوں ہم ضرور اس بار اسے ایکسپوز کریں گے "

"ہمم وہ تو ہے"۔۔

خیر میں چلتی ہوں مجھے ایڈریس سینڈ کر دیں اپ۔۔۔

"میں بھی چلوں گا ساتھ فریش ہو کر آتا ہوں "

کیوں ؟؟

"کیونکہ میں اس بار لیگل طریقے سے کام ہوتا دیکھنا چاہتا ہوں کہ پراسیکیوٹر اسمارہ شاہ کیسے کام کرتی ہیں " حمین نے اسمارہ کی نقل کرتے کہا تھا۔۔۔

" ایک بات پوچھوں " اسمارہ نے حمین کی طرف نظریں گاڑی تھیں۔۔۔

"منال کی کمپنی میں جانے کا۔مقصد"؟

اسمارہ نے اتنے عرصے ک سوال آج کیا تھا ہاں ایک وہی تھی جو حمین سے سوال کر سکتی تھی۔۔۔

" بعض اوقات انسان کو اپنوں سے ہی بہت خطرہ ہوتا ہے اور اگر وہ آپکا نقصان کریں تو اسکی بھرپائی نہیں ہوسکتی اور میں نہیں چاہتا کہ اسکا نقصان ہو"

" اسکا منگیتر ہے اسے پروٹیکٹ کرنے کے لیے " اسمارہ نے جیسے جتایا تھا۔

" وہ پروٹیکٹ کم اور پروٹیسٹ زیادہ کرتا ہے اور ویسے بھی میں اس سے دستبردار نہیں ہو سکتا " حمین نے جبڑے تنے تھے

" مطلب " اسمارہ نے نا سمجھی سے حمین کی طرف دیکھتے کہا تھا ۔۔۔

" کچھ نہیں مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی " حمین کہتے اٹھی چکا تھا دوبارہ ...

" بابا کی کال آئی تھی " اسمارہ نے پیچھے سے آواز دی تھی۔۔

" Whatever " مجھے اس بارے میں بھی بات نہیں کرنی

وہ کہتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

اسمارہ تاسف سے سر ہلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

****

وہ دونوں بہن بھائی آج زرینہ سے ملنے گئے تھے زرینہ شاہ۔۔۔۔۔

زرینہ شاہ لاہور کی حدود سے باہر رہتی تھیں اسمارہ اور حمین ادھر کو ہی جا رہے تھے۔۔۔

وہ دونوں جہاں پہنچے تھے چھوٹی تنگ گلیوں میں انکی گاڑی کا جانا مشکل تھا وہ دونوں اترے تھے اور پیدل اس گلی کا سفر کرتے ہوئے ایک جھونپڑی نما گھر میں پہنچے تھے۔۔۔

جسے دیکھ کر بلکل نہیں لگ رہا تھا کہ وہاں کوئی رہتا بھی ہو گا۔۔۔اردگرد کے لوگ انھیں حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

حمین اس وقت بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ میں ملبوس تھا بازو پہ بلیک کورٹ لٹکایا ہوا تھا اور آنکھوں پہ گلاسز لگائے ہوا تھا۔۔۔

اسمارہ وائٹ لانگ شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس تھی گلے میں گلابی رنگ کا مفلر ڈالے ،گوری رنگت وہ دونوں ہی ان لوگوں کو باہر سے آئے معلوم ہو رہے تھے۔۔۔

" یہ سب ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں " حمین نے ادھر ادھر دیکھتے کہا تھا کئی عورتیں تو نھیں ہنستی نظر آئی تھیں۔۔۔

" وہ دیکھ رہی ہیں کہ یہ نمونے کہاں سے آئے ہیں " اسمارہ نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

" تمہاری وجہ سے کہہ رہے ہوں گے " حمین نے جل کر کہا تھا۔۔۔

" چلیں اندر " اسمارہ نے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا تھا۔۔

حمین نے اسکی مسکراہٹ دیکھی تھی۔۔اسے منال یاد آئی تھی۔۔۔وہ جب سے آیا تھا مجال ہے جو اسنے کبھی منال کو مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔کبھی غلطی سے بھی اس نے آفس میں اسے مسکراتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔اس نے آنکھیں بند کی تھیں اور اسکا خیال جھٹکا تھا۔۔۔

"ہمم " وہ کہتا اسکے پیچھے گیا تھا اسمارہ اندر کی جانب بڑھ چکی تھی۔۔۔

انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا اندر سے فوری دروازہ کھولا گیا تھا لیکن اتنا ہی کھولا گیا تھا کہ دیکھا جا سکے کون ہے۔۔۔

" اسلام علیکم" اسمارہ نے اس عورت کی طرف دیکھ کر کہا تھا جو باہر نکلی تھی گرے لباس میں ،بالوں کا جوڑا بنائے وہ عورت وہاں کے لوگوں کے مقابل بے حد صاف ستھری نظر آرہی تھی۔۔۔اسکی عمر زیادہ تھی مگر خود کو صاف ستھرا اور ابھی بھی مینٹین رکھے ہوئی تھی۔۔۔

" جی کون " اس نے سرد مہری سے کہا تھا سلام کا کوئی جواب نہیں دیا گیا تھا۔۔۔

" آپ مس زرینہ شاہ ہیں " اسمارہ نے تفتیشی نظروں سے پوچھا تھا۔۔۔

وہ کچھ پل کو خاموش ہوئی تھیں اور پھر حمین کی جانب دیکھا تھا۔۔

" نہیں" اس عورت نے جھوٹ بولا تھا۔۔۔

اسمارہ اور حمین نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا اور پھر اس عورت کی طرف مڑے تھے۔۔

" ہمیں آپ سے بات کرنی ہے میں پراسیکیوٹر اسمارہ شاہ ہوں پراسیکیوٹر امنہ کی بیٹی" اسمارہ نے انھیں اعتماد میں لینے کی کوشش کی تھی۔۔۔

زرینہ شاہ نے حیرت سے اسمارہ اور حمین کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

" امنہ" انھوں نے بے خیالی میں پکارا تھا۔۔۔

" میں کیسے یقین کروں " وہ تھوڑا سنبھل کر بولی تھیں۔۔۔

اسمارہ نے اپنے پرس سے کچھ تصویریں نکالی تھیں جو کہ زرینہ شاہ اور امنہ آسیہ کی تھی اور کچھ تصویریں انکے اپنے بچپن کی تھیں۔۔

انھوں نے وہ تصویریں بہت غور سے دیکھی تھیں اور پھر ادھر ادھر لوگوں کو جو انھیں ہی عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔حمین اس پورے وقت خاموشی سے انھیں دیکھ رہا تھا بس۔۔۔

زرینہ نے راستہ دیا تھا انھیں اندر آنے کا اور پھر وہ اس چھوٹے سے صحن سے ہوتی انھیں ایک کمرے تک لے جا چکی تھی۔۔۔۔

ان دونوں نے کوئی شکر کا سانس لیا تھا۔۔۔وہ جیسے اندر داخل ہوئے تھے اندر دیواروں پر بہت ساری اخباریں لگی تھیں بہت ساری چیزوں پر سرکل لگائے ہوئے تھے۔

وہ دونوں حیران تھے کم از کم وہ اتنی بھی کوئی جوان نہیں تھیں کہ یہ سب وہ اس عورت سے توقع کرتے۔۔۔

"کیا لوگے بیٹا تم لوگ " انھوں نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

" نہیں کچھ نہیں آپ سے بات کرنی تھی ہمیں " اسمارہ نے سمبھل کر کہا تھا۔۔

" میں جانتی تھی تم لوگ ضرور آؤ گے اپنی ماں کی خاطر " انھوں نے ان دونوں کو اپنی نظروں میں اتارتے کہا تھا۔۔

" پھر تو آپ یہ بھی جانتی ہوں گی کہ ہم کیوں آئے ہیں " اب کی بار حمین بولا تھا

"بلکل " وہ اب زرا سا مسکرائی تھیں۔۔۔حمین کی آنکھوں میں بھی وہی بے چینی وہی آگ تھی جو انکے بیٹے کے اندر تھی وہی جستجو وہی۔۔۔تلاش۔۔۔وہی انتقام وہی۔۔۔بدلہ کی اگ

...

اتنے میں بلیک شرٹ اور بلیک جینز میں کمرے میں ایک لڑکا داخل ہوتا نظر آیا تھا جس کے چہرے کے تاثرات عجیب تھے سرخ چہرہ جہاں ڈر اور غصہ کے ملے جلے تاثرات تھے اس نے اپنی ماں کو دیکھا تھا حیرت سے اور پھر اسمارہ اور حمین کو۔۔۔

پراسیکیوٹر اسمارہ رائیٹ ؟؟ اس نے اس کے سامنے آتے ہی کہا تھا۔۔۔

اسمارہ نے بھی اسے ایک جھٹکے سے پہچانا تھا مگر خاموش رہی تھی کیونکہ انکی پہلی ملاقات یقیناً خوشگوار نہ تھی اور یہ انکی کوئی چوتھی ملاقات تھی

" کیا لینے آئی ہیں آپ اب یہاں ؟ اس نے کڑی تیوری لیتے پوچھا تھا۔۔

حمین نے لے اس کے انداز پہ بری طرح اسے گھورا تھا۔۔جسے وہ لڑکا بہت اچھے سے نوٹ کر چکا تھا۔۔۔

" ویل آپکی بہن نے بھی یہی طریقہ اپنایا تھا جب میں ان سے ملنے گیا تھا بلکہ نہیں جب میں نے ان سے کہا تھا کہ ہم مل کر شاہزیب صاحب کو سامنے لائیں گے " اس لڑکے نے اسمارہ کی طرف دیکھتے حمین کو بتانا چاہا تھا۔۔۔

" اور انہوں نے مجھے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا یہ کون ہیں " اسمارہ نے بھی اسی کے انداز میں حمین جو جیسے شکایت لگائی تھی۔۔

اس لڑکے نے پیچھے سے کرسی کی پشت اپنی گرفت میں لی اور ایک جھٹکے سے درمیان میں رکھتے اس پر بیٹھا تھا اور ان دونوں کی طرف نظریں گاڑی تھیں اور بولنے شروع ہوا تھا۔

" اوہ تو آپ کسی کی بات بھی نہ سنیں اور اگلا اپکو اپنی ساری انفارمیشن دے دے واہ وکیل ہوں پاگل نہیں"

"میں بھی پراسیکیوٹر ہوں ہر کسی کی بات پہ یقین نہیں کر سکتی "

اسمارہ نے اسے غصے سے کہا تھا۔۔۔

زرینہ تو چپ چاپ بس انھیں دیکھی جا رہی تھیں۔۔۔

" چاہتے کیا ہو " حمین نے اب کی بار بات ختم کرنا چاہی تھی اسے چند سیکنڈز لگے تھے بات سمجھتے ہوئے۔۔۔

" یہی کہ پراسیکیوٹر صاحبہ مجھ سے اپنی بدتمیزی کا ایکسکیوز کریں پھر ہم بات کرنے کو تیار ہیں " روحان شاہ جو کہ زرینہ شاہ کا بیٹا تھا گردن اکڑا کر بولا تھا۔۔۔

اسمارہ کا دل چاہا تھا یہیں اسکی گردن مروڑ دے۔۔۔

"روحان " زرینہ شاہ نے اسے پٹڑی سے اترتے دیکھا تو اسے گھوری سے ڈپٹا۔۔۔

"میں انسانوں سے معافی کی طلبگار نہیں ہوں ،ویل فار دیٹ

" اوکے فائین ! سوری" اسمارہ نے اس پر نظریں گاڑے کہا تھا۔۔۔

روحان نے حیرت سے دیکھا تھا

یعنی بھائی کے ساتھ شریف رہتی ہے گڈ ہوگیا (وہ بس سوچ سکا)

"مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اب آگے بات کرنی چاہیے شاید " حمین اب ان دونوں کو دیکھتے کہا تھا

جس پر روحان سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

اسارہ بھی خاموشی سے نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔

" ہم دونوں فیملیز کا ہی نقصان بہت ہوا ہے اس لیے ہمیں مل کر کرنا ہو گا جو بھی کرنا ہو گا رائیٹ اور مجھے امید ہے آپ لوگ اسی لیے یہاں آئے ہوں گے " روحان نے اب سنجیدگی سے کہا تھا

" 2 نہیں 3 فیملیز " حمین نے اسے باور کرانا چاہا۔۔

جس پر روحان حیران ہوا تھا زرینہ شاہ نے بھی حیرت سے انھیں دیکھا تھا

" اس سب میں آنٹی آمنہ اور انکی فیملی بھی وکٹم رہی ہے اس لیے یہ کیس ہمارے لیے بہت ضروری ہے " حمین نے زرینہ شاہ جی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔

" آمنہ کے بچے کہاں ہیں ؟ زرینہ شاہ نے لا شعوری طور پر پوچھا تھا۔۔

" اپنے گھر وہ نہیں جانتے کہ یہ سب کس نے کیا تھا لیکن پھر بھی کیس کو ری اوپن کروانے میں ہماری مدد۔۔۔"وہ ابھی بول رہا تھا کہ روحان نے سکی بات کاٹی تھی۔۔

" ایک منٹ وہ اسکی بھتیجہاور بھتیجی رائیٹ"؟ روحان نے جاننا چاہا تھا۔۔۔

" ہمم " حمین نے ایک لفظی جواب دیا تھا

" وہ سب ایک جیسے ہیں سب ہی برباد ہوں گے جیسے دوسروں کی بیٹیوں کے ساتھ۔۔۔۔" روحان نے غصے سے کہا تھا وہ روانگی میں بول رہا تھا۔۔۔

"Just stoped"

حمین نے اپنی آواز کو قدرے نیچی کرتے غصے سے کہا تھا اسکا چہرہ غصے سے لال ہونے لگا تھا

" میں امید کروں گا کہ تم اپنے کیس سے نہ ہٹو اور باقی کسی کو ٹارگٹ نہ کروگے آج
برداشت کر گیا ہوں آگے سے نہیں کروں گا اور اب مت بولنا " حمین نے غصے سے کہا تھا

--

" کیوں " روحان نے اکڑ کر پوچھا تھا

" کیونکہ مجھے تمہارا بولنا پسند نہیں آیا مجھے انٹی سے بات کرنی ھے " حمین کہتا اب زرینہ شاہ کی طرف مڑا تھا۔۔

" ہمیں اپکے کیس کی فائلز چاہیے ساری جو کیس آپ نے شانزیب شاہ پر کیا تھا اور اس سب کے ساتھ جو جو بھی آپکے پاس ثبوت ہے تاکہ شاہزیب شاہ کو اسکے انجام تک پہنچایا جائے " حمین نے تحمل سے بات کی تھی۔۔۔

کچھ پل کی خاموشی چھائی تھی۔۔۔

" اس کے لیے پراسیکیوٹر کو مجھے اپنے فرم میں شامل کرنا ہو گا " روحان نے دوبارہ ان پر نظریں گاڑتے کہا تھا۔۔

اسمارہ نے اس شخص کو دیکھا تھا شاید زندگی میں پہلی بار اسے کوئی شخص اس حد تک زہر لگا تھا جتنا اسے اس وقت روحان لگ رہا تھا۔۔

" حمین نے روحان کو دیکھا تھا وہ جتنا اسے بچہ سمجھ رہا تھا وہ اتنا تھا نہیں۔۔۔۔

" اوکے لیکن اس بات کی خبر شاہزیب شاہ کو نہیں ہونی چاہیے ورنہ وہ ضرور اپ لوگوں کو ٹارگٹ کر سکتا ہے " حمین نے پل بھر کو اسے دیکھتے کہا تھا۔۔

" مجھے لگتا ہے کہ آپ لوگوں کو ہمارے ساتھ چلنا چاہیے یہ سیف رہے گا " حمین نے کچھ سوچتے کہا تھا۔۔

" نہیں مسٹر حمین ہم جہاں ہیں ٹھیک ہیں اونچے لوگوں سے ہماری بن نہیں آتی " روحان نے غصے سے کہا تھا۔۔

جس پر حمین نے خاموش نظروں سے روحان کو دیکھا تھا

" نہیں بیٹا ایسی بات نہیں ہے ہم ٹھیک ہیں یہاں بس اب زندگی میں مجھے اپنی بیٹی کے لیے انصاف چاہیے اور کچھ نہیں بس مجھے ڈر ہے کہ بیٹی کی طرح بیٹے کو نہ کھو دوں میں اسے بہت روکتی ہوں مگر یہ میری نہیں سنتا " زرینہ شاہ نے آخر بڑے پیار سے حمین سے بات کی تھی۔۔۔

جس پر حمین بس ہلکا سا سر جھکا گیا تھا۔۔۔

" مجھے تم سے بات کرنی ہے اکیلے میں " حمین نے روحان کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

جس پر اسمارہ نے حیرت سے دیکھا تھا حمین کو کہ ایسی کیا بات ہو سکتی ہے جو میرے سامنے نہیں ہوسکتی۔۔۔وہ منہ بگاڑ کے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اتنے میں وہ دونوں باہر آگئے تھے۔۔۔

" منال سکندر کے آفس کے باہر چوکیداری کرنے کا مقصد "؟؟؟ حمین نے روحان کی طرف دیکھتے سنجیدگی سے پوچھا تھا

حمین نے اکثر اسے ایس کے کمپنی کے باہر دیکھا تھا اور اس پر کئی بار اسے شک بھی ہوا اور آج اسے دیکھ کر وہ بہت کچھ سمجھ بھی چکا تھا۔۔۔

روحان نے س شخص کو پرکھنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔

" صرف جاننے کے لیے کہ وہاں شانزیب شاہ کا کونسا کاروبار چلتا ہے " روحان نے آنکھیں گھماتے کہا تھا

" اس کمپنی کا یا اسکی اونر کا اس سے یا اس سب سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لیے میں امید کروں گا کہ تم اس کمپنی کے اردگرد اب نظر نہیں او گے۔۔"حمین نے قدرے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

" میں اس سب کی وجہ نہیں پوچھوں گا مگر کیا ہے نہ میں اپکے انڈر کام نہیں کرتا آپ ہونگے دبئ کے مشہور بزنس مین مگر میرے سے اگر آپ کوئی کام کروانا چاہتے ہیں تو دھمکی سے نہیں کروا سکتے میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں اور۔۔۔"ابھی روحان اپنی روانی میں بول رہا تھا کہ حمین نے اسکی بات کاٹی تھی۔۔

" میری عزت کرو یا نہ کرو مگر مجھ سے جڑے لوگوں کی کرو یہی بہتر ہو گا آئندہ منال کو ٹریپ کرنے کی یا اسے اس سب سے جوڑنے کی کوشش نہ کرنا میں یہ برداشت نہیں کروں گا اور رہی بات شاہزیب شاہ کی تو اس کا سب سے بڑا دشمن میں ہی ہوں اور اسے ٹھکانے لگا کر رہوں گا میں " حمین نے اسے یقین دہانی کروائی تھی۔۔

روحان نے اس شخص کو مشکوک نگاہوں سے دیکھا تھا کیا کہنا چاہ رہا تھا وہ۔۔

"اس لڑکی کے لیے اتنے مہربان کیوں ہیں آپ " روحان نے نہ چاہتے ہوئے بھی پوچھ لیا تھا۔۔

" صرف اس کے لیے ہی مہربان ہوں اور ہاں کل سے فرم جوائین کر لینا امید ہے کہ ہم مل کر کام آسان کر لیں گے " حمین نے کہتے ہوئے ہاتھ بڑھایا تھا مگر چہرے پر سنجیدگی ویسے ہی تھی۔۔۔

روحان نے اسے دیکھا پھر سکے آگے بڑھائے ہاتھ کو۔۔۔

" شیور" وہ بس اتنا بول سکا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔۔

اتنے میں اسمارہ بھی اچکی تھی۔۔۔

دونوں کی نظریں ملی تھیں مگر پھر دونوں نے ایک دوسرے کو اچھی خاصی نفرت سے گھورا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں بہن بھائی وہاں سے نکل چکے تھے۔۔۔۔

****

#نیکسٹ ڈے ##

خان خاندان کی ایک بار ساخت ہل چکی تھی ایک بار تب ہلی تھی جب آسیہ بیگم کا قتل ہوا تھا اور آج اسکے بعد دربارہ سب کچھ دہرایا جا رہا تھا۔۔۔

تب اگر کسی کا اس خاندان سے نقصان ہوا تھا تو وہ تھے افنان سکندر خان اور منال سکندر خان دوبارہ وقت کے ہاتھوں وہی شکار ہو رہے تھے۔۔۔

اُس وقت میں اگر کچھ تھا تو وہ آسیہ اور آمنہ کا مل کر کام کرنا تھا مگر اب وقت اور تھا اب ایسا کچھ نہ تھا۔۔۔

اگر آسیہ بیگم کا قتل ہوا تھا تو وہ آمنہ روحیل شاہ کی دوستی کو نبھانے سے ہوا تھا مگر آج وقت مختلف تھا۔۔

آج دوست الگ الگ تھے حتیٰ کے چاہیے دونوں کو ہی قاتل تھے مگر ایک طرف خاندان تھا تو دوسری طرف دوستی۔۔۔۔۔

صبح ناشتے کا وقت تھا اور ڈائننگ ٹیبل پر آدھی سے زیادہ کرسیاں خالی تھیں اور یہ بہت عرصے بعد ہوا تھا۔۔۔

افنان،عائشہ ،چچی اور ریاست خان ناشتہ کر رہے تھے وہ تو اب بہت چپ رہنے لگے تھے مگر کھانے کے وقت وہ ضرور سب کے ساتھ موجود ہوتے تھے۔۔۔

منال نیچے آئی تھی آج وہ بلیک سوٹ میں تھی ہاتھ میں ہمیشہ کی طرح گھڑی ڈالے ،بالوں کو کھلے چھوڑا ہوا تھا گلے میں سرخ رنگ کا مفلر لیے وہ بلکل تیار کھڑی تھی۔۔۔

ان تینوں نے اسے ایک نظر دیکھا تھا افنان مسکرایا تھا۔۔

منال نے اسکی مسکراہٹ کو اچھنبے سے دیکھا تھا اور اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔۔

" یہ کیا تھا " منال نے چائے لیتے پوچھا تھا

" اج کالے رنگ کی پھر سے شامت کیوں آئی ہے " افنان نے مسکراتے کہا تھا۔۔

" اب تو اتنے عرصے بعد پہنا ہے بس کر دیں یار " منال نے تنگ آتے کہا تھا۔۔

جس پر ریاست خان بھی مسکرائے تھے۔۔۔

جبکہ عائشہ خاموشی سے ان دونوں بہن بھائیوں کو دیکھ رہی تھی منال نے ایک نظر عائشہ کو دیکھا جو اسے دیکھ کر ویسے ہی سنجیدگی کی مورت بن جاتی تھی۔۔۔

پہلی بار اس نے عائشہ کو روتے ہوئے دیکھا تھا اپنے بھائی کے لیے اور آج وہی لڑکی منال کو بری نظروں سے دیکھتی تھی۔۔۔منال بس سوچ سکی تھی۔۔۔

" دانین اور دعا کہاں آنٹی" منال نے اپنی چچی کو دیکھتے پوچھا تھا

" وہ کہہ رہی تھیں کہ وہ تھوڑی دیر تک خود ہی کر لیں گی ناشتہ " انھوں نے سنبھل کر جواب دیا تھا

منال نے افنان کی طرف دیکھا تھا۔۔جس نے اسے ناشتہ کرنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

خاموشی سے ناشتہ کر کے وہ سب اپنی اپنی منزل کی طرف جا چکے تھے۔۔

****

وہ آفس پہنچی تھی ہمیشہ کی طرح ہر کوئی مصروف وہ خاموشی سے سب کو کام کرتا دیکھ کر اپنے آفس کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

سامنے ہی اسے حمین نظر آیا تھا جو اس سے پہلے ہی پہنچ چکا تھا اور اپنے کیبن کے باہر کھڑا وہ سجل کو کچھ بتا رہا تھا۔۔۔

ان دونوں کو منال نے دیکھا کم اور گھورا زیادہ تھا اور یہ غیر ارادی طور پر تھا۔۔

" اسلام علیکم میم!! سجل نے سنبھلتے کہا تھا۔۔

منال خاموشی سے گلاس ڈور اوپن کرتے اپنے کیبن کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

سجل منال کے کیبن میں آئی تھی۔۔۔۔

" وہ کونسٹرکشن سائٹ پر کوئی مسئلہ ہوا ہے " سجل نے منال کو دیکھتے کہا تھا

" کیسا " وہ یکدم پریشان ہوئی تھی

" پتا نہیں کونسٹرکشن رکوا دی ہے کچھ دنوں کے لیے کہہ رہے ہیں کہ الیگل پلیس ہے اور وہ ابھی بولتی کہ منال بولی تھی.."

" میرے پاس ایسا کچھ کیوں نہیں آیا "؟ منال نے غصے سے پوچھا تھا

" نہیں میم ایکو میل سینڈ کی ہے میں نے آپ نے شاید دیکھی نہیں " سجل نے اسکے آگے لیپ ٹاپ کرتے کہا تھا۔۔

منال لب بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

اس نے سامنے کیبن میں حمین کو دیکھا تھا جو اپنے کام میں مصروف تھا۔۔

" تو جس نے اس زمین کے کاغذات ریڈی کروائے تھے اور اسے خود انویسٹیگیشن کی تھی وہ اندھے تھے کیا اور شیری کہاں ہے بھیجو اسے " منال نے کہتے اپنا لیپ ٹاپ اون کیا تھا ۔۔

اتنے میں شیری آیا تھا جو کہ کونسٹرکشن سائٹ کو لیڈ کرتا تھا۔۔

" منال نے اسے غصے سے دیکھا تھا

" کیا ہے یہ سب آر یو بلائنڈ "؟ منال نے اس کے سامنے ایک پیپر رکھتے کہا تھا۔۔

" میم ہم نے پورا انویسٹیگیٹ کیا تھا سر حمین خود بھی گئے تھے ہمارے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو لیٹر آیا ہے آپ دیکھ لیں بے شک " اس نے ایک فائل منال کی طرف بڑھائی تھی

منال نے وہ فائل پکڑتے سکا جائزہ لینا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔

اتنے میں حمین اسکے کیبن کی طرف آیا تھا۔۔۔

حمین نے شیری کو اشارے سے جانے کا کہا تھا۔۔۔

منال نے اس کی جانب دیکھا تھا جو کہ اب اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

" کیسی ہو "

" پہلے جیسی نہیں" منال نے تن کے جواب دیا تھا۔۔۔

جس پر حمین بے ساختہ مسکرایا تھا۔۔

" اگر میں تمہاری انویسٹ کی ہوئی رقم واپس کردوں تو " منال نے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا

" تو ؟ حمین نے اسکو بغور دیکھتے کہا تھا مسکراہٹ سمٹ گئی تھی

" تو تم یہاں سے چلے جاؤ گے؟ لہجہ سادہ تھا مگر بات سادہ نہیں تھی۔۔۔

" تم جانتی ہو ہماری پرسنل لائف اور پروفیشنل لائف الگ الگ ہے تو پھر یہ سب کیوں " حمین نے نرمی سے پوچھا تھا

" میری پرسنل لائف میں تم نہیں آتے " منال نے اپنی آواز نیچی کرتے کہا تھا

" ابھی میں پروفیشنل لائف میں بھی نہیں آیا اگر آیا ہوتا تو یہ مسئلہ ہوتے ہوئے تمہاری کمپنی کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتا کروڑوں روپے کے بدلے کروڑوں روپے نہیں ہوتے منال کمپنی کی ساخت ہوتی ہے یہ بزنس ہے " حمین کا غصہ ساتوں آسمان پر پہنچا تھا۔۔

" اوہ تو یہ ساخت ہلانے آئے ہو " منال نے اسی کے غصے کے مقابل غصے سے کہا تھا

" اگر ہلانی ہوتی تو ایک پل میں ہلا دیتا میرے لیے یہ سب مشکل نہ ہوتا " حمین نے اسے جیسے کچھ باور کروانا چاہا تھا

" دشمن بن کر آئے ہو تم میری پرسنل اور پروفیشنل لائف دونوں میں اور ابھی بھی تم مجھ سے یہ ایکسپیکٹ کرتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ چلوں " منال نے حیرت سے اسے کہا تھا

" میں وضاحت نہیں دوں گا مگر اتنا بتا دیتا ہوں جب تک میں نہ چاہوں نہ تو تم مجھے اپنی پرسنل لائف سے نکال سکتی ہو اب اور نہ ہی پروفیشنل لائف سے "

منال نے سرد سانس خارج کی تھی۔۔

یہ شخص اسے ہمیشہ بے بس کر دیتا تھا۔۔۔

" یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے سونیہ مرزا نے کرایا ہے جو بھی کروایا ہے مگر ہمارے پاس سب کاغزات موجود ہیں جلد ہی کونسٹرکشن سائٹ پر کام دوبارہ شروع ہو جائے گا " حمین کہتا اٹھا تھا

"کب تک ؟ منال نے کھڑے ہوتے پوچھا تھا

حمین مڑا تھا۔۔

"جب تک میں چاہوں گا " اگر وہ غصہ دلا رہی تھی تو اسے بھی دلانا آتا تھا۔۔۔۔

وہ غصے سے نکل گیا تھا باہر منال بس اسے جاتا دیکھتے رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

****

اسمارہ نے اپنا ایک لیگل فرم سٹارٹ کیا تھا جسے شروع کیے ابھی کچھ وقت ہوا تھا۔۔۔یہ کیس وہ اپنے طور پر کر رہی تھی۔۔۔وہ اپنے کیبن میں بیٹھی بری طرح ایک کتاب پکڑے کچھ پوائینٹس ہائی لائٹ کرنے میں مصروف تھی اتنے میں اس کے گلاس ڈور پہ کوئی نمودار ہوا تھا۔۔

سکن کلر کی ٹی شرٹ اور بلیو جینز پہنے وہ اسکے اشارے کا منتظر تھا اسمارہ تو اسکا حلیہ دیکھ رہی تھی جب کچھ دیر تک اس نے کوئی اشارہ نہ کیا تو وہ خود ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہو چکا تھا۔۔۔

روحان نے بھی ابھی تک کوئی الفاظ ادا نہیں کیے تھے۔۔۔

" یہ کیا حلیہ ہے آپکا فرم میں آنے کا " اسمارہ نے قدرے سنبھلتے کہا تھا۔۔

" کیا ہے ڈیشنگ تو لگ رہا ہوں " روحان نے ناک چڑھاتے کہا تھا۔۔۔

" اسے ڈیشنگ نہیں ڈیش کہتے ہیں ورکنگ پلیس پر کوئی ڈھنگ کے کپڑے پہنے جاتے ہیں " اسمارہ نے اب کی بار کتاب کو بند کیا تھا۔۔۔

" کیوں جی نیت خراب ہو رہی ہے اتنا ہینڈسم بندا دیکھ کر " اس نے بنا لحاظ کے بولا تھا

اسمارہ چڑ کے رہ گئی تھی۔۔

" دیکھو ایک تو" language " سہی کر لو اپنی اور دوسرا اپنا حلیہ " اسمارہ نے اب کی بار اپنا غصہ کنٹرول کرتے بڑی نرمی سے کہا تھا

" آپ نے میرا رشتہ تھوڑی نہ لینا ہے عجیب ویسے جس طرح کی اپکی باتیں ہیں اپکو کو وکیل نہیں رشتے کروانے والی ہونا چاہیے تھا اور میرج بیورو کھولنا چاہیے تھا نہ کہ لیگل فرم!! روحان نے اب کرسی پر بیٹھتے کہا تھا۔

"You are my employee remember that "

اسمارہ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر پیوست کرتے کہنیاں میز پہ رکھتے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" اپکو کیا لگتا ہے مجھے نوکری کی تلاش تھی ؟" روحان سنجیدہ ہوا تھا

" بلکل " اسمارہ نے بے جھجھک کہا تھا

" میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ مجھے کتنا پیسہ دینے والی ہیں یا مجھے آپکی فرم کے لیے کیا کرنا ہے " روحان سنجیدہ تھا

اسمارہ اسکا رویہ بدلہ نوٹ نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔

" اپکو فری میں جاب مل رہی ہے اور کیا چاہیے!! اسمارہ نے مسکراتے کہا تھا

" جانتا تھا یہی سوچ کی مالکن ہونگی آپ پر پتا ہے مجھے آپ پر کوئی یقین نہیں ہے میں اپنے مشن کے لیے جان لے بھی سکتا ہوں اور دے بھی اور رہی بات نوکری کی تو میں کم ظرف لوگوں سے واسطہ نہیں رکھتا " روحان کہتے اٹھا تھا

اسمارہ کو واقعی کچھ غلطی کا احساس ہوا تھا

" کدھر جا رہے ہو " اسمارہ نے کھڑے ہوتے پوچھا تھا

" آپکی نوکری اپکو مبارک آئندہ میری ماں کو اپنی شکل نہ دکھایئے گا پراسیکیوٹر ورنہ اچھا نہیں ہو گا پھر " وہ مڑتے غصے سے کہہ رہا تھا

" اوکے فائن تمہیں جیسے انا ہے او مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا " اسمارہ نے اب نارمل انداز میں ہاتھ کھڑے کرتے کہا تھا

روحان نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

" میں اپکا ایمپلائے نہیں ہوں بس جب تک یہ کیس ہے تب تک ہم ایک ساتھ کام کریں گے اس کے بعد آپ اپنے راستے اور میں اپنے " روحان نے شرطیہ کہا تھا

اسمارہ اسے دیکھ رہی تھی اور دل میں سوچ رہی تھی

کہ اب میں کیا کہوں تمہیں !! لیکن دل وقت اسے اپنے آپ پر قابو پانا تھا برداشت کرنا تھا اس انسان کو مجبوری تھی اسکی۔۔۔

روحان نے اسے خاموش پاکر ابرو اچکائے تھے۔۔

" اوکے اور کوئی فرمائش" اسمارہ نے اسے دیکھتے کہا تھا دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔

" وقت کے ساتھ ساتھ بتا دوں گا " اس نے ہلکے سے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے کہا تھا ۔۔۔

اسمارہ کو لگا تھا کہ اللہ نے اس شخص کو اسکی آزمائش کے لیے بھیجا تھا۔۔۔

" اب کام کریں " اسمارہ نے ایک ہاتھ ٹیبل پر رکھتے کہا تھا

" ساتھ چائے منگوا لیں میرا موڈ خراب کر دیا ہے آپ نے " روحان نے اب کرسی پر بیٹھتے کہا تھا

لڑکیوں سے زیادہ نکھرے ہیں اسکے !! اور ہمیشہ کی طرح وہ بس سوچ سکی تھی۔۔۔

اسکی خاموشی پر روحان نے اسمارہ کو دیکھا تھا۔۔

" ارے کیوں نہیں چائے کے ساتھ بسکٹ بھی " اسمارہ نے جھٹ سے اپنے منہ کا زاویہ بدلا تھا۔۔

##

افنان آج خان گروپ انڈسٹری گیا تھا جو ایک وقت میں وہ شانزیب صاحب کی تھی لیکن بہت پہلے ہی وہ انڈسٹری سے دستبردار ہو چکے تھے وہ انڈسٹری شانزیب شاہ اور انکے دوست سہیل شاہ کی پارٹنرشپ سے چل رہی تھی مگر کچھ وقت بعد شانزیب صاحب نے پارٹنرشپ ختم کر لی تھی۔۔۔

افنان اکیلا گیا تھا وہاں وہ زرینہ شاہ کا پتہ لینا چاہتا تھا۔۔۔

چونکہ یہ بہت عرصہ کی بات تھی مگر ریکارڈ لینا اسکے لیے مشکل نہیں تھا۔۔۔۔

وہ سیدھا سہیل شاہ کے پاس گیا تھا۔۔۔۔۔

" اسلام علیکم انکل " سہیل شاہ نے ابرو آچکا کر اسے دیکھا تھا حیرت ہوئی تھی افنان کو یہاں دیکھ کر مگر پھر بھی وہ مسکرائے تھے۔۔۔

" او ایس پی صاحب کیسے ہو " سہیل شاہ گلے ملتے بولے تھے۔۔۔

" الحمدللہ آپ کیسے ہیں " افنان سکندر اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھا تھا۔۔

"مجھے آپکی ایک ہیلپ چاہیے تھی " افنان جو کہ اپنی وردی میں نہ تھا سادہ سے حلیے میں تھا ،بلیک پینٹ شرٹ میں ،بال سیدھے جیل سے سیٹ کیے ہوئے تھے۔۔۔

وہ منال سے زیادہ پر کشش شخص تھا ہاں وہ اپنی بہن سے زیادہ خوبصورت تھا ،لہجے میں مٹھاس تھی اسکے لیکن وہ صرف انکے لیے ہوتی جو اسکے عزیز ہوتے۔۔۔۔

اس کے اپنوں نے کبھی اسے غصے میں نہ دیکھا تھا وہ منال کے مقابل نرم طبیعت کا انسان تھا وہ انتظار کرنا جانتا تھا ،وہ اپنے پلینز کو صرف اپنے دماغ تک محدود رکھتا تھا۔۔۔

سہیل شاہ کو وہ حیرت میں مبتلا کر رہا تھا آج تک اس نے ادھر کا رخ نہیں کیا تھا تب بھی نہیں جب شانزیب شاہ یہاں تھا

" ہاں کیوں نہیں" سہیل شاہ ں مشکل مسکرائے تھے۔۔وہ کافی زیادہ عمر ہونے کے باوجود بھی درمیانی عمر کے معلوم ہو رہے تھے کچھ بال سفید تھے تو اندر سیاہ بھی تھے جو انکی شخصیت کو الگ ہی روپ دے رہے تھے۔۔۔

" مجھے زرینہ شاہ کا پتا چاہیے تھا افنان نے بنا کسی ہچکچاہٹ کے کہا تھا۔۔

سہیل شاہ کا سانس جیسے ہوا میں ہی رہ گیا تھا۔۔۔اتنے سالوں بعد زرینہ شاہ کا نام سنا تھا ،اتنے سالوں بعد کوئی انکا پتہ جاننا چاہ رہا تھا سوائے انکے ،،انھوں نے اسکے سوال کا جواب دینے سے پہلے انٹرکام اٹھایا اور چائے منگوائی تھی !!

" کون زرینہ ؟؟ وہ زرا سمبھل کر بولے تھے۔۔۔"کیا آپ واقعی نہیں جانتے " افنان نے سخت تاثرات سے پوچھا تھا

" خیریت تمہیں ان سے کیا کام پڑ گیا اور ویسے بھی اب تک تو وہ مر چکی ہو گی " سہیل شاہ روانگی سے کہہ گئے تھے

" اپکو کس نے کہا " افنان کی نظریں سامنے بیٹھے شخص پر مرکوز تھیں۔۔

" دراصل میں بھی پتہ کروانے کی کوشش کی تھی مگر مجھے خبر یہی ملی کہ وہ مر چکی ہے اور وہ اس گھر میں نہیں ہیں جہاں کا پتہ ہمارے پاس ہے " سہیل شاہ نے سنبھلتے کہا تھا

افنان نے کچھ دیر کی خاموشی اختیار کی تھی۔۔۔

" تمہیں کوئی کام ہے اس سے " سہیل شاہ نے دوبارہ جاننے کی کوشش کی تھی۔۔

" کیا آپ نہیں جانتے اسکا کیس ری اوپن ہوا ہے " افنان جانتا تھا ایسا ہو نہیں سکتا کہ شانزیب شاہ کی زندگی میں اتنا پڑا کوئی طوفان آیا ہو اور اسے معلوم نہ ہو ....

" نہ،نہیں یہ کب ہوا " سہیل شاہ حیرانگہ کی آخری حد تک تھے۔۔۔

جبکہ افنان نہ تھا۔۔۔

" ہمم، چلیں میرے انے کا کوئی فایدہ تو ہوا اپکو " افنان نے کہتے انکے آفس کا جائزہ لیا تھا بڑا سا کمرہ تھا سامنے کمپنی کا لوگو تھا وہ کیمرہ ڈھونڈنے کی کوشش میں تھا مگر یہاں اسے کوئی کیمرہ نظری نہیں آیا تھا میز کے دوسری جانب سہیل شاہ بیٹھا تھا۔۔۔۔

" وہ عورت اگر زندہ ہوتی بھی تو جھوٹ ہی بولتی جانتے ہو تم پہلے بھی کتنی کوشش کی تھی اس نے یہاں تک کہ تمہاری ماں .." ابھی سہیل شاہ بولتے کہ افنان بھڑکا تھا۔

" بس ، آپ بھولیں نہیں کہ آپ کس کے بارے میں بات کرنے جا رہیں ہیں کم از کم میری ماں کے بارے میں بولنے سے پہلے ضرور سوچا کریں " افنان کی آواز میں اچانک دباؤ آیا تھا۔۔۔

چہرہ سرخ ہونے لگا تھا رگوں کا تناؤ بڑھ گیا تھا۔۔۔

" نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا جو تم سمجھ رہے ہو " سہیل شاہ نے اسے ٹھنڈا کرنے کی غرض سے بولنا چاہا تھا۔۔

" آپکا جو بھی مطلب ہو پر میں یہ برداشت نہیں کر سکتا ؛خیر میں چلتا ہوں " افنان اٹھا تھا ۔۔

" اگر تمہیں زرینہ شاہ کے بارے میں کچھ پتا چلے تو بتانا " سہیل شاہ نے اسکے ساتھ ہی ہنی۔کرسی سے اٹھتے کہا تھا۔۔

" اپکو تو ان پر یقین ہی نہیں ہے پھر کیوں " افنان نے ترچھی نگاہوں سے پوچھا تھا۔۔۔

سہیل شاہ نے با مشکل تھوک نگلا تھا۔۔۔

" ہاں پر اس نے ہم پر جو الزام لگایا ہے اسکا حساب بھی تو لینا ہے نہ " سہیل شاہ نے قدرے غصے سے کہا تھا۔۔۔

" حساب تو سب سے لیا جائے گا اس بار آپ پریشان نہ ہوں "

جس پر سہیل شاہ نے خاموش رہنے میں ہی بھلائی سمجھی تھی۔۔۔

" چائے نہیں آئی ابھی تک " افنان نے مسکراتے پوچھا تھا

" اوہ ہاں میں دوبارہ کہتا ہوں " وہ انٹرکام اٹھاتے برسے تھے۔۔۔۔۔

وہ دونوں خاموش تھے ،، سہیل شاہ کو اسکی آمد ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

اتنے میں ملازم دو کپ ٹرے میں رکھے لے کر آیا تھا وہ جیسے میز تک قدم بڑھا رہا تھا کہ افنان نے اپنا پاؤں آگے کر کے اسکے کی ٹانگ پر ٹھوکر لگائی تھی جس سے اس کا توازن بگڑا تھا چونکہ اسکا رخ میز کی طرف اور سہیل شاہ کی طرف تھا چائے ان پر گر چکی تھی

۔۔۔

وہ بری طرح برہم ہوئے تھے چائے ان کے کپڑوں پہ گری تھی گرم چائے انکے جسم کو بھی جھلسا گئی تھی وہ اچانک کھڑے ہوئے تھے اور ایک زناٹے دار تھپڑ ملازم کو لگا چکے تھے

۔۔۔۔

افنان چہرہ نیچے کر گیا تھا۔۔۔۔۔

" Sorry sir"

وہ ابھی کہہ رہا تھا کہ سہیل شاہ چلائے تھے۔۔۔

"Get out from my office "

وہ چکاتے واشروم کی طرف بڑھے تھے ملازم نے افنان کو شکوہ کن نظروں سے دیکھا تھا مگر وہ اسے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔۔۔خاموشی سے وہ باہر کو نکل گیا تھا۔۔۔

افنان اٹھا تھا اپنی جگہ سے سامنے لگی ایل سی ڈی جو کہ سہیل شاہ کی کرسی کے سامنے والی دیوار پر لگی تھی جہاں سے پورے کمرے کا منظر با آسانی دیکھا جا سکتا تھا اس ایک سی ڈی کے نیچے وہ خفیہ میگنیٹک کیمرہ لگا چکا تھا۔۔۔

اپنا کام کرنے کے بعد وہ سہیل شاہ کے باہر نکلنے سے پہلے ہی جا چکا تھا۔۔۔

****

منال اپنے آفس میں بیٹھے فائلز پکڑے بری طرح ان میں غرق تھی۔۔حمین جا چکا تھا اسکے بعد اسے وہ نظر نہیں آیا تھا وہ دس ٹائم میں سب سے پہلے صبح آفس پہنچا ہوتا تھا اور بعد میں جہاں غائب ہوتا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

وہ وقفہ بہ وقفہ اسکے کیبن کی طرف دیکھتی ،یہ سب انجانے طور پر تھا۔۔۔۔

وہ دل میں ہی ایک نئے گلٹ کا شکار ہوگئی تھی کہ شاید وہ حمین سے زیادہ بد تمیزی کر جاتی ہے۔۔۔یونہی جیسے اس نے نظریں اٹھائی تھی وہ اسے اپنے کیبن میں داخل ہوتا نظر آیا

تھا۔۔نظر ایک بار ٹھہری تھی آنکھوں کی چمک دوبارہ رونما ہوئی تھی جیسے کوئی پسندیدہ منظر دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔

جبکہ وہ اپنے پی اے سے بات کرنے میں مصروف تھا چابیاں میز پر رکھتے وہ کوئی پروجیکٹ کھول رہا تھا جس کے بارے میں اسے آگاہ کر رہا تھا شاید۔۔۔۔

نظریں مرکوز تھیں۔۔۔۔

اپنی باتیں یاد کرتی ایک بار پھر وہ شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔اس نے کیا نہیں کیا تھا اسکے لیے اسکی کمپنی کو بچایا اسے بے عزت کرنے سے بچایا۔۔۔اور وہ اسے ہی چھوڑ جانے کا کہہ رہی تھی۔۔۔۔

"اور اگر وہ واقعی چلا گیا تو۔۔۔۔۔"

یہ سوچتے اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔۔پاس پڑا پانی کا گلاس وہ پورا انڈیل چکی تھی۔۔۔اس نے دوبارہ اپنا دھیان فائلز پر لگانا شروع کیا تھا۔۔۔

****

صارم تھکا ہوا گھر میں داخل ہوا تھا جہاں سب ہی اسے لاؤنج میں بیٹھے نظر آئے تھے وہ بھی مسکراتا انکے پاس پہنچ گیا تھا وہ تھکا ہوا بال بکھرے ہوئے ،کوٹ بازو پر لٹکائے وہ الگ ہی نکھرا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔وہ ایک خوبصورت مرد تھا جسے دیکھ کر دوبارہ دیکھنے کو جی چاہتا تھا۔۔سب اسے دیکھ کر مسکرائے تھے۔۔۔

" اللہ خیر اگر آپ جلدی گھر تشریف لے آئے ہیں " زید نے اسے بیٹھتے دیکھتے کہا تھا۔۔

" اوہ آپ کون " صارم نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا تھا

سب کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔

زید نے ناک چڑھائی تھی۔۔۔

" یہ زید کی شادی کب کر رہے ہیں آپ کوئی بات ہی نہیں دوبارہ" صارم نے چیلنجنگ نگاہوں سے اسے دیکھتے کہا تھا جبکہ زید کی مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔۔۔

" یہ مانے تو ہی نہ " اب کے بار اکبر خان بولے تھیں۔۔۔

زید نے صارم کو گھورا تھا۔۔۔

" ویسے میں نے بھی ایک لڑکی اس کے لیے دیکھی ہے " صارم کچھ سوچتے بولا تھا۔۔

زید نے آنکھیں سکیڑی تھیں حیرت سے۔۔۔

" واہ کون ہے پھر وہ " اکبر صاحب نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

" گیس کریں " صارم نے سب کو حیرت میں مبتلا کیا تھا سب کو۔۔۔

" دانئین ؟" اکبر خان نے اپنے دل کی بات کی تھی۔۔۔

جس پر افان جو کہ چائے کا گھونٹ لے رہا تھا وہ گلے میں اٹک گیا تھا۔۔۔

سب نے اسکی طرف دیکھا تھا صارم نے پہلے تو حیرت سے دیکھا تھا اسے۔۔پھر کچھ یاد آنے پہ اسے سمجھ اچکی تھی۔۔۔

اکبر خان کی بات پر سب حیرت میں مبتلا ہوئے تھے۔۔۔

" پر اسکا رشتہ تو بچپن سے طہ ہے " ولی خان بولے تھے اب کی بار۔۔۔

" نہیں! وہ ختم ہو گیا ہے منال نے ختم کروا دیا تھا وہ ،وہ ایک گھٹیا قسم کا شخص تھا جو خود گرا ہو وہ کسی کو کیا سمبھال سکتا ہے " اکبر خان غصے سے بولے تھے۔۔۔

ایک لمحے کو سب خاموش ہوئے تھے۔۔۔۔

" نہیں دادا جان ! وہ بھی ٹانکا کہیں فٹ کر لیں گے مگر فلحال میں کسی اور کی بات کر رہا ہوں " صارم نے سنبھلتے کہا تھا۔۔۔

" اب بولو گے کس کی " اکبر خان چڑے تھے اب انکی سوچ کو بھی جھٹلایا تھا اس نے۔۔

ابھی وہ بولتا کہ زید بولا تھا اسے صارم پر کسی قسم کا یقین نہیں تھا کہ وہ کیا بکتا اس لیے خود ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

" پہلی بات یہ کہ مجھے ابھی شادی کرنی نہیں اور جب کرنی ہوگی میں بتا دوں گا کس سے کرنی ہے سو میری گزارش ہے کہ میرے لیے لڑکیاں پسند کرنا بند کر دیں میں اپنی مرضی سے شادی کرنا چاہتا ہوں " زید کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا۔۔۔

یہ دوسری چڑیا تھی اس گھر کی عائشہ کے بعد جو کسی سے اونچی آواز میں بات نہیں کرتا تھا اسے بھی پر لگ چکے تھے۔۔۔

سب نے حیرت سے اس ڈاکٹر صاحب کو دیکھا تھا جو معصومیت کی مثال تھا کم از کم اس سے تو کسی نے امید نہیں رکھی تھی جبکہ صارم سے ضرور کسی بھی قسم کی الٹی حرکت کی امید کی جا سکتی تھی۔۔۔۔

افان کا تو منہ کھل گیا تھا۔۔۔۔

صارم کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی اسے اتنے دنوں سے وہ خاموش دیکھ رہا تھا اس کی وجہ بھی وہ جان چکا تھا۔۔۔

" کون ہے وہ " اکبر خان کی سنجیدگی بھری آواز گونجی تھی جبکہ سب کی مسکراہٹ سمٹ چکی تھی۔۔۔

زید کا دل کیا تھا آج صارم کی گردن مروڑ دے۔۔۔۔

وہ پھر بھی خاموش رہا تھا۔۔

" تم سے کچھ پوچھا ہے " ولی خان بولے تھے اب کی بار۔۔۔

زید نے انکھیں میچی تھیں۔۔۔

" کولیگ ہے" زید نے آخر بول دیا تھا جبکہ کولیگ کا تو فلحال اتا پتا بھی نہ تھا کہ وہ پھول برساتی ہے یا جوتے۔۔۔۔۔

" کیا بیک گراؤنڈ ہے اسکا " اکبر خان کی سوئی جہاں اڑنی تھی اڑ گئی تھی۔۔۔

" کوئی نہیں ہے اسکا " زید نے با مشکل تھوک نگلتے کہا تھا بہت اچھے سے جانتا تھا وہ اپنے گھر والوں کو۔۔۔

" پھر تم بھی اسکے نہ ہی رہو تو بہتر ہے" اکبر خان کہتے اٹھ کر جا چکے تھے۔۔۔

زید کا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا۔۔

سب گھر والے اٹھ کر جا چکے تھے سوائے صارم اور افان کے۔۔۔

جیسے ہی سب آنکھوں سے اوجھل ہوئے تھے زید نے آگے بڑھتے ایک زوردار مکا صارم کے منہ پر مارا تھا۔۔۔

افان جبکہ اپنی جگہ پہ ٹھہر گیا تھا۔۔۔

" یار رک تو سہی " صارم نے اپنا ہاتھ آگے کرتے اسے رکنے کا کہا تھا اور ساتھ ہنس رہا تھا۔۔۔

افان تو ان دونوں کو دیکھ کر اب نارمل تھا۔۔۔واضح تھا اگر یہ حرکت صارم دلاور خان کے ساتھ کوئی اور کرتا تو وہ آگے سے اسکا جبڑا توڑ دیتا مگر یہ زید ولی خان تھا۔۔۔

" تمہیں اس لیے بتایا تھا کہ تم طوفان کھڑا کر دیتے " زید کی رگوں کا تناؤ بڑھ چکا تھا۔۔۔

" کم عقل انسان میں نے تمہارا بھلا کیا ہے " صارم نے اپنا چہرہ صاف کرتے کہا تھا ایک نشان اسکے گال پر چھوٹ چکا تھا

" اسے بھلا کہتے ہیں " زید چینخا تھا۔۔۔

" دیکھو جیسی تمہاری حرکتیں ہیں نہ دادا جان کو باتیں ہضم کرنے میں وقت لگے تھا اب دیکھو آدھی بات پتا چلی ہے ابھی تو طلاق یافتہ والی بات پتہ چلنی ہے تو ایک طوفان اور آئے گا پھر آہستہ آہستہ منا لیں گے پریشاں کیوں ہو رہا ہے۔۔۔"صارم نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا تھا جو کہ زید نے جھٹک دیا تھا۔۔۔

" جو بھی ہے ابھی تمہیں یہ بات نہیں کرنی چاہیے تھی وہ مجھ سے اب ناراض ہوگئے ہیں " زید نے دوبارہ بیٹھتے کہا تھا۔۔۔

افان تو بس سن سن کے حیران ہو رہا تھا جس کی موجودگی کو وہ دونوں فراموش کر چکے تھے

۔۔۔۔

" ہاں تو کب تک رہ سکتے ہیں ڈونٹ وری " صارم نے صوفے سے ٹیک لگاتے کہا تھا۔۔۔

زید نے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

" اتنی زور سے مارا ہے تم نے۔۔۔ نظر لگا دی لوگوں نے میرے حسین چہرے کو " صارم نے اپنی گال پر ہاتھ لگاتے کہا تھا۔۔۔

" کیا چیزیں ہیں آپ دونوں " افان جو کہ کب سے برداشت کر رہا تھا اب بولا تھا۔۔

وہ دونوں اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

" مطلب میری محبت پہ کیسے آپ نے مجھے ٹھٹک دیا تھا اور انکی محبت پر کیسے رشتہ کروانے والی آنٹی بن رہے ہیں " افان نے صارم کی طرف غصے سے دیکھتے کہا تھا۔۔

" آپ کسی کی منگ پر نظر رکھ کر بیٹھے تھے۔۔۔"صارم نے اسے جتاتی نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔

" محبت یہ سب نہیں دیکھتی بھائی " افان نے آنکھیں گھماتے جیسے کوئی قول بتایا تھا۔۔۔

جس پر صارم مسکرا دیا تھا آنکھوں کے آگے ایک چہرہ لہرایا تھا غصے سے بھرا وہ چہرہ اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

اس کی مسکراہٹ پر زید اور افان نے اسے گھورا تھا۔۔۔

" اب کوئی نئی خرافات سوچ رہا ہے یہ " زید غصے سے کہتا اٹھا تھا۔۔۔

" استغفرُللہ " صارم نے پیچھے سے زور سے کہا تھا۔۔۔

" اپ تو اپنی منگ کو بہت سیریس لیتے ہیں " افان نے قدرے بہتر لہجے سے کہا تھا صارم کے ڈر سے ورنہ اسے منال سے حد درجے کی نفرت تھی۔۔۔

" وہ نون سیریس چیز ہے بھی نہیں" صارم نے اپنا موبائل جیب سے نکالتے کہا تھا۔۔۔۔

" آپ ان سے محبت کرتے ہیں یا بس بچپن سے رشتہ طہ ہے تو بس وہی " افان کو دلچسپی ہوئی تھی۔۔۔

صارم منال کا لاسٹ سین چیک کر رہا تھا افان کی بات پر اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا

" مجھے ہر اپنی چیز اور اپنے سے جڑے رشتوں سے بے پناہ محبت ہے جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے " صارم نے جیسے اعلان کیا تھا۔۔۔

" ہاں پر پھر بھی ضروری تو نہیں کہ۔۔۔۔"افان آگے بھی کچھ بولنا چاہتا تھا۔۔۔

" وہ میری امانت ہے اور امانت میں خیانت نہ میں کرتا ہوں اور نہ مجھے پسند ہے " صارم نے افغان کی نظروں میں نظریں گاڑتے کہا تھا۔۔۔

افان نے صارم کی نظروں میں دیکھا تھا جہاں منال سکندر خان سے عشق ٹھاٹھے مار رہا تھا کیا غرور تھا، کیا مان تھا اور یہ مان منال سکندر خان کو ہی رکھنا تھا۔۔۔

" چلو میں چلتا ہوں بہت تھک گیا ہوں یار آج پھر کبھی میری محبت کی داستاں سن لینا "
صارم مسکراتے ہوئے اٹھا تھا۔۔۔

جس پر افان کچھ سوچ میں مبتلا تھا۔۔۔۔

صارم مڑا تھا اسے خاموش دیکھ کر۔۔۔۔۔

" میری محبت سمجھو اسے نہ کہ میری بچپن کی منگیتر ،اسکی عزت اس دنیا پر فرض ہے
کیونکہ وہ صارم دلاور خان کی محبت ہے " صارم کہتا آگے بڑھ گیا تھا یہ کہنے کی وجہ افان کی
منال سے نفرت تھی۔۔۔۔

" بھائی وہ آپکی محبت ڈیزرو نہیں کرتی " افان بس سرگوشی کر سکا تھا۔۔۔۔

****

منال تقریباً 7 بجے کے قریب گھر پہنچی تھی۔۔۔

وہ جیسے گاڑی سے باہر نکلی تھی سامنے عائشہ کو پایا تھا جو کہ گارڈن میں ٹہل رہی تھی چہرہ سفید ہوا تھا۔۔۔

منال نے اسے غور سے دیکھا تھا اسکا دل کیا کہ چپ کر کے گزر جائے مگر پھر کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا کہ یہ شاید افنان ٹھیک نہیں ہے اس لیے۔۔۔

وہ اندر کی جانب جانے کی بجائے عائشہ کی طرف آئی تھی۔۔۔

" کیا ہوا ہے اپ ٹھیک ہیں " منال نے قدرے نرم لہجہ کرتے پوچھا تھا دنیا بھر کی مٹھاس شامل کرنے کی پوری کوشش کی تھی اس نے۔۔۔

عائشہ نے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔اسے دیکھ کر فلحال اس کے دل نے یہی کہا تھا

" اتنی بری بھی نہیں ہے "

مگر اگلے ہی پل عائشہ کو اس کی نظروں کی چبھن محسوس ہوئی تھی جو کہ سخت عاجز تھیں

۔۔۔

" کچھ نہیں" عائشہ نے بھی سخت لہجے سے جواب دیا تھا جبکہ دل بری طرح گھبرا رہا تھا۔۔۔

منال جانتی تھی آج افنان نے گھر نہیں آنا اسی لیے وہ اسکا حال پوچھنے آگئی تھی۔۔۔

" بھائی آج لیٹ آئیں گے آپ کو کوئی مسئلہ ہے تو بتا دیں انھوں نے آپ کا خیال رکھنے کا کہا تھا " وہ بھی منال تھی اس کے لہجے کے مطابق اس نے بھی احسان جتا دیا تھا۔۔۔۔

عائشہ نے اسکی طرف دیکھا تھا سفید رنگ کا تھری پیس آفس سوٹ پہنے وہ جچ رہی تھی سیاہ بڑی آنکھیں جو کسی کو بھی دیکھتی تو اگلا پل کو کنفیوز ضرور ہوتا ،انکھوں سے سوال پوچھنے کا ہنر تھا اس میں۔۔۔سیدھے بال جو کہ پیچھے کو کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔ہمیشہ کی طرح گلے میں "M" نام کا پینڈینٹ جس کا حرف گول سی لئیر کے اندر پیوست تھا جس پہ ڈائمنڈ کے کچھ ہیرے لگے تھے۔۔ہاتھ پہ ہمشیہ کی طرح اسکے پسندیدہ برینڈ "Hagen lille" کی گھڑی تھی۔۔۔چہرے پر سنجیدگی وہ ایک میچور لڑکی تھی ایک میچور اور ینگ کامیاب بزنس وومن !

عائشہ نے پہلی بار منال کو بغور دیکھا تھا وہ آج دعوے کے ساتھ کہہ سکتی تھی کہ منال اور صارم کی جوڑی اس دنیا میں کوہ نور کے ہیرے سے بھی اعلی تھی۔۔۔۔

منال کو لگا تھا کہ آج یہ لڑکی ہل گئی ہے جو کہ پتا نہیں کیا سوچ رہی تھی۔۔۔

اور آج کی شاید یہ سب سے پہلی بڑی غلطی تھی عائشہ سے مخاطب ہونے کی۔۔۔صارم کی وجہ سے منال نے آج تک عائشہ سے فری ہونے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ صارم سے بھی وہ کترا کے بات کرتی اور عائشہ کو اس لیے کچھ نہیں کہتی تھی کہ صارم اس کو لے کر اپنی بہن کو انسیکیور فیل نہ کرے اسی لیے وہ کبھی عائشہ کے معاملات میں نہیں آئی تھی

۔۔۔۔

منال نے بے بسی سے ادھر ادھر دیکھا تھا۔۔

" میں ٹھیک ہوں بس کچھ طبیعت نہیں ٹھیک " عائشہ نے قدرے بہتر لہجے میں جواب دیا تھا

۔۔۔

" ڈاکٹر پاس چلنا ہے تو چلیں " منال نے ٹائم دیکھتے کہا تھا۔۔

" نہیں اس وقت نہیں صبح سہی " عائشہ نے ہڑبڑا کے کہا تھا

" جب طبیعت خراب ہو تب جاتا ہے انسان ہسپتال شاید " منال کی برداشت سے باہر ہو گئی تھی اسکی حرکتیں کیا بچگانہ حرکت ہے۔۔۔وہ سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

" نہیں میں ٹھیک ہوں کوئی مسئلہ ہوا تو بتا دوں گی " عائشہ اب کی بار پاس پڑی کرسی پر بیٹھی تھی۔۔۔

اچانک ہسپتال کے نام سے اسے میرب کی یاد آئی تھی۔۔۔کافی دن ہو گئے تھے اسے ملے ہوئے۔۔۔وہ اتنی مصروف ہو گئی تھی کہ اسے یاد بھی نہیں تھا کہ کوئی میرب بھی ہے۔۔۔

منال نے اپنی کنپٹی مسلی تھی۔۔کبھی کبھار وہ اپنی اس عادت سے عاجز ضرور ہوتی تھی ۔۔۔وہ پریشانی میں کبھی بھی اپنے ہوش میں نہیں ہوتی تھی۔۔وہ دکھتی نارمل تھی مگر ہوتی نہیں!!

مضبوط دکھنے والا انسان اندر سے اتنا ہی حساس ہوتا ہے ،بھیڑ میں وہ جتنا تنگ دل اور مضبوط دکھتا ہے تنہائی میں اتنا ہی حساس ہے ، چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھنٹوں سوچنا اور انھیں اپنے گلے کا کانٹا بنا لینا۔۔۔۔۔

ایک مضبوط شخص سے ہمیشہ یہ توقع کیوں کی جاتی ہے کہ وہ رو نہیں سکتا ،ہار نہیں سکتا یا اپنے اپکو مضبوط دکھاتے دکھاتے تھک نہیں سکتا۔۔۔ہم انسان ہیں ہمیں ہر وقت اللہ کی ضرورت ہوتی ہے بعض اوقات ہم بڑی مضبوطی سے اس سے مانگ رہے ہوتے ہیں تو بعض اوقات بڑی شکستہ دلی سے۔۔۔۔

منال خاموشی سے اندر کی طرف کو بڑھی تھی ہمیشہ کی طرح آج بھی خالی لاؤنج نے اسکا استقبال کیا تھا اب تو عادت سی ہو گئ تھی اسے بھی۔۔۔اتنی تھکی ہوئی تھی وہ کہ دادی کے کمرے میں جانے کا دل ہی نہیں کیا تھا اسے سب کا خیال رکھنا تھا مگر اسکا خیال کسے تھا یہ سوچتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی اور جاتے ہی اس نے کمرے کی لائٹس اور اے سی اون کیا تھا۔۔اپنا موبائل بیڈ پر پھینکتے وہ صوفے پر جا بیٹھی تھی گردن پشت پر ڈالے وہ چھت کو گھورنے لگی تھی کیا کچھ تھا جو اسے یاد آیا تھا۔۔

شاید آج کی جنریشن کا سب سے بڑا مسئلہ اٹینشن ہے۔۔۔ہر انسان دوسرے انسان سے توجہ کی بھیک مانگ رہا ہے اور یہی توجہ حاصل کرنے کے لیے پیسے کا حصول بڑھ گیا ہے ورنہ کیا ہے روٹی تو ہر کوئی کھا کر سوتا ہے پھر چاہے آسانی سے یا مشکل سے۔۔۔۔

خواہشات جنم کیوں لیتی ہیں تعریف ،شہرت اور لوگوں کی توجہ بٹورنے کے لیے۔۔۔مگر شاید اس سب میں ہم اپنے آپ کو کھو دیتے ہیں یہاں تک کہ ہمارے والدین کو پتا تک نہیں ہوتا کہ ہمارا بچہ کس کشمکش میں ہے۔۔۔آج بھی گھر میں بچے کے ڈیپریشن کو ہنسی کا زریعہ بنا دیا جاتا ہے ،کیا یہ سب عام ہے ...

ہرگز نہیں!! وہ وقت تو گزر جاتا ہے مگر ایک خلش ہمیشہ اس انسان کے اندر رہ جاتی ہے جو مرتے دم تک اسکا ساتھ نہیں چھوڑتی۔۔۔

اس کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا منال سکندر خان جو بظاہر تو یوں تھی کہ جیسے سامنے کھڑے شخص کو کسی وقت بھی آگ لگا دے مگر وہ اندر سے جس قدر حساس تھی یہ بات کم ہی لوگ جانتے تھے۔۔۔

جب اس نے ہوش سنبھالا تھا تو اسکی ماں اپنی دوست کا کندھا بننے میں مصروف تھیں اور وہ تنہائی کا شکار ہو گئی تھی وہ تنہائی آج اسکا سکون بن گئی تھی۔۔۔۔۔

#**_تنہائی_**

تنہائی بعض اوقات ڈراؤنی ہوتی ہے کیونکہ یہ خود کو جاننے کا سفر ہوتا ہے خود کو جاننا آسان نہیں ہوتا بہت کچھ "accept" کرنا پڑتا ہے جو اذیت کا باعث بنتا ہے مگر کہیں
"Healing " کے طور بھی کام کرتی ہے تنہائی خود کو قصوروار ٹھراتی ہے۔۔تنہائی گناہوں کی قبولیت کا موقع دیتی ہے۔۔تنہائی خود سے خود تک کا سفر ہے جہاں صرف ہم ہوتے ہیں اور ہمارا رب ہوتا ہے اور یہ ایک خوبصورت ترین سفر ہے یہاں انسان خود اپنی تربیت کر رہا ہوتا ہے اعتراف کے سفر میں منزل سکون ہے "

آنکھ کے کناروں سے کچھ آنسو گرتے اسکی گردن کا سفر کر گئے تھے۔۔۔جو اسے ماضی سے حال میں پہنچا گئے تھے وہ اٹھی تھی فریش ہو کر اس نے نماز ادا کی تھی۔۔۔۔

****

"کدھر کو جا رہے ہیں اس وقت "

حمین جو وائٹ ٹی شرٹ پہنے اوپر براؤن کوٹ اور بلیک جینز پہنے کہیں باہر جا رہا تھا۔۔۔

" کام ہے کچھ تم کمرے کا دروازہ بھی لگا لینا باہر گارڈز ہیں سو پریشان نہ ہونا" حمین نے پاس پڑے جگ سے پانی لیتے کہا تھا

" اس وقت " اسمارہ کو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا کیونکہ وہ اس وقت گھر سے باہر نہیں نکلتا تھا۔۔۔

" تمہیں ڈر لگ رہا ہے ؟ " حمین نے آبرو اچکاتے پوچھا تھا اسے واقعی اسکی حیرانگی کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

" ڈرتی ہے میری جوتی میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی " اسمارہ نے تڑخ کر کہا تھا

اور حمین کا قہقہ پورے لاؤنج میں گونجا تھا۔۔۔

" بائے " وہ کہتا باہر کو نکل گیا تھا۔۔

" بتا کہ پھر بھی نہیں گئے " وہ منہ بسورتی کہتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

****

منال اپنا ایک پروجیکٹ تیار کر رہی تھی تقریباً 1 بجے کا وقت تھا تھکاوٹ سے برا حال ہو گیا تھا اسکے۔۔۔۔

چائے کا خیال آتے ہی وہ اٹھی تھی نیچے آئی تھی اپنے لیے چائے بنانے ،ملازم تو سب اس وقت کواٹر میں تھے اس لیے اب اسے خود ہی بنانی پڑنی تھی۔۔۔

وہ جیسے نیچے آئی تھی سامنے ہی اس نے اس دشمن کو شانزیب خان کے اپارٹمنٹ میں جاتے دیکھا تھا۔۔۔منال کی آنکھیں جو کہ بند ہو رہی تھیں مکمل طور پر کھل چکی تھیں۔۔۔۔

" کیا ہو گیا ہے منال تمہیں اب یہ ہر جگہ نظر آنے لگا ہے کیا " وہ بڑبرائی تھی۔۔

مگر منظر ابھی سامنے تھا۔۔۔

" نہیں ابھی اتنی پاگل نہیں ہوئی میں " وہ سوچتے آگے بڑھی تھی۔۔۔

وہ سہی تھی۔۔۔

شانزیب شاہ کے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھ رہا تھا کیا لینے جا رہا تھا وہ وہاں وہ بس سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

اس نے اپنے قدم اسکے پیچھے کو بڑھائے تھے اس نے ایک نظر شانزیب شاہ کے کمرے کی جانب دوڑائی تھی۔۔۔۔

اس کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ کوئی ہنگامہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ حمین شاہ کے پیچھے کو گئ تھی

۔۔۔

وہ شانزیب خان کے اس کمرے کی طرف جا رہا تھا جدھر کا رخ کوئی بھی نہیں کرتا تھا کیونکہ وہ انکا پرائیویٹ روم تھا جس میں کسی کو جانے کی بھی اجازت نہیں تھی وہ ہمشہ لاکڈ ہوتا تھا۔۔۔

منال نے دیکھا تھا حمین نے نا جانے کیا چیز استعال کر کے دروازے کا لاک کھولا تھا وہ دیکھ نہیں پائی تھی مگر اسے غصہ ضرور آیا تھا اس شخص پر۔۔۔۔

وہ اسکے پیچھے ہی گئ تھی

کمرہ کسی سٹور روم سے کم نہ تھا نہ جانے کتنی فائلز ادھر ادھر بکھری پڑی تھیں ،ایل سی ڈیز جو کہ فلوقت بند تھیں نہ جانے انھیں جہاں کنیکٹ کیا جاتا تھا منال نے خود یہ کمرہ ج پہلی بار دیکھا تھا۔۔مگر اسے کمرے میں پڑی چیزیں دیکھنے یا اس کمرے کا جائزہ لینے کی فہرست کہاں تھی وہ تو سامنے کھڑے شخص کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔۔۔

دروازے پہ کھڑی اسکی کاروائی دیکھنے کے لیے اس نے اپنے دونوں بازو سینے پر باندھتے ہوئے اسے دلچسب مناظر کے طور پر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

حمین جو کہ مختلف دراز کھول کر دیکھ رہا تھا ایک دو فائل پکڑتے انھیں چیک کر رہا تھا ،اچانک اسے شک ہوا تھا اس کے علاوہ یہاں کسی کی موجودگی کا ،وہ ہاتھ میں فائلز پکڑے مڑا تھا۔۔سامنے منال کڑی تیوری سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

" تم یہاں کیا کر رہی ہو " حمین نے انتہائی افسوس سے کہا تھا

"ایکسکیوزمی! یہ میرا گھر ہے "

" نہیں میں شانزیب خان کے گھر آیا ہوں فلوقت " اس نے کڑھ کر جواب دیا تھا

" اوہ دعوت دی تھی چاچو نے تمہیں "

" تم یہاں سے جاؤ منال " حمین نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے سنجیدگی سے کہا تھا

" تمہارا دماغ خراب ہے اگر چاچو نے تمہیں یہاں دیکھ لیا تو کیا ہنگامہ ہو گا تم سوچ بھی نہیں سکتے "

" مجھے فرق نہیں پڑتا میں بچ جاؤں گا منال پر تم پھنس جاو گی اور میں یہ بلکل نہیں چاہتا " وہ ادھر ادھر دیکھتے بولا تھا اب

" تم یہاں رات کے 2 بجے چوروں کی طرح لینے کیا آئے ہو اور یہ فائل کس چیز کی ہے " منال نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔

حمین کا دل کیا تھا منال کو غائب کر دے یہاں سے۔۔۔

" تمہارے چچا کے نکاح کے پیپرز دیکھنے آیا تھا " وہ تنگ آکر بولا تھا

منال کو اسکی اس بدتمیزی پر رج کر غصہ آیا تھا۔۔۔

" تم یہاں چوروں کی طرح آئے ہو سمجھ آئی "

" چور ہی رہنے دو مہمان کیوں بنا رہی " حمین نے بے بسی سے کہا تھا وہ چاہتا تھا منال فورا یہاں سے چلی جائے۔۔۔

" تم ایک فائل کے لیے گھسے ہو اس گھر میں حد ہے " منال سمجھ گئی تھی وہ ضرور شانزیب خان کی کوئی چیز چرانے آیا تھا جو ان دونوں کے لیے اہم تھی۔۔۔

" تو تم کیا لا دیتی مجھے " وہ مڑا تھا اور چیزیں ادھر ادھر کر کے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

" کہہ کے دیکھتے شاید لا دیتی " وہ بے خیالی میں بول گئی تھی۔۔۔

حمین کے ہاتھ وہی رکے تھے مڑا تھا منال کا چہرہ دیکھا تھا اس نے جو اسکے یوں دیکھنے پر کچھ پل میں سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

" اگر تمہارا ہوگیا ہو تو تم جا سکتے ہو اب " منال کو اس بات سے فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ کیا لینے آیا تھا اور کیا لے کہ جا رہا تھا اسے اگر فرق پڑتا تھا تو حمین اور اور شانزیب خان کی لڑائی سے پڑتا تھا جو وہ نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

" تم جاؤ یہاں سے میں ہینڈل کر لوں گا سب پلیز یہاں خفیہ کیمرے لگے ہیں سو گو " حنین نے جھنجھلا کر کہا تھا

منال نے اردگرد دیکھا تھا جیسے ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔

" تو پھر تم یہاں کیا کر رہے ہو جاؤ یہاں سے " منال نے اس بازو سے پکڑتے اسے جانے کو کہا تھا۔۔جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔

" میں بچ جاؤں گا پر تم پھنس جاؤ گی اور میں یہ بلکل نہیں چاہتا " وہ افسوس سے کہہ رہا تھا ۔۔۔۔اسے واقعی اندازہ نہیں تھا کہ منال اسے یوں پکڑ لے گی۔۔۔۔

منال نے اسکی بھوری آنکھوں کی طرف دیکھا تھا جہاں نرمی ہی نرمی تھی۔۔۔۔وہ پل کو ساکت ہوئی تھی۔۔سیاہ اور بھوری آنکھوں کا میل ہوا تھا۔۔۔کیا وہ ان بھوری آنکھوں کو کبھی بھلا سکے گی۔۔۔کیا وہ اس شخص کا اسکی زندگی سے جانا برداشت کر سکتی ہے۔۔۔۔

حمین اسے یوں کھڑا دیکھتے کوفت سے پیچھے مڑا تھا اور کچھ دراز کھولے تھے تقریبا 5 منٹ کی کاروائی کے بعد اس نے ایک فلیش لی تھی اور منال کا ہاتھ پکڑ کر اسے اس کمرے سے باہر لے کر گیا تھا اور دروازہ بند کیا تھا ایک کورڈ سے۔۔۔

منال نے حیرت سے حمین کو دیکھا تھا اس دروازے کا کورڈ جو آج تک اسے نہیں پتا تھا وہ اسے کیسے پتا تھا۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اسے وہاں چھوڑ کر خود باہر کو نکل گیا تھا۔۔۔

منال تو جیسے سکتے میں تھی ابھی تک۔۔۔۔کتنی آسانی سے وہ آگیا تھا اتنے گارڈز تھے باہر کیا اسے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

آگے کے انجام سے بے خبر اسے ابھی بھی اس شخص کی ہی فکر تھی۔۔۔۔۔

نیند تو جیسے بھک سے اڑ چکی تھی۔۔۔چائے بنانے کا ارادہ ترک کرتے وہ اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

****

خان حویلی کی صبح آج کچھ پہلی سی نہ تھی۔۔۔رات زید کی وجہ سے سب ہی ایک قسم کے سکتے میں تھے۔۔۔۔سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے اور سب خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔

زید جس کے حلق سے ایک نوالہ بھی نہیں اتر رہا تھا ہمت کر کے معزرت کرنے کے لیے لب کھولے تھے۔۔

" سوری دادا جان میرا مقصد بدتمیزی کرنا بلکل نہیں تھا " زید نے اکبر خان کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

سب کی نظریں اکبر خان کی طرف گئی تھیں۔۔۔

" کیا پھول برسائے ہیں تم نے " صارم نے طنزیہ سرگوشی کی تھی زید کے کان میں۔۔۔

زید بس اسے گھور کر رہ گیا تھا۔۔۔

" ہم اس بارے میں پھر کبھی بات کریں گے زید میں پہلے چاہتا ہوں کہ صارم کی شادی کی جائے " اکبر خان نے سب کو آگاہ کیا تھا۔۔۔

اکبر خان کی بات پر صارم نے سنجیدگی سے انھیں دیکھا تھا۔۔مگر خاموش رہا تھا۔۔۔

سب ہی خاموش ہو گئے تھے جانتے تھے یہ بڑوں کا فیصلہ ہے مگر شاید وہ بھول گئے تھے کہ سامنے صارم ہے زید نہیں!

منال ابھی سو رہی تھی کہ ایک زور دار گرج پر اسکی آنکھ کھلی تھی۔۔۔کوئی اسے بے حد گرج دار آواز میں پکار رہا تھا وہ ہڑبڑائی تھی۔۔۔۔اواز وہ پہچان چکی تھی۔۔۔یہ شانزیب خان کی آواز تھی۔۔۔۔

منال نیچے کی طرف بھاگی تھی وہ جیسے سیڑھیوں تک پہنچی تھی۔۔۔نیچے سب کو پہلے ہی موجود پایا تھا۔۔۔وہاں گھر کا ہر فرد موجود تھا یہاں تک ملازم بھی۔۔۔مگر افنان نہیں تھا شاید وہ رات سے ابھی تک آیا ہی نہیں تھا۔۔۔

منال کو رات کا واقع یاد ہی نہیں تھا وہ حیرانگی سے دیکھ رہی تھی سب کو۔۔۔وہ ننگے پاؤں ہی کمرے سے آئی تھی اور ننگے پاؤں ہی سیڑھیاں اتر کر شانزیب خان کے سامنے آکر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی یا اسے کچھ سمجھنے کا موقع ملتا ایک زور دار تھپڑ اس کی گال پر نشان چھوڑ چکا تھا۔۔۔

منال کو لگا تھا جیسے اسکا سر چکرا کر رہ گیا تھا۔۔وہاں کھڑے ہر شخص کی توقع کے برعکس ہوا تھا جو بھی ہوا تھا۔۔۔

" شانزیب کیا بدتمیزی ہے یہ بچی ہے وہ " ریاست خان آگے آئے تھے۔۔۔

منال نے حیرت سے اپنے چچا کو دیکھا تھا آج تک اس سے کسی نے اس گھر میں اونچی آواز سے بات نہیں کی تھی تھپڑ تو دور کی بات تھی۔۔۔وہ۔جتنا حیران ہوتی اتنا کم تھا۔۔۔

" اپکو پتا بھی ہے ریاست خان صاحب یہ کرتی کیا پھر رہی ہے میں نے کہا تھا آسیہ کی بیٹی نہیں سمبھالی جائے گی آپ سے مگر آپ نہیں مانے ماں والے کرتوتوں سے باز نہیں آئی یہ بھی ...." شانزیب خان غصے سے پھنکار رہے تھے۔۔۔

انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ منال کی جان لے لیں۔۔۔۔

دعا تو رونا شروع ہو گئی تھی اور دانین کو بے حد خوشی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔جہاں سب حیرت میں مبتلا تھے وہاں عائشہ بھی دم سادھے کھڑی تھی۔۔۔۔

" کیا لینے آیا تھا وہ رات کو یہاں۔۔۔۔تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اس شخص کو میرے گھر میں داخل ہونے دینے کی میں تمہاری جان لے لوں گا ..." شانزیب خان کہتے ایک بار پھر اپنا ہاتھ اٹھا چکے تھے مگر اگلے ہی لمحے وہ ہاتھ ہوا میں ہی رک چکا تھا اور اسے روکنے والا افنان سکندر خان تھا۔۔۔۔

" اپنا ہاتھ سمبھال لیں چاچو ورنہ میں لحاظ نہیں کروں گا کہ آپ سے میرا کیا رشتہ ہے "
افنان غصے سے بولا تھا آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں ،رگوں کا تناؤ بڑھ گیا تھا۔۔۔

ریاست خان کے لیے یہ منظر کسی موت سے کم نہ تھا ،،،اواز اتنی بلند تھی کہ وہیل چیئر پر نرس منال کی دادی کے کہنے پر انھیں بھی باہر لے آئی تھی۔۔۔۔

افنان نے منال کی طرف دیکھا تھا جو ننگے پاؤں ،بکھرے بالوں میں میں بے یقینی کی حالت میں کھڑی تھی۔۔۔بڑی سیاہ آنکھوں میں آنسوؤں کا دریا تھا مگر جو کنارے ابھی تک مظبوط تھے وہ اب افنان کو دیکھ کر ٹوٹ چکے تھے۔۔۔۔

" تمہیں پتا بھی ہے اس نے کیا حرکت کی ہے اور تو اور اسے ہماری عزت کا خیال بھی نہیں ہے بلکل تمہاری ماں کی طرح۔۔۔۔"،شانزیب خان روانگی میں تھے۔۔

" اس نے جو بھی حرکت کی ہو مگر اپکو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ اس پر ہاتھ اٹھائیں یا اس سے اونچی آواز میں بات کریں میں ابھی زندہ ہوں جو بات کرنی ہے مجھ سے کریں میری بہن یا ماں کو ذلیل کرنا چھوڑ دیں " افنان غصے میں دبی آواز میں بولا تھا مگر لہجہ بہت کچھ باور کروا رہا تھا۔۔۔

شانزیب خان نے ٹیبل سے ریمورٹ اٹھایا تھا اور سامنے لگی ایل سی ڈی کو اون کیا تھا ۔۔۔یہ شانزیب خان کا سیکریٹ روم تھا جو سب جانتے تھے مگر کوئی نہیں جاتا تھا افنان کا بھی تھا یہ ان سب کے لیے عام بات تھی۔۔۔۔

منال کے لیے سارا منظر دھندلا تھا آنکھوں کا پانی کناروں سے بہتا گلے تک ا پہنچا تھا ۔۔۔سامنے کا منظر رات کا منظر تھا جہاں پہ حمین اور منال باتیں کر رہے تھے اور حمین ساتھ ساتھ کچھ چیزیں بھی ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔پھر حمین اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کو لاتے دیکھا گیا تھا جہاں وہ بڑی سی ایل سی ڈی بند ہو گئی تھی۔۔۔۔سب جیسے ہوش میں آئے تھے۔۔۔۔

سب نے حیرت سے منال کو دیکھا تھا ،،،منال کی نظریں صرف ایک انسان پہ گئی تھیں اپنے بھائی پر۔۔۔افنان کی نگاہوں سے منال کچھ بھی اندازہ نہ لگا پا رہی تھی۔۔۔۔

" پوچھو اس سے کیوں کیا اس نے ایسا آخر کیا تعلق ہے اسکا اس شخص سے " شانزیب خان افنان کے سامنے آکر دوبارہ دھاڑے تھے۔۔۔

" اپکو تعلق جاننا ہے یا یہ جاننا ہے کہ اپکی چیزیں اسے دلانے میں مینو کا ہاتھ ہے یا نہیں" افنان نے اپنی نظروں کا رخ اب شانزیب خان کی طرف کیا تھا لیجے میں کوئی لچک نہ تھی ۔۔۔

افنان کی بے لچک نظریں شانزیب خان کے لیے خطرے سے کم نہ تھیں۔۔۔۔

" دونوں " شانزیب خان اٹل لہجے میں بولے تھے۔۔۔

" وہ ہمارا دوست ہے بچپن کا اور دوسری بات یہ کہ فوٹیج کے مطابق پہلے حمین گھر میں اور اپکے روم میں داخل ہوا ہے اور بعد میں منال نیچے آئی ہے اور اس نے اسے دیکھا ۔۔۔اپ کو چاہیے کہ اپنے گارڈز سے تفتیش کریں جن کی موجودگی کے باوجود وہ اندر داخل ہوا ،،منال نے اسے داخل نہیں کروایا "

شانزیب خان کے اعصاب کا تناؤ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

" تم اوپر جاؤ " افنان نے اب کی بار منال کو دیکھتے کہا تھا ،،انکھوں کی سرخی ابھی تک وہی تھی۔۔۔

منال افنان کے کہنے پر اوپر جا چکی تھی۔۔۔۔

ریاست خان کی ہمت جواب دے گئی تھی وہ جا کر صوفے پہ بیٹھ چکے تھے۔۔۔

افنان نے کھڑے ملازموں کو سرخ آنکھوں سے دیکھا تھا وہ بھی اسکی گھوری کو دیکھتے ہٹ گئے تھے وہاں سے۔۔۔

" آج آپ نے منال کو سب کے سامنے ذلیل کیا ہے مگر آئندہ کوشش بھی نہ کیجے گا چاچو میں ہر گز برداشت نہیں کروں گا کہ میری بہن کو کوئی بے عزت کرے پھر چاہے مجھے جان ہی کیوں نہ لینی پڑے کسی کی " افنان نے انگلی اٹھاتے جیسے وارن کیا تھا۔۔۔

وہ کہتے اوپر کی جانب چل دیا تھا۔۔۔۔

عائشہ کے تو کان میں گھنٹیاں بجنا شروع ہو گئی تھیں۔۔۔۔

شانزیب خان پیچھے کڑھ کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

افنان منال کے کمرے میں آیا تھا۔۔۔وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھے بیٹھی تھی ۔۔۔افنان کے آنے پر اس نے چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔۔منال کی آنکھوں میں نمی واضح تھی اور افنان کی آنکھوں میں سرخی۔۔۔

" میں نے اسے نہیں بلایا تھا " منال افنان کے سامنے آتی بولی تھی۔۔۔۔

" مجھے کیوں نہیں بتایا تم نے "

" بھائی۔۔۔منال کی آنکھوں میں بے یقینی اتری تھی

" منال مجھے کیوں نہیں بتایا تم نے۔۔۔تمیں واقعی لگا تھا کہ خان ہاؤس میں کوئی آئے گا اور کسی کو معلوم نہیں ہو گا ۔۔۔۔یوں بھیج دو گی " افنان کی آواز میں بے یقینی کے ساتھ ساتھ دبہ دبہ غصہ بھی تھا۔۔۔

" میں نہیں چاہتی تھی کہ کوئی بھی ہنگامہ ہو " منال نے اپنی نظریں نیچی کرتی کہا تھا۔۔

افنان کو وہ آج چھوٹی بچی لگ رہی تھی اور اسکی وجہ صرف اور صرف حمین تھا۔۔۔

" اب چاچو ہر بات کا قصور وار تمہیں ٹھہرائیں گے۔۔۔تمہیں اس سب میں نہیں پڑنا تھا یار یہ انکا مسئلہ تھا وہ جانتے اور حمین جانتا تمہیں کیا ضرورت تھی آخر۔۔۔۔افنان خاصا تھکا ہوا تھا اسکی حالت بھی کچھ بہتری نہ تھی ساری رات کی ڈیوٹی اور اب یہ سب۔۔۔

" میں نے اسے نہیں بلایا تھا میں بتا رہی ہوں نہ اگر اپکو بھی یقین کرنا ہے تو کریں نہیں کرنا تو نہ کریں مجھے فرق نہیں پڑتا ..." منال نے اپنے آنسو صاف کرتے اٹل لہجے میں کہا تھا۔۔۔

" تمہارا قصور یہ نہیں ہے کہ تم نے اسے بلایا یا مدد کی تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے یہ سب چھپانے کی کوشش کی " افنان نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔۔

منال نے نظریں پھیری تھیں۔۔۔ناک سرخ ہو گئی تھی کچھ دیر پہلے جو رونا آرہا تھا اب غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

" مینو " افنان آگے آیا تھا وہ اسے پیار سے سمجھانا چاہتا تھا۔۔۔

" ضرورت نہیں ہے جائیں آپ یہاں سے " منال نے ہاتھ سے افنان کو وہیں روکتے کہا تھا

افنان نے اسکی طرف دیکھا تھا جانتا تھا کہ وہ کتنی ضدی ہے۔۔۔۔

" سوری میرے ہوتے ہوئے بھی چاچو نے تمہیں مارا " افنان نے اسے گلے لگایا تھا۔۔۔

منال کی آنکھوں میں ایک بار پھر نمی اتر آئی تھی۔۔۔۔

" میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ چاچو ایسے کر سکتے ہیں یہ حق تو میں نے انھیں بھی نہیں دیا " منال کی روندھی ہوئی آواز ابھری تھی۔۔۔

افنان خاموشی سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

" تمہارا اور حمین کا پروجیکٹ کہاں تک پہنچا "

"کام ہو رہا ہے " منال نے ہلکے سے جواب دیا تھا اور اپنے جوتے پہننے بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ گئی تھی۔۔۔

"ہمم ، چلو تم ریسٹ کرو میں فریش ہو کر ملتا ہوں " افنان نے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا تھا۔۔۔

منال نے افنان کے جانے کے بعد خود کو آئینے میں دیکھا تھا تھپڑ کا نشان چہرے سے تو مٹ چکا تھا مگر دل پر پڑ چکا تھا۔۔۔منال آنکھوں میں نمی لیے مسکرائی تھی۔۔۔انکھوں میں نمی کے ساتھ اب سرخی بھی تھی۔۔۔۔آج پہلی بار منال نے اپنے اپکو آئینے میں دیکھتے حمین سے محبت کا اعتراف اپنی آنکھوں میں پڑھا تھا۔۔۔

" یہ محبت کا آغاز نہیں تھا ،،محبت تو پروان چڑھ چکی تھی اب تو منزل کا وقت تھا۔۔"

محبت کی پہلی چوٹ مبارک !!

اتنے میں اسکے موبائیل کی رنگ ٹون نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔

سامنے حمین کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔۔

اس نے فون اٹھایا تھا۔۔۔

" ہیلو " حمین کی آواز ابھری تھی۔۔۔

" ہمم کیا ہوا " منال نے اپنی آواز کو نارمل کرتے سنجیدگی سے پوچھا تھا

" تم آفس نہیں ائی ابھی تک "

" بس تھوڑی دیر میں پہنچ رہی ہوں "

" اوکے میں ویٹ کر رہا ہوں" وہ کہتا فون کاٹ گیا تھا۔۔۔

منال نے موبائیل بیڈ پر پھینکا تھا۔۔۔۔اور تیار ہونے کا سوچ کر اپنے کپڑے نکالنے لگی تھی۔۔۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد گرے کلر کا تھری پیس آفس سوٹ پہنے نیچے آئی تھی۔۔۔چہرے پر سنجیدگی کے ساتھ دبہ دبہ غصہ بھی تھا وہ جیسے نیچے آئی تھی ریاست خان جو بیٹھے پایا تھا ۔۔۔۔

" منال " انھوں نے اسے آواز دی تھی۔۔

" مجھے لیٹ ہو رہی ہے دادا جان " منال نے انکی طرف دیکھتے جواب دیا تھا۔۔۔

" آج نہ جاؤ " ریاست خان نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔

" میں کونسا چھوٹی بچی ہوں کہ اگر تھپڑ کھایا ہے تو آج سکول نہ جاؤ اور حساب برابر ہو گیا مجھے مارے گئے تھپڑ کا حساب بھی ویسا ہی ہو گا " منال نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا تھا۔۔۔

" میں جانتا ہوں اس نے غلط کیا مگر تم۔۔۔

"میں نے بھی غلط کیا جو چپ چاپ انکا تھپڑ سہہ لیا مگر آئندہ نہیں سہوں گی اگر میں رشتوں کو عرش پہ بٹھانا جانتی ہوں تو فرش پہ بھی بٹھانا جانتی ہوں آخر ہوں تو آسیہ کی بیٹی نہ پھر۔۔۔۔"وہ منہ سے انگارے برساتی نکل چکی تھی۔۔۔۔بے شک اسے بہت محبت تھی اپنے چچا سے مگر یہ حق تو اس نے انھیں بھی نہیں دیا تھا۔۔۔۔

****

آفس پارکنگ ایریا میں وہ گاڑی پارک کرنے کے بعد کافی دیر گاڑی میں بیٹھی رہی تھی وہ ۔۔خود کو سامنے لگے مرر میں دیکھا تھا۔۔۔ہمیشہ کی طرح اسے اپنے چہرے پر کوئی رونق نظر نہ آئی تھی۔۔۔۔گلے میں پہنا پینڈینٹ ہیروں کی وجہ سے چمک رہا تھا۔۔۔۔اگر اسے جیولری کے نام پر کچھ پسند تھا تو بس وہ ایک عدد پینڈینٹ جو اس نے خود اپنے لیے بنوایا تھا اور وہ پینڈینٹ سے اسکی محبت کچھ یوں تھی کہ وہ اسے اپنے گلے میں دیکھ کر مسکرا جاتی تھی۔۔۔۔

کچھ لمحے بعد وہ اتری تھی گاڑی سے۔۔۔۔اپنے اندر کانفیڈینس لاتی وہ اپنی چال مضبوط کر گئی تھی چہرے پر سنجیدگی سجائے اپنے موبائل پر اپنی گرفت مضبوط کرتی وہ آفس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔ہمیشہ کی طرح خود پر کسی کی نظریں محسوس کرتے ادھر ادھر دیکھتی وہ آفس میں داخل ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح سب نے اسے سلام کیا تھا وہ خاموشی سے اپنے کیبن کی طرف بڑھ گئی تھی اس کی پہلی نظر حمین کے کیبن کی طرف تھی جہاں وہ نہیں تھا لیکن جیسے ہی اپنے کیبن کی طرف نظر دوڑائی تھی وہ وہاں بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

اندر داخل ہوتے اس نے مکمل نظر انداز کیا تھا اپنی نظریں نیچی رکھتے وہ اپنی گاڑی کی چابیاں اور موبائل میز پر رکھ رہی تھی۔۔۔

" تمہارے چاچو نے کچھ کہا تو نہیں تمہیں ؟"

منال نے گردن اٹھائی تھی سیاہ آنکھیں بھوری آنکھوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔اہ! یہ بھوری آنکھیں۔۔۔۔

اب وہ اسے کیا بتاتی کہ زندگی میں پہلی بار اس نے تھپڑ کھایا تھا وہ بھی ملازموں تک کے سامنے ! صرف اور صرف اس شخص کی وجہ سے۔۔۔۔۔

اس نے اپنی نظریں بدلی تھیں۔۔۔

" کیوں کہنا تھا انھوں نے مجھے کچھ ؟" منال اب اپنی کرسی پر بیٹھتی اس سے پوچھ رہی تھی ۔۔۔

" میری مہمان نوازی پر"

" میں نے کونسی مہمان نوازی کی" اس نے حیرت سے پوچھا تھا

" تم نہیں بتاؤ گی یعنی "

" جب ایسا کچھ نہیں ہوا تو میں کیا بتاؤں اور ویسے بھی یہ میرے اور میرے چاچو کا معاملہ ہے تم کیوں آرہے ہو " اور یہ وہی جانتی تھی کہ اپنوں کی طرف داری اس کے دل پر کیا گزار رہی تھی۔۔۔

" اہہہہ! میں بھول گیا کہ منال سکندر خان کے لیے اس کی دنیا تو اسکے چاچو پر ختم ہوتی ہے معذرت میں بھول گیا " وہ کڑھ کے بولا تھا

" تم میرے چاچو سے جل رہے ہو" اسکے انداز پر منال مسکرائی تھی۔۔۔

" ہاں ایک وہی تو بچے ہیں زندگی میں میری " حمین نے نظریں گھمائی تھیں۔۔۔۔

منال کی مسکراہٹ بے ساختہ بڑھی تھی۔۔۔۔۔

حمین کے لیے حیران کن بات تھی کہ وہ آج بنا کسی بات کے مسکرا رہی تھی۔۔۔اور یہ اثر محبت کا تھا یہ مسکراہٹ محبت کی تھی جو اسے ان بھوری آنکھوں سے تھی۔۔۔۔۔

منال بے خبر اپنا لیپ ٹاپ اون کر رہی تھی اور کچھ فائلز کھول کھول کر دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔

کچھ پلوں کی خاموشی تھی۔۔۔منال نے نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" کیا "

" سونیہ سے کیا مسئلہ ہے تمہارا ؟"

" کوئی مسئلہ نہیں ہے میرے ساتھ اسکا "

" وہ صارم کی وجہ سے دھمکیاں دے رہی ہے تمہیں کہ میڈیا پر چلا دے گی کہ صارم نے تمہاری کمپنی سیل کروانے کی کوشش کی "

" میڈیا تو اپنا ہی ہے "

منال کی آنکھوں میں شرارت جھلکی تھی۔۔۔

حمین مسکرایا تھا۔۔۔منال بھی مسکرائی تھی۔۔۔

" کیس کے بعد تم واپس چلے جاؤ گے " منال نے بے ساختہ پوچھا تھا

" ہاں "

"کتنا آسان ہے نہ تمہارے لیے جانا ہر بار " کیا نہ تھا اسکی آواز میں۔۔۔۔۔

" میں رکوں بھی تو کس کے لیے "

کچھ پلوں کی خاموشی تھی۔۔۔اسکے پاس حق نہ تھا ورنہ وہ اسے ہمیشہ کے لیے کہیں چھپا لیتی
۔۔۔

" تم تو بلکل نہیں چاہتی کہ میں یہاں رکوں "

دونوں کی نظریں ملی تھیں ،اردگرد کی دنیا جیسے ساکت ہوگئی تھی۔۔۔۔ہر طرف بے بسی کی رُت چھاگئی تھی جیسے۔۔۔دل کی دھڑکن کی رفتار بڑھ گئی تھی

" ہہ،ہوں،ہاں میں روکوں بھی تو کیوں روکوں "

"ہمم" حمین اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔

اور یہ بات وہ دونوں ہی جانتے تھے۔۔۔انکے دل اس وقت اتنی زور سے دھڑک رہے تھے کہ دونوں کو ڈر تھا کہ کوئی دوسرا سن نہ لے۔۔۔۔

جہاں ایک چاہتا تھا روک لیا جائے تو دوسرا چاہتا تھا رک جائے۔۔۔۔۔۔۔!!!

اتنے میں ڈور ناک ہوا تھا۔۔۔انے والی سونیہ مرزا تھی۔۔۔۔۔دونوں نے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔سونیہ بنا اجازت ملنے کے اندر داخل ہو گئی تھی۔۔۔۔

حمین اسی پل اٹھا تھا اس سے پہلے وہ نکلتا سونیہ اسے مخاطب کر چکی تھی۔۔۔

" مسٹر حمین رائیٹ؟؟ وہ ایبرو اچکائے سوال پوچھ رہی تھی۔۔

حمین مڑا تھا چہرے پر بے زاری واضح تھی۔۔۔۔

" یس "

" تو آپ ہیں جو منال کے بزنس پر پیسہ لگا رہے ہیں"

" نہیں منال میرے پروجیکٹ پر پیسہ لگا رہی ہے " حمین نے اسکی تصحیح کی تھی۔۔۔

" کیوں "

" کیونکہ میرے ڈیڈ پولیٹشن نہیں ہیں جو میں بیٹھ کر کھا سکوں یوں اور لوگوں کی زندگیوں کا سکون برباد کر سکوں "

" اوہ۔۔۔ویل "very impressive" سونیہ مسکراتے بولی تھی۔۔۔

حمین نے نظریں گھمائی تھیں اور آرام سے باہر کو نکل گیا تھا۔۔۔۔

سونیہ کا رخ منال کی طرف تھا اب۔۔۔۔

" کتنے لوگ تم نے اپنی پروٹیکشن کے لیے رکھے ہوئے ہیں مس منال"

منال نے اسے کوئی جواب نہ دیا تھا۔۔۔سونیہ اسی کرسی پر دوبارہ بیٹھ چکی تھی جہاں سے حمین اٹھ کر گیا تھا۔۔۔

" اُدھر صارم تو ادھر یہ "

" تمہیں کیا چاہیے " منال سنجیدگی سے بولی تھی

" صارم دلاور خان " وہ بنا وقت ضائع کیے بولی تھی۔۔۔

منال نے اسے دلچسپی سے دیکھا تھا

" کیا ضروری ہے جس سے محبت ہو اسے اپنا بھی بنایا جائے " منال نے دلچسپی سے پوچھا تھا

" ہاں جس سے محبت ہو اسے اپنا بنانے کے علاوہ گزارا نہیں ہوتا " سونیہ نے بھی سی انداز میں جواب دیا تھا

" اور اگر وہ اپکا نہ ہو سکے تو "

" تو جو ہونے نہیں دیتا یا جو ہو نہیں رہاان میں سے کسی ایک کا پتہ کاٹ دینا چاہیے " سونیہ مسکراتے بولی تھی۔۔۔۔

" وہ کیسے ؟" منال نے نا سمجھی سے پوچھا تھا

" اسے مار کر یا برباد کر کے پھر اسکے لیے چاہے اپکو کچھ بھی کرنا پڑے " سونیہ سفاکی لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

" اور اگر پھر بھی نہ ہو تو " منال نے اسکی نظروں میں اترتے کہا تھا۔

کچھ پل کو سونیہ ٹھٹھکی تھی۔۔۔۔

" تو پھر ہم مر جاتے ہیں " اب کی بار وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔

" تو تمہیں لگتا ہے کہ مجھے یا صارم کو برباد کر کے تم صارم کو پا لوگی " منال نے اپنا لیپ ٹاپ بند کیا تھا جس پر اس نے ابھی تک کوئی کام شروع نہیں کیا تھا۔۔۔۔

" کوشش کرنے میں کیا حرج ہے"

" بیسٹ آف لک " منال نے مسکراتے کہا تھا

" میں یہاں تمہارا بیسٹ آف لک لینے نہیں آئی تھی تم صارم کو چھوڑ دو میں تمہیں تمہاری منہ مانگی رقم دوں گی یہاں تک کہ تمہارے بزنس کو اونچائی پر پہنچا دوں گی اور تم جانتی ہو کہ میں یہ سب کر سکتی ہوں " سونیہ نے منال کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" اور اگر میں کہوں میں اونچائی پر ہی ہوں تو "

" تو پھر زمین پر لا کھڑا کروں گی "

" کبھی کبھی زمین پر آنا بھی اچھا ہوتا ہے " منال نے لاپرواہی سے کہا تھا

" منال تم مجھے مذاق میں لے رہی ہو "

" تم مجھے مار کر دیکھ لو اگر وہ ملتا ہے تو لے لو۔۔۔ تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ میری وجہ سے تمہیں پسند نہیں کر رہا؟

" کیونکہ اس نے خود کہا ہے کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے " سونیہ چیخی تھی۔۔۔

" مجھے تو نہیں کہا اس نے پھر میں تمہارا یقین کیوں کروں ؟

" کیونکہ تمہیں کسی اور کی طرف سے فہرست ملے تو تم اسکی طرف دھیان دو "

" میرے پاس تمہارا کوئی علاج نہیں ہے جس کے پاس ہے وہاں جاؤ " منال نے کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد کہا تھا۔۔۔

" تمہیں اس سے محبت ہے ؟ سونیہ نے منال کو دوبارہ اپنی طرف متوجہ کرتے کہا تھا۔۔۔

اور یہاں منال لاجواب ہو گئ تھی۔۔۔۔۔انکھیں خالی تھیں۔۔

منال کی نظر سامنے کیبن میں گئی تھی جہاں حمین بیٹھا کام کر رہا تھا اور اس سے ہوتی ہوئی واپس سونیہ پر آئی تھی۔۔۔۔

" میری محبت یا میں ،تمہارا مسئلہ نہیں ہوں سونیہ مرزا اس لیے بہتر یہی ہے کہ مجھ سے دور رہو مجھے نہ تم میں کوئی انٹرسٹ ہے اور نہ ہی تمہاری محبت میں۔۔۔۔"

" مجھے پہلے ہی شک تھا ورنہ آج تک تم نے تو یہ نہیں کہا کہ تمہیں صارم سے محبت ہے اور تم اسے نہیں چھوڑ سکتی "

" میں اسے نہیں چھوڑ سکتی ہاں یہ سچ ہے لیکن اگر وہ مجھے چھوڑنا چاہے تو چھوڑ سکتا ہے اب جاؤ اور اپنی محبت سے جا کر سوال کرو میرے پاس آکر اپنی محبت کی بھیک مانگنا بند کرو " وہ غصے سے بولی تھی اب۔۔۔

" میں بھیک نہیں مانگ رہی منال سکندر خان تمہیں وارن کر رہی ہوں "

" میرے نزدیک یہ بھیک ہی ہے "منال نے اپنا لیپ ٹاپ دوبارہ کھولا تھا اور انٹر کام اٹھاتے سجل کو بلایا تھا۔۔۔

" چلو پھر یاد رکھنا تمہیں تمہاری محبت کی بھیک مانگنا بھی نصیب نہیں ہوگی منال سکندر خان " سونیہ کہہ کر پلٹی تھی اور سامنے سجل تھی وہ سن چکی تھی اسکے الفاظ۔۔۔سونیہ کہتے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

منال اسکے الفاظوں پر ہی اٹک گئی تھی مگر سجل کے مخاطب کرنے پر وہ ہوش میں آئی تھی

۔۔۔۔

ہوں ،،،او بیٹھو اور یہ فائلز پکڑو۔۔۔۔۔وہ کہتی اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔

میرب اس دن کے بعد سے ہسپتال نہیں آئی تھی۔۔زید پتا بھی کروا چکا تھا وہ اپنے ہاسٹل میں ہی تھی مگر ہاسپیٹل نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔۔اپنا کام کرنے کے دوران بھی ایک پل کے لیے میرب کو نہیں بھولا تھا بلکہ اسکا انتظار ہر وقت وہ کر رہا تھا۔۔۔۔

نگاہیں دیکھنے کو ترس گئی تھیں۔۔۔۔اسے اپنی جلد بازی پر غصہ بھی ایا تھا مگر یہ اس کے بس میں نہیں تھا۔۔۔وہ میرب کی طرف کیوں کھچا جا رہا تھا یہ بات وہ خود بھی نہیں جانتا تھا ۔۔۔

ہاں اگر اسکا کوئی مقصد تھا اس عورت کو لے کر تو وہ اسے بیوی بنانا تھا اور اسے وہ مان،عزت اور کانفیڈینس دینا تھا جو ایک شخص اس سے ایک رات میں چھین چکا تھا وہ بھی نکاح کے نام پر !!

ادھر میرب جو ہاسٹل میں قید ہوئی پڑی تھی۔۔۔۔انجان نمبر سے روز آنے والے میسیج اسے غصہ کم ڈرا زیادہ رہے تھے۔۔۔اور اسی ڈر سے وہ باہر نکل نہیں رہی تھی بلکہ سوچ میں تھی کہ کیا کرے۔۔۔۔

کون تھا اسکا جو اسے ہر حال میں پروٹیکٹ کرتا یہی خیال اسے رولائے رکھتا تھا۔۔۔اسے اپنی زندگی میں اپنے چچا سے بہت پیار ملا تھا مگر جو ہوا تھا وہ غلط ہوا تھا جو کیا گیا تھا اس کے ساتھ وہ غلط تھا۔۔۔۔

عورت کی عزت اور ذات اتنی ہی حساس ہوتی ہے کہ اگر ماں باپ کو بھی شک و شبہات میں ڈال دیا جائے تو وہ بھی یقین کر لیں۔۔۔۔اور جب عورت کو اپنی عزت کا خیال نہ رہے تو وہی عورت جس کو تباہ کرنا چاہیے کر سکتی ہے عورت صرف عزت کی خاطر چپ رہتی ہے اور جب اسے اس عزت کی پرواہ نہ ہو تو سمجھ لیں کہ اپکی الٹی گنتی شروع ہو چکی ہے۔۔۔۔۔

کافی دیر یونہی سوچتے اس نے ہمت کر کے آج ہسپتال جانے کا سوچا تھا۔۔۔۔اگلے دس منٹ میں وہ بلکل تیار کھڑی تھی اور ہاسٹل سے وہ نکل کر ہسپتال جانے کا ارادہ رکھتی تھی ۔۔اس کے ہاسٹل سے ہسپتال تک کا فاصلہ کم تھا اس لیے وہ ہمیشہ پیدل ہی چلی جاتی۔۔اپنا بیگ کندھے پہ ڈالے وہ تیز تیز قدم لیتی چل رہی تھی ،دل کی دھڑکن کی رفتار سپیڈ پکڑ چکی تھی۔۔۔۔پاس سے گزرتا ہر شخص اسے آج دہشت گرد سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

10 منٹ کے اندر وہ ہسپتال کے اندر تھی جہاں اکر جیسے اسے محفوظ محسوس ہوا تھا ۔۔۔۔ورکنگ پلیس پر خود کو محفوظ محسوس کرنا فطری طور پر ہوتا ہے حالانکہ محفوظ تو ہم وہاں بھی نہیں ہوتے۔۔۔۔

ایمرجنسی وارڈ سے ہوتی ہوئی وہ بہت سے لوگوں کا مرکز بنی تھی جن میں زید بھی تھا

۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر میرب ؟ پیچھے سے اتی اواز اسے روک چکی تھی وہ ڈاکٹر جاوید تھے۔۔

" اسلام علیکم سر! میرب نے مڑتے انھیں جواب دیا تھا

" وعلیکم سلام ! کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں ؟ ڈاکٹر جاوید نے اسے یوں گھبرائے ہوئے دیکھ کر پوچھا تھا۔۔

" یس سر " اسکی آواز قدرے کم تھی عام طور پر وہ اتنی کم آواز میں نہیں بولتی تھی۔۔

" اوکے آپ تھوڑی دیر تک مجھے آفس میں ملیں " وہ کہتے وہاں سے ہٹ گئے تھے۔۔۔

زید جو اسے دیکھ رہا تھا حیرت میں مبتلا ہوا تھا صبح تک تو اسکے آنے کے کوئی آثار نہ تھے اور اب یوں اچانک وہ بھی عجیب گھبرائے انداز میں۔۔۔۔

وہ حق نہیں رکھتا تھا مگر اسکا دل اس وقت اسے مجبور کر رہا تھا کہ وہ اس سے پوچھے کہ اسے کیا پریشانی ہے۔۔۔۔

میرب اپنے اوپر کسی کی نظریں محسوس کرتے دائیں طرف مڑی تھی اور سامنے وہ تھا۔۔۔

کیا اسے انجان نمبر سے میسج کرنے والا زید تھا (وہ بس سوچ سکی تھی)

نہیں !ہاں کیوں یہ کیوں نہیں ہو سکتا وہ دل ہی دل میں بس سوچے جا رہی تھی اور اسکی طرف گھور رہی تھی جیسے چہرے سے سب پڑھ لے گی۔۔۔لیکن پھر اس کے نمبر پر آنے والے میسیجز اس نوعیت کے نہیں تھے کہ وہ زید پر شک کر سکتی۔۔۔

اگلے ہی پل وہ ڈاکٹر جاوید کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اجازت ملنے پر وہ انکے کمرے میں داخل ہو چکی تھی۔۔۔

" کیسی طبیعت ہے اب اپکی "

ڈاکٹر جاوید نے اپنی فائلز سائیڈ پر رکھتے اسکی جانب متوجہ ہوتے کہا تھا۔۔۔

" جی ٹھیک ہوں "

" کوئی پریشانی ہے تو آپ بتا سکتی ہیں بیٹا "

میرب کو اپنائیت کا احساس ہوا تھا کتنے عرصے بعد کسی نے اس سے اسکی کسی پریشانی کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔مگر اسکا کوئی نہ تھا۔۔۔یہ احساس اسے حقیقت میں لے آتا تھا ۔۔۔

" نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے "

"پھر بھی اپ پریشان ہیں اور اتنی چھٹیوں کے بعد آئی ہیں "

"نہیں بس ایسے ہی کوئی خاص مسئلہ نہیں ہے اگر ہوتا تو میں ضرور بتاتی اپکو " میرب نے ہلکے سے مسکراتے کہا تھا

"چلیں جیسے اپکو ٹھیک لگے مگر مجھے پتا ہے جو بھی باتیں اپکے بارے میں کی جاتی ہیں آپ ان پر نظر ثانی نہ کیا کریں اپنے اپکو تھوڑا مضبوط کریں لوگ خود بخود خاموش ہو جائیں گے " وہ سمجھانے کے انداز میں بولے تھے۔۔۔

میرب کے چہرے پر تلخی واضح تھی۔۔۔

کتنا آسان ہوتا ہے کہہ دینا کہ اس چیز پر دھیان نہ دو جبکہ وہی چیز ہماری زندگی تباہ کر چکی ہوتی ہے۔۔۔

"میں اس سب کے بارے میں نہیں سوچتی اب پہلے مجھے لگتا تھا کہ اگر میرے چاچو نہ ہوتے تو شاید میں آج زندہ نہ ہوتی یا پتا نہیں میرے ساتھ کیا ہو جاتا پر ایسا نہیں ہوتا ہمارے ساتھ برے سے برا بھی ہو جائے تو ہم نہ تو مرتے ہیں اور نہ ہی جینا چھوڑتے ہیں کیونکہ ہمارے پاس کوئی آپشن نہیں ہوتا " میرب تلخی سے بولی تھی۔۔۔اتنے دنوں کا غبار تھا زبان سے اتنے دونوں بعد جیسے الفاظ نکلے تھے۔۔۔جبکہ دل کب کا رو رہا تھا۔۔۔

" آپشن ہوتے ہیں اگر ہم غور کریں تو " ڈاکٹر جاوید نے سکی طرف پانی بڑھاتے کہا تھا۔۔۔

میرب نے نا سمجھی سے دیکھا تھا انھیں۔۔۔۔

" ایک ڈاکٹر کی زندگی رسک سے ہوتی ہے کہ وہ مریض کو دیکھے اور جو اسکے سمجھ میں آئے اسکے مطابق فیصلہ کر لے۔۔۔۔سائنس شاید جتنی بھی ترقی کر لے مگر انسان کے اندر ہونے والی بہت ساری چیزیں ابھی تک نہیں ڈسکور کر سکی۔۔۔۔ہم صرف اللہ کی آس پر مریض کو دیکھتے ہیں اور اسے بچانے کی آخری حد تک کوشش کرتے ہیں اور اس وقت ہم صرف یہ سوچتے ہیں کہ یہ بچے گا یا نہیں یہ نہیں سوچتے کہ مر گیا تو لوگ کیا کہیں گے یا زندہ رہا تو کیا ہو گا "

میرب کی سمجھ میں ابھی بھی کچھ نہ آیا تھا۔۔۔۔

" چلو آسان طریقے سے بتاتا ہوں۔۔۔۔۔تمہارے کولیگز سب جانتے ہیں کہ تمہارے ساتھ کیا واقعی پیش آیا یا جو بھی ہوا وہ کیوں ہوا۔۔۔۔اگر ہسپتال میں تمہارے بارے میں باتیں ہوتی ہیں تو ڈاکٹر زید کے بارے میں بھی ہوتی ہیں کیونکہ تمہاری دوست اور تمہارے ایکس ہسبینڈ نے تمہیں بدنام کرنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی۔۔۔"

" دوست " میرب نے حیرت سے ڈاکٹر جاوید کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

" ہمنہ " بے اعتباری ہی بے اعتباری تھی میرب کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر جاوید اس لڑکی کو دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔۔۔۔انھیں واقعی میں اندازہ نہیں تھا کہ میرب نہیں جانتی ہوگی۔۔۔۔وہ اسکی معصومیت کی آج گواہی دے سکتے تھے۔۔۔اتنی عمر تو انکی تھی کہ وہ لوگوں کو پہچان سکتے تھے۔۔۔۔

" آپ کی لاپرواہی آج اپکو یہاں تک پہنچا چکی ہے "

میرب خاموش تھی اسکے ہس الفاظ تھے ہی نہیں۔۔۔

" خیر مجھے لگا تھا کہ اپکو علم ہو گا اسی لیے میں اپکو سمجھانا چاہ رہا تھا خیر اب صرف اتنا کہوں گا کہ اپکو برباد کرنے والے خوش ہیں اس لیے بہتر یہی ہے کہ آپ بھی آگے بڑھ جائیں زندگی ایسے نہیں گزاری جائے گی عنقریب آپ طبیب کی بجائے مریض بن جائیں گی جو کہ شاید میں نہیں چاہتا۔۔۔"

جبکہ میرب تو سن ہی نہیں رہی تھی ڈاکٹر جاوید کی وہ بول رہے تھے مگر وہ تو جیسے ماضی کی دنیا میں جا چکی تھی۔۔۔ہمنہ کے ساتھ گزرا ہر پل ،ہر ہنسی ،ہر دکھ ،ہر بات کیا تھا وہ سب ۔۔۔۔۔

مگر اسے کبھی اسکی یاد بھی تو نہیں آئی ،اسےایک دن بھی ہمنہ کی طلب محسوس نہیں ہوئی ،اس نے ایک دن بھی ہمنہ سے مدد لینے کا نہیں سوچا ،ایک دن بھی اس سے رابطہ نہیں کیا تھا ۔۔۔۔یہ دوستی تو نہ تھی پھر وہ اس کے ہاتھوں کیوں برباد ہو گئ۔۔۔۔کیوں ہوا ایسا ۔۔۔۔وہ بس فرش کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

اور جب زبان نے الفاظ ادا کیے تو وہ دل کے تھے دل رویا تھا ایک بار پھر۔۔۔

" میں لاپرواہ نہیں تھی ،مجھے لگا جیسی میں ہوں ویسے ہی اگلا انسان ہو گا ،جیسے میں کسی کا برا نہیں سوچتی ویسے ہی کوئی میرا برا کیوں سوچے گا " میرب کی نظریں ابھی بھی فرش پر ہی تھیں آواز جیسے کسی گہری کھائی سے آئی تھی۔۔۔

ڈاکٹر جاوید بس اسے دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

" یہی تو لاپرواہی ہے لوگ ویسے نہیں ہوتے جیسے ہم سوچتے ہیں یا ویسے جیسے ہم چاہتے ہیں ۔۔۔۔دوسرے انسان میں اپنا عکس ڈھونڈنا سراسر خود کے ساتھ نا انصافی ہے "

میرب کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر چکی تھیں ،سب یادیں آنکھوں کے آگے جھول رہی تھیں۔۔انکھوں سے آنسو بہہ گئے تھے کسی موٹے موتی کی طرح۔۔۔۔۔

اتنے میں اسکے موبائیل پہ آنے والی کال نے ایک ناگزیر شور برپا کیا تھا جو ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ کر گیا تھا۔۔فون پہ آنے والی کال ان نون نمبر سے تھی جس سے وہ اب قدرے تنگ ہوئی تھی۔۔۔۔ڈاکٹر جاوید سے اجازت طلب کرتے وہ بوجھل قدموں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی معمول کی طرح وہاں مریضوں کی تعداد کافی تھی اسے کم از کم اب اپنے مسائل کو سائیڈ پر رکھتے انکے سننے تھے۔۔۔۔۔۔

####

شانزیب خان کا وکیل یہ ثابت کر چکا ہے کہ وہ مس آمنہ اور آسیہ کے ایکسیڈنٹ کے دن پاکستان میں نہیں تھا " روحان نے اسمارہ کے سامنے والی کرسی۔پر بیٹھتے کہا تھا۔۔۔

اسمارہ نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" ہمارے پاس ایک ہی حل ہے کہ اسکی فون کالز ڈیٹیلز نکلوائی جائیں اور اسکے گروپ کے بندوں کو دیکھیں " روحان نے سے دوبارہ دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

اسمارہ اٹھی تھی اور 2 فائلز اٹھا کر لائی تھی۔۔۔جو اس گے روحان کی طرف بڑھائی تھیں ۔۔

روحان نے وہ فائلز کھولیں تھیں۔۔چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔

"جسٹس افتخار نے یہ فائلز فیصلے کے بعد کورٹ سے غائب کروا دی تھیں ایک مما اور آنٹی کی ہے ور دوسری تانیہ کی (روحان شاہ کی بہن اور زرینہ شاہ کی بیٹی)...

" جب تک ہم کچھ پروف نہیں کر پائیں گے تب تک اسکا کیا بگاڑ لیں گے"۔روحان نے مایوسی سے کہا تھا۔۔۔

" تم نے شانزیب خان نے آفس سے کچھ پتا کیا ہے ؟ اسمارہ نے پوچھا تھا۔۔۔

" وہ تو کب کا چھوڑ چکا ہے اب صرف سہیل شاہ ہے وہاں"

" اور ان دونوں نے پارٹنرشپ ختم کیوں کی کیا انکی کوئی لڑائی ہوئی ہے؟ اسمارہ نے پوچھا تھا

" ایسا کچھ نہیں ہے وہ دونوں آج بھی جو بھی کرتے ہیں مل کر کرتے ہیں ڈرگز ڈیلر کے آج بھی بہت سارے دھندے جاری ہیں انکے "

" کیا وہ جانتے ہیں تمہارے بارے میں ؟" ایک اور سوال پوچھا گیا تھا۔

" نہیں " روحان قدرے سنجیدہ تھا۔۔۔

" پھر تو تم اس آفس میں بھی جا سکتے ہو " اسمارہ کی آنکھوں کی چمک بڑھی تھی روحان نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔

" میں جان سے مار دوں گا اسے " وہ غصے سے غرایا تھا۔

" یہ کوئی حل نہیں ہے پھر خود جیل جاؤ گے میرا کہنے کا مقصد صرف اتنا ہے تم اس آفس جاؤ اور وہاں کام کر کے سب کچھ پتا لگا سکتے ہو ان کے تعلقات کے بارے میں اور انکی سرگرمیوں کے بارے میں ہمارے لیے یہ اہم ثابت ہو سکتا ہے "

اسمارہ بولی تھی۔۔۔

" وہ میں ویسے ہی کر لوں گا " روحان کو اسکا آئیڈیا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

" تم پر میری بات ماننا فرض ہے " اسمارہ نے رعب سے کہا تھا

" اور یہ کہاں لکھا ہے " روحان کے تیور بگڑے تھے

" دیکھو .." اسمارہ بھی بولتی وہ بولا تھا

" آپ مجھ پر حکم نہیں چلائیں گی ہماری ڈیل ہوئی تھی۔۔۔اس نے انگلی اٹھا کر اسے جیسے وارن کیا تھا۔۔۔

وہ۔کلس کر رہ گئی تھی۔۔۔

" تم شروع سے ہی اتنے بد تمیز ہو ؟ اسمارہ نے جیسے بہت پتے کی بات ہو چھی تھی۔۔

روحان نے نظریں گھمائی تھیں پھر بلکل سنجیدہ ہوتے اسکی طرف متوجہ ہوا تھا

" میں لوگوں کو انکے حساب سے ڈیل کرتا ہوں آگے آپ سمجھدار ہیں پراسیکیوٹر صاحبہ "

یہ بات کرتا ہوا وہ اسمارہ کو زہر لگا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس شخص کو غائب کر دے کہیں۔۔۔۔

#

میرب جس کی ڈیوٹی ختم ہونے کو تھی اپنی چیزیں سمیٹتی اسے جلدی نکلنے کی تھی وہ اپنے کمرے سے نکلتی وارڈ کی طرف گئی تھی کچھ مریض دیکھنے۔۔۔۔۔۔

تقریباً 15 منٹ کے بعد وہ ہسپتال سے باہر نکل چکی تھی معمول کے مطابق لوگوں کا اچھا خاصہ ہجوم تھا۔۔۔۔اور۔اس ہجوم میں وہ کسی کی نظریں اپنے اوپر مسلسل محسوس کر رہی تھی ادھر ادھر دیکھتے بھی اسے تسلی نہ ہوئی تھی۔۔۔اسے مسلسل جو میسیجز آرہے تھے وہ اسے ہر وقت ڈر میں ہی مبتلا کر رہے تھے۔۔۔۔وہ چند قدم آگے بڑھی تھی یونہی ہسپتال سے کچھ ہی فاصلے پر وہ پہنچی تھی کہ ایک بڑی گاڑی آکر اسکے سامنے رکی تھی اور گاڑی کے اندر بیٹھا شخص اسکے فہم و گماں میں بھی نہ تھا وہ بلال خان تھا منال سکندر خان ک کزن ۔۔۔۔وہ بھول گئ تھی کہ خان اپنا بدلہ نہیں چھوڑتے۔۔۔

وہ گاڑی سے باہر نکلا تھا جبکہ میرب تو پتھر کی ہو گئ تھی ادھر ادھر کی دنیا رک گئ تھی خوف رگ رگ میں دوڑ گیا تھا۔۔۔

بلال خان سگریٹ پیتے اسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا میرب کو اسکی نظروں سے کوفت محسوس ہوئی تھی وہ دوسری طرف نکلنے کی کوشش میں تھی مگر ناکام رہی تھی

"گاڑی میں بیٹھو" بلال کی آواز ابھری تھی۔۔۔

میرب اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی اگر وہ اس شخص کو بھول گئ تھی تو یہ کیوں نہیں بھولا تھا۔۔۔

اتنی دیر میں ایک اور گاڑی آکر رکی تھی وہاں لیکن ادھر کی طرف ان میں سے کوئی بھی متوجہ نہیں تھا

" میرا راستہ چھوڑو " میرب نے ہمت کرتے رعب دار آواز میں کہا تھا۔۔۔

" اگر تم اپنی مرضی سے چلوگی تو اچھی رہو گی ورنہ جو طریقہ میں استعمال کروں گا وہ تم۔سے برداشت نہیں ہو گا "

" کر کے دیکھو تمہارے ہاتھ سلامت رہے تو کہنا " پیچھے سے آواز آئی تھی وہ زید ولی خان تھا اس کے ساتھ زید بھی تھا

مگر میرب کو وہ نہ دیکھ سکا تھا۔۔۔

میرب کی پیٹھ تھی انکی طرف۔۔۔

میرب مڑی تھی زید اور اسکی نگاہ ملی تھی دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے تھے۔۔۔

میرب بے ساختہ زید کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

بلال نے سگریٹ پھینکی تھی اور زید کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

" تم مجھے جانتے نہیں ہو "

" مجھے تمہیں جاننے کی ضرورت نہیں ہے مگر تمہیں ضرور ہے پہلے تمہیں میں نے کچھ نہیں کہا مگر اس بار ایسا نہیں ہو گا " اتنا کہتے وہ اپنی جیب سے ایک پسٹل نکال گیا تھا۔۔۔

بلال خان کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔۔۔

" زید ہمارے فیملی ریلیشنز ہیں تم اس لڑکی کی وجہ سی برباد نہیں کرو " بلال نے اسے وارن کیا تھا

" میری طرف سے آگ لگ جائے سب کو " وہ غصے سے بولا تھا

" کیا چاہتے ہو "

" میں تمہیں بتا چکا تھا پہلے " وہ اسکی طرف پسٹل کا رخ کر چکا تھا وہ لوڈڈ تھی

بلال نے میرب کی طرف دیکھا تھا اور پھر زید کی طرف۔۔۔

" اوکے فائین ، میں تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا اب" اس نے سرینڈر کرنے کے انداز میں کہا تھا

" اگر تم دفع نہ ہوئے تو آج مجھ سے تمہارا قتل ہو جائے گا بلال خان "

اور اتنی دیر تھی کہ وہ ہوا کی طرح غائب ہو چکا تھا وہ ڈرا نہیں تھا ڈر تھا تو ریاست خان اور افنان تک اسکی حرکت پہنچنے کا خطرہ تھا۔۔۔

اس نے رخ میرب کی طرف موڑا تھا جس کا چہرہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکا تھا گالوں کا گلابی پن واضح ہو رہا تھا آنکھیں رونے کی وجہ سے چمک رہی تھیں۔۔۔

" گاڑی میں بیٹھیں" اسکی طرف کا دروازہ کھولا تھا اس نے۔۔

میرب نے اسکی طرف دیکھا تھا

" بیٹھ جائیں یا کچھ اور دیکھنا باقی رہ گیا ہے آپ کے لیے " اسکا لہجہ سخت تھا میرب نے پہلی بار اسے اس لہجے میں بات کرتے سنا تھا

" وہ خاموشی سے بیٹھ گئ تھی

" بتائیں کہاں چھوڑوں اپکو "

" ہاسٹل " حیرت سے اسے دیکھتے بتایا تھا اس نے۔۔۔

" وہاں کون انتظار کر رہا ہے آپکا آپ جائیں یا نہ جائیں کسی کو کیا فکر "

اور میرب یہی جانتی تھی کہ اسے جتنی تکلیف ہوئی تھی اسکی اس بات سے۔۔۔

" یہ بھی آپ ہی کی وجہ سے ہوا ہے " وہ نا چاہتے ہوئے بھی بول گئ تھی۔۔۔

وہ گاڑی روک چکا تھا۔۔۔

" میں اسکی بھرپائی کرنے کے لیے تیار ہوں " وہ اسکی طرف دیکھتے بولا تھا

" مجھے ہمدردی نہیں چاہیے آپکی "

" میں ہر بار اپکو بچانے نہیں آؤں گا "

میرب کی آنکھیں اٹھی تھیں اسکے پاس کوئی جواب بھی نہ تھا۔۔۔

" میں شہر بدل لوں گی " میرب نے اپنا لائحہ عمل بتایا تھا

" شہر بدلنے سے مسائل کے حل نہیں نکلتے "

" مسائل کے حل کسی کو " own " کر کے بھی نہیں نکلتے "

میرب گرتے آنسو کو صاف کرتے بولی تھی

" میں تب تک اپکو کسی قسم کی حفاظت نہیں دے سکتا جب تک میں اپکو "own "نہیں کر لیتا "

" میں ٹھیک ہوں "

" لیکن میں نہیں ہوں مجھے آپ ابھی اسی وقت فیصلہ دیں یا تو آپ مجھ سے نکاح کریں اور یا پھر اپنی فیملی کے پس واپس جائیں "

" میری فیملی اس دنیا میں نہیں ہے اور میں خود انکے پاس جانے سے رہی " وہ دبے لہجے میں بولی تھی

" پھر مجھ سے نکاح کر لیں "

میرب نے اسکی طرف دیکھا تھا سنجیدگی چہرے پر چھائی تھی اپنی ڈیوٹی یونیفارم بلیو کلر کی شرٹ اور ٹروزار میں ملبوس تھا ہلکی ہلکی بیرڈ ،چہرے ہر تھکان واضح تھی ،اعصاب تنے ہوئے۔۔۔

" میں لوگوں کے لگائے گئے الزامات کو سچ نہیں کر سکتی "

" اگر اپکو کچھ ہوا تو اسکا دکھ لوگوں کو نہیں ہو گا صرف مجھ ہو گا اور اگر آپکی عزت کا ذرا سا بھی نقصان ہوا تو یہی لوگ اپکو جینے نہیں دیں گے " وہ اپنے غصے کو دباتا بولا تھا

" میرا پہلے ہی بہت نقصان ہو چکا ہے "

"میں اس نقصان کی بھرپائی کر دوں گا "

" کیسے " میرب کی نظریں اسکی جانب تھیں نمی آنکھوں میں ابھی بھی واضح تھی

" بیوی بنانا چاہتا ہوں اپکو اپنی !

حفاظت دینا چاہتا ہوں !

ہم خان اپنی امانتوں میں خیانت نہیں کیا کرتے !

آپ مجھ پر یہ احسان کر دیں میں ساری زندگی اس احسان کا شکر گزار رہوں گا۔۔۔۔"

آج زید ولی خان دل کے ہاتھوں مجبور ہوا تھا ، یہ بات وہی جانتا تھا کہ اسکا دل کیسے باہر آیا تھا اگر آج وہ نہ پہنچتا تو۔۔۔۔

اردگرد کا منظر دھندلا گیا تھا اگر کوئی شور تھا تو وہ تھا صرف دل کی دھڑکن کا۔۔۔

" کیوں تھا وہ ایسا کیوں ہمیشہ کی طرح وہ اس پر حاوی ہو جاتا تھا کیوں زید ولی خان جیسا اسے کوئی نہیں لگتا تھا۔۔۔

میرب کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے۔۔۔۔

" اس سے زیادہ تکلیف آپ مجھے کیا دے سکتے ہیں کوئی مجھ پر ترس کھائے یہ بات میرے لیے ڈوب مرنے کی ہے "

" میں ترس نہیں کھا رہا "

" میں نہیں سمجھتی کہ کسی کی مدد اسے "own کر کے ہی کی جا سکتی ہے۔۔۔

" پھر آپ مجھے بتا دیں کہ میں اپکی مدد کیسے کر سکتا ہوں "

" مجھے منال سے ملوا دیں "

زید کا تو دماغ گھوم گیا تھا۔۔

" اگر وہ اتنی اچھی ہوتی تو آج اپکے ساتھ ہوتی وہ میں نہیں اور کتنی بار وہ اپ سے ملنے آئی صرف ایک بار وہ بے حس ہے اسے کسی سے کوئی سروکار نہیں ہے " زید غصے سے کہہ گیا تھا

" جس وقت اس نے میرا ساتھ دیا تھا اس وقت آپ نہیں تھے "

" جب میں ساتھ دے رہا ہوں تو آپ کونسا وہ ساتھ قبول کر رہی ہیں "

" آپ مجھے چھوڑ سکتے ہیں کیا " وہ عاجز آتی بولی تھی

" نہیں چھوڑ سکتا "

" میں آپکی زندگی سے دور چلی جاؤں گی ڈونٹ وری "

" اور اگر میں کہوں کہ میں نہیں چاہتا یہ تو "

" لیکن ،میں نہیں چاہتی کہ لوگ مجھ پہ لگے الزام کو سچ سمجھیں اگر میں خود کو ثابت نہیں کر سکی تو اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے اگر آپ مجھے ہاسٹل چھوڑ سکتے ہیں تو چھوڑ دیں پلیز"

اور یہاں زید کی ہر کوشش ناکام رہی تھی۔۔۔وہ زبردستی کا قائل نہیں تھا اور یہ بات میرب جانتی تھی۔۔۔۔۔

"زبردستی کریں گے اب آپ میرے ساتھ ؟ اس نے اسے یوں بضد دیکھتے سپاٹ لہجے سے کہا تھا

" محبت جہاں ہو وہاں زبردستی نہیں ہوتی صرف محبوب ہوتا ہے اور اسکا مان ہوتا ہے پھر چاہے اپنا دل ریزہ ریزہ ہو جائے محبت کا سب سے اہم قرینہ محبوب کو عزت اور مان دینا ہے۔۔۔"وہ کہتا گاڑی سٹارٹ کر گیا تھا۔۔۔

میرب لب کھولے اسے دیکھ کر رہ گئی تھی اسکی بات اسے سرخ کر گئ تھی آنکھوں میں آنسوؤں نے جگہ لی تھی دوبارہ نا جانے اسکی آنکھیں کیوں بر بر بھیگ رہی تھیں۔۔۔دل کی کیفیت تھی کہ ابھی اس شخص کو کہے کہ چھپا لے وہ اسے اس دنیا سے مگر اتنا آسان تھا نہیں جتنا شاید زید ولی شاہ کو لگ رہا تھا کم از کم میرب کے لیے تو نہیں۔۔۔

5 منٹ کا راستہ تھا اور ہاسٹل کے گیٹ کے سامنے آکر گاڑی رکی تھی۔۔۔

" آپکی چھٹیاں پہلے ہی بہت ہو چکی ہیں اور صبح سے پک اینڈ ڈراپ سروس اپکو فراہم کر دی جائے گی اسکے بغیر آپ ہاسٹل سے نہیں نکلیں گی صبح 8 بجے ڈرائیور پاس ہو گا اپکے" اس نے بنا اسکی طرف دیکھے کہا تھا

" اسکی ضرور نہیں ہے میں مینیج کر لوں گی "

" میں اپنے پیسوں سے نہیں کروا کے دے رہا ہسپتال کی طرف سے ہوگی یہ سروس سب آپ جا سکتی ہیں لوگ کیا کہیں گے " طنزیہ بولتا وہ ہاسٹل کے گیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا جو گارڈ انھیں ہی گھور رہا تھا۔۔۔

میرب نے اس شخص کو غور سے دیکھا تھا کچھ دیر پہلے یہ شخص اسے پرپوز کر گیا تھا او اب اسیے انجان بن رہا تھا جیسے میرب کی شکل تک نہیں دیکھے گا اب۔۔۔۔

" تھینک یو " وہ کہتی اتر گئ تھی۔۔۔۔

زید کی نظروں نے اسکا پیچھا کیا تھا تب تک جب تک وہ منظر سے ہٹ نہیں گئ تھی۔۔۔۔

#

" بڑے دنوں بعد آنا ہوا "؟ سہیل شاہ شانزیب کے گلے ملتا بولا تھا۔۔۔

" تم نے بھی تو نظریں پھیر لیں " شانزیب خان اپنی نشست پر بیٹھا تھا

یہ منظر سہیل شاہ کے کیبن کا تھا۔۔۔

" تیرے پیچھے تو تیرے اپنے لگے ہوئے ہیں خود تو پھنسے ہو ساتھ مجھے بھی پھنساو گے "
سہیل شاہ دراز سے لائٹر نکالے اب سگریٹ سلگا رہا تھا۔۔۔

" یہ سب تیری وجہ سے ہوا ہے نہ تو وہ حرکت کرتا اور نہ یہ سب ہوتا " شانزیب خان غصے سے بولے تھے۔۔۔

" میری کیا غلطی ہے تجھے ہی اس لڑکی کو بیچنا تھا مجھے کیا پتا تھا وہ اینکر اس سب میں اجائے گی اور ہمارا پلان خراب کر دے گی " سہیل شاہ نے غصے سے کہا تھا جبکہ شانزیب خان غصے سے منہ موڑ چکا تھا

" دیکھ جو بھی ہے پر مار انسان تب ہی کھاتا ہے جب اپنے دشمنی پر نکل آئیں وہ تیرا بھتیجا آکر مجھے اچھا خاصا ٹارچر کر کے گیا ہے "

پل میں شانزیب خان کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔

" کیا لینے آیا تھا وہ تیرے پاس "

" زرینہ شاہ کا پتہ لینے "

شانزیب خان حیران ہوا تھا۔۔۔

" اس سے کیوں ملنا ہے اسے "

" میں نے تو تجھے کہا تھا ڈھونڈ اسے اس کے پاس کوئی اگر کوئی ثبوت ہوا تو مارے جائیں گے ہم "

" وہ نہیں ہے کہیں بھی مر گئی ہو گی اتنے سال ہو گئے ورنہ اب تک وہ میرے ہاتھوں سے مر چکی ہوتی "

" ہاں پر اگر وہ کسی کے ہتھے لگ گئی تو " سہیل شاہ نے اسکی طرف نظریں گاڑتے پوچھا تھا

" ایسا کچھ نہیں ہو گا جو سزا اسکی بیٹی کو ملی اسے عقل آگئی تھی ایسے ہی نہیں وہ بھاگ گئی تھی اور جس دن وہ۔پراسیکیوٹر مری تھی سارے ثبوت اسکے ساتھ ہی دفن ہو گیے تھے

"---

" تو پاگل مت بن وہ تجھ پر حاوی ہونے کی کوشش کر رہے ہیں تیری بھتیجی اور بھتیجا تجھے بے وقوف بنا رہے ہیں انھیں دھکے دے کر باہر نکال دے اپنے گھر سے " سہیل شاہ نے سگریٹ کا دھواں چھوڑتے کہا تھا

" اور تجھے لگتا ہے کہ یہ میرے لیے فایدہ مند ہے ہر گز نہیں ! اگر ان سب کو آپس میں لڑوا نہ دیا تو کہنا "

" تجھے چاہیے تھا ان دونوں کو تب ہی مار دیتا جب ان کی ماں مری تھی ظاہری بات ہے تیری جائداد میں حصہ دار بھی تو ہیں "

" مجھے منال اور افنان سے کوئی مسئلہ نہیں ہے وہ دونوں مجھے عزیز ہیں کیونکہ وہ میرا خون ہیں اور ان دونوں کو ٹریپ کرنا میرے لیے مشکل نہیں ہے "

رات کے آٹھ بجے کے قریب وہ خان ہاوس پہنچی تھی ابھی وہ ہال میں داخل ہوتی اسے افان باہر کو آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

منال نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا تھا۔۔۔

افان اسکے سامنے آیا تھا بلکل۔۔۔

" اسلام علیکم بھابی جی! افان نے سر کو خم کرتے کہا تھا

منال کے اعصاب تنے تھے۔۔

" کیسی ہیں ؟۔۔۔اردگرد کوئی نہ تھا ہال مکمل طور پر خالی تھا رات کے 8 بج رہے تھے افان کو دیکھتے اسے حیرت ضرور ہوئی تھی۔۔۔

" ٹھیک ہوں آپ یہاں ؟

" وہ میں آپی عائشہ سے ملنے آیا تھا "

" اوور سمارٹ ہونا ابھی بات ہے مگر اگلے انسان کو بے وقوف سمجھنا غلط ہے " منال نے چڑ کر کہا تھا جس پر افان مسکرایا تھا۔۔۔

" جو بھی کہیں اب آپ اس شخص کی محبت ہیں جو اپکو میری نظر میں اہمیت دے گیا ہے " افان نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

منال نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

" بھئی صارم دلاور خان کی محبت کے لیے میری نظر میں اہمیت ہے کیونکہ انکی نظر میں آپکی اہمیت ہے پر یقین کریں میں نے انھیں سمجھانے کی پوری کوشش کی ہے مگر وہ تو اب آپ سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں ہیں پر یقین کریں جتنی بے حس آپ ہیں وہ نہیں ہیں " افان کا لہجہ بے لچک تھا

منال تو اسکی مسکراہٹ اور باتوں میں الجھ گئ تھی۔۔۔

" تو پھر روز سمجھایا کرو کیا پتا سمجھ آ جائے ؟ منال نے نے دانت دکھاتے کہا تھا مسکرانے کی بھر پور کوشش کی گئی تھی مگر وہ مسکرا نہیں پائی۔۔۔

" نہیں اب پانی سر سے گزر چکا ہے مگر میں اپکو ایک نصیحت ضرور کرنا چاہوں گا اور یہ دلی نصیحت ہے آپ کے لیے میری۔۔۔"

منال نے ترچھی نگاہوں سے دیکھا تھا جس پر کوئی اثر نہ ہوا تھا۔۔۔

" صارم دلاور خان جیسی محبت آپ جیسی عورت کو کوئی نہیں کرے گا کیونکہ خود سر عورتوں کو پسند کرنا کسی عام آدمی کا ظرف نہیں ہے"

" اور اگر تم 2 منٹ کے اندر یہاں سے غائب نہ ہوئے تو واقعی یہ خود سر عورت آج صارم دلاور خان کے بھائی کے 2 لگا دے گی " منال نے اپنے کندھے سے کوٹ سے لیتے بازو پر لٹکائے کہا تھا

افان مسکرا گیا تھا۔۔۔

" انداز اپکا ویسے بھائی جیسا ہی ہے ویل یو آر لکی بٹ ہی اس ناٹ " وہ دانت دکھاتا نکل گیا تھا۔۔

وہ غصے سے پیر پٹختی آگے کو بڑھی تھی اور ساتھ بڑبڑا رہی تھی۔۔۔"کیا ساری دنیا میرا خون جلانے کے لیے پیدا ہوئی ہے اب اسکا کیا واسطہ ہے مجھ سے۔۔۔وہ۔بڑبڑاتی چل رہی تھی کہ افنان کی آواز پر رکی تھی۔۔۔

" اہہ آج آپ گھر کیسے " وہ قدم واپس لیتی اسکی جانب آئی تھی۔۔۔

"ایسے ہی "ا افنان منال کے گرد بازو پھیلائے اسے اسی کے کمرے میں لے گیا تھا۔۔

منال نے اپنا کوٹ وہاں پاس پڑے صوفے پہ رکھا تھا جبکہ افنان بیٹھ چکا تھا۔۔

" شادی کے بارے میں کیا خیال ہے"افنان نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔

" آپ دوسری شادی کر رہے ہیں کیا " منال نے جان بوجھ کر بات گھمائی تھی۔۔۔افنان نے اسے گھورا تھا۔۔۔

بوجھ لگ رہی ہوں کیا ؟ منال نے پس پڑے جگ سے پانی گلاس میں لیے کہا تھا

" یہ مشرقی لڑکیوں والے ڈائیلاگ نہ بولو اور دوسری بات اب اور کس بات کا انتظار ہے تمہیں"؟

منال مسکرائی تھی۔۔"اب جو بھی ہے ہوں تو میں مشرقی لڑکی ہی نہ "

" تم ٹریک پر نہیں آنا چاہتی تو ٹھیک ہے اسی مہینے کے آخری ہفتے شادی طے کر دیتا ہوں تمہاری " افنان نے غصے سے کہا تھا

" میں مشرقی لڑکی ضرور ہوں بھائی پر میں منال ہوں " منال نے دانت دکھائے تھے

" تو ؟

" تو یہ کہ مجھے ابھی شادی نہیں کرنی "

" پہلے تمہیں سیٹل ہونا تھا اب کیا مسئلہ ہے تم جانتی ہو نہ تم نے وعدہ کیا تھا دادا جان سے
"

"میں نے کب کہا کہ میں شادی نہیں کروں گی یہی کہہ رہی ہوں کہ کچھ دیر۔۔۔"

" کچھ دیر کر کے بوڑھی ہو جاوگی اور اب بس شادی کر لو تاکہ میری فکر ختم ہو "

" میری کیسی فکر ہے میں خود اپنا کما کے کھا سکتی ہوں "

" تمہیں کیا لگتا ہے لڑکیاں بھوکی مرتی ہیں تب شادی کرتی ہیں " افنان چڑا تھا۔۔

منال تو حیران تھی وہ چھوڑ نہیں رہا تھا اس بات کو اب وہ خود بھی زچ ہوئی تھی۔۔۔۔

اسکا دل بری طرح سے خراب ہوا تھا۔۔۔

"ایک بات پوچھوں آپ سے " منال نے اسکی آنکھوں کی۔طرف دیکھتے کہا تھا

افنان نے چند پل اسے دیکھا تھا۔۔۔

" نہیں " افنان نے منہ موڑا تھا۔۔

اسے ڈر تھا وہ کچھ ایسا نہ مانگ کے اس سے جو وہ اسے نہیں دے سکے گا۔۔۔

منال کی نظریں اپنے بھائی کی طرف تھیں جو اپنی بہن کی محبت سے منہ موڑ رہا تھا جو نہیں چاہتا تھا کہ اسکی بہن اس سے اپنی محبت مانگے۔۔۔۔

منال سر جھٹک گئی تھی۔۔۔

" کیا سوچا آپ نے " منال پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔

" جو تم کہنا چاہتی ہو " افنان کے لہجے میں سختی تھی یا وہ نرمی سے پیش آنا نہیں چاہتا تھا ۔۔۔

" میں نے انسانوں سے محبت کی طلب بہت دیر کی چھوڑ دی ہے میں شرک نہیں کرتی " منال اٹھنے لگی تھی افنان نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

" تمہیں پتا ہے وہ صرف یہاں اپنی ماں کے لیے آیا ہے۔۔۔۔ابھی افنان بولتا۔۔۔

"بھائی میں نے حمین کا نام نہیں لیا " وہ اکھڑی تھی۔۔۔"لیکن تم جانتی ہو میں اسی کی بات کر رہا ہوں"۔۔۔"کیوں کر رہے ہیں"۔۔۔۔"کیونکہ تم اسے اپنے سر پر سوار کیے بیٹھی ہو تم میں وہ گٹس نہیں ہیں منال کہ تم اپنی آنکھوں سے اپنی چاہت چھپا سکو کم از کم مجھ سے تو بلکل نہیں۔۔۔"

" میں نے آپ سے کبھی ایسا کچھ کہا"۔۔۔"تم میری بہن ہو "...

"ہاں بھائی پر اسکا ہر گز مطلب یہ نہیں ہے کہ اب مجھے جج کریں یا میرے اندر جھانکنے کی۔کوشش کریں یا پھر مجھے بتائی میں نے کبھی آپ سے پوچھا کہ آپ نے عائشہ دلاور خان سے محبت کیوں کی یا پھر کہا ہو کہ وہ اپنی محبت کے لیے سٹینڈ نہیں لے سکتی تو اسے چھوڑ دیں پھر آپ۔۔۔"

" کیا تم اپنی محبت کے لیے سٹینڈ لو گی "

اور پھر خاموشی تھی چند پل وہ ایک لمحہ مشکل تھا وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

" کونسی محبت اور اگر محبت ہے بھی تو اسے مجھ تک رہنے دیں اگر یہ میرے سے باہر ہوئی تو یقین کریں مجھ سے سنبھالی نہیں جائے گی " منال نے گلے میں پھنستی گلٹی کو نگلا تھا۔۔۔

" صارم بہت اچھا لڑکا ہے " افنان نے موضوع بدلا تھا۔۔۔

منال مسکرائی تھی

" پلیز بھائی یہ باتیں مجھے سوٹ نہیں کرتیں۔۔۔"

" ٹھیک ہے میں اور دادا جان بات کریں گے تم۔تیاری شروع کر لو شادی کی "

" مجھے ابھی نہیں کرنی "

" لیکن میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا "

" اوہہ میں بھول گئی یہ افنان سکندر خان نہیں ایک بھائی بول رہا ہے "

" منال " افنان کی آنکھوں میں بے یقینی تھی

" چلیں اپکو ایک بات بتاتی ہوں ایک لڑکی کے لیے نہ اسکا باپ بھائی اسکے لیے آئیڈیل ہوتے ہیں کہ بس یہی ہیں جو کرنا ہے انھوں نے میرا کرنا ہے بس ، ایک عورت کی سب سے بڑی کمزوری "emotions" ہیں اور بے شک میں ایک انڈیپینڈنٹ لڑکی ہوں مگر ایک عورت "independent"ہو کر بھی " dependent"ہی ہوتی ہے۔۔۔میرا باپ نہیں تھا میرا بھائی تھا سب کچھ وہی تھا میرے لیے۔۔۔یو نو واٹ میں نے ایک دن بھی اگر اپنے لیے کچھ مانگا ہے نہ تو وہ آپکی خوشیاں اور میرا خدا گواہ ہے میں نے ایک دن بھی کسی اور کو نہیں مانگا پتہ ہے

کیونکہ مجھے محبتیں نہیں ملتیں ،،،میں نے اپنی ماں سے محبت چاہی ہر ماں تو اپنے بچوں سے محبت کرتیں ہیں اور میں جانتی ہوں وہ بھی کرتی تھیں پر پتا ہے میں چاہتی تھی کہ جو بھی

شخص مجھ سے محبت کرے نہ وہ اپنے سب سے پسندیدہ چیز مجھ پر قربان کر دے مگر دیکھیں وہ اپنی دوستی کے لیے قربانی دے گئیں مگر میرے لیے وہ ایک دن بھی نہیں۔۔۔۔مجھے نہیں پسند تھی عائشہ دلاور خان اسکے بھائی کی وجہ سے میں نے آپ سے نہیں کہا کہ مت کریں اس سے شادی۔۔۔پھر مجھے صارم دلاور خان نہیں پسند تھا میں نے آپ سے ایک دن نہیں کہا کہ میں اس سے شادی نہیں کروں گی صرف اس لیے کہ محبت میرے نصیب میں نہیں ہے اور میں نے وعدہ کیا تھا میں وعدے نہیں کرتی مگ اگر کرتی ہوں تو نبھاتی ہوں اگر میں زندہ رہی تو میں شادی صرف صارم سے ہی کروں گی صرف اس لیے کہ کیونکہ میں نے وعدہ کیا تھا ورنہ میری طرف سے وہ شخص چاہے آج مر جائے مجھے پرواہ نہیں ہے

"مجھے اپنی "commitment" بہت عزیز ہے "

افنان اسے دیکھ کر رہ گیا تھا

" مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اتنی بڑی بڑی باتیں بھی کر لیتی ہو"

"میں نے بھی نہیں سوچا تھا کہ آپ کسی معاملے میں مجھ سے زبردستی کریں گے " منال نے بھی دو ٹوک جواب دیا تھا

"اسکی وجہ صرف حمین ہے " افنان نے غصے سے کہا تھا۔۔"نہیں اس کی وجہ آپکی انسیکیورٹی ہے " افنان آج جتنا حیران ہوتا کم تھا وہ تو منال کے انکشافات پر حیران تھا۔۔

" تمہاری بات ہوتی ہے صارم سے ؟۔۔۔"نہیں " جواب دو ٹوک تھا " کیوں"۔۔۔۔"کیونکہ مجھے کبھی ضرورت نہیں پڑی اسکی"۔۔۔۔۔۔

" اس طرح تم اسکے ساتھ زندگی گزار لوگی ؟۔۔۔

" میرے مطابق 80٪شادیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں نہ تو شوہر کو اپنی بیوی سے محبت ہوتی ہے اور نہ بیوی کو بس انھیں ایک دوسرے کے ساتھ رہنا ہوتا ہے سوسائیٹی کو دکھانا ہوتا ہے "we are happily married couple " اور دونوں کو پتا اتنا نہیں ہوتا کہ ایک

دوسرے کا دل وہ کتنا دکھا چکے ہیں کیونکہ انھیں فرق نہیں پڑتا " وہ کندھے اُچکا گئی تھی

" اور تم اس 80٪ میں شامل ہونے چاہتی ہو "

" میرے چاہنے سے کیا ہوتا ھے "

" ظاہری بات ہے اگر تم چاہو تو اپنے رشتے کو بہتر بنا سکتی ہو "

" میں ایک ایسے رشتے کو کتنا بہتر بنا لوں جو اس وقت میرے لیے ضروری ہی نہیں ہے ---وہ خاموش ہوئی تھی چند پل پھر دوبارہ بولی تھی۔---اور اگر اس وقت میرا اس سے کوئی رشتہ ہے تو وہ صرف منگیتر کا ہے اور یہ رشتہ گرل فرینڈ یا بوائے فرینڈز سے کم تو نہیں ہے

اور اگر میں اسی رشتے کے بارے میں سوچتی تو یقین کریں آج میں ایک پروفیشنل لڑکی نہ ہوتی بس اپنے منگیتر کے خواب دیکھتی اور کہتی کے میں اُن پڑھیں لکھی لڑکیوں سے بہتر ہوں جسے ایک خوبصورت لڑکا مل گیا ہے تو یہ کافی ہے جو میرے بس کی بات نہیں ہے بھائی میں نہیں بن سکتی ایسی۔---

کمرے میں کچھ دیر کی خاموشی تھی دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔منال کے لیے یہ بات عجیب اور حیران کن نہ تھی وہ جانتی تھی بچپن سے ہی اسکے دادا اور بھائی اسکے اس طے شدہ رشتے کے بارے میں کتنے سینسٹیو تھے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ صارم کی اسکے بزنس کو گرانے کی حرکت اس نے کسی کو نہ بتائی تھی کیونکہ وہ اس بات کو خاطر میں نہ لاتے۔۔۔اسے بزنس کرنے کی اجازت صرف اسی صورت ملی تھی کہ وہ انکے فیصلے مانے گی ۔۔

"دادا جان کہہ رہے تھے کہ وہ جائیں گے خان حویلی بات کرنے تو میں نے تمہیں بتا دیا اور میں بھی یہی چاہتا ہوں باقی آگے صارم جیسے چاہے گا۔۔۔"افنان نے تسلی سے کہا تھا۔۔

منال مسکرا دی تھی۔۔۔

" چاچو کے منہ پہ مارا گیا چماٹ کا اتنا درد نہیں ہوا پتا نہیں کیوں پر آپ جو کر رہے ہیں اسکا ہو رہا ہے بھائی"۔۔۔وہ اتنے سادہ الفاظوں میں یہ بت کہہ گئی تھی جو شاید اسے بھی اندازہ نہیں ہوا تھا۔۔

" اگر میں پہلے یہ کر لیتا تو وہ چماٹ بھی نہ لگتا " آج کی گفتگو انکی سخت تھی جو انکے دلوں کو اور سخت کر رہی تھی۔۔۔

"جو انسان آپکی پہچان چھیننا چاہتے ہوں نہ وہ اپکو نہ تو اپنی پہچان دیتا ہے اور نہ آپکی رہنے دیتا ہے"۔۔۔

" تمہاری غلط فہمی ہے کہ تمہارے معاملے میں کسی بھی بات سے بے خبر ہوں "

" خبر نہ ہوتی تو دکھ بھی نہ ہوتا پھر مجھے۔۔یہ جان کر برا لگا کہ میرے بھائی نے بھی میرے لیے وہ سٹینڈ نہیں کیا جو کسی اور نے لینا چاہا۔۔۔"

اور یہاں افنان سکندر خان اپنی بہن سے بحث میں ہار چکا تھا جس فہرست میں صرف وہ آتا تھا اپنی بہن کے لیے اب اس میں کوئی اور بھی آچکا تھا۔۔۔

" یعنی میری اتنے سال کی محبت کسی خاطے میں نہیں ہے اب " وہ ہنستا کہہ گیا تھا اسکی مسکراہٹ میں تاسف تھا منال تھی وہ ،وہ کہاں سہہ سکتی تھی اپنوں کا نام توڑنا۔۔۔

وہ اٹھی تھی اپنی جگہ سے افنان کے قدموں کے پاس جا بیٹھی تھی اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے تھے مسکرائی تھی۔۔۔

" اگر اس دنیا میں کوئی مجھے عزیز ہے سب سے زیادہ تو وہ بھائی ہے میرے لیے میرے بھائی کا مان اور فیصلہ بہت اہمیت رکھتا ہے میں نے کہا تھا کہ میں اپنے فیصلے کو نہیں جھٹلاوں گی تو نہیں جھٹلاوں گی بس اس کیس کا انتظار ہے مجھے جاننا ہے کہ آخر کیا ہے اس سب کے پیچھے "

" تمہارا یہاں رہنا سیف نہیں ہے صارم تمہارے بزنس کو نہیں خراب کرے گا " وہ اسے کسی بچے کی طرح بہلا رہا تھا۔

" ٹھیک ہے جیسے اپکو ٹھیک لگے " وہ مسکرا دی تھی اسکے مسکرانے پر افنان بھی مسکرا دیا تھا

" پیسے چاہیے ؟افنان جاتے جاتے رکا تھا جس پر منال مسکرا دی تھی گردن سیدھی کی تھی آنکھوں کی چمک واضح ہوئی تھی۔۔۔

" ایکسکیوزمی" انداز فخریہ تھا حیرت بھی ماتھے کے تناو سے واضح ہوئی تھی افنان کا قہقہ لگا تھا

منال نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

دسمبر کی پہلی صبح ،سردی کا آغاز کتنی خوبصورت صبح ہوتی ہے نہ سردیوں کی پھر اتنی ہی اداس شام۔۔۔۔۔

دل کا بھی ایک موسم ہوتا ہے میڈیکلی تو دل کا کوئی موسم نہیں ہوتا مگر دل تو دل ہوتا ہے میڈیکلی تو انسان دوا بھی نہیں ہوتے مگر ایموشنلی اگر دیکھا جائے تو ہاں کچھ لوگ دوا ہوتے

ہیں ،کچھ لوگ ایکو روگ دے جاتے ہیں۔کچھ موسم ہوتے ہیں دل کے ،رونق ہوتی ہے اور اگر یہ دونوں نہ ہو تو کچھ بھی تو اچھا نہیں لگتا کچھ بھی نہیں۔۔۔

ایک ایسا ہی موسم تھا ادھر کا بھی میرب ساری رات سو نہیں سکی تھی الگ کمرہ تھا وہ اپنے کمرے تک۔محدود رہتی تھی اردگرد کسی کمرے کی لڑکی سے اسکا کوئی واسطہ نہ تھا اور یہ بات وہ اپنے لیے بہتر محسوس کرتی تھی۔۔۔اسے اکیلے رہنے کی عادت سی ہوگئی تھی اب ،،اب دل نہ تھا وہ ،نہ وہ شوخی تھی۔۔۔

ابھی بیٹھی وہ کچھ سوچ رہی تھی کہ اسکے نمبر پہ کال آئی تھی کال زید کی تھی۔۔۔اس کا خیال نہیں تھا کہ اب دربارہ زید اس سے بات بھی کرے گا۔۔۔

پہلی کال اس نے نہیں اٹھائی تھی دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی یکدم ایک ڈر نے اسے جکڑ لیا تھا۔۔۔

کال دوبارہ آئی تھی فون ہاتھ میں پکڑے وہ سوچ رہی تھی کہ اٹھائے یا نہ اٹھائے اور کال کٹ گئ تھی۔۔۔۔۔

اتنے میں اسکا روم ڈور ناک ہوا تھا اس نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔

" آپکا ڈرائیور آیا ہے ہسپتال سے کہہ رہا ہے جلدی کریں اور نیچے آجائیں " ہاسٹل سٹاف کی لڑکی آئی تھی جو اسے اطلاع دینے کے بعد جا چکی تھی میرب بس سر ہلا کر رہ گئی تھی اس نے زید کی بات کو سیریس نہیں لیا تھا اس نے زور سے دروازہ بند کیا تھا۔۔۔۔

" کوئی اتنا ڈھیٹ کیسے ہو سکتا ہے " وہ اپنی چیزیں جلدی جلدی اپنے بیگ میں رکھ رہی تھی اپنا کوٹ لیتے بڑبڑاتی اپنی چیزیں سمیٹتی نیچے کی جانب دوڑی تھی اس پاس کی لڑکیاں اسے اس طرح بڑبڑاتے دیکھ کر حیران ہوئی تھی وہ بنا انکی پرواہ کیے جا کر گاڑی میں بیٹھ چکی تھی ۔۔۔

ڈرایور کا مکمل طور پر معائنہ کر رہی تھی۔۔وہ خاموشی اور پوری توجہ سے گاڑی چلا رہا تھا ہسپتال دور نہیں تھا وہ کچھ ہی دیر میں ہسپتال پہنچ چکی تھی۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح وہاں رش تھا۔۔مایوسی سے بھرے چہرے تھے ،پریشانیوں سے گھرے لوگ ۔۔۔۔میرب روز دیکھتی تھی ایسے لوگوں کو اور کہیں نہ کہیں وہ خود بھی اس کیفیت کی شکار تھی۔۔۔۔

ابھی وہ اپنے روم کی طرف جا رہی تھی کہ اسے پیچھے سے نرس نے آواز دی تھی۔۔

" ڈاکٹر میرب"۔۔وہ مڑی تھی۔۔۔جی۔۔۔اپ کو او پی ڈی میں بلا رہے ہیں۔۔۔۔کون ؟

سر زید " میرب کا چہرہ بگڑا تھا وہ پہلے بھی اسے تنگ کرتا تھا بقول اسکے مگر یوں نہیں میرب کو کوفت ہوئی تھی

" آپ جا کر کہیں انھیں کہ میرے اپنے پیشنٹس بہت ہیں فلحال میں انھیں دیکھوں گی وہ کسی اور کو بلا لیں میں نہیں آسکتی " وہ کہتی نکل گئ تھی اور نرس جو اس سے مخاطب ہونا چاہتی تھی اس کی بات اُدھوری ہی رہ گئ تھی وہ واپسی اپنے راہ کے گئ تھی۔۔۔

زینت بھیجو انھیں " میرب اپنے کمرے کی طرف بڑھتی اپنی اسیسٹینٹ کو کہہ رہی تھی جس نے مریض اندر بھیجنا شروع کیے تھے۔۔۔

رات کو جو ہوا تھا وہ یقیناً ایک لڑکی کے لیے بھولنا آسان نہیں تھا مگر کیا زندگی ایک حادثے سے رک جاتی ہے ،یا ہم زندگی کو روک سکتے ہیں یا بدل سکتے ہیں۔۔۔اللہ اگر کسی انسان کو آزمائش میں ڈالتا ہے تو اسے سہنے کا حوصلہ بھی دیتا ہے۔۔وہ خواب جن کا ہم سوچتے ہیں کہ ان کے بغیر ہم زندہ نہیں رہیں گے ہم انکے ٹوٹنے پر انکے نہ ملنے پر مرتے نہیں ہیں اور نہ ہی ہمیں کچھ ہوتا ہے،ہمارا اپنا بچھڑتا ہے تو ہم مرتے نہیں ہیں وہ الگ بات ہے کہ دل کی کیفیت بدل جاتی ہے کچھ چیزیں گلے کا کانٹا بنی رہتی ہیں اور تا عمر بنی رہتی ہیں۔۔۔۔

"زونی یہ فائل مجھے ابھی پرنٹ کر کے نکال کر دو اور ہاں یہ۔۔۔۔"اسمارہ ابھی کاونٹر پر اپنی سیکریٹری کو کچھ کام کہہ رہی تھی کہ روحان اندر آیا تھا اسمارہ اسکی۔طرف متوجہ ہوئی تھی ۔۔۔"تم یہ کرو پہلے" وہ کہتی روحان کی طرف بڑھی تھی ہر بندہ اسے دیکھ رہا تھا جس کی اپنی ٹائمنگ تھی وہ جب چاہتا آتا تھا۔۔۔۔

اسمارہ اس تک پہنچی تھی۔۔

" ٹائم کیا ہوا ہے " روحان نے حیرت سے اسمارہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

" اتنی امیر ہیں آپ ایک گھڑی نہیں خرید سکتیں اب مجھ جیسے غریب آدمی کے پاس بھی گھڑی ہے اور اپکے پاس نہیں ہے حیرت کی بات ہے " روحان ہنستا کہہ گیا تھا آس پاس بیٹھا سٹاف ہنسا تھا۔۔۔

اسمارہ نے سب کو گھورا تھا

" اچھا بتا دیتا ہوں 11 بج گئے ہیں " اس نے معمولی انداز میں کہا تھا اور کہتا اپنے کیبن کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

اسمارہ اس کے پیچھے گئی تھی اور اسکے کیبین کا دروازہ کھولا تھا اور جاتے ہی شروع ہوئی تھی

" دیکھو یہ میرا فرم ہے یہاں کوئی نہیں جانتا تم کون ہو اور ہم کس کیس کے سلسلے میں کام کر رہے ہیں اکٹھے تو جو یہ تم میرے سٹاف کو خراب کر رہے ہو وہ غلط ہے "

" جتنی سردی ہوتی ہے صبح صبح میرے پاس کوئی سویٹر کوٹ نہیں ہے تو میں اسی ٹائم آسکتا ہوں جس ٹائم دھوپ نکلی ہوتی ہے "

اسمارہ نے اس ڈھیٹ ادمی کو دیکھا تھا۔۔۔

" تمہیں پے مل جائے گی آج مگر۔۔۔ابھی وہ اپنی بات جاری رکھتی۔۔۔

" مجھے تنخواہ کی ضرورت نہیں ہے بس میری چائے کا بل بھر دیا کرنا ڈیٹس اٹ اوہ ہاں مجھے چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی بھلا ہی دیا " اس نے چھٹکی بجاتے کہا تھا۔۔۔

" میں تمہاری چائے کے بل کیوں بھروں گی " اسمارہ نے اسکے ٹیبل پر ہاتھ مارتے کہا تھا

۔۔۔

" کیونکہ اپکو دیکھ کر مجھے چائے کی یاد آتی ہے کیونکہ آپ بھی ہر وقت گرم ہی رہتی ہیں جیسے چائے بس رنگ کا فرق ہے"

اسمارہ سر پیٹ کر رہ گئ تھی

" کچھ کام کرنا ہے یا بس چائے ہی پینی ہے "

" بس 5 منٹ چائے پی کر آتا ہوں "

" افففف ! وہ پیر پٹختی نکل گئ تھی یہ بندہ کم از کم اسمارہ شاہ کی برداشت سے باہر تھا

اج حمین پہلے آفس آیا تھا سجل اور حمین کا سیکریٹری وہیں موجود تھے وہ انھیں پروجیکٹ کے بارے میں چیزیں بتا رہے تھے۔۔۔۔

" کانسٹرکشن اگلے مہینے تک فائنل ہو جائے گی اور ہم کوئی کمپنی بھی ڈھونڈ رہے ہیں جو آرگنائزیشن میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہے"

" میں سوچ رہی تھی کہ میم سے پوچھ کر صارم سر سے بات کی جائے اگر وہ آئیں تو ہمارے لیے اور بھی اچھا ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

حمین نے اپنے سیکریٹری کو جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

اسکے جانے کے بعد سجل سے مخاطب ہوا تھا وہ۔۔۔

" آپکی دی بیسٹ بزنس وومن کہاں ہے "

اور اسکے س انداز پہ سجل مسکرائی تھی۔۔

" آنے والی ہوں گی وہ "

"مسکرانے کی کوئی خاص وجہ"

سجل کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔۔

" ایکچلی نہ میری جاب میں ایک اور چیز کا اضافہ ہوا ہے اور وہ یہ کہ اگر آپ نہ ہوں تو مجھے آپکا پتا ہونا چاہیے کیونکہ میم پوچھتی ہیں اور اگر آپ نہ ہوں آفس میں تو وہ اپکو ڈھونڈتی ہیں۔۔۔میم مجھ سے پوچھتی ہیں اور اگر مجھے نہ پتا ہو تو میم آنکھوں سے ہی میری جان نکالنے پہ ہوتی ہیں " اس نے انتہائی معصومانہ انداز سے کہا تھا جس پر حمین صرف تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا تھا۔۔۔تو جائیں پھر اب آپ ان سے پوچھیں کہ وہ کہاں ہیں

۔۔۔۔۔

اور وہ مسکراتے وہاں سے نکل گئ تھی۔۔۔۔

سجل باہر نکلی تھی اسے منال آتی دکھائی دی تھی۔۔۔

"اسلام علیکم " اس نے چہک کر کہا تھا جو موبائل دیکھنے میں مصروف آرہی تھی اچانک اس کے چہک کے بولنے پر وہ ڈری تھی۔۔۔

" خیر ہے لڑکی " منال نے تیوری چڑھائے اسے دیکھا تھا سجل اسکی سیکریٹری ہونے کے ساتھ ساتھ اسکی بہت سی باتوں کی ہمراز بھی تھی اکثر اوقات منال اس سے بہت کچھ شئیر کیا کرتی تھی۔۔۔۔۔

" جی جی ٹھیک ہے وہ سر آپکا ویٹ کر رہے تھے "

"اوکے" منال کہتی آگے بڑھ گئی تھی سیدھی حمین کے کیبین میں گئ تھی۔۔۔ڈور ناک کرنے کے بعد وہ اندر آئی تھی۔۔۔

" اسلام علیکم"۔۔۔اس نے قدرے نرمی سے سلام کیا تھا جو کہ اسکا معمول نہیں تھا اور یہ بات حمین جو حیران کر گئی تھی وہ یا تو اس سے لڑنے آتی تھی یا دھمکی دینے۔۔۔

" خیرت " حمین کو یکدم کسی انہونی کا اندازہ ہوا تھا

" مطلب " منال نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔

" وہی تو میں پوچھ رہا ہوں "

" تم نے خود سجل کو کہا کہ تمہیں کوئی بات کرنی ہے کرنی ہے تو کرو ورنہ بتا دو " منال کو غصہ آیا تھا ایک تو وہ اسکے کیبین میں آئی اور اوپر سے وہ اسکے سلام کرنے پہ اسے ہلی ہوئی ثابت کرنا چاہ رہا تھا

حمین بگڑا تھا اب اس نے سجل کو ایسا بھی نہیں کہا تھا۔۔۔

" نہیں ایسا نہیں ہے میں نے اسے یہ نہیں کہا تھا "

" واٹ " منال کا پارہ اور ہائی ہوا تھا۔۔

" نہیں نہیں میرا مطلب ہاں کرنی تھی بات " حمین کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ کیسے ریکٹ کرے اگر وہ یہ کہے کہ اس نے اسکا پوچھا تھا تو یہ بات وہ نہیں کرنا چاہتا تھا اور اب اسک موڈ وہ خراب بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

" حمین میں تمہارا سر پھاڑ دونگی " منال کو کوفت ہوئی تھی اور یہ زبان منال صرف حمین کے ساتھ استعمال کر سکتی تھی۔۔۔

" ایکچلی میں کہہ رہا تھا کہ ہم کل وزٹ کریں کونسٹرکشن سائیٹ پر ؟

" ہمم سوچا جا سکتا پر فلحال مجھے کچھ کام ہے" منال کہتی واپس جانے لگی تھی کہ حمین بولا تھا

" خیرت ؟

منال مڑی تھی۔۔۔"ہاں شادی ہے میری " منال نے اسکی طرف بغور دیکھتے کہا تھا جس کے تاثرات میں یقیناً بدلاؤ آیا تھا۔۔۔

"کب ؟ حمین نے گلے میں ابھرتی گلٹی کو نگلا تھا۔۔

" جلد ہی"۔۔۔"کس سے ؟؟؟۔۔۔"ظاہری سی بات ہے تم جانتے ہو"۔۔۔

حمین اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے سامنے آیا تھا

" آر یو شیور کہ تمہارا

فیصلہ ٹھیک ہے"۔۔۔۔

" کیوں کیا مسئلہ ہے اس میں امیر ہے ،ہینڈسم ہے اور میرا بچپن کا دوست بھی " منال اسکے تاثرات کو پڑھنا چاہ رہی تھی کہ وہ کیسے محسوس کرتا ہے مگر وہ حمین تھا۔۔۔

"وہ دوست نہیں تھا فیملی فرینڈ تھا بس ہمارے فرینڈ شپ سرکل میں نہیں تھا وہ " حمین کی آواز میں سختی تھی۔۔۔

" ہاں پر میرا منگیتر تو تھا نہ۔۔۔بچپن کا " منال نے کندھے اچکاتے کہا تھا

" Ohhh ! I see the most handsome sarim dilawer Khan who is just famous for his beauty right??"

منال مسکرائی تھی اس نے تو کبھی صارم کو غور سے دیکھا بھی نہ تھا مگر سنا ضرور تھا کہ وہ اپنے پروفیشن میں واقعی بزنس کے ساتھ ساتھ خوبصورتی میں بھی مشہور تھا۔۔۔

" Well he is"

منال نے کندھے ڈھیلے چھوڑے تھے۔۔۔۔

" مبارک ہو پھر شادی پہ بلاوگی نہ ؟ حمین نے سرد تاثرات سے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا

اور منال کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔۔۔

" اگر چاچو مانے تو "

حمین نے منال کی جانب دیکھا تھا کہاں سے بات وہ کہاں لے جاتی تھی۔۔۔

" مجھے کچھ کام ہے میں نکلتا ہوں "

" مجھے اگنور مت کیا کرو سخت نفرت ہے مجھے اس حرکت سے جس دن میں نے کیا نہ پھر دیکھنا " وہ یکدم غصہ ہوئی تھی

" میں کب اگنور کیا " حمین اسکی اس بات پر جتنا حیران ہوتا کم تھا

" ابھی"۔۔۔۔

" ہاں تو تم بھی تو اپنے منگیتر کے اور کبھی چاچو کے قصیدے پڑھ رہی ہوتی ہو میں کیا کروں "

" تمہارے پڑھ کے بھی تھپڑ ہی پڑتا ہے "وہ بڑائی تھی جس کی آواز حمین تک نہ پہنچی تھی

" کیا کہا ؟؟۔۔

" کچھ نہیں جاؤ جہاں جانا ہے میرے آفس کو تو تم نے شاپنگ مال سمجھ لیا ہے جب دل کرتا ہے آتے ہو جاتے ہو اتنی محنت کر رہی ہوں میں تمہارے پروجیکٹ پہ فضول " وہ کہتی نکل گئی تھی۔۔۔

اور وہ اسکے پیچھے نکلتا مسکرا رہا تھا اور وہ آگے چلتی بڑبڑا رہی تھی سٹاف جو کہ انھیں دیکھ رہا تھا حیرت میں مبتلا ہوا تھا وہ دونوں وہیں اپنی جگہ پہ رکے تھے دونوں نے سنجیدگی اختیار کی تھی۔۔۔۔

منال نے ابرو اچکائے تھے اور گہری نظر ان پر ڈالی تھی جو اپنے کام میں دوبارہ مصروف ہوئے تھے منال اپنے آفس کی طرف بڑھ گئ تھی اور حمین آفس سے باہر۔۔۔۔

صارم جیسے آفس میں اپنے کیبن میں داخل ہوا تو سامنے سونیہ کو اپنی کرسی پر بیٹھا دیکھ کر اسکی رگیں تن گئ تھیں۔۔۔۔

??? What the hell of this "

وہ چلایا تھا۔۔۔

?What"

سونیہ نے بھی وہی انداز اپنا تھا۔۔۔نیوی بلیو آفس سوٹ پہنے ،چھوٹے بروان بال جنہیں کرلز کیا گیا تھا ،ناک میں چمکتا ہیرا اسکی شخصیت کو نکھار رہا تھا۔۔۔

" یہ میرا آفس ہے میری کرسی ہے تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہاں آنے کی اور تمہیں یہاں آنے کس نے دیا ؟؟ صارم چاہ کر بھی اپنا لہجہ نرم نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔

"اوکے ریلیکس ! ایک منٹ میں آتی ہوں " وہ جھٹکے سے اٹھی تھی اپنا موبائیل اور کچھ کاغذ ٹیبل سے اٹھاتے واپس کیبن کے باہر گئ تھی ڈور ناک کیا تھا۔۔صارم اسکی حرکت دیکھ رہا تھا گلاس ڈور سے اسے دیکھتے گھور رہا تھا۔۔۔

" May I come in Mr.sarim dilawer Khan "

وہ گلاس ڈور کھولتے اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

صارم نے آنکھیں سکیڑی تھیں۔۔۔سونیہ مرزا مسکرائی تھی اور اندر داخل ہوئی تھی

" Hyyy ! I am Sonia Mirza who invest in your company just in last two days "

صارم نے اسے گھورا تھا۔۔سونیہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی ہاتھ میں پکڑا کاغذ صارم کی طرف بڑھایا تھا جسے وہ تھام چکا تھا۔۔۔وہ پارٹنرشپ کے کاغذات تھے صارم کی رگیں تن گئی تھی سارا خون اسکے چہرے پر اسمٹا تھا اس کاغذ پر سائین زین کے تھے وہ سمجھ چکا تھا کیونکہ آج کل وہ میلز کو ہینڈل کیے ہوئے تھا مگر اسے امید نہ تھی کہ زین اس سے پوچھے بغیر ایسے کر سکتا ہے۔۔۔

سونیہ مرزا کے لیے یہ نظارہ عید سے کم نہ تھا آج تک صرف صارم نے ہی اسکا خون جلایا تھا مگر آج اسے بھی موقع ملا تھا۔۔۔

صارم نے نظریں اٹھا کر سونیہ کو دیکھا تھا۔۔۔"اس گھٹیا حرکت کی وجہ جان سکتا ہوں میں " وہ انتہائی غصے میں غرایا تھا

" یہ نہ تو گھٹیا حرکت ہے اور نہ انویسٹر سے اس طرح بات کرنے کا طریقہ تم بھول رہے ہو کہ میں نے تمہاری کمپنی میں پیشہ ڈالا ہے " سونیہ یہ کہتی آرام سے کرسی پر جا بیٹھی تھی مگر اس بار اس نے صارم کی کرسی پر بیٹھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔

"ابھی اور اسی وقت یہاں سے چلی جاؤ سونیہ مرزا ورنہ میں لحاظ نہیں کروں گا میرا دماغ مت خراب کرو " صارم کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا ایک پل کو سونیہ کو بھی اس سے ڈر لگا مگر اب وہ ارادہ ترک نہیں کر سکتی تھی۔۔

" بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے میں نے صارم میں پیچھے نہیں ہٹ سکتی اب " اس کے لہجے میں ضد واضح تھی۔۔۔

صارم آنکھیں بند کر کے رہ گیا تھا وہ ہاتھ میں پکڑا کاغذ اسکے پاس پھینکتا وہ اپنے کیبن سے باہر نکلتا زین کے کیبن میں گیا تھا۔۔۔وہ اپنا کام کر رہا تھا جب جاتے ہی وہ اسکا گریبان پکڑ کیا تھا۔۔۔

" اوہہ بھائی میں نے کیا کیا ہے " وہ تو ہکا بکا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

" یہ لڑکی میرے آفس کیوں آئی ہے بکواس کرو "

" کونسی لڑکی ؟؟۔۔۔صارم نے اسے کرسی پر واپس دھکا دیا تھا۔۔۔اہنا سر پکڑ کر رہ گیا تھا وہ۔۔۔۔

" ابھی اور اسی وقت سونیہ مرزا سے جو بھی پیسہ لیا وہ اسے واپس کرو ابھی اور اسی وقت " وہ غرایا تھا۔۔

" دماغ خراب ہے تمہارا "زین کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہو رہا تھا۔

" Shut up just do that "

وہ چلایا تھا

" پہلی بات یہ کہ کنٹریکٹ سائین ہو چکا پیسے ٹرانسفر ہو چکے ہیں تمام پیپرز ریڈی ہو چکے ہیں اور دوسری بات یہ کہ تمہیں کیا مسئلہ ہے اس سے "

" مجھے مسئلہ نہیں ہے اس سے الرجی ہے میں نے تم سے کہا تھا کہ کسی بھی لڑکی کے ساتھ میں کام نہیں کروں گا پھر تم نے یہ حرکت کیوں کی؟؟؟

" وہ تو تم نے منال کے بارے میں بھی کہا تھا بعد میں خود۔۔۔وہ ابھی بولتا کہ صارم ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتا اسکے سامنے جھکا تھا دونوں ہاتھ ٹیبل پر جمائے وہ اسے گھور گیا تھا۔۔۔

" اسے بیچ میں مت لاو "

! Ok fine "

نہیں لا رہا اسے بیچ پر اب کچھ نہیں ہو سکتا اور سونیہ مرزا وہ رقم بھرنے کو تیار ہو گئی جو کوئی بھی دینے کو تیار نہیں ہو رہا تھا اور تو نے کہا تھا کہ تو کم پیسوں میں پروجیکٹ نہیں دو گے "

ابھی وہ دونوں بات کر رہے تھے کہ دروازہ ناک ہوا تھا۔وہ سونیہ ہی تھی صارم تو جیسے ڈھیر ہو گیا تھا۔۔۔

" اہہ ہائے آئیں بیٹھیں مس سونیہ " زین نے کھڑے ہوتے ہوئے اسے اندر بلایا تھا۔۔

"بچ گئے آپ " وہ بات زین سے کر رہی تھی مگر نظریں صارم کی طرف تھیں جو کہ اسے گھور رہا تھا۔۔۔زین سمجھ گیا تھا کہ ان دونوں کی ملاقات ہو چکی ہے اور صارم سے کسی لڑکی کی ملاقات کبھی خوشگوار نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔۔

آپ بیٹھیں " زین اسے بیٹھا چکا تھا سونیہ صارم سے پورے 6 فٹ دور بیٹھی تھی کیونکہ اسے اس وقت اس سے واقعی ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

" دراصل میں چاہتی تھی کہ مسٹر صارم پروجیکٹ کو خود ایک بار پریزنٹ کر دیں تو اچھا ہوتا " سونیہ کی مسکراہٹ ایک لمحے کو بھی غائب نہیں ہو رہی تھی آخر کو آج وہ اپنے محبوب کے سامنے تھی ،اسے دیکھ سکتی تھی ،بنا کسی روک ٹوک کے ،بنا کسی وقت کے انتظار میں اسے تو جیسے ٹکٹ مل گیا تھا صارم دلاور خان کے آفس کا۔۔۔

صارم اسے گھور رہا تھا ساتھ اپنے ماتھے کی کنپٹی کو سہلا رہا تھا وہ اپنے غصے کو قابو کرنے کی پوری کوشش کرر ہا تھا مگر سونیہ تو جیسے جلتے شعلے میں تیل پھینک رہی تھی

زین نے صارم کی طرف دیکھا تھا بہت مشکل سے اس نے تھوک نگلا تھا۔۔۔

" وہ آج صارم کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے کل سہی " زین نے بنا کچھ سوچے بہانہ بنایا تھا جبکہ صارم کبھی زین کو غصے سے دیکھ رہا تھا تو کبھی سونیہ کو۔۔۔۔

سونیہ کا دل کیا تھا قہقہ لگا دے مگر صارم اسکا گلا دبا دیتا اگر اسکی ہسنے کی آواز بھی اتی۔۔۔

" اوہہ ! مجھے خود بھی یہی لگ رہا ہے کہ یہ کچھ بہتر محسوس نہیں کر رہے " سونیہ نے افسوس سے کہا تھا۔۔

زین کا فون رنگ کیا تھا وہ ایکسکیوز کرتا باہر کو نکلا تھا۔۔۔صارم اپنی جگہ سے اٹھا تھا سونیہ کی طرف بڑھا تھا اور سونیہ کو لگا تھا جیسے اسکا سانس رک جائے گا۔۔سونیہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اب وہ دونوں اپنے سامنے تھے۔۔۔۔

" میں صارم دلاور خان ہوں سونیہ بی بی ! مجھے ہرانے کی کوشش جس نے بھی کی ہے نہ وہ ناکام ہی ہوا ہے "

" میں تمہیں ہرانے نہیں تمہیں جیتنے آئی ہوں صارم صاحب آپ نے غلط پہچانا " وہ اسی کے انداز میں بولی تھی اسکی آنکھوں کو آج اس نے غور سے دیکھا تھا اسکی آنکھیں سنہری تھیں۔۔۔

" مجھے پیسہ دکھا کر جیتو گی " وہ طنزیہ ہنسا تھا۔۔"نہیں جانتی ہوں بہت امیر ہو تم"۔۔

" چلو یہ تو اچھا ہے میرا تم سے وعدہ ہے کہ تم اس کنٹریکٹ کو خود ختم کروگی میں تمہیں اتنا ذلیل کروں گا کہ تم خود یہ ڈیل کینسل کروگی " صارم استہزایہ مسکرایا تھا۔۔

" چلو دیکھتے ہیں کہ میں تمہیں جیتتی ہوں یا پھر تم مجھے ہراتے پر منال کو جیسے گرانے کی کوشش کی تم نے وہ فارمولا مجھ پر نہیں لگے گا میں سونیہ مرزا ہوں " وہ فخریہ انداز میں بولی تھی۔۔۔

" تم منال سکندر خان بن بھی نہیں سکتی اور اس بات کا احساس تمہیں روز ہو گا " وہ کہتا جانے لگا تھا سونیہ کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا غصہ سے اسے بلکل بھی برداشت نہ ہوا تھا اسکا منال کی یوں طرف داری کرنا۔۔۔صارم جاتے جاتے رکا تھا۔۔۔"ہاں سچ میں خود اپنا پروجیکٹ پریزینٹ کروں گا وہ بھی اج ہی جانا نہیں۔۔۔مس سونیہ مرزا " صارم کی آنکھوں میں وارننگ واضح تھی وہ کہتا نکل گیا تھا مگر پیچھے سونیہ نے زور سے ہاتھ ٹیبل پر مارا تھا اتنے میں اسکے فون پر مرزا سلطان کی کال آئی تھی جو کہ اسکا باپ تھا وہ پیچھلے کئی سالوں سے سیاست میں عروج پر تھے صارم سے بھی انکی ملاقات ہو چکی تھی ایک پارٹی میں ہی سونیہ نے صارم کو دیکھ تھا اور اس دن کے بعد وہ اسکے پیچھے تھی۔۔۔۔۔

" جی ڈیڈ" اس نے گہری سانس لیتے فون اٹھاتے کہا تھا۔۔

" تم صارم کے آفس گئ ہو اور مجھے بتایا بھی نہیں ہے ابھی واپس آؤ " مرزا صاحب نے غصے سے کہا تھا

" ریلیکس ڈیڈ کچھ بھی نہیں ہے میٹنگ ہے میری اسکے ساتھ آکر آپ سے ملتی ہوں ڈونٹ وری ' وہ کہتی فون کاٹ چکی تھی۔۔۔

میرب ابھی اپنے مریضوں سے فارغ ہی ہوئی تھی کہ اسکی اسیسٹینٹ ایک مریض کو ساتھ لیے آئی تھی ان کے پیچھے زید تھا۔۔۔

"اپ کو او پی ڈی میں کسی کام کے لیے بلایا گیا تھا ڈاکٹر میرب نہ کہ گپ شپ لگانے کے لیے آن ڈیوٹی ایکو پورے ہسپتال کو دیکھنا ہو گا " وہ آتے ہی اسے جھپٹ گیا تھا۔۔۔

میرب خاموش رہی تھی جبکہ اسکی اسیسٹینٹ خاموشی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔۔۔

" اور بھی ڈاکٹرز ہیں یہاں " میرب کو لگا تھا جیسے اسے خاموش نہیں رہنا چاہیے وہ کیوں سنے اسکی جلی کٹی۔۔۔

" ہاں پر اس ٹائم ایک فی میل ڈاکٹر آپ ہیں یہاں " وہ اپنی بات پر زور دے گیا تھا۔۔۔

میرب نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل کر اس مریضہ کی طرف کیا تھا جس سے کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا اور یہ دونوں لڑنے میں مصروف تھیں۔۔۔

" آپ بیٹھ جائیں کیا ہوا " اس نے اپنی توجہ ادھر کی تھی۔۔

" یہ انکی رپورٹس ہیں پولیس کیس ہے اپکو رپورٹ تیار کر کے دینی ہے مکمل چیک اپ کرنے کے بعد کچھ سمجھ نہ آئے تو ڈسکس کر سکتی ہیں آپ " زید نے اسے کچھ رپورٹس اسے دیتے کہا تھا۔۔۔

میرب نے اسکی جانب نہیں دیکھا تھا اور خاموشی سے اس سے رپورٹس لے کر بنا دیکھے وہ ٹیبل پر رکھ چکی تھی۔۔۔زید نفی میں سر ہلاتے باہر کو نکل گیا تھا اسکے جانے کے بعد اس نے اسکی روپورٹس دیکھی تھیں اور اسکا معائنہ شروع کیا تھا۔۔۔

روحان نے اسمارہ کی طرف کچھ کاغذ بڑھائے تھے۔۔۔

" یہ کیا ہے " اسمارہ نے وہ کاغذ لیتے پوچھا تھا۔۔

" یہ ان لڑکیوں کے نام ہیں جو شانزیب خان کے آفس سے غائب ہوئی تھیں "

" پھر اب کہاں ہیں وہ "

" اب یہ بات تو شانزیب خان جو پتا ہی یا پھر ان لڑکیوں کے گھر والوں کو "

" تو ان لڑکیوں کے گھر کا ایڈریس " اسمارہ نے جھٹ سے پوچھا تھا

" غائب ہیں جو ایڈریس ان لڑکیوں کی میلز پہ ہے وہاں کوئی بھی نہیں رہتا وہ بھی غائب ہی ہیں " روحان ساتھ کچھ اپنے موبائل پر سکرول کر رہا تھا اور ساتھ اسمارہ سے بات کر رہا تھا

" تو پتا کرو نہ انکے بارے میں " اسمارہ نے اپنی بات پر زور دیتے کہا تھا

" پراسیکیوٹر آپ ہیں کہ میں " اس نے لمحے بھر کو اسکی طرف دیکھا تھا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا

" ہم ساتھ کام کر رہے ہیں نہ " اسمارہ نے نرمی سے جواب دیا تھا جبکہ غصہ اسے بہت آرہا تھا

" So what ?روحان نے لاپرواہی سے جواب دیا تھا

" روحان تم اس موبائل کو 2 منٹ کے لیے بند کر سکتے ہو پلیز میں تم سے بات کر رہی ہوں " اسمارہ کو کوفت ہوئی تھی وہ اتنی اہم بات کر رہے تھے۔۔۔روحان نے چہرہ اٹھایا تھا اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

" تو ہم چلتے ہیں انھیں ڈھونڈتے ہیں " اسمارہ نے دوبارہ بات کا آغاز کیا تھا

" میرے پاس مرسڈیز نہیں ہے ایک عدد بائیک ہے جس پر میں اپکو نہیں بیٹھانا چاہتا"
روحان نے فخر سے کہا تھا جیسے وہ اسے اس لائک نہیں سمجھتا کہ اسمارہ اسکی بائیک پر بیٹھے
۔۔۔

" ایٹیٹیود تو تم مرسڈیز والا ہی دکھا رہے ہو " اسمارہ نے چڑھ کر کہا تھا

" ہاں تو غریب ہوں پر اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں کسی کو بھی اپنی بائیک پر بٹھا لوں "
روحان نے موبائل اب اپنی جیب میں ڈالا تھا۔۔۔اسمارہ اسکا چہرہ دیکھتے رہ گئ تھی۔۔۔کچھ
دیر کی خاموشی تھی دونوں کو طے کرنا تھا اگلا لائحہ عمل۔۔۔

"۔مجھے اپنی بہن کے بارے میں کچھ بتاؤ گے " اسمارہ نے نرمی سے پوچھا تھا مگر روحان شاہ
کی دل کی دھڑکن کم کر گئ تھی رگوں کا تناؤ بڑھ گیا تھا آنکھیں اسمارہ کی جانب اٹھی تھیں
نرمی نے سختی کی جگہ لے لی تھی۔۔۔

" میں جانتی ہوں تمہارے لیے مشکل ہو گا مگر تم جانتے ہو یہ کیس تانیہ کے کیس سے جڑا ہے ہمیں سب سے پہلے اسے دیکھنا پڑے گا اور۔۔۔"

" آپ بھول رہیں کہ میں یہ سب اپنی بہن کے لیے کر رہا ہوں ورنہ مجھے آپ سے ملنے کا کوئی اشتیاق نہیں تھا "

" جانتی ہوں اسی لیے چاہتی ہوں کہ تم مجھے انکے بارے میں بتاؤ وہ سب کیسے ہوا میں جانتی ہوں مگر ویسے نہیں جانتی جیسے تم جانتے ہو"

" اور میں کیسے یقین کروں آپ پر آپ بھی تو اس خاندان کی حامی میں ہیں " اسمارہ نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔۔"جتنا قصور وار شانزیب خان تمہارا ہے اتنا ہی میرا ہے جو رشتے اس نے مجھ سے چھینے ہیں وہ تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے " اسمارہ کے لہجے میں نمی واضح تھی۔۔"ہاں مگر پھر بھی اپ کا بھائی اسکی بھتیجی کے آفس میں ہے آپ اسکے بھائی کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہیں پولیس افسر تو اور بھی تھے مگر آپ نے انھیں چُنا اس طرح دشمنی نہیں نبھائی جاتی مس اسمارہ شاہ"۔۔۔اسمارہ اسکی بات ہر مسکرائی تھی۔۔"کیونکہ ہمارے اصول یہ ہیں کہ ہم دوستوں سے دشمنی نہیں کرتے اور دشمنوں کو دوست نہیں بناتے " روحان اسکی بات ہر استہزایہ مسکرایا تھا

" دشمنی میں دوستی نہیں ہوتی اور اگر دوستی ہو تو دشمنی نہیں ہوتی یا تو انھیں مکمل برباد کریں یا پھر سب کو چھوڑ دیں جو آپ دونوں بہن بھائی کرنا چاہ رہے ہیں وہ محض بچپنا ہے وہی بچپنا جو کہ آپ لوگوں نے ساتھ گزارا " روحان سنجیدہ تھا اسمارہ نے اسے پہلی بار اس حد تک سنجیدہ پایا تھا

" کیونکہ تم جانتے نہیں ہوں انھیں مگر تمہاری والدہ انھیں بہت اچھے سے جانتی ہیں تم ان سے بھی پوچھ سکتے ہو آخر آدھی تربیت تو وہی کر کے آئی ہیں نہ انکی " اسمارہ کو خود سمجھ نہیں آئی تھی جو بات وہ کبھی نہیں بول پائی تھی آج کیسے بول گئ تھی ...

روحان نے اسکی طرف دیکھا تھا دونوں ایک دوسرے کے بارے میں ہر بات جانتے تھے مگر ایک دوسرے کو اگنور کر رہے تھے ان دونوں کی غلط فہمی تھی کہ وہ ایک دوسرے کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔۔۔

" تو آپ پہچان گئ انھیں " دونوں کی نظریں ایک دوسرے کی طرف تھیں۔۔

" بلکل " اسمارہ نے مختصر جواب دیا تھا۔۔"میری ماں کا اس گھر سے واسطہ آئندہ مجھے یاد نہ کروایئے گا خون خون ہوتا ہے جو رنگ ضرور پکڑتا ہے مجھے اس گھر کے کسی ایک فرد پر بھی یقین نہیں ہے اور جب تک آپ انکے ساتھ ہیں میں اپکو اپنا ایک راز بھی نہیں بتاوں گا " روحان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

اسمارہ نے گہری سانس لی تھی۔۔۔

" تم غصے سے سوچ رہے ہو تم بھول رہے ہو کہ تانیہ شاہ کے کیس میں میری ماں اور منال کی ماں کا قتل ہوا اور انکے گھر سے بھی ایک بندہ مارا گیا تمہارے لیے صرف اپنی بہن کا قتل معنی رکھتا ہے مگر میرے لیے ہر وہ قتل جو شانزیب خان نے کیا ہر وہ لڑکی جس کا ماں باپ آج بھی تڑپ رہا ہے سب کچھ معنی رکھتا ہے " اسمارہ نے اسکے سامنے کچھ کاغذ رکھے تھے۔۔۔

" یہ ہر وہ لڑکی کی تصویریں ہیں جو شانزیب خان سے آفس سے غائب ہوئیں اور جس دن ماما کا مڈر ہوا اس دن انکے ساتھ ایک لڑکی کا ماں باپ بھی تھا جس نے گواہی دینی تھی مگر

وہ کہاں غائب ہوا کدھر گیا کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے نہ تو انکے مڈر کی کوئی رپورٹ ہے اور نہ زندہ ہونے کی "

" وہ یشفا ملک کے ماں باپ تھے " روحان کی آواز جیسے کسی کھائی سے آئی تھی۔۔۔اسمارہ نے روحان کی جانب دیکھا تھا

" یشفا ملک ؟؟؟ اسمارہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کیونکہ اس نام کا اسے ابھی تک کوئی علم نہ تھا اسے بہت سے ایسے کاغذ تھے جو نہیں ملے تھے اپنی ماں کے کیس لڑنے کے انداز کا کوئی آئیڈیا نہیں تھا اسے ،نہ ہی اس وقت اسکی اتنی عمر تھی کہ اسے کچھ پتا ہوتا۔۔۔

" وہی یشفا ملک جس کو انصاف دلانے کے چکروں میں میری بہن کا قتل ہوا تانیہ شاہ کی دوست " روحان کی آواز کی سختی غائب ہو چکی تھی آواز میں نمی واضح تھی۔۔۔

" مجھے سہی سے بتاؤ پلیز مجھے نہیں معلوم اسکے بارے میں ... اسمارہ نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ماضی :-

" ہیلو بوس " یشفا تانیہ کے گلے ملی تھی۔۔تانیہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

" کیسی ہو " تانیہ ایک رپورٹ کو لیے پڑھ رہی تھی۔۔اس نے مصروف سے انداز میں یشفا کو جواب دیا تھا۔۔۔"اگر تم نے مجھ سے بات نہیں کرنی سہی سے تو میں چلی جاتی ہوں " یشفا نے منہ پھلائے کہا تھا۔

" ارے یار غصہ کیوں ہوتی ہو آج ایک سیاست دان صاحب نے انا ہے اسی کی بینڈ بجانے کا سوچ رہی ہوں مگر اوپر سے آرڈرز ہیں کہ کچھ بھی غلط نہیں پوچھا بھئی اگر نہیں پوچھ سکتی میں اپنی مرضی کا کچھ تو پھر انٹرویو کرنے کا فایدہ " تانیہ نے کوفت سے کہا تھا

" تم چھوڑ کیوں نہیں دیتی ہو یہ جاب تانیہ یہ میڈیا بہت بری چیز ہے اپنی زندگی کو مشکل بنایا ہو اہے تم نے " یشفا نے اسکے پاس بیٹھتے کہا تھا وہ دونوں اس وقت ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی ہوئی تھی وہ کالج کے وقت کی دوستیں تھیں۔۔۔

تانیہ مسکرائی تھی۔۔۔"میری زندگی کیوں مشکل ہے بھئی ایک اینکر چاہے نہ تو سب کی بولتی بند کر دے انکے کرتوت میڈیا کے سامنے لا کر " تانیہ نے کافی کا سپ لیتے کہا تھا۔۔۔

" اور جب اینکر کی زندگی مشکل ہوتی ہے تب"۔۔۔

" ایسا کچھ نہیں ہوتا یشفا خیر تم یہ بتاؤ تم کدھر ہو آج کل" تانیہ نے فائل بند کی تھی اب ۔۔۔

" مجھے جاب مل گئ ہے " یشفا نے چہک کر کہا تھا جس پر تانیہ مسکرا دی تھی۔۔۔"اٹس گڈ بٹ کہاں " تانیہ کو اسکے چہکتے چہرے پر بہت پیار آیا تھا۔۔۔

" شاہ گروپ آف کمپنیز میں " پتا ہے سب کا ڈریم تھا میری یعنی فیلوز کا وہاں جاب کرنے کا اور دیکھو مجھے مل گئ "

" چلو یہ تو اچھی بات ہے مگر وہاں کا ماحول کیسا ہے " تو تانیہ جانتی تھی یشفا کو وہ بہت لاپرواہ طبیعت کی تھی اور معصوم سی تھی اس لیے اسے اکثر اسکی فکر بھی رہتی تھی۔۔۔

" ہاں اچھا ہے مگر پتا ہے میں نے سنا ہے وہاں کا سٹاف بہت چینج ہوتا ہے روز کوئی نہ کوئی لڑکی نکال دیتے ہیں بس مجھے ڈر ہے کہ مجھے نہ نکال دیں اتنی اچھی پے دیتے ہیں۔۔۔

" ہاہا نہیں نکالتے نہ پریشان ہو مجھے لگتا ہے وہ منال کے چاچو کی کمپنی ہے " تانیہ نے کچھ سوچتے کہا تھا

" وہ کون ہے " یشفا نے حیرت سے پوچھا تھا

" وہی جس کے لیے ماما بہت حساس ہیں ہم سے بھی زیادہ " تانیہ نے مسکراتے کہا تھا

" مطلب " یشفا کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا

" یار تمہیں پتا تو ہے وہ ماما آنٹی آسیہ کے بچوں کی دیکھ بال کے لیے جاتیں ہیں وہ ماما کی بہت اچھی جاننے والی ہیں تو انکے کہنے پر ماما انکی غیر موجودگی میں چلی جاتی ہیں تاکہ انکی بیٹی اکیلا فیل نہ کرے کافی حساس ہے وہ سو " تانیہ نے ادھر ادھر ریسٹورینٹ میں آتے لوگوں کو دیکھتے لا پرواہی سے کہا تھا

" اوہ پھر تو وہ بہت امیر ہیں نہ اسکی تو عیش ہوگی " یشفا نے چہکتے کہا تھا

" یشفا پیسے سے عیش نہیں ہوتی پتا ہے ماما بتا رہی تھیں کہ وہ بہت چڑچڑی ہو جاتی ہے اکثر اپنی سٹڈیز پر فوکس نہیں کر پاتی اسے لگتا ہے کہ اسکی ماما اسے پیار نہیں کرتیں اور بہت انسکیور فیل کرتی ہے جس کی وجہ وہ اسکی ہیلتھ پہ بھی کافی اثر رہتا ہے روز بیمار ہوئی رہتی

ہے اور ہماری اماں روحان کو چھوڑ کے اسے سنبھالنے جاتی ہیں " تانیہ کا رویہ آخر کر بدلا تھا کیونکہ اسے نہیں پسند تھا کہ وہ یوں دوسروں کے بچوں کو سنبھالیں۔۔۔

" Ohh ! Sad for her"

" ہاں شاید " تانیہ نے کندھے اچکائے تھے۔۔۔۔

تانیہ شاہ زرینہ شاہ کی بیٹی روحان شاہ کی بہن جو کہ ایک اینکر پرسن تھی اس نے ابھی نئ جاب شروع کی تھی جس کے لیے اسکی فیملی کے بعد اگر کوئی اہم تھا تو وہ یشفا ملک تھی اسکی معصوم سی دوست کالج کے بعد بھی انکا رابطہ ختم نہیں ہوا تھا ایک دوسرے کے لیے حساس تھیں وہ۔۔۔یشفا ملک اگر کوئی بات تانیہ کو بتا نہیں دیتی تو اسے سکون نہیں آتا تھا اور تانیہ نے اسکی ڈیوٹی لگائی تھی کہ جب وہ گھر سے باہر نکلے تب بھی اسے بتائے گی اور جب آفس سے گھر پہنچے گی تب بھی اسے بتائے گی۔۔۔۔۔

" ہم ایسا کرتے ہیں کہ ان ایڈریسز پر چلتے ہیں کیا پتا کچھ معلوم ہو جائے " وہ روحان کے جواب کے انتظار میں تھی۔۔۔"اوکے" اس کے کہنے کی دیر تھی اسمارہ اپنی چیزیں سمیٹتی آٹھ کھڑی ہوئی تھی اور کچھ ہی دیر میں وہ دونوں اسمارہ کے آفس سے نکل رہے تھے سب نے انھیں حیرت سے دیکھا تھا مگر اسمارہ کے ڈر سے سب نے اپنے نظروں کے زاویے بدلے تھے۔۔۔۔

پارکنگ ایریا میں آتے اسمارہ اپنی گاڑی میں بیٹھی تھی مگر روحان اپنی بائیک کی طرف بڑھا تھا۔۔اسمارہ نے مرر نیچے کرتے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔"تم بائیک پر جاؤگے " اس نے معمولی سے انداز میں پوچھا تھا۔۔۔"ظاہری بات ہے " تپتی دھوپ اسکے چہرے پر پڑ رہی تھی گندمی رنگت پر کشش سی پرسنیلٹی وہ براؤن ہوڈی اتار رہا تھا جو سردی کے باعث پہنے ہوا تھا مگر دھوپ کی وجہ سے اتار رہا تھا۔۔

" تمہیں مجھے اپنی بائیک پر بٹھانے میں مسئلہ ہے مجھے تمہیں اپنی مرسڈیز پر بٹھانے پہ کوئی مسئلہ نہیں ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ ساتھ چلتے ہیں مجھے کچھ خاص آئیڈیا بھی نہیں ہے جگہ کا " اسمارہ کو نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے نرمی سے بات کرنی پڑتی تھی کیونکہ تیوری چڑھائے وہ اس کا کوئی کام نہ کرے گا اس بات کا اندازہ اسے ہو چکا تھا روحان شاہ سے کام کروانا ہے تو اسکی ماننی پڑے گی اسے چائے بھی پلانی پڑے گی یہ بات وہ جان چکی تھی

روحان نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔"مجھے مرسڈیز سے الرجی ہے تھوڑی میرے پیچھے گاڑی چلاتی آئیں آپ کہیں نہ کہیں پہنچ ہی جائیں گی " وہ کہتا اپنی بائیک چلا گیا تھا اسارہ پیچھے کلس کر رہ گئ تھی۔۔۔وہ اس کے پیچھے گاڑی چلاتے گئ تھی۔۔۔

کچھ 1 گھنٹے کی دیر میں وہ ایک ایسے علاقے میں تھے جو ایک گاؤں سے کم نہ تھا اونچی نیچی جگہ تھی مٹی کے ڈھیر تھے اسارہ گاڑی روک گئ تھی کیونکہ اسکی گاڑی آگے جانے سے کاٹر تھی جبکہ روحان آگے کو نکل چکا تھا اس نے روحان کو کال کی تھی۔۔۔

" یہ پیچھے بھی دیکھ لیا کرو کبھی جہنم میں لے کے جاؤگے کیا اب" وہ غصے سے بولی تھی روحان نے بائیک روکی تھی اور پیچھے دیکھا تھا وہ جن راستوں سے جا رہا تھا کم از کم بائیک تو آرام سے گزر سکتا تھا اور وہ اپنی دھن میں جا رہا تھا اسے تو یاد بھی نہیں تھا کہ اسارہ اسکے ساتھ ہے۔۔۔اس نے بغیر کچھ کہے فون کاٹا تھا اور واپس آیا تھا۔۔۔

سامنے اسارہ گاڑی سے باہر کھڑی تھی گرے قمیض پہنے جو اسکے گھٹنوں تک آرہی تھی گلے میں مفرل ڈالے وہ منہ پھلائے کھڑی تھی روحان اسے یوں غصے میں کھڑے دیکھ کر مسکرا گیا تھا۔۔۔

" یہ جان بوجھ کر کیا تم نے " روحان جیسے اس تک پہنچا وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔"نہیں ایسا نہیں ہے میں بھول گیا تھا کہ آپ بھی میرے ساتھ ہیں " اس نے معمولی انداز میں جواب دیا تھا۔۔"مجھے ایک بات بتاؤ یہ کونسا گاؤں ہے جہاں مجھے لے کر آئے ہو اور یہاں کون ملے گا ہمیں اتنے سالوں بعد " اسمارہ نے ادھر ادھر دیکھتے کہا تھا۔۔

پاس ریلوے اسٹیشن تھا جس جگہ وہ کھڑے تھے "یہ نارنگ کا علاقہ ہے یہاں سے یشفا ملک کے گھر والے گئے تھے شاید کوئی مل جائے انکا رشتہ دار " روحان نے اسے دیکھتے کہا تھا ۔۔۔اسمارہ نے اسکی طرف دیکھا تھا

" میری گاڑی نہیں جائے گی ہم پیدل چلے جاتے ہیں " اسمارہ نے گاڑی سے اپنی کچھ چیزیں نکالتے اور اسے لاک کرتے کہا تھا

اب وہ دونوں وہاں سے پیدل چل رہے تھے روحان کی بائیک تک پہنچتے وہ رکا تھا۔

" آپ بیٹھ جائیں کافی راستہ ہے اتنی دیر نہیں چل سکیں گی آپ " اسمارہ نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔"سوچ لو بعد میں طعنے نہیں سنوں گی تمہارے کہ تم نے مجھ پر اتنا بڑا احسان کیا " اسمارہ نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا۔۔"وہ تو دوں گا کیا فایدہ ایسی گاڑی کا جو مشکل وقت میں کام نہ آسکے " روحان اپنی بائیک پر بیٹھ گیا تھا اسمارہ نے آنکھیں بند کی

تھیں وہ اس سے نہیں جیت سکتی تھی یعنی۔۔۔"تم جلتے کڑھتے ہی رہو گے ساری عمر " وہ کہتی اسکے پیچھے بیٹھی تھی۔۔۔اپنی زندگی میں پہلی بار اس نے سواری کرنی تھی بائیک کی اور اسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔"روحان تمہاری جو بھی دشمنی ہے مجھ سے مگر مجھے بائیک سے مت گرانا ابھی مجھے جینا ہے " وہ ڈرتی کہہ گئ تھی کیونکہ اسے رتی برابر بھی اس شخص پر اعتبار نہیں تھا۔۔۔روحان مسکرا گیا تھا اسکی بات پر۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں ؟؟ زید نے اسے بے چین دیکھتے پوچھا تھا

" جی " اس نے مختصر جواب دیا تھا

" میں آتی ہوں " وہ کہتی وارڈ کی طرف چلی گئ تھی اپنے کیبن میں داخل ہوئی تھی تاکہ کچھ فریش ہو کر واپس جا سکے اسے اپنا ڈر اور وہم محسوس ہوا تھا مگر اچانک دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی وہ مڑی تھی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اسکے پیروں تلے سے زمین کھسک گئ تھی یہ چہرہ اسے اپنی زندگی میں نہیں دیکھنا تھا کبھی ،،اگر اس دنیا میں اسے کسی چہرے سے شدید نفرت تھی تو وہ جنید کی تھی جس نے اس سے ایک دن میں سب کچھ چھین لیا تھا۔۔۔۔جنید کے ساتھ ایک اور چہرہ بھی تھا ہمنہ کا جو کہ میرب کی دوست تھی۔۔۔۔۔

" بڑی بات ہے آج بھی اپنی محبت کے ساتھ ہو تم " جنید نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

میرب ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

" ویسے بڑی کوئی ڈھیٹ قسم کی عورت ہو تم اتنی سی بھی اگر تم میں غیرت ہوتی تو آج کہیں بھی کام کرنے کے جرت نہ کرتی " جنید زہر اگلتا آگے بڑھا تھا بلکل اسکے سامنے۔۔۔

" غیرت کا لفظ آپ پر جچتا نہیں ہے مسٹر جنید " میرب کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تھے غصہ اور تکلیف دونوں ملے جلے تاثرات تھے۔۔۔

" اوہہہ تو ابھی بھی اکڑ وہیں ہے تمہاری " جنید ایک قدم۔اور آگے بڑھا تھا ہمنہ اب کئی قدم پیچھے کھڑی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

میرب نے ایک قدم پیچھے لیا تھا وہ شخص تو جیسے آج بھی اسے بے عزت کرنے کا کوئی موقع چھوڑنے نہیں دینا چاہتا تھا آج بھی اسکی آنکھوں میں وہی غصہ اور وہی آگ تھی جو اس وقت میرب نے دیکھی تھی۔۔۔۔

" اکڑ تب تک نہیں ٹوٹتی جب تک خدا نہ توڑے تم جیسوں کے چھوڑ جانے کو غنیمت کہا جاتا ہے " میرب کی آنکھوں میں نمی تھی اس شخص نے کیا نہیں چھینا تھا اس سے ،اگر وہ آج اسکے ساتھ ہوتا تو کیا تھا وہ کبھی بھی ذلیل نہ ہوتی دوسروں کے ہاتھوں لوگوں کی باتیں اسکے کانوں میں زخم کر گئی تھی دل کو چیر دیتی تھیں۔۔۔۔

جنید سے آج بھی اسکی یہ زبان درازی برداشت نہ ہوئی تھی اور ایک بار پھر پہلے کی طرح اس نے اپنی کم ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے اس پر ہاتھ اٹھانا چاہا تھا مگر آج وہ اسکا شوہر نہ تھا نہ آسکا عاشق۔۔۔۔۔زید ایک بار پھر اسکے لیے پہنچ چکا تھا غصے سرخ چہرہ تھا زید نے جنید کا گریبان پکڑتے ایک روز دار تھپڑ اسکے چہرے کر لگایا تھا۔۔۔۔

" خبردار ! جو اس عورت کو ہاتھ لگانے کی کوشش بھی کی تم نے تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم جب چاہو گے اسے ذلیل کرنے آجاؤ گے " وہ غصے سے اسے جھنجوڑ کر رہ گیا تھا آگے سے جنید نے بھی زید کی گال پر یاک مکہ دے مارا تھا دونوں ایک دوسرے کو جس حد تک پیٹ سکتے تھے وہ لڑ رہے تھے ہمنہ پریشانی کے عالم میں آگے بڑھی تھی اور جنید کو چھڑوانا چاہا تھا لیکن وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھے ہمنہ میرب کی جانب آئی تھی۔۔۔۔"خدارا میرب اسے روکو وہ نہ مارے اسے پلیز " ہمنہ روتے ہوئے چلائی تھی میرب نے ہمنہ کی جانب دیکھا تھا جسکی جسامت کو دیکھ کر وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ ایکسپیکٹ کر رہی ہے اور کہیں نہ کہیں آج پہلی بار اسے ہمنہ سے نفرت ہوئی تھی۔۔۔۔

میرب آگے بڑھی تھی اور زید کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے کہا تھا " چھوڑ دو اسے پلیز " زید اسے چھوڑ گیا تھا

" بہت اچھا کیا تھا تب بھی میں نے اور آج بھی جو اسے چھوڑ کر اس سے شادی کر لی " جنید نے ہمنہ کا ہاتھ پکڑتے للکارتے کہا تھا۔۔

میرب حیرت سے ہمنہ کو دیکھ کر رہ گئی تھی یعنی جو اس دن ڈاکٹر جاوید نے اسے بتایا تھا وہ سچ تھا۔۔۔

" مبارک ہو بہت اب اپنی بیوی کو لو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ "

" میں تو اپنی بیوی کو کے جاؤں گا مگر یہ تمہاری کیا لگتی ہے آج بھی دل بہلانے کا سامان "

اسکی بات سن کر زید کا دل تھا کہ وہ اسکا گلا دبا دے۔۔۔

" نہیں دل بہلانے کا سامان تو تم خود ہو اپنی بیوی کے لیے۔۔۔۔۔باقی رہی میری بات تو جلد از جلد تمہیں پتا چل جائے گا کہ میں اس شخص کی کیا لگتی ہوں " میرب زید کا ہاتھ پکڑتی اسے وارڈ سے باہر لے آئی تھی جہاں سیمینار ختم ہو چکا تھا اس نے زید کا ہاتھ چھوڑا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

" مجھے ہاسٹل چھوڑ دیں گے " میرب نے اسکی جانب نہیں دیکھا تھا اس بار اسکی آنکھوں میں نمی تھی ،،زخم دوبارہ تازہ ہوئے تھے۔۔۔

" ہمم " زید نے مختصر جواب دیا تھا میرب نے اسکی جناب دیکھا تھا جسکی بال سرخ ہو چکی تھی نشان واضح تھا۔۔۔

" کوئی " ointment " لے لیں پہلے " اس نے اسکی گال کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا

" اٹس اوکے میں ٹھیک ہوں آپ اجائیں " وہ کہتا پارکنگ ایریا کی طرف بڑھا تھا میرب بھی اسی کے پیچھے چلی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ گاڑی سٹارٹ کر کے پارکنگ ایریا سے نکلا تھا کہ میرب کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔

" کیا اب بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں" اسکی بات پر زید نے اسکی جانب دیکھا تھا وہ سکی بات کو سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔

" مطلب"۔۔۔میرب نے ایک سانس خارج کی تھی۔۔"میں شادی کرنے کے لیے تیار ہوں آپ سے " زید نے حیرانگی سے میرب کی طرف دیکھا تھا

" آر یو سیریس " وہ گاڑی روک چکا تھا۔۔۔۔

" جی ! میں روز روز اپنے کریکٹر پر باتیں نہیں سن سکتی " میرب نے نے اپنی آنکھوں کو رگڑتے کہا تھا۔۔۔زید خاموش رہا۔۔میرب نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔"اگر آپ نے ارادہ بدل لیا ہے تو مجھے بتا دیں " زید مسکرا دیا تھا ہلکا سا۔۔

" آپ تو حیران بھی نہیں ہونے دیتیں " وہ دوبارہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔

" حیرانگی کس بات کی " میرب نے اسکی جانب دیکھتے پوچھا تھا

" ظاہری سی بات ہے جو لڑکی پچھلے 3 مہینوں سے نہ مان رہی ہو وہ اچانک یوں مان جائے گی تو حیرانگی تو ہو گی نہ " اسکی بات پر میرب زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔

" میں نہیں جانتی کہ کیا ہو گا آگے مگر میں نے پہلا فیصلہ بھی خدا پر چھوڑ کر کیا تھا جو ہوا وہ بھی میرے رب کی مرضی تھی اور ہمارے رشتے کا انجام بھی اسی کی مرضی ہو گی "

" میں نہیں جانتی کہ کیا ہو گا آگے مگر میں نے پہلا فیصلہ بھی خدا پر چھوڑ کر کیا تھا جو ہوا وہ بھی میرے رب کی مرضی تھی اور ہمارے رشتے کا انجام بھی اسی کی مرضی ہو گی "
میرب کے دل میں جو ڈر تھا وہ زید سمجھ چکا تھا ...

" جب تک میں زندہ رہا تابع دار رہوں گا اور اس رشتے کا انجام خوبصرت ہو گا اور آغاز میں خود خوبصورت بنا لوں گا " اسکے ہاسٹل کے سامنے گاڑی روکتے وہ اسے بلش کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔ایک گہری سانس لیتے وہ مسکرا گئ تھی

" خدا حافظ " میرب کہتی اتر چکی تھی۔۔۔۔

زید نے گھڑی پہ وقت دیکھا تھا دوپہر کے 12 بج رہے تھے اب اسے صارم سے ملنا تھا کیونکہ ایک وہی تھا جو اسکا یہ کام کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ ایسے آفس میں موجود تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں اب آمنے سامنے بیٹھے تھے صارم کے کیبن میں۔۔۔صارم اسے گھور رہا تھا۔۔

" ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا تھوڑا سا "

زید نے اسکی نظروں سے تنگ آتے کہا تھا۔۔۔

" اوہ اچھا گال پر آکر گاڑی لگی تھی کیا " صارم نے مصنوعی حیرت اپناتے کہا تھا زید کلس کر رہ گیا تھا۔۔۔

" یہ جو اس طرح کی چوٹیں ہوتیں ہیں نہ یہ صرف لڑکیوں کے چکروں میں لگتی ہیں مجھے بے وقوف مت بناؤ " وہ جو اپنی کرسی کے پیچھے کھڑا تھا اب اس پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

" تمہارا بہت تجربہ ہے " زید نے ابرو اچکائے پوچھا تھا۔۔۔

" ہاں پر میں نے کبھی مار کھائی نہیں تھی زید مارا ہی تھا " اس نے زید کی طرف پانی کرتے کہا تھا۔۔۔

" ہوگئی بکواس اب میں کچھ بولوں "

" جی ارشاد " صارم کہتا اسکی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

" مجھے شادی کرنی ہے"۔۔۔"اس دن کروا تو دی تھی دادا جان نے کوئی کثر رہ گئی ہے کیا " صارم مسکراتے بولا تھا

" میں سیرس ہوں مجھے اسی لڑکی سے شادی کرنی ہے"۔۔۔

" دادا جان کبھی نہیں مانیں گے ایک ایسی لڑکی کے لیے " صارم روانگی میں بول گیا تھا زید نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

" جب تم اسے جانتے نہیں ہو تو اسکے بارے میں بکواس کیوں کر رہے ہو اور یہ بات تم سب کے لیے کافی نہیں ہے کہ میں اسے پسند کرتا ہوں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں "

صارم نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔"ٹھیک ہے میری شادی کے بعد کر لینا فلحال میری شادی پہلے ہوگی " صارم نے کندھے اچکاتے کہا تھا

" میں تمہاری شادی تک کا انتظار نہیں کر سکتا " زید نے کرسی پر ٹیک لگائے کہا تھا

" ایکسکیوزمی! اتنی دیر نہیں ہے بس 2 ہفتے بعد کا کہہ رہے تھے دادا جان "

" میں 2 ہفتے کا انتظار بھی نہیں کر سکتا " صارم نے منہ کھولے زید کو دیکھا تھا۔۔۔۔

" اب میں کچھ بولا تو تجھے غصہ آئے گا "

"تم بلال کو جانتے ہو "

" کون بلال ؟؟ صارم نے اپنے سامنے آئی فائلز کھولتے پوچھا تھا

" منال کا کزن "

" اوہ ہاں جانتا ہوں کیوں کیا ہوا ہے ؟؟

" وہ اسے بلیک میل کرنے کی کوشش کر چکا ہے 2 بار میں کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا اور اب تو جنید بھی آچکا ہے "

صارم نے تشویش سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

" دادا جان نہیں مانیں گے " اس نے زید کو یوں پریشان دیکھتے کہا تھا وہ سمجھ چکا تھا کہ زید کسی صورت پیچھے نہیں ہٹ رہا تھا۔۔۔

" میں پھر بھی اس سے شادی کروں گا " زید نے اٹک لہجے میں کہا تھا

"وہ تمہیں حویلی نہیں رکھیں گے "

" میں اپنی بیوی کو خود وہاں نہیں رکھوں گا جہاں اس کی کوئی عزت نہیں کرے گا "دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کچھ پل وہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہے تھے اگلے پل صارم مسکرا دیا تھا۔۔۔زید نے اچھنبے سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

" رہو گے کہاں " صارم نے اگلا سوال کیا تھا

" تم دادا جان کو منا لوگے میں جانتا ہوں "زید کی بات پر صارم مسکرایا تھا

" تمہاری غلط فہمی ہے زید وہ کبھی اتنی آسانی سے نہیں مانیں گے تمہیں پتہ ہے وہ کتنے "sensitive"ہیں "background or standards" کو کے کر "

زید خاموش ہوا تھا۔۔۔"ٹھیک ہے ہم بات کریں گے آج شام کو تم پریشان نہ ہو مگر خود کو تیار رکھنا ہر طرح کے حالات کے لیے ہاں میں تمہارے ساتھ ہوں ڈونٹ وری " وہ کہتا مسکرا گیا تھا زید بھی اسکی طرف دیکھ کر مسکرا گیا تھا۔۔۔۔۔

منال اس وقت آفس میں بیٹھی پین ہاتھ میں پکڑے آگے کچھ فائلز رکھے سامنے پڑے گلوب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

سجل اسکے کیبن میں آئی تھی۔۔۔

" اوہ سوری میں لیٹ ہو گئی تھوڑی سی " سجل نے چائے کا کپ اسکے آگے رکھتے کہا تھا

۔۔۔۔

" تم لیٹ نہیں ہوئی میں جلدی آئی ہوں " منال نے دوبارہ سے فائل پر نظریں ٹکائی تھیں۔۔۔

" سر حمین آنے والے ہوں گے " سجل نے ایک بار پھر لب کھولے تھے منال نے آنکھیں اٹھا کر سخت نگاہیں اس پر ڈالی تھیں

" میں نے پوچھا ؟ منال نے سخت تاثر لیے پوچھا تھا۔۔۔

" سوری ! سجل نے اسکا خراب موڈ دیکھ کر معذرت کی تھی واپس جانے کو مڑی تھی منال نے اسے دوبارہ مخاطب کیا تھا۔۔۔

" بیٹھو " منال نے کرسی جی جانب اشارہ کیا تھا سجل بغیر وقت ضائع کیے بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔

" روپجیکٹ کمپلیٹ ہونے میں کتنا وقت ہے ؟

" ابھی تو ٹائم لگے گا کچھ ابھی تو 3 ماہ ہوئے ہیں اور تقریباً اتنے اور لگ جائیں گے " سجل کو وہ کچھ پریشان لگی تھی۔۔۔

" بجٹ کے کیا حالات ہیں "

" ویل ہم سٹیبل ہیں اس وقت " مختصر سوالات تھے اور مختصر ہی جوابات۔۔۔۔وہ اسکی سیکریٹری تھی اتنے سال ہو گئے تھے اسے منال سے کام کرتے وہ جانتی تھی وہ صرف اپنے

آپ کو اور اسکو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ ان میں سے کوئی بات ایسی نہ تھی جو منال پہلے سے نہ جانتی تھی۔۔۔۔۔

" آپ ٹھیک ہیں " منال جیسے خاموش ہوئی تھی سجل نے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔

" ہاں کیوں ابنارمل لگ رہی ہوں " اسکی بات پر سجل مسکرا دی تھی۔۔

" یہ بھی سہی ہے" منال نے اسکے مسکرانے پر تپ کر کہا تھا۔۔۔

" مجھے صارم کے آفس جانا ہے اسکا پتا کرواو کے وہ آفس میں موجود ہے یا نہیں " منال نے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگاتے کہا تھا۔۔

" یس میم " سجل کہتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

سامنے والا کیبین ابھی تک خالی اسکا منہ چڑا رہا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" یشفا ملک کو جانتے ہیں آپ " حمین نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" نہیں " حمین جو شیشے کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا مڑا تھا۔۔۔

" ہمیں لگا تھا اس کیس کی شروعات تانیہ شاہ سے ہوئی ہے مگر اس سے پہلے یشفا ملک آتی ہے "

" اس کا اس سب سے کیا لینا دینا تھا "

" یشفا ملک تانیہ شاہ کی دوست تھی تانیہ شاہ اسی کے لیے کر رہی تھی جو بھی کر رہی تھی "

" یشفا ملک زندہ ہے ؟؟؟ حمین نے اسمارہ کے پاس آتے پوچھا تھا

" وہ نہی ملی " حمین لب کاٹ کر رہ گیا تھا

"تمہیں یہ کہاں سے پتا چلا " اب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔

" روحان نے بتایا " اسمارہ نے مختصر جواب دیا تھا

" پہلے کیوں نہیں بتایا " حمین نے غصے سے کہا تھا

" اسے ٹرسٹ ایشوز ہیں ہم پہ "

حمین حیراں ہوا تھا۔۔۔

" کیسے " اسمارہ ہلکہ سا مسکرائی تھی۔۔۔"آپ منال کے آفس میں موجود ہیں اس وقت ۔۔۔ہم افنان سکندر کے ساتھ مل کر کام کررہے ہیں یعنی ایک تفتیش کے لیے اسے چنا ہے اور اسے یہ بات نہیں پسند وہ منال کو" follow "نہیں کر رہا تھا اپکو کر رہا تھا کہ آپ

وہاں کیا کر رہے تھے میں جانتی ہوں اسکے پاس اور بھی انفارمیشن ہے مگر ابھی وہ اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ ہمیں بتا سکے "

کچھ دیر کی خاموشی تھی۔۔۔۔

" ٹھیک ہے میں دیکھ لوں یہ سب تم یشفا ملک کی ڈیٹیلز افنان کو سینڈ کر دو " شام تک وہ پتا کروا لے گا۔۔۔۔۔

" مجھے لگتا ہے کہ ہمیں افنان سکندر کو نہیں اپنے ساتھ انوالو کرنا چاہیے " حمین اس سے پہلے دروازے سے باہر نکلتا اسمارہ کی آواز اسے پلٹنے پر مجبور کر چکی تھی۔۔

" وجہ"۔۔۔"بھائی وہ سب ایک خاندان سے ہیں ان کے لیے مشکل ہے ایک دوسرے کے خلاف کھڑے ہونا"۔۔۔۔

" اسمارہ وہ سخت جان انسان ہے اور دوسری بات جو " sincerity" افنان شو کر سکتا ہے اس کیس کے لیے وہ کوئی اور نہیں کر سکتا وہ اگر ہمارا ساتھ دے رہا ہے تو صرف اور صرف آسیہ انٹی کی وجہ سے "

" ہمم " وہ خاموش ہوگئی تھی۔۔۔۔

" خدا حافظ " وہ کہتا نکل گیا تھا۔۔۔۔

سونیہ صارم کے آفس میں داخل ہوئی تھی جو سامنے لکڑی کے سکیچنگ بورڈ کے سامنا کھڑا کچھ بنا رہا تھا بورڈ کی پشت تھی سونیہ کی جانب۔۔۔۔صارم نے پینسل وہیں چھوڑی تھی اور بورڈ کے سامنے سے ہٹا تھا اور میز کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

" ہائے " سونیہ نے مسکراتے کہا تھا گرین ساڑھی پہنے ،گرین ہی نیکلس اسکی گوری رنگت ہر خوبصورت لگ رہا تھا بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔

" کیسے ہو " صارم اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

" آنے کا مقصد " اس نے بے زاری سے پوچھا تھا۔۔۔سونیہ مسکرائی تھی۔۔۔"ویسے ہی میں نے سوچا حال احوال جان آؤں اب تو آنا جانا لگا ہی رہے گا نہ"۔۔۔"نہیں ایسا نہیں ہے یہ میرا آفس ہے تمہیں کچھ بھی بات کرنی ہو تو میرے سیکرٹری سے کر لیا کرو"۔۔۔۔" میں کیوں کروں تمہارے سیکرٹری سے بات میں نے تمہارے سیکرٹری سے ہی باتیں کرنی ہوتیں تو مجھے ضرورت نہیں تھی تمہارے آفس آنے کی "

صارم نے اسکی جانب دیکھا تھا وہ معمول سے زیادہ تیار ہو کر آتی تھی۔۔۔۔وہ۔سر جھٹک گیا تھا۔۔۔

" تم اتنے غصے میں کیوں رہتے ہو تمہارا رنگ یوں پھیکا پڑ جائے گا " سونیہ نے مسکراتے کہا تھا

" میرا رنگ پھیکا پڑے یا پیلا تمہیں اس سے کوئی غرض نہیں ہونا چاہیے اور دوسری بات میں اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ ہی خوش مزاج رہتا ہوں جیسے کہ میری پسندیدہ عورت "

سونیہ کا رنگ پھیکا پڑا تھا۔۔۔

" جیسے کہ "۔۔۔۔صارم مسکرایا تھا۔۔

" منال سکندر خان "

اور بس اتنا تھا کہ سونیہ نے خود کو آگ میں جلتے محسوس کیا تھا۔۔۔۔اسکا یوں رنگ اڑتے دیکھ کر صارم کو سکون ملا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر کی خاموشی تھی سونیہ نے ایک گہری سانس اندر کھینچی تھی۔۔۔

" چلو پھر بتاؤ وہ زیادہ خوبصورت ہے یا میں سچ سچ "

صارم نے اسکی جانب دیکھا تھا

ہلکا میک اپ ، ناک میں چمکتا ہیرا

گرین ساڑھی میں چمکتی گوری رنگت

بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھی

مگر وہ چہرہ جو اسکے دل و دماغ میں تھا

وہ سر جھٹک گیا، نظریں نیچی کر گیا۔۔۔۔

" اس جیسا چہرہ مجھے کسی کا نہیں لگتا تم یوں تیار شیار ہو کر مجھے اس سے بد ظن نہیں کر سکتی
" صارم کا رویہ نرم تھا، چہرے ہر مسکان تھی۔۔۔

اتنے میں ملازم آیا تھا انکے لیے چائے لے کر جسکا آرڈر سونیہ خود دے کر آئی تھی صارم نے اس ملازم کو بڑی طرح گھورا تھا جو کہ اسے معمول کی طرح اگنور کرتا نکل چکا تھا۔۔۔

سونیہ اچانک گرم چائے کا کپ اٹھاتے اٹھی تھی اسکا رخ صارم کی کرسی کے پیچھے سکیچ بورڑ کی طرف وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ کیا کر رہا تھا مگر اس سے پہلے وہ ادھر پہنچتی وہ اٹھ چکا تھا اور اچانک سونیہ کے سامنے آیا تھا دونوں کی اچانک اس ٹکر سے سونیہ کے ہاتھ پہ وہ گرم چائے گر چکی تھی جس سے وہ بری طرح کراہی تھی اسکا ہاتھ بری طرح جلا تھا۔۔

اور اس تکلیف سے اسکی آنکھوں میں آنسو بھی آنے لگے تھے۔۔۔

صارم اسے روتا دیکھ کر پریشان ہوا تھا کیونکہ وہ جیسے اسکے آگے ہمیشہ اکڑ کر کھڑی ہوتی تھی اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ یوں اتنی سی بات پر رونا شروع کر دے گی۔۔۔

" Listen don't cry "

صارم نے اسے حکم دیا تھا۔۔۔

مگر وہ تو جیسے سن نہیں رہی تھی۔۔۔۔

صارم نے گہری سانس لی تھی انٹرکام اٹھاتے وہ کسی کو "ointment" لانے کا کہہ رہا تھا

سونیہ کو خود سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیوں رو رہی تھی ہاتھ جلنے پر یا دل جلنے پر جو صارم نے اچھا خاصہ اسکا جلایا تھا۔۔۔۔۔

ایک لڑکی آئی تھی ہاتھ میں ٹیوب پکڑے۔۔۔

" یہ لگا دو انکے ہاتھ۔۔۔"وہ ابھی کہہ رہا تھا کہ سونیہ نے دوسرے ہاتھ کہ اشارے سے اسے روک دیا تھا۔۔۔

" ضرورت نہیں ہے " وہ روتے کہہ رہی تھی صارم اندازہ نہیں لگا پا رہا تھا کہ وہ یہ سب ایکٹنگ کر رہی تھی یا واقعی اسے اتنی تکلیف ہو رہی تھی اس نے اس لڑکی کو جانے کا اشارہ کیا اور ٹیوب اسکے ہاتھ سے لے چکا تھا۔۔۔۔

" بیٹھو یہاں " کرسی کی طرف اشارہ کرتے وہ اسکے پاس آیا تھا۔۔دوسری کرسی پر خود بیٹھ چکا تھا۔۔۔

اب وہ مرہم لیے اسکے ہاتھ پر لگا رہا تھا سونیہ آاسکا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔

"مجھے سمجھ آگئی ہے تمہارا میرے آفس آنے کا کیا مقصد ہے " وہ اسکے ہاتھ پر مرہم لگاتے بولا تھا

" کیا " وہ اسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

" تم مجھے "hypnotize "کرنے آئی ہو""۔۔۔سونیہ نے ہلکی سی گردن نیچے کرتے اپنا منظر صاف کرنا چاہا تھا۔۔۔

" تو کیا تم ہو رہے ہو"۔۔۔صارم نے اسکی جانب دیکھا تھا اسکے چہرے کا رنگ یکدم بدلا تھا اس نے اپنی زندگی میں پہلی بار کسی مرد کو یوں سرخ ہوتے دیکھا تھا وہ نیچے منہ کیے کھل کر مسکرائی تھی سونیہ کا ہاتھ صارم کے ہاتھ میں تھا دوسرے ہاتھ سے وہ مرہم اسکے ہاتھ پر لگا رہا تھا جو کہ فلوقت رکا تھا اچانک دروازہ کھلا تھا سامنے ان دونوں کو یوں دیکھ کر منال حیران ہوئی تھی اور خود کو ناک کیے بغیر اندر داخل ہونے پر ساتھ ہی ملامت بھی کی۔۔۔

صارم نے اچانک اپنا ہاتھ سونیہ کے ہاتھ کہ نیچے سے نکال لیا تھا سہارا ختم ہونے پر سونیہ کا ہاتھ نیچے کو ہوا تھا جس سے وہ کراہی بھی تھی۔۔۔۔

دونوں اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

" سوری " منال واپس کو مڑنے لگی تھی۔۔

! No it's ok "

تم آؤ میں ہاتھ دھو کر آتا ہوں " صارم کہتے واش روم کی جانب بڑھا تھا منال نے کچھ قدم آگے کو لیے تھے۔۔۔

سونیہ مسکرائی تھی اپنا مرہم والا ہاتھ آگے کو کیا تھا جس پر ابھی صارم مرہم لگا کر گیا تھا ایک جیت ،فخر کا احساس تھا جو وہ منال کو جتا رہی تھی۔۔۔

" جلایا کس نے " منال کا چہرہ سپاٹ تھا سوال دو ٹوک کیا گیا تھا

" یہ سوچو مرہم کس نے لگایا "

منال مسکرائی تھی۔۔۔"جلا کر مرہم لگانا تو کیا دوا کیا مرہم "

"جلانے کی کوشش کر رہی ہو " سونیہ نے بھی اسی انداز میں جواب دیا تھا

" میں جلانے کا ہنر رکھتی ہوں "

" میں نہ جلنے کا منال سکندر خان۔۔۔پوچھو گی نہیں میں یہاں کیا کر رہی ہوں "

" تم اپنی سیاست اپنے تک کیوں نہیں رکھتی ہو سونیہ مرزا " منال نے دو ٹوک کہا تھا لہجہ ہر طرح کے جزبے سے عاری تھا

" سیاست میرے ڈیڈ کا پیشہ ہے منال سکندر خان میرا نہیں "

اتنے میں دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی دونوں کو ایک دوسرے کے سامنے کھڑے دیکھ کر صارم کچھ پل کو ٹھٹکا تھا۔۔۔

" مجھے کچھ بات کرنی تھی " منال نے اپنی بات کا آغاز کیا تھا

" ہاں شیور " صارم نے اسے کرسی کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا سونیہ تو وہاں سے ہلنے کو تیار نہ تھی۔۔۔

" نہیں یہاں نہیں "

سونیہ نے آنکھیں سکیڑتے منال کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" میں تمہارے اپارٹمنٹ اجاؤنگی گی " منال نے سونیہ کو دیکھتے کہا تھا بے شک وہ صارم سے بات کرنے آئی تھی مگر فلوقت سونیہ کو دیکھتے وہ اسے بہت کچھ باور کروانا چاہتی تھی بات صارم کی نہیں تھی بات منال کی جیت کی تھی۔۔۔۔

صارم کو خاموش دیکھ کر وہ اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی ...

" میں آسکتی ہوں نہ " منال نے ایک رعب سے کہا تھا

" ہاں میں ایڈریس سینڈ کر دوں گا " وہ کہتا اپنے موبائل پر آنے والی کال کو اٹھاتے سائڈ ہو گیا تھا۔۔۔

سونیہ نے کڑھ کر منال کو دیکھا تھا منال اسکے قریب ہوئی تھی

" انسان خوبصورت ہو نا ہو پر عقل ضرور ہونی چاہیے" منال اسکے کان کے پاس جھکتے اسے بہت کچھ باور کروا گئی تھی اور یہ پہلا قدم تھا جو منال نے صارم کی جانب لیا تھا۔۔۔۔

وہاں سے نکلتی وہ حمین کو کال کر رہی تھی جو کہ دوسری بیل پر اٹھا لی گئ تھی۔۔۔

" کہاں ہو " آگے سے کال پک ہوتے ہی وہ بولی تھی

" آفس ہی ا رہا ہوں "

" نہیں ادھر کانسٹرکشن سائٹ پر اجاو "

" تم کدھر ہو "

" میں ادھر ہی جا رہی ہوں تم بھی اجاو اپنے سیکریٹری کو لے کر "

" اوکے وہ وہیں ہے میں آرہا ہوں "

منال ادھر پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔۔

سامنے 14 منزلہ عمارت کی بنیاد تھی جس پر کام جاری تھا۔۔۔مشینری کی آوازیں ،دسمبر کی سرد ہوائیں ، بلیک آفس سوٹ پہنے اوپر سکن کلر کا اور کوٹ پہنے ہوئی تھی بال پیچھے کو کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

منال کو دیکھتے حمین کا سیکریٹری جو وہاں موجود تھا اسکی طرف آیا تھا۔۔۔

" اسلام علیکم میم ! اس نے سر کو خم کرتے کہا تھا۔۔۔

" وعلیکم سلام " منال نے مختصر جواب دیا تھا منال نے اس سے پروجیکٹ کے بارے میں چند سوالات بھی کیے تھے جس پر اس نے منال کو بہت ساری ایشوز پر بھی آگاہ کیا تھا

۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے حمین بھی آچکا تھا سیکریٹری انھیں اندر لے جا چکا تھا اور انھیں پورا وزٹ کروایا تھا۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ عمارت کی آخری منزل کھڑے تھے۔۔۔جہاں سے سارا شہر وہ با آسانی دیکھ سکتے تھے۔۔۔۔حمین نے منال کی جانب دیکھا تھا جس کا چہرہ بجھا ہوا سا تھا، سردی کے باعث چہرہ سرخ ہو رہا تھا منال نے ایک بار بھی حمین کی طرف نہیں دیکھا تھا خاموشی سے بس وہ ایک نقطے پہ نظریں ٹکائے کھڑی تھی۔۔۔

" تم ٹھیک ہو"۔۔۔"ہاں"۔۔۔۔"لگ کیوں نہیں رہی"۔۔۔۔"تمہیں لگ رہا ہے" ۔۔۔"مجھے بتا دو کیا پتہ میں کچھ مدد کر دوں"۔۔۔منال نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

" کاش تم نہ آتے دوبارہ میری زندگی میں " سیاہ آنکھوں میں نمی تھی بھوری آنکھوں میں تکلیف ابھری تھی جو سیاہ آنکھوں کو دیکھ کر ہوئی تھی۔۔۔

حمین نے نظریں سامنے کر لی تھیں۔۔۔۔۔

" ہمارا نقصان ایک تھا ،ہمارا راستہ ایک تھا تو میں واپس کیسے نہ آتا"۔۔۔۔۔

" ہاں مگر ہماری منزل ایک نہیں تھی اور نہ ہی ہمارے نظریات " دونوں کی نظریں اب سامنے ہی تھیں۔۔۔۔

" جانتا ہوں تمہاری منزل صارم ہے "

منال نے ایک گہری سانس لی تھی۔۔۔

" تمہارے ڈیڈ کہاں ہیں " منال نے اچانک بات بدلی تھی۔۔۔

" دبئ " جوبا مختصر تھا

" وہ نہیں آئے"۔۔

" نہیں وہ اپنی زندگی میں مصروف ہیں"

" مطلب "

" مطلب یہ کہ وہ دوسری شادی کر چکے ہیں "

" تو تم ان سے ناراض ہو "

" ہاں "

" اور اسمارہ "

" نہیں وہ سمجھتی ہے کہ یہ انکا حق تھا کہ وہ اپنے لیے ایک نئے لائف پارٹنر کا انتخاب کریں اور انھوں نے کر لیا "

" ویل ! یہ انکی لائف تھی "

" ہاں مگر انھیں میری ماں کے مرنے کا افسوس نہ تھا " حمین کی آواز میں ایک اذیت تھی

" ضروری تو نہیں کہ انھوں نے دوسری شادی کر لی تو انھیں کوئی فرق نہیں پڑتا "

" ضروری ہے جن سے محبت ہو انکے لیے انتظار کیا جاتا ہے نہ کہ ان سے move on "کیا جاتا ہے "

" مرے ہوئے لوگوں کا کیسا انتظار " منال نے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا

" موت " منال اسکی طرف دیکھتی رہ گئی تھی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی۔۔۔

" مرے ہوئے لوگوں سے " move on " کرنا آسان ہوتا ہے شاید زندہ لوگوں سے نہیں " منال نے دوبارہ سے خاموشی توڑی تھی۔۔۔

" کیا ہم موو ان کر پائے ہیں نہیں نہ وہ خلش ساری زندگی ہمارے دل میں رہے گی کہ ہماری "mothers" قدرتی موت نہیں مریں۔۔۔۔۔

" جہاں محبت ہو وہاں "move on " کا لفظ استعمال نہیں ہوتا نہ تو کوئی ٹین ایج کا کرش ، کوئی خواب تھوڑی نہ ہوتا ہے کہ نہ پورا ہوا تو نیا دیکھ لیا ، نہ کوئی ایسا ٹیسٹ ہوتا ہے جو ایک بار پاس نہ ہوا تو دوبارہ دے دیا کوئی جاب کا انٹرویو کہ یہ نہ ملی تو کوئی اور سہی "

منال اسکی وضاحت پر اسے دیکھ کر رہ گئ تھی یونہی اسے اس شخص سے محبت نہ ہوئی تھی ۔۔۔۔۔۔۔ہر بدلتے جزبے پہ وہ بات بدلتی ،ہر اس بڑھتے ہوئے قدم پر جو حمین کی جانب خود بخود بڑھ جاتے۔۔۔۔

" تم اتنے سال دبئ رہے تمہیں کوئی لڑکی پسند نہیں آئی "

" نہیں " جواب مختصر تھا وہ اسکے زخموں کو تازہ کر چکی تھی پہلے صرف منال کا موڈ خراب تھا مگر وہ اسکا بھی کر چکی تھی۔۔۔۔

" کیوں "

حمین زخمی سا مسکرایا تھا

" میرا وجود دبئ میں تھا مگر دل اور دماغ دونوں پاکستان میں ہی تھے اور " وہ فقرہ ادھورا چھوڑ گیا تھا۔۔۔

" اور " منال کی نظریں اٹھی تھیں حمین نے اسکی جانب دیکھا تھا سیاہ آنکھیں بھوری آنکھیں سے ملی تھیں۔۔۔۔

" اور پھر وجودوں سے محبتیں نہیں ہوا کرتیں"

منال کا سانس ہوا میں معلق رہ گیا تھا سرد ہوا کا جھونکا ،اسکی آنکھیں ، وہ عمارت جو ان دونوں نے مل کر کھڑی کی تھی ،یہ عمارت انکی محبت کی کہانی تھی۔۔۔۔وہ کہانی جس میں کوئی نفع کوئی نقصان نہیں تھا ،کچھ تھا تو احساس ،ہمدردی ، محبت، عزت اور حفاظت۔۔۔۔۔۔

منال جتنے قدم صارم کی جانب بڑھاتی تھی اس سے چار قدم حمین کی جانب خود بخود بڑھ جاتے تھے اور یہ اسکی سب سے بڑی رکاوٹ تھی جو اسے صارم کی جانب بڑھنے نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

' یہ عمارت چودہ منزلہ ہے " حمین نے اپنا رخ عمارت کی اس چھت کی طرف کیا تھا جہاں وہ کھڑے تھے۔۔۔

' تو " اپنی آنکھوں کی نمی چھپاتے وہ بھی مڑی تھی۔۔۔

" یہ عمارت ہماری اس اُدھوری دوستی کے نام۔۔۔۔جو 14 سال کی عمر میں چھوٹ گئی تھی ہم ملیں نہ ملیں ہم رہیں نہ رہیں مگر تا قیامت یہ عمارت رہے گی اور یہ ہمارے نام سے پہچانی جائے گی ہمیشہ "

" خود تو تم چلے جاؤگے اور میرے لیے یہ اذیت چھوڑ جاؤگے "

" یہ اذیت دہ ہوگی تمہارے لیے ؟" اسکے سوال میں بے یقینی تھی۔۔۔

" ادھودی چیزیں ہمیشہ تکلیف کا باعث بنتی ہیں"

" میری زندگی میں اگر کچھ خوشگوار تھا تو ہماری دوستی ہی تھی اور رہے گی بھی میں کبھی اپنی پسندیدہ لوگوں سے "move on " نہیں کرتا۔۔۔۔

وہ دوستی کی جگہ محبت نہیں کہہ سکتا تھا۔۔۔پیچھے کچھ نہ بچا تھا نہ کوئی گنجائش۔۔۔

"تو کیا کرو گے پھر " نظریں حمین پر ہی تھیں

" انتظار " جواب مختصر تھا

"موت کا؟ " منال نے اسکی جانب گھورتے پوچھا تھا

حمین مسکرایا تھا۔۔۔

منال نفی میں سر ہلا کر رہ گئ تھی۔۔۔

" خیر تم آپ سیٹ کیوں ہو کسی نے کچھ کہا ہے " وہ دونوں اب واپسی کے راہ پر چل رہے تھے۔۔۔

" نہیں " منال نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

حمین بھی خاموش ہو گیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا اس بار کہ وہ اسے بتاتی ۔۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ کیوں اپ سیٹ ہوتی ہے۔۔۔۔

" آفس چلو گی " شام ہونے کو تھی سردی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔"نہیں مجھے گھر جانا ہے " منال نے مختصر جواب دیا تھا اسے گھر جانا تھا چینج کرنا تھا اور پھر صارم کی طرف جانا تھا ۔۔۔۔

" اوکے خیال رکھنا " حمین کہتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا وہ اسے جاتے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

منال اس وقت گھر کم کی آتی تھی مگر آج وہ جلدی آئی تھی تاکہ وہ فریش ہو سکے کیونکہ اسے صارم سے ملنے جانا تھا اندر داخل ہوتے اسے وہاں لاؤنج میں دعا،دانین اور چچی نظر آئی تھی۔۔۔انھیں سلام کرتی وہ اوپر جانے کو تھی۔۔۔

" منال رکو " چچی نے آواز دی تھی

" جی " منال جو دو سیڑھیاں چڑھ چکی تھی نیچے آئی تھی۔۔

" تم نے اپنا شادی کا جوڑا لے لیا "؟ منال نے دانیین اور دعا کی طرف دیکھا تھا دعا انھیں ہی دیکھ رہی تھی مگر دانننن اپنے کام میں مصروف تھی جیسے وہاں اسکے علاوہ کوئی ہے ہی نہیں۔۔۔

" نہیں " منال نے مختصر سا جواب دیا تھا۔۔۔

" کیوں کب لینا ہے کل تک تاریخ طہ ہو جائے گی بیٹا " انھوں نے بہت پیار سے کہا تھا ۔۔۔جبکہ منال اس وقت اس سب کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔۔

" مسز افنان کہاں ہیں " منال نے تھوڑا سا آگے جھکتے آہستگی سے پوچھا تھا

" وہ صارم کی طرف گئی ہے خیریت"

" جی بس ایسے ہی مجھے فلحال ضروری کام سے جانا ہے پھر آکر بات کرتے ہیں " وہ کہتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔

زید کافی دیر بعد گھر آیا تھا جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا تھا اسکی گال پہ بنا نشان سب کو پریشان کر گیا تھا۔۔گھر کے سارے افراد وہاں اسکے اردگرد جمع ہو گئے تھے

" یہ کیا ہوا ہے " ولی خان آگے آئے تھے۔۔۔

" کچھ نہیں بس چھوٹی سی لڑائی ہو گئی تھی "

" کیسی لڑائی " انھوں نے اسکی گال پر ہاتھ رکھتے پوچھا تھا آج تک ایسا نہیں ہوا تھا کہ زید کی کسی سے لڑائی ہوئی ہو اور وہ باہر کوئی ایسی حرکت کر کے ایا ہو۔۔ان سب کے لیے ہی یہ بات تشویشناک تھی۔۔۔۔

" بابا کچھ نہیں ہوا یار چھوڑیں میں فریش ہو کر آتا ہوں مجھے ویسے بھی آپ سے اور دادا جان سے بات کرنی ہے " وہ اتنا کہتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا جبکہ پیچھے اکبر خان صوفے پر بیٹھتے بہت کچھ سمجھ گئے تھے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

گرے کلر کی لانگ شرٹ جو گھٹنوں تک تھی ساتھ گرے ٹراؤزر اور سردی کی مناسبت سے اوپر شال اوڑھ لی تھی اسنے ہاتھ میں گھڑی پہنے ،ہمیشہ کی طرح میک اپ کے بغیر چہرہ ، بال پیچھے کو کھلے چھوڑے تھے۔۔۔

اتنے میں اسکے موبائیل پہ رنگ ہوئی تھی صارم نے اسے ایڈریس سینڈ کیا تھا اپنے اپارٹمنٹ کا۔۔۔

منال نے چیٹ کھولتے چند الفاظ لکھے تھے

"I m coming "

آگے سے صارم نے " اوکے " کا میسیج بھیج دیا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ صارم کے اپارٹمنٹ کے سامنے تھی شال درست کرتے وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔

اس سے پہلے وہ ڈور بیل پہ اپنی انگلی رکھتی کہ دروازہ کھل چکا تھا،کھولنے والا وہ خود تھا جیسے کب سے اسکا انتظار کر رہا ہو۔۔۔

منال نے نظریں اٹھائی تھیں۔۔۔

سیاہ لباس ، گندمی رنگ کی چادر اوڑھے سامنے وہ کھڑا تھا جو کہ اسکی سفید رنگت پر نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا

وہ سیاہ رنگ کی سب سے شوقین لڑکی تھی اس نے آج تک سیاہ رنگ کسی پر اس قدر جچتا نہ پایا تھا وہ اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

ہاں اسکی پرکشش پرسنیلٹی کے منال سکندر خان کچھ بھی نہ تھی۔۔۔۔۔

"Welcome "

صارم نے مسکراتے کہا تھا اور آگے سے تھوڑا سائیڈ کو ہوا تھا منال نے قدم اندر رکھے تھے۔۔۔۔اس نے اپارٹمنٹ کی طرف نظر دوڑائی تھی بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھا، جیسے خاص طور پر اپنی پسند کے مطابق بنوایا گیا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ آگے بڑھتی کہ ایک آمنہ نامی بوڑھی خاتون اسکے پاس پہنچی تھی۔۔۔

" یہ اس اپارٹمنٹ کی دیکھ بال کرتی ہیں

" And she is one of the Wonderful lady

صارم نے مسکراتے تعارف کروایا تھا

منال نے پہلی بار اسکے منہ سے کسی عورت کی تعریف سنی تھی۔۔۔

" اور یہ " صارم اس ملازمہ کو بتاتا کہ وہ خود ہی بول پڑی تھیں۔۔۔"میں جانتی ہوں یہ منال ہوگی نہ " انھوں نے چہکتے مسکراتے کہا تھا جس پر صارم کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی اور منال کبھی اس عورت کو دیکھتی تو کبھی صارم کو۔۔۔۔

" آج تک یہاں کوئی لڑکی نہیں آئی نہ اور اگر کوئی آتی ہے تو وہ خاں خاندان کی بیٹی یا بہو ہی آسکتی ہے " انھوں نے جیسے منال کو پتے کی بتائی تھی۔۔۔۔

منال کو انکی یہ بات رتی برابر بھی فیسنیٹ نہیں کر سکی تھی۔۔۔وہ کوئی بھی تاثر نہیں دے سکی تھی سوائے ایک ہلکی سی مسکان کے۔۔۔۔وہ یہاں بات کرنے نہیں آئی تھی نہ کہ کوئی وزٹ۔۔۔۔اور اب اسے پچھتاوا ہوا تھا کہ سونیہ کو جلانے کے چکر میں وہ اپارٹمنٹ والا اوپشن غلط سیلیکٹ کر چکی ہے۔۔۔۔

"Come "

وہ اسے اشارہ کرتے اپنے " studio " کی جانب لے گیا تھا کمرے کی دیواروں پر مختلف قسم کی " paintings " تھیں دو میز تھے جہاں ہر چیز طریقے سے رکھی گئی تھی سکیچنگ کا

سارا سامان پاس سکیچ بورڑ۔۔۔دوسری طرف ایک اور میز تھا جس کے گرد 3 کرسیاں تھیں

۔۔۔۔

"تم ابھی بھی پینٹنگ کرتے ہو " منال نے کچھ یاد کرتے اسکی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔

" تمہیں کیسے پتا " آنکھوں میں چمک اور حیرت لیے وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

" مجھے یاد ہے جب میں دادا جان کے ساتھ بچپن میں خان حویلی آئی تھی تم نے ہر چیز گندی کی ہوئی تھی "اسکی اس بات پر صارم مسکرا گیا تھا

" پر تم کافی اچھی پینٹنگ کرتے ہو " منال سراہے بغیر نہ رہ سکی تھی۔۔۔

" اب نہیں کرتا "

" کیوں "

" اتنا ٹائم نہیں ہوتا بس کچھ سکیچنگ کر لیتا ہوں مگر رنگوں سے نہیں گندا کرتا کچھ اب " اس نے ہنستے کہا تھا

" ویل تم اس سے بھی کافی کچھ کما سکتے ہو " دیوار پہ لگی بنے صحرا کی پینٹنگ دیکھتے بولی تھی

" مجھے جو کمانا تھا میں نے کما لیا "

" منال خاموش رہی تھی۔۔۔

صارم نے فون پر کال آنے لگی تھی صارم نے بٹن دبا کر اسے بند کر دیا تھا۔۔۔دوبارہ کال آئی تھی جس پر وہ منال سے ایکسکیوز کرتا باہر کو نکلا تھا۔۔۔

منال نے اپنا موبائل ادھر میز پر رکھا تھا شال کو کندھے پر درست کرتی وہ سکیچ بورڈ کے قریب پہنچی تھی جس پر فلحال صاف پیپر تھا کچھ نہیں بنایا گیا تھا مگر اسکے نیچے اور بھی سکیچ پیپرز تھے منال نے اس صاف سکیچ پیپر کو اوپر اٹھایا تھا۔۔۔

وہ کسی لڑکی کی تصویر تھی

لب کھولے وہ حیرت سے دیکھ رہی تھی نظریں ٹھہر گئی تھیں آنکھیں حیرت سے کھل گئی تھیں

وہ جو کوئی بھی تھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی

وہ منال سکندر خان تھی

سرخ رنگ میں۔۔۔

بنانے والے نے اس سکیچ میں اپنی دلہن کو خوب سجایا سنوارا تھا۔۔۔۔

ہر طرح کی جیولری ،سرخ رنگ کا لہنگا۔۔۔۔

اتنے میں دروازہ کھلا تھا صارم نے اسے سکیچ بورڈ کے آگے پایا تھا ،صارم کے دل کی دھڑکن کی رفتار بڑھی تھی۔۔۔لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

منال کو اسکے انے کی خبر نہیں ہوئی تھی وہ بس اس سکیچ میں خود کو پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

صارم اسکے قریب آیا تھا اسکے پیچھے کھڑا ہوتے وہ اس سکیچ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اسکے کندھے کے قریب ہوتے ہلکے سے اس نے سرگوشی کی تھی۔۔۔

" یہ میرا تصور ہے مگر میں جانتا ہوں صارم کی منال اس سے بھی خوبصورت لگے گی "

منال نے چہرہ موڑتے اسے دیکھا تھا وہ اسکے قریب کھڑا تھا ،چہرے پر اطمینان بھری مسکان ،انکھوں میں چمک لیے وہ اسکے ہوش اڑا گیا تھا۔۔۔گلے کی گلٹی ابھرتی ہوئی محسوس کی تھی۔۔۔

صارم نے وہیں کھڑے کھڑے اس سکیچ کو اٹھایا تھا ایک نیا سکیچ ،ایک نیا دیدارِ یار۔۔۔

وہ سکیچ پیپر اٹھاتا جاتا اور بچوں کی طرح بڑے اشتیاق سے اسے اپنے بنائے گئے سکیچز دکھا رہا تھا ،وہاں سکیچ بورڈ پہ لگا ہر ایک سکیچ منال سکندر خان کا تھا ہر دن ،ہر اس ڈریس میں جس جس دن وہ منال سے ملتا۔۔۔

کہیں وہ غصے میں بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی تو کہیں اسکے بال اسکے چہرے پر تھے۔۔۔۔

منال دم سادھے کبھی اسے دیکھتی تو کبھی اسکے بنائے گئے سکیچز کو۔۔۔

دسمبر کی سردی اسے منجمد کر گئی تھی۔۔۔

کندھے سے شال سرک گئی تھی،ایک عجیب س ڈر ایک عجیب سا احساس جو آج اسے صارم دلاور خان سے محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی وہ بچپن سے اپنی پسندیدہ چیزوں کے سکیچز بناتا ہے مگر اسکے سکین ش سرِ فہرست ہوں گے اور وہ اپنی پسندیدہ لڑکی کے طور پر اسکے سکیچز بناتا تھا یہ وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔

" کیسی لگیں " صارم نے تھوڑے فاصلے پر ہوتے پوچھا تھا چہرے پر مسکان تھی۔۔۔جبکہ منال کا چہرہ اس وقت سفید پڑ رہا تھا وہ اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔کیا تھا وہ۔۔۔ کبھی اسے بے عزت کرنا تو کبھی یہ سب اسکی سمجھ سے باہر تھا یہ شخص۔۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں دکھتی محبت اور چمک واضح دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

اور پھر وہ بولا تھا۔۔۔

" میں نے کبھی تمہیں غور سے نہیں دیکھا مگر پھر بھی مجھے تم سے محبت ہے مجھے اپنی منگیتر سے نہیں منال سکندر خان سے محبت ہے " وہ جو بڑی فہرست سے اسکے نقوش بناتا رہا تھا اب کہہ رہا تھا کہ اسنے کبھی اسے غور سے نہیں دیکھا۔۔۔۔

منال نے تھوک نگلا تھا ،ایک گہری سانس لی تھی۔۔۔کچھ دیر وہ وہاں منجمد کھڑی رہی تھی

☆☆☆☆☆☆

میں نے کبھی تمہیں غور سے نہیں دیکھا مگر پھر بھی مجھے تم سے محبت ہے مجھے اپنی منگیتر سے نہیں منال سکندر خان سے محبت ہے " وہ جو بڑی فرصت سے اسکے نقوش بناتا رہا تھا اب کہہ رہا تھا کہ اسنے کبھی اسے غور سے نہیں دیکھا۔۔۔۔

منال نے تھوک نگلا تھا ،ایک گہری سانس لی تھی۔۔۔کچھ دیر وہ وہاں منجمد کھڑی رہی تھی

اب وہ یہ سوچ رہی تھی کہ جو بات وہ اس شخص سے کرنے آئی ہے وہ اسکا کیا ردِ عمل دے گا۔۔۔

اتنے میں دونوں کی چائے آئی تھی۔۔۔۔۔

وہ میز کے پاس کرسی پر بیٹھ چکا تھا بیٹھے وہ منال کو دیکھ رہا تھا اسکی حیرانگی پہ وہ مسکرا رہا تھا ۔۔۔منال خاموشی سے جا کر اسکے سامنے کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔۔۔

" تم جانتے ہو کہ شادی کی کیا تاریخ رکھی گئی ہے " منال نے اسکی جانب دیکھتے پوچھا تھا وہ جو اس سے سکیچز کے بارے میں کوئی سوال کا انتظار کر رہا تھا یہ سوال سن کر لمحے بھر کو حیران ہوا تھا مگر سامنے منال تھی اس سے کچھ بھی توقع کی جا سکتی تھی۔۔۔

" ابھی کنفرم تو نہیں معلوم مگر دادا جان کہہ رہے تھے کہ 2 ہفتے تک اور 1 یا 2 دن تک ڈیٹ بھی پتا چل جائے گی ۔۔۔"اس نے سرسری سا جواب دیا تھا۔۔۔

منال کو کچھ تسلی ہوئی تھی۔۔۔۔

" تو کیا شرائط ہیں تمہاری " منال نے چائے کا کپ اپنے لبوں سے لگاتے پوچھا تھا

صارم نے آنکھیں سکیڑی تھیں۔۔۔

" کونسی شرائط ؟؟ وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

" ظاہری سی بات ہے صارم تمہیں بہت کچھ بتانا ہے نہ مجھے شادی سے پہلے ہی بتا دو تاکہ میں تیار اوں کیونکہ مجھے صاف صاف کہہ دیا گیا ہے کہ میری زندگی کے فیصلے تم نے کرنے ہے کہ مجھے کیا کرنا ہے کیا شوق پالنا ہے " اپنی وضاحت دیتی وہ اپنے دل میں لگی آگ کو نکال رہی تھی وہ بھول گئی تھی کہ یہ شخص اس سے ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔

" منال سب ٹھیک ہے " اسے اچانک تشویش ہوئی کیونکہ اس نے کبھی اس سے یوں ملنے کی بات نہیں کی تھی اوپر سے اسکی بات اسکا رویہ اچانک بدلاؤ۔۔۔۔

" ہاں " منال نے مختصر جواب دیا تھا

" کس نے کہا ہے تم سے یہ سب " اسے لگا تھا جیسے اکبر خان نے کوئی بات کی ہو اسکے تاثر بدلے تھے۔۔۔

" صارم میں تمہاری بات کر رہی ہوں کیا کیا چھوڑنا پڑے گا مجھے " دوبارہ اٹل لہجہ ، سنجیدہ اور سپاٹ چہرہ جو صارم کو پریشان کر گیا تھا

" جیسے کہ " صارم نے میز پہ جھکتے اپنے دونوں ہاتھ میز پر رکھتے اسکی طرف متوجہ ہوتے کہا تھا

" میرا بزنس " منال نے نظریں اس کے چہرے پر جمائی تھیں۔۔۔صارم سمجھ گیا تھا ۔۔۔صارم کی نظر اس سکیچ بورڈ پر گئی تھی یعنی منال سکندر خان کو اسکی محبت پر رتی برابر بھی یقین نہیں آیا تھا۔۔۔لیکن صارم کے لیے یہ بات بھولنا اب نا ممکن تھی کہ وہ سامنے بیٹھی لڑکی اسکی ضرورت تھی اسکی محبت تھی وہ اسکے لیے وضاحتیں دے سکتا تھا ایک صرف اسی کے لیے تو وہ وضاحت دے سکتا تھا۔۔۔چہرے پر دوبارہ مسکان دوڑی تھی۔۔۔کندھے ڈھیلے چھوڑتے وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگایا تھا۔۔۔

" مطلب " منال نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا

" تمہارا بزنس میرا بزنس اور میرا تو پہلے ہی سب کچھ تمہارا ہے " بڑی مسکان سے وہ وہ اسے ایک بار پھر اپنی وضاحت دے رہا تھا۔۔۔

" ایسا نہیں ہے صارم دلاور خان میرا بزنس میرا ہے اور تمہارا بزنس تمہارا۔۔۔۔اور تمہیں میرا بزنس کی دنیا میں رہنا نہیں پسند رائیٹ " منال دو ٹوک انداز میں بولی تھی۔۔۔صارم اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ بھولی نہیں ہے۔۔۔

" منال وہ وقت اور تھا اور آج کا وقت اور ہے تب میں تمہیں نہیں جانتا تھا ، نہ تم سے واقف تھا اور نہ اس وقت مجھے تم سے محبت تھی مگر آج کا وقت اور ہے مجھے تمہارے بزنس یا تمہارے کسی بھی شوق سے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا بلکہ تم مجھے ہر جگہ اپنے ساتھ پاو گی "

" سوری پر میں فیسینٹ نہیں ہو سکتی اس سب سے "

" تمہیں لگ رہا ہے میں تمہیں فیسینٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں " حیرت تھی اور بے انتہا تھی

" صارم جو خلش دل میں پہلے دن سے ہو نہ وہ کبھی ختم نہیں ہوتی تمہیں پہلے دن سے میرے بزنس سے مسئلہ تھا اور تمہیں بعد میں بھی ہو گا "

" لیکن پہلے دن کی نفرت مجھے آج نہیں ہے " ایک بار پھر وضاحت تھی۔۔۔

" میں کیسے یقین کروں کہ تم مجھے دوبارہ رسوا نہیں کروگے "

" میں اپنا بزنس تمہارے نام کر دوں گا " ایک جھٹکے سے وہ فیصلہ کر چکا تھا اس کے لیے فلوقت اگر کچھ ضروری تھا تو وہ منال کی رضامندی تھی اسکا اعتبار تھا اور یہ لاشعوری طور پر تھا۔۔۔نہ کوئی انا تھی نہ کوئی گنجائش کچھ تھا تو محبت جس کا آغاز ابھی ہوا نہیں تھا کہ وہ پروان چڑھ چکی تھی ایک ایسا پروان جہاں صارم دلاور خان خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا بے انتہا بے بس۔۔۔۔۔

" یہ کوئی " justification " نہیں ہے " وہ سر جھٹک کر بولی تھی۔۔۔۔

" پھر کیا چاہتی ہو تم مجھ سے کہ تمہیں یقین اجائے" اسکی طرف دیکھتا وہ تھکے لہجے میں بولا تھا منال نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ صارم نہیں تھا جو ہمیشہ نظر آتا تھا۔۔۔۔اج کوئی " insecurity" کوئی رعب کچھ بھی تو نہ تھا اسکے لہجے میں اگر کچھ تھا تو محبت ۔۔۔ہار۔۔۔۔مان۔۔۔۔۔

" کچھ نہیں چاہیے مجھے بس کچھ وقت چاہیے" منال نے اسکی جانب دیکھا تھا سر اٹھا کہ۔۔۔

" کیسا وقت " اسکی رگیں تنی تھی اب کی بار۔۔۔۔

"میں ابھی اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ میں یہ نئے رشتے کو شروع کر سکوں " اپنی بات جاری رکھتے وہ اپنا رد عمل دے چکی تھی۔۔۔۔

صارم نے بے یقینی کی نظروں سے اسے دیکھا تھا اسکی محبت ،اسکی وضاحت کسی کام نہ آئی تھی کچھ بھی کر کے وہ منال سکندر خان کو اپنی محبت کا یقین نہیں دلا سکا تھا۔۔۔"دیکھو صارم میں انکار نہیں کر رہی میں بس کچھ وقت مانگ رہی ہوں جو کہ میرا حق ہے" منال نے اسکے تاثرات دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" تم انکار کر بھی نہیں سکتی منال تب تک تو بلکل نہیں جب تک میں زندہ ہوں " چائے چھوڑ چکا تھا وہ ٹھنڈی ہوگئی تھی ان دونوں کی چائے دونوں ہی آدھی چھوڑ چکے تھے۔۔۔

" کیا ہوا ہے تمہاری پوزیشن کو " اپنا لہجہ تھوڑا سخت کر گیا تھا وہ۔۔۔

" میں اس کیس کے فوراً بعد شادی کے لیے تیار ہوں مگر فلحال وہ کیس میرے لیے اہمیت رکھتا ہے "

" تو تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمارے ساتھ نہیں چلوں گا اس کیس میں "

منال اسکے سوال پر حیران ہوئی تھی کچھ دیر تک وہ کچھ نہ بول سکی تھی۔۔۔

" ایسی بات نہیں ہے "

" میری محبت پر تو تمہیں یقین نہیں ہے منال سکندر خان تو پھر تم یہ کیسے سوچ سکتی ہو کہ میں تمہاری کہی گئی بات کا مان رکھوں گا " اواز میں نمی تھی۔۔۔۔اسے اندازہ بھی نہ تھا وہ سامنے بیٹھی اسکی محبت اتنی بے حس بھی ہو سکتی ہے۔۔۔۔

منال اسکی جانب دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔۔اسکے پاس کچھ نہ تھا صارم دلاور خان کو کہنے کو۔۔۔

" محبت ہو نہ ہو ہمیں یہ رشتہ تو نبھانا ہی ہے نہ کیونکہ یہ فیصلہ خان خاندان کا ہے ہم اسے کیسے جھٹلا سکتے ہیں "

" میرے لیے خان خاندان کی انا سے بڑھ کر میری محبت ہے منال سکندر خان آئندہ مجھے یہ مت کہنا کہ یہ شادی میں خان خاندان کی انا کی خاطر کر رہا ہوں اور نہ میری محبت کو

اپنی اس مجبوری کی بھینٹ چڑھاؤ " منال اسے دیکھ کر حیران ہوئی تھی صارم کی رگوں کا تناؤ بڑھ گیا تھا کنپٹی پہ بل پڑے تھے۔۔۔۔

" جانتی ہوں تم جو چاہو کر سکتے ہو اسی لیے تمہارے پاس آئی ہوں اس شادی کو تھوڑا سا " delay " کروا دو "

" اور اگر میں ایسا نہ کروں تو " صارم کی آنکھیں سرخ ہوئی تھیں

" میں شادی سے بھاگ نہیں رہی میں نے تم سے صرف مدد مانگی ہے صرف وقت کے لیے"

" اور تب تک کی مہلت کیوں دوں میں "

" میرے لیے " منال بے ساختہ بولی تھی وہ مسکرا گیا تھا

" وکٹم کارڈ ! آج تم نے ثابت کیا ہے کہ تم ایسے ہی بزنس کی دنیا میں نہیں ہو تم جانتی ہو کیسے کسی کو ٹریپ کیا جاتا ہے "

منال نے ائیبرو اچکائے تھے۔۔۔

" ظاہری سی بات ہے تم مجھ سے میری محبت کے اظہار پر میرا امتحاں لے رہی ہو "

منال خاموش رہی تھی دل پر ایک اور بوجھ بڑھ گیا تھا۔۔۔اس وقت منال سکندر خان سے خود غرض کوئی نہیں تھا صارم دلاور خاں کے لیے۔۔۔شاید محبوب ہمیشہ سنگدل ہی ہوا کرتے ہیں۔۔۔۔

" اور کوئی خواہش " صارم کھڑا ہوا تھا

" منال یونہی بیٹھے اسے دیکھتی رہی تھی مگر بولی کچھ نہ تھی۔۔۔صارم جھکا تھا میز پر دونوں ہاتھ پنجوں کی صورت رکھتے ،چہرہ اسکے چہرے کے سامنے کرتے منال نے اپنا چہرہ پیچھے کیا تھا۔۔۔

" جتنا وقت چاہیے لو مگر ایک بات یاد رکھنا منال سکندر خان تم تمہارے پاس خود بھی میری امانت کے طور پر ہو ،،اس میں کوئی خیانت میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔میں نے محبت بعد میں مگر تمہارا بزنس صرف اس لیے اپنایا کیونکہ تم نے میری امانت میں خیانت نہیں کی۔۔دوسری لڑکیوں کی طرح وومن کارڈ اپلائے نہیں کیا بزنس میں ورنہ میری محبت تم سے زیادہ خود غرض اور انا پرست ہے " منال دم سادھے اسے سن رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

" تم منع کر دو گے مطلب تاخیر " منال نے جیسے کنفرم کرنا چاہا تھا اور یہ بات صارم پر جلتی آگ میں تیل پھیکنے والا کام کر گئی تھی اسکی آنکھیں سرخ ہوئی تھیں دل میں ایک عجیب سی الجھن ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔

" سب کچھ برداشت ہو جاتا ہے مگر سنگدل عورت سے محبت واقعی مہنگی پڑتی ہے "

منال نے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔۔

منال لب کاٹتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔اپنی شال سیدھی کی تھی اس نے اپنا موبائل اٹھاتے وہ اپنے قدم باہر کو بڑھا گئی تھی۔۔۔صارم اسکے پیچھے ایا تھا۔۔۔وہ اسے دروازے تک چھوڑنے آیا تھا۔۔۔۔

منال نے مڑ کر اسکی جانب نہیں دیکھا تھا اسے لگا تھا اگر وہ مڑ کر دیکھے گی تو شاید آج شرمندگی سے مر جائے گی اس میں اتنی ہمت نہیں بچی تھی کہ اب وہ اس شخص کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بات کر سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

" دادا جان مجھے آپ سے بات کرنی ہے " زید اکبر خان کے کمرے میں آیا تھا

" ہاں بولو میں سن رہا ہوں " وہ جانتے تھے کہ وہ آئے گا ہاتھ میں پکڑی کتاب سے نظریں ابھی تک نہیں اٹھائی تھیں انھوں نے۔۔۔

زید کچھ دیر خاموش رہا۔۔۔اکبر خان نے نظریں اٹھا کر زید کو دیکھا تھا۔

" دادا جان مجھے شادی کرنی ہے "

اکبر خان نے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"اسی لڑکی سے " انکا اشارہ اسی کی طرف تھا کیونکہ پہلے بھی زید ان سے بات کر چکا تھا

" جی "

" نہیں ہو سکتا ایسا ہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ صارم کی شادی کے ساتھ ہی میں تمہاری شادی تمہاری خالہ کی بیٹی کے ساتھ کر دوں "

" لیکن مجھے اسی سے شادی کرنی ہے " زید نے ہمت کرتے کہا تھا۔۔۔

" ایسا ممکن نہیں " دوبارہ وہ اسکی بات پر اپنی کتاب کیطرف متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔

" لیکن کیوں " زید نے کوفت سے پوچھا تھا

" جس لڑکی کا ماں باپ نہ ہو اسے میں کیسے اپنے گھر کی بہو بنا لوں جسکا نہ کوئی آگے نہ پیچھے" انھوں نے اپنی آواز میں سختی پیدا کرتے کہا تھا

" منال کے بھی تو ماں باپ نہیں ہیں اور اس میں انسان کا کیا اختیار ہے دادا جان " زید نے حیرت سے اکبر خان سے پوچھا تھا

" تم منال کا مقابلہ اس سے کر رہے ہو وہ ایک بڑے خاندان کی لڑکی ہے اسکا بھائی ہے میرے دوست کی پوتی ہے وہ۔۔۔۔اک رعب دار آواز گونجی تھی

زید نے گہری سانس لی تھی۔۔۔وہ ان کے قریب گیا تھا انکے پاس بیٹھا تھا۔۔۔

" دادا جان میں اس سے محبت کرتا ہوں وہ بہت اچھی ہے مجھے یقین ہے کہ وہ اپکو اچھی لگے گی وہ کسی کو بری لگ ہی نہیں سکتی "

" شٹ اپ زید مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی کہ تم میرے فیصلے کے آگے اتنی بحث کروگے "

اتنی دیر میں دروازہ کھلا تھا آنے والا صارم تھا۔۔۔

" تم جاو یہاں سے فلحال " اکبر خان نے صارم کو دیکھتے اسے جانے کا کہا تھا۔۔

جبکہ صارم دروازہ بند کر کے ڈھیٹوں کی طرح اندر داخل ہوا تھا اور آرام سے آکر صوفے پہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اکبر خان اسے گھور کر رہ گئے تھے۔۔۔

" میں کل ہی اس سے نکاح کرنا چاہتا ہوں " زید نے کچھ پل کی خاموشی کے بعد کہا تھا اکبر خان غصے سے اٹھے تھے۔۔۔

' وہ لڑکی اس گھر میں نہیں اسکتی کسی صورت بھی "

" کیوں " زید نے شکوہ کن نظروں سے انھیں دیکھا تھا۔۔۔

" کیونکہ وہ ہمارے خاندان کے " standard " کی نہیں ہے ....

زید مسکرا گیا تھا ایک تلخ بھری مسکراہٹ۔۔۔

" اپکو نہ میں عزیز ہوں نہ ہی میری محبت باقی رہی " standard " کی بات تو آپ کو اپنے سٹینڈرڈ مبارک ہوں دادا جان۔۔۔میں نے بھی اسے بے عزت کروانے کے لیے اس سے نکاح نہیں کرنا میں اسے اس گھر میں لاؤں گا ہی نہیں "

زید غصے سے کہتا مڑ گیا تھا۔۔۔

" زید تم بھول رہے ہو کہ یہ فیصلہ تمہیں مہنگا پڑے گا " وہ غصے سے بولے تھے۔۔۔۔

" اپ سے میں نے کبھی کچھ نہیں مانگا تھا آج مانگا تھا آپ نے وہ بھی نہیں دیا فرق صرف اتنا ہو گا کہ میری خوشی میں آپ نہیں ہونگے اور میں جا رہا ہوں آپکی حویلی سے تب تک کے لیے جب تک آپ میری محبت کو قبول نہیں کریں گے خدا حافظ۔۔۔!وہ کہتا دروازہ زور سے کھولے نکل گیا تھا۔۔۔۔

صارم نے اکبر خان کی جانب دیکھا تھا وہ کچھ بولتا کہ وہ پہلے ہی ہاتھ کے اشارے سے روک چکے تھے۔۔۔"ا جائے گا وہ جلد ہی جلدی محبت کا بھوت اتر جائے گا".۔۔۔۔۔صارم نفی میں سر ہلا گیا تھا وہ بھی اٹھ کر زید کے پیچھے ہو لیا تھا

وہ بھی اسکے پیچھے ہی باہر کو آیا تھا جو کہ پورچ سے گاڑی نکال رہا تھا اسکے ساتھ ہی گاڑی میں جا بیٹھا تھا۔۔۔

" کیا حرکت ہے یہ" زید غصے سے بولا تھا

" سچی بتاؤں تو میرا موڈ بھی بہت خراب ہے اس لیے چپ چاپ چلو " صارم نے سامنے دیکھتے کہا تھا۔۔۔زید اسکی ڈھٹائی سے بھی اچھی طرح واقف تھا اور دوسرا صارم کو منع کرنا کسی کے لیے بھی آسان نہ تھا۔۔۔۔

" میرے اپارٹمنٹ کی طرف چلو " صارم نے سنجیدگی سے کہا تھا جبکہ زید اسکی طرف دیکھ کر رہ گیا تھا مگر خاموش رہا تھا اپارٹمنٹ تک پہنچنے تک دونوں ہی خاموش رہے تھے

۔۔۔۔۔۔

اپارٹمنٹ پہنچتے صارم کے کمرے کی جانب چل دیے تھے آتے ہی اس نے ہیٹر آن کیا تھا

۔۔۔۔

صارم بیڈ پر جا کر لیٹنے کے انداز میں گر پڑا تھا جبکہ زید خاموشی سے صوفے پر بیٹھا تھا ۔۔۔۔۔چہرہ اترا ہوا اور کہیں دبا دبا غصہ تھا۔۔۔صارم نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔سیدھا ہوتے وہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

" کیا سوچا پھر "

زید نے اسکی جانب دیکھا تھا جسکی خود کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔"اگر میری جگہ تم ہوتے تو بھی دادا جان ایسے ہی کرتے " اس نے کرب سے پوچھا تھا۔۔۔جبکی صارم مسکرایا تھا۔۔۔

' شکر کرو میری جگہ نہیں ہو زید ولی خان ورنہ جس کرب میں مبتلا ہوں وہ آسان نہیں ہے " وہ ہنستے ہوئے بولا تھا ایک طنزیہ مسکراہٹ جو خود کے لیے تھی زید نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

' تم تو منال سے محبت کرتے ہو نہ " زید نے اسکی بات کی سمجھ نہ آئی تھی۔۔۔"ہاں کرتا ہوں "

" تو پھر " صارم نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔"فلحال میں اپنا رونا نہیں پیٹنا چاہتا مجھے یہ بتاؤ کہ کیا فیصلہ ہے تمہارا"

"میں میرب خان سے ہی شادی کروں گا ہر صورت" زید نے حتمی فیصلہ کرتے کہا تھا۔۔"

" میں تمہارے فیصلے پر تمہارے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہوں مگر ایک شرط پر " صارم نے اپنے شوز اتارتے کہا تھا۔۔۔

" کیسی شرط " زید نے اسکی جانب اچھنبے سے دیکھا تھا

" یہ شرط کہ تم اس لڑکی سے ہمدردی میں یا کسی پریشر میں اکر شادی نہیں کر رہے "

" ظاہری سی بات ہے صارم میں کیوں کسی پریشر میں آؤں گا۔۔۔وہ بہت روتی ہے ، وہ کمزور نہیں ہے اس کا خود پر پورا کنٹرول ہے وہ عام نہیں ہے وہ ہر کسی سے بات نہیں کر لیتی وہ ہر کو دوست نہیں بنا لیتی وہ بہت اچھی ہے اور اس کے چہرے کا نور تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ وہ۔۔۔"اسکی وضاحت جاری تھی صارم کو مسکراتے دیکھ کر وہ چپ ہوا تھا ۔۔۔زید نے اپنی پوری کوشش کی تھی میرب خان کو بیان کرنے کی۔۔۔زید نے اسے گھورا تھا۔۔۔

" اگر تم جیسے بندے کو محبت ہو سکتی ہے تو منال سکندر خان کو کیوں نہیں ہو سکتی " وہ مسکراتے بولا تھا۔۔۔زید ایک بار پھر حیران ہوا تھا۔۔"کیونکہ وہ بے حس ہے " زید کے

منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔صارم نے اسکی جانب دیکھا تھا حیرت سے آنکھوں میں شکوہ ضرور تھا۔۔"میں نہیں جانتا اسے پر تجھے پتا ہے میرب کی اس نے مدد کی ،اور تب کی جب واقعی اسے ضرورت تھی مگر اسکے بعد وہ بلکل ایسے ہو گئ جیسے میرب نامی لڑکی کبھی اسکی زندگی میں آئی نہ ہو " زید نے اپنا لہجہ قدرے نرم رکھتے کہا تھا۔۔کچھ پل جو صارم خاموش ہوا تھا۔۔۔

' تجھے میرب سے محبت ہے زید مگر منال کو میرب سے محبت نہیں ہوگی اس نے اس وقت انسانیت کے ناطے اسکی مدد کی ہوگی ایک محبت کرنے والا انسان اپنے محبوب کے لیے جیسے سوچتا ہے ویسے کوئی اور نہیں سوچتا اس لیے تم میری محبت کو چھوڑو اور اپنی کی بات کرو "

زید نفی میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔

" میں صبح میرب سے بات کروں گا کہ ہم نکاح کر لیں میں اسے لے کر کہیں اور رہ لوں گا یا کہیں اور مگر میں اب کوئی رسک نہیں لے سکتا "

" تم ایک بار اور کوشش کر لو منانے کی " صارم نے اسے دیکھتے تجویز دی تھی۔۔۔

" دادا جان کے لیے اگر حویلی میں کچھ ضروری ہے تو وہ تم ہو صارم اس لیے مجھے اب اور ذلیل نہیں ہونا " زید نے غصے سے کہا تھا وہ جل نہیں رہا تھا مگر یہ سچ تھا جو صارم دلاور خان کی جگہ تھی اکبر خان کے لیے وہ زید کے لیے نہ تھی۔۔۔۔

" بکواس نہیں کرو زید ایسا کچھ نہیں ہے ،،اگر ایسا کچھ میں کرتا تو وہ کبھی بھی نہ برداشت کرتے ایسا ہوتا تو وہ کبھی بھی میرا رشتہ بچپن میں ہی نہ طے کر کے بیٹھے ہوتے وہ تو انھیں یقین تھا کہ زید ولی خان کبھی محبت نہیں کر سکتا بس " صارم نے قہقہہ لگاتے کہا تھا زید نے کوفت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

" خیر ابھی تو میری بھی لڑائی ہونی ہے دادا جان سے ہو سکتا ہے دونوں کو بے گھر کر دیں " صارم پاس پڑا کمبل اپنے اوپر اوڑھ چکا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا اس وقت سب ملازم کواٹر میں ہونگے۔۔۔بھوک تو اسکی اڑ چکی تھی اب بس نیند کو مہربان ہونا تھا۔۔۔۔۔

" کیوں "

" شادی کی تاریخ کو کینسل کروانا ہے "

" وجہ " زید چیخا تھا

" میری محبت " اس نے سنجیدگی سے کہا تھا

" میں سمجھا نہیں " زید کھڑا ہوا تھا اور اسکے قریب بیڈ پر آیا تھا صارم کی سنہری آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اس نے آج سے پہلے بہت کم صارم کو پریشان دیکھا تھا وہ اکثر اپنی بزنس ڈیلز کو لے کر پریشان ہوتا تھا مگر یوں نہیں۔۔۔

" منال کو کچھ وقت چاہیے "

" وہ کونسا 20 سال کی بچی ہے جسے وقت چاہیے ابھی کوئی گنجائش ہے " زید چلایا تھا۔۔۔

" وہ اپنی مما کے کیس کو لے کر ڈسٹرب ہے تھوڑی " صارم نے آنکھیں بند کرتے کہا تھا ۔۔۔زید دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔"یہ بات تم مانتے بھی ہو یا بس اس نے کہہ دیا تو بس بات ختم "

صارم زخمی سا مسکرایا تھا۔۔یہ وہی جانتا تھا کہ وہ۔جتنا خاموش سا لگ رہا تھا اندر اتنا ہی شور تھا۔۔۔

" پتا نہیں مگر آج ایک بات کا اندازہ ہو گیا ہے مجھے اگر اس دنیا میں سب سے زیادہ سستا اور بے مول کچھ ہے نہ منال سکندر خان کے لیے تو وہ میں اور میری محبت ہے " اور یہ صارم دلاور خان کی وہ چیخ تھی جو دل سے نکلی تھی۔۔۔۔

" صارم تم اسے بتاتے نہ کہ تم اس سے محبت کرتے ہو " زید پریشان ہوتے ہوئے اس کے اور پاس آیا تھا۔۔۔

" اسے یقین نہ آیا مجھ پر زید وہ مجھ سے صرف اور صرف اپنی بات منوانے آئی تھی بس اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا کہ میں اس کے بارے میں کیسا محسوس کرتا ہوں۔۔۔۔میں واقعی میں اس سے محبت کرنے لگا ہوں۔۔۔میں اسے بیوی کا درجہ دینا چاہتا ہوں نہ کہ صرف باتیں کرنا میں نے کبھی اسے کال نہیں کی صرف اس وجہ سے کہ وہ مجھے غلط نہ سمجھے ،،میری ذات اس کے لیے شک و شبہات کا سامان نہ بنے مگر اسے لگتا ہے کہ مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا یا مجھے اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ حمین شاہ اس کے آفس میں ہے اس وقت ،ہر وقت اسکے سامنے رہتا ہے وہ شخص اسکے بچپن کا دوست مجھے تکلیف ہوتی ہے مگر اسے سمجھ نہیں آتی وہ۔۔۔"وہ کسی بچے کی طرح پھٹ پڑا تھا ہر بات حیرت سے زید کو بتا رہا تھا۔۔۔جیسے منال کی شکایت لگا رہا تھا وہ زید کو۔۔۔۔یہ رویہ اسکا خود کے بس میں نہ تھا۔۔۔۔زید حیرت سے صارم کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

" صارم " ایک لفظ صرف ایک لفظ تھا جو زید کے منہ سے اس وقت صارم دلاور خان کے لیے نکل سکا تھا مگر وہ کہاں سن رہا تھا۔۔۔۔"تمہیں پتا ہے اس نے ایک بار بھی نہیں

پوچھا مجھ سے کہ میں کیا چاہتا ہوں یا میں اسے اپنے لیے سجا ہوا،سرخ رنگ۔۔۔سب ادھورا رہ گیا تھا صارم کے منہ سے نکلا ہر لفظ ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔مگر وہ جانتی تھی وہ مجھ سے بات منوا سکتی ہے وہ کہیں نہ کہیں جانتی تھی اسی لیے وہ میرے پاس آئی تھی وہ جانتی تھی کہ صارم دلاور خان منال سکندر خان کی بات مان لے گا وہ اسے رد نہیں کرے گا " وہ مسکرایا تھا آخر پہ بلکل آخر پہ۔۔۔۔

زید کو لگا کہ اس وقت سامنے کوئی بھی ہو سکتا ہے مگر صارم دلاور خان نہیں تھا بس ایک وہی نہیں تھا باقی کوئی بھی ہو سکتا تھا۔۔۔۔

حیرت ،ازیت سب تھا زید کی نظروں میں اس سامنے بیٹھے شخص کے لیے۔۔۔اور زید ولی خان کو پہلے اگر منال سکندر خان پر غصہ تھا تو آج اسے واقعتاً اس عورت سے نفرت ہوئی تھی۔۔۔۔

" کیا پتہ وہ کسی اور کو پسند کرتی ہو " زید نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے کہا تھا۔۔۔

صارم نے زید کی جانب دیکھا تھا جیسے وہ ہوش میں آیا تھا۔۔۔

" تمہیں پتا ہے میں نے اس عورت سے محبت ضرور کی ہے مگر میری محبت کے اصول ہیں اور محبت کا ایک اصول یہ ہے کہ اگر محبت آپکی نہ ہو تو کسی بھی نہیں ہونی چاہیے پتا تو چلے کہ محبت کی تھی کسی نے۔۔۔اور یہ بات وہ جانتی ہے کہ اسکے پاس کوئی آپشن نہیں ہے "

زید خاموش نظروں سے اسے دیکھا رہا تھا۔۔۔۔کچھ پل کی خاموشی تھی۔۔۔

" تم اپنے نکاح کی تیاری کرو اور تمہارے نکاح میں میں شامل ہوں گا اور ہاں میری منگیتر یعنی کہ منال سکندر خان بھی ضرور شامل ہوگی اور کوئی ہو نہ ہو۔۔۔"یہ حتمی فیصلہ تھا ۔۔۔ایک خوشگوار مسکان سے یہ فیصلہ دیا گیا تھا۔۔۔۔

زید با مشکل ہی مسکرا پایا تھا کیونکہ صارم کو یوں دیکھ کر وہ بھی ڈسٹرب ہوا تھا۔۔۔۔

" تمہیں پتا ہے صارم کچھ لوگ ہوتے ہیں جنہیں ہم ہمیشہ خوش دیکھتے ہیں ،خوش قسمت اور خوش مزاج دیکھتے ہیں پھر جب وقت پلٹے یا کبھی وہ خوش نہ دکھے نہ تو دکھ ہوتا ہے اور آج مجھے تمہیں یوں دیکھ کر بہت دکھ ہوا ہے " زید بے ساختہ بول پڑا تھا۔۔۔

" اس دنیا میں جس سے ہم محبت کرتے ہیں نہ وہ بے پرواہ ہی ہوتے ہیں جیسے منال میرے ساتھ اور سونیہ کے ساتھ میں۔۔۔"

" اب یہ سونیہ کون ہے " زید نے تنگ آتے پوچھا تھا اسکا سر اب درد سے پھٹنے لگا تھا

۔۔۔۔

" ہے ایک سر پھری ماں باپ کی بگڑی اولاد " صارم کوفت سے کہہ رہا تھا۔۔۔

" تو بیٹا جب کسی کی محبت کی قدر نہیں کرو گے تو ایسا ہی ہوتا ہے " زید بھی کہتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

" گندا آدمی " صارم کہتا پیچھے سے اسکے کشن مار چکا تھا۔۔۔

" اوکے گڈ نائیٹ " زید کہتا اسی کے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں جا چکا تھا اکثر وہ آتا رہتا تھا مگر آج یہ پہلا دن تھا کہ وہ صارم کے اپارٹمنٹ میں سٹے کر رہا تھا کیونکہ یہ سارے شوق صارم کے ہی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

افنان آج پہلی بار اپنی دادی کے کمرے میں ایا تھا جہان نرس انھیں دوا دینے لگی تھی افنان کو دیکھتے انکی آنکھوں میں نمی بھر آئی تھی جبکہ افنان کا چہرہ سپاٹ تھا اس نے نرس کو ہاتھ کے اشارے جانے کا کہا۔۔اس نے دوا آگے بڑھائی تھی کہ وہ انھیں دوا کھلا کر چلی جائے۔۔۔

" I said go "

افنان نے سختی سے کہا تھا وہ نرس دوا ٹرے میں رکھتے باہر کو چلی گئی تھی۔۔۔۔

وہ انکے پاس جا بیٹھا تھا جن کا چہرہ تر ہو گیا تھا آنسوؤں سے۔۔۔۔وہ اپنے ہاتھوں سے افنان کے چہرے پر پیار کر رہی تھیں۔۔۔

" عدالت نے اپکو طلب کیا ہے پرسوں پیشی ہے آپ چلیں گی " سنجیدگی سے انکی جانب دیکھتے وہ ان سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

دادی نے اسے دیکھا تھا پھر نظریں جھکا گئی تھیں۔۔۔"ہاں میں چلوں گی " آنکھوں میں نمی لیے وہ بولی تھیں ،، وہ پہلے سے کافی بہتر محسوس کر رہی تھیں۔۔۔

" اپ جانتی ہیں میں نے اپنی آج تک کی زندگی میں آپ سے کچھ نہیں مانگا۔۔۔اور نہ آپ نے دیا ہی ہے مگر آج میں آپ کے پاس خود آیا ہوں۔۔"انکی طرف دیکھتے وہ بری سنجیدگی سے بول رہا تھا دادی کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے وہ اسکے چہرے کو اپنی آنکھوں میں بسا رہی تھیں جیسے۔۔۔۔

" میں نہیں جانتا کہ آپ اپنے دل میں کیا چھپا کے بیٹھی ہیں اور نہ میں اپکو یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں مگر مجھ پر ایک احسان کر دیجیے گا بس "

آنکھوں میں ایک منت تھی جبکہ لہجہ سخت تھا۔۔۔

" عدالت میں جو بھی بولیے گا سچ بولیے گا میں جانتا ہوں آپ کے دماغی توازن کو کوئی مسئلہ نہیں ہے اور نہ آپکی میڈیکل رپورٹ میں ہی ایسا کچھ ہے۔۔۔۔۔میں یہ نہیں کہتا کہ آپ میرے لیے کریں یہ سب مگر اپنے اس بیٹے کے لیے جسکا میں بیٹا ہوں اگر اپکو کبھی بھی اس سے ایک پل کے لیے بھی محبت تھی تو۔۔۔وہ رکا تھا انکی طرف غور سے دیکھا تھا جو بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھیں آنکھوں سے آنسو گرنا بند ہوئے تھے۔۔۔

" وہی بولیے گا عدالت میں جو سچ ہے اور اگر آپ سچ نہیں بول سکتیں تو کم از کم جھوٹ بھی مت بولیے گا " اسکے آخری الفاظ دادی کا سکتہ توڑ گئے تھے۔۔۔۔

" تم مجھے دادای بلاؤ گے پھر " روتے ہوئے وہ دوبارہ بولی تھیں۔۔۔افنان نے نظریں انکی طرف سے ہٹائی تھیں۔۔۔

" میرے دادی بلانے یا نا بلانے سے رشتہ نہیں بدلے گا دادی " آخر پر وہ اپنے الفاظ پر زور دے گیا تھا۔۔۔۔اور آج افنان سکندر کو اپنے پاس دیکھ کر انکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔۔۔

" میری ایک ایسی خواہش تھی یہ کہ میں مرنے سے پہلے تمہیں دیکھ لوں خود کے پاس ،خود کے قریب۔۔۔۔تم جیسا کہو گے میں ویسا۔۔۔۔"وہ ابھی بول رہی تھیں کہ وہ دوبارہ انکی بات کاٹ گیا تھا۔۔۔

" سچ صرف اور صرف سچ " تنبیہ کی گئی تھی جس پر وہ سر ہلا گئی تھیں۔۔۔۔ایک گہری سانس وہ اندر کھینچ گیا تھا۔۔۔۔اس نے نرس کو آواز دی تھی۔۔۔۔وہ اندر آئی تھی۔۔۔۔

" انھیں دوا دو " اس نے نرم لہجے سے کہا تھا اپنی نگرانی میں وہ انھیں آج دوا کھلا رہا تھا۔ ۔۔۔۔اور وہ آج خوشی خوشی کھا گئی تھیں کچھ دیر انکے پاس بیٹھا رہا تھا مگر بولا کچھ نہ تھا ۔۔۔۔وہ اسے خاموشی سے دیکھتی رہی تھیں۔۔۔۔۔۔پھر کچھ دیر تک وہ اٹھ کر باہر نکلا تھا منال جو ابھی آئی تھی اوپر اسے دادی کے کمرے سے نکلتے دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

" دادی ٹھیک ہیں " وہ جلدی سے افنان نے قریب آتے پوچھا رہی تھی۔۔۔

" ہاں وہ ٹھیک ہیں تم کہاں سے آئی ہو " اسے یوں آفس ڈریس کے علاوہ سادہ حلیے میں دیکھتے افنان نے پوچھا تھا۔۔منال خاموش رہی تھی کم از کم اس وقت وہ کسی بھی بحث کے موڈ میں نہ تھی۔۔۔۔

' میں آفس ہی تھی "

افنان نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔پھر خاموشی سے آگے بڑھنے لگا تھا کہ منال نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا اسکے سامنے آئی تھی وہ۔۔۔

" ناراض ہیں ابھی تک " اسکی سنجیدگی پر وہ پوچھ بیٹھی تھی

" ایک تم سے ہی تو میں ناراض نہیں ہو سکتا " وہ مسکرایا تھا مگر اداسی صاف واضح تھی جیسے افنان ابھی رو دے گا۔۔۔

"کیا ہوا ہے بھائی " منال کا دل تڑپ گیا تھا اسکے اترے ہوئے چہرے پر۔۔۔۔

" تمہیں لگتا ہو گا نہ کہ میں ایک اچھا بھائی نہیں ہوں تمہیں وہ نہیں دے سکا جو تمہیں چاہیے تھا " منال نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔

" ایسا نہیں ہے۔۔۔مجھے کچھ بھی نہیں چاہیے میں نے اللہ پر چھوڑ دیا ہے سب جو اس نے میرے لیے رکھا ہے وہ میرے تک خود پہنچ جائے گا۔۔۔مجھے بھاگنا نہیں ہے اور نہ ہی میرے میں اتنی ہمت ہے " اور یہ بات وہ صرف اور صرف افنان سکندر خان کے سامنے ہی مان سکتی تھی کہ وہ اتنی بہادر نہیں ہے کہ سب آسانی سے ہینڈل کر لے۔۔۔مگر سچ تو یہ ہے کہ جب آزمائش آتی ہے تو صبر اور حوصلہ لے کر آتی ہے۔۔۔۔۔پگر سب کچھ ہینڈل ہو جاتا ہے۔۔۔۔

افنان اس کے سر پر ہاتھ پھیر گیا تھا۔۔۔منال آنکھوں میں نمی لیے مسکرائی تھی کیونکہ اس وقت افنان سکندر خان کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔اور یہ نمی بہت عرصے بعد منال نے دیکھی تھی وہ جانتی تھی کہ جتنی تڑپ میں افنان تھا اپنی ماں کے لیے اتنی منال میں بھی تھی مگر افنان کے اندر جنوں تھا اپنی ماں کے قاتلوں کو پکڑنے کا۔۔۔۔

آج اتوار کا دن تھا زید نے میرب کو ملنے کے لیے بلایا تھا ریسٹورینٹ انکی آج ڈیوٹی نہ تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ میرب کا انتظار کر رہا تھا کہ اسے سامنے سے میرب آتی دکھائی دی تھی ۔۔۔پرنٹڈ گلابی شرٹ کے ساتھ گلابی ٹراؤزر۔۔۔ہلکا سا سر پر دوپٹہ تھا گلابی رنگ کا اور اردگرد گرم شال اوڑھے ہوئی تھی وہ۔۔۔۔

"اسلام علیکم " میرب نے نظریں جھکائے اسے سلام کیا تھا وہ ڈر کو خم کر گیا تھا۔۔کرسی کو پیچھے کر گیا تھا وہ تاکہ میرب بیٹھ سکے۔۔۔جب وہ بیٹھی تو وہ اسکے جا کر بیٹھا تھا۔۔گال کی چوٹ کا نشان کم ہو چکا تھا پہلے سے۔۔۔

" کیا لیں گی ؟" وہ مدھم لہجے سے پوچھ رہا تھا میرب نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ باہر سردی سے آئی تھی اندر ریسٹورینٹ کا ٹیپریچر ہیٹر کی وجہ سے گرم تھا تو اسے کچھ سکون ہوا تھا

۔۔۔

" زید نے دونوں کے لیے کافی منگوائی تھی۔۔۔۔

" مجھے آپ سے ایک "favor " چاہیے تھی" میرب نے نظریں اٹھا کر اب دیکھا تھا۔۔" کونسی " جبکہ میرب کا دل دھڑک اٹھا تھا وہ کچھ بھی ایسا نہیں سننا چاہتی تھی جس سے ایک بار پھر وہ ٹوٹ جاتی۔۔۔۔ڈر تو اسکے دل میں جیسے ہمیشہ کے لیے بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔"ہم سادگی سے نکاح کر لیتے ہیں " وہ سمبھل کر بولا تھا میرب کے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے ۔۔۔"مجھے بھلا اس بات سے کی اعتراض ہو گا " وہ دھیمے سے لہجے سے بولی تھی سردی کی شدت کم ہو رہی تھی

" میری فیملی ابھی اس سب میں شامل نہیں ہو سکتی " زید نے اسکی جانب دیکھتے پوچھا تھا اسکی توقع کے مطابق میرب کے چہرے کا رنگ ضرور بدلا تھا۔۔وہ کچھ دیر خاموش رہی تھی دونوں ایک دوسرے کو خاموش نظروں سے دیکھتے رہے تھے۔۔"آپ کے گھر والے اگر نہیں راضی تو مجھے نہیں لگتا کہ یہ رشتہ بہتر رہے گا " نرم لہجے میں وہ بولی۔۔۔۔"شادی مجھے کرنی ہے میرب " زید نے باور کروانا چاہا تھا۔۔"زید جہاں فیملیز راضی نہ ہوں وہاں گھر مشکل سے بستے ہیں"۔۔۔زید نے ایک سانس اندر کو کھینچی تھی۔۔

" میرب میں تمہیں حویلی نہیں لے کہ جا رہا شادی کے بعد ہم تھا تک الگ ہی رہیں گے جب تک سب راضی نہیں ہو جاتے"۔۔۔

" اپکو یقین ہے ہے کہ وہ کبھی راضی ہوں گے بھی میں اپکو آپکی فیملی سے الگ کرنا نہیں چاہتی میں خود غرض نہیں ہوں " میرب نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

" مجھ پر یقین کر لو یک بار میں جانتا ہوں وہ مان جائیں گے ایک نہ ایک دن " سفید قمیض شلوار پہنے اوپر سیاہ چادر لیے وہ یوں نرمی سے بات کرتا میرب کو بہت اچھا لگ رہا تھا ۔۔۔اپنی زندگی میں اس نے یوں نرمی سے بات کرتے بہت کم مرد دیکھے تھے اور اسکا یہی لب و لہجہ آج سے کچھ عرصے پہلے اس کی طرف مائل کر گیا تھا اور آج بھی وہ ویسا ہی محسوس کر رہی تھی۔۔

" ٹھیک ہے جیسے اپکو بہتر لگے " میرب نے نظریں جھکائے کہا تھا چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے اب وہ چائے کی طرف متوجہ ہو چکی تھی

" چلیں پھر شوپنگ کرنے چلتے ہیں" چائے پیتے وہ پھر سے بولا تھا

" کس لیے" میرب نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔"ظاہری بات ہے شادی کی اور شادی کے بعد کی " ہلکی سی مسکراہٹ پر وہ اسے کہہ رہا تھا۔۔۔

" ایک شرط پر " میرب نے چائے کا کپ میز پر رکھتے کہا تھا زید نے سکی جانب دیکھا تھا ۔۔۔

" میرب شوپنگ میرے پیسوں سے ہی ہوگی " زید جانتا تھا اب وہ کیا بات کرے جا رہی ہے۔۔

" ہاں مگر میرے پاس کچھ پیسے ہیں" تو وہ آپ رکھیں اپنے پاس " زید نے چائے کا سپ لیتے کہا تھا۔۔۔"ہاں مگر میں نے کیا کرنے ہیں بچا کے "

" سب ایسے ہی کرتے ہیں ہر کوئی اپنی ہونے والی بیوی کو اپنے پیسوں سے ہی شوپنگ کرواتے ہیں " میرب مسکرائی تھی ہلکا سا۔۔۔

" ٹھیک ہے پھر میں اپنے پیسوں سے اپکو لے کر دونگی کچھ اچھا سا جو کہ میں اپنی مرضی سے کر دونگی " اور زید اسکی مسکراہٹ کو دیکھ کر آگے سے کچھ نہ کہہ سکا تو سر کو خم کر گیا ۔۔۔جس پر دونوں ہی مسکرا گئے تھے۔۔۔۔۔

" صارم کہہ رہا تھا کہ منال بھی آئے گی کل نکاح پر " زید نے کچھ سوچتے اسے بتایا تھا ۔۔۔۔میرب پہلے حیران ہوئی تھی اور پھر خوش ہو گئی تھی۔۔۔۔

" وہ بہت اچھی ہے اور معصوم بھی " میرب نے ایک خوشگوار جھرجھری لیتے کہا تھا جیسے اسے منال بہت پسند تھی۔۔۔زید کا منہ حیرت سے کھلا تھا۔۔"منال سکندر خان اور معصوم " میرب کی۔ مسکراہٹ اور گہری ہوئی تھی

" جو لوگ اسے نہیں جانتے اور اسکے ساتھ نہی رہے وہ نہیں جان سکتے وہ سبکا بہت خیال کرتی ہے "

" اوہ جیسے اپکا رکھا " وہ طنزیہ بولا تھا

" ایسا نہیں ہے اسکا کوئی مسئلہ ہو گا " میرب نے اسکی وکالت کرتے کہا تھا

" یہ بھی سہی ہے ایک صارم اور ایک آپ دونوں پر اس نے کوئی جادو کیا ہے " زید نے والٹ سے پیسے نکالتے سامنے پڑی ڈائیری کے اندر رکھے تھے

میرب مسکرا دی تھی دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اب انھیں اپنے نکاح کی شاپنگ کرنی تھی اور دونوں شاپنگ مال کی طرف نکلے تھے۔۔

منال ابھی تک سو رہی تھی کہ اسکا فون بجا تھا۔۔۔بیڈ پر پڑا فون اٹھایا سامنے جگمگاتا نام اسکی آنکھیں مکمل طور پر کھول چکا تھا ہزار ڈر اور خدشات تھے۔۔۔منال نے اٹھایا تھا۔۔

" Good morning" بڑے خوشگوار موڈ میں اواز آئی تھی

کچھ دیر تک منال یہ سمجھنے کی کوشش میں تھی کہ اس نے فون کیوں کیا اور اب کیا کہے گا ملاقات یاد آئی تھی۔۔۔

" ہیلو " آواز دوبارہ ابھری تھی

" ہاں ہیلو کیسے ہو " وہ جلدی جلدی میں بولی تھی

" بیمار کا حال اچھا ہے " صارم نے ایک سرد سانس کھینچتے کہا تھا

منال کو اس وقت وہ ہلا ہوا لگا تھا اس دن وہ اسے اتنے غصے میں چھوڑ کر آئی تھی اسے لگا تھا جیسے ابھی بھی اپنا غصہ نکالنے کے لیے ہی فون کیا ہو گا۔۔۔مگر وہ خاموش رہی۔۔

" ایک "invitation " دینا تھا "

" مطلب "

" مطلب یہ کہ تمہاری دوست میرب یاد ہے " زید کی بات کر یاد کرتے صارم نے جیسے اسے یاد دلانا چاہا تھا کہ کوئی میرب بھی ہے۔۔۔منال حیران ہوئی تھی پھر جذبات شرمندگی میں بدلے تھے اور آخر ڈر میں۔۔۔

" ہاں کیا وہ ٹھیک ہے "

" ہاں ٹھیک ہے"صارم نے اطمینان سے جواب دیا تھا

" صارم بتاوگے کچھ مجھے" منال نے بے چینی سے پوچھا تھا۔۔۔

" ہاں وہ کل میرب اور زید کا نکاح ہے اور تمہیں آنا ہے " لہجہ نرم تھا مگر کہیں ضبط بھی تھا

" " What " منال کی چیخ ابھری تھی

" ظاہری بات ہے اب سب نے شادی کرنی ہے وہ الگ بات میری سب سے آخر پر ہوگی " صارم نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تھا جبکہ اسکی بات پر منال کو چپ لگی تھی۔۔۔

" دراصل وہ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور شادی کرنا چاہتے ہیں مگر دادا جان نہیں مان رہے اس لیے کل انکا میرے اپارٹمنٹ میں نکاح ہے تو میں اور تم ہوں گے انکے نکاح

میں " بڑی سادگی وہ۔اسے وضاحت دے رہا تھا جبکہ منال اسکی بات سنتے حیران ہو رہی تھی

" دادا جان کیوں نہیں مان رہے "

اور یہ واحد عورت تھی جس کے سوالوں پر آج صارم دلاور خان اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوا تھا

" کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ تمہارے جیسی ہی لڑکی ہو جو میری طرح زید کو بھی سیدھا کر دے " ایک بار پھر وہ منال کو چپ کروانے کا پورا انتظام کر رہا تھا۔۔منال نے ضبط سے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔

" تم فلرٹ کر رہے ہو میرے ساتھ " منال نے آخر کار کوفت سے کہا تھا

" ظاہری سی بات ہے اب میری اتنی عمر ہو گئی ہے تمہارے چکروں میں میں نے اپنا یہ ٹیلنٹ اتنے سال سمبھال کے رکھا مجھے کیا ملا ؟"

" تم کر لیا کرو فلرٹ میں نے روکا ہے " منال نے سیدھے ہوتے بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائی تھی

" کر تو رہا ہوں " صارم مسکرا کر بولا تھا

" میرے ساتھ نہیں باقی جس سے کرنا ہے کرو" لاپرواہی سے کہا گیا تھا

" نہیں مجھے کسی اور سے نہیں کرنا "

" ٹھیک ہے میں آجاؤں گی وقت بتا دو بس " منال نے بات ختم کرنا چاہی تھی۔۔۔

" تمہارا اپنا گھر ہے جس وقت مرضی او "

منال اس بار مسکرا دی تھی ڈھٹائی اس شخص پر ختم ہوتی تھی۔۔۔۔۔

" مجھے لگتا ہے تم نے کوئی نشا کیا ہوا ہے صارم "

بتاتا ضرور بتاتا مگر تم فون کاٹ دو گی " ایک خوشگوار قہقہ گونجا تھا صارم کا۔۔۔

" اوکے پھر میں آجاؤں گی " منال نے فون رکھنا چاہا تھا

" رکو " صارم نے اسکا ارادہ بھانپنے کہا تھا

" بولو" منال نے سنجیدگی سے پوچھا تھا

" زندگی میں پہلی بار ہماری فون پر 3 منٹ بات ہوئی ہے مبارک ہو پہلی صبح " اسکی بات پر منال نے کان سے فون ہٹا کر وقت دیکھا تھا اور پھر سکرین پہ اس دورانیے کو۔۔۔

" اگر تمہارا ہو گیا ہو تو میں فون رکھ دوں " منال نے کان سے فون لگاتے کہا تھا جس پر صارم نے مسکراتے فون بند کر دیا تھا۔۔۔

منال نے وقت دیکھا تھا 11 بج رہے تھے صارم کے نام کو دیکھا تھا فون پر اور پھر اسے حمین روحیل شاہ کی یاد آئی تھی۔۔۔صارم کی محبت کا سوچتے ہمشیہ اسے اپنی محبت کی یاد آتی تھی اور بے تحاشہ آتی تھی مگر اسکے اصول محبت کے سونیہ مرزا اور صارم دلاور خان دونوں سے الگ تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا محبت میں سب سے پہلا اصول تھا کہ وہ اپنی چاہتوں کو اور محبتوں کو دل میں رکھنا جانتی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔

اسمارہ اپنی " study " میں بیٹھی کام کر رہی تھی جب حمین وہاں داخل ہوا تھا۔۔۔

" کیسی ہیں میڈم " وہ کہتا اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا اسمارہ نے ہاتھ میں پکڑی فائل سائیڈ پر رکھی تھی۔۔۔۔

" میں ٹھیک آپ بتائیں " وہ مسکراتے بولی تھی۔۔

اتنے میں حمین کو کال آئی تھی اور اس نے کسی کو وہیں اسمارہ کی سٹڈی میں بھیجنے کا کہا تھا

" کون آرہا ہے " اسمارہ نے حیرت سے پوچھا تھا

" روحان کو بلایا ہے میں نے " ابھی اس نے اسمارہ کو بتایا تھا کہ ملازم نے دروازہ کھولا تھا اور روحان نمودار ہوا تھا ہمیشہ کی طرح سنجیدگی چہرے پر سجائے وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔

اب وہ تینوں وہاں موجود تھے۔۔۔۔

" تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا یشفا ملک کے بارے میں " حمین نے سنجیدگی سے اس سے پوچھتے کہا تھا

روحان نے پہلے اسمارہ کی جانب دیکھا تھا پھر نظریں جھکا گیا تھا۔۔

" مجھے پہلے بہتر نہیں لگا " جواب دو ٹوک تھا اسمارہ نظریں جھکا گئی تھی ایک طرف اسکا بھائی تھا تو دوسری طرف روحان جسے وہ بہت بہتر طریقے سے جان چکی تھی اسمارہ کے مطابق اگر اکڑ پن کسی پر ختم ہوتا تو وہ روحان شاہ تھا وہ اسکی سوچ سے زیادہ دو ٹوک تھا جس میں کسی کا لحاظ بھی نہیں تھا۔۔۔

" جب تک تمہیں بہتر بہتر وقت لگے گا تب تک یہ کیس ہمارے ہاتھ سے جا چکا ہو گا روحان اور یہ ہم میں سے کسی کے لیے بھی برداشت کے قابل نہیں ہو گا" حمین نے بھی وہی دو ٹوک لہجہ اپنایا تھا۔۔۔روحان خاموش رہا تھا

" تم ایک دفعہ کیوں نہیں فیصلہ لے لیتے جب تم ہمارے ساتھ چل رہے ہو تو پھر کیسی بے اعتباری "

" مجھے خان خاندان کے کسی فرد پر اعتبار نہیں ہے " روحان نے نظریں اٹھائی تھی آنکھوں میں سرخی واضح تھی۔۔۔اسمارہ کو ایک خوف پیدا ہوا تھا کہ کہیں روحان لڑ پڑے گا اب پھر ۔۔۔

حمین نے ایک گہری سانس خارج کی تھی۔۔

" تم جانتے ہو ہم صرف اور صرف تانیہ شاہ کا کیس جانتے ہیں وہ بھی کھل کر ہم پر واضح نہیں ہوا اس سے پہلے جو بھی ہوا ہے ہمیں اس بارے میں اتنی انفارمیشن حاصل نہیں ہے اور اگر اس بارے میں ہمیں کوئی بتا سکتا ہے تو وہ تم ہو یا زرینہ آنٹی ہیں اور یہ بات بھی

تم جانتے ہو جب تک تانیہ شاہ کا کیس کھل کر سامنے نہیں آتا تب تک سب ادھورا ہے ہم کبھی بھی شانزیب خان کو ایکسپوز نہی کر سکتے "

" آپ کیا جاننا چاہتے ہیں اب " سوال سنجیدگی سے کیا گیا تھا۔۔اسمارہ کلس کر رہ گئی تھی اس نے سوچا تھا وہ آہستہ آہستہ خود ہی روحان سے جان لے گی مگر وہ بھول گئی تھی کہ یہ بات اسکا بھائی برداشت کرتا تو نہ۔۔۔۔

" یشفا ملک کے بارے میں "

" کیوں آپ نے پتا نہیں کروایا " روحان نے اسمارہ کی جانب دیکھا تھا

اسکی بات کو اسمارہ اور حمین دونوں ہی سمجھ چکے تھے۔۔۔

" میں افنان کو بلا لیتا اگر تم تھوڑے ٹھنڈے دماغ کے آدمی ہوتے "

" ٹھیک ہے جیسے آپکی مرضی۔۔۔"وہ لاپرواہی سے کہہ گیا تھا حمین کا ضبط جواب دے گیا تھا وہ اسمارہ کی طرف دیکھ کر رہ گیا تھا کہ وہ کیسے اسے برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

" اگر تمہیں ہم پر نہیں یقین تو تم ہمیں ابھی اور اسی وقت چھوڑ دو کیونکہ مجھے " diplomatic"لوگ نہیں چاہیے تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں پاگل ہوں جو اپنی بہن کو ایک لڑکے پر بھروسہ کر کے اسکے ساتھ کام کرنے کا کہہ رہا ہوں یا میری بہن پاگل ہے جو ایک انجان شخص پر یقین کر کے اسکے ساتھ لوگوں کی تفتیش کرنے پر چلی جاتی ہے " حمین کا لہجہ سخت تھا اسمارہ کچھ بولنے لگی تھی مگر حمین نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا تھا۔۔۔

" تمہارے پاس ابھی وقت ہے مجھے اپنا فیصلہ بتا دو " حمین نے دو ٹوک کہا تھا

روحان نے اسمارہ کی جانب دیکھا تھا اور پھر حمین کی طرف۔۔۔

" مجھے افنان سکندر خان سے ملنا ہے " جس پر اسمارہ اپنی کنپٹی مسل کر رہ گئی تھی۔۔

" ٹھیک ہے میں بلا لیتا ہوں مگر تم ایسی ویسی کوئی حرکت نہیں کرو گے اسکے سامنے جو بات بھی کرنی ہوگی حد میں رہ کر کروگے " حمین نے ابرو اچکائے اس سے پوچھا تھا

" اوکے " جبکہ اسکے اس حد میں رہنے والی بات پر اتفاق کرنے میں اسمارہ کو کوئی سچائی نظر نہیں آئی تھی۔۔۔

حمین جیب سے فون نکالتے باہر کو گیا تھا۔۔۔

" چائے پیو گے " اسمارہ نے کچھ دیر بعد اس سے دریافت کیا تھا روحان نے اسمارہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" نہیں " جواب غصے سے دیا تھا۔۔جبکہ اسمارہ مسکرا کر اٹھی تھی یہ شخص چائے کے بغیر ادھورا تھا اور باہر نکل گئی تھی۔۔۔تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد اسمارہ 2 کپ چائے کے اور 2 کپ کافی لے کر آئی تھی اور روحان کے سامنے ٹرے رکھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اتنے میں حمین اور افنان کمرے میں داخل ہوئے تھے روحان کھڑا ہوا تھا ایک سرد نگاہ ہو افنان ہر ڈال رہا تھا۔۔۔

" کیسے ہو " افنان نے ہاتھ روحان کی طرف بڑھاتے کہا تھا روحان ہاتھ تھام گیا تھا۔۔۔

" میں ٹھیک ہوں " سرسری سا کہتے وہ چاروں اب آمنے سامنے بیٹھ چکے تھے۔۔۔۔۔

" زرینہ آنٹی کیسی ہیں" کچھ یاد آنے پر افنان نے روحان سے پوچھا تھا جبکہ روحان نے حیرت اور غصے سے حمین کی طرف دیکھا تھا

" انکا بہت رول ہے ہماری زندگی میں۔۔۔۔انکے جانے سے ہم انھیں بھولے نہیں ہیں اور نہ ہی میں اس بات سے بے خبر ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہیں " افنان کی بات روحان کے لیے حیران کن تھی۔۔۔"تمہارا پتہ ہمیں انھوں نے ہی دیا تھا " اسمارہ نے اسکی حیرانگی ختم کرنی چاہی تھی۔۔۔

" خیر سہیل شاہ نہیں جانتا کہ اس وقت تم لوگ کہاں ہو اور نہ کوئی اور۔۔۔۔انھیں یہی لگتا ہے کہ تم لوگ اس دنیا میں ہی نہیں ہو مگر وہ اس کیس کی وجہ سے ہر کسی کو ڈھونڈنے کی کوشش ضرور کریں گے " افنان نے ایک یو ایس بی میز کے درمیان میں رکھی تھا۔۔۔۔

اور اس ٹمیں شانزیب اور سہیل شاہ کی گفتگو تھی جو سہیل شاہ کے آفس کے مناظر تھے

۔۔۔

###

کیفِ قلب (part 3)

["بڑے دنوں بعد آنا ہوا "؟ سہیل شاہ شانزیب کے گلے ملتا بولا تھا۔۔۔

" تم نے بھی تو نظریں پھیر لیں " شانزیب خان اپنی نشست پر بیٹھا تھا

یہ منظر سہیل شاہ کے کیبن کا تھا۔۔۔

" تیرے پیچھے تو تیرے اپنے لگے ہوئے ہیں خود تو پھنسے ہو ساتھ مجھے بھی پھنساو گے "
سہیل شاہ دراز سے لائٹر نکالے اب سگریٹ سلگا رہا تھا۔۔۔

" یہ سب تیری وجہ سے ہوا ہے نہ تو وہ حرکت کرتا اور نہ یہ سب ہوتا " شانزیب خان
غصے سے بولے تھے۔۔۔

" میری کیا غلطی ہے تجھے ہی اس لڑکی کو بیچنا تھا مجھے کیا پتا تھا وہ اینکر اس سب میں اجائے
گی اور ہمارا پلان خراب کر دے گی " سہیل شاہ نے غصے سے کہا تھا جبکہ شانزیب خان غصے
سے منہ موڑ چکا تھا

" دیکھ جو بھی ہے پر مار انسان تب ہی کھاتا ہے جب اپنے دشمنی پر نکل آئیں وہ تیرا بھتیجا آکر مجھے اچھا خاصا ٹارچر کر کے گیا ہے "

پل میں شانزیب خان کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔

" کیا لینے آیا تھا وہ تیرے پاس "

" زرینہ شاہ کا پتہ لینے "

شانزیب خان حیران ہوا تھا۔۔۔۔

" اس سے کیوں ملنا ہے اسے "

" میں نے تو تجھے کہا تھا ڈھونڈ اسے اس کے پاس کوئی اگر کوئی ثبوت ہوا تو مارے جائیں گے ہم "

" وہ نہیں ہے کہیں بھی مر گئی ہو گی اتنے سال ہو گئے ورنہ اب تک وہ میرے ہاتھوں سے مر چکی ہوتی "

" ہاں پر اگر وہ کسی کے ہتھے لگ گئی تو " سہیل شاہ نے اسکی طرف نظریں گاڑتے پوچھا تھا

" ایسا کچھ نہیں ہو گا جو سزا اسکی بیٹی کو ملی اسے عقل آگئی تھی ایسے ہی نہیں وہ بھاگ گئی تھی اور جس دن وہ۔پراسیکیوٹر مری تھی سارے ثبوت اسکے ساتھ ہی دفن ہو گیے تھے ۔۔۔۔"

" تو پاگل مت بن وہ تجھ پر حاوی ہونے کی کوشش کر رہے ہیں تیری بھتیجی اور بھتیجا تجھے بے وقوف بنا رہے ہیں انھیں دھکے دے کر باہر نکال دے اپنے گھر سے " سہیل شاہ نے سگریٹ کا دھواں چھوڑتے کہا تھا

" اور تجھے لگتا ہے کہ یہ میرے لیے فایدہ مند ہے ہر گز نہیں ! اگر ان سب کو آپس میں لڑوا نہ دیا تو کہنا "

" تجھے چاہیے تھا ان دونوں کو تب ہی مار دیتا جب ان کی ماں مری تھی ظاہری بات ہے تیری جائداد میں حصہ دار بھی تو ہیں "

" مجھے منال اور افنان سے کوئی مسئلہ نہیں ہے وہ دونوں مجھے عزیز ہیں کیونکہ وہ میرا خون ہیں اور ان دونوں کو ٹریپ کرنا میرے لیے مشکل نہیں ہے "]

اور یہ وڈیو ان چاروں کا خون جلا۔چکی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

" یہ کس لڑکی کی بات کر رہے ہیں " اسمارہ نے پوچھا تھا۔۔

" یشفا ملک کی " بولنے والا روحان تھا

" کیا اسے بیچ دیا گیا ہے " اسمارہ نے حیرت سے پوچھا تھا

" وہ غائب کر دی گئ تھیں اسی کے پیچھے تانیہ شاہ ان کے آفس گئ تھیں " روحان نے نظریں نیچے فرش پر ٹکائی تھیں اذیت گلا گھونٹنے تک آرہی تھی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔۔

"۔سہیل شاہ کا یہ کاروبار بہت عرصے سے چل رہا ہے اور اس میں شانزیب خان بھی شامل ہیں " افنان کی آواز قدرے سخت تھی۔۔۔۔۔ان تینوں نے افنان کی جانب دیکھا تھا کیا ضبط تھا جو افنان سکندر خان میں تھا۔۔جبکہ وہ تینوں ہی لب کاٹ کر رہ گئے تھے ان کے پاس ایسا کچھ نہ تھا کہنے کو جو وہ افنان کو کہتے وہ سب ہی اپنی اپنی جگہ چھلنی تھے۔۔۔

" یشفا ملک کے آفس میں کام کرنے کی فوٹیج اور جس دن وہ اس آفس سے غائب ہوئی تھیں وہ میرے پاس موجود ہے " روحان شاہ نے قدم مضبوط کر لیے تھے یہ پہلا قدم تھا جو اس نے مضبوطی سے انکی طرف بڑھایا تھا

ہاں مگر ہم ابھی کسی قسم کی پہل نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارے پاس کوئی گواہ نہیں ہے اس لیے ہم یہ فوٹیج ابھی عدالت میں نہیں دکھا سکتے۔۔۔۔۔۔

" ہمم مگر اس بار وہ نہیں بچ سکیں گے " بولنے والا افنان تھا۔۔۔۔۔

صارم شام کو گھر آیا تھا سیدھا اکبر خان کے کمرے میں گیا تھا۔۔۔۔۔جہاں اسے ولی خان اور دلاور خاں دونوں بیٹھے ملے تھے۔۔۔

" اسلام علیکم " صارم نے جاتے ہی سلام کیا تھا

" وعلیکم سلام ! زید کہاں ہے " دلاور خان کی رعب دار آواز گونجی تھی

صارم نے اپنی کنپٹی سہلائی تھی

" پتا نہیں مجھے تو " مکمل معصومیت سے جھوٹ بولا گیا تھا

" ایسا ہو سکتا ہے " ولی خان بولے تھے۔۔۔

" آپ لوگ اسکی بات مان لیں تو " صارم نے اپنی بات پر زور دیتے کہا تھا

" اگر ماننے لائق ہوتی تو ضرور مانتے اج وہ اس لڑکی کی خاطر مار کھا کر اور مار کر آیا ہے کل کو اسے کچھ ہو گیا تو ہم کیا کریں گے " اکبر خان بولے تھے لہجے میں فکر تھی۔۔

" اتنا آسان نہیں ہوتا دادا جان کسی کو مار دینا " صارم لاپرواہی سے بولتا وہیں بیٹھ گیا تھا

" جنہوں نے اپنا بچاؤ کرنا ہو انکے لیے آسان ہوتا ہے اور اگر میرے کسی بھی پوتے کو کچھ ہوتا ہے تو میں یہ بات برداشت نہیں کر سکتا " اکبر خان کے لہجے میں فکر واضح تھی

" آپ لوگ " overreact " کر رہے ہیں کسی کو پسند کرنا غلط نہیں ہے "

" وہ اپنی ضد سے نہیں ہٹا " ولی خان نے صارم ک طرف دیکھتے پوچھا تھا صارم نے ان تینوں کو دیکھا تھا جو اس وقت خطرناک تاثر لیے بیٹھے تھے وہ چاہ کر بھی اکسے نکاح کی خبر نہیں دے سکا تھا کیونکہ اگر وہ دے دیتا تو یہ خاندان مر تو جاتا مگر زید کا نکاح نہ ہونے دیتے اس لیے اس نے خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی تھی۔۔۔

" اچھا مجھے بات کرنی تھی " صارم کو آج پہلی بار اکبر خان سے بات کرتے ڈر لگا تھا

" بولو "

" میں چاہتا ہوں کہ ابھی میری شادی تھوڑی " delay " کر دیں " عین منال منال سکندر خان کے الفاظ بولے گئے تھے۔۔۔

جس پر وہ ان تینوں نے کاٹ کھانے والی نظروں سے سے دیکھا تھا

" اب تمہیں بھی کوئی اور لڑکی پسند آگئی ہے " دلاور خاں غصے سے بولے تھے۔۔۔

" استغفرُللہ کیسی باتیں کرتے ہیں آپ " مسکراتے وہ بولا تھا

" پھر کیا مسئلہ ہے " اکبر خان نے غصے سے بولا تھا

" اصل میں نہ وہ میرا ایک پروجیکٹ چل رہا ہے کام تھوڑا مشکل ہے اس لیے جب تک وہ ختم نہیں ہوتا تو۔۔۔"ابھی وہ بول رہا تھا کہ اکبر خان بولے تھے

" یہ کام ہوتے رہیں گے اب بس شادی کر لو ویسے بھی افنان اور ریاست خان کہہ رہے تھے کہ بچی تھوڑی ڈسٹرب ہو رہی ہے کیس کی وجہ سے تو وہ بھی چاہتے ہیں کہ جلدی شادی ہو جائے "

صارم کو منال کی بات یاد آئی تھی یعنی وہ سچ کہہ رہی تھی کہ وہ اس کیس کی وجہ سے ہی بی شادی نہیں کر سکتی۔۔۔۔

" ہاں پر آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا " صارم نے دانت نکالتے کہا تھا

" میں پہلے ہی زید کی وجہ سے بہت پریشاں ہوں تم مجھے نہ کرو " اکبر خان نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

" ہاں ٹھیک ہے پر میں ابھی شادی نہیں کر سکتا دادا جان کچھ وقت اور۔۔۔باقی میں منال سے بات کر لی ہے اسے کوئی اعتراض نہیں ہے " ایک اور جھوٹ تھا

" اب تم لوگ اپنے فیصلے خود کرتے ہو تو کرو سب میں ریاست خان کو فون کر دوں گا اب جاو یہاں سے اور مجھے اپنی شکل نہ دکھانا دوبارہ " غصے سے کہتے وہ اٹھ گیے تھے۔۔۔

ولی خان اور دلاور خان اسے دیکھ رہے تھے اس سے پہلے تفتیش شروع ہوتی وہ اٹھ کر باہر کو نکل گیا تھا۔۔۔

افنان کہاں ہے عائشہ ؟؟؟ شانزیب خان نے عائشہ کو کیچن میں دیکھا تو ادھر ہی آگئے۔۔۔

" وہ اپنی ڈیوٹی پہ ہیں شاید "

" اسکی اج ڈیوٹی نہیں ہوتی میں نے نوٹ کیا ہے وہ اب زیادہ ہی غائب رہتا ہے "

عائشہ خاموش رہی تھی

" اسکا دھیان رکھا کرو وہ تمہیں وقت بھی نہیں دیتا " عائشہ نے انکی جانب حیرت سے دیکھا تھا پہلے تو کبھی انھوں نے گھر میں کسی مرتے کو بھی نہیں پوچھا تھا تو آج انھیں کیسے پتا چلا کہ وہ بھی رہتی ہے اس گھر میں مگر وہ خاموش رہی۔۔۔

اتنے میں افنان گھر داخل ہوا تھا۔۔۔۔

" کیا ہوا بیگم " افنان کیچن میں آتے جگ سے گلاس میں پانی انڈیلتے بولا تھا

" کچھ نہیں " جواب نے رخی سے دیا گیا تھا

" آج پھر ناراض ہو " افنان نے مسکرا کر پوچھا تھا

" میری مجال " اسکے یوں کہنے پر وہ بس مسکرا گیا تھا۔۔۔دونوں کیچن سے باہر نکلے تھے کہ ریاست خان کمرے سے باہر نکلتے دکھائی دیے تھے جبکہ چہرہ پر غصہ واضح تھا۔۔وہ دونوں وہیں رک گئے تھے۔۔۔

" کیا ہوا دادا جان " عائشہ نے آنکھیں سرخ دیکھتے پوچھا تھا

" صارم نے کچھ کہا تھا تم سے " ریاست خان نے عائشہ سے پوچھا تھا انکے رویے پر اور بات پر وہ دونوں حیران ہوئے تھے۔۔۔"نہیں مجھے کیا کہنا تھا "

"کیا ہوا ہے دادا جان " افنان نے آگے آگے پوچھا تھا"۔۔۔"وہ کیہہ رہا ہے کہ ابھی وہ شادی نہیں کر سکتا یعنی اسے کوئی کام ہے بھلا یہ کوئی وقت تھا یہ بات کا وہ پہلے بھی تو بتا سکتا تھا نہ " ریاست خان غصے سے بولے تھے انکی آواز اونچی تھی سب ہی وہاں باہر آگئے تھے۔۔۔۔

افنان اس اچانک ہونے والے ہنگامے پر حیران ہوا تھا۔۔۔۔

" کیا ہوا ہے " منال نے آتے ہی پوچھا تھا۔۔

" صارم کہہ رہا ہے کہ شادی کچھ 1 یا 2 مہینے بعد کی رکھ دی جائے ' انھوں نے اپنی بات دہرائی تھی منال کی نظریں بے ساختہ افنان پر اٹھی تھی جو اسے ہی دیکھ رہا منال نے فوراً اپنی نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔۔۔عائشہ خود حیران کھڑی تھی۔۔۔

" ہاں تو اس میں بڑی بات کیا ہے کوئی بات نہیں " شانزیب خان نے وہاں لاؤنج میں صوفے پر بیٹھتے کہا تھا

" کیوں بڑی بات نہیں ہے 2 ہفتے پہلے اسے یاد آئی یہ بات " ریاست خان بھی وہیں بیٹھتے بولے تھے جبکہ افنان منال کو گھور رہا تھا اپنی بہن کا کارنامہ وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکا تھا اور آج سے پہلے افنان کو اپنی بہن پر اس قدر غصہ نہیں آیا تھا جتنا آیا تھا۔۔۔۔وہ بس اسے گھور کر رہ گیا تھا جبکہ وہاں کھڑی دانین واپس مڑ۔گئی تھی جیسے کوئی غرض نہ تھا ۔۔۔جبکہ دعا منہ لٹکائے واپس چلی گئی تھی۔۔۔

منال کو لگا تھا کہ افنان اسے گھور کر ہی مار دے گا اس لیے اس نے بھی واپسی کی راہ ہی بہتر سمجھی تھی اور خاموشی سے اوپر کی جانب چل دی تھی۔۔۔جا کر اپنا کام شروع کر گئی تھی وہ۔۔۔اور کام کرتے کرتے اسے 10 بج گئے تھے مگر افنان آج اس سے ملنے نہیں آیا

تھا وہ جانتی تھی کہ وہ ناراض ہو گیا ہو گا۔۔۔لیپ ٹاپ گود میں رکھتے وہ اپنا کام کرنے میں مصروف ہوگئی تھی کہ فون کی آواز نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا سامنے صارم کا نام جگمگایا تھا۔۔۔۔۔۔خاموشی سے فون اٹھا لیا گیا۔۔۔"ہیلو " اسکی اواز ابھری تھی۔۔۔"اس وقت فون کیوں کیا " صاف سیدھا سوال کیا گیا تھا۔۔۔۔صارم کندھے آچکا کر رہ گیا تھا مجال ہے جو یہ عورت کبھی اسے خوش کرے۔۔۔"وہ میں نے سنا تھا کہ اپنی منگیتر سے اسی ٹائم بات کی جاتی ہے " وہ سلگ کر رہ گئی تھی کیا کہتی اب وہ اسے۔۔۔۔اس نے منال کا وہ کام کیا تھا جو کوئی اور نہیں کر سکتا تھا اب اتنا تو وہ اسکے لیے کر سکتی تھی اس لیے خاموش رہی تھی۔۔۔۔"سنو " صارم نے اسے اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تھا

" ہمم " جواب مختصر تھا۔۔۔۔"صبح ریڈ پہننا " صارم نے فرمائش کی تھی ایک سیکنڈ کے لیے منال کو کچھ سمجھ نہ آئی وہ سرخ سکیچ جو صارم نے اسکا بنایا تھا وہ آنکھوں کے آگے لہرایا تھا۔۔۔۔

" کیوں"۔۔۔۔"کیونکہ میں کہہ رہا ہوں نہ "

" تم بھی ریڈ پہننا " منال نے بھی آگے سے اسی کے انداز میں کہا تھا

" میں ریڈ پہنتا اچھا لگوں گا بھلا منال سکندر خان " حیرت بھری اسکی آواز ابھری تھی

۔۔۔۔

" تم اس وقت کال کرتے بھی اچھے نہیں لگے صارم " منال نے اسے شرمندہ کرنا چاہا تھا

" اچھا ٹھیک ہے تم ریڈ پہنو گی صبح پھر " صارم نے کنفرم کرنا چاہا تھا

" میرے پاس کوئی اس رنگ کا سوٹ نہیں ہے " منال نے صاف گوئی سے کہا تھا

" تو لے لینا یا میں بھجوا دوں گا " وہ اسے آپشن دے رہا تھا۔۔۔

" مجھے سرخ رنگ نہیں پسند " منال نے کوفت سے کہا تھا۔۔۔"ہاں پر مجھے پسند ہے نہ " اس نے سے باور کرانا چاہا تھا۔۔منال ضبط سے آنکھیں بند کر کے رہ گئی تھی۔۔۔"تم یہی چاہتے ہو نہ کہ میں اپنی شادی والے دن سرخ رنگ پہنوں تو میں اس دن پہن لوں گی اس سے بڑھ کر میں کچھ نہیں کر سکتی اب " احسان کیا گیا تھا اور بہت بڑا کیا گیا تھا اور صرف اس لیے کیا گیا تھا کیونکہ آگے والا شخص اس احسان پر سر کو خم کر گیا تھا۔۔۔۔

افنان تقریباً صبح 8 بجے کے قریب دادی کے کمرے میں ایا تھ نرس انکے پاس وقت کر سو رہی تھیں اور دادی بھی سو رہی تھیں وہ انکے قریب آیا تھا ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے وہ انھیں اٹھانا چاہ رہا تھا مگر وہ اٹھی نہیں تھیں جیسے وہ اپنے ہوش میں نہ ہوں افنان نے اس نرس کی جانب دیکھا تھا کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔اس نے میز پر زور سے ہاتھ مارتے اسے اٹھانا چاہا تھا وہ ہربڑا کر اٹھی تھی۔۔۔۔

" سر کیا ہوا ہے " اس نے پریشان ہوتے پوچھا تھا۔۔۔۔۔"انھیں کیا ہوا ہے انکی طبیعت ٹھیک ہے آٹھ کیوں نہیں رہیں دادو " افنان نے اسکی طرف کڑی نظروں سے دیکھتے کہا تھا ۔۔۔۔"وہ ڈر دراصل انکی طبیعت نہیں ٹھیک تھی تو میں نے آنکھیں انجیکشن لگا دیا ہے " اسکی بات ہر افنان کا دل کیا تھا اسکا گلا دبا دے۔۔۔"کس سے پوچھ کر لگایا اور کسی کو بتایا کیوں نہیں آپ نے "

وہ غصے سے بولا تھا اور دادو کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔۔"وہ شانزیب سر آئے تھے تو انھوں نے کہا تھا " اسکی بات ہر افنان نے مڑ کر اسکی شکل دیکھی تھی وہ اٹھا تھا اور نرس کے سامنے آیا تھا " کیا کیا ہے انکے ساتھ " وہ دھاڑا تھا اپنی گن وہ اس نرس کے ماتھے پر رکھ گیا تھا۔۔۔

" سر۔۔۔م،می،میں نے کچھ نہیں کیا وہ۔۔۔۔"شانزیب خان وہاں داخل ہوئے تھے " کیا حرکت ہے یہ افنان دماغ ٹھیک ہے تمہارا " شانزیب خان بھی غصے سے دھاڑے تھے افنان نے گن نیچے کی تھی ایک سرد سانس اندر کھینچ گیا تھا۔۔۔۔

" میں آیا تھا تو اماں کی طبیعت کافی خراب تھی میں نے ہی کہا تھا کہ انجیکشن لگا دو انھیں اور ابھی 1 گھنٹہ ہوا ہے میں نے سوچا وہ بہتر ہو جائیں گی تب تک اب وہ نہیں ٹھیک تو کیا جان لوگے کسی کی میری ماں کی جان زیادہ عزیز ہے مجھے عدالت میں ایکسکیوز پیش کر دیا جائے گا " لہجہ سخت نہ تھا افنان کا دل کسی نے جیسے دبوچ لیا تھا وہ اس وقت ضبط کی انتہا پر

تھا۔۔افنان نے ایک نظر اس نرس پر ڈالی۔۔"کونسا انجیکشن دیا ہے"۔۔۔نرس سے وہاں پاس سے ہی ایک انجیکشن اٹھا کر دیا تھا افنان نے ایک نظر اٹھا کر اس بیڈ پر لیٹے وجود پر ڈالی تھی جو اس وقت بے ہوش پڑی تھی ایک دن پہلے جو عورت اسے کچھ بہتر نظر آنے لگی تھیں وہ آج اتنی ہی کمزور نظر آنے لگی تھیں۔۔۔وہ کیوں نہ نظر رکھ پایا تھا ان ہر۔۔کیوں اپنی سے لڑنا اتنا مشکل ہوتا ہے اسکی رگیں تن گئی تھیں چہرہ سرخ ہونے لگا تھا ۔۔۔

" افنان یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے " شانزیب خان نے افنان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا افنان نے آنکھیں بند کی تھیں پھر انکی طرف دیکھتے وہ مسکرا گیا تھا۔۔۔

" چلیں میں چلتا ہوں پھر آپ بھی آجایئے گا " کہتا وہ نکل گیا تھا۔۔۔اج اس نے منال کو نہیں ن تایا تھا کیونکہ فلحال وہ اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہتا تھا اور نہ اسے عدالت لے کر جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

سرد ہوائیں ، دھوپ کا کوئی نام و نشان نہ تھا ،،،،کمرہ عدالت میں راہداری میں موجود لوگوں کی سرگوشیاں تھیں۔۔۔۔جج کے سامنے ہی ایک طرف اسمارہ موجود تھے۔۔۔جبکہ روحان اور حمین اسکے ساتھ نہیں بیٹھا تھا وہ پیچھے دونوں ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔دوسری سہیل شاہ اور شانزیب خان تھے۔۔۔۔

" مائی لاڈ جیسے کہ عدالت ثبوتوں اور گواہوں پر ہی چلتی ہے نہ کہ باتوں سے یا جھوٹے کاغذات سے۔۔۔۔خیر میں عدالت کا وقت ضائع کیے اپکو کچھ ثبوت پیش کرنا چاہوں گا ۔۔۔۔اطہر صاحب نے اپنے میز سے کچھ کاغزات اٹھاتے انکے حوالے کیے تھے۔۔۔"یہ شانزیب خان کے امریکہ جانے کا اور آنے کا وقت واضح ہے جس وقت پراسیکیوٹر آمنہ اور انکی دوست کا ایکسیڈینٹ ہوا میں دوبارہ کہوں گا کہ وہ ایک ایکسیڈینٹ تھا اس وقت شانزیب خان امریکہ میں میں تھے اور ان دونوں کی موت موقع پر ہو چکی تھی اور ان ثبوتوں کے مطابق شانزیب خان امریکہ رہے بھی اور خبر ملنے پر ایمرجنسی پور ہر وہ پاکستان آئے جب انھوں نے اپنی بھابھی آسیہ کی موت کی خبر سنی اور ہسپتال بھی گئے۔۔۔۔۔"

اور جو ثبوت پیش کیے گئے وہ وہ شانزیب خان کے حق میں تھے۔۔۔۔۔

وہاں بیٹھا اس کیس سے جڑا ہر شخص سکون میں تھا کیونکہ یہ بات انکے لیے بڑی نہ تھی وہ جانتے تھے یہ سب پیش کرنا شانزیب خان کے لیے بڑا آسان تھا۔۔۔۔

" مائی لاڈ اگر ہم زرینہ شاہ کے کیس کی بات کریں تو وہ ایک الگ کیس تھا جو کہ زرینہ شاہ نے پراسیکیوٹر آمنہ کے زریعے میرے موکل کو بدنام کرنے کی کوشش کی انکی بیٹی آنکے آفس میں آئیں تھیں تاکہ وہاں انھیں بدنام کر سکیں وہ ایک گمنام نیوز اینکر تھیں جب مسٹر شانزیب اور سہیل شاہ کو معلوم ہوا تو انھوں نے اسے آفس سے نکال دیا تھا اور اسکے چند دنوں بعد ہی وہ مری تھیں اور وہ ایک خود کشی تھی جو کہ واضح ہو چکی تھی ہسپتال میں یہ انکی رپورٹس ہیں " اطہر صاحب نے کاغذ کی کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔

اسمارہ اور حمین نے افنان کی جانب دیکھا تھا جو لب بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔۔

" وہ ایک خود کشی تھی جو کہ انھوں نے روزی ہوٹل کے فلیٹ سے کود کر کی تھی میں اس بات کی گواہی کے لیے انکے پارٹنر عالیان احمد کو بلانا چاہوں گا "

" جی اجازت ہے " جج نے اجازت دی تھی کہ ادھر اسمارہ ،حمین اور افنان کے رنگ فق تھے کون تھا یہ۔۔۔۔

" عالیان احمد تو آپ کیسے جانتے تھے تانیہ شاہ کو " اطہر صاحب کٹہرے کے پاس آکر بلند آواز میں سوال کر رہے تھے۔۔۔

"وہ میں انکے ساتھ کام کرتا تھا ایک کیمرہ مین کی طرح انکے ساتھ مختلف جگہوں پر جا کر ہم شوز کرتے تھے " وہ ایک 40 سال کا مرد جو دکھنے میں کم عمر لگ رہا تھا بڑھی ہوئی داڑھی ،سفید اور سیاہ رنگ کے بال اور گلے میں سونے کی چین پہنے کٹہرے میں کھڑا تھا

" کیا اپ دوست تھے " اطہر صاحب ایک اور سوال پوچھ۔گئے تھے۔۔

اسمارہ اس وقت انھیں واقعی سننا چاہتی تھی اس لیے خاموشی سے اس کھیل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

" جی اور ہم ایک دوسرے کو پسند بھی کرتے تھے ' عالیان احمد نے جج کی جانب دیکھتے بیان دیا تھا اسکے اس بات ہر روحان نے مٹھی بھنچی تھی

" کیا جس دن تانیہ شاہ نے خود کشی کرنے کی کوشش کی اس وقت آپ وہاں موجود تھے " اطہر صاحب نے اسمارہ کی جانب دیکھتے سوال کیا تھا

" جی نہیں اس نے مجھے وہاں بلایا ضرور تھا مگر میں نہیں گیا تھا "

" کیا آپ جانتے ہیں کہ انکی خود کشی کرنے کی کیا وجہ تھی "

" جی انکے گھر والے ہماری شادی پر راضی نہیں ہو رہے تھے اور وہ بہت پریشان تھی اور مجھے کہا تھا اس نے کہ ہم بھاگ کر شادی کر لیتے ہیں "

" تو پھر "

" پھر میں نے منع کر دیا تھا "

" اوکے تھینک یو سو مچ " اطہر صاحب کہتے اسے جانے کا اشارہ کر رہے تھے کہ اسمارہ اٹھی تھی۔۔۔

" مائی لاڈ کیا میں ان سے کچھ سوالات کر سکتی ہوں " اطہر صاحب نے اسمارہ کو دیکھا تھا

" جی جی ضرور پراسیکیوٹر صاحبہ " اطہر صاحب خود اسے اجازت دے رہے تھے۔۔۔۔

" تھینک یو " اسمارہ سر کو خم کرتی کٹہرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔"تو کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ تانیہ شاہ شانزیب خان نے آفس کیوں گی تھیں ؟" اسمارہ نے اسکی دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

" مجھے اس بات کا نہیں پتا " اسمارہ نے ابرو اچکائے تھے۔۔۔"ایسے کیسے ہو سکتا ہے مسٹر عالیان آپ انکے پارٹنر تھے مگر اپکو یہ نہیں پتا کہ وہ کیوں گئی تھیں اور اپنے بقول وہ اپکو پسند کرتی تھیں تو انھوں نے اپکو نہیں بتایا "

اسمارہ نے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

" مجھے اس بارے میں نہیں معلوم بس اتنا پتا ہے کہ وہ شانزیب خان جو بدنام کرنا چاہتی تھیں "

" اچھا تو آپ شانزیب خان کو کیسے جانتے ہیں آپکی اور انکی فیلڈ میں تو فرق ہے نہ کہاں وہ بزنس مین اور کہاں آپ رپوٹر سوری کیمرہ مین یا جو بھی " اسمارہ نے کوفت سے کہا۔۔۔

" ایک مشہور بزنس مین کو کون نہیں جانتا اور خاں خاندان کو کون نہیں جانتا" عالیان احمد نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

" اوکے ! آپ بتا سکتے ہیں یہ بات کہ جس دن تانیہ شاہ نے اپکو ہوٹل کونسا ہوٹل اطہر صاحب ! وہ مڑی تھی اور ان سے دوبارہ پوچھ رہی تھی۔۔۔اطہر صاحب نے اسکی جانب دیکھا تھا اچھنبے سے۔۔۔۔وہ ہڑبڑائے تھے۔۔۔"روزی ہوٹل"

" اوہ ہاں روزی ہوٹل آپ نہیں گئے وہاں کیا کوئی کال ریکارڈ یا کچھ بھی جس میں آپکی تانیہ شاہ سے کوئی بات ہوئی ہو "

" اتنی پرانی ریکارڈنگ کہاں ہوگی میرے بچے ہیں اب " س شخص نے جج کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" جب تانیہ شاہ ہسپتال گئی تو کیا آپ وہاں گئے جب اپکو پتا چلا کہ بقول آپکے انھوں نے خودکشی کر لی ہے " کٹہرے میں کھڑا شخص کبھی اسمارہ کو دیکھتا تو کبھی دور میز پر بیٹھے شانزیب خان کو۔۔۔۔

" نہیں میں نہیں گیا "

" کیوں " سوال فوراً کیا گیا تھا

" میں ڈر گیا تھا "

" کیوں آپ کیوں ڈر گئے تھے "

" کیونکہ مجھے نہیں لگا تھا وہ یوں کرے گی "

" ہاں پر آپ نے کہا آپ انھیں پسند کرتے تھے "

" Objection "

" پراسیکیوٹر عدالت کا وقت ضائع کر رہی ہیں ان بے بنیاد سوالوں سے " اطہر صاحب کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

" یہ اپکے لیے بے بنیاد ہونگے مگر یہ کسی پر الزام بھی ہو سکتا ہے جسے واضح کرنا ضروری ہے "

" پراسیکیوٹر اسمارہ آپ اپنے واضح سوالات کریں عدالت کا وقت ضائع کیے بغیر "

اسمارہ نے ایک سانس اندر کو لی تھی۔۔۔۔

" جس دن اور جس وقت یہ واقعہ پیش آیا آپ کہاں تھے "

" میں اپنے گھر تھا "

" اوکے پھر اپکو تانیہ شاہ کے ساتھ ہونے والے حادثے کا پتہ کب چلا کیسے چلا اور کس سے چلا ؟"

" ظاہری بات ہے اپنے کولیگز سے جہاں سے انھیں پتا چلا ہو گا " عالیان احمد نے بنا وقت ضائع کیے کہا تھا۔۔۔

اسمارہ دانت پیستے رہ گئی تھی۔۔۔

" آپکی بیٹی ہے ؟" ایک آخری سوال اور یہ سوال عالیان احمد کے چہرے کی رنگت اڑا گیا تھا۔۔۔انکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔۔۔۔وہ اسمارہ کو دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔

"Objection "

اطہر صاحب اٹھے تھے دوبارہ مگر اسمارہ نے بنا کسی بات کو سنتے ایک بار پھر اپنا سوال دہرایا تھا۔۔۔

" آپکی بیٹی ہے کیا عالیان احمد ؟؟ اسمارہ اس پر نظریں گاڑتے بولی تھی جبکہ لہجہ سخت تھا جیسے اسکا سینی چیر دے گی۔۔۔

" ج،جی " عالیان احمد نے نظریں پھیرتے کہا تھا۔۔

" چلیں اب آپ جا سکتے ہیں فلحال " اس نے اسے جانے کی اجازت دی تھی۔۔

" مائی لاڈ تانیہ شاہ کی خودکشی تو اسکا کوئی ثبوت۔۔۔"ابھی اسکی بات جاری تھی کہ اطہر صاحب اپنی نشست سے اٹھے تھے۔۔۔۔

" معذرت کے ساتھ مگر مجھے پراسیکیوٹر صاحبہ کی بات کاٹنی پڑ رہی ہے لیکن میں بخوبی جانتا ہوں اتنے سال ہو گئے مجھے یہ کام کرتے غالباً میں انکی والدہ کے زمانے کا ہوں مجھے معلوم ہے کہ عدالت ثبوتوں اور گواہوں پر یقین رکھتی ہے اس لیے میں اس ہوٹل کے رات کی فوٹیج دکھانا چاہوں گا " اسمارہ کی طرف مسکراہٹ اچھالتے ایک ڈسک جج کی طرف دی گئی تھی تقریباً اگلے 1 منٹ میں وہ ڈسک کی وڈیو سب دیکھ رہے تھے۔۔۔جس میں تانیہ شاہ کے ہوٹل کی چھت سے گرنے کی وڈیو صاف واضح تھی۔۔۔۔۔

روحان کی آنکھوں میں انگارے جلنے لگے تھے۔۔۔دل جیسے پھٹنے لگا تھا،،جبکہ افنان حمین اور اسمارہ اس وڈیو کو غور سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

" معزز جج صاحب یہ روزی ہوٹل کی فوٹیج ہے جہاں سے صاف صاف دکھائی دیتا ہے کہ روزی ہوٹل فلیٹ نمبر 6 کی چھت سے تانیہ شاہ گری ہیں اور روزی ہوٹل کے مالکان صاف یہ بات واضح کر چکے ہیں کہ اس وقت وہ اس کمرے میں اکیلی موجود تھیں " اطہر صاحب اپنی بات کہتے اطمینان سے کہہ رہے تھے۔۔۔

"پراسیکیوٹر اسمارہ شاہ کیا آپ کچھ کہنا چاہیں گی " جج صاحب نے اسمارہ کو متوجہ کرتے کہا تھا اسمارہ اپنی نشست سے اٹھی تھی۔۔۔

"عدالت کے حکم کے مطابق آج آسیہ سکندر کی ساس اور شانزیب خان کی والدہ کو طلب کیا تھا مگر وہ پیش نہیں ہوئیں جس سے یہ عدالت کے حکم کی توحین ہے اور رہی بات تانیہ شاہ کی تو یہ کیس اس قدر سادہ ہے نہیں جس قدر اسے بنا کر پیش کیا گیا کیونکہ اس کیس سے اور بھی کیس جڑا ہے مجھے عدالت سے کچھ وقت درکار ہے اور میں شانزیب خان کی والدہ سے بھی کچھ سوالات کرنا چاہتی ہوں اس لیے میں عدالت سے اپیل کرتی ہوں کہ انکی عدالت میں حاضری یقینی بنائی جائے تھینک یو !

" آئندہ پیشی پر شانزیب خان کی والدہ کی پیشی بنا عدالت کا وقت ضائع کیے یقینی بنائی جائے اور اس کیس کو جلد از جلد حل کیا جائے

"Court is adjourned"

لوگ عدالت سے باہر نکل رہے تھے شور برپا ہو چکا تھا۔۔اسمارہ اپنا سامان اکٹھا کر رہی تھی پریشانی چہرے سے واضح تھی جب کسی کی کان کے قریب پڑتی آواز پر وہ مڑی تھی۔۔

" تجربہ بہت چیز ہوتی ہے بیٹا " اطہر صاحب نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

" خون بھی بہت چیز ہوتی ہے سر۔۔اور پھر جب خون گرم ہو تو اور بھی مزہ آتا ہے آج آپ نے جو میرے لیے کیا ہے وہ شاید کوئی بھی نہیں کر سکتا تھا " اسمارہ نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

اطہر صاحب نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

" آپ پریشان نہ ہوں میں آپکا شکریہ ادا ضرور کروں گی مگر اس کیس کے آخری دن وعدہ رہا "

اطہر صاحب مسکرا گئے تھے۔۔۔اتنے میں حمین یوں اطہر صاحب کو اسمارہ سے بات کرتے دیکھ کر اسمارہ کے پیچھے اکھڑا ہوا تھا چہرے پر سنجیدگی تھی۔۔۔

" کچھ بھی کہو پر اسیکیوٹر آمنہ کی یاد تازہ ہوگئ آپ سے بات کر کے " انکی بات پر اسمارہ بھی مسکرا دی تھی۔۔۔

" چلیں" حمین نے اس شخص کو مکمل نظر انداز کرتے کہا تھا۔۔۔جبکہ اطہر صاحب بولے تھے۔۔

" برخودار بہت سنا ہے میں نے تمہارے بارے میں مگر تم مجھے اچھے لگے ہو "

" مگر یقین مانیے بہت احترام کے ساتھ مجھے آپ بلکل اچھے نہیں لگے سر " حمین نے مسکراتے کہا تھا اسمارہ نے حیرت سے اپنے بھائی کی طرف دیکھا تھا اطہر صاحب کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔۔"اوکے سر ملتے ہیں پھر " وہ کہتی حمین کا بازو تھامے باہر کو لے کر آئی تھی۔۔

" یہ کیا تھا"۔اسمارہ نے اسے گھورتے کہا تھا

" ظاہری بات ہے نفرت " اس نے بغیر کسی تکلف سے کہا تھا۔۔۔

" کسی بھی وکیل کو اسکے کلائینٹ کی وجہ سے گالی نہیں دینی چاہیے "

" اور کسی بھی وکیل کے کہنے پر یہ بات نہیں ماننی چاہیے"۔وہ اسمارہ کو چڑاتا بولا تھا حمین کا سر درد سے پھٹ رہا تھا

" روحان کہاں ہے " اسمارہ نے ارد گرد دیکھتے کہا تھا۔

" ظاہری بات ہے وہ وڈیو دیکھنے کے بعد وہ ڈسٹرب ہو گیا ہو گا تم فلحال اسے ڈسٹرب مت کرنا جو بھی بات ہو صبح کرنا " حمین نے اسے تاکید کی تھی۔۔

" اپکو نہیں لگتا کہ وہ کچھ " over sensitive " ہے

حمین نے پارکنگ ایریا پر پہنچتے گاڑی کو ان لاک کرتے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" وہ اپنی بہن کے لیے ہے اور ہر کوئی ہوتا ہے "

" آپ بھی ہیں کیا میرے بارے میں " اسمارہ نے گاڑی میں بیٹھتے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

" ہاں ! اپنی جیب سے اسے چائے پلاتی ہو تو مجھے اچھا تو نہیں لگتا پر میں کیا کہوں اب مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا " حمین گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا اب کی بار چہرے پر سنجیدگی تھی

اسمارہ نے حیرت سے حمین کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

" بھائی اپکو نہیں لگتا کہ یہ " cheap " حرکت ہے " وہ غصے سے بولی تھی

" بلکل بھی نہیں اپنی بہن کا خیال رکھنا اسکے بجٹ کا خیال رکھنا میرا فرض ہے " چہرے پر اب بھی سنجیدگی تھی ساتھ وہ اپنے موبائل پر آئے نوٹیفکیشن دیکھ رہا تھا اور ساتھ گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔

" وہ کہتا ہے کہ اسے ہں‌خواہ نہیں لینی بس چائے کا بل میں افورڈ کروں اور وہ مین اپنے سٹاف کا بھی کرتی ہوں ڈیٹس ناٹ ابگ ڈیل رائیٹ "

That's a big deal "

منال اپنے پیسے سے ایک کپ چائے کا کیا پانی بھی نہیں پینے دیتی مجھے " حمین نے حقیقت بتائی تھی اسمارہ نے اسکی جانب دیکھا تھا منال کا نام سنتے اسمارہ کا چہرہ پھیکا پڑا تھا جو حمین کافی اچھے سے دیکھ چکا تھا۔۔۔

" وہ منال سکندر خان ہے افنان سکندر خان کی بہن اور میں اسمارہ شاہ ہوں حمین شاہ کی بہن بہت فرق ہے ہم میں ،ہماری سوچ میں اور انکی سوچ میں " اسمارہ کا لہجہ سخت تھا جبکہ اسکی نظروں کا زاویہ اب سڑک کی جانب تھا

" تم ناراض ہو ان سے ؟؟؟ حمین نے اسکی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔

" نہیں ! میں ناراض نہیں ہوں مگر وہ الگ ہیں مجھے اب لگنے لگا ہے کہ وہ خود غرض ہیں ہر کام میں فایدہ دیکھتے ہیں اپنا۔۔۔۔کہیں جو نرمی ہو ان میں ہم اتنے سالوں بعد ملے مگر ایک دن بھی وہ بچپن کی دوستی وہ نرمی ہم نے ان میں محسوس نہ کی منال کو تو میں جانتی تھی وہ شروع سے ہی ایسی ہے مر تو جائے گی مگر دل کی نہیں سنے گی دماغ کو دل پر فوقیت

دیتی ہے چاہے آگ میں جل رہی ہو اور مسٹر ایس پی صاحب تو آنکھوں سے ہی قتل کرنے پہ مجبور ہیں "

حمین نے اسمارہ کی جانب دیکھا تھا پھر دوبارہ سڑک پر نظریں جمائی تھیں۔۔۔

" وہ ایس پی جس آگ میں جل رہا ہے وہ تم نہیں سمجھ سکتی اسکے اعصاب ہم سب سے مضبوط ہیں اور منال کو آگ میں وہ جلنے نہیں دے گا ہر ایک پہ ہر وقت اسکی نظر ہے صارم اور منال کی شادی اگر اتنی ایمرجنسی میں ہو رہی ہے تو صرف اسکی وجہ سے کیونکہ وہ اپنی بہن کو اس سب میں انوالو نہیں کرنا چاہتا "

" کیا منال کی شادی ہو رہی ہے " اسمارہ چیخی تھی حیرت ،افسردگی کیا نہیں تھا۔۔۔

" ہمم " جواب اس بار مختصر دیا گیا تھا

" اتنی ایمرجنسی میں یہ کیا بات ہوئی اور انکا سوشل سرکل " اسمارہ نے ابرو اچکاتے پوچھا تھا۔۔۔

" وہ ایک الگ بات ہے " حمین نے لاپرواہی سے کہا تھا

" ہنہہ یہ سہی ہے انھیں سوچنا چاہیے کہ منال کے لیے یوں جلد بازی اچھی نہیں ہے وہ ان زبردستی اور جلد بازیوں سے بہت چڑتی ہے "

" یہی مسئلہ ہے کہ ایک بھائی کا نظریہ سمجھنا چاہیے وہ اپنی ہی بہن کو اس ٹرانس سے باہر نکالنا چاہتا ہے۔۔۔اب جب اسے شان زیب خان کی حقیقت پتہ چل چکی ہے تو تمہیں کیا لگتا ہے کہ اسکے لیے یہ بات برداشت کرنا آسان ہے کہ اسکی بہن اس شخص کے گھر میں رہے جسے وہ کبھی بھی نقصان پہنچا سکتا ہے اور منال کو ٹریپ کرنا شاہزیب خان کے لیے سب سے آسان کام ہے "

" اور وہ یہ کرے گا کیا ؟؟؟ اسمارہ نے حمین کی جانب دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔

" اپنے اپکو بچانے کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے "

اسمارہ خاموش رہی تھی۔۔۔

" تم نے منال سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی کبھی " حمین نے آخر پوچھا تھا اسمارہ مسکرائی تھی ایک استہزایہ مسکراہٹ۔۔۔۔

منال کے بارے میں بات کرنا اسے ہمیشہ تکلیف دیتا تھا کیونکہ وہ اسکی دوست تھی اور دوستی بھاری ہوتی ہے۔۔۔۔

" مجھے اب اسکی ضرورت نہیں محسوس ہوئی"

" یہ کیا بات ہوئی "

" دوستی بہت ضروری ہوتی ہے ہمارے لیے دوستی ایسے نہیں تھی جیسے ہاں اگر اکٹھے سکول میں ہیں تو ہنس لیا کچھ دیر ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچ لی اور بس ہماری دوستی الگ تھی ہمارے لیے ہم مرہم تھے ہم ایک دوسرے کو سمجھتے تھے ایک دوسرے کی بات غور سے سنتے تھے ایک دوسرے کی پریشانی کو اپنی پریشانی سمجھتے تھے اور ہماری " growing stage " ساتھ تھی میرے لیے دوستی ہر لمحے ہے وہ ہر لمحہ مجھے اسکا پتہ ہو ،اسے کوئی پریشانی ہو تو مجھے پتہ ہو۔۔۔اسکے بعد تو بہت کچھ تھا مگر اس سے پہلے کچھ بھی نہ تھا کچھ بھی نہ اور دوستی سے پہلے کچھ نہیں ہوتا جو بھی ہوتا ہے دوستی کے بعد ہوتا ہے۔۔۔مگر منال کے لیے"دوستی" سے پہلے " میں " تھی مجھ میں نہیں تھی " میں " مجھے تو صرف " ہم " کا پتہ تھا " میں" کا پتہ تو اس نے مجھے دیا۔۔۔۔۔

حمین نے اپنی بہن کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

" چلو پھر تمہیں اپنے آفس لے کر چلتا ہوں آج " حمین نے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا تھا

۔۔۔

" وہ منال کا آفس ہے " اسمارہ نے یاد کروایا تھا

" چلو جو بھی "

" مجھے نہیں جانا نہ آپ مجھے گھر ڈراپ کر دیں میں تھک گئی ہوں بہت ہم رات کو ڈسکس کریں گے کیس کے بارے میں " وہ کوفت سے بولی تھی۔۔

" ہو تم منال کی کاپی ہی ہو وہ الگ بات کہ اسے جلاد ثابت کرنے کی پوری کوشش کی ھے تم نے "

" اپکو منال زیادہ عزیز ہے یا میں" بے دھیانی میں وہ پوچھ گئی تھی اور یہ شرارت تھی۔۔۔

" شٹ اپ اسمارہ " وہ غصے سے چڑتا کہہ گیا تھا۔۔۔جس پر اسمارہ کا جاندار قہقہ تھا۔۔۔

تقریباً حمین آفس 1 بجے تک پہنچا تھا جیسے ہی وہ آفس داخل ہوا تھا معمول کی طرح سب اپنے کام میں مصروف تھے۔۔۔ایک مصروف اور مگن زندگی۔۔۔وہ اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا تھا منال اپنے کیبین کے سامنے کھڑی سجل کو کچھ ہدایات دے رہی تھی۔۔۔حمین پر نظر پڑتے وہ خاموش ہوئی تھی سجل وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

" تم آئی کیوں نہیں آج ؟

منال نے نظریں پھیری تھیں وہ اسکی طرف دیکھنا نہیں چاہتی تھی اسے حمین کو اپنی نظروں کے حصار سے نکالنا تھا اور یہ اسکی پہلی کوشش تھی۔۔۔

" میں بزی تھی "

" اب کہاں جا رہی ہو "

" کچھ کام ہے پرسنل " وہ جتاتی اسکی طرف دیکھ گئی تھی۔۔۔حمین اسکے انداز پر دانت پیستا رہ گیا تھا۔۔

" چلو جب پرسنل کام میں بھی اگر کبھی ضرورت پڑی تو بتانا " وہ کہتا اپنے کیبین کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

منال کلس کر رہ گئی اسکی لاپرواہی پر۔۔۔اب وہ ایسا جواب بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ آنکھوں کو میچتے یہ گہری سانس لے گئی تھی۔۔۔پھر وہ اپنے آفس سے نکل چکی تھی پہلے

اسے گھر جانا تھا چینج کرنا تھا۔۔گھر آتے اپنی وارڈروب کھول کر وہ دیکھنے لگی تھی کہ کیا پہن کر جائے اسے صارم کے انوائیٹ کرنے کے لیے نہیں جانا تھا اسے میرب سے ملنے جانا تھا ۔۔۔۔وہ اتنی مصروف ہو چکی تھی اپنی زندگی میں کہ اسے بھول گئ تھی مگر میرب نے بھی تو اسے ایک دن یاد نہ کیا تھا جس کی وجہ سے اسکا اپنا گلٹ تھوڑا کم ہوا تھا۔۔۔اپنی وارڈروب میں اسے آفس سوٹ کے علاوہ سادہ سے لباس نظر آئے تھے جو وہ اکثر گھر پہن لیتی تھی مگر نکاح کے مطابق اسے کوئی ڈریس نہ مل رہا تھا۔۔۔صارم کی بات یاد کرتے اس نے نظر دوسری وارڈروب میں گھمائی تھی اس کے پاس ایک بھی سرخ رنگ کا جوڑا نہ تھا۔۔مگر اسے موسم کے مطابق ایک سیاہ ویلویٹ کا جوڑا نظر آیا تھا جو شاید اسے لیا ہوئے کچھ سال بھی ہو گئے تھے وہ اس نے یہ کبھی نہیں پہنا تھا مگر ملازمہ نے شاید نکال کر استری کیے ہینگ کیے ہوئے تھا اس نے نکال کر وہ پہنا تھا۔۔۔خود کو آئینے میں دیکھتی وہ بڑے غور سے اپنا جائزہ لے رہی تھی اب تو بہت کم وہ یوں سوٹ پہنتی تھی اور نہ کبھی کسی کی شادی پر وہ گئ تھی اسکی زندگی آفس سے گھر تک محدود تھی بس۔۔۔سیاہ ویلویٹ کا سوٹ اسکے گٹنوں تک آتا اوپر گولڈن کام ہوا ہوا تھا وہ خوبصورت لگ رہی تھی مگر چہرہ ہمیشہ کی طرح مرجھایا ہوا تھا۔۔اسے یوں تو سجنے سنورنے کا شوق نہ تھا مگر اپنی زندگی میں بہت سے " gathering" پر وہ یہ محسوس کر چکی تھی کہ اگر اتنے سادہ کہیں بھی جاؤ تو لوگ اپکو بے وقوف اور اناڑی سمجھ لیتے ہیں یہاں تک کہ انکی نظریں آپکی خود کی نظریں جھکا دیتی ہیں۔۔۔۔ایک گہری سانس لیتے ہلکی سی وہ لپ سٹک لگا گئ تھی۔۔۔اب تو اکسے

بال بھی کندھوں سے کافی لمبے ہو گئے تھے جو کہ وہ ہمیشہ ضرور کٹواتی تھی اسے اپنی پرسنیلٹی پہ کبھی بھی کمپرومائز نہیں کرنا تھا کم ازکم خود کے لیے کود کی پسند پر تو بلکل نہیں ۔۔۔ایک طرف بال پیچھے کو سور دوسری طرف سے آگے کو کرتی وہ تیار ہو چکی تھی ۔۔۔اتنے میں اسے صارم کا میسیج موصول ہوا تھا۔۔۔وہ میسیج کھول رہی تھی۔۔۔

"کب تک نکاح رکوانا ہے ان بچاروں کا بھی ،اہنا میرے بس میں تھا انکا نہیں ہے جلدی آجائیں محترمہ "

منال مسکرائی تھی ہلکا سا مجال ہے جو وہ کسی بھی بات کے ساتھ یہ طعنہ دینا بھول جائے ۔۔۔۔وہ اسے بدلا ہوا محسوس کر چکی تھی مگر منال نہیں بدلی تھی اسکے لیے بدلنا اب ممکن نہیں تھا کیونکہ اسکی محبت کا حصہ کہیں اور کی راہ لے چکا تھا۔۔۔۔۔منال نے جواب لکھ دیا تھا "coming"

۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں وہ صارم دلاور خان کے اپارٹمنٹ میں داخل ہو رہی تھی۔۔۔صارم اسے سامنے کھڑا نظر اگیا تھا سفید سوٹ پہنے اوپر اور گندمی چادر اوڑھے کھڑا تھا وہ کسی سے فون کان ہر لگائے بات کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

صارم نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔اسے اپنے پسندیدہ رنگ میں نہ دیکھتے ہوئے بھی وہ مسکرا گیا تھا۔۔فون کان سے ہٹائے وہ کاٹ گیا تھا اور اسکی جانب بڑھا تھا۔۔۔

" اسلام علیکم" وہ اسکے سامنے آگیا مسکراتے بولا تھا

" وعلیکم سلام" منال نے کندھے سے دوپٹہ ٹھیک کرتے کہا تھا

" دوپٹے سے کھیلتی اچھی لگ رہی ہو " وہ شرارتاً بولا تھا منال نے اسے گھورا تھا

" میرب کہاں ہے میں اسکے لیے آئی ہوں " منال نے صارم کی جانب دیکھتے پوچھا تھا منال تھی وہ جتانا تو نہ کہ میں تمہارے لیے نہیں آئی ہوں۔۔۔۔

" جانتا ہوں خوش فہمی نہیں پال رہا۔۔تمہیں سیاہ رنگ میں دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ میرے لیے تم اہی نہیں سکتی " چہرے پر تلخی واضح تھی

" صارم میں اندر ا جاؤں اگر تمہاری اجازت ہو تو " وہ زچ ہوتے بولی تھی اندر کو بڑھنے لگی تھی مگر وہ اسکے آگے آتے سامنے قریب کھڑے اسکا راستہ روک چکا تھا

" میری باتوں کا جواب کیوں نہیں ہوتا تمہارے پاس " منال نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

" یہ حرکت تم صرف اسی لیے کر رہے ہو کیونکہ میں پہلے اکیلے میں تمہارے گھر اچکی ہوں تم پر یقین کر کے اور اب میں تمہارے گھر تمہارے کہنے پر آئی ہوں صارم مجھے غلط ثابت مت کرو کہ تم اس بار مجھے یا میرے اعتبار کو نقصان نہیں پہنچاؤ گے "

صارم کے چہرے کی رنگت پل میں بدلی تھی گلے کی گلٹی ابھرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی وہ اس پر یقین نہی کرتی تھی کیا وہ کبھی سوچ سکتا تھا کہ وہ۔یہ لفظ بھی سنے گا اس لڑکی سے ۔۔۔با مشکل سانس لیتے وہ اپنے قدم پیچھے کو لے گیا تھا اپنے ہاتھ اوپر کو اٹھاتے وہ سائیڈ لے چکا تھا۔۔۔

" اندر زید اور میرب دونوں ہیں میرب میرے سٹوڈیو کے ساتھ والے روم میں ہے"۔ اسے تفصیل دیتا وہ سائیڈ سے ہوتے وہاں سے باہر کو نکل گیا تھا۔۔۔

منال نے اسے یوں پھرتی سے جاتے دیکھ کر خود کی آنکھیں زور سے میچی تھیں ۔۔۔۔۔ایک گہری سانس لیتے وہ اندر گئ تھی خاموشی نے اندر اسکا استقبال کیا تھا شاید کوئی بھی نہ تھا وہاں سوائے کچھ لڑکوں کے جو لاؤنج میں ڈیکوریشن کر رہے تھے نکاح کی مناسبت سے وہ سیدھا اس روم میں گئ تھی جہاں صارم نے کہا تھا کہ میرب ہوگی دروازہ کھولتے اسے روم میں سامنے میرب سرخ جوڑے میں بیٹھی ملی تھی اس کے پاس کچھ بیوٹیشنز بیٹھی تھیں اور ایک میرب کا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی۔۔۔منال اسے دیکھتے ہلکے سے

مسکرائی تھی میرب نے بیوٹیشن کو ہاتھ سے روکا تھا اور کھڑی ہوئی تھی دونوں ایک دوسرے کے گلے ملی تھیں۔۔۔

" بہت پیاری لگ رہی ہو " منال نے مسکراتے کہا تھا

" تم بھی " میرب نے منال کی گال کو چھوتے کہا تھا۔۔

" تم بیٹھ جاؤ تیار ہو جاؤ " منال اسے کہتے وہاں پاس بیٹھ گئی تھی کمرے کے جائزہ لیا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ تمام بیوٹیشنز وہاں سے جا چکی تھیں۔۔۔۔اب وہ دونوں موجود تھیں۔۔

" کیسی ہو منال " میرب کی آواز ابھری تھی۔۔

" میں بلکل ٹھیک ہوں اللہ کا شکر تم بتاؤ "

" میں بھی ٹھیک "

میرب منال کے پاس آکر بیٹھی تھی۔۔۔

" سوری میں اتنی مصروف تھی کہ تم سے دوبارہ ملاقات نہیں کر پائی " منال نے میرب کی جانب دیکھتے کہا تھا جو اسے ہمشیہ بہت پیاری لگتی ہے مگر آج اسے نظر لگ جانے کا خدشہ واضح تھا۔۔۔

" کوئی بات نہیں میں جانتی تھی یہ بڑی بات نہیں ہے " میرب نے ہلکے سے مسکراتے کہا تھا۔۔

" یہ سب اچانک تم خوش ہو نہ " منال نے ایک بار تسلی کے لیے پوچھا تھا یہ سب اسکے دماغ میں چل رہا تھا۔۔

" ہاں سب ٹھیک ہے بس دعا کرنا " میرب منال کے ہاتھ کو پکڑتے بولی تھی۔۔۔

" ڈونٹ وری تمہیں بہت کچھ ملے کا زندگی میں جس پر تم خوش ہو جاؤ گی اللہ نے مشکل کے ساتھ آسانی بھی تو رکھی ہوتی ہے اب بس خوش ہو جاؤ "منال نے اسے مکمل تسلی دیتے کسی تھا جس پر میرب مسکرا گئی تھی۔۔۔

" تمہاری کوئی دوست نہیں ہے " منال نے کچھ سوچتے پوچھا تھا۔۔۔"کیوں نہیں ہے میرے سامنے بیٹھی ہے " میرب نے مسکراتے کہا تھا جس پر منال بھی مسکرا گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر میں ملازمہ وہاں آئی تھی۔۔۔

" منال میڈم صارم صاحب کہہ رہے ہیں کہ میرب بی بی کو لے کر باہر آجائیں " منال نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

" میری چادر " میرب نے بیڈ کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا منال نے بیڈ کی جانب دیکھا تھا جہاں ایک چادر پڑی تھی تو دوسری طرف طے کیا سرخ نیٹ کا دوپٹہ پڑا تھا اسنے وہ پکڑا تھا اور میرب کے اوپر اوڑھ دیا تھا۔۔

" یہ اچھا لگے گا باہر کوئی بھی نہیں ہے صرف ہم ہی ہیں"۔اسکی بات ہر میرب مسکرا گئی تھی آنکھوں میں کچھ آنسو آئے تھے۔۔۔

منال اسے روتے دیکھ کر گھبرائی تھی

" اچھا سوری میں چادر دے دیتی ہوں رو نہیں " اس سے پہلے وہ چادر تک پہنچتی میرب اسکا ہاتھ تھام چکی تھی

" تھینک یو آنے کے لیے منال ! آج میرا کوئی نہ تھا یہاں جو میرے ہمراہ ہوتا زید کی فیملی بھی نہیں مانی کیا وہ مان جائے گے " میرب ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھی

" مان جائیں گے خان خاندان اپنے بیٹوں کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا نہ انھیں دور ہوتا دیکھ سکتا ہے کچھ وقت لگے گا مگر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔چلو چلتے ہیں ورنہ مجھے صارم دوبارہ طعنے دینا شروع کر دے گا کہ میری وجہ سے لیٹ ہوئی " مصنوعی غصہ دکھاتی وہ بولی تھی میرب مسکراتے اٹھی تھی۔۔۔

" وہ تم سے واقعی میں بہت محبت کرتے ہیں ان کی آنکھوں میں دکھتا ہے " میرب کہتے مڑی تھی منال خاموش رہی تھی۔۔۔۔

باہر نکلتے وہاں پھولوں کی مہک تھی سفید پھولوں کی لڑیاں تھیں۔۔۔موقع کی مناسبت سے بہت اچھی ڈیکوریشن کروائی گئی تھی۔۔۔۔۔

زید ایک طرف کھڑا سفید سوٹ اور سفید ہی واسکوٹ پہنے کھڑا تھا،،کچھ اور دو تین اور بھی لوگ تھے نکاح میں شرکت کیے ہوئے۔۔۔میرب کو ایک جانب بٹھا دیا گیا تھا اسکے پیچھے منال کھڑی تھی اور سفید پھولوں کی لڑیوں کے اس پار زید تھا جس کے پیچھے صارم تھا اور ساتھ افان بھی تھا جسے صارم نے خود بلایا تھا اور اسے مکمل خاموش رہنے کا حکم دیا تھا ۔۔۔اس کے کچھ دوست۔۔۔۔ایک طرف مولوی کو بٹھایا گیا تھا یہ وقت ان دونوں کے

لیے خوشی کے ساتھ ساتھ دکھ کا بھی تھا جس میں ان دونوں کے گھر والے شامل نہ تھے ۔۔۔اور یہ بات زید کو پتھر کا بنا گئی تھی اس کا دل توڑا تھا اسکے گھر والوں نے۔۔۔

منال نے صارم کی جانب دیکھا تھا جو کہ سنجیدہ سا کھڑا تھا منال کی جانب وہ نہیں دیکھ رہا تھا کسی بات پر وہ افان کو گھور رہا تھا۔۔

اور پھر زید ولی خان اور میرب خان کا نکاح شروع ہوا تھا۔۔۔۔۔تقریباً 10 منٹ کے اندر نکاح مکمل ہو چکا تھا سب مبارک باد دے رہے تھے انھیں۔۔۔۔میرب نے گھونگھٹ کے اندر ہی اپنی آنکھیں زور سے میچی تھیں آنکھوں سے آنسو گرے تھے ایک بار پھر ، ایک بار پھر نصیب نے کھیل کھیلنا تھا۔۔۔۔جو چند ایک لوگ تھے کھانا کھا کر روانہ ہو چکے تھے ۔۔۔اب صرف خان خاندان تھا۔۔۔

ایک منٹ کچھ فوٹوز ہو جائیں۔۔۔

افان کیمرہ پکڑتے اٹھا تھا بھائی اور بھابھی آپ دونوں ساتھ بیٹھیں میں آپ لوگوں کی کچھ فوٹوز لیتا ہوں۔۔۔اسکی بات پر صارم مسکرا دیا تھا۔۔۔

زید اور میرب کی کچھ فوٹوز لی گئی تھیں۔۔۔

" تم لوگ بھی او " زید نے صارم اور منال کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

منال نے ایک نظر صارم کی طرف دیکھا تھا جو اسکی طرف ہی دیکھ رہا تھا منال آگے بڑھی تھی اور میرب کے ساتھ جا کر کھڑی ہو گئی تھی صارم زید کے ساتھ کھڑا ہوا تھا اور یونہی یہ سادگی سے شادی ہو چکی تھی شاید یہ خان خاندان کی پہلی شادی تھی جو یوں ہوئی تھی

"یو نو واٹ میرب بھابھی آپ میری فیورٹ بھابھی ہونگی معصوم سی " افان نے منال کی طرف دیکھے کہا تھا۔۔۔۔

صارم نے بھی منال کی جانب دیکھا تھا مگر اس بار اس نے کوئی ایکشن نہ لیا تھا۔۔۔۔

اتنے میں منال کو فون آیا تھا سجل کا۔۔۔وہ پہلے کاٹ چکی تھی مگر بار بار فون آنے پر وہ سائڈ پہ ہوتے اٹھا گئ تھی۔۔۔

" ہیلو میم "

" کیا ہوا ہے سجل یار میں بزی ہوں " منال نے کوفت سے کہا تھا

" سوری بٹ وہ آپکے چاچو شانزیب خان آفس آئے ہیں " اور سجل کا یہ کہنا تھا کہ منال کی آنکھیں حیرت سے کھل گئ تھی سانس رک گئ تھی کچھ پل کے لیے۔۔۔

" تم نے بتایا نہیں کہ میں آفس نہیں ہوں"

" بتایا تھا مگر وہ اپکے کیبین جا کر بیٹھ گئے ہیں"

" حمین کہاں ہے " منال نے دھیمے سے پوچھا تھا کہ شاید وہ آفس نہ ہو۔۔۔

" وہ ابھی میٹنگ روم میں ہیں سٹاف کے ساتھ "

کاش وہ آفس نہ ہوتا۔۔۔

" میں آتی ہوں ابھی تم حمین اور چاچو کو ملنے نہ دینا کسی صورت بھی " وہ کہتی فون کاٹ گئی تھی۔۔۔۔

وہ واپس مڑی تھی سب کی نظریں تقریباً اسی پر تھیں اسکے رنگ اڑا ہوا دیکھ کر سب ہی اسے مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

" کیا ہوا سب ٹھیک ہے منال ؟؟ میرب نے وہیں بیٹھے پوچھا تھا۔۔۔

" ہاں سب ٹھیک ہے " مسکراتے وہ جواب دیے گئی تھی۔۔۔اس بار وہ صارم کے پاس آ کر کھڑی ہوئی تھی جبکہ افان میرب اور زید کے کان کھانے میں مصروف تھا۔۔۔

" مجھے بات کرنی ہے تم سے " صارم نے اسکی جانب دیکھا جتنی معصوم دکھتی تھی وہ مگر اسکے الفاظ ہمیشہ کیوں مجھے ٹوڑ دیتے تھے صارم بس سوچ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔کیا وہ اسے

اپنے آپ سے اتنا بد زن کر گیا ہے کہ کچھ بھی منال سکندر خان کو صارم دلاور خان کی طرف کھینچ نہیں سکتا۔۔۔۔

خاموشی سے وہ اٹھتا اسکے ساتھ باہر کو نکل گیا تھا ۔۔۔

" I am sorry "

منال کو دل ہی دل میں یہ گلٹ تنگ کر رہا تھا کہ شاید وہ کچھ زیادہ بول گئی ہے۔۔۔

" کیوں ! صیح بات ہے تم مجھے اوقات میں رکھتی ہو میری " وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا آنکھوں کی جلن واضح تھی۔۔۔۔منال اسکی جانب دیکھ کر رہ گئی تھی کیا وضاحت دیتی وہ اسے اب۔۔اسے خود کی سمجھ میں نہ آیا تھا۔۔۔

" میرا بات کرنے کا وہ مطلب نہیں تھا جو تم سمجھ رہے ہو "

" تم سمجھاتی بھی تو نہیں ہو "

بے بسی تھی تو انتہا کی تھی ،،،، منال نے اسکی جانب دیکھا تھا سنہری آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔سردی کی وجہ سے دونوں کے گال سرخ ہو رہے تھے۔۔۔۔

" مجھے ابھی ضروری کام ہے مجھے جانا ہے " منال نے نظروں کا زاویہ بدلتے کہا تھا۔۔۔

" اس وقت کونسا آفس کھلا ہے " گھڑی ہر دیکھتے کہا تھا جو 7 بجا رہی تھی۔۔۔۔

" آفس کھلا ہے ابھی مجھے جا کر دیکھنا ہے "

" ہمم ٹھیک ہے میرب کو اسکے کمرے تک تو چھوڑ آؤ اب تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے یہاں عورت ورنہ میں نہ کہتا تمہیں " منال نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

" پہلے کہو پلیز " وہ اسے نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور یہ پہلی بار تھا کہ وہ صارم کو ناراض نہیں کر کے جانا چاہتی تھی۔۔۔

اور صارم بے ساختہ مسکرا دیا تھا اسکی مسکراہٹ پر منال کو اسکے راضی نامے پر یقین آیا تھا ۔۔۔

دونوں اندر آئے تھے وہ۔۔۔کچھ دیر میں منال میرب کو اسکے کمرے تک چھوڑ کر وہاں سے نکل چکی تھی۔۔۔راستے میں وہ ٹھنڈی پڑ رہی تھی کہ شانزیب خان اسکے آفس کیوں گئے تھے۔۔۔۔

آفس پہنچتے وہ میٹنگ روم میں گئی تھی پہلے جہاں معمول کے خلاف اس وقت سٹاف موجود تھا مگر مکمل سٹاف نہ تھا کچھ ہی لوگ تھے جو حمین کے ساتھ کام کر رہے تھے۔۔۔اسے یوں مشرقی لباس میں تیار دیکھ کر سب ہی حیران ہوئے تھے۔۔۔۔

" اب تک کیا ہو رہا ہے آفس ٹائمنگ تو ختم ہو گئی ہے " منال نے حمین کی طرف دیکھے کہا تھا ظاہری سی بات ہے حمین نے انھیں اوور ٹائم ہر لگایا ہوا تھا۔۔۔

" کچھ کام تھا پینڈنگ میں نے کہا مکمل کیا جائے " حمین نے کرسی پر بیٹھتے کہا تھا ۔۔۔۔۔اتنے میں شانزیب خان جو باہر کو نکل رہے تھے میٹنگ روم کا دروازہ کھلا دیکھ کر ادھر ہی اچکے تھے اور سجل انکے پیچھے انھیں آوازیں دیتی رہ گئی تھیں۔۔۔

" مینو " شانزیب خان کی آواز پر منال کی دنیا رک گئی تھی دل کی دھڑکن بڑھ گئی تھی ۔۔۔۔

منال نے رخ پلٹا تھا اسکے رخ پلٹنے پر شانزیب خان کو منال کے پیچھے سے حمین شاہ وہاں بیٹھا ہوا نظر آیا تھا رگوں کا تناؤ بڑھ گیا تھا۔۔۔شانزیب خان کو وہاں دیکھ کر حمین کی آنکھیں سکڑی تھیں۔۔۔

" تم جھوٹ بول رہی تھی مجھ سے تب کی یہ دونوں یہاں موجود تھے " شانزیب خان سجل۔پر برسے تھے۔۔

" نہیں وہ۔۔۔۔" سجل بولتی کہ وہ ہاتھ سے روک گئے تھے جاؤ یہاں سے سب تم لوگ " وہ پورے سٹاف کو کہتے ٹیبل کی جانب بڑھے تھے۔۔۔۔

انکی یہ اجاہدادی حمین جو زہر لگی تھی اس شخص کا وجود اسے آگ لگا دیتا تھا۔۔۔

حمین نے منال کو دیکھا تھا اور پھر شانزیب خان کو جو اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔سٹاف جا چکا تھا وہاں سے۔۔۔

" کس سازش کے تحت آئے ہو یہاں تمہیں کیا لگتا ہے کہ شانزیب خان کی بھتیجی کو ٹریپ کروگے اور کوئی تم سے سوال نہیں کرے گا " وہ اونچی آواز میں ہلکے سے مسکراتے بولے تھے۔۔۔منال دم سادھے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی ایک طرف خون تھا تو دوسری طرف محبت تھی۔۔۔۔

" مجھے خود سے کمپیئر نہ کریں شانزیب صاحب یہ میری ذات کی توہین ہے " حمین مسکراتے بولا تھا۔۔۔

منال نے حیرت سے حمین کو دیکھا تھا وہ کیسے اس سے جڑے رشتوں کی بے عزتی کر سکتا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ مجھے دکھ ہوتا ہے پھر بھی۔۔۔حیرت سے وہ اسکے منہ کو تک رہی تھی۔۔۔

" بہت چاہتے ہو نہ کہ ہمارے گھر میں دراڑ پڑے جیسے تمہاری ماں چاہتی تھی خون خون ہوتا ہے پر بھولو نہیں میری بھتیجی یا میرا بھتیجا دونوں تمہیں فوقیت نہیں دیں گے مجھ پر " حمین انکی بات سنتے وہاں انکے سامنے آیا تھا پیچھے شانزیب خان کے کندھے کے قریب کھڑی منال کی طرف دیکھا تھا جس کی آنکھوں میں حیرت اور افسوس تھا آنکھیں نم ہونے لگی تھیں وہ ضبط کر کے رہ گیا تھا اس عورت کو روتے دیکھ کر۔۔۔اور پھر شانزیب خان کو دیکھا تھا اس نے۔۔۔

" مجھے نہ تو آپ کی فیملی کی مدد آج چاہیے نہ کل اور اپکو جو کرنا ہے کریں مگر میرے قریب کسی بھی شخص کو نقصان نہیں پہنچانے دوں گا یاد رکھنا اس بار تمہاری ہار پکی ہے "

" حمین " منال بے یقینی سے اسے پکارہ تھا۔۔۔

حمین سائیڈ سے بغیر کچھ کہے نکل گیا تھا۔۔

" تمہیں چھوڑوں گا نہیں میں یاد رکھنا " شانزیب خان غصے سے پھنکارتے چیخے تھے۔۔۔

" دیکھا اسے کیسے بات کر کہ گیا ہے میں نے صرف تمہاری وجہ سے برداشت کی ہے منال مجھے یہ تمہارے آفس میں آئندہ نہیں چاہیے " وہ بھی کہتے نکل گئے تھے اور منال وہاں میٹنگ روم کے میز پر اپنا موبائل رکھتے کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھی تھی۔۔۔

سجل اندر آئی تھی منال کی گال پہ پھسلتا آنسو وہ دیکھ چکی تھی کسی کی آمد کو بھانپتے جلدی سے اپنی گال پہ ہاتھ پھیرتے ہو آنسو کا نام و نشان مٹا چکی تھی۔۔۔

" آپک ٹھیک ہیں " سجل نے اسکا رنگ پھیکا پڑتے دیکھ کر پوچھا تھا۔۔اس نا پانی کا گلاس لیتے اسکے آگے کیا تھا جسے منال پکڑتے پی گئی تھی۔۔۔

" سر حمین نے کچھ کہا ہے کیا ؟؟؟ سجل نے سکے پس پڑی کرسی پر بیٹھتے کہا تھا منال کا ہاتھ وہ اپنے ہاتھ میں لے گئی تھی اس وقت وہ اسکی سیکرٹری نہیں تھی اسے کئی سالوں سے جانتی تھی بزنس مین سب مشکلوں میں وہ اسکے ساتھ ہوتی تھی جب وہ پریشان ہوتی تھی تب بھی پھر آج وہ کیسے اسے چھوڑ سکتی تھی۔۔۔

" اسے لگتا ہے میں اسکی ہر حرکت بچپن کی دوستی کی وجہ سے برداشت کرتی ہوں اب اسے کون بتائے کہ میں ہر دوست کا پاس نہیں رکھتی " لہجے میں افسوس واضح تھا۔۔۔

" ہوا کیا ہے "

" وہ میرے ہی خاندان کو تباہ کرنے پہ تلا ہے اور آج اس کی شدت واضح تھی مجھے لگا تھا سب ٹھیک ہو جائے گا مگر وہ تو جیسے پوری پلاننگ کر کے بیٹھا ہے " منال نے بے یقینی سے سجل کو دیکھا تھا۔۔۔

" کیا اپکو لگتا ہے کہ وہ اپکو تباہ کر سکتے ہیں" سجل نے منال کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا منال کی آنکھوں میں چمک واضح تھی۔۔۔

" میرے خاندان کے کسی بھی فرد کو تباہ کرنا ایسے ہی جیسے مجھے تباہ کرنا ہے "

اتنے میں سجل کا فون رنگ ہوا تھا سامنے " سر حمین " کے نام سے کالنگ آرہا تھا فون میز پر پڑے ہونے کی وجہ سے منال بھی با آسانی دیکھ گئی تھی۔۔۔

سجل نے منال کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" اٹھاؤ " منال نے اسے حکم دیا تھا لہجے میں اب دبہ دبہ غصہ تھا۔۔ سجل نے فون اٹھایا تھا اور سپیکر پر لگاتے بولی تھی۔۔۔

" منال آفس ہے یا چلی گئی ہے " حمین کی ابھرتی آواز منال کو بے خود کر گئی تھی۔۔اس نے سجل سے فون جھپٹا تھا

" کیوں کوئی کٹر رہ گئ ہے " منال غصے سے بولی تھی۔۔۔

" میں نے ایک میل سینڈ کی ہے وہ دیکھ لو سجل اور اپنی بوس کو بتا دینا کہ میں آج اور ابھی سے یہ کونٹریکٹ ختم کر رہا ہوں کل تک پیپر ورک بھی کمپلیٹ کروا کہ بھیج دوں گا " اور اتنی سی بات تھی کہ آج منال اپنی محبت مکمل طور پر ہار گئ تھی۔۔۔یہ واحد چیز تھی جو وہ حمین روحیل شاہ کی طرف سے توقع نہیں سکتی تھی کہ وہ خود اسے چھوڑ سکتا ہے یوں ۔۔۔

سجل کی آنکھیں کھل گئ تھیں۔۔۔

" کہاں ہو اس وقت تم جو بھی بات کرنی ہے مجھ سے کرو "

" میں آفس سے نکل چکا ہوں " وہ ایک ریسٹورینٹ بیٹھا سامنے لیپ ٹاپ رکھے کرسی سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔۔

" جہاں بھی ہو مجھے ابھی ملنا ہے " وہ ضدی لہجے میں بولی تھی

" منال فلحال گھر جاؤ ہم صبح۔۔۔"وہ ابھی بولتا کہ وہ غصے سے دھاڑی تھی

Just shut up hamain rohail shah"

میں بکواس کر رہی ہوں کہ مجھے ابھی اور اسی وقت ملنا ہے " منال نے ہاتھ غصے سے کانپنے لگے تھے ..

"Baranah restaurant "

ایک سرد سانس کھینچتے وہ مختصر جواب دے کر فون کاٹ گیا تھا جانتا تھا کہ وہ اب اس پر غصہ نکالے بغیر تو جائے گی نہیں۔۔۔

اور پھر تقریباً آدھا گھنٹا وہ وہاں بیٹھا2 دفعہ کافی پی چکا تھا اور اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

اور پھر منال اسے سیاہ لباس میں آتی دکھائی دی تھی۔۔انکھیں سردی کی وجہ سے سکڑ رہی تھیں۔۔۔۔اردگرد کافی لوگ تھے وہ اسکے سامنے آکر بیٹھ گیی تھی۔۔۔

" اب بولو مجھ سے بات کرنے کے لیے تمہیں میری سیکریٹری سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہو مجھے " وہ ایسے سر اکڑا کے پوچھ رہی تھی جیسے وہ اسکے سامنے وہ بات کبھی نہیں کہے گا جو سجل کو کہا۔۔۔۔

" آج کے بعد حمین روحیل شاہ تمہارے آفس نظر نہیں آئے گا " وہ ہر جزبے سے عاری بول رہا تھا۔۔۔

منال اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

" کیوں ؟؟

" تم ہی تو چاہتی تھی کہ میں چھوڑ دوں تمہارا آفس اب مان لی میں نے تمہاری بات " اس نے کندھے آچکا دیے۔۔۔

" تم پھر آئے کیوں تھے میرے آفس " غصہ تو کہیں بھی نہیں تھا بس سوال تھے جو اسکے دل میں ہزار تھے مگر ہر سوال کا جواب وہ اس سے نہیں مانگ سکتی تھی مگر وہ اسکے ہر سوال کا جواب دے ضرور سکتا تھا۔۔۔

" ہو سکتا ہے تمہارے چاچو ٹھیک کہہ رہے ہوں "

منال کی آنکھوں میں جیسے شعلے بھڑک گئے تھے۔۔۔

کچھ پل وہ اسے دیکھتی رہی تھی دونوں کی نظریں ایک پل کو بھی ادھر سے ادھر نہ ہوئی تھی۔۔۔

" وہ تو میں جانتی ہوں کہ وہ بے گناہ ہیں تمہارے کہنے پر میں یہ نہیں مان سکتی کہ وہ گناہ گار ہیں یا انھوں نے میری ماں کو مارا ہو گا قطعی طور پر نہیں " وہ بھی اسی کے انداز میں اسی جیسی لاپرواہی لیے بولی تھی جبکہ دل تھا کہ ہر یک چیز کو آگ لگا دے۔۔۔۔

" آج تم مجھے یہ تو بتاؤ منال کہ کیا لگتا ہے پھر کس نے مارا ہو گا " وہ میز پر دونوں ہاتھ رکھتے غصے سے پوچھ رہا تھا

" میری ماں ہر وقت اپنی دوست کے ساتھ تھیں وہ ایک ہاوس وائف تھیں انکی کسی سے کیا دشمنی تھی ظاہری بات ہے جس نے آمنہ انٹی کو مارا اسی نے مارا اگر میں نے اپنی ماں کو کھویا تو صرف اور صرف۔۔۔۔۔"اور ابھی وہ اسکی ماں ہر الزام لگاتی وہ دھاڑا تھا۔۔۔

" میں اپنی ماں کے بارے میں یہ الفاظ تمہارے منہ سے برداشت نہیں کروں گا مینو بس "
وہ جاتے اٹھاتے اسے وارن کر گیا تھا۔۔منال جو سانس روک گئی تھی۔۔۔۔

" میں منال سکندر خان سے دستبردار ہوتا ہوں "

دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں وہ میز پہ پڑے بند لیپ ٹاپ پر رکھ گیا تھا چہرہ تھوڑا آگے کو جھکا گیا تھا یعنی یہ اسکا آخری فیصلہ تھا۔۔۔۔۔۔۔منال کچھ لمحے وہ اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔پھر اپنی سانس کو بحال کیا تھا۔۔۔اس سے بڑھ کر وہ اپنی محبت کی منت بھی نہیں کر سکتی تھی

۔۔۔۔۔

" ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو " آواز میں نمی واضح تھی حمین نے اسکی جانب دیکھا تھا اور منال نے بھی دیکھا تھا پھر کچھ لمحے ان دونوں نے ایک دوسرے کو جی بھر کر دیکھا تھا آج سے وہ کھل کر ایک دوسرے کی مخالفت کر سکتے تھے۔۔۔۔آج کھلی دشمنی کا علان ہو گیا تھا۔۔
حمین اٹھا تھا اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا تھا بل وہ ٹیبل پر رکھتے جا چکا تھا۔۔۔۔۔

منال کی نظروں نے دور تک اسکا تعاقب کیا تھا۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہ آئی تھی آج اسکے ساتھ ہوا کیا تھا یہ سب تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔حمین کے جانے کے بعد اسے

کچھ سردی کا احساس ہوا تھا۔وہ میز کو گھور رہی تھی ادھر اُدھر کی آوازیں اسکے کان میں پڑ رہی تھیں کسی کے قہقہوں کی تو کسی بچے کے رونے کی۔۔۔ان بے ہنگم آوازوں نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا بھیگی پلکیں اوپر اٹھائی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

رات کے 10 بج رہے تھے اور منال سکندر خان اس وقت اکیلے ریسٹورنٹ میں بیٹھی تھی ایک بار پھر اسے لگا تھا جیسے وہ آج اکیلی ہو گئی ہے۔۔۔جب سے وہ آیا تھا اسے لگا تھا کہ کوئی ہے اسکے لیے۔۔۔اسکی پرواہ کرنے والا۔۔۔۔۔مگر وہ تو آج اسے اکیلا کر گیا تھا۔۔۔۔ ٹھنڈی ہوا، بھیگی پلکیں ، اردگرد اپنا قصور ڈھونڈتی نگاہیں ،اکیلے پن کا احساس اور یہ سب وہ احساسات تھے جس سے وہ ہر ملاقات میں صارم دلاور خان کو متعارف کرواتی تھی۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔منال کی نگاہیں ریسٹورنٹ میں بیٹھی ایک بچی ہر گئی جو اپنے ماں باپ سے کھیل رہی گی تھی ،پ

پاس ایک اور ٹیبل پر نگاہ گئی جہاں ایک نو جوان جوڑا بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ہجوم میں بیٹھی کچھ دوستیں جو قہقہے لگا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔اور بس پھر آنسو کی بھی ہمت یہاں تک ہی تھی وہ آنکھ کے کنارے کو چھوتا گال پر آ گرا تھا آنسو گر چکا تھا۔۔۔۔۔

" آج حمین روحیل شاہ بھی اسے چھوڑ کے جا چکا تھا "

منال کی بس ہو چکی تھی سردی کے باعث اسکی جسم میں عجیب سا درد اٹھنے لگا تھا ۔۔۔۔لوگ اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگے تھے اس سے پہلے کوئی اکر اس پر ترس کھاتا اسے وہاں سے اٹھنا تھا وہ اپنا دوپٹہ سنبھالتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

~~~~~~~~~~~~~~

میرب یونہی بیڈ پہ بیٹھی زید کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔اتنے میں دروازہ کھولے وہ اندر داخل ہوا تھا سفید سوٹ میں وہ جچ رہا تھا۔۔۔۔جیکٹ اپنی وہ صوفے پہ رکھ آیا تھا کمرے کو مکمل طور پر سجایا گیا تھا ان دونوں کی خوشی کے لیے۔۔۔۔۔کمرے میں ہر طرف گلاب کے پھولوں کی مہک تھی۔۔۔۔

میرب نے زید کی جانب دیکھا تھا چہرے سے وہ تھکا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

دراز سے ایک خوبصورت سی ڈبیہ نکال گیا تھا جسے دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ اس میں کیا ہے۔۔۔

اسکے پاس جاتے وہ بڑے حق سے اسکا ہاتھ پکڑ گیا تھا اس سنہری ڈبیہ سے وہ ایک ڈائمنڈ کا بریسلٹ نکال گیا تھا جسے دیکھ کر میرب کی آنکھوں میں صرف حیرت تھی۔۔۔۔اس نے حیرت سے زید کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔
~~~~~~~~~~~~~~

زید اسکی حیرت کو بغیر کسی خاطر میں لائے اسے وہ بریسلٹ پہنا گیا تھا جو کہ میرب کی گوری کلائی میں اور خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

" مہندی کیوں نہیں لگوائی " اس نے میرب کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔

" بس ایسے ہی مجھے لگا وقت کم ہے " میرب نے اسکی جانب بغور دیکھتے کہا تھا اسکے تاثر جاننے کے لیے۔۔۔

" کوئی بات نہیں اب وقت ہی وقت ہے ہمارے پاس " زید نے ہلکے سے مسکراتے کہا تھا ۔۔۔

" تھینک یو " میرب نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔اسکے یوں نرمی سے بولنے پر اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔

" آپ پریشان ہیں نہ ؟ میرب نے آخر اسکے چہرے کی تھکن کو غور کرتے کہا تھا۔۔۔زید نے ایک گہری سانس لی تھی۔۔۔سیدھا ہوتے اس نے جوتا اتارا تھا اور اپنی گھڑی سائڈ ٹیبل رکھتے وہ میرب کی گود میں سر رکھ گیا تھا میرب جھنپ گئ تھی پھر زید کی نم آواز ابھری تھی۔۔۔

" میری اتنی بڑی خوشی میں آج میری فیملی شامل نہ تھی یعنی میرے دادا جان میرے ماں باپ جن کی خوشی کے لیے میں ہمیشہ فکر مند رہا میری زندگی وقف تھی ان کے لیے مگر میری ایک خوشی نہیں۔۔۔۔"

میرب کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ شخص واقعی میں نرم دل تھا یا شاید اسکے لیے تھا لیکن فلحال وہ اسے کوئی بچہ لگ رہا تھا۔۔۔۔

" ماں باپ کے علاوہ ہمارا کوئی سگا نہیں ہوتا زید وہ آپ کے لیے جیسا بھی سوچتے ہیں اچھا ہی سوچتے ہیں " میرب نے اسکے ماتھے پہ آتے بال پیچھے کیے تھے۔۔۔۔۔اس لمس پر زید نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" آئی ایم سوری میں نے بہت دیر کر دی " زید نے اب اسکا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا تھا

۔۔۔۔۔

" یہ دیر لازم تھی جس محبت میں دیر نہ ہو وہاں صدق نہیں ہوتا اور شفاف دل نصیب والوں کو ملتے ہیں اور میرب زید ولی خان بہت نصیب والی ہے "

" تمہاری باتیں ہر کسی سے مختلف ہیں "

میرب مسکرا گئ تھی اور اسکی اس مسکان پر وہ بھی مسکرا گیا تھا وہ کوئی بھی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا تھا جس پر وہ پریشان ہوتی۔۔۔۔میرب کا دل اس وقت پر سکون تھا آج اسے حفاظت کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

" سہی کہتے ہیں لوگ لڑکی چاہے جتنی بھی کماؤ کیوں نہ ہو ایک مخلص اور محبت کرنے والے ہمسفر کے بغیر وہ ادھوری ہے "

" صرف عورت ہی نہیں مرد بھی ادھورا ہے "

اور یہاں کئ مسکراہٹیں ان دونوں کی زندگی کا حصہ بنی تھیں۔۔۔۔۔

~~~~

راستے پہ منال کے نمبر پر کئ کالز آئی تھیں مگر اسنے فون کو ایک بار بھی پکڑنے کی توفیق نہ کی تھی گاڑی کو سڑکوں پر بھگا رہی تھی۔۔۔۔۔

آدھی رات کو گھر پہنچی تھی وہ اور ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ وہ دیر رات تک باہر رہے ۔۔۔۔۔گاڑی پارک کیے وہ چابی اور موبائل ہاتھ میں لیے باہر نکلی تھی کہ اسکے پیچھے ہی ایک اور گاڑی اندر داخل ہوئی تھی وہ افنان کی گاڑی تھی۔۔۔۔۔منال نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا افنان گاڑی سے باہر نکلتا چابی ملازم کو پکڑاتا اسکی جانب لپکا تھا۔۔۔
~~~~

" دماغ خراب ہے تمہارا میں تمہیں کب سے فون کالز کر رہا ہوں تم گاڑی بھگائے چلی جا رہی ہو " وہ اسکے پاس آتا غصے سے بولا تھا۔۔۔منال نے افنان کی جانب دیکھا تھا وہ اس سے ناراض تھا مگر پھر بھی اسے ڈھونڈ رہا تھا یعنی صرف وہی تھا نہ جو اسے برداشت کر سکتا تھا نہ کوئی حمین نہیں تھا کوئی بھی نہیں تھا صرف اور صرف اسکا بھائی تھا جو اس سے ناراض نہیں ہوتا تھا اسکے کہنے پر اسے چھوڑ کر نہیں جاتا تھا باقی سارے سہارے بے سود تھے نہ ۔۔۔۔ہاں بقی سارے سہارے بے سود ہوتے ہیں سوائے باپ،بھائی کے۔۔۔۔۔۔۔اسکی آنکھوں کے کنارے سرخ ہوئے تھے۔۔۔۔

اور یہ واحد سہارا تھا اسکے پاس۔۔۔وہ بے اختیار افنان کے گلے لگی تھی۔۔۔

" آئی ایم سوری" اور یہ واحد الفاظ تھے جو وہ اس وقت بول سکی تھی۔۔۔افنان نے اسکے گرد حصار بنایا تھا۔۔۔۔

" میں ہوں نہ پھر کیوں پریشان ہوتی ہو ،تمہارا بھائی تمہارے آگے ڈھال کی طرح کھڑا ہے میری مینو کیوں پریشان ہوتی ہے " وہ بڑی فہرست سے اسے بچوں کی طرح بہلا رہا تھا ۔۔۔۔

منال پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

" آج سے پریشانیاں ختم ہو گئی ہیں اب کوئی پریشانی نہیں آئے گی نہ اپکو نہ چاچو کو اور نہ ہی مجھے " وہ ہلکی سی مسکراہٹ سے بول گئی تھی۔۔۔۔

" چاچو کی ٹینشن نہیں لیا کرو تم آؤ کھانا کھاتے ہیں سچی میں بھوک لگی ہے کب سے تمہاری گاڑی کے پیچھے گاڑی بھگا کے تھک گیا ہوں " وہ اسے حصار میں کہے اندر بڑھا تھا جس پر منال مسکرا گئی تھی۔۔۔لاونج میں داخل ہوتے عائشہ وہاں ادھر اُدھر ٹہل رہی تھی۔۔ان دونوں بہن بھائیوں کو یوں آتا دیکھ کر وہ انکی طرف لپکی تھی۔۔۔

" سہی ہے پہلے ایک غائب ہوتا تھا آج دونوں ہی غائب میں یہاں کیوں ہوں مجھے بتا دو آپ دونوں " عائشہ انکی طرف منہ پھلائے دیکھ رہی تھی جو کہ کیوٹ لگ رہی تھی ۔۔۔منال کو عائشہ کے چہرے سے صارم کی جھلک نظر آئی تھی۔۔۔

افنان مسکرا گیا تھا اور آگے کو ہوتے ہوئے عائشہ کے ماتھے پر بوسہ دے گیا تھا منال وہاں سے سائڈ کو ہوتے کیچن میں آئی تھی فریج سے کھانا نکالتے وہ اوون میں رکھ گئی تھی ۔۔۔اس نے کھانا گرم کر کے ڈائنگ ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔۔

" کدھر آؤ کھانا کھاتے ہیں " افنان نے منال کو روکتے کہا تھا

" نہیں مجھے تو بھوک نہیں ہے میں کھا کر آئی ہوں آپ دونوں کھائی " وہ ہلکا سا مسکرا گئی تھی

" تم ٹھیک ہو " عائشہ نے اسکی آنکھوں کو سرخ ہوتا دیکھ کر کہا تھا گال بھی جیسے دہک رہے تھے۔۔۔

" جی بس تھک گئی ہوں " اور وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~

وہ اپنے سٹڈی روم سے باہر نکل رہے تھے جب پیچھے سے کسی کے اپنے کندھے پر تنی گن پر وہ رک چکا تھا۔۔ سہیل شاہ کا سانس ہوا میں معلق رہ گیا تھا۔۔

" کون" ویسے ہی کھڑے ہوتے وہ پکارا تھا

" حمین شاہ"۔۔۔۔اواز پیچھے سے ابھری تھی۔۔۔۔۔

" سہیل شاہ پیچھے مڑنے کو تھا۔۔"یونہی میرے ساتھ چلو مجھے تم سے بات کرنی ہے ورنہ یقین کرو اس وقت میں تمہیں جان سے مار سکتا ہوں اور مار بھی دوں گا "

" میں تمہیں نہیں جانتا" سہیل شاہ نے ہاتھ اوپر کرتے کہا تھا
~~~~~~~~~~~~~~~~~~

" اگر تم نہ چلے تو تمہاری موت تمہاری تمام نسلوں کو میرا پتہ دے دے گی " وہ بڑی لاپرواہی سے بول رہا تھا۔۔۔

" سہیل شاہ میں بات دہراتا نہیں ہوں "

" ٹھیک ہے چلو مگر وعدہ کرو تم مجھے ماروگے نہیں " وہ شخص آج اٹک رہا تھا اپنی باتوں میں ۔۔۔۔حمین کو اس سے شدید نفرت ہوئی تھی۔۔۔

" خاندانی ہوں بات سے پھرتا نہیں ہوں اگر تم نے مجھے تنگ نہ کیا تو ضرور "

اسے گھر کی راہداری سے باہر نکالتے وہ بندوق کے زیرِ اثر اپنی گاڑی میں بٹھا گیا تھا۔۔۔۔

" کیوں کر رہے ہو یہ سب " سہیل شاہ نے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا

"محبوبہ تھوڑی نہ ہو جو اس وقت بھگا لے جا رہا ہوں ظاہری بات ہے سہیل صاحب آپ سے کچھ ضروری کام ہے " اس نے گاڑی کا سٹیرنگ گھماتے کہا تھا۔۔۔۔

سہیل شاہ اسے دم سادھے دیکھ رہے تھے۔۔۔

" پریشان نہ ہوں کچھ نہیں ہوگا آپ کو کچھ کرنا ہوتا تو بہت پہلے کر چکا ہوتا۔۔۔"

اور کچھ ہی دیر میں چھوٹے سے فلیٹ کے سامنے آکر گاڑی رکی تھی اردگرد کوئی گھر نہ تھا صرف وہی تھا۔۔۔اگر کوئی ابادی نظر آرہی تھی تو بہت دور تھی مگر اس پاس خالی پلاٹ تھے۔۔۔۔

حمین نے اندر چلنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔وہ بھی خاموشی سے چل دیا تھا۔۔۔

" کیا لو گے " حمین نے اندر داخل ہوتے دروازہ لوک کرتے کہا تھا وہ گھر بلکل خالی تھا اندر آکر وہ تمام بتیاں جلا چکا تھا۔۔۔۔

" پوچھ تو ایسے رہے ہو جیسے مہمان بنا کر لائے ہو " سہیل شاہ حمین کے باپ کی عمر کا تھا اور سامنے کھڑا 30 سال کا لڑکا اسے کسی قسم کی عزت دینا گوارہ نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

" ٹھیک ہے چلو مووی دیکھتے ہیں " وہ کہتا صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔سہیل شاہ نے اچھنبے سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

" اے لڑکے دماغ خراب ہے تمہارا اس وقت مجھے میرے ہی گھر سے اٹھوا کے مجھے یہاں کیوں لائے ہو "

" اٹھوایا نہیں ہے میں نے آپ خود آئے ہیں "

" میرے گھر کی سی سی ٹی وی فوٹیج سب دکھا دے گی زیادہ ہوشیاری کرنے کی ضرورت نہیں "

" میرے گھر کی فوٹیج صاف واضح کرے گی کہ آپ گاڑی سے آرام سے بغیر کسی گن کے بغیر کسی پریشر کے خود گھر داخل ہوئے ہیں تو " وہ صوفے پہ بیٹھا اس شخص کو دیکھ رہا تھا تھیں تنی ہوئی تھیں۔۔۔۔

" ویسے اگر میں ابکو یہیں مار دوں تو پھر کہہ دوں کے آپ بھاگ گئے تو کیا ہو جائے گا اور پیچھے سے آپکی فیملی کو غائب کروا دوں "

سہیل شاہ کی آنکھوں میں شعلے جلنے لگے تھے۔۔۔۔

" آپ کو تو پتا ہی ہو گا یہ کام مشکل نہیں ہوتا ہینہ " سہیل شاہ کی آنکھوں میں نظریں گاڑتے وہ مسکرا کر بولا تھا

" بیٹھ جائیں آپ کی اتنی عمر نہیں رہی اب کہ اتنی دیر کھڑے رہیں وہ بھی شوک کی حالت میں"

" کیا بکواس ہے یہ " سہیل شاہ کوفت سے چلائے تھے۔۔۔

حمین مسکرا گیا تھا۔۔میز سے ریمورٹ اٹھا کہ صوفے کے ساتھ ٹیک لگاتے وہ سامنے لگی ایل سی ڈی چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔یہ سہیل شاہ کے آفس کا منظر تھا جہاں سہیل شاہ اور شانزیب خان دونوں بیٹھے تھے یہ وہی سی ڈی تھی جو افنان نے انھیں دی تھی۔۔۔۔

سہیل شاہ کے آنکھیں حیرت سے پھٹ گئی تھی وہ حیرت سے اپنی ساری باتیں سن رہے تھے۔۔۔۔

" اب بیٹھ جائیں سہیل صاحب میں اتنی سردی میں ہسپتال کے چکر نہیں کاٹ سکتا مجھے ضرورت ہے فلحال تمہاری " وہ ایک سی ڈی بند کرتا بولا تھا۔۔سہیل شاہ اسکے سامنے آکر بیٹھ چکا تھا

" کیا لگتا ہے میں اس سب سے ڈر جاؤں گا "

" تو کیا نہیں ڈرو گے " حمین تسلی سے پوچھ رہا تھا

" نہیں میرے لیے یہ رتی برابر بھی اہم بات نہیں ہے میری عمر میں اور تمہاری عمر میں فرق ہے لڑکے ایک عمر گزاری ہے میں نے اور اس عمر میں ایک بار بھی میرا کوئی بال بھی باکا نہ کر سکا تم کیا چیز ہو "

" چلیں آپ یہ تو مانتے ہیں کہ اپنے آفس سے لڑکیاں غائب کروانا اور پھر ان لڑکیوں کو بیچ دینا یا مار دینا تمہارا پیشہ تھا۔۔"

" ماننے اور نہ ماننے تک نوبت ہی نہیں آتی میں اپنے راستے میں آنے والی چیزوں کو ختم دیتا ہوں " وہ مسکرا کر بولے تھے۔۔۔

" جیسے کہ تانیہ شاہ اور پھر۔۔۔۔"

دیکھو میرا تمہاری ماں کے کیس سے کوئی لینا دینا نہیں تھا "

" اور تانیہ شاہ "

" کیا لگتی تھی وہ تمہاری" سہیل شاہ نے پھنکارتے کہا تھا

" شانزیب خان سے بزنس کیوں ختم کیا "

" تمہیں کیوں بتاؤں تم میرے دشمن ہو" سہیل شاہ نے بھی ریلیکس ہو کر صوفے سے ٹیک لگائی تھی۔۔۔ حمین نے گن دربارہ اپنے ہاتھ میں لی تھی ،اسے لوڈ کیا تھا اور سامنے بیٹھے سہیل شاہ پر تانی تھی۔۔۔

" تم مجھے نہیں مار سکتے " سہیل شاہ مسکرا کر بولے تھے اور ٹریگر دبا تھا سہیل شاہ کی ٹانگ پر گولی ماری گئی تھی ایک شور برپا ہوگیا تھا خون کا فوارہ چھوٹا تھا یہاں انکی مسکراہٹ سیکنڈز میں غائب ہوئی تھی وہ چیخ اٹھے تھے۔۔۔۔"اگر اب بھی نہ بولے تو یقین کرو انگلی گولی تمہارے دماغ میں ماروں گا اور مجھے وہ بندہ ہر گز نہیں چاہیے جو میرے کام نہ آسکے "

سہیل شاہ جو صوفے سے نیچے گر چکے تھے اپنی ٹانگ پکڑے وہ کراہ رہے تھے درد کی شدت اس قدر بڑھ گئی تھی کہ انکا چہرہ فق ہونے لگا تھا۔۔۔

" م،مہ،میں بتاتا ہوں تم مار،،نا م،ت " وہ درد کی شدت سے بول رہا تھا۔۔۔۔حمین دانت پیس کر رہ گیا تھا جبڑہ تنا ہوا تھا۔۔۔

پاس میز پر پڑی بیل بجا گیا تھا وہ اتنے میں 4 لڑکوں کی تعداد وہاں داخل ہوتے نظر آئے تھے۔۔۔۔۔"اٹھاؤ اسے اور اسکا معائنہ کرو اچھے جلدی "

" اہہہ،،مجھے مت مارو میں ،شانزیب خان کو پکڑنے میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں " وہ افر کر رہا تھا جو اسے کچھ دیر پہلے کرنی چاہیے تھے

" تو تمہیں ں کیا لگا تھا میں یہاں تمہیں لوری سنانے کے لیے لایا تھا اتنی عمر گزاری حرامی میں مگر عقل نہ آئی " حمین غصے سے بولا تھا اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ اس شخص کو ابھی اور اسی وقت جان سے مار دے۔۔۔

ان لڑکوں نے اسے اٹھاتے اسکی ٹانگ پر مکمل طور پر پٹی کی تھی تاکہ خون اور نہ بہے مگر گولی نہیں نکالی تھی۔۔۔

" ہسپتال لے کے جانا پڑے گا خود گولی نکالنا خطرے کا باعث بنے گا " ان میں سے ایک لڑکا بولا تھا۔۔

" زندہ رہنا ہے یا پھر " حمین اسے دیکھتے بولا تھا

" مجھے بچا لو تمہیں سچ جاننا ہے نہ میں تمہاری مدد کروں گا وعدہ " وہ درد کی شدت سے بولا تھا حمین نے انھیں اشارہ کیا تھا وہ اسے گاڑی کی طرف لے کر بھاگے تھے۔۔۔وہ لڑکے پیچھے آنے کو تھے مگر حمین نے نھیں روک دیا تھا۔۔

سہیل شاہ درد کی شدت سے کراہ رہا تھا وہ بے ہوشی کی طرف تو نہیں جا رہا تھا مگر گولی لگنے کی سخت تکلیف البتہ کافی تھی

" پریشان نہیں ہو جس کیلیبر کی گولی تم لوگ مارتے ہو وہ نہیں تھی " وہ غصے سے بولا تھا ۔۔۔"یاد رکھنا میں کسی بھی وقت تمہاری جان لے سکتا ہوں نہیں مرتے ابھی تم مگر " وہ رکا تھا

" 15 منٹ ہیں تمہارے پاس جتنا اگل سکتے ہو اگل لو اگر کوئی صفائی تمہاری مجھے مائل کر گئی تو ٹھیک ورنہ یہیں سے واپس "

" م،میں نے نہیں مروایا تھا تمہاری ماں کو وہ سب شانزیب خان کی سازش تھی اس نے ہی کیا ہے جو کیا ہے "

" کوئی نئ بات " وہ سامنے دیکھتے بولا تھا گاڑی کی سپیڈ نارمل تھی۔۔۔

" یشفہ ملک کے ماں باپ اسکی قید میں ہیں " سہیل شاہ کراہتے بولا تھا۔۔

" یشفا ملک کہاں ہے "

" اسے بیچ دیا گیا تھا " سہیل شاہ نے حمین کی طرف دیکھتے کہا تھا جس کی رگیں تن گئی تھیں سٹیرنگ ہر گرفت مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

" پھر اب وہ کہاں ہے "

" جب تانیہ شاہ کو اس بات کا پتہ چلا تھا تو یشفا ملک کو مروا دیا گیا تھا "

" اور یہ کام تم نے کیا" حمین نے اسکی جانب دیکھتے پوچھا تھا

"ا،نہی وہ۔۔۔۔"

" سچ " حمین نے اسے یاد دلایا تھا

" ہاں کیونکہ میں خود بھی پھنستا تھا "

اتنے میں وہ پسپتال پہنچے تھے۔۔۔

" اپنی زبان بند رکھنی ہے پتہ ہے نہ تمہیں " اور حمین کی اس بات پر وہ جلدی سے سر ہلا گیا تھا۔۔۔اور اگلے 1 گھنٹے کی تمام کاروائی یہ تھی کہ سہیل شاہ کی ٹانگ پہ لگی گولی نکالی جا چکی تھی حمین نے ہسپتال کی انتظامیہ کو پیسے دے کر تمام کام کروا لیا تھا اور ہسپتال میں کہیں بھی جگہ سہیل شاہ کا نام رجسٹرڈ نہ ہوا تھا۔۔۔۔اور اسے واپس اسی فلیٹ لاتے 3 بج

چکے تھے حمین کا سر بھاری ہو چکا تھا وہ تھک گیا تھا بری طرح۔۔۔اج اسی شخص کو بچانے ہر وہ مجبور تھا جسے موت کے گھاٹ اتارنا اس پر فرض تھا۔۔۔۔سہیل شاہ کی مکمل ہمت جواب دے گی تھی کچھ دوائیوں کے زیرِ اثر وہ سو گیا تھا حمین وہاں سے نکل گیا تھا ۔۔۔۔اسکے فلیٹ میں موجود لڑکوں کی وہ زمہ داری لگا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ جیسے گھر داخل ہوا تھا اسارہ لاؤنج میں بیٹھے اسکا انتظار کر رہے گی اسکی شرٹ پر کوئی داغ نہ تھا اس شخص کے خون کا نہ اس نے سہیل شاہ کو ہاتھ ہی لگایا تھا۔۔۔۔نیند کی وجہ سے سرخ آنکھیں ،اجڑی حالت ،صدیوں کی تھکان تھی چہرے پر۔۔۔۔

" کہاں تھے آپ میں اتنی پریشان ہو رہی تھی فون بھی نہیں لگ رہا تھا یار " وہ بے بسی سے بولی تھی۔۔۔حمین صوفے پر گرنے کے انداز سے لیٹ گیا تھا " حمین ٹھیک ہو " اسارہ آگے آتے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔۔

" ہاں یار ٹھیک ہوں بس تھک گیا ہوں بہت "

" تھے کہاں " وہ یوں اسے اکیلے چھوڑے ساری رات کہاں تھا یہ بات اسے ہضم نہیں ہو رہی تھی

" سہیل شاہ کے پیچھے " وہ معمولی انداز سے بولا تھا

" پھر "

" فلیٹ میں ہے میرے "

" مطلب " اسمارہ نے حیرت سے پوچھا دھا۔۔"ٹانگ پہ گولی لگی تھی اسکے"۔۔۔اسمارہ نے اپنے بھائی کو دیکھا تھا۔۔"لگی تھی یا ماری آپ نے " اسمارہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا

" میں نے مارنا ہوتا تو جان سے مار دیتا " اسمارہ بس منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی کیا جسٹیفیکیشن تھی حمین روحیل شاہ کی۔۔۔

" پھر کیسے لگی "

" تمہیں کیوں فکر ہو رہی ہے اسکی "

" ہم نے اسے کیس میں ملوث نہیں کیا آپ کے کہنے پر کہ آپ نے کچھ سوچا ہو گا اگر وہ یونہی مر گیا تو "

" نہیں مرتا یار "

" روزی ہوٹل کے بارے میں پتا کروایا ہے میں نے اور وہ یہی سیم سٹیٹمنٹ دے رہے ہیں جو عدالت میں انھوں نے پیش کی وہی فوٹیج سب وہی " اسمارہ نے اپنی بات جاری کی تھی ۔۔۔حمین منال کا سوچ رہا تھا اسکی سیاہ آنکھوں میں وہ نمی اسے یاد آرہی تھی۔۔۔

" حمین " اسمارہ نے اسے پکارا تھا۔

" وہ منال کو استعمال کرنا چاہ رہا ہے ہمارے خلاف " وہ اچانک بولا تھا اسمارہ نے حیرت سے دیکھا حمین کو انکی اس بات میں منال کہاں سے آئی تھی۔۔۔

" کیسے " اسمارہ کی آنکھوں میں چمک تھی ،پریشانی سب کچھ تھا ہاں وہ سب کچھ جو ایک عزیز کے لیے ہوتا ہے۔۔۔۔

" پتا نہیں فلحال تو وہ خون کی آڑ میں کر رہا ہے "

" بھائی آپ اسکے قریب نہ رہیں شاید یہ بات اسکے لیے نقصاں دہ ہو کیونکہ شانزیب خان کبھی یہ بات برداشت نہیں کرے گا کہ ہم اکٹھے ہوں دوبارہ "

" میں جس حد تک اسے چھوڑ سکتا تھا چھوڑ دیا اس سے آگے اور کچھ نہیں ہے میرے بس میں"اسمارہ کو اسکی بات پر کوئی حیرت نہ تھی۔۔۔

" یعنی آپ اسکے آفس کو خیر آباد کہہ آئے ہیں "

وہ سمجھ گئی تھی کہ کوئی حل تو وہ منال کے لیے نکال کے ہی آیا ہو گا

" ہاں " جواب مختصر تھا جبکہ جزبات مختصر نہ تھے۔۔۔۔

" کیا ریکشن تھا اسکا کوئی فرق پڑا اسے " اسمارہ کے اس سوال کے پیچھے کئی جواب تھے جو حمین کے س ایک جواب دے حل ہونے تھے۔۔۔۔

حمین مسکرایا تھا اور یہ ان 24 گھنٹوں کی پہلی مسکان تھی۔۔۔

" اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ میری جان لے لے اس وقت "

" جب آپ اسکے چاچو کو سنا رہے ہوں گے رائیٹ " اسمارہ اٹھی تھی کیچن کی جانب بڑھی تھی چائے بنانے کی غرض سے۔۔۔

" نہیں جب میں نے اسے کہا کہ میں منال سکندر خان سے دستبردار ہوتا ہوں " اپنے الفاظوں کو وہ دہرا تھا کہ سننے میں کیسے لگتے ہیں۔۔۔اسمارہ پلٹی تھی۔۔۔

" کوئی بات نہیں میں فون کر دوں گی کہ حمین روحیل شاہ منال سکندر خان سے کبھی دستبردار نہیں ہو سکتا " وہ کہتی مسکرا کر چائے کا سامان نکال رہی تھی

حمین اٹھا تھا اور اسکے پاس ہی شیلف کے قریب آکر کھڑا ہوا تھا

" حمین روحیل شاہ دستبردار ہو سکتا ہے مگر حمین شاہ نہیں اور میں حمین روحیل شاہ کو مانتا ہی نہیں " اسمارہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا نفرت تھی بے انتہا حمین روحیل شاہ کہنے پر اسکے باپ کا نام ساتھ لگانے پر صرف نفرت تھی بس۔۔۔

" شانزیب خان وہی کارڈ پلے کرے گا جو اس نے ماما کی دفعہ کیا تھا آسیہ انٹی کو ٹریپ کرنے کے لیے ،فیملی کے گیت گائے گا " اسمارہ نے چائے چولہے پر چڑھا دی تھی۔۔۔

" میں منال اور افنان کو شانزیب خان کی فیملی میں " consider " کرتا ہی نہیں ہوں تو مجھے شانزیب خان کی فیملی سے کیا مطلب "

" ہاں یشفہ ملک کو بھی مروا دیا تھا انھوں نے اور اس کے ماں باپ انھوں نے کہی چھپائے ہیں اور کوئی کہہ سکتا ھے کہ اس شخص کی دو بیٹیاں ہیں " حمین کی نظروں میں نفرت حقارت سب تھا۔۔۔

" مجھے لگا تھا کہ خدا ایسے لوگوں کو بیٹیاں نہیں دیتا " اسمارہ رنج سے بولی تھی۔۔۔

" ہر کسی کے لیے آزمائش مختلف روپ لے کر آتی ہے"۔۔۔۔۔

" وہ سب کو موقع دیتا ہے سنبھلنے کا اور اگر انسان نہ سمجھے تو دل مردہ ہو جاتا ہے دل کا مردہ ہونا اچھا نہیں ہوتا اور پھر تمام صلے دنیا کہ تو نہیں ہیں نہ ،سارے مکافات دنیا کہ نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔"

" سہی بات ہے جنہیں محبت اس دنیا میں نہیں ملتی کیا پتہ آخرت میں مل جائے " اسمارہ نے اسکو چائے کا کپ پکڑاتے کہا تھا مطلب واضح تھا۔۔۔

" ہاں جیسے بہن بھی ہے نہ پراسیکیوٹر صاحبہ " وہ چڑ کر بولا تھا اور اسمارہ کا قہقہہ اس خوبصورت گھر میں گونجا تھا۔۔۔۔

ناشتے کی ٹیبل پر اس وقت معمول کے مطابق سب موجود تھے منال کے علاوہ اور اسکی دادی جنھیں اس گھر میں دوبارہ آنے کے بعد کسی نے نہ پوچھا تھا۔۔۔۔

" مینو کہاں ہے " شانزیب خان نے دانین کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔وہ باپ کے یوں تیکھے تیور سے کیے گئے سوال پر ہڑبڑائی تھی۔۔۔

" پتا نہیں اپنے کمرے میں ہوں گی " افنان نے شنایزب خان کی جانب دیکھا تھا آج سے پہلے تو یوں انھوں نے نہ پوچھا تھا یا شاید وہ کچھ زیادہ محسوس کر رہا تھا مگر خاموش رہا۔۔۔

" جاؤ بلا کے لاو اسے " شانزیب خان نے حکم دیا تھا اور ان کے اس حکم پر دانین سو دفعہ مر کے زندہ ہوئی تھی۔۔۔چہرے کے زاویے بدلے تھے۔۔۔

" میں بلا لاتی ہوں تم ناشتہ کر لو" عائشہ اٹھنے کو تھی کہ افنان نے اسے اشارے سے روک دیا تھا اپنے ہاتھ صاف کرتے وہ اپنی طرف اشارہ کرتے اٹھ کر اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا

دروازہ بجایا تھا مگر اندر سے کوئی جواب نہ آیا تھا اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تھی اور وہ کھل گیا تھا دروازہ لاک نہیں تھا۔۔۔

وہ کمبل میں منہ دیے لیٹی رہی تھی۔۔۔

" مینو " افنان نے اسے آواز دی تھی پروفیشنل لائف میں آکر بہت کم ایسا ہوا تھا کہ وہ یوں دیر تک سوئے اور آفس جانے کے لیے تیار نہ ملی ہو۔۔۔افنان کی آواز پر اس نے چہرے سے کمبل اتارا تھا اور خالی نظروں سے افنان کو دیکھا تھا۔۔۔

" تم ٹھیک ہو " افنان نے اسکی آنکھوں کے کنارے جو کے سرخ ہوئے تھے انھیں دیکھے کہا تھا۔۔۔

" ہاں بس آج موڈ نہیں ہے آفس جانے کا " اس نے تھکے لہجے سے کہا تھا۔۔۔

" کیوں ؟

" بس ایسے ہی ریسٹ " اس نے ہلکے سے مسکراتے کہا تھا۔۔۔وہ آگے بڑھا تھا اور اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔۔۔

" مجھے لگ رہا ہے کہ تمہیں بخار ہو رہا ہے " افنان نے منال کو دیکھتے کہا تھا

" اوہ کم ان بھائی ایسا کچھ نہیں ہے میں بس ریسٹ کرنا چاہ رہی تھی ابھی ہیٹر بند کیا ہے اپکو لگ رہا ہے بس " اسکے یوں کہنے پر وہ مسکرا گیا تھا

" چلو پھر ریسٹ کرو ناشتہ کر لینا اور کوئی ٹیبلیٹ لے لینا " اسکی بت پر منال سر ہلا گی تھی

تقریباً 10 بجے کے قریب حمین اپنے فلیٹ پہنچ گیا تھا جہاں وہ رات سہیل شاہ کو چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔۔حمین کے آدمیوں نے اسے بہت آرام اور آسائش سے ناشتہ کروایا تھا اور دوا دی تھی۔۔۔۔۔

حمین اس کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں سہیل شاہ کو رکھ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹانگ ہر پٹی باندھے ہوئے وہ صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

حمین اس شخص کے سامنے جا کر بیٹھا تھا اور بغور سہیل شاہ کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

" ایسے کیا دیکھ رہے ہو " سہیل شاہ نے اسے خاموش پا کر پوچھا تھا

" اپنے گھر فون کرو اور انھیں بتاؤ کہ تم ملک سے باہر ہو " اس نے بڑے آرام اور تحمل سے کسی تھا سہیل شاہ نے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا " میں ایسا کیوں کہوں " حمین کی نظریں اسکی ہی طرف تھیں۔۔۔۔"کیونکہ میں نے تمہیں زندہ رکھا ہے تمہارے گھر والوں کے لیے نہیں اپنے لیے"

" تمہیں جو بھی بات کرنی ہے مجھ سے کر لو مجھے کوئی نہیں ڈھونڈنے والا میری کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ بیوی " سہیل شاہ نے لاپرواہی سے کہا تھا۔۔

" اسی لیے لوگوں کی بیٹیوں کو بیچنے کا کاروبار چلا رہے ہو "

" دیکھو حمین میں تمہاری مدد ایک ہی صورت میں کر سکتا ہوں کہ تم مجھے نہیں پھنساو گے تمہیں شانزیب خان کے ساتھ جو کرنا ہے کرو مگر مجھے بچانا ہو گا تمہیں " سہیل شاہ نے اٹل لہجے میں کہا تھا۔۔۔

" اور اگر میں تمہیں نہ بچاؤں تو " حمین نے ٹانگ پر ٹانگ جمائی تھی۔۔۔۔

" تو تم ان باتوں سے کبھی بھی واقف نہیں ہو سکو گے جو باتیں میں تمہیں بتا سکتا ہوں " سہیل شاہ نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔۔

" ٹھیک ہے " حمین نے دو ٹوک بنا کسی وقفے کے کہی تھی۔۔۔"وعدہ " سہیل شاہ نے آنکھیں سکیڑتے پوچھا تھا۔۔۔"وعدہ " حمین نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔۔۔۔

" میں تم پر یقین کیوں کروں " سہیل شاہ نے دوبارہ کہا تھا دونوں ایک دوسرے نہر نظریں گاڑے بیٹھے تھے۔۔حمین نے لب بھینچے تھے " تمہیں اس بات پر بھی یقین نہیں کرنا چاہیے کہ تمہیں زندہ چھوڑوں گا اپنے فائدے کے بغیر مگر تمہیں اس بات پر تو یقین ہو گا کہ میرے خون میں معاف کرنا نہیں ہے اس لیے تمہارے پاس صرف 2 آپشن ہیں ایک میرے ساتھ مل کر شانہزب خان کو ایکسپوز کرو اور دوسرا یہ کہ میں تمہیں عدالت کے حوالے نہیں کروں گا خود موت دوں گا اب فیصلہ تمہارا ہے "

" تانیہ شاہ سے ہمارا کوئی تعلق نہ تھا وہ یشفہ ملک کی دوست تھی اور اسی کی وجہ سے ہمارے آفس آئی تھی اس وقت ہمیں نہیں معلوم تھا کہ وہ ایک نیوز اینکر ہے۔۔۔۔اس وقت شانزیب خان اور میں دونوں مل کر کمپنی چلا رہے تھے ظاہری بات ہے کہ جو بھی وہ کرتا میں اس میں پھنستا تھا۔۔۔"وہ بات جاری رکھے ہوئے تھا جبکہ حمین خاموشی سے اس کی سن رہا تھا۔۔۔۔کوئی تاثر نہ تھا سوائے سنجیدگی کے۔۔۔۔

وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا۔۔۔

" یشفہ ملک کو ہمارا غائب کروانے کا کوئی مقصد نہ تھا مگر وہ ہمارے کچھ راز جان گئی تھی جس کی وجہ سے ہمیں اسے باہر بھیجنا تھا مگر جب تانیہ شاہ کا پتا چلا تھا تو شانزیب خان نے اس سب کو خود دیکھا تھا مجھے نہیں معلوم کہ اس نے انکا کیا کیا۔۔۔"

" اور تمہیں نہیں معلوم کہ اس نے کیا کیا ایسا کیسے ہو سکتا ہے نہ" وہ پھنکارتے بولا تھا سامنے بیٹھے شخص پر اسے رتی برابر یقین نہیں تھا۔۔

" میں نے اسے چھوڑ دیا تھا اس وقت وہ کمپنی سے اپنے شیرز لے کر الگ ہو چکا تھا مجھے نہیں معلوم کے اس نے خود کو کیسے بچایا اور کیوں کیا یہ سب "

" یعنی تم باز نہیں آؤگے سہیل شاہ " حمین نے ٹانگ سے ٹانگ ہٹائی تھی تھوڑا سا آگے کو جھکا تھا اسکے یوں دیکھنے پر سہیل شاہ نے حیرت سے حمین کو دیکھا تھا۔۔۔

" میں نے جو تمہیں بتایا سچ بتایا حمین اور ویسے بھی اس وقت اگر شانزیب خان کا سب سے بڑا مشن منال ہے جو کہ تمہاری دوست ہے شاید "

حمین کی رگیں تن گئی تھیں دانت پیستے وہ بہت مشکل سے برداشت کر رہا تھا اس شخص کے منہ سے اسکا نام۔۔۔۔

" اس کے لیے اس وقت سب سے خطرناک افنان ہے اور سب سے آسان منال سکندر خان وہ کسی بھی وقت اسے تمہارے خلاف استعمال کر سکتا ہے " سہیل شاہ کے چہرے پر اطمینان بھری مسکان تھی آنکھوں میں چمک تھی۔۔۔۔

" خیر ایک اور بات شانزیب خان کی ماں ،افنان سکندر خان کی دادی انھیں اپنے بیٹے کی ہر حرکت پتا ہے وہ تم لوگوں کی مدد کر سکتی ہے مگر تب تک جب تک شانزیب خان کو اس بات کا پتہ نہیں چلتا ورنہ۔۔۔"وہ بات ادھوری چھوڑ گیا تھا۔۔۔

" ورنہ " حمین نے ابرو اچکائے پوچھا تھا۔۔۔۔ سہیل شاہ نے اپنی زخمی ٹانگ کو ہلانے کی کوشش کی تھی مگر ایک شدید درد کی ٹھیس اٹھی تھی جس سے وہ کراہ کر رہ گیا تھا ۔۔۔اپنی ٹانگ پر ہاتھ رکھتے وہ بری مشکل سے آگے کو ہوا تھا۔۔۔

" ورنہ وہ اپنی ماں کو مار دے گا " حمین کی آنکھیں مکمل طور پر کھل گئی تھیں کوئی اتنا کیسے گر سکتا ہے کہ اپنی ہی ماں کو مار دے۔۔۔۔

" وہ خود کو بچانے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے "

" تم میں اور اس میں کیا فرق ہے تم بھی تو خود کو بچانے میں اسے پھنسانے کے لیے راضی ہو گئے " حمین کی اس بات وہ مسکرا گیا تھا۔۔۔۔

" حمین سکندر خان یہاں اپنی جان سے بڑھ کر کسی کو کیا اور ویسے بھی شانزیب خان نے مجھ سے بہت کچھ چھینا ہے میری زندگی میں مگر میں نے آج تک اس سے کچھ چھنتا نہیں دیکھا اب بس اسے برباد ہوتا دیکھنا چاہتا ہوں میں تاکہ میں سرخرو ہو کر اس دنیا سے جا سکوں "

حمین نے ایک سانس خارج کی تھی۔۔۔۔۔وہ اٹھا تھا اور دو قدم آگے بڑھائے تھے کہ سہیل شاہ کی آواز پر وہ رکا تھا۔۔۔

" مجھے جانے دو حمین " حمین نے مڑ کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

" میرے ساتھ ہوشیاری تمہیں بہت مہنگی پڑے گی اس بار یاد رکھنا۔۔۔۔میرے آدمی تمہیں چھوڑ آئیں گے "

" مجھے لینے تم خود گئے تھے تب کہاں تھے تمہارے یہ آدمی"۔۔۔حمین کے تاثر سنجیدہ تھے۔۔"تمہیں یہ سوچنا چاہیے کہ میں تمہارے گھر کہاں سے آیا تھا نہ کہ یہ سب " وہ کہتا رکا نہیں تھا اپنے آدمیوں کو وہ۔ سہیل شاہ کو گھر پہنچانے کا حکم صادر کیے وہ گھر کی جانب واپسی کی راہ پر تھا کہ افنان جا فون آیا تھا اسے۔۔۔۔۔

" کہاں ہو حمین " افنان نے فوری طور پر پوچھا تھا۔۔۔

" میں گھر جا رہا ہوں کیا ہوا"۔۔۔اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔"سہیل شاہ کہاں ہے" افنان کی آواز میں کچھ سختی تھی۔۔۔۔

" اپنے گھر"۔۔۔۔بڑے سادہ اور مطمئن لہجے میں جواب دیا گیا تھا۔۔"وہاں نہیں ہے ۔۔۔"

" پھر 10 منٹ تک پہنچ جائے گا " اسکی اس بات پر افنان کو تسلی ہوئی تھی۔۔۔۔

" زرینہ آنٹی سے ملنا ہے ساتھ چلو گے "

" ٹھیک ہے میں آرہا ہوں " حمین نے جواب دے کر کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔۔۔

دوپہر ہونے کو آئی تھی مگر منال ابھی تک اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی یونہی وہ بستر پر پڑی تھی نہ اس نے ناشتہ کیا تھا نہ اٹھ کر نیچے ائی تھی سجل کو وہ بتا چکی تھی کہ وہ آج نہیں آئے گی۔۔۔۔۔۔۔دروازہ ناک ہوا تھا منال نے کمبل منہ سے ہٹاتے دیکھا تھا اس نے اندر آنے کی اجازت دی تھی آنے والی عائشہ تھی منال سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

" آجائیں " اس نے صوفے کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔

" تم ٹھیک ہو گئ نہیں آج" سادہ سے لہجے میں پوچھا گیا تھا

" ہاں وہ بس دل نہیں کر رہا تھا " منال نے عائشہ کی جاب دیکھا تھا سرخ لباس پہنے ،سر پر ہلکا سا دوپٹہ اوڑھے وہ خوبصورت لگ رہی تھی بہت۔۔۔۔۔۔

" تم سے ایک بات پوچھوں ؟؟؟؟ عائشہ نے منال کی جانب دیکھتے پوچھا تھا منال نے نظریں اٹھا کر عائشہ کو دیکھا تھا اسے سمجھ نہیں آئی تھی وہ کیا کہے ،نہ جانے اب صارم کی بہن اس سے کیا پوچھے گی۔۔۔۔

" جی " مختصر جواب دیا گیا تھا۔۔۔۔

" تم سے پوچھ کر صارم نے شادی میں تاخیر کی کیا " منال اس کی اس بات پر یہ سوچنے لگی تھی کہ عائشہ اس سے پوچھ رہی ہے یا کنفرم کرنا چاہ رہی ہے۔۔۔۔۔اسکے جواب سے پہلے

ہی عائشہ دوبارہ بولی تھی۔۔۔"دراصل میں گئ بھی نہیں کافی دنوں سے ادھر اور نہ میری صارم سے بات ہوئی تو اس لیے" جھجک ان دونوں میں ہی تھی ایک دوسرے کے لیے ۔۔۔۔اور یہ جھجک منال کو پسند تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ عائشہ کو جوابدہ بنے ہر بات کے لیے۔۔۔۔۔

" جی " اس نے بس اتنا جواب دیا تھا۔۔۔۔

" آپ گئی کیوں نہیں ادھر اتنے دنوں سے " منال نے بیڈ سے اٹھتے پوچھا تھا اس سے پہلے عائشہ ایسا کوئی سوال کرتی جو اسے مشکل میں ڈالتا وہ اس سے باتیں کرنے لگی تھی ادھر ادھر کی۔۔۔۔

" بس ایسے ہی دل نہیں کیا میرا کل تک شاید جاوں " منال اسکی بات پر ڈر ہلا گئ تھی ۔۔۔۔

" تم بچپن میں بہت معصوم تھی منال مجھے یاد ہے تم اکثر آتی تھی حویلی مگر تم تب بھی منہ بنائے پھرتی تھی" عائشہ نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا تھا منال نے اسکی جانب دیکھا تھا کہ یہ

کیا تھا اس نے مسکرانے کی کوشش کی تھی مگر پھر بھی کر پائی اسے تو یاد بھی نہ تھا کہ اتنا کہ وہ خان حویلی کتنی بار گئی تھی۔۔۔۔۔

" میں اب بھی معصوم ہی ہوں " اس نے الماری سے کپڑے نکالتے بیڈ پر رکھے تھے ۔۔۔۔۔عائشہ اٹھی تھی اکسے سامنے آئی تھی۔۔۔"ہاں مگر فرق صرف اتنا ہے کہ اس وقت تم لوگوں کو اتنا سوچ سمجھ کر ٹریٹ نہیں کرتی تھی پر اب تم بہت سوچ سمجھ کر لوگوں کی جگہ منتخب کرتی ہو"

منال نے ایبرو اچکائے دیکھا تھا اسے۔۔۔

" جیسے کہ " منال پوچھے بنا نہ رہ سکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" کچھ نہیں مگر کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں منال جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا صرف اپنوں کے لیے میں تمہیں نظر انداز نہیں کر سکتی اپنے شوہر کی وجہ سے نہیں اپنے بھائی کی وجہ سے کیونکہ تم اسے عزیز ہو اور جو میرے بھائی جو عزیز ہے وہ مجھے ہے " منال خاموش رہی تھی بس اسے کچھ لمحے دیکھتی رہی تھی وہ عائشہ کو۔۔۔۔اسکی خاموشی پرعائشہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔۔

" تم میرے لیے میرے بھائی کی محبت ہو اور ہونے والی بیوی اس سے بڑھ کر میرے لیے تمہارے لیے کیا عزت ہو سکتی ہے " عائشہ نے اسکا ہاتھ پکڑتے کہا تھا۔۔۔جس پر منال بامشکل مسکرائی تھی۔۔۔۔

" تمہیں بخار ہے " عائشہ نے حیرت سے کہا تھا۔۔۔منال نے اپنا ہاتھ چھڑایا تھا۔۔"نہیں میں ٹھیک ہوں ٹیبلیٹ لونگی تو صحیح ہو جائے گا۔۔۔۔

" ٹھیک ہے میں ناشتہ بھجوا دیتی ہوں تمہارا "منال نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔

افنان اور حمین زرینہ شاہ سے ملنے آئے تھے کبھی اسمارہ اور روحان دونوں فرم تھے۔۔۔۔۔

" کیسے ہو افنان بیٹا " زرینہ شاہ نے مسکرا کر پوچھا تھا آخر اتنے سالوں بعد وہ اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔"میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں " افنان نے ان کے چہرے کو بغور دیکھتے کہا تھا آنکھوں اور دل میں اس عورت کے لیے عزت تھی اور بے انتہا بھی۔۔۔۔

" میں تمہارے سامنے ہوں زندہ ہوں دیکھو آج بھی " آنکھوں میں آنسو لیے وہ بول گئی تھیں۔۔۔افنان نظریں جھکا گیا تھا۔۔۔۔۔"جس ماں کی جوان بیٹی مرے اسکی ماں کیسی ہو

سکتی ہے"۔۔۔انکی اس بات ہر حمین اور افنان دونوں خاموش ہو گئے تھے۔۔۔"تم بتاؤ منال کیسی ہے بڑی ہو گئی ہو گی اب تو وہ " آنکھوں میں محبت لیے وہ پوچھ رہی تھیں۔۔۔

افنان مسکرایا تھا ہلکا۔۔۔"جی ٹھیک ہے بلکل "

" کیا کرتی ہے وہ آج کل اسکی شادی ہوگئی کیا " بڑے اشتیاق سے وہ منال کے بارے میں پوچھ رہی تھیں۔۔۔حمین کو منال کے ساتھ آخری ملاقات یاد آئی تھی اسکے سر میں شدید درد کی لہر دوڑی تھی۔۔۔۔

" نہیں ابھی مگر جلد ہی " افنان نے جواب دیتے نظریں اس کمرے پر پڑی ہر چیز کی طرف دوڑائی تھی وہ چھوٹا سا گھر تھا جہاں ہر طرف چیزیں بکھری ہوئی اخباریں ،میگزینز مختلف لا کی کتابیں تھیں۔۔۔یہ سب روحان کا تھا اسے دیکھ کر ہی افنان کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ لڑکا کتنا جنونی ہے مگراگر آج تک وہ شانزیب خان کو اس نے نقصان نہیں پہنچایا تھا بذاتِ خود تو اسکی وجہ صرف اسکی ماں زرینہ شاہ تھی۔۔۔

" میں تم لوگوں کے لیے چائے لے کر آتی ہوں " وہ کہتی اٹھ رہی تھیں کہ حمین بولا تھا " نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے آپ بیٹھ جائیں "

" جی مجھے آپ سے بات کرنی تھی کچھ ضروری " افنان بولا تھا۔۔"ہاں ضرور مگر میں چائے بنا کر لاتی ہوں تم دونوں کے لیے اتنے سالوں بعد آئے ہو پھر بات کرتے ہیں " وہ کہتی کمرے سے باہر نکل گئی تھیں۔۔۔۔۔

افنان نے حمین کی جانب دیکھا تھا تھکا ہوا اور سنجیدگی سے بھرپور وہ اپنے فون میں مگن تھا ۔۔۔

" سہیل شاہ کو یوں اگواہ کرنا خطرے سے خالی نہیں تھا تمہیں یوں نہیں کرنا چاہیے تھا " احمین نے افنان کی بات ہر نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا تھا فون پر چلتی انگلیاں رک گئی تھیں۔۔۔

" اب کونسا خطرہ رہ گیا ہے " اس نے اداسی سے کہا تھا۔۔۔

" اسمارہ اور " افنان اس سے آگے نہیں بول پایا تھا۔۔۔حمین نے فون بند کرتے جیب میں ڈالا تھا

" اور کون " وہ حیرت سے پوچھا رہا تھا۔۔۔

" منال اور اسمارہ دونوں کو تمہاری ان حرکتوں کی وجہ سے نقصان پہنچ سکتا ہے تم انھیں یوں ہلکے میں نہیں لو " افنان نے اسے سمجھاتے کہا تھا جبکہ اپنی بہن کے نام پر لہجے میں تھوڑی سختی تھی۔۔۔

" میں اپنی بہن کو پروٹیکٹ کر سکتا ہوں مگر اسے چھوڑ نہیں سکتا " حمین نے نظریں۔گھمائی تھیں وہ منال کو بھی پروٹیکٹ کر سکتا تھا لیکن یہ بات ثابت نہ وہ کرنا چاہتا تھا اور نہ کر سکتا تھا۔۔۔"اور منال اسے تو چھوڑ سکتے ہو نہ تو تم اسکے آفس سے چلے کیوں نہیں جاتے " اور یہ پہلی بار ہوا تھا کہ افنان اپنی بہن کی منتیں کر کر کہ تک گیا تھا اس نے آج پہلی بار حمین کو خود کہا تھا کہ وہ منال کے آفس سے چلا جائے۔۔۔۔حمین نے افنان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" میں منال کے آفس کو چھوڑ چکا ہوں کونٹریکٹ بھی ختم کر چکا ہوں اپکو بتایا نہیں منال نے " حمین کی بات ہر افنان کو حیرت ہوئی تھی یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ منال اسے نہ بتاتی ۔۔۔کچھ لمحے سوچنے کے بعد اس نے دوبارہ نظریں حمین کی جانب کی تھیں۔۔۔

" میرے مطابق یہ کل کی بات ہوگی یعنی آج پہلا دن ہے جب تم نہیں گئے " اور افنان کے یوں پوچھنے پر حمین نظریں پھیر گیا تھا۔۔افنان سمجھ گیا تھا کہ آج اسی لیے منال آفس نہیں گئی اور رات کو بھی وہ اسے ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔۔۔وہ ایک سرد سانس کھینچ گیا تھا۔۔۔

" تم نے اچھا کیا تھینک یو " افنان نے حمین کا شکریہ ادا کیا تھا اور اسکا شکریہ ادا کرنا حمین کے دل پر جیسے وار کر گیا تھا اس نے سر اٹھا کر سامنے بیٹھے افنان کو دیکھا تھا غصہ ،افسوس کیا نہ تھا اسکے چہرے پہ۔۔کیا اب حمین روحیل شاہ کا منال سکندر خان سے دور ہونا اتنا ضروری تھا۔۔۔حمین لب کاٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔

اتنی دیر میں زرینہ شاہ اندر آئی تھیں۔۔۔مسکراتے انھوں نے ان دونوں کے اگر چائے کے ساتھ بسکٹ رکھ دیے تھے۔۔۔

" میں جانتی ہوں تم دونوں کی ماؤں نے میری بیٹی کے لیے بہت کچھ کیا تھا مگر شاید میری بیٹی کے نصیب میں نہ تھا انصاف " آنکھوں میں نمی لیے وہ بولی تھیں۔۔۔

" انصاف ضرور ملے گا اس بار کوئی گنجائش نہیں ہے " افنان نے انکی جانب دیکھتے کہا تھا

۔۔۔

" مجھے آپ سے کچھ باتیں پوچھنی تھیں آنٹی " افنان نے چائے پکڑتے کہا تھا۔۔"ہاں بچے پوچھو " وہ بہت پیار اور نرمی سے بولی تھیں۔۔۔۔

"جس رات تانیہ کا قتل ہوا اس رات اپکو خبر کس نے دی تھی " اس نے جانچتی نظروں سے انھیں دیکھا تھا۔۔۔۔حمین کی نظریں بھی زرینہ شاہ کی طرف ہی تھیں۔۔۔۔"ہمیں ہسپتال سے فون آیا تھا " انھوں نے بغیر کسی تاخیر کے جواب دیا تھا۔۔۔

" کیا اپکو تانیہ نے کچھ بتایا تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہیں اور کیوں "

" نہیں اس دن اس نے مجھے نہیں بتایا تھا مجھے پتا ہوتا تو میں شانزیب خان کے پیچھے کبھی اپنی بچی کو نہ بھیجتی "

" جب آپ ہسپتال گئیں تو کیا وہ زندہ تھیں " افنان نے کچھ لمحے ٹھہر کر جواب دیا تھا

۔۔۔۔

جس پر زرینہ شاہ نے کچھ لمحے ٹھہر کر ایک نقطے پر نظر ٹکائی تھی۔۔۔۔جیسے کسی گہری سوچ میں تھیں ،کسی یاد نے انھیں بھنچ لیا تھا۔۔۔

" آنٹی" حمین نے انھیں دوبارہ مخاطب کیا تھا۔۔۔

" ہ،ہاں ! ہاں وہ زندہ تھی ،ہمیں ملنے نہیں دیا گیا تھا کیونکہ اس کی حالت ٹھیک نہ تھی مگر پولیس گئ تھی اندر اس سے پوچھ گچھ کرنے " زرینہ شاہ کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے ،کھول ایک بار پھر ٹوٹ چکا تھا۔۔۔حمین اور افنان نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

افنان اٹھا ،ان کے پاس نیچے پاؤں کی انگلیوں پر وزن ڈالے بیٹھا تھا انکے گھٹنے ہاتھ رکھے وہ انھیں اپنی جانب متوجہ کر گیا تھا۔۔۔

"پولیس نے انکا بیان اپکو دیا تھا یا عدالت میں ؟؟؟ آنکھوں میں ایک امید لیے وہ زرینہ شاہ سے پوچھ رہا تھا۔۔۔زرینہ شاہ نے نفی میں سر ہلایا تھا افنان سکندر خان اور حمین شاہ دونوں کی امید ٹوٹ گئ تھی۔۔۔"کیا انھوں نے کچھ بتایا تھا کہ کیا کہا تانیہ شاہ نے " اب کی بار بولنے والا حمین تھا۔۔۔

" پتا نہیں !آمنہ اور آسیہ بھی وہیں تھیں شاید ان سے بات کی ہو شاید میری اس وقت توجہ انکی جانب نہ تھی نہ میری حالت تھی ایسی " وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھیں، سانس پھولنے لگا تھا۔۔۔۔

" اپکو یقین ہے نہ ہم سب پر ، تانیہ شاہ کو سب سے پہلے انصاف ملے گا " افنان نے ایک گہری سانس لیتے کہا تھا۔۔۔زرینہ شاہ اسکے چہرے کو ہاتھ میں لے گئ تھیں اور اسکا ماتھا چوما تھا۔۔۔

" میں جانتی ہوں یہ بات تمہارے اور منال کے لیے بہت اذیت دہ ہے کہ تمہاری ہی چچا نے سب کو تباہ کر دیا " افنان کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔۔۔۔

" تم لوگوں کی چائے ٹھنڈی ہو گئ میں اور لے کے آتی ہوں " وہ اٹھنے کو تھیں کہ حمین نے انھیں روک لیا تھا۔۔"ہم ٹھنڈی چائے پی لیں گے کوئی مسئلہ نہیں آپ بیٹھ جائیں " یوں کہتا وہ چائے کا کپ لبوں کو لگا گیا تھا افنان بھی مسکراتے اپنی جگہ پہ آکر واپس بیٹھ گیا تھا اور دونوں نے ٹھنڈی شربت چائے پی تھی صرف اور صرف سامنے بیٹھی بوڑھی عورت کی عزت میں ،مان میں۔۔۔۔۔۔زرنینہ شاہ سامنے بیٹھے ان نوجوانوں کو دیکھ کر مسکرا گئ تھیں۔۔۔کتنے مرد ہوتے ہیں جنہیں مان رکھنا آتے ہیں یا کتنے مرد ہیں جو سوچتے ہیں کہ ہماری اس بات سے یا عمل میں کسی کی دل آزاری نہ ہو بہت کم ،اج کل کے دور میں خاندان صرف خاندانی رسم و رواج بتاتے ہیں ہمارے خاندان مین جھکنا نہیں ہے ،ہمارے خاندان میں عورتوں کے مان نہیں رکھے جاتے،عورتوں کی بے وقوفیاں کون سنتا ہے ،کیا بہت ضروری ہے خون سے رنگ پکڑنا ،،،نہیں ہر گز نہیں " آج زرینہ شاہ کے سامنے افنان سکندر خان مثال تھا کہ ضروری نہیں ایک خون میں گندی ہو تو ساری نسل میں آتی ہے تو دوسری طرف حمین روحیل شاہ تھا جو سب کے مسائل کو اپنا سمجھے چلتا تھا بلکل اپنی ماں کی طرح ،مان رکھنا اگر کوئی سیکھے تو حمین روحیل شاہ سے سیکھے۔۔۔۔۔یہ وہ بچے تھے جنھیں وہ بچپن میں اپنے ہاتھوں سے کھلاتی رہی تھیں اور آج وہ انکا صلہ بن رہے تھے۔۔۔خدا بھی کیسے کیسے معجزے عطا کرتا ہے۔۔۔۔۔

چائے پینے کے دوران وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے زرینہ شاہ سے تاکہ انھیں ایک حد تک نارمل کر سکیں اور پھر کچھ دیر بعد دونوں اپنی اپنی راہ کو نکل گئے تھے۔۔۔۔۔

صارم تھکا ہارا خان حویلی آیا تھا آفس ورک آج کل اسکا بڑھ گیا تھا اپنے کمرے میں جانے لگا تھا وہ جب اسے اپنی ماں کیچن میں دیکھائی دی تھی وہ مسکراتا ادھر کی جانب بڑھ گیا تھا

۔۔۔۔

دونوں ماں بیٹا ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا گئے تھے ،،،

" کیسی طبیعت ہے " اس نے اپنی ماں کے گرد حصار بناتے پوچھا تھا۔۔"میں ٹھیک ہوں تم کہاں تھے "

" میں بس کام میں مصروف تھا "

" تم شادی کے بعد بھی ایسا ہی کروگے " وہ کیچن سمیٹتیں خفگی سے بولی تھیں۔۔۔

" مجھے نہیں لگ رہا جیتے جی یہ دن دیکھنا نصیب ہو " اس نے قدرے کم آواز میں کہا تھا ۔۔۔"اللہ نہ کرے کیسی باتیں کرتے ہو " وہ غصے سے بولی تھیں۔۔۔"کھانا لگاوں تمہارے

لیے"۔۔۔اپنا فون کھولے وہ کچھ فون پر دیکھ رہا تھا ساتھ بات کر رہا تھا۔۔"نہیں میں کھا کر آیا ہوں "

" اچھا سنو تمہارے دادا جان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہ تھا آج ان سے مل لو " انھوں نے صارم کو دیکھتے کہا تھا اپنا کام وہ کر چکی تھیں۔۔۔صارم کی حرکت کرتی انگلیاں رکی تھیں چہرہ اٹھائے اس نے اپنی ماں کی جانب دیکھا تھا اور پھر اسکا رخ اکبر خان کے کمرے کا تھا۔۔۔

اجازت ملتے وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔وہ کرسی پر بیٹھے آنکھیں موندے ہوئے تھے۔۔۔ صارم آگے بڑھتا انکے پاس جا کر بیٹھا تھا اور انکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتا بولا تھا۔۔۔

" دادا جان " اس نے پکارا تھا۔۔۔جبکی اگلی جانب سے کسی قسم کا جواب نہ تھا۔۔۔

" آپ ناراض ہیں " اس نے دوبارہ پکارا تھا۔۔۔

" زید کہاں ہے صارم وہ آج بھی نہیں آیا " انھوں نے دکھ بھری آواز میں کہا تھا لہجے میں فکر واضح تھی دکھ تھا۔۔۔صارم کچھ پل ساکت رہا تھا صارم نظریں جھکا گیا تھا۔۔۔اسکی خاموشی پر وہ آنکھیں کھول چکے تھے۔۔۔۔

" میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں " انھوں نے اسکی خاموشی پر سخت آواز میں پوچھا تھا۔۔۔

" نہیں " صارم نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

" وہ لڑکی کون ہے ؟ انکے اس سوال پر صارم نے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا اب انکے دماغ میں کیا تھا یہ بات صارم کے لیے اندازہ لگانا مشکل تھا۔۔۔

" صارم مجھے تم پریشان کر رہے ہو زید کو فون ملاؤ " انھوں نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا ۔۔۔

" دادا جان وہ ٹھیک ہے آپ پریشان نہ ہوں " صارم فوراً بولا تھا۔۔۔

" میں نے بکواس کی ہے کہ اسے فون ملاؤ " انکا دل جیسے کسی خدشات میں ڈوب گیا تھا ۔۔۔صارم نے فون ملایا تھا زید کو۔۔۔2 رنگ کے بعد وہ فون اٹھا لیا گیا تھا فون سپیکر پر تھا ۔۔۔

" زید کہاں ہو تم گھر آؤ " فون پر اکبر خان کی آواز سنتے زید سکتے میں آگیا تھا۔۔۔۔۔دل جیسے کرچیوں میں ٹوٹا تھا تو آخر انھیں یاد آگئی تھی زید ولی خان کی۔۔۔۔۔

" آپ نے خود نکالا تھا مجھے " وہ شکوہ کر گیا تھا۔۔۔"بکواس نہیں کرو اور ابھی گھر آؤ " وہ حکم دے رہے تھے جبکہ صارم خاموشی سے انھیں سن رہا تھا۔۔۔۔

" میں اجاتا ہوں مگر میرے ساتھ میری بیوی بھی ہوگی تو کیا آپ مسز زید ولی خان کو قبول کر لیں گے " وہ جیسے ہی بولا تھا اکبر خان کی نظریں بے یقینی سے پھیلی تھیں انھوں نے بے ساختہ صارم کی جانب دیکھا تھا جو نظریں ادھر ادھر پھیر رہا تھا۔۔۔

" تم شادی کر چکے ہو " انھوں نے بے یقینی سے دوبارہ پوچھا تھا۔۔۔

" جی " آگے سے مختصر جواب آیا تھا۔۔۔اکبر خان بے ساختہ لال بٹن دبا گیے تھے اور کال کاٹ چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔صارم نے انھیں دیکھا تھا۔۔۔

" دادا جان وہ " اس سے پہلے وہ بولتا وہ گرجے تھے۔۔۔

" تمہیں بھی نہیں شادی کرنی منال سے "

" میں نے ایسا نہیں کہا میں شادی منال سے ہی کروں گا" اس نے یقین دلایا تھا۔۔۔

" تمہیں پتا تھا نہ کہ زید شادی کر رہا ہے تم شامل ہو نہ اس سب میں " آنکھوں میں نمی تھی اکبر خان کے۔۔۔صارم کچھ نہ بولا تھا ولی خان جو کہ اکبر خان کا حال پوچھنے آئے تھے سب سن چکے تھے اپنے بیٹے سے اس کارنامے کی امید انھیں بھی نہ تھی۔۔۔۔

" وہ اچھی لڑکی ہے ضروری نہیں ہے کہ طلاق یافتہ لڑکیاں گھروں کو تباہ کریں وہ خود تباہ ہو جاتی ہیں کیا ایک " toxic relationship"سے نکلنے کا حق نہیں ہے انھیں یہ اختیار تو اللہ نے بھی دیا ہے انھیں پھر۔۔۔"صارم اپنی پوری تیار کردہ سپیچ بول رہا تھا۔۔۔۔

" میرے پوتوں کو مجھ سے دور کرنے والی ہر چیز سے نفرت ہے مجھے وہ لڑکی اتنی خود غرض تھی کہ اس نے اپنے خاطر ہم سے ہمارا بیٹا چھین لیا " وہ دکھ سے اور غصے سے بولے تھے ۔۔۔صارم نے حیرت سے اکبر خان کو دیکھا تھا۔۔۔

" دادا جان وہ اسے پسند کرتا تھا کوئی گن پوائنٹ پر اس لڑکی نے شادی نہیں کی زید سے " اس نے حیرت سے جواب دیا تھا۔۔۔

"تم جا سکتے ہو " انھوں نے غصے سے کہا تھا

صارم نے ایک نظر ولی خان ہر ڈالی تھی اور ان سے مخاطب ہوا تھا۔۔

" کیا آپ بھی اسے یونہی غلط سمجھتے ہیں "

" اسے کہنا کہ اب اسکی یہاں کوئی جگہ نہیں ہے " ولی خان غصے سے کہتے واپس جا چکے تھے ۔۔۔صارم کی آنکھیں پھیلی تھیں۔۔۔۔وہہ۔ایی افسوس بھری نگاہ اکبر خان ہر ڈالے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

اور ادھر زید کا دل جیسے ایک بار پھر ٹوٹ گیا تھا اس نے کبھی سوچا نہ تھا کہ وہ گھر جہاں ملازموں تک کی عزت کی جاتی تھی انھیں کمتر سمجھنا غلط سمجھا جاتا تھا وہاں کسی مڈل کلاس کی لڑکی کو پسند کرنا ایک گناہ ہو گا کیا وہ سب دکھاوا تھا۔۔۔۔وہ حیرت میں مبتلا تھا۔۔۔۔

" کیا ہوا " میرب نے چائے کا کپ اسکی جانب بڑھایا تھا اس نے چائے کا کپ تھام لیا تھا میرب اسکے ساتھ ہی وہاں بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔۔

" دادا جان کی کال تھی " اسکی نظریں ابھی بھی سامنے ہی تھیں،،لان میں بیٹھے ان پھولوں پر جو مرجھا گئے تھے

" کیا کہا انھوں نے " میرب کی نظریں زید کے چہرے کی جانب تھیں۔۔۔

" یہی کہ میری اس گھر میں جگہ نہیں ہے "

میرب بس اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔

" شاید میرا نصیب ہی ایسا ہے کہ میں جس کے ساتھ جڑوں مجھے رشتے نہیں ملتے اور اسکے بھی چھن جاتے ہیں " اس بار زید نے چہرہ اسکی طرف موڑا تھا۔۔۔وہ مسکرایا تھا اور جھک کے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

" تم خود نہیں جانتی اپنی " hypnotizing nature " کو جان لیوا ہے یہ " وہ یوں کہتا میرب کو حیران کر گیا تھا۔۔وہ مسکرا گئی تھی گال لال ہو گئے تھے۔۔۔۔

" مڈل کلاس لڑکی ہونا ایک اپر کلاس کے لیے ایسا ہی سمجھا جاتا ہے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے منال کے گھر جا کر مجھے اسکی کلاس کا اندازہ ہوا تھا ہمارے مڈل کلاس لڑکیوں اور اپر کلاس لڑکیوں کا ایک خاص فرق ہے "

" جیسے کہ " زید واقی جاننا چاہتا تھا یوں تفرقوں میں وہ کبھی پڑا ہی نہ تھا وہ ایک سادہ انسان تھا ،زید ولی خان کی زندگی سب سے سادہ تھی شروع سے پڑھائی اور پھر جاب۔۔۔اسکی زندگی کی شروعات اور اختتام یہی تھا۔۔۔۔۔

" مڈل کلاس لڑکی کا غرور کوئی برداشت نہیں کرتا مگر ایک اپر کلاس لڑکی بہت فرق ہے اس سب میں ہمارے لائف سٹائل میں۔۔۔۔۔جیسے مجھ میں اور منال میں۔۔وہ بری نہیں ہے بہت اچھی ہے شاید مجھ سے بھی اچھی مگر جو سرور اسکی ذات میں ہے میں وہ شاید اپنا ہی نہیں سکتی اور اس میں سب سے بڑی وجہ " status "ہے۔۔۔۔۔وہ چائے کے سپ لے رہی تھی ساتھ۔۔۔میرب کی نظریں اب سامنے تھیں مگر زید کی اس کے چمکتے چہرے پر تھیں۔۔۔۔کچھ لمحے ٹھہرے وہ دوبارہ بولی تھی۔۔۔۔چہرے پر کچھ تکلیف کے آثار بھی نمایاں تھے۔۔۔

" ایک مڈل کلاس لڑکی کا غرور کرنا بہت چبھتا ہے سب کو اسکا غرور کوئی نہ کوئی خاک میں ملا کے ہی رہتا ہے کیونکہ اسکا غرور کرنا ہضم نہیں ہوتا کسی سے۔۔اسکا سر اٹھا کہ چلنا تو گلی کے کتے کو بھی چبھتا ہے ایک اپر کلاس کی لڑکی کا غرور کرنا فارمل سمجھا جاتا ہے "

زید اسکی بات سن کر حیرت میں تھا۔۔۔

" اور یہ بات تمہیں کب محسوس ہوئی تھی " اسے اس وقت کسی اور لڑکی کے بارے میں نہیں جاننا تھا اسے تو صرف اس وقت اپنی بیوی کو یہ بت محسوس کروانے والے کا جاننا تھا

" جب مجھے میرے ہی غرور کرنے پر یا پھر خود کو جس انسان سے کمفرٹیبل ہو کر بات کرنے پہ نقصان اٹھانا پڑا " زید کو اسکی ایک بات بھی سمجھ نہ آئی تھی وہ حیرت سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

" تم مجھ سے بات کر کے کمفرٹیل فیل کرتی تھی " زید حیرت سے پوچھا رہا تھا اور اسکی اس حیرت پر میرب بے ساختہ مسکرا گئی تھی اسکی آنکھیں چھوٹی ہوئی تھیں۔۔۔۔وہ بس مسکرا گئی تھی اسکے جواب میں۔۔۔۔

" مجھے جاننا ہے یوں مسکرا کر تم کیا ثابت کر رہی ہو اب مجھے کچھ وقت لگے گا بھئی " وہ خفگی سے بولا تھا۔۔۔جس کی بات ہر میرب کا قہقہ تھا

" جی بلکل میں آپ سے بات کرنے میں کمفرٹیبل تھی "

" مجھے کیوں محسوس نہیں ہوا پھر مجھے تو لگتا تھا جیسے میرے سر پر کوئی چیز مار دو گی تم "

" وہ شروع شروع میں کرتا تھا جب آپ مجھے ہر کام کہتے تھے اور کسی کو نہیں اور لیٹ آنے پر ڈانٹتے بھی تھے " میرب نے منہ بتانے کہا تھا اسکا چہرہ زید کی جانب تھا چائے کے گھونٹ لیتے وہ دونوں اپنی زندگی میں اچکے تھے واپس۔۔۔۔

" جو بھی میں نے کبھی تمہیں ڈانٹا نہیں تھا ،اور مجھے پتا ہوتا کہ آپ میری زوجہ محترمہ ہونگی تو یقین کریں میں اپکو کبھی یوں ذلیل نہ کرتا بلکہ بہت پیارے پیارے طریقے ڈھونڈتا تنگ کرنے کا" سردی بڑھنے کے احساس سے وہ اٹھا تھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر میرب کے سامنے کیا تھا جسے وہ تھام گئی تھی اپنی شال درست کرتے وہ اسکے ساتھ چل رہی تھی اب۔۔۔۔۔ چائے ختم کر کے کپ وہ وہاں پڑے ٹیبل پر رکھ چکے تھے۔۔۔۔

" منال آپ لوگوں کی کیا لگتی ہے یعنی اسکی فیملی" میرب نے گھاس پر چلتے پوچھا تھا

" فیملی فرینڈز " وہ مختصر بولا تھا

" ہمم ! کیا صارم اور منال شروع سے ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے " میرب کو تجسس تھا انکے بارے میں جاننے کا وہ بڑے اشتیاق سے زید سے سوالات کر رہی تھی اور وہ مختصر جواب دے رہا تھا۔۔۔

" نہیں ! اسے تو پتا بھی نہیں تھا کہ منال اسکی منگیتر ہے وہ تو اسے پروفیشنل لائف میں آنے کے بعد بھی بہت دیر بعد پتا لگا " اس بار زید مسکرایا تھا اور صارم دلاور خان کسی کو یاد آئے اور مسکان چہرے پر نہ آئے یہ کم ہوتا تھا۔۔۔۔۔

" ایسے کیسے ہو سکتا ہے انھیں دیکھ کر تو نہیں لگتا مجھے تو لگا کہ شاید بچپن کی محبت ہے منال انکی " اسکی بات سن کر زید کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی تھی

" دادا جان کا ہر حکم ہم سب کے لیے ہی حرفِ آخر ہوتا ہے اور انھیں سب سے زیادہ پریشانی صارم کی تھی کہ وہ ان کے فیصلے کو جھٹلائے نہ اور کہیں اس رشتے کو ختم نہ کرنے پہ تل جائے مگر صارم کو منال سے محبت ہوگئی ہے اب تو یہ نا ممکن ہے "

" منال ہے ہی اچھی "

" بس تمہیں اور صارم دونوں کو ہی اس میں اچھائی نظر آتی ہے بظاہر مجھے وہ عام لڑکیوں کی طرح نہیں لگتی۔۔۔ہر وقت سنجیدہ اور یوں غصے میں میں نے آج تک اسے اور صارم کو بات کرتے نہیں دیکھا " میرب نے نفی میں سر ہلایا تھا

" وہ عورت محبت بہت خوب کرتی ہے جو جلد بازیوں پہ یقین نہیں رکھتی ،،،اپنے دل پر قابو رکھتی ہے کیونکہ عورتیں بے قابو اچھی نہیں لگتیں اور نہ انکی محبت " زید اسکی بات سن کر

اپنی جگہ رک گیا تھا میرب بھی رکی تھی اسکی جانب حیرت سے دیکھا تھا دل میں عجیب سا ڈر بیٹھا تھا کہ کہیں وہ کچھ غلط تو نہیں بول گئی۔۔۔

" یعنی تم نے مجھے فضول میں اتنا پریشان کیا " میرب اسکی بات سن کر نا سمجھی میں نکھیں سکیڑ گئی تھی۔۔۔

" بھئی تم نے اتنی دیر لگائی ہاں کرنے میں " جس پر میرب سر جھکا گئی تھی " میں بس ایسے ہی بول گئی " اسے شرمندگی ہوئی تھی۔۔۔وہ آگے ہوا تھا اور اسکی ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھتے اسکا چہرہ اوپر کر گیا تھا۔۔۔۔

" تمہارے نظریات میرے لیے بہت اہمیت رکھتے ہیں میں ان نظریات کو گھنٹوں سن سکتا ہوں اور انھیں سمجھنے کی کوشش کروں گا نہ کہ " judge" کروں گا " وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔۔۔

" مجھے فارمیلٹی والی زندگی نہیں چاہیے میرب ،مجھے اپنے پارٹنر کے ساتھ ایسی زندگی چاہیے جہاں عزت دونوں کو ملے میں اپنی زندگی صرف بچے پالنے پر محدود نہیں کر سکتا اور نہ تمہیں اپنے بچوں کی ماں تک۔۔۔تم اس سب سے پہلے میری بیوی ہو اور میں چاہتا ہوں کہ میری تمہارے لیے محبت سے آگے میری عزت جیتے جو میری نظر میں تمہارے لیے ہے

" I really love you

میرب کی آنکھوں میں آنسو چھلکنے لگے تھے ،،اسکی زندگی میں یہ پہلا مرد تھا جو اس کو اتنی عزت بخش رہا تھا ،،اسے مان دے رہا تھا اسکے تمام دیے گئے تجزیے اور تجربے دھرے کے دھرے کر دیے تھے سامنے کھڑے شخص نے۔۔۔

" I will always cherish your love "

زید اسکے جواب پر مسکرا گیا تھا۔۔۔۔۔

افنان رات کے 11 بجے گھر میں داخل ہوا تھا اپنے کمرے میں جاتے ہوئے اس نے منال کے کمرے کی لائٹ اون دیکھی تھی دروازہ کھٹکھٹائے وہ دروازہ کھول چکا تھا منال ایک طرف لیپ ٹاپ کھولے اور دوسری طرف ایک بڑے سے چارٹ کو لیے اپنا کام کر رہی تھی افنان کی آنکھوں میں ایک چمک دوڑی تھی اسے یوں کام کرتے دیکھ کر۔۔۔

" آجائیں اتنی لیٹ کیوں آتے ہیں آپ " وہ سرسری سا اسکی جانب دیکھے پوچھ رہی تھی ساتھ اپنا کام کر رہی تھی۔۔۔۔

" اتنے دنوں بعد تمہیں یوں آفس کا کام کرتے دیکھ رہا ہوں گھر میں " اس نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے کہا تھا منال نے اسکی جانب ابھی بھی نہ دیکھا تھا۔۔۔

" چل گیا ہو گا پتہ اپکو بھی ایسے کیسے ہو سکتا ھے کہ میرے آفس میں کچھ ہو اور اپکو پتا نہ چلے رائیٹ " افنان مسکرا گیا تھا۔۔۔

" میری بہن کے آفس میں کیا تمہاری زندگی میں جو بھی ہو مجھے پتا ہوتا ہے "

" تو کیا کہتے ہیں بدلہ لوں اس سے " یونہی کام کرتے وہ پوچھ گئی تھی افنان کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔

" کس بات ک بدلہ " اس نے حیرت سے پوچھا تھا

" بدلنے کا بدلہ " وہ ہاتھ میں پکڑی بال پوائنٹ میز پر رکھ گئی تھی نظریں افنان کی جانب اٹھا گئی تھی۔۔۔

" اس سے کیا ملے گا تمہیں" وہ اسکے پاس کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

" سکون" منال کا دل جل رہا تھا ،غصہ جیسے ختم ہونے کا نام نہ لے رہا تھا۔۔۔حمین کا یہ اچانک فیصلہ اسے آگ میں پھینک گیا تھا۔۔۔اسکے بدلنے پر اسکا دل تھا کہ وہ ساری دنیا کو الٹ پلٹ دے مگر اس بار بھی وہ بے بس تھی۔۔۔۔

" پھر بھی نہیں ملے گا " وہ سنجیدگی سے بولا تھا منال مسکرائی تھی تھوڑا سا آگے ہوئی تھی اور افنان کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

" تکلیف تو ہوگی نہ اسے ،وہی تکلیف جو وہ کسی کو دیتا ہے وہی دکھ۔۔۔جو یوں بدلتے ہیں نہ بھائی انھیں انکے بدلنے کی سزا دینی چاہیے " اور اگر شاید وہ اپنی ہوش میں ہوتی تو کبھی بھی یوں بات نہ کرتی مگر فلوقت وہ اپنے ہوش و حواس میں نہ تھی جبکہ افنان کو لگا تھا کہ وہ اپنے کھول سے باہر نکل چکی ہوگی۔۔۔مگر وہ تو جیسے کانپ رہی تھی غصے سے اور یہ روبوٹ کی طرح کام کرنا نارمل نہ تھا وہ اپنا غصہ اتار رہی تھی۔۔

" تمہارے پاس جو گن ہے وہ مجھے ابھی کے ابھی واپس کرو " اسے یاد آیا تھا کہ اس نے منال کو گن دی تھی اور اس وقت اسے دیکھتے بس وہ یاد آئی تھی۔۔۔منال نے افنان کو دیکھا تھا آنکھوں میں کوئی بے یقینی نہ تھی مگر نمی تھی۔۔

" اپکو کیا لگتا ہے کہ میں خود کو مار لوں گی " اس نے حیرت سے پوچھا تھا لہجے میں اتراہٹ واضح تھی۔۔۔

" نہیں دوسرے لوگوں کو اس وقت تم سے خطرہ ہے اس لیے مجھے دے دو واپس ورنہ میں خود تلاشی شروع کردونگا " وہ اسے جتا رہا تھا کہ وہ اب گن کیے بغیر واپس نہیں جائے گا

" یہی مسئلہ ہے میں جیسے ہی کسی کو اپنی لائف میں آنے دوں یا کچھ شئیر کر لوں وہاں ہی سبکو "free hit " مل جاتی ہے حد ہے ہی چیز مجھے زہر لگتی ہے " وہ بس بولے جا رہی تھی

" میں تمہارا بھائی ہوں مینو " اس نے جیسے اسے یاد دلایا تھا۔۔

" ہاں تو ہیں تو ایک مرد ہی نہ جہاں دل کیا بدل گئے "

" تم نے کیا کچھ الٹا سیدھا پیا ہے " افنان کو حیرت ہوئی تھی

" نہیں اب پینا شروع کرنا ہے کیا ملتا ہے یوں پارسا بن کے بھی نہ " وہ چڑ کر بولی تھی

۔۔۔۔

" مینو تم اوور رئیکٹ کر رہی ہو" افنان نے انتہائی نرمی سے کہا تھا۔۔"بھائی میں اس سے بدلہ لینے کا کہہ رہی ہوں یہ نہیں کہہ رہی کہ میں اپنی زندگی میں اس آدمی کے بعد کسی سے ڈیل نہیں کروں گی اور بزنس چھوڑ دوں گی " ایک ادا سے وہ بولی تھی ، وہ خود کو افنان سے مضبوط شو کروانے کی پوری کوشش کر رہی تھی وہ سمجھ گیا تھا وہ اسے جتا رہی تھی ۔۔۔ایک وہی تو تھا جس کے آگے وہ اپنی بھڑاس نکال سکتی تھی اس وقت سارا دن کا خمار ،سارا دن سوچ سوچ کر اسکا دماغ خراب ہو گیا تھا،، اب بس اسے لگ رہا تھا جیسے دل پھٹ جائے گا اسکا اور شاید اگر اب افنان نہ آتا تو وہ یقینا کسی طرف منہ کر لیتی۔۔۔

" اور کچھ " وہ جیسے سمجھ گیا تھا کہ اسے سمجھانے کا فلوقت کوئی فائدہ نہ تھا اس لیے وہ ہار مان گیا تھا۔۔منال کچھ پل اپنے بھائی کو دیکھتی رہی تھی۔۔۔۔پھر آنکھیں موندے پیچھے

کرسی پر ٹیک لگا لگائی تھی وہ تھک گئی تھی بے انتہا۔۔۔۔افنان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا جس سے منال آنکھیں کھول گئی تھی۔۔۔۔

" میں تمہیں دکھی نہیں دیکھ سکتا یار یوں پریشان نہ ہو " افنان کی بات سن کر منال مسکرائی تھی کیا محبت تھی نہ ان دونوں بہن بھائیوں کی۔۔۔۔۔

" یو آر دی بیسٹ " وہ اس بار کھل کر مسکرائی تھی جس پر افنان کو کچھ تسلی ہوئی تھی اسکے سر پر ہاتھ رکھتے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

منال نے اپنا فون دیکھا تھا صارم نے اسے کوئی میسج یا کوئی فون نہ کیا تھا پیچھلے دو دن سے ۔۔۔شاید وہ ناراض تھا اس نے کونٹیکٹ لسٹ کھولے اسکا نمبر نکالا تھا فون کرنے کے غرض سے مگر وہ چاہ کر بھی کال نہ ملا سکی تھی۔۔۔اس نے وقت دیکھا تھا جہاں اس وقت 12 بج رہے تھے اور پھر اس نے حمین کا لاسٹ سین دیکھا تھا اور شاید یہ کام صبح کا وہ کوئی دس بار کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔

~~~
~~~

سائین کر چکے تھے وہ چاہ کر بھی ایسا کچھ نہیں کر سکتا اسکا ایک قدم سونیہ مرزا کے آگے اسے ہرا سکتا تھا اور وہ یہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔

" اسلام علیکم" بڑی نرمی اور احترام کے ساتھ اس نے اپنی کرسی پر بیٹھتے اسے سلام کیا تھا سونیہ مرزا کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔۔

" اوہ تو تم میٹھا بھی بول لیتے ہو " اس نے گہری مسکان سے کہا تھا صارم نے نظر اٹھا کر اسکو دیکھا تھا بلیک آفس سوٹ پہنے کانوں میں چھوٹے سے ٹاپس پہنے ،،بالوں کو پیچھے قید کیا ہوا تھا۔۔۔۔

" انویسٹر سے اسی طرح بات کی جاتی ہے " اس نے قدرے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔وہ اس بار بھی مکسرائے بغیر نہ رہ سکی تھی۔۔۔۔۔اسے صارم کی شخصیت اپنی زندگی میں دیکھے گئے ہر مرد سے پرکشش لگی تھی ،وہ سادہ تھا مگر عام نہ تھا ،،،وہ نرم مزاج تھا اور سب سے بڑی بات وہ خوبصورت تھا بے حد خوبصورت اور پھر اس کی خود پرستی اسے اور پرکشش بناتی تھی۔۔۔۔

" کل تک آپ کے پروجیکٹ پر کام شروع ہو جائے گا "

" ہاں پر میں نے سائٹ بدلنی ہے " سونیہ نے ایک پیپر اسکی جانب بڑھایا تھا۔۔۔صارم نے اچھنبے سے اسے دیکھا تھا پھر پیپر کو۔۔۔

" یہ زمین منال کی ہے " صارم نے اپنے غصے پر قابو پاتے کہا تھا یہ وہی زمین تھی جو صارم کی پسندیدہ جگہ تھی جہاں وہ اپنا پروجیکٹ شروع کرنے والا تھا مگر منال نے دوہری قیمت پر صارم سے پہلے خریدی تھی۔۔۔۔

" ہاں پر وہ شاید بیچ دے اب اور میں اسکی double payment "کروں گی " اب کی بار سونیہ سنجیدہ تھی صارم کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا۔۔

" میں یہاں کام نہیں کروں گا پیسے تمہارے ہونگے تو جگہ اور پروجیکٹ میرا ہے " وہ اپنی بات ہر زور دیتے بولا تھا۔۔

" سائٹ کا فرق ہوتا ہے مجھے یہ پروجیکٹ وہیں چاہیے " سونیہ نے بھی اپنی بات پر زور دیا تھا۔۔

" مقصد کیا ہے تمہارا " صارم نے پیپر میز پر پٹختے پوچھا تھا

" تمہارا خواب پورا کرنا " وہ دو ٹوک بولی تھی

" میرے خواب کسی انسان کے محتاج نہیں ہیں سونیہ مرزا میرے خوابوں میں خدا اور میرے علاوہ کوئی نہیں ہے اس لیے اپنی حدود مت بھولو " وہ اسے وارن کر رہا تھا۔۔

" یہ میرا خواب ہے "

" منال سکندر خان سے کچھ بھی چھیننا میرا خواب نہیں ہے "وہ آنکھوں میں چمک لیے بولا تھا۔۔۔۔

" وہ تم سے محبت نہیں کرتی صارم وہ تمہیں برباد کر رہی ہے وہ تمہاری محبت ڈیزرو نہیں کرتی جو آپکی محبت کے بدلے محبت نہ دے وہ اپکو ڈیزرو نہیں کرتا " سونیہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

" یہ فارمولا تم خود کیوں بھول رہی ہو میں تم سے محبت نہیں کرتا اور نہ تمہاری محبت کی قدر کرتا ہوں پھر تمہیں کیا کرنا چاہیے " اس نے بڑے تحمل سے پوچھا تھا اس سے سونیہ اسکی جانب دیکھ کر رہ گئی تھی اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے ،یہ واحد شخص تھا جو اسے رلا سکتا تھا ہاں سونیہ مرزا کے لیے صارم دلاور خاں ایک ایسا شخص تھا جو اس سے کچھ بھی کروا سکتا تھا۔۔۔

" میں بری نہیں ہوں میں منال سے اچھی ہوں مجھے پتا ہے میں تمہاری محبت ڈیزرو کرتی ہوں " آنسو سے چہرہ تر ہونے لگا تھا اس نے ایک بار بھی گال سے پھسلتے آنسوؤں کو صاف کرنے کی کوشش نہ کی تھی۔۔۔

" میں یہ نہیں کہہ رہا کہ تم اچھی نہیں ہو یا اس سے اچھی نہیں ہو میں کمپیر کر ہی نہیں رہا۔۔۔بات یہ ہے کہ (کچھ پل وہ رکا تھا)

وہ میری پسند ہے ،میری محبت ہے ،میری منگیتر ہے وہ ،مجھے عزیز ہے وہ یار !!

اور تم خود سوچو تم اپنی محبت میں کتنی خود غرض ہو کیا نہیں کہتی ہو اسے۔۔۔

بلکل محبت خود غرض ہوتی ہے اور مجھے بھی اپنی محبت کے آگے کوئی نظر نہیں آتا"۔۔۔

سونیہ بس اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

" میں مر جاؤں گی " یہ اسکی دھمکی تھی یا پھر وہ ایموشنلی کہہ رہی تھی وہ نہیں جانتا تھا مگر وہ مسکرا گیا بڑی سرگوشی سے وہ جیسے اسے راز کی بات بتانے جا رہا تھا۔۔

" میں بھی منال سکندر خان کے لیے مر سکتا ہوں" وہ سونیہ کو لاجواب کر گیا تھا اور خود کی محبت کی شدت کو وہ خود سمجھ نہ پایا تھا کب ،کیسے بس تھی۔۔۔۔

"اس سے اسے فرق نہیں پڑے گا " سونیہ کے لہجے میں ناگواری تھی۔۔۔۔

" بلکل ایسے ہی پھر مجھے بھی تمہارے مرنے سے فرق نہیں پڑے گا " وہ کوفت سے کہہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔وہ اٹھی تھی آنکھوں میں آنسو ابھی بھی واضح تھے۔۔۔۔وہ خاموش رہا سونیہ کو اسکا بے ضرر لہجہ آج سے پہلے اتنا تکلیف دہ نہیں لگا تھا جتنا آج لگا تھا۔۔۔

" لیکن مجھے مجھ میں اور منال میں فرق معلوم ہے صارم دلاور خان۔۔۔۔میں اس سے زیادہ خوبصورت ہوں اور ہاں میں اسکی طرح اپنے

فیصلے قسمت پر نہیں چھوڑتی " وہ اپنی بات کہنے کے بعد رکی نہ تھی دروازہ پٹختے وہ نکل چکی تھی آفس میں سب نے اسے یوں روتے جاتے دیکھا تھا اور یہ بات سب کے لیے حیران کن تھی۔۔۔۔۔

--

منال اپنے افس میں داخل ہوئی تھی ایک بھرپور نگاہ اپنے سٹاف پر ڈالے وہ سجل کو اور شیری کو اپنے کیبین میں بلا گئ تھی۔۔۔وہ اسکے پیچھے ہی اپنے کیبین میں داخل ہوئے تھے

" بیٹھو " اپنے کوٹ اتارتے وہ کرسی کی پشت پر لگا گئ تھی خود اپنی کرسی سنبھالتی وہ انکی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

" پچھلے ایک ماہ سے جتنی بھی میلز "pending " ہیں ان سب کی لسٹ مجھے ہارڈ فارم میں چاہیے ایک ایک چیز ہائی لائٹ کیے ہوئے " اس نے شیری کو دیکھتے کہا تھا جو سر اثبات میں ہلا گیا تھا۔۔۔۔"ہمیں ایک پروجیکٹ تیار کرنا ہے جو کہ ہم میٹنگ میں ڈسکس کریں گے " وہ دونوں ہی اثبات میں سر ہلا گئے تھے سجل اپنی ڈائری پر کچھ نوٹ کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"میم یہ سر حمین کی طرف سے لیٹر " سجل نے تھوڑا جھجھک کر لیٹر اسکی جانب بڑھایا تھا منال لب بھینچ گئی تھی جانتی تھی یہ کیا ہے مگر پھر بھی اس نے کھول کر مکمل اسے پڑھا تھا رگوں کا تناؤ بڑھ گیا تھا۔۔۔

" مجھے لگتا ہے کہ تمہارا کام صرف لیٹر ریسیو کرنا نہیں تھا بلکہ اسے یہ لیٹر بھی بھجوانا تھا کہ اس کمپنی کا پیسہ بھی واپس کرنا تھا رائیٹ " وہ غصے سے سجل کو دیکھ کر بولی تھی جو کہ تھوک نگل کر رہ گئی تھی۔۔۔۔شیری بھی نظریں جھکا گیا تھا وہ دونوں کو گھور رہی تھی

۔۔۔۔

" اگلے کچھ گھنٹوں میں یہ لیٹر اس تک پہنچ جانا چاہیے کہ اگر میرے اکاؤنٹ میں اس نے 2 دن تک پیسے ٹرانسفر نہ کیے تو میں اسکے خلاف لیگل ایکشن لوں گی اور یہ بات مسٹر حمین شاہ تک پہنچ جانی چاہیے جتنی جلدی یہ لیٹر یہاں پہنچا " وہ ان پر نظریں گاڑے بولی تھی

۔۔۔

" یس میم " سجل نے گردن سیدھ میں لاتے کہا تھا۔۔۔

اتنے میں انٹرکام کی بیل پر وہ ادھر متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

" میم سر حمین کے اسسٹنٹ آئے ہیں " انٹرکام پر اسے اطلاع دی گئی تھی۔۔۔

" بھیجو " وہ دو ٹوک کہتی انٹرکام رکھ گئی تھی۔۔۔

حمین کا سیکریٹری اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

" گڈ مارننگ میم " اسکی بات کا جواب منال نے دینا پسند نہ کیا تھا غصہ تھا کہ اسکے چہرے کو سرخ کر گیا تھا۔۔۔۔۔

" تشریف رکھیے " اس نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔ سجل اور شیری یونہی بیٹھے رہے تھے۔۔۔

" وہ مجھے سر کی کچھ فائلز لینی تھیں انکے آفس سے " وہ ہر اعتمادی سے بولا تھا۔۔۔

" پھر آپ غلط آفس آئے ہیں یہ اپکے سر کا نہیں میرا آفس ہے " اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملاتے کہا تھا۔۔۔۔

" نہیں وہ۔۔۔"اس سے پہلے وہ بولتا منال نے سکی بات کاٹی تھی۔۔۔

" ایک دبئ کے مشہور اور نامور بزنس مین کو بزنس کے اصول نہیں پتا واہ !!! اپکو نہیں لگتا کہ یہ کام اپکے بوس کو لیٹر بھجوانے سے پہلے کرنا چاہیے تھا اب اس آفس سے میری اجازت کے بغیر یہاں سے کچھ نہیں جا سکتا اپکے باس کا ذاتی پین بھی نہیں " منال نے سامنے پڑا پانی کا گلاس انڈیلا تھا۔۔۔

" ایسے ہی ہے نہ " اس نے شیری کی جانب دیکھتے کہا تھا جو کہ بوکھلایا تھا۔۔"ج،جی میم " وہ فوری طور پر بولا تھا۔۔۔

" میم میں آپکی سر سے بات کروا دیتا ہوں " اس نے فون نکالتے کہا تھا۔۔

" مجھے بات نہیں کرنی " اس نے ہاتھ سے اسے روکتے کہا تھا۔۔۔"جاؤ سجل اس سامنے والے کیبین سے تمام فائلز لے آؤ " اس نے سجل کو دیکھتے کہا تھا وہ فوراً پھرتی سے اٹھی تھی اور جلدی سے جا کر تمام فائلز اٹھا کر لائی تھی اور منال کے میز پر رکھ دی تھیں

۔۔۔۔۔

" ایک ایک فائل چیک کرو میں رسک نہیں لے سکتی " اس نے حمین کے سیکریٹری کی جانب دیکھتے کہا تھا وہ جانتی تھی وہ ایک ایک بات جا کر اسے بتائے گا اور یہی تو وہ چاہتی تھی کہ وہ اپنی اس نفرت کو اس تک پہنچائے۔۔۔

سجل اور شیری نے ایک ایک فائل کی وضاحت کی تھی مگر اس میں سے منال نے ایک بھی نہ سنی تھی وہ تو بس ایک نقطے پر نظریں ڈالے جل رہی تھی۔۔۔

اور پھر خاموشی چھائی تھی منال نے سجل کو دیکھا تھا تسلی کی نگاہ پر اس نے حمین کے سیکریٹری کو دیکھا تھا۔۔

" لے جائیں یہ فائلز مگر آج کے بعد آپ مسٹر حمین شاہ کے کسی کام کے لیے یا کسی چیز کے لیے یہاں نظر نہ آیئے گا مجھے " وہ غصے سے ایک کوفت زدہ مسکراہٹ سے کہہ رہی تھی جس پر سجل اپنی مسکراہٹ بہ مشکل روک پائی تھی منال نے اسے گھورا تھا۔۔۔

" شیری آپ جائیں اور مجھے کچھ دیر تک ساری ڈیٹیلز دیں ہم اتنے دن انتظار نہیں کر سکتے " وہ اثبات میں سر ہلاتے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

" آپ غصے میں ہیں " سجل نے بڑی احتیاط سے پوچھنا چاہا تھا وہ ایسی ہی تھی جب اسکا موڈ ہوتا تو سجل اسکی دوست ہوتیاور وہ اسے سب بتا دیتی اور جب اسکا موڈ ہوتا تو وہ اسے سیکریٹری کی حد سے بڑھنے نہ دیتی تھی۔۔۔

" نہیں تو " اس نے آنکھیں اوپر اٹھاتے اسے گھورتے کہا تھا اب وہ اپنا لیپ ٹاپ کھولے اسے " on " کر رہی تھی۔۔۔

" مجھے پائی پائی کا حساب چاہیے یاد رکھنا اور ہاں جو لیٹر اسے بھجواو وہ ان تمام شقوں پر مبنی ہو جو اس پر کیس کی نشان دہی کریں آگے تم سمجھ سکتی ہو " اس نے لاپرواہی کے انداز میں کہا تھا۔۔۔

" اوکے " وہ مایوس ہوئی تھی اسے حمین اور منال کی " chemistry " اچھی لگنے لگی تھی وہ انجوائے کرنے لگی تھی۔۔۔منال کو نرم پڑتے دیکھنے لگی تھی وہ اسکی زندگی میں بزنس کے

جنون سے آگے بھی کچھ ایا تھا وہ اپنے خول سے باہر نکلنا شروع ہوئی تھی اسکی آنکھیں چمکنے لگی تھیں وہ مسکرانے لگی تھی وہ نرم پڑنے لگی تھی مگر وقت پلٹ گیا تھا سب بدل گیا تھا وہ دوبارہ روبوٹ بننے کی مکمل تیاری پکڑ چکی تھی۔۔۔ سجل اٹھ کر اپنی ڈائیری اور کچھ فائلز سمیٹنے لگی تھی۔۔۔

منال کی نظر سامنے کیبین ہر پڑی تھی اسکے کانوں میں حمین کے الفاظ گونجنے لگے تھے۔۔

" یہ ہماری دوستی کے نام"۔۔۔"یہ عمارت ہماری دوستی کے نام"۔۔۔۔"یہ ہمشیہ ہمارے نام سے پہچانی جائے گی"۔۔۔یہ الفاظ اور سامنے خالی کیبین اسکا سانس تک پھلا گیا تھا۔۔۔وہ دونوں ہاتھوں کی مٹھی بھنچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

" یہ سامنے والا کیبین وائنڈ اپ کروا دو " ایک اور تبدیلی چاہیے تھی اسے۔۔۔۔۔

" یہاں کس کو شفٹ کرنا ہے " سجل نے مصروف سے انداز میں پوچھا تھا وہ منال کے کیبین کے سامنے ے والا کیبن تھا گلاس ڈور سے سب نظر آتا تھا یہ منال کو طے کرنا تھا کہ اسے اپنی نظروں کے سامنے کسے رکھنا تھا۔۔۔

" کسی کو نہیں " منال نے دو ٹوک کہا تھا۔۔شاید اسے حمین کے علاوہ کسی کو اپنی نظروں کے سامنے نہیں رکھنا تھا۔۔۔وہ اثبات میں سر ہلاتے اسکے کیبین سے نکلی تھی۔۔۔۔

اسمارہ اور روحان اس وقت روزی ہوٹل کے مینیجر کے کمرے میں بیٹھے تھے انکے ساتھ ایس پی افنان سکندر خان بھی تھا انھیں یہاں سے کئی فوٹیجز حاصل کرنی تھیں۔۔۔

" اسلام علیکم سر " ہوٹل کے مینیجر نے اندر داخل ہوتے افنان کے آگے ہاتھ بڑھاتے کہا تھا جسے وہ تھام گیا تھا۔۔۔

" ہمیں ایک کیس کے پیشِ نظر آپکی مدد چاہیے یہاں کچھ سال قبل ایک موت ہوئی اپنے ہوٹل کے فلیٹ سے مجھے اس دن فوٹیج چاہیے مکمل " افنان نے بڑی نرمی سے کہا تھا۔۔۔

" سر اتنی پرانی فوٹیج کا اب ملنا مشکل ہے " اس نے پڑے پروفیشنل انداز میں بات کی تھی

۔۔۔۔

" یہ منیجمنٹ ہے آپکی کہ اپکے ہوٹل میں ایک موت ہوتی ہے ایک ٹریجک واقع اور اپ اس ثبوت کو سنبھال کے نہیں رکھ سکتے کہ اس موت میں ہوٹل قصور وار نہیں ہے "

" دیکھیں سر۔۔۔"ابھی وہ بولتا کی افنان نے اسکی بات کاٹی تھی۔۔۔

" ایک پارٹی کو فوٹیج مل چکی ہے آپ جانتے ہیں دوسری پارٹی کو ملنا اس سے بھی آسان ہے میں اپکے پاس اپکے ہوٹل کا ریکارڈ دیکھنے آیا ہوں یوں سمجھ لیں کہ یہ ریڈ ہے میری "

" اپکو وہ فوٹیج تو مل جائے گی جو شانزیب صاحب لے کر گئے تھے ہمارے پاس ہے وہ " اس نے جلدی سے انٹرکام اٹھایا تھا جسے افنان اشارے سے روک گیا تھا

" مجھے اس دن کی ہوٹل کی راہداری ،ریسیپشن کی فوٹیج ریکارڈ سب چاہیے " وہ اٹل لہجے میں بولا تھا

" سوری سر وہ ہمیں اب نہیں مل سکتا " اسمارہ اور روحان خاموش بیٹھے تھے وہ پہلے اپنی کوشش کر چکے تھے مگر انھیں وہ فوٹیج بھی نہیں دی گئی تھی جو شانزیب خان کے پاس موجود تھی۔۔۔۔

" میں نے اگر ابھی کی ریڈ ڈال دی اس ہوٹل میں تو یقین کریں اپکا یہ ہوٹل حال ہی کہ کارناموں سے سیل ہو جائے گا میں رتی برابر بھی لحاظ نہیں کروں گا اور اس کیس میں اپکو گھسیٹ کر سب کچھ اگلوا لوں گا بہتر یہی ہے کہ مجھے اس دن کی فوٹیج دے دو ورنہ میں اپنے طریقے سے لوں میرا طریقہ تھوڑا مختلف ہے ہو گا " مینیجر اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔۔

" آپ پولیس والے ہیں تو اس ہرگز مطلب نہیں ہے کہ آپ مجھے بلیک میل کر سکتے ہیں " مینیجر نے دبے دبے غصے سے کہا تھا۔۔۔

" بلکل اس کا یہی مطلب ہے کہ میں آپ کو بلیک میل کر سکتا ہوں " افنان نے بے حد سنجیدگی سے کہا تھا اگلے ایک منٹ میں وہ اپنے فون پر کسی کی وڈیو کال ریسیو کرتے اسکا رخ سامنے بیٹھے مینیجر کی طرف کر گیا تھا اس مینیجر کی جان جیسے کسی نے مٹھی میں لے لی تھی سامنے اسکی بیوی بچے قید میں تھے رسیوں سے نھیں باندھ کر رکھا گیا تھا۔۔۔۔اس نے بے اختیار فون پکڑنے کی کوشش کی تھی جسے افنان ایک جھٹکے سے پیچھے کر گیا تھا۔۔۔

"پولیس والے پیسے دے کر کام نہیں کرواتے یہ بات نہہ بھولا کرو " افنان ہلکا سا جھکا تھا آگے کو۔۔۔۔۔روحان اور اسمارہ اسے دیکھ رہے تھے اس نے وہی وہی طریقہ استعمال کیا تھا جو اس کے شعبے کے مطابق اسی پر جچتا تھا وہ نفی میں سر ہلا کر رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

اپنے دراز سے ایک یو ایس بھی نکال کر وہ افنان کے زمانے رکھ گیا تھا۔۔۔

" اس سب میں میرا نام نہ آئے اور میرے بچوں کر چھوڑ دوں " اسکی رنگت پھیکی پڑنے لگی تھی۔۔۔۔افناں نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔۔۔

" میرے بچے " وہ تینوں جیسے اٹھے تھے اسکی آواز ہر افنان مڑا تھا۔۔

" فون کر لو گھر ہی ہیں وہ اپنے سلامت " اسکے یوں کہنے پر اس نے جلدی سے اپنا فون اٹھا کر گھر کال ملائی تھی اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔گھر بات ہوتے ہی اسے معلوم ہوا تھا کہ اسکے گھر میں کچھ بندے گھسے سے تھے جو کہ اب جا چکے تھے کسی قسم کا نقصان نہ ہوا تھا۔۔۔۔۔اس نے ادھر سے فون کاٹ کر شانزیب خان کو اطلاع کی تھی۔۔۔۔۔۔

حمین گھر ہی موجود تھا جب اسکا سیکریٹری ایا تھا حمین کی فائلز وہ میز پر رکھ گیا تھا۔۔

" کیا لوگے " حمین نے فائلز کو کھول کر دیکھنا شروع کیا تھا۔۔

" تھینک یو سر " اس نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

" منال میڈم نے تمام فائلز چیک کر کے دی ہیں "اس نے سنبھل کر جواب دیا تھا۔۔۔

" اچھا پھر " وہ متجسس ہوا تھا

" پھر کچھ نہیں اپنی سیکریٹری سے ایک ایک فائل پڑھائی اور یہ بھی کہا کہ یہ کام کونٹریکٹ کینسل کرنے سے پہلے لینی چاہیے تھیں وہ بہت غصے میں تھیں " وہ دوبارہ بولا تھا۔۔۔

حمین کے چہرے پر سنجیدگی تھی وہ مسکرا بھی نہ پایا تھا اس بار۔۔۔۔

" تمہیں میں نے کہا تھا میری بات کروا دینا اگر نہ دے تو " اس نے سرسری سا کہا تھا۔۔

" میں نے کہا تھا مگر انھوں نے منع کر دیا " حمین ایک گہری سانس لے کر رہ گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

" اور کچھ " وہ مقابل کو جون شکوے کی نظروں سے دیکھتے پوچھا رہا تھا۔

" اور یہ کہ مجھے لگ رہا ہے کہ وہ آپ پر کیس کر دیں گی وہ بہت غصے میں تھی " اسکی بات سن کر حمین مسکرا گیا تھا۔۔

" وہ مجھ پر کیس نہیں کر سکتی " وہ بڑے فخر سے بولا تھا۔۔

افنان گھر آیا تھا دوپہر کے وقت اور اس وقت وہ کم ہی آتا تھا گھر شانزیب خان گھر پر موجود نہیں تھے وہ سیدھا اپنی دادی کے کمرے میں گیا تھا اس دن کے بعد آج۔۔۔۔۔

وہ جیسے اندر داخل ہوا تھا وہ اپنے بیڈ پر یونہی کیٹی ہوئی تھیں البتہ آج وہ ہوش میں تھیں نرس اسے دیکھ کر ہی ڈر گئ تھی افنان کی سنجیدہ اور سپاٹ چہرہ سے وہ آج دوسری پر ڈری تھی وہ خاموشی سے خود ہی باہر نکل گئ تھی۔۔۔۔۔

" کیسی طبیعت ہے آپکی " افنان نے نرمی سے پوچھا تھا جبکہ دوسری طرف بس ایک سکون تھا وہ بڑے فسوق سے اسے دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔

جبکہ بات کا جواب نہ دیا گیا تھا۔۔۔

" میں آیا تھا اس دن آپ بے ہوش تھیں شاید کیا آپکی طبیعت خراب تھی " اس نے ایک اور سوال کیا تھا انھوں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا ،،افنان نے حیرت اور نا سمجھی سے دیکھا تھا انھیں پھر ہاتھ تھام لیا جس پر دادی نے اٹھنے کی کوشش کی تھی انکا ارادہ بھانپتے وہ اٹھا تھا اور پھر انکے کندھوں پر ہاتھ رکھتے انھیں سہارا دیے بٹھایا تھا تکیہ پیچھے کو لگا کر وہ انکی کمر کو سہارا دے گیا تھا جس سے وہ ٹیک لگا گئ تھیں۔۔۔۔۔

" میں تمہارے لیے کچھ کرنا چاہتی ہوں ،،(سانس پھول گیا تھا اتنی سی حرکت سے انکا لمبے لمبے سانس لیتے وہ آہستہ آہستہ اپنی بات جاری رکھے ہوئی تھیں) میں سکندر خان کی اولاد

کے لیے کچھ کرنا چاہتی ہوں میں تم لوگوں کو سکون دینا چاہتی ہوں (وہ بہت آہستہ سے بول رہی تھیں انکی آواز وہ بہ مشکل ہی سن پا رہا تھا آج انکی حالت پہلے سے بدتر ہو گئی تھی

" ممی کا قتل چاچو نے کیا ہے " اور آج پہلی بار وہ پوچھ پایا تھا ان سے خود ،اج افنان سکندر خان نے ہمت کر لی تھی بولنے کی۔۔۔۔۔دادی کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے افنان کی آنکھوں میں نمی واضح تھی وہ ایک ضبط سے بیٹھا تھا۔۔اتنے سالوں سے وہ بے سکون تھا

،،،،

" ہ،،ہاں " دادی کی ہچکی بندھ چکی تھی۔۔۔

" اپکے پاس کوئی ثبوت ہے " وہ جلدی سے پوچھ گیا تھا کاش اسے کچھ مل جاتا کچھ ایسا جو شانزیب خان کو اینڈ ہوتا کاش۔۔۔۔۔اخر اور کتنا انتظار۔۔۔

" ایک ماں کے پاس اپنے بچے کے خلاف کیا ثبوت ہونگے " وہ افسوس سے کہہ رہی تھیں آنکھوں سے آنسو چھلک رہے تھے۔۔۔افنان ضبط سے آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔۔

" پر میں تمہارا ساتھ دوں گی افنان " وہ اکس ہاتھ پکڑ گئی تھیں۔۔

" 3 دن بعد پیشی ہے اس بار آپ کوئی دوا نہیں لیں گی میں جانتا ہوں چاچو نے کوئی دوا دی تھی اپکو مگر اس بار آپ سنبھل کر رہیے گا "

وہ خاموش رہی تھیں۔۔۔۔

" کیا وہ واپس نہیں آسکتا " لہجہ بھیگا ہوا ،لے ترتیب سانسیں۔۔۔۔

" کون " افنان نے نا سمجھی سے پوچھا تھا

"وہ میرا بیٹا ہے وہ لوگوں کی جانوں سے نہیں کھیل سکتا نہ کیا پتہ وہ سدھر جائے تم اسے موقع دو گے کیا " وہ نا جانے کیا سوچ رہی تھیں۔۔۔۔اس وقت افنان کچھ کہنے کی کنڈیشن میں نہ تھا اک بوجھ جو اس پر تھا شاید وہ کسی پر نہ تھا۔۔۔۔ایک خون تھا۔۔۔اسکی ماں کو مارا تھا اسکے چچا نے اسکے لیے یہ بات برداشت کرنا کسی عذاب سے کم نہ تھا۔۔۔۔۔۔

" اگر میری ماں مجھے واپس مل گئی تو آپکا بیٹا اپکو واپس کر دوں گا ،اگر میری بہن اس ٹرانس سے نکل گئ تو دے دوں گا موقع ،اگر حمین اور اسمارہ کو انکی پراسیکیوٹر مل گئی تو دوں گا ،اگر ان سب ماں باپ کو انکی بیٹیاں مل گئ تو کر دوں گا اگر آپ اپنے شوہر کی نظر میں وہی جگہ لے گئی تو ضرور دوں گا " وہ بڑی وضاحت سے بول رہا تھا۔۔۔۔وہ افنان کو دیکھ کر رہ گئی تھیں کیا نہ تھا اسکی آنکھوں میں۔۔۔۔۔ایک گہری سانس خارج کرتے وہ اٹھا تھا اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا جہاں عائشہ صوفے پر بیٹھی ناول پڑھنے میں مصروف تھی ۔۔۔افنان کو اس وقت دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

" اس وقت " اس نے کتاب ایک سائڈ کر رکھتے کہا تھا

" ہاں میں نے کہا کہ اپنی بیوی کو بھی کچھ وقت دینا چاہیے نہ " وہ مسکرا بھی نہ سکا تھا ڈریسنگ کے سامنے کھڑا وہ اپنی گھڑی اتار رہا تھا۔۔۔

" افنان " اس نے اسے پکارا تھا اسکے پکارنے ہر اس نے آئینے سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" کیا ہوا " وہ یونہی کھڑا اسے پوچھ رہا تھا۔۔۔

" مجھے ڈر لگنے لگا ہے " اس نے صوفے پر بیٹھے ہی کہا تھا جبکہ چہرے پر مختلف روپ تھے۔۔۔

" کس بات کا ڈر " وہ اسکے پاس صوفے پر آکر بیٹھا تھا بہت غور سے وہ اسے دیکھ اور سن رہا تھا وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔۔

" بس کچھ عجب احساسات اور ڈر جیسے کچھ ہو جائے گا" وہ خوف لیے بولی تھی۔۔۔۔

" کسی نے کچھ کہا ہے تم سے چاچو نے " افنان نے اسکا ہاتھ پکڑتے پوچھا تھا۔۔۔

" نہیں انھوں نے کہا کہنا ہے ! آپ سارا سارا دن گھر بھیج ہوتے رات بھر بھی باہر مجھے ڈر لگنے لگا ہے "

" ڈرنے کی کیا بات ہے یار تم جانتی ہو میری ڈیوٹی ہے یہ " وہ تھکا ہارا بولا تھا

" کیا اپکو یقین ہے کہ واقعی انٹی کو کسی نے مارا تھا نہ کہ ایکسیڈینٹ" وہ ڈرتے ڈرتے پوچھ بیٹھی تھی۔۔۔

" ہاں" افنان نے سرسری سا جواب دیا تھا ۔۔۔۔

" تو اپکو بھی اس سے خطرہ ہوا نہ " افنان نے اسکی جانب دیکھا تھا وہ اکیلی رہ رہ کر یوں سوچوں میں لگے گی افنان کو اندازہ بھی نہ تھا بہن کو ٹرانس سے نکالتا وہ بیوی کو ڈال گیا تھا اور اسے اندازہ بھی نہ ہوا تھا۔۔۔۔

" تم حویلی نہیں گئی " وہ بات بدلنا چاہتا تھا

" نہیں میرا دل نہیں کرتا کہیں بھی جانے کو سب مصروف ہیں اپنی زندگیوں میں، بس میں ہی فارغ ہوں " لہجے میں طنز نہ تھا مگر ایک افسردگی تھی۔۔۔

" میں جانتا ہوں میں تھوڑا مصروف ہوتا ہوں مگر میرا مقصد تمہیں پریشان کرنا نہیں ہوتا " وہ اسے وضاحت دے رہا تھا۔۔ عائشہ نے سیدھے ہوتے رخ بدلتے اپنا سر اسکی گود میں رکھ گئی تھی۔۔

" جن سے محبت ہو انھیں پریشان دیکھ کر روح تک اداس ہو جاتی ہے " اسکی بات ہر افنان مسکرا گیا تھا۔۔۔

" چلو اٹھو ہم کہیں گھومنے چلتے ہیں " اس نے اچانک پلین بنایا تھا۔عائشہ نے بغور اسے دیکھا تھا چہرے پر تھکاوٹ نے آثار تھے آنکھیں سرخ تھیں نمی سے بھرپور۔۔۔۔

" نہیں آج جلدی آگئے ہیں تو سو جائیں " اس نے اسکی گود سے سر اٹھایا تھا۔۔"میں ٹھیک ہوں " وہ ابرو اچکاتے کہہ رہا تھا۔۔۔

" نہیں آپ سو جائیں ہم پھر رات کو چلیں گے " وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی جس پر افنان نے اثبات میں سر ہلایا تھا وہ تھک بھی کافی گیا تھا اس لیے اس نے بھی سونا ہی بہتر سمجھا تھا اگر نیند اس ہر مہربان ہو جاتی تو۔۔۔۔۔

سٹاف سے میٹنگ کے بعد وہ اپنے کیبین میں ائی تھی تھکاوٹ چہرے پر عیاں تھی ،اسکا سر درد کرنے لگا تھا۔۔۔۔

سجل اسکے کیکیبین میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

" میں نے لیٹر بھجوا دیا ہے " اس نے آتے ہی اطلاع کی تھی جس پر منال نے کوئی ردِ عمل نہ دیا تھا بس اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

" مجھے اس پر غصہ آرہا ہے میں کیا کروں میرا دل کر رہا ہے کہ ساری دنیا کو جلا کر راکھ کر دوں " منال بے بسی سے بولی تھی۔۔۔

" ہم ان کے خلاف لیگل ایکشن لے سکتے ہیں کیونکہ ہمارا بہت وقت ضائع ہوا ہے اور ساتھ بجٹ بھی ہل کر رہ گیا ہے " سجل اسکے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی تھی۔۔منال کو شانزیب خان کی بات یاد آئی تھی۔۔۔

" میرے جذبات ضائع ہوئے ہیں تمہیں پیسوں کی پڑی ہے " وہ حیرانگی سے پوچھ رہی تھی سجل شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے لگا تھا میرا خود پر کنٹرول ہے پر وہ کسی سہر نما جادو کی طرح مجھ پر حاوی ہو رہا ہے نہیں بھول رہا مجھے۔۔۔۔"وہ کوفت سے بولی تھی غصہ تھا یا دکھ وہ نہیں جانتی تھی مگر وہ کانپ رہی تھی۔۔۔۔

" میرا دل کر رہا ہے کہ میں اس شوٹ کر دوں اسکی ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے یوں زچ کرنے کی " لہجے میں حیرانگی تھی وہ خود ہر ہی حیران ہو رہی تھی۔۔۔۔ سجل خاموش رہی تھی۔۔۔

" آپکا ایڈوینچر برا ثابت ہوا" سجل ں‌ڑبڑائی تھی مگر منال سن چکی تھی۔۔۔

" کیسا ایڈونچر " منال نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔" آپ نے محبت کا ایڈونچر کرنا تھا نہ " سجل نے جیسے سے یاد دلانا چاہا تھا اس کی بات سن کر منال سکتے میں آگئی تھی کچھ دیر خاموشی اختیار کی تھی اس نے۔۔۔۔

"میں نے کوئی ایڈونچر نہیں کیا اور نہ مجھے اس سے محبت ہے " اس نے وضاحت دینے کی کوشش کی تھی۔۔۔

" ایکو کیوں لگتا ہے ایسا کہ کسی کو معلوم نہیں ہو گا آپ نے اتنا ریئکٹ تب بھی نہیں کیا تھا جب صارم سر نے کونٹریکٹ ختم کیا تھا جب انھوں نے اس کمپنی کو بدنام کرنے کی کوشش کی تھی بڑی آسانی سے آپ برداشت کر گئی تھیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں "

" تمہیں ایک بات بتاؤں سجل " منال نے بہت ہی نرمی سے اور رازدارانہ انداز اپنایا تھا سجل نے اثبات میں سر رہلایا تھا۔۔۔

" تم مجھے اس وقت آئنیہ دکھاتی ہوئی زہر لگ رہی ہو " اس نے غصے سے کہا تھا جس پر سجل مسکرا گئی تھی۔۔۔۔

" خیر میں نے کچھ بتانا تھا وہ سونیہ مرزا اس وقت صارم سر کے آفس میں ہے اور " وہ آگے بولتی کہ منال سے اسے ٹوکا تھا

Hold on sajal "

میں سونیہ مرزا کو اس قابل نہیں سمجھتی کہ میں اسکی ٹینشن لوں اسے جو کرنا ہے کرنے دو

جو میرا ہے وہ خود میرے پاس چل کر آجائے گا "

منال کے لہجے میں سختی تھی۔۔۔۔۔۔

" وہ آپکی خریدی گئی زمین کو خریدنا چاہ رہی ہے جو آپ نے صارم سر کی وجہ سے خریدی تھی وہ منہ مانگی رقم دینے کو تیار ہے "

منال نے آنکھیں سکیڑی تھیں۔۔

" اسے اس زمین کی اتنی ضرورت کیوں ہے "

" وہ صارم سر کی وجہ سے خریدنا چاہ رہی ہے وہ اپنا اور صارم سر کا پروجیکٹ وہاں شروع کروانا چاہتی ہے " منال خاموش رہی تھی۔۔۔

" نہیں بیچوں گی میں بھی پھر" منال اٹل لہجے میں بولی تھی

" ہمارے لیے اسے بیچنا فایدہ مند رہے گا "

" لیکن میری انا گوارہ نہیں کر رہی میں نے صارم کی وجہ سے خریدی تھی مگر اب صارم کی وجہ سے ہی نہیں بیچوں گی میں اس زمین پر سونیہ مرزا کا نام نہیں آنے دے سکتی "

" کوئی خاص وجہ " سجل نے دوستانہ لہجے میں پوچھا تھا

" جو چیز اپکے نام کی ہو نہ سجل اور پھر سامنے والے کو پتا بھی تو اسے لوگوں کے سامنے " own " کرنا چاہیے چاہے اپکو اس کی ضرورت ہو نہ ہو محبت ہو نہ ہو یہ اصول اپکے کردار کو مضبوط بناتا ہے "

" مطلب " سجل نے حیرت سے پوچھا تھا

" مطلب یہ کہ صارم دلاور خان میرا بچپن کا منگیتر ہے اور یہ بات سونیہ جانتی ہے میں اسے کسی قیمت پر بھی جیتنے نہیں دے سکتی ہاں خود وہ اپنے بل بوتے پر جو کرنا چاہتی ہے کرے مگر میں اسکی مدد نہیں کر سکتی کسی معاملے میں "

" یعنی یہ بات سچ ہے " سجل نے حیرت سے دیکھتے کہا تھا

" تمہیں کیا لگا تھا کہ ہم بچپن سے منگیتر منگیتر کھیل رہے ہیں " وہ کوفت سے بولی تھی کرسی کی پشت پر ٹیک لگاتے وہ خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

" یعنی آپ شادی صارم دلاور خان سے کریں گی " سجل نے کنفرم کرنا چاہا تھا لہجے میں حیرت تھی۔۔۔

" ہاں ! منال نے مختصر جواب دیا تھا

" اپکو پتا ہے جب انڈسٹری میں یہ بات پتا چلی تو سب حیراں رہ جائیں گے "

منال نے سجل کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر حیرت تھی وہ پلک بھی نہیں جھپک پا رہی تھی منال کو اسکی یہ حیرانگی کچھ پل کو ٹھٹکا گئی تھی دماغ میں ایک گھنٹی بجی تھی۔۔۔۔

" تو پھر بتا دیتے ہیں سب کو " منال کی آنکھوں میں چمک واضح تھی جبکہ سجل کی آنکھیں پھیل گئی تھیں اسکے یوں اچانک فیصلے پر ...

" اچانک " سجل نے چیختے کہا تھا۔۔۔۔۔

" ہاں " منال کی آنکھوں میں جیسے چنگاریاں تھیں ہر حال میں اسے یہ ثابت کرنا تھا کہ اسے حمین روحیل شاہ سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہر ایک کو بتانا تھا اپنی فیملی کو آفس کو اور خود کو۔۔۔۔۔۔

" تمہیں میں اپنی اور صارم کی ایک پکچر سینڈ کرتی ہوں تم نے وہ میری آئی ڈی پہ پوسٹ کرنی ہے اور نیچے ایک اچھا سا " caption " لکھنا ہے جس سے سبکو یوں لگے کہ یہ " love marriage " ہوگی۔۔۔منال نے سجل کو ایک اہم کام سونپا تھا جو سجل کے سر سے اوپر کو گزر رہا تھا۔۔۔

" جیسے کہ " اس نے ہمت کر کے پوچھا تھا۔۔۔

" کچھ ایسا جو سب کے منہ بند کر دے " منال نے اسکی مشکل بڑھائی تھی اب سب کے منہ کیسے بند ہونے تھے سجل سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔منال سوچ میں پڑی تھی۔۔۔۔

" لکھو " منال نے پاس پڑے ٹیب کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا سجل نے وہ اٹھایا تھا اور منال کی جانب دیکھا تھا ،منال نے کرسی کی پشت سے ٹیک ہٹائی تھی میز پر دونوں کہنیاں رکھے وہ ہاتھوں کی انگلیاں پیوست کر گئی تھی۔۔۔

" Got engaged with Hashtag sarim dilawer Khan ...

وہ بول رہی تھی سجل لکھ رہی تھی منال خاموش ہوئی تھی سجل نے چہرہ اٹھا کر منال کی جانب دیکھا تھا۔۔۔منال کو وہ دن یاد آیا تھا اسکے بنائے گئے سکیچز یاد آئے تھے ،،،اس نے منال کے سکیچز بنا کر اپنی محبت کا اظہار کیا تھا وہ تمام سکیچز منال کی آنکھوں کے آگے آئے تھے،وہ سرخ رنگ۔۔۔۔صارم کی محبت منال کو خود پر بھاری ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اسے کچھ ایسا لکھنا تھا ایسے الفاظ جو کہ منال سکندر خان کو ڈیفائن کرتے اسکے اس رشتے کو ڈیفائن کرتے لوگوں کے سامنے اسے اس رشتے کو ایک ایسی " popularity " دینی تھی کہ لوگ بار بار پڑھتے اور حمین روحیل شاہ ان الفاظوں میں الجھ جاتا آخر سب سوچتے اسے صرف ایک جملہ اچھا لگا تھا اور پھر وہ بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔

" A love story written in vibrant hues "

یہ تحریر غیر ارادی اور لا شعوری پر بول گئی تھی وہ شاید وہ صارم دلاور خان کی محبت کی وضاحت کر رہی تھی۔۔۔۔

سجل نے منال کو حیرت سے دیکھا تھا وہ اسکی اس ضدی اور ہٹ دھرمی کی فطرت سے واقف تھی وہ جانتی تھی کہ جب تک وہ کچھ کر نہیں لے گی تب تک سکون سے نہیں بیٹھے گی ۔۔۔۔

" پکا لکھ دوں " سجل نے ایک بار پھر پوچھا تھا۔۔۔

" تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں یہاں تمہیں لو اسٹوری سنا رہی ہوں کسی کی لکھ دو لکھنا ہی تو ہے "

"کوئی ring " سجل نے جتاتی نظروں سے دیکھتے پوچھا تھا۔۔"وہ کیا کرنی ہے تم نے " منال کا لہجہ سخت تھا سجل اسے الجھا رہی تھی اور وہ اُلجھتی جا رہی تھی۔۔۔

" ظاہری بات ہے یہ دنیا ہے یہاں کچھ دکھانا بھی پڑتا ہے رنگ کی پکچر ہی دے دیں "

" یہ فضول سوچ ہے خیر میں وہ بھی کر دوں گی شام تک کل صبح یہ پوسٹ ہو جانی چاہیے " وہ تنبیہ کرتے بولی تھی۔۔۔ سجل نے سر کو خم کیا تھا۔۔۔۔۔

خان ہاؤس میں خاموشیوں کا راج تھا ، رونق کا یہاں سے تعلق بہت عرصے پہلے ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔عائشہ اور افنان اس وقت باہر گھومنے گئے تھے۔۔۔اور باقی لوگ ہمیشہ کی طرح اپنے کمرے میں تھے ریاست خان اکثر باہر نکل جایا کرتے دوستوں میں مگر زیادہ وقت وہ بھی اپنے کمرے میں گزارتے۔۔۔۔۔

شانزیب خان آج پہلی بار اپنی ماں کے کمرے میں ایا تھا جب سے وہ واپس آئی تھیں

۔۔۔۔۔

بیڈ پر یونہی تھکا ہارا وجود تھا ،انکی صحت بگڑ گئی تھی ،لمبے لمبے سانس لیتا وہ وجود ایک نئے عزم میں تھا ایک انتظار کچھ اچھا کرنے کا انتظار۔۔۔۔شانزیب خان کو دیکھتے انکی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے تھے وہ جانتی تھی وہ آئے گا وہ ضرور آئے گا ایک بار پھر وہی تاریخ دہرائی جا رہی تھی۔۔۔۔

" میں نے سنا ہے کہ محبت جاگ گئی ہے اپنے پوتے کے لیے " لہجے میں سختی طنز سب تھا وہ کرسی کھینچ کر انکے پاس بیٹھ گیا تھا۔۔

" تم نے انھیں بہت بڑا دکھ دیا ہے شانزیب " یونہی لیٹے لیٹے وہ افسوس سے بولی تھیں ،جسم میں اتنی جان نہ تھیں کہ وہ خود اٹھ کر بیٹھ جاتیں۔۔۔۔۔

" میں نے انھیں دکھ سے بچایا ہے آپ خود سوچیں کیسے کوئی ماں اپنے بچوں کو چھوڑ کر چلی جاتی ہے اپنی دوست کے ساتھ ،اس نے کیا کیا اپنے بچوں کے لیے " شانزیب خان طنزیہ مسکراہٹ لیے بولے تھے۔۔۔

"ماں کو اپنے بچے بہت پیارے ہوتے ہیں وہ انکے لیے اپنی جان تک دے سکتی ہے " آنکھوں سے آنسو گر کر تکیے میں جذب ہو گئے تھے

" جھوٹ آپ نے بھی تو میرے ساتھ وہی کیا نہ جو آسیہ نے اپنے بچوں کے ساتھ کیا فرق بس اتنا ہے کہ اس نے اپنی دوستی کے لیے کیا اور آپ نے مجھ اور میرے بھائی میں فرق رکھا اسے اپنے قریب رکھا اور مجھے "boarding school" بھیج دیا آپ نے ہمشیہ مجھ میں اور سکندر میں فرق رکھا " شانزیب خان کی آنکھوں میں غصہ تھا لہجہ طنزیہ تھا وہ مسکرا رہا تھا آج مسکرا کر وہ اپنی ماں کو اپنا درد بتا رہا تھا۔۔

" میں نے تمہیں اس لیے بھیجا تھا کہ میں چاہتی تھی تم زندگی میں کچھ بن جاؤ مگر مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم یہ بن جاؤ گے " آنکھیں آنسوؤں سے چمک رہی تھیں لہجے میں افسوس تھا۔۔۔

" پھر جو میں بن کر آیا اپکو مجھے ایکسیپٹ کرنا چاہیے تھا نہ " وہ رازدار انداز میں بولے تھے وہ حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

" اپکو پتا ہے جب ماں بچوں میں فرق کرتی ہے تو کیسا محسوس ہوتا ہے نہی اپکو کیسے پتا ہو گا ! میں بتاتا ہوں آج اپکو۔۔۔۔۔

دل پھٹ جاتا ہے ،اندر خالی پن چھا جاتا ہے جان نکلتی محسوس ہوتی تھی مجھے اپنی ،اپ دونوں کے لمس کو ترس جاتا تھا میں۔۔۔۔خوبصورت تھا نہ سکندر مجھ سے۔۔۔۔(وہ پاگل پن کی حد تک اثبات میں سر ہلاتے مسکرا کر بول رہا تھا اور سامنے بیٹھی اسکی ماں نفی میں سر ہلا رہی تھی)

"نہیں شازی بیٹا۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتی بولنے لگی تھیں۔۔۔

" جھوٹ (وہ چلایا تھا) آج آپ میری سنیں گی بس " آپ ساری دنیا کے سامنے "own "کرتی تھیں یہی کہتی تھیں نہ کہ میرا یہ بیٹا ذہین ہے اور بڑا خوبصورت ہے کیا ہوا وہ تو مر گیا اب۔۔۔۔

دیکھیں منال صرف 2 سال کی تھی جب وہ بھی مر گیا اور پھر اسکی بیوی بھی مر گئی کیونکہ وہ اچھی ماں نہیں تھی اس نے اپنے بچوں کا نہیں سوچا اور میری ماں (وہ قہقہ لگا گیا تھا) پاگل ثابت ہو گئی بلکل ویسے ہی نہ جیسے آپ نے مجھے پاگل کر دیا تھا اپنے پیچھے۔۔۔۔

میں ترستا تھا کہ میری ماں مجھے ویسے پیار کرے جیسے وہ اپنے اس خوبصورت بچے کو کرتی تھی پھر پتا ہے کیا ہوا پھر مجھے اپنی ماں سے نفرت ہو گئی آپ سوچ سکتی ہیں کہ ایک بیٹے کو اپنی

ماں سے نفرت ہو گئی اور بے حد ہو گئی۔۔۔(شانزیب خان کی آنکھوں سے آنسو گر کر بے مول ہوا تھا) وہ رو رہی تھیں اپنے بیٹے کو یوں دیکھ کر اسکے الفاظ انکے دل پر لگ رہے تھے آج جیسے اندر کچھ ٹوٹ کر بکھر رہا تھا بلکل پچھ عرصہ پہلے کی طرح فرق تھا تو بس برداشت کرنے کی صلاحیت کا۔۔۔

" بس پھر خوبصورت چیزیں میری کمزوری بن گئیں خوبصورت لوگ مجھے زہر لگنے لگے ،مجھے وہ خوش قسمت لگنے لگے اور پھر میں نے ان لوگوں کی خوبصورتی کو انکی بدقسمتی بنا دیا یہ سب اپ کی وجہ سے ہوا سب کچھ مگر دیکھیں میں اپ جتنا سفاک نہیں نکلا۔۔۔۔(وہ بول رہا تھا اور سامنے پڑا وجود بے مول ہوتا جا رہا تھا جیسے موت سامنے تھی ہاں موت سامنے تھی)

" میں منال اور افنان کو اپنی اولاد سے بڑھ کر پیار کرتا ہوں میں نے سوچا تھا میں انکا نام و نشاں مٹا دوں گا مگر دیکھیں میں نہیں کر سکا وہ مجھے عزیز ہو گئے وہ میرا مان رکھتے ہیں منال مجھے اپنے باپ کی جگہ دیتی ہے،،، اور میں آج بھی اپنی ماں کی بے رخی اور عدل پر رو رہا ہوں "

" تم غلط سوچتے رہے ہو میں نے تمہیں بچانے کی کوشش کی میں جان کر بھی تمہیں بچاتی رہی شازی تم قاتل بن گئے پھر بھی میں۔۔"وہ بولنے کی آخری کوشش کر رہی تھیں ایک صفائی ہچکیاں بندھ گئی تھیں

" نہیں بچانے کی کوشش نہیں ہے آپ عدالت جائیں گی نہ پھر وہاں جا کر میرے خلاف بولیں گی میں بچ جاؤں گا مگر مجھے پھر دکھ ہو گا کہ میری ماں پھر دھوکا دے گئی مجھے مگر نہیں۔۔۔۔

اس بار میں وہ نہیں ہوں اب شانزیب خان خود سے دھوکا کرنے والوں کو نہیں بخشتا اب دیکھیں اپنے شوہر کو وہ بھی تو اپنے بیٹے کی موت کا سوگ آج تک منا رہے ہیں۔۔۔"چہرہ پسینے سے تر ہو گیا تھا جیسے کوئی جنون سوار تھا چہرے پر درد ،جیت ،ہار ،اذیت اور دکھ تمام آثار واضح تھے۔۔۔۔

" ج،،جب سبکو پتا چلا کہ تم نے مارا ہے آسیہ کو تو وہ سب تم سے نفرت کرنے لگے گیں " کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولی تھیں۔۔۔۔

" نہیں کریں گے وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں وہ مجھ سے پھر نہیں سکتے ہم ایک خون ہیں انکی ماں نے انکے لیے کچھ نہیں کیا مگر میں نے کیا ہے میں نے ان دونوں کا ہر خواب پورا کیا ہے۔۔۔"وہ اپنی ماں کو باور کرواتے بول رہا تھا

" جن کے خواب پورے کرتے ہیں وہ ہی تو کمزوری ہوتے ہیں شازی منال اور افنان تمہاری کمزوری بن گئے ہیں " وہ اسے یاد دلا رہی تھیں یا شاید کچھ بتانے کی کوشش کر رہی تھیں بیٹے کے لیے نفرت نہ تھی نہ لہجے میں نہ دل میں اور نہ انکھوں میں ہاں اگر کچھ تھا تو

احساسِ ندامت اور ترس تھا ہاں انکا قصور تھا اپنے بچوں میں فرق رکھ گئی تھیں اسے خود سے بچپن میں دور کر گئی تھیں جس کی وجہ سے وہ دور ہو گیا تھا وہ الگ دنیا بسا چکا تھا۔۔۔

" اگر وہ میری کمزوری ہیں تو میں بھی انکی کمزوری ہوں انکی جرت نہیں ہے کہ وہ میرے خلاف کھڑی ہو سکیں کیونکہ وہ احسان فراموش نہیں ہیں " وہ خاموش رہی تھیں وہ کچھ نہ بولا سکیں وقت ہاتھ سے نکل گیا تھا بس اب وہ اسے اپنی گود میں لٹا کر نہیں سمجھا سکتی تھیں ، معافی کی گنجائش نہ رہی تھی،اسجے گناہ سر نہیں کے سکتی تھیں۔۔۔۔۔۔

" ایک آخری بات ! میری نفرت ماں سے فطرتی محبت سے آگے نہ ہے مگر اج میرے لیے یہ ضروری ہے کہ میں شانزیب خان اپنے لیے انصاف حاصل کروں ،،،میں اپکو ایک سکون دہ منزل دوں گا وہ سکوں جو آپ مجھے نہ دے سکیں میں آپ کے لیے جتنی آسانی کر سکا اتنی کروں گا میں اپکی طرح سفاک تھوڑی نہ ہوں کہ روز روز کی موت دوں نہیں !!!! میں اپکو کبھی معاف نہیں کروں گا کبھی نہیں وہ خلش جو مجھے نامکمل محسوس کرواتی ہے وہ آخری دم تک رہے گی۔۔۔۔۔"

وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھیں اسکے الفاظ انکے گلے میں اٹک گئے تھے جیسے کچھ سمجھ نہ آرہا تھا بس اسکے الفاظ انھیں تکلیف دے رہے تھے اتنی کہ انھیں اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا کیا کیا وہ اپنے اندر لیے بیٹھا تھا وہ 2 بیٹیوں کا باپ آج بھی وہیں تھا اپنی ماں کی ناانصافی اور محبت ہر رو رہا تھا۔۔شانزیب خان کرسی سے اٹھا تھا کرسی کو پشت سے

پکڑے وہ ایک سائڈ پر لگا گیا تھا آنکھوں میں نمی واضح تھی ،مگر چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ تھی اس پر جیسے کوئی جنون سوار تھا غصہ تھا شانزیب خان کا وجود کانپ رہا تھا وہ ٹانگ کو فولڈ کیے بیڈ پر جھکا تھا اور بیڈ کے پاس پڑا تکیہ اٹھایا تھا سامنے پڑے وجود کی نظریں اس پر تھیں اسکے ہاتھوں کی حرکت پر تھیں وہ اپنگ بیٹے کو دیکھ رہی تھیں بڑے قریب سے اسکے اگلے عمل سے انجان۔۔۔۔اس نے تکیہ ہاتھ میں لیے اپنی آنکھیں میچی تھیں اور پھر ایک گہری سانس لیتے وہ آنکھیں کھول گیا تھا۔۔۔اس نے تکیہ اپنی ماں کے چہرے پر رکھا تھا انکی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں پھر وہ پوری قوت سے اس تکیے کو انکے منہ پر دبوچ گیا تھا ،،،،اپنے بیٹے کے ارادے بھانپتے ،سانس رکنے کا احساس ،،ہاتھوں پیروں کی حرکت ہونے لگی اپنے ہاتھوں کو وہ شانزیب خان کے سینے ہر رکھے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی تھیں ،اںکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے ،خود کو بچانے کی کوشش مگر وہ کمزور وجود سامنے کھڑے جنونی اور طاقتور انسان کے سامنے بے سود تھا اور پھر سانسیں ٹوٹ چکی تھیں دل بند ہوگیا تھا ،حرکت تھم چکی تھی۔۔۔۔شانزیب خان کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا دسمبر کی سردی میں بھی اسکا چہرہ پسینے سے تر تھا جسم ٹھنڈا پڑنے لگا تھا وہ تکیہ بیڈ پر پھینک چکا تھا اور سامنے وجود ساکت رہا۔۔شانزیب خان اپنی ماں کو سکون دہ منزل دے چکا تھا ۔۔۔اپنا چہرہ صاف کرتے خود کو نارمل کرتے وہ باہر نکلا تھا جب سامنے سے نرس ارہی تھی وہ شاید کچھ کھانا لے کر آرہی تھی شانزیب خان نے اسے ناگواری سے دیکھا تھا نرس

سامنے کھڑے شخص کو حیرت سے دیکھ رہی تھی وہ پہلے تو کبھی نہ اس کمرے میں آئے تھے اور یوں سرخ بوکھلائے ہوئے۔۔۔۔۔شانزیب خان نے سانس لینے کی کوشش کی تھی۔۔۔

" وہ سو گئی ہیں انھیں اٹھانا نہیں صبح کھانا کھا لیں گی " شانزیب خان ناگواری سے کہہ رہے تھے۔۔۔

" لیکن دوا لینی ہے انھیں " وہ خود شانزیب خان کو یوں دیکھ کر ڈر رہی تھی۔۔۔"جتنا کہا ہے اتنا کرو بلکہ تم اندر جاؤ ہی نہ ساتھ والا کمرہ خالی ہے وہاں چلی جاؤ انھیں آرام کرنے دو " شانزیب خان غصے سے بولا تھا سامنے کھڑی نرس حیرت سے بس دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔" تمہیں سمجھ نہیں آرہی میری بات " وہ ایک بار بلند آواز میں چلایا تھا وہ نرس پھرتی سے ساتھ والے کمرے میں کھانا سمیت بھاگ گئ تھی اسے کیا لینا دینا تھا ایسے تو ایسے ہی تھا ۔۔۔۔شانیزب خان سیدھا اپنے کمرے کی جانب گیا تھا کمرہ خالی تھا وہ سیدھا واشروم کی طرف بھاگا تھا پانی کا نل کھولتے وہ پانی کے کئی چھنٹے اپنے چہرے پر مار گیا تھا یہ پہلا قتل نہ تھا اسکی زندگی کا مگر یہ قتل بھاری تھا اسے افسوس تھا اس نے چہرہ اٹھائے خود کو سامنے لگے شیشے میں دیکھا تھا انکھوں میں نمی تھی۔۔۔"میں ایسا نہیں چاہتا تھا پر میری مجبوری تھی میں اتنا آگے نکل کر ہار نہیں سکتا تھا " وہ آئینے میں خود کو وضاحت دے رہا تھا۔۔۔۔۔وہ جیسے واش روم سے باہر نکلا تھا سامنے اسکی بیوی اسے یوں دیکھ کر حیرانگی میں مبتلا تھی وہ بوکھلایا ہوا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے اپکو " شانزیب خان نے اسے اچھنبے سے دیکھا تھا پھر چہرے پر ناگواری چھائی تھی۔وہ بغیر جواب دیے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

منال لیٹ آفس سے نکلی تھی گاڑی کو مین روڈ پہ ڈالتے وہ گاڑی کا شیشہ نیچے کر گئ تھی اسے ہوا لینی تھی سارے دن کا کام اور ذہنی تھکاوٹ سے اسکا جسم ٹوٹنے لگا تھا درد کی شدت سے اسے بخار محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اسکا فون بجا تھا اس نے ائر پورڈ لگاتے کال ریسیو کی تھی۔۔۔

" ہیلو " صارم کی آواز ابھری تھی

" یس " منال نے آگے سے جواب دیا تھا

" کیسی ہو " خوشگوار لہجہ میں وہ پوچھ رہا تھا۔۔

" میں ٹھیک ہوں آگئی یاد آج " منال کا لہجہ نرم تھا وہ غیر ارادی طور پر شکوہ کر رہی تھی

" اہہہ ! یعنی تم مجھے یاد کر رہی تھی " صارم مسکرا گیا تھا

" ایسا تو نہیں کہا میں نے " منال برا منا گئ تھی۔۔۔

" مل سکتی ہو "

" کیوں "

" ویسے ہی "

" میں گھر جا رہی ہوں "

" اسی لیے تو کہہ رہا ہوں "

" میں اب دور آگئی ہوں "

" میں تمہاری گاڑی کے پیچھے ہی ہوں " منال نے سامنے لگے مرر سے پیچھے دیکھا تھا اسے اسکی گاڑی نظر آئی تھی۔۔

" ضروری ہے " منال نے دوبارہ پوچھا تھا اسکی ہمت جواب دے رہی تھی اسکے سر کا درد بڑھ رہا تھا۔۔۔

" ہاں ! کافی پیتے ہیں " بڑے مان سے کہا گیا تھا۔۔۔منال چاہ کر بھی منع نہیں کر پائی تھی وہ جس نرمی سے اس سے بات کرتا تھا وہ نہ نہیں کر پاتی تھی۔۔۔

منال کچھ آگے جا کر مین روڈ سے ہٹ کر گاڑی کیفے کی جانب موڑ گئی تھی صارم نے مسکراتے ہی گاڑی اسکے پیچھے ہی لی تھی پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کر کے وہ ایک دوسرے کے سامنے آئے تھے۔۔صارم نے اسے دیکھا تھا چہرہ مرجھایا ہوا ،چہرے سے تھکاوٹ عیاں ہو رہی تھی۔۔۔

" تم ٹھیک ہو ؟؟؟ صارم نے پوچھا تھا

" ہاں " وہ مختصر جواب دے گئی تھی اور آگے کو چلی تھی کچھ پل بعد وہ امنے سامنے بیٹھے تھے سردی کی شدت میں کمی تھی اپنا آڈر دیتے وہ ایک دوسرے کی جناب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

" خیریت تھی " منال نے اسے اپنی طرف دیکھتے پایا تو اس نے پوچھا تھا۔۔

"ہاں ایسے ہی تمہیں جب جاتے دیکھا تو پھر صبر نہیں ہوا کہ ملوں تو فون کر لیا" اسکی بات پر منال خاموش رہی۔۔

" مجھے وہ "ring " واپس دے دو میں سب کے سامنے ایکسپوز کرنے والی ہوں ہماری انگیجمنٹ" منال نے کچھ یاد آتے بولا تھا۔۔صارم نے حیرت سے منال کو دیکھا تھا۔۔

" میں نے کہا تھا نہ کہ جب مجھے لگا کہ وہ میری ہونی چاہیے اور جب مجھے ضرورت ہوئی ہوئی تو میں واپس مانگ لوں گی تو بس اب مجھے دے دینا " منال نے بڑی آسانی سے یہ الفاظ ادا کیے تھے اب صارم دلاور خاں اور منال سکندر خان کے درمیان کوئی نہ تھا انکا راستہ خالی تھا کم از کم منال سکندر خان کے لیے حمین روحیل شاہ آسانی کر گیا تھا ۔۔۔صارم کو لگا تھا جیسے اس نے آج تمام دی گئی اذیتوں کا مداوا کر دیا تھا منال سکندر خان کا ہر لفظ دوا بن گیا تھا۔۔۔۔

وہ اٹھا تھا منال نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔

" ایک سیکنڈ میں ابھی آیا " وہ کہتا جلدی سے باہر کی جانب بھاگا تھا کچھ پل میں وہ دوبارہ نمودار ہوا تھا سانس پھولا ہوا تھا چہرے پر مسکراہٹ تھی خوشی تھی اور سرخ گال۔۔۔منال کے لیے اپنے سامنے محبت میں بیک وقت

یوں سرخ اور بوکھلایے ہوئے مرد کو دیکھنا پہلا تجربہ تھا۔۔اس کے ہاتھ میں وہی ڈبی تھی اس نے کھولا تھا اور سامنے ہیرے کی انگوٹھی چمک رہی تھی منال کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں اس کی نظریں صارم کے چہرے پر دوبارہ گئی تھیں جسکا سانس ابھی بھی پھولا ہوا تھا۔۔۔

" یہ ہیرے کی انگوٹھی تم ساتھ لیے گھومتے ہو " اس نے حیرت سے پوچھا تھا اسکی بات ہر صارم مسکرا دیا تھا۔۔۔

" ہاں شاید اسی دن کے لیے شکر ہے کہ پاس تھی ورنہ موقع ہاتھ سے جا سکتا تھا " وہ پرجوش سا بولا تھا منال کے الفاظ ٹوٹ گیے تھے وہ جو بڑی ہمت سے اس سے " ring " مانگ گئی تھی اب سارا سکتہ ٹوٹ گیا تھا۔۔۔۔

صارم نے انگوٹھی ڈبی سے نکالی تھی اور اپنا ہاتھ منال کی جانب بڑھایا تھا۔۔

" May I "

وہ اس سے اجازت طلب کر رہا تھا اسے حیران کر رہا تھا اب وہ کیا کہتی وہ خود اسے آفر کر گئی تھی۔۔۔منال نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا جسے صارم تھام گیا تھا اور اسے انگھوٹی پہنا رہا تھا منال اسکے چہرے کی جاب دیکھ رہی تھی جہاں بلا کی معصومیت تھی وہ نرم مزاج تھا وہ پہلے دن سے تو بہت مختلف لگ رہا تھا یہ وہ صارم نہ تھا جس سے منال پہلے دن ملی تھی ۔۔۔منال نے اپنے ہاتھ کی جانب دیکھا تھا وہ انگوٹھی چمک رہی تھی اسکے ہاتھوں میں خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

" Thank you "

منال نے جھجکتے کہا تھا اس کا سر درد کہاں گیا تھا اسے معلوم نہیں ہو سکا وہ مصروف ہو گئی تھی وہ بس اس سامنے بیٹھے شخص کو پرکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اتنی دیر میں انکی چائے آگئ تھی منال کافی نہیں پیتی تھی اس لیے صارم نے اپنے لیے بھی چائے منگوائی تھی ۔۔۔

"۔میرب اور زید حویلی چلے گئے ؟؟ منال نے پوچھا تھا

" نہیں ابھی تو نہیں "

" کیوں "

" دادا جان ابھی بھی غصہ ہیں " وہ جانتی تھی خاندان کے خلاف جا کر شادی کرنا موت کے مترادف ہی تھا۔۔۔

" اگر تمہیں کوئی لڑکی پسند ہوتی تو تم کیا کرتے " وہ یونہی پوچھ گئی تھی

" مجھے جو لڑکی پسند ہے وہ میرے سامنے ہے " وہ مسکرا کر بولا تھا منال خاموش ہوئی تھی پھر دوبارہ بولی تھی

" اگر کوئی اور ہوتی تو "

" تو ظاہری بات ہے میں اسی سے شادی کرتا " صارم بغیر وقت ضائع کیے بولا تھا

" اور خاندان " منال نے پوچھا تھا

" خاندان کا کیا جانا تھا اذیت میں تو میں اور وہ وہی رہتی نہ جو میرے ساتھ جڑتی اور کسی کو اذیت میں رکھنے سے بہتر ہوتا ہے کہ اسے آزاد کر دیا جائے "

" لوگوں کا کیا ؟ وہ پھر یونہی پوچھ بیٹھی تھی

" کسی انسان کو اذیت میں رکھنا سب سے بڑا گناہ ہے لوگوں کا کیا جاتا ہے کسی انسان کو اتنا حق نہیں ہونا چاہیے کہ وہ کسی دوسرے انسان کا خون نچوڑے یا اسے اذیت دے سکے " وہ چائے کا کپ منہ کو لگا گیا تھا۔۔۔منال اسکی بات پر زخمی سا مسکرائی تھی۔۔۔

" ہاں حق نہیں ہونا چاہیے پر لوگ اذیت دے جاتے ہیں اور ہم کچھ کر بھی نہیں پاتے ہمارے بس میں ہی نہیں ہوتا کچھ چیزیں آپ کے بس میں نہیں ہوتیں " اس کا دل جیسے ٹوٹ گیا تھا دنیا کی کوئی رونق بھی اس وقت منال سکندر خان کو خوش نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

" جیسے کہ محبت " وہ مسکراتے بولا تھا منال نے بے ساختہ اسے دیکھا تھا۔۔کیا یہ شخص انداز لگا سکتا ہے کہ میں اس وقت کتنی تکلیف میں ہوں۔۔۔ہاں محبت کی وجہ سے۔۔۔(منال بس سوچ سکی تھی) وہ نظریں جھکا گئ تھی۔۔۔

" تمہیں کبھی محبت نہیں ہوئی ؟ اس نے بڑے اشتیاق سے پوچھا تھا اور اگر اس وقت وہ جان لیتا کہ سامنے بیٹھی اسکی محبت کسی اور سے محبت کرتی ہے تو سارے اشتیاق کی دھجیاں اڑ جاتیں۔۔۔

" نہیں " منال نے جلدی سے جواب دیا تھا غصہ چہرے پہ بھر گیا تھا اس وقت حمین شاہ اسے سب سے بڑا دشمن لگا تھا اپنا کتنی آسانی سے وہ دل توڑ گیا تھا اسکا بنا کسی اظہار کے ۔۔۔۔صارم بس مسکرا گیا تھا۔۔۔وہ دونوں باتوں باتوں میں چائے ختم کر چکے تھے۔۔۔منال نے اپنے پرس سے پیسے نکالتے بل پاس پڑی ڈائری میں رکھ دیا تھا۔۔

" میں بل دے دوں گا تمہارا بھی " اس نے جلدی سے کہا تھا۔۔

" اٹس اوکے میں صرف اپنا نہیں،، تمہارا بھی دے رہی ہوں " منال کا لہجہ کسی بھی جزبے سے عاری تھا۔۔۔

" اور اگر میں دے دوں تو کوئی مسئلہ ہے جب کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ بیٹھ کر چائے پیتی ہے تو بل مرد دیتا ہے " صارم نے شرارت سے کہا تھا۔۔منال نے پل کو اسکو دیکھا تھا

" جب میں تمہارے ساتھ بیٹھ کر چائے پی سکتی ہوں تو ظاہری بات ہے تمہارے بل دینے یا میرے دینے سے مسئلہ نہیں ہو گا مجھے ،،جہاں مجھے یہ سوچنا پڑے کہ مجھے اپنا بل دینا ہے کسی مرد کے ساتھ بیٹھ کر تو میں کسی مرد کے ساتھ بیٹھ کر چائے پینے کو ترجیح ہی کیوں دوں میں الگ ٹیبل پر بیٹھ کر الگ چائے پی کر بھی تو جا سکتی ہوں "

" ایک بزنس وومن کو یہ بات سوٹ نہیں کرتی منال "

" بات بزنس وومن کی نہیں ہے جب ایک عورت کسی مرد کے ساتھ بیٹھ کر چائے پی لے تو ضروری نہیں کے بل کا دینا ہی اسے غلط فہمی سے دور رکھتا ہے جب چائے ہی بیٹھ کر پی لی تو غلط فہمی یا خوش فہمی کا آغاز وہیں سے ہی ہو جاتا ہے اس لیے بل تک نوبت آنے ہی نہیں دینی چاہیے " صارم دلاور خان کی آنکھوں میں آتی چمک واضح تھی یہی چیز تو سامنے بیٹھی عورت کی اسے پسند تھی یہی عادت صارم کی نظر میں منال سکندر خان کی عزت کو بڑھا جاتی تھی۔۔۔۔

" پھر میرے دل میں تو خوش فہمی گھر کر گئی"وہ دوبارہ بولا تھا مگر اس بار شرارت نہیں تھی وہ اسکا جواب سننا چاہتا تھا وہ جانتا تھا وہ صاف گو ہے۔۔۔

" میں نے تمہیں موقع دیا ہے اس لیے تم خوش فہمی پال سکتے ہو " وہ مختصر جواب دے گی تھی۔۔۔

" اور منال سکندر خان سب کو یہ موقع نہیں دیتی "صارم مسکرا کر بولا تھا منال کی نظر اسکی مسکراہٹ پر گئی تھی آج وہ کچھ زیادہ ہی مسکرا رہا تھا اس نے اپنے ہاتھ میں اس انگوٹھی کو دیکھا تھا کہ یہ وجہ تھی اسکی اتنی مسکراہٹ کی۔۔۔۔۔

" اوکے میں چلتی ہوں ابھی " منال نے اپنا موبائل اٹھایا تھا۔۔۔

" پھر کب ملوگی " وہ بے ساختہ پوچھ رہا تھا منال نے پہلے حیرت سے دیکھا تھا پھر ماتھے پہ آتی شکن کو دور کیا تھا۔۔

" یہ تو نہیں پتا اگر یونہی میرا پیچھا کرتے رہے تو ہر بار گاڑی نہیں روکوں گی "وہ چل پڑی تھی صارم بھی اسکے پیچھے ہی ہو لیا تھا۔۔

" میں نے پیچھا نہیں کیا تھا وہ تو میں نے اچانک تمہیں دیکھا تھا " اس نے صفائی دی تھی۔۔

" روز روز پھر اتفاق نہیں ہوتا " وہ چلتے چلتے بول رہی تھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے وہ پارکنگ ایریا کی جانب جا رہے تھے۔۔۔

" ہاں سہی بات ہے پھر تم گولی بھی مار دیتی ہو" وہ مسکراتے بولا تھا منال نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا تھا یہ بات تو اسے یاد تک نہیں تھی اور اسے یہ بات سن کر کس قدر شرمندگی ہوئی تھی وہ بتا نہیں سکتی تھی۔۔۔

" سوری فار دیٹ " وہ اعتراف کر گئی تھی صارم قہقہ لگا گیا تھا۔۔

" اگر تم مجھے یوں زچ کرو گے تو قسم سے صارم میں آئندہ تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گی " وہ اسے دیکھتے مکمل غصے میں کہہ رہی تھی

" یعنی تم کہہ رہی ہو کہ تم میری بات مانتی ہو" وہ حیرت سے منہ کھولے اس سے پوچھ رہا تھا منال کی گاڑی کے قریب آکر وہ کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

" ہاں تو اور کیا میں اس دن تمہارے کہنے پر تمہارے کزن کے نکاح پر آئی اور آج بھی " وہ جتا رہی تھی اپنا چہرہ اٹھائے وہ اسے اپنے احسان گنوا رہی تھی صارم کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی کوئی کیسے اچانک اتنا عزیز ہو جاتا ہے۔۔۔

" I am grateful to you "

وہ سر کو خم کرتے دل پر ہاتھ رکھتے بولا تھا منال نفی میں سر ہلا گئی تھی اور اپنی گاڑی کو ان لاک کرتے اس میں بیٹھ گئی تھی گاڑی کو پارکنگ ایریا سے بیک کر کے سیدھے کرتے روک گئی تھی اور صارم کو دیکھ رہی تھی جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا صارم نے ہاتھ ہلایا تھا

جس پر منال نے بھی ہاتھ ہلایا تھا اور پھر گاڑی کو بھگا کر لے گئی تھی اسکے جانے کے بعد صارم اپنی گاڑی کی جانب گیا تھا مسکراہٹ تھی تو چہرے سے جانے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔۔

منال گھر آئی تھی اندر داخل ہوئی تو اسے افنان کی گاڑی نظر نہیں آئی اس نے ملازم سے افنان کے بارے میں پوچھا۔۔

" بھائی آئے تھے گھر ؟ اس نے پوچھا تھا

" آئے تھے عائشہ بی بی کے ساتھ گئے ہیں " اسکے جواب پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی اور اندر کو داخل ہوئی تھی ریاست خان کے کمرے میں وہ ضرور جاتی تھی اندر گئی تو انھیں سوتے ہوئے پایا تھا پھر وہ خاموشی سے باہر نکل گئی تھی اوپر والے پورشن میں وہ جیسے ہی داخل ہوئی تھی سامنے اسے اپنی دادی کی نرس دکھائی تھی جو کہ کھانے کی ٹرے لیے نیچے جا رہی تھی۔۔

" اسلام علیکم میم " اس نے منال کو دیکھتے رک کر سلام کیا تھا۔۔

" وعلیکم سلام دادو سو گئی ہیں یا جاگ رہی ہیں"

" جی وہ تو سو گئی ہیں " اس نے بڑے اطمینان سے جواب دیا تھا۔۔منال نظریں گھما گئی تھی یعنی کوئی بھی گھر نہیں تھا اور جو تھے وہ سو گئے تھے۔۔۔دعا اور دانین کو اس نے ملنا چھوڑ دیا تھا جب کبھی نظر آتیں تو بول لیتی مگر اب وہ انکے کمرے میں نہیں جاتی تھی صرف اور صرف دانین کی بدتمیزی کی وجہ سے وہ ناراض نہ تھی بس اسکے دل دُکھا دیتی تھی دانین اپنی باتوں سے اسکے وہ پرہیز کرنے لگی تھی۔۔۔

اپنے کمرے میں جاتے وہ فریش ہونے کے لیے گئی تھی کھانا وہ خود ہی لے کر کھا لیتی تھی مگر آج اسکا دل نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افنان اور عائشہ باہر کھانا کھانے کے بعد ریسٹورینٹ کے آؤٹ ڈور سائٹ پر آگئے تھے وہاں والدین اپنے چھوٹے بچوں کو لے کر انکے ساتھ کھیل کود میں مصروف تھے۔۔۔عائشہ انکی طرف دیکھتے مسکرا رہی تھی۔۔۔

" تمہیں بچے کچھ زیادہ ہی نہیں اٹریکٹ کر رہے " افنان نے مسکرا کر پوچھا تھا

" بچے کس کو اٹریکٹ نہیں کرتے " اس نے اپنا رخ بدلتے کہا تھا۔۔

" ہاں یہ تو ہے پر میں نہیں چاہتا کہ میرے بچے سب کو اٹریکٹ کریں "

" کیوں " عائشہ نے برا مناتے پوچھا تھا

" ظاہری بات ہے وہ مجھ پر جائیں گے تو بہت خوبصورت ہوں گے اور انھیں روز نظر لگ جائے گی تو میں افورڈ نہیں کر سکتا " وہ شرارت سے بولا تھا عائشہ منہ پھلا گئی تھی جس پر افنان ک قہقہ لگا تھا۔۔۔

" میں صارم اور منال کی شادی پر ساڑھی پہنوں گی " اس نے اچانک سے ساڑھی کا قصہ چھیڑا تھا

" تم اتنا انتظار کر رہی ہو پہلے ہی پہن لو "

" پہلے ہی کیسے پہن لوں کسی ایوینٹ پر ہی پہنوں گی نہ "

" اس طرح موقعوں کے انتظار نہیں کرتے عائشہ جس خوشی کی تلاش آج ہے وہ جلد ہی پا لینی چاہیے آنے والے وقت کا کسی کو نہیں پتا ہوتا "

" اچھا جی اپکو کیسے معلوم " وہ مسکرا کر پوچھ رہی تھی۔۔۔وہ مسکرایا تھا

" بس مجھے معلوم ہے "

" اپکو نہیں لگتا کہ آپ نے مجھ سے جلدی شادی کر لی " اس نے ایک مسکراہٹ سے پوچھا تھا

"کیوں" افنان حیران ہوا تھا

" دیکھیں منال اور صارم اپنے گولز مکمل کر کے پھر اپنی زندگی شروع کرنا چاہتے ہیں آپ بھی تو آنٹی کا کیس لڑ کر کر سکتے تھے نہ "

" ہاں ضرور کرتا ایسا اگر مجھے تم سے محبت نہ ہوتی تو میں تمہیں ایسے لاروں میں ہی رکھتا " وہ بڑی سادگی سے بول گیا تھا

" ایک منٹ! اپکو لگ رہا ہے کہ میرا بھائی منال کو لارے لگا رہا ہے " وہ برا منا گئی تھی

" تم ان دونوں کی بات تو رہنے ہی دو ان دونوں کی کہانی اس بات سے مختلف ہے " وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا

" تو " عائشہ کی سمجھ میں کچھ بھی نہ آیا تھا

" دیکھو ! یہ جو " settlement "کی سٹیٹمنٹ ایک حد تک سہی ہوتی ہے زندگی میں "goals " بدلتے رہتے ہیں اب ہر بات پر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کے بعد تو اسکے بعد یہ صرف بہلاوے ہوتے ہیں زندگی بار بار مہلت نہیں دیتی"

" ہاں اور ویسے بھی دادا جان میری شادی کہیں اور کر دیتے وہ کبھی اتنا انتظار نہ کرتے " وہ سر ہلاتے بولی تھی اور افنان کو وہ بے حد معصوم لگی تھی۔۔

" بس پھر اسی لیے میں نے رسک نہیں لیا " وہ مسکرا کر بولا تھا عائشہ بھی مسکرا گئی تھی

" چلیں " سردی بڑھنے لگی تھی اب اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی

" جو حکم۔۔۔"وہ کہتا اسکے گرد حصار بنا کر باہر کو نکلے تھے۔۔۔۔

منال ابھی فریش ہو کر فارغ ہوئی تھی اسکا موبائل رنگ گیا تھا اس نے اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔

ایک بھاری رقم جو حمین کی طرف سے منال کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہوئی تھی اور اگلے ہی پل حمین شاہ کالنگ لکھا آرہا تھا منال کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا سانس بگ ترتیب ہوئی تھی چہرے پر غصہ اور اذیت ،،انکھیں دھکنے لگی تھیں وہ جانتی تھی اس وقت وہ خود پر قابو نہیں کر پائے گی وہ رو دے گی اس شخص کی آواز سن کر اسکا خود پر کنٹرول نہیں رہے گا ۔۔۔۔کال پنسد ہونے پر اگلا میسج حمین کا تھا۔۔۔۔۔

" اسلام علیکم منال !

امید ہے تمہارا بخار اتر گیا ہو گا۔۔۔ آدھی اماونٹ میں ٹرانسفر کر چکا ہوں باقی کی کل ہو جائے گی " منال کے ہاتھ میں فون تھا اسکے جسم میں کپکپی طاری ہو گئی تھی سانس پھول گیا تھا۔۔وہ میسج ٹائپ کرنے لگی تھی " تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے میسج کرنے کی " وہ لکھ گئی اور پھر مٹا گئی دوبارہ سے لکھنے کے ارادے سے انگلیاں دوبارہ چلنے لگیں۔۔۔۔

" تم اور تمہارے پیسے بھاڑ میں جائیں " وہ دوبارہ لکھ گئی اور پھر مٹا گئی وہ کمر پہ ایک ہاتھ رکھے اور ایک ہاتھ سے فون کو پکڑے سوچ میں پڑی تھی خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی جیسے غصہ پی رہی تھی پھر اس نے فون واپس میز پر رکھ دیا تھا۔۔کچھ پل کے بعد اس نے فون اٹھایا تھا اور 4 سطریں لکھ کر اس نئے دشمن کو بھیجی تھیں ایک کوشش دوبارہ کی گئ تھی یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ غصہ نہ نکالتی اور جواب نہ دیتی۔۔۔۔

جو چیز یا انسان اذیت دے اسے شاید چاہ کر بھی کبھی بھی اگنور نہیں کیا جا سکتا پھر۔۔۔

" یہی بہتر تھا آپ کے لیے حمین روحیل شاہ! امید ہے کہ اپ جلد ہی باقی کی رقم بھی ٹرانسفر کر دیں گے اور ہاں۔۔۔۔

تمہاری یہ چودہ منزلہ عمارت کو میں خود آگ لگاوں گی "

لکھتے اس بار وہ سینڈ کا بٹن دبا چکی تھی اور ان چار سطروں کو پڑھ کر حمین کی 3 دن کی تھکاوٹ دور ہو گئی تھی اور ان 3 دنوں میں آج وہ کھل کر مسکرایا تھا۔۔۔۔

منال کے ہاتھ میں فون تھا آگے سے وہ اس کے میسج کے انتظار میں تھی مگر اس بار بھی حمین نے اس کے ساتھ ظلم کیا تھا اس نے آگے سے کوئی جواب دینا مناسب نہیں سمجھا تھا

۔۔۔۔۔

وہاں بیڈ پر بیٹھتے وہ بس سوچ میں تھی اسکا دل ڈوب گیا تھا جیسے اس نے واٹس ایپ چیٹ کھولتے اپنا بھیجا ہوا میسج دونوں طرف ڈیلیٹ کر دیا تھا۔۔۔۔۔جیسے سکون کی ایک لہر دوڑ گئی تھی اس میں۔۔۔اس میسیج کو دونوں اطراف سے ڈیلیٹ کر کے وہ اب ہلکا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔اسکے سر کا درد ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا بھوک کی شدت بڑھی تھی اس نے گہری سانس لیتے فون کو چارجنگ پر لگایا تھا اور کھانے کی غرض سے نیچے آئی تھی کھانا فریج سے نکالتے اوون میں رکھ گئی تھی اتنے میں افنان اور عائشہ آئے تھے اسے کیچن میں دیکھتے دونوں ادھر ہی آگئے تھے۔۔۔۔

"Hello buddy "

افنان بڑے خوشگوار لہجے میں بولا تھا منال مڑی تھی۔۔۔

" ہائے " منال نے ہلکا سا مسکرا کر جواب دیا تھا پھر عائشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

" چلیں شکر ہے اپکو بھی خیال آیا کہ بیوی کے ساتھ بھی کہیں گھومنے چلے جاتا ہے بندہ" منال نے مسکرا کر کہا تھا جس پر افنان اور عائشہ دونوں کھل کر مسکرائے تھے۔۔۔عائشہ اوپر اپنے روم میں جا چکی تھی منال کھانا کیے ڈائنگ ٹیبل پر آگئی تھی۔۔۔

"طبیعت کیسی ہے تمہاری اب " اسکے پیچھے ہی افنان بھی اسکے پاس آکر بیٹھ گیا تھا،،ایک وقت ان دونوں بہن بھائی کا ہوتا تھا افنان چاہیے جتنا بھی لیٹ آئے منال سے ملے بغیر نہ وہ سوتا تھا اور نہ گھر سے باہر نکلتا تھا۔۔اپنی بہن کے لیے وہ ہمیشہ حاضر رہتا تھا۔۔۔

" مجھے کیا ہوا تھا " منال ایک مسکراہٹ اچھالی تھی افنان کی جانب اور ساتھ کھانا کھانا شروع کیا تھا۔۔۔۔

" پھر کچھ بنا کوئی نیو پارٹی "

" نہیں ابھی تو کچھ دن لگ جائیں گے "

" ہاں چلو کوئی نہیں۔۔۔"

" آپ بتائیں کیس کا کیا بنا "

" دادو کو لے کر جانا ہے پرسوں "

"ہمم ! " منال خاموش رہی تھی

" 3 دن بعد مجھے اسلام آباد کے لیے نکلنا ہے "

" کیوں " منال نے فوری طور پر پوچھا تھا۔۔

" ایک مشن ہے چھوٹا سا بس "

" چھوٹا سا ہی ہے نہ کوئی مسئلہ تو نہیں ہے " منال پریشاں ہوئی تھی۔۔۔

" ہاں ہاں جلدی آجاؤں گا واپس " افنان نے اپنا فون کھولتے کہا تھا۔۔۔

" ہمم ٹھیک ہے پھر ! مجھے آپ سے بات کرنی تھی آپ آئیں گے تو سہی " منال نے پانی کا گلاس ۔لہ کو لگاتے کہا تھا۔۔افنان نے منال کو دیکھا تھا فون کو سائڈ پر رکھتے وہ منال کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

" نہیں ابھی بولو کیا چاہیے " وہ سنجیدگی سے پوچھا رہا تھا۔۔

"نہیں ایسا بھی کچھ نہیں ہے جب آئیں گے تب بتاوں گی "

" نہیں ابھی بتاؤ " افنان پریشان ہوا تھا۔۔منال نے نفی میں سر ہلایا تھا پھر گہرا سانس لیا تھا ایک آخری سوچ ایک آخری فیصلہ۔۔۔ہاں وہ لے گئ تھی اب بس ہو گئی تھی اسکی۔۔ اسے اپنی زندگی میں آگے بڑھنا تھا۔۔۔۔

" میں شادی کرنے کے لیے تیار ہوں جب چاہیں تب کی ڈیٹ رکھ لیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے " منال نے ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات کہی تھی۔۔۔افنان اسکی بات ہر نظریں جھکا گیا تھا اسے لگا تھا منال کچھ وقت لے گی حمین سے لڑائی کے بعد مگر ایسا نہیں ہوا تھا وہ تیار ہو چکی تھی۔۔۔۔

اسکی نظر بے ساختہ منال کے ہاتھ پر گئی تھی جہاں وہی انگوٹھی چمک رہی تھی جو صارم نے پہنائی تھی۔۔۔

" تو یہ ڈائمنڈ کا کمال ہے" وہ جان بوجھ کر چھیڑ گیا تھا منال کو اسکی بات ہر آگ ہی تو لگ گئی تھی۔۔۔

" اس طرح کے ہزاروں ڈائمنڈ میں اپنے آپ پر قربان کر سکتی ہوں " غصے سے پیر پٹختی وہ اٹھی تھی اور برتن کیچن میں رکھنے چلی گئی تھی جس پر افنان مسکرا گیا تھا۔۔۔

" یار مذاق کر رہا تھا میں " وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔منال اپنے بھائی کو گھور کر ہی رہ گئی تھی۔۔۔

" بس آپ خوش نہیں ہو سکتے میں جو بھی کر لوں " وہ یونہی منہ پھلائے کہہ رہی تھی

اپنے کمرے میں آتے اس نے سجل کو اپنی اور صارم کی پکچرز سینڈ کی تھیں زید کے نکاح کے دن والی۔۔۔۔اور اگلے کچھ ہی گھنٹوں میں سجل اسے منال کی آفیشل آئی ڈی پر پوسٹ کر چکی تھی۔۔۔۔۔

حساسیت

ہماری آج کی جنریشن میں اگر کچھ ہے جو جلدی سے سب میں "develop" ہو رہا ہے تو " ڈپریشن ہے " ہر بچہ چاہئے وہ اپنے زندگی کے جس بھی سٹیج پر ہے اسے لگ رہا ہے بس میں " depression" کا شکار ہوں اس کی سب بڑی وجہ تو نمار سے دوری اور اللہ سے دوری ہے۔۔۔ہمارے اردگرد کا ماحول ہمارے گرد ایک حالہ بنا لیتا ہے۔۔۔۔والدین کی تربیت اور توجہ سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا ہمارے ماں باپ ہی ہوتے ہیں جو ہمیں جو بنا دیں ہم وہی بن جاتے ہیں۔۔جس بچے پر ماں باپ توجہ نہ دے تو وہ اپنے لیے اور دوسرے ہر ایک انسان کے لیے ایک ایسا کانٹا بن جاتا ہے جسے نہ نگلا جائے اور نہ اگلا جائے وہ بچہ صرف خود کو تباہ نہیں کرتا بلکہ اپنے سے جڑے ہر شخص کو کرتا ہے۔۔۔۔

ہمارے ہاں ایک بچہ جو واقعی کسی ذہنی بیماری کا شکار ہو اور اگر ڈاکٹر کے پاس جانے پر اسے کہا جائے کہ بچہ اس وقت " ڈپریشن " میں ہے تو کہا جاتا ہے کہ عجیب ڈاکٹر ہے بھلا اسے اس عمر میں کیا ٹینشن اور میں بے شک نفسیاتی شعبے سے تعلق نہیں رکھتی مگر یہ بات دعوے سے کہہ سکتی ہوں 14 سے 20 سال کی عمر جو ہمارے ماں باپ کے لیے ایک ایسی عمر ہے جہاں ایک بچے کو کیا ڈپریشن مگر شاید یہ سب سے "susceptible" عمر ہے جہاں آپ کے نظریات بننا شروع ہوتے ہیں جو کمی اپکو بچپن سے محسوس ہوتی ہے یا ایک ایسی چیز یا ایسی خوبی جو کہ معاشرے میں بہت ضروری قرار دی جا رہی ہو مگر آپ کے پاس نہ ہو تو آپ اسے اپنے لیے بدقسمتی " consider " کرنا شروع کر دیتے ہیں اور یہ احساس اپنے ہی گھر سے شروع کرتا ہوتا ہے اور پھر وہ کمی ناسور بن کر ساری زندگی اس انسان

کے ساتھ چلتی ہے۔۔۔۔۔۔بچے کی تربیت سب سے مشکل کام ہے کیا صرف کما کے کھلانا اسکی مالی ضروریات پوری کرنا کافی ہے نہیں سب سے مشکل کام انسان بنانا ہے اسے اس طرح "grow"کرنا ہے کہ وہ خود کو انمول سمجھے خود کو خدا کے قریب رکھے اسکے اتنے قریب ہو کہ اسکی ذات کے بغیر کچھ ضروری نہ لگے وہ خود کو خوش قسمت سمجھے اسے ایک ایسی سٹیج پر جا کر پتا نہ چلے کہ میرا سکون اللہ کی ذات میں ہے اسے شروع سے پتا ہو کیا پتہ وہ کسی بڑے نقصان سے بچ جائے۔۔۔۔۔۔۔

جاگتی آنکھوں کے خواب

" رات کے خواب کہاں تکلیف کا باعث بنتے ہیں خواب تو وہ تکلیف کا باعث بنتے ہیں جو دن میں جاگتی آنکھوں سے دیکھے جاتے ہیں جو گھر والے اور دنیا دکھاتی ہے اور یہ ایسے خواب ہوتے ہیں جو رات کیا پوری زندگی گزارنے کے بعد بھی نہیں بھولتے آنکھیں کیا دل بھی زخمی کر جاتے ہیں اور یہاں کسی قسم کی " healing" کام نہیں آتی کم از کم میرے لیے تو نہیں "

جاگتی آنکھوں سے دیکھے گئے خواب خوار کرتے ہیں "

(G|~~~|ìa)

.....

صبح تقریباً 7 بجے کا وقت تھا جب نرس دادی کے کمرے میں داخل ہوئی تھی اس نے بلایا تھا ۔۔۔

" مسز خان" وہ انھیں پکار رہی تھی مگر کوئی حرکت نہ ہوئی تھی۔۔۔اس نے انھیں بازو پکڑ کر ہلانا چاہا مگر پھر کوئی حرکت نہ ہوئی تھی اس نے انکی نبض چیک کی تھی پھر انکی گردن پر اپنی انگلیاں رکھے وہ پلس چیک کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ بلکل ساکت ہو گئی۔۔۔۔وہ تو کل رات سے انکے کمرے میں نہ آئی تھی اسکا سانس رک گیا تھا۔۔۔۔وہ بھاگی تھی وہ سیدھا منال کے کمرے میں گئی تھی منال س وقت جاگ گئی تھی فجر نے بعد وہ معمول کے برعکس آج سوئی نہیں تھی اچانک یوں دروازہ بجنے پر اس نے جلدی سے دروازہ کھولا تھا ۔۔۔سامنے کھڑی نرس کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔۔۔

" کیا ہوا ہے " منال نے اسے یوں پریشان دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔نرس نے منال کو دوسرے کمرے کی طرف اشارہ کیا تھا منال کو اسکی حالت دیکھتے کچھ سمجھ آیا تھا وہ بھاگی تھی دادی

کے کمرے میں جاتے ہی اس نے سامنے پڑے وجود کو دیکھا تھا پھر وہ قریب ہوئی تھی پاس بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔منال نے اپنا ہاتھ دادی کے ہاتھ پر رکھا تھا جو کہ ٹھنڈا تھا۔۔۔

" دادی " اس نے پکارا تھا اور بار بار پکارا تھا۔۔منال نے نرس کی جانب دیکھا تھا اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

" جاؤ بھائی کو بلا کر لاو جلدی ہم ہسپتال لے کر جاتے ہیں " منال نے فوری طور پر اسے کہا تھا وہ افنان کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی اور منال پیچھے بار بار اپنی دادی کو پکارنے میں لگی تھی اتنے میں افنان اور عائشہ بھی آگئے تھے۔۔۔

" کیا ہوا ہے مینو" منال پیچھے ہوئی تھی افنان نے حیرت سے اس سامنے پڑے وجود کو دیکھا تھا جو نہ تو کسی کے بلانے پر حرکت میں آرہا تھا اور نہ ہی ہلانے سے۔۔۔۔۔

" She is no more "

نرس نے بالا آخر ہوش میں آتے اپنا کام بتایا تھا۔۔۔۔

" آپ انھیں ہسپتال لے کے چلیں بھائی " منال نے افنان سے کہا تھا عائشہ نے بھی حامی بھری تھی افنان لب کاٹ کر رہ گیا تھا مگر پھر بھی وہ ملازم کو بلاتا انھیں اٹھا کر نیچے گاڑی تک لے کر گیا تھا۔۔۔۔

" میں بھی چلوں " منال آگے کو بڑھ رہی تھی تاکہ ساتھ نکل سکے۔۔

" نہیں تم رکو " افنان کہتے انھیں لیے نکل گیا تھا اپنے ساتھ وہ ملازم اور نرس کو لے گیا تھا۔۔۔

پیچھے منال اور عائشہ دونوں ہی پریشاں سی کھڑی تھیں۔۔۔کچھ دیر بعد ریاست خان جو کہ باہر سے اندر داخل ہو رہے تھے ان کی عادت تھی فجر کے بعد باہر واک کرنے کی ۔۔۔۔انھیں یوں پریشان دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔۔

" کیا ہوا ہے آپ دونوں پریشان کیوں ہیں "

" دادو کو ہسپتال لے کر گئے ہیں افنان " عائشہ نے جواب دیا تھا۔۔۔۔ریاست خان کو چپ لگی تھی اک چبھن محسوس ہوئی تھی

" کیا ہوا " وہ پوچھ گئے تھے۔۔۔۔

ابھی عائشہ بولتی کہ ریاست خان کا فون بجا تھا سامنے افنان کا نام جگمگایا تھا۔۔۔۔انھوں نے ایک نظر منال اور عائشہ کو دیکھا تھا کسی انہونی کا احساس ہوا تھا وہ فون اٹھا گئے تھے۔۔۔

" دادو کا انتقال ہو گیا ہے " افنان کی آواز اُبھری تھی ریاست خان کا دل ڈوب گیا تھا فون پر گرفت مضبوط ہوئی تھی خود کو سنبھالتے وہ فون کاٹ چکے تھے۔۔۔منال اور عائشہ کی نظریں ریاست خان پر تھیں جن کے رنگ بدل گئے تھے۔۔۔۔

" کیا ہوا ہے " منال آگے کو ہوئی تھی۔۔

" میری بیوی کا انتقال ہو گیا ہے " ایک عرصہ گزر گیا تھا ایک مدت گزر گئی تھی اور آج وہ آخری بار اپنی بیوی کو خود سے منسوب کر گئے تھے۔۔۔۔۔کچھ وقت لگا تھا اسے ریاست خان کی بت سمجھنے میں اور پھر منال کے حلق میں کچھ اٹک گیا تھا آنکھوں میں بے یقینی تھی حیرت تھی پھر افسوس اور پھر دکھ اور پھر آنسو۔۔۔اس نے افسوس سے ریاست خان کو دیکھا تھا۔۔۔

" یہ رشتہ اب ختم ہو گیا ہے جب تھا تب تو یاد نہیں آیا تھا نہ " وہ شکوہ کناں نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

" کیا انسانوں کا خدا بننا ضروری ہوتا ہے " آنکھوں سے آنسو چھلک کر رخسار پر پھسلا تھا ریاست خان ساکت کھڑے تھے۔۔۔

" منال " عائشہ نے منال کو روکنا چاہا تھا وہ آنکھیں بند کر گئی تھی اور پیچھے جا کر لاؤنج کے درمیان میں پڑے صوفے پہ بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔اتنی دیر میں باقی سب بھی نیچے اچکے تھے سوائے شانزیب خان کے۔۔۔

" شانزیب کہاں ہے " ریاست خان نے پوچھا تھا

" وہ تو رات سے ہی گھر پر نہیں ہیں " انکے سوال پوچھنے پر مسز شانیزب نے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے کچھ گھنٹوں میں خان ہاوس لوگوں سے بھرا ہوا تھا تدفین ہو گئ تھی منال جو کہ ایک نقطے پر نظریں جمائے کھڑی تھی سامنے سے آتی اسمارہ کو دیکھتے وہ یونہی خاموش کھڑی رہی اسمارہ آگے کو بڑھی تھی اور منال کو گلے لگایا تھا منال کا سارا صبر جیسے جواب دے گیا تھا اپنی دوست کا یہ لمس بہت عرصے بعد محسوس کیا تھا یہ لمس اسے اپنی زندگی کے ہر سکھ دکھ میں یاد آتا تھا ہر بار۔۔۔۔۔اس دکھ میں وہ شامل تھی مگر وہ دکھ جو ماں کے جانے کے بعد آئے تھے اسمارہ شاہ ان میں شامل نہ تھی اور نہ منال شامل تھی۔۔۔

منال کا گلا خشک ہو گیا تھا کیا کیا کچھ نہ تھا ایک اور رشتہ وہ کھو گئ تھی ایک رشتے ہی تو تھے جن کے لیے وہ کچھ بھی کر جاتی تھی کچھ بھی کر سکتی تھی کیا نہیں کیا تھا اس نے ہنج دادی کے لیے انھیں اس گھر میں لانے کے لیے۔۔۔

اسمارہ نے اسکی کمر تھپکی تھی منال پیچھے ہوئی تھی آنسو صاف کیے تھے بہت قریب سے وہ اسمارہ شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

" منال تم کمرے میں چلی جاؤ " اپنی چچی کے کہنے پر اس نے اسمارہ کو دیکھا تھا اور پھر وہ اور اسمارہ دونوں ہی منال کے کمرے میں اچکے تھے ساری دنیا جانتی تھی کہ اس وقت شانزیب خان پر کیا کیس چل رہا اور کس نے کیا ہے یوں لوگوں کو باتوں بنانے کا موقع ملتا اس لیے وہ خاموشی سے دونوں ہی اوپر جا چکی تھیں۔۔۔۔

" تم ٹھیک ہو " اسمارہ نے اسکی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

" ہمم " منال نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

" ہم کسی کو جانے سے روک نہیں سکتے ہمیں اللہ کی رضا میں راضی ہونا ہوتا ہے " منال نے اسکی جانب دیکھا تھا جو اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

" تمہیں کس نے بتایا " منال نے اچانک پوچھا تھا۔۔

" بھائی نے میں تھوڑا لیٹ ہو گئ " اس نے بتایا تھا جس پر منال خاموش ہو گئ تھی ایک عرصے کا " gap " تھا جس بھی رشتے میں فاصلہ اجائے ایک دیوار کھڑی ہو جاتی ہے اور اس دیوار کو ختم کرنا ہمیشہ مشکل ہوتا ہے۔۔۔

" چلو میں چلتی ہوں اپنا خیال رکھنا" اسمارہ نے بالا آخر نکلنا بہتر سمجھا اس وقت وہ اسے یوں نہیں دیکھ سکتی تھی اور نہ ہی کچھ کہہ سکتی تھی شاید ایسے موقعوں پر الفاظ نہیں ہوتے جو اتنی آسانی سے ادا نہیں کیے جا سکتے ہے ہر زخم کو بھرنے میں وقت لگتا ہے۔۔منال خاموش رہی تھی۔۔۔اسمارہ بھی خاموشی سے وہاں سے نکل گئ تھی۔۔۔۔

باہر نکلتے اسمارہ نے حمین کو فون کیا تھا اور پھر وہ دونوں بہن بھائی اکٹھے وہاں سے نکلے تھے ۔۔جیسے ہی اسمارہ گاڑی میں بیٹھی تھی حمین گاڑی کو وہاں سے نکال گیا تھا۔۔۔

" منال ٹھیک تھی " وہ پوچھ رہا تھا

" ہمم ٹھیک ہی تھی پر خون تو خون ہی ہوتا ہے " اسمارہ نے اپنا موبائل چیک کرتے کہا تھا

" کیا یہ اتفاق تھا " حمین بولا تھا جس پر اسمارہ نے حیرت سے نظریں اٹھائے اسے دیکھا تھا

" مطلب "

" مطلب کیا یہ اتفاق تھا کہ عدالت میں جانے سے 1 دن پہلے انکی موت ہو گئی " اسمارہ کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔۔۔

" ہاں یہ اتفاق تھا " اسمارہ نے نفی میں سر ہلایا تھا حمین کو سہیل شاہ کی بات یاد آئی تھی

" نہیں یہ اتفاق نہیں ہے "

" بھائی کوئی اپنی ماں کو نہیں مار سکتا " اسمارہ نے نفی کی تھی۔۔

" مار سکتا ہے جو انسان اتنے سالوں سے لوگوں کی جانوں سے اور عزتوں سے کھیل رہا ہے تمہیں کیا لگتا ہے کہ ابھی بھی اسکا کوئی ضمیر ہو گا "

" ہاں ہر انسان کے لیے کوئی نہ کوئی عزیز ہوتا ہے اور خون سب سے بڑی کمزوری ہوتا ہے " اسمارہ کسی بھی طریقے سے یہ ماننے کو تیار نہ تھی حمین خاموش رہا تھا۔۔۔۔

شام کا وقت تھا سب لوگ تقریباً جا چکے تھے کچھ دوست تھے ریاست خان کے جو انکے پاس ہی تھے۔۔۔منال اپنے کمرے میں یونہی بیٹھی تھی اسے خود کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ ہوا کیا ہے یوں اچانک اب تو اس نے ایسا کچھ بھی نہ سوچا تھا ایک پچھتاوا تھا جو اسے ہو رہا تھا کہ کاش وہ رات کو انھیں مل آتی ایک بار دیکھ لیتی۔۔۔اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا اجازت طلب ہونے پر آنے والا نمودار ہوا تھا وہ صارم تھا۔۔منال سیدھی ہو کر بیٹھی تھی بیڈ پر۔۔صارم وہاں بیڈ سے دور پڑے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔

" کیسی طبیعت ہے"

"میں ٹھیک ہوں " جواب مختصر تھا۔۔

" تم نے کھانا کھایا ہے ؟ منال نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

" نہیں ابھی "

" میں لے کر آؤں "

" نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے میں کھا لوں گی تھوڑی دیر تک " منال کا چہرہ سپاٹ تھا چہرے پر آنسوؤں کے نشان تھے۔۔۔صارم اسکی جانب دیکھ رہا تھا کتنے جنازے یہ سامنے بیٹھی لڑکی اپنی زندگی میں دیکھ چکی تھی وہ بس سوچ کہ رہ گیا تھا اسے واقعی دکھ ہوا تھا ۔۔۔۔۔صارم کے لیے پہلی بار اسے یوں اس طرح دیکھنا مشکل ہو رہا تھا جہاں وہ اسے کیا کہے اسے یہ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا وہ ایک معصوم سی بچی لگی تھی آج اسے چہرے پر کوئی غصہ نہ تھا سوائے نہ جانے کتنی اذیتوں کے۔۔۔۔وہ خاموشی سے اٹھ کر باہر چلا گیا تھا

صارم آج سیدھا اپنے اپارٹمنٹ میں آیا تھا زید سے ملنے کے لیے وہ بھی کچھ اداس ہو گیا تھا منال کو اداس دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔

" تمہیں چاہیے کہ گھر آجاؤ اب ہم بات کر لیں گے دادا جان سے "صارم اور زید اس وقت باہر لان میں بیٹھے تھے آتشدان کے سامنے انکے چہرے دمک رہے تھے۔۔۔۔

" مجھے نہیں لگتا کہ اس کی ضرورت ہے "

" یہ کیا بکواس ہے زید " صارم کو غصہ آیا تھا اسکی لاپرواہی پہ۔۔۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں دادا جان اس وقت غصے میں ہیں وہ کسی قسم کی شرط بھی رکھ لیں گے اور میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ انکی شرائط پر پورا اتر سکوں " اس نے صاف گوئی سے کہا تھا۔۔

" یوں یہاں بیٹھ کر تم کوئی حل بھی تو نہیں نکال رہے ہو وہ ساری عمر تمہیں حویلی سے دور نہیں رہنے دیں گے "

" تم وہاں ہو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے سب کو دھیان رکھتے ہو اور تمہارے ہوتے ہوئے کوئی بھی پریشان نہیں رہ سکتا " زید نے ہلکا سا مسکراتے کہا تھا اتنے میں میرب 2 کپ کافی اور 1 کپ چائے کا لیے آئی تھی۔۔۔

" تھینک یو " صارم نے ٹرے سے کپ لیتے کہا تھا۔۔

" تمہیں پتا ہے منال کی دادی کی ڈیتھ ہو گئی ہے"

" کیا! کب" میرب نے حیرت سے پوچھا تھا

" اج " صارم نے مختصر جواب دیا۔۔۔

" اوہ ! اپکو بتانا چاہیے تھا پہلے میں جاتی "

" ہمم مگر مجھے یاد نہیں رہا اس وقت ورنہ میں ضرور بتاتا "

" ہم کل چلے جائیں گے کوئی مسئلہ نہیں " زید نے میرب کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔زید کا فون بجا تھا وہ اٹھ کر سائڈ پر ہوا تھا۔۔۔صارم نے میرب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" اپ زید سے کہیں کہ ایک بار حویلی اکر دادا جان اور سب سے مل لے " میرب اسکی بات پر حیران ہوئی تھی دور کھڑے زید کو دیکھا تھا۔۔۔

" میں کیسے " اسکی آنکھوں میں حیرت پھیلی تھی۔۔۔

" پسندیدہ عورت کچھ بھی کروا سکتی ہے وہ آپکی بات مان لے گا اور میں اپنے سے جڑے کسی بھی رشتے کو یوں نہیں دیکھ سکتا میرا تو خود گھر دل نہیں لگتا ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی " صارم منہ بنا کر بولا تھا جس پر میرب" وہ ہلکا سا مسکرا گئی تھی۔۔۔

" یعنی منال آپ سے کچھ بھی کروا لیتی ہے " میرب بھی شرارت سے بولی تھی۔۔

" اسے بولنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی ،اسے مجھ سے جو چاہیے ہو گا وہ میں اسے اسکے کہنے کہ بغیر ہی دے دوں گا " اس نے کالر جھٹکتے کہا تھا۔۔۔زید بھی آچکا تھا اور صارم کی آخری بات بھی سن چکا تھا۔۔

" یہ تمہاری محبت خطرناک حد تک پہنچ گئی ہے اب اسکا کچھ کر لو " زید نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

" محبت امتحان مانگتی ہے بیٹا " وہ بڑے فخر سے کہہ رہا تھا جیسے وہ امتحان دے رہا تھا۔۔

" اتنا امتحان بھی اچھا نہیں ہوتا ہر چیز کی حد ہوتی ہے صارم وہ تمہاری محبت کا ناجائز فایدہ اٹھا رہی ہے "

" تمہیں پتا ہے تم زہر لگتے ہو اس وقت جب منال کے بارے میں یوں بات کرتے ہو " صارم نے غصے سے کہا تھا میرب ان دونوں کو دیکھے مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

" مجھے تمہاری فکر ہے بس " زید نے اسے یقین دلانا چاہا تھا صارم نفی میں سر ہلا گیا تھا

۔۔۔۔

۔۔۔۔

اگلی صبح منال نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی تازہ ہوا لینے وہ باہر نکلی تھی جب سامنے اسے اپنی پھوپھو دکھی تھی جب سے بلال کے ساتھ اسکا مسئلہ ہوا تھا وہ نہیں آئی تھیں اس کے بعد ۔۔۔۔وہ ان سے کبھی بھی اٹیچڈ نہیں تھی۔۔۔۔ان سے منہ موڑتے ہوئے وہ ریاست خان کے کمرے میں گئی تھی۔۔۔

" اسلام علیکم کیسے ہیں " وہ ان کے پاس جاتے ادھر بیٹھ گئی تھی

" ٹھیک ہوں " انھوں نے مختصر جواب دیا تھا

" کل کے لیے سوری میں بدتمیزی کر گئی " وہ واقعی شرمندہ تھی۔۔۔انھوں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

" کوئی بات نہیں بچے ! ویسے بھی تم نے ٹھیک کہا تھا یہاں ہر انسان چاہتا ہے کہ وہ کسی دوسرے انسان پر حکمرانی کرے جہاں جہاں جس جس انسان کا بس چلتا ہے وہاں وہ خود کو خدا ہی سمجھ لیتا ہے لوگوں کو دکھ دیتا ہے اپنے دکھوں کے بدلے لیتا ہے "

" کیا بدلہ لینے سے بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے " منال نے انکی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

" نہیں ! بدلہ لینے سے بوجھ کبھی ہلکا نہیں ہوتا بلکہ اور بھاری ہو جاتا ہے ہمیں فیصلے اللہ پر چھوڑ دینے چاہیے "

" جو دکھ دیتا ہے وہ کبھی نہیں بھولتا نہ " وہ آنکھوں میں نمی لیے پوچھ رہی تھی اسکا دل بھرا پڑا تھا کچھ دنوں میں بہت کچھ بدل گیا تھا بہت کچھ۔۔۔۔

" ہاں کبھی نہیں بھولتا "

" کیا ہم بد دعا کر سکتے ہیں جو دکھ دے "

" نہیں بد دعا نہیں دینی چاہیے "

" میں نے دیکھا ہے دادا جان کئ عورتوں کو وہ بد دعا دیتی ہیں بڑی آسانی سے ہر بات پر کسی نہ کسی کو بددعا دے دیتی ہیں "

" بددعا آسانی سے نہیں دی جاتی منال جو انسان کسی کے بارے میں یوں بولتا ہے نہ تب اسکا دل ایک آگ میں جل رہا ہوتا ہے کسی نے اسے ایسی اذیت دی ہوتی ہے کہ وہ خود اپنی کیفیت کو نہیں سمجھ پاتا بددعا سوچ سمجھ کر نہیں دی جاتی وہ بس نکل جاتی ہے اسی لیے تو بد دعا کو ڈراونا کہا گیا ہے کیونکہ جب دل روتا ہے تو بد دعا نکلتی ہے اور روتے ہوئے دل کی آواز بہت جلد عرش تک پہنچ جاتی ہے "

" اور اگر آپ اس انسان کو بددعا بھی نہ دے سکو جس نے اپکا دل دکھایا ہے تو " وہ بس پوچھ رہی تھی وہ اور سامنے والا اس وقت اس سے کوئی سوال پوچھنے کی کیفیت میں نہ تھا ۔۔۔

" تو اپکو یا تو اس سے محبت ہے یا پھر آپ نے صبر کر لیا ہے اور صبر لگ جاتا ہے " منال خاموش ہو گئ تھی وہ کچھ نہ بول سکی تھی آگے سے۔۔۔اس نے نظریں اٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا تھا جو اداس تھا وہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

" اپ دادی سے محبت کرتے تھے کہ نہیں ؟ریاست خاں نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

" یہ کیسا سوال ہے ؟ وہ حیراں ہوئے تھے

" کیا ایک مرد کے لیے یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے " منال نے بھی وہی حیرت دکھائی تھی۔۔۔

" بات یہ نہیں ہے ! " وہ جھنجھلائے تھے۔۔۔

" تو پھر " وہ بضد تھی

" محبت سامنے ہو تو دکھ کم ہوتا ہے کسی اور کی ہو تو بھی اسکی خوشی دیکھ کر صبر اجاتا ہے مگر اسکا دنیا سے جانا خالی کر جاتا ہے"

" محبت کی ناقدری سب سے تکلیف دہ ہوتی ہے انسان کے لیے ،،،مرے ہوئے لوگوں کو آپکی محبت سے کیا لینا دینا ہوا بھلا " منال بنا سوچے سمجھے بولی تھی

" میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں محبت کی ناقدری تکلیف دہ ہوتی ہے جب میری محبت کی نا قدری ہوئی مجھے بھی بہت تکلیف ہوئی تھی " وہ ایک نقطے پر نظریں ٹکائے بول گئے تھے۔۔

" مطلب "

" مطلب یہ کہ مجھے اپنی کتاب نہیں کھولنی ضروری نہیں ہے کہ ہر محبت کا اختتام اچھا ہی ہو " وہ بات کو ختم کرنا چاہتے تھے۔۔

" ہمم سہی بات ہے ہر محبت کا اختتام محبت نہیں ہوتا۔"

تم آفس جاو گی آج "

" نہیں " منال مختصر جواب دے گئی تھی اتنے میں افنان بھی وہیں آگیا تھا۔۔

" تم یہاں بیٹھی ہو میں تمہیں تمہارے کمرے میں ڈھونڈ رہا تھا " افنان بھی انکے پاس آکر بیٹھ گیا تھا

" کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے ؟ افنان نے ریاست خاں کی جانب دیکھتے کہا

" ہاں یار میں ٹھیک ہوں " وہ ہلکا سا سر کو خم دیتے بولے تھے۔۔

" مجھے کل جانا ہے ایک مشن پر میں جاؤں " وہ ریاست خان سے اجازت طلب کر رہا تھا

" ہاں تم جاؤ بلکہ منال بھی جائے آفس جانے والوں کی وجہ سے زندگی رک نہیں جاتی "

" رک جاتی ہے بہت کچھ رک جاتا ہے بس محسوس نہیں کرایا جاتا " منال بولی تھی آنکھوں میں نمی تھی اپنی زندگی میں وہ اپنی ماں کو کھو گئی تھی باپ کو کھو گئی تھی اب ایک اور رشتہ کھو گئ تھی۔۔۔افنان اسکو حصار میں لے گیا تھا۔۔۔رشتے منال سکندر خان کی سب سے بڑی کمزوری تھے۔۔۔۔

حمین اور اسمارہ اس وقت ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب اسمارہ کو کال آئی تھی جس پر وہ بس خاموشی سے سنتے فون کاٹ گئی تھی۔۔۔

" کیا ہوا " حمین نے اسکی جانب دیکھتے پوچھا تھا

" سماعت کی تاریخ آگے نہیں کروائی انھوں نے "

" ہمم یہ تو ہونا ہی تھا "

" اپکو لگتا ہے کہ منال کی دادی ہمارے لیے ایک مضبوط گواہ تھی " اسمارہ نے اسکی جانب دیکھے پوچھا تھا

" نہیں کیونکہ انکے پاس کوئی ثبوت نہ تھا اور نہ وہ گواہ تھیں "

" تو پھر ہمیں انھیں پیش کیوں کرنا تھا "

" ہمیں لگا تھا کہ شاید ماں کی گواہی اسے کمزور کر دے مگر نہیں ہم غلط تھے "

" شانیزب خان کی ماں اسکی کمزوری نہیں تھی اگر ماں کمزوری نہیں تھی تو کوئی بھی نہیں ہو سکتی "

" ہم اسکی کسی کمزوری کو ہٹ نہیں کر سکتے " حمین بولا تھا

" کونسی کمزوری ؟

" اسکی کمزوری اسکی بیٹیاں ہو سکتی ہیں منال ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں "

" منال کیوں اس شخص کی کمزوری ہو گی "

" منال اگر ایسے شخص کے ہاتھوں اتنے سال محفوظ رہی ہے تو اسکا مطلب یہی ہے کہ وہ اسے عزیز ہے وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچنے دے گا تب تک تو بلکل نہیں جب تک منال اس پر یقین کرتی ہے اور بے انتہا کرتی ہے " وہ آخر پر کندھے آچکا گیا تھا۔۔۔

" منال نے اپکا بھی یقین نہیں کیا نہ میرا " اسمارہ مسکراتے بولی تھی۔۔۔

" اسکا قصور نہیں ہے "

" ہاں قصور تو ہمارا ہے نہ ماں رہی نہ باپ ساتھ ہے ماں ایک ایسی موت ماری گئی جو نہ کبھی بھولے اور نہ کبھی سکون آئے " اسمارہ کی آنکھوں میں نمی تھی آنسو گر کا گال پر آیا تھا ہمت آج ایک بار پھر جواب دے گی تھی حمین نے اسکی جانب دیکھا تھا ایسے کئی آنسو وہ اپنی بہن کے دیکھ چکا تھا۔۔۔

" کیا ڈر ہے تمہیں اب "

" منال کو وہ ہمارے خلاف کھڑا کر کے رہے گا وہ شخص جانتا ہے منال ہماری کمزوری ہے مگر ہم اسکی کمزوری سمجھ کر منال کو ہٹ نہیں کر سکتے مگر وہ کرے گا اور یہ سب منال کروائے گی "

" منال ایسا کچھ نہیں کرے گی " وہ اسمارہ کو یقین دلا رہا تھا اسمارہ نے آنکھیں سکیڑی تھیں حمین نے گہرا سانس لیا تھا اور ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ میز پر رکھتے بولا تھا۔۔۔

"افنان سکندر خان اپنی بہن کو اس کیس سے دور رکھنے کی کوشش میں ہے وہ نہیں چاھتا منال اس سب میں آئے یا شانزیب خان اس پر ٹارگٹ کرے ،،،وہ منال کو اس سب میں انوالو نہیں کرنا چاہتا "

" اور لوگوں کی بیٹیاں وہ سب انکا کوئی والی وارث نہیں " اسمارہ غصے سے بولی تھی

"انکی والی وارث میری بہن بنے گی ،انھیں انصاف دلائے گی اور یہ کام منال کرے یا اسمارہ کرے اس سے کیا فرق پڑتا ہے " وہ مسکرا کر بولا تھا اسمارہ کی آنکھوں میں نمی تھی ،تھکان تھی۔۔۔۔

" مجھے یہ کیس سلجھتا نظر نہیں آرہا یہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا " وہ مایوسی سے بولی تھی۔۔۔۔

" ہمارے پاس بہت کچھ ہے مگر ابھی شانزیب خان کو آخری چال چلنے دو "

" اور اگر اسکی آخری چال ہمیں اور الجھا گئی تو "

" اس کی ایک چال ہمارا راستہ کلئر کر گئی تانیہ شاہ کے بارے میں ہر انفارمیشن وہ ہمیں خود فراہم کر گیا ہے آگے بھی وہ جو کرے گا خود کرے گا " اسکی بات پر اسمارہ خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔

" کیا شانزیب خان نے واقعی اپنی ماں کو مارا" اسمارہ کی سوئی وہیں تھی۔۔۔

" افنان کہہ رہا تھا شام کو آئے گا پھر دیکھتے ہیں"۔۔۔۔۔۔وہ اسمارہ کو کسی قسم کی وضاحت نہیں دینا چاہتا تھا وہ پہلے ہی اداس اور مایوس تھی وہ اسے زہنی جنگ میں نہیں ڈال سکتا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

زید اور میرب منال کے گھر کے لیے نکلے تھے میرب بار بار اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی اس شخص سے بات کرنا اتنا آسان نہیں تھا اس کے لیے وہ اسے الجھا لیتا تھا ہمیشہ ،اپنی بات منوا لیتا تھا اسے لاجواب کر دیتا تھا۔۔۔۔

" مجھے منال کی طرف چھوڑ کر آپ حویلی چلے جائیں " وہ بول گئی تھی زید نے اسکی جانب حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔

" مجھے نہیں جانا وہاں میں ویٹ کر لوں گا تمہارا "

" ماں باپ سے ناراض نہیں ہوتے "

" میں ناراض نہیں ہوں وہ ہیں " وہ دو ٹوک بولا تھا

" ماں باپ کو ناراض نہیں چھوڑنا چاہیے"

" انھوں نے میرا دل دکھایا ہے " وہ صاف گوئی سے بولا تھا۔

" آپ نے انکا مان نہیں رکھا اور اولاد پر فرض ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کا مان رکھے " وہ صاف گوئی سے بولی تھی

"میں منا لوں گا " اسکے پاس اور کچھ بھی نہ کہنے کو

" کسی کو منانے کے لیے وقت کا انتظار نہیں کرنا چاہیے منا لینا چاہیے کیا پتہ کسی کے پاس مہلت ہو نہ ہو "

" وہ ابھی ناراض ہیں نہیں مانیں گے "

" ایک ماں باپ ہی تو ہوتے ہیں جو مان جاتے ہیں معاف کر دیتے ہیں ،مان رکھ لیتے ہیں ،بھول جاتے ہیں ،اولاد کے درد کو اپنا درد سمجھتے ہیں اور کوئی بھی رشتہ اتنا ظرف نہیں رکھتا "

زید کے پاس اس سے آگے کچھ نہ تھا بولنے کو نہ سننے کو اس بارے میں آخر کیا ہی " debate " کی جا سکتی ہے ماں باپ کی محبت پر کوئی بحث نہیں ہوتی وہ اعلیٰ ہوتی ہے ایک نعمت ہوتی ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے یہ ہیں تو درخشاں ہے حیات۔۔۔خان ہاؤس نے سامنے گاڑی روک گیا تھا وہ۔۔۔

" مجھے نہیں آنے دوگی تم مطلب " وہ اسکی جانب دیکھتے بولا تھا میرب کی آنکھوں میں چمک تھی یعنی وہ شاید اسکی بات مان گیا تھا۔۔۔

" میں آپکی طرف سے بھی تعزیت کر لوں گی"

زید نفی میں سر ہلا گیا تھا وہ ہلکا سا مسکرا گئ تھی پھر گاڑی سے اتر گئ تھی۔۔۔۔وہ اندر کی جانب داخل ہو گئ تھی۔۔۔۔۔

لاؤنج میں اسے مسز شانیزب نظر آئی تھیں اور انکے پاس کچھ عورتیں بیٹھی تھیں وہ انکی جانب بڑھ گئ تھی۔۔۔

" اسلام علیکم" نرمی سے وہ انھیں مخاطب کر رہی تھی۔۔

" وعلیکم سلام میرب ہو نہ تم " وہ پہچان گئ تھیں۔

" جی کیسی ہیں آپ ؟ وہ انھی کے پاس بیٹھ گئ تھی۔۔

" میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو اتنی دیر تک آئی ہی نہیں کبھی "

" بس ایسے ہی مصروف رہی۔۔۔منال کہاں ہے ؟؟

"وہ اوپر اپنے کمرے میں "

" دادی کو کیا ہوا تھا " وہ رسماً پوچھ رہی تھی

" تم جانتی ہو وہ پہلے ہی بیمار ہی تھیں "

میرب نے انکے ساتھ بیٹھ کر دعا کی تھی اور پھر منال کے کمرے کی طرف بڑھ گئ تھی

۔۔۔۔

منال کے کمرے میں آتے وہ دروازہ کھٹکھٹا گئ تھی منال نے خود دروازہ کھولا تھا۔۔۔میرب کو دیکھتے وہ اس کے گلے ملی تھی۔۔۔

" سوری میں کل انہیں سکی"

"کوئی بات نہیں ! تم بتاؤ حویلی گئے کیوں نہیں تم لوگ "

" ابھی تو نہیں "

" کیوں ؟

" زید جانے کو تیار نہیں ہے ابھی اور شاید وہاں سب غصے میں بھی ہیں "

" تمہیں چاہیے تھا اسے کہتی پہلے سبکو منا لے پھر کرتی نکاح " منال نے صاف گوئی سے کہا تھا میرب نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" اس وقت حالات ایسے تھے مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا ہمنہ واپس آگئی تھی وہ مجھے اور ذلیل کروا سکتی تھی اور یہ بات میرے برداشت کے قابل نہیں تھی"

" ہمنہ کون " منال نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

" جو بھی ہے پر میری دوست نہیں تھی "میرب افسوس سے بولی تھی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔۔۔

" دوست تھی اسی لیے تو تکلیف ہو رہی ہے " منال بولی تھی لہجے میں طنز نہ تھا مگر اذیت ضرور تھی۔۔۔۔

" تمہیں کبھی کسی دوست نے یوں دھوکا دیا؟؟ میرب نے منال کو پوچھا تھا۔۔۔۔

" نہیں میں نے کبھی دوستیں نہیں بنائیں بس ایک تھی اسکے بعد نہ کوئی اور نہ اس سے پہلے " وہ کندھے آچکا گئی تھی۔۔۔

" کیوں "

" میرے لیے پہلی چیز پہلی ہوتی ہے پہلی دوست بھی پہلی ہی تھی اسمارہ شاہ ہی پہلی تھی نہ اس سے پہلے کوئی تھی اور نہ کوئی اسکے بعد "

" تمہیں وہ بہت عزیز تھی " میرب نے اسکے الفاظوں کو جیسے محسوس کر لیا تھا۔۔۔

" وہ مجھے آج بھی عزیز ہے "

" پھر تم اس سے ناراض کیوں ہو کیا وہ بھی تم سے ناراض ہے " میرب کو تجسس ہوا تھا۔۔۔

" نہیں ! وہ ناراض نہیں ہوتی "

" پھر تم کیوں ہوتی ہو ؟؟ میرب کو عجیب محسوس ہوا تھا۔

" مجھے اسکی ضرورت ہے ہمیشہ سے ہے وہ جانتی ہے مگر مجھ سے پوچھتی نہیں ہے وہ جانتی ہے مجھے کیا چیز اذیت دیتی ہے مگر وہ اذیت کو ختم نہیں کر رہی پتا نہیں کیوں نہیں کر رہی مجھے تکلیف ہوتی ہے "

" کیا تم نے کبھی اس سے پوچھا ہے کہ اسے کیا مسئلہ ہے یا اس نے بتایا ہو ؟؟ میرب نے سوالیہ نظروں سے منال کو دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"نہ تو ہر بات پوچھی جاتی ہے اور نہ ہر بات بتائی جاتی ہے بس سمجھ لی جاتی ہے بعض دفعہ ہم بس چاہ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا دوست ہم سے کچھ پوچھے نہ،نہ ہمیں جج کرے بس سنبھال لے دوست کی ضرورت عمر کے ہر حصے میں ہوتی ہے "

" تمہارے لیے دوستی بہت اہمیت رکھتی ہے یعنی " میرب کو آج حیرانگی ہوئی تھی اسے لگا تھا منال کی زندگی میں کبھی کوئی دوست نہیں ہے۔۔۔۔

" دوست بہت ضروری ہوتے ہیں یہ نہ ہوں تو زندگی میں ایک خالی پن رہتا ہے ،زندگی اداس ہو جاتی ہے دکھ کھا جاتے ہیں دوست دکھ میں " resistance" کے طور پر کام کرتے ہیں "

" تم نئی دوست بنا کے دیکھ لو اسکی جگہ کسی اور کو رکھ کہ دیکھو " میرب نے اسکی جانب دیکھا تھا میرب " indirectly " کہنا چاہتی تھی کہ وہ منال سکندر خان کی دوست اسمارہ شاہ کی جگہ لینا چاہتی تھی اسے یہی مخلصی اور یہی محبت چاہیے تھی۔۔۔

" میں " replacement " پر یقین نہیں رکھتی " میرے کچھ اصول ہیں دوستی ہو یا محبت میں نہیں بدلتی " وہ ایک گہری سانس لیے بولی تھی۔۔۔۔میرب خاموش ہوئی تھی۔۔۔

آج اتنے دنوں بعد زید خان حویلی آیا تھا۔۔۔۔وہ سب سے پہلے اپنی ماں سے ملنے گیا تھا پھر اکبر خان کے کمرے میں گیا تھا۔۔۔۔زید کو دیکھتے وہ آنکھیں بند کر گئے تھے۔۔۔۔زید انکے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

" آئی ایم سوری " چند الفاظ جو بے ساختہ نکلے تھے۔۔۔۔اکبر خان نے پھر بھی آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔۔۔

" دراصل مجھے بچپن سے یہی سکھایا تھا ممی نے کہ یہ امیر غریب بیک گراؤنڈ سب کچھ نہیں ہوتا جو لوگ دل کے اچھے ہوتے ہیں وہ خاص ہوتے ہیں اور مجھے وہ دل کی ابھی لگی تو وہ خاص ہوئی نہ (وہ ٹھہرا تھا) دادا جان خاص لوگ تو ایک معمولی سے گھر کو بھی جنت بنا دیتے ہیں تو پھر وہ کیوں نہیں"

اسکی بات سن کر اکبر خان نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔

" تم نے جھوٹ بولا پھر تم نے نکاح کر لیا تم نے ایک بار نہیں سوچا کہ ہم تمہاری زندگی میں ہیں " وہ شکوہ کناں نظروں سے دیکھتے بولے تھے۔۔۔

" میرے پاس اتنا وقت نہ تھا مجھے یہی سہی لگا"

" پھر اب کیا لینے آئے ہو جو دل کرتا ہے کرو جہاں دل کرتا ہے رہو "

" میں یہاں رہنے نہیں ایا بس معافی مانگنے آیا ہوں اور اپکو راضی کرنے آیا ہوں "

" وہ لڑکی نہیں آئی " انھوں نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

" نہیں میری بیوی نہیں آئے گی جہاں کوئی اسے دیکھنا بھی نہیں چاہتا " اسے اپنے دادا کا وہ لڑکی کہنا پسند نہ آیا تھا وہ اپنا رشتہ باور کروا رہا تھا۔۔۔اکبر خان لب بھینچ کر رہ گئے تھے

۔۔۔

" میں جانتا ہوں کہ آپ کے پاس اپکے دو پوتے ہیں جو اپکا پورا خیال رکھیں گے آپکی ہر بات مانتے ہیں وہ اپکو میری کمی محسوس ہی نہیں ہونے دیں گے "

" ہر کسی کی اپنی اپنی جگہ ہوتی ہے زید وہ کوئی اور مکمل نہیں کر سکتا "

"تم واپس آجاؤ " وہ آخر بول گئے تھے۔۔۔

" میں اکیلا نہیں ہوں اب " وہ باور کروا رہا تھا۔۔۔

" لے آؤ اپنی بیوی کو بھی میرے دل میں عجیب وسوسے ہیں جیسے کچھ ہو جائے گا میں اپنے کسی پوتے کو بھی کھو نہیں سکتا " ان کے لہجے میں التجا تھی ماں باپ اکثر ہار جاتے ہیں بچوں کی ضدوں پر انھیں ہارنا پڑتا ہے۔۔۔۔

زید کچھ پل حیرت سے انھیں دیکھتا رہا تھا۔۔

" کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے " زید واقعی پریشان ہوا تھا۔۔۔

" ہاں پر مجھے ڈر ہے عجیب سے خیالات دماغ میں آنے لگے ہیں تم لوگ اتنے مصروف ہو گئے ہو کہ مجھے وقت ہی نہیں دیتے تینوں ہی غائب رہتے ہو " انکے یوں بولنے پر انکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے گیا تھا۔۔۔۔

" اپ ہمارے سپر مین ہیں اپ نے لیے ہمیشہ حاضر"

" پھر کل تک آجاؤ تم اپنی بیوی کو لے کر تم دونوں کا اچھا استقبال ہو گا " وہ مسکرا کر کہہ رہے تھے انکی بات ہر زید بھی مسکرا گیا تھا۔۔دل پر سے ایک بھاری بھوج اتر گیا تھا جیسے

۔۔۔۔۔۔

اسمارہ پولیس سٹیشن آئی تھی وہ اکیلی تھی ان روحان اسکے ساتھ نہی آیا تھا۔۔افنان کے ساتھ ہونے سے اسے آسانی ہونی تھی مگر اسے افنان سکندر خان سے مدد نہیں چاہیے تھی وہ لینا نہیں چاہتی تھی اس لیے اکیلی ہی وہ اچکی تھی۔۔۔

" مجھے ایس ایچ او حبیب صاحب سے ملنا ہے میں پراسیکیوٹر اسمارہ شاہ " حولدار نے اسکی جانب دیکھا تھا اور پھر ایس ایچ او کے آفس میں داخل ہو گیا تھا۔۔۔اسمارہ لب کاٹ کر رہ گئی تھی وہ جانتی تھی پولیس والوں سے بات کرنا مشکل تھا اور ان سے مدد حاصل کرنا بھی۔۔۔وہ خاموش رہی کچھ ہی پل میں حولدار باہر آیا تھا اور اسے اندر کی جانب لے گیا تھا وہ اندر داخل ہوئی تھی ،ایس ایچ او کے سامنے والی کرسی سنبھالی تھی اپنا بیگ کرسی کے پاس رکھ گئی تھی۔۔۔

" ارے پراسیکٹر صاحبہ آپ ! ہمیں بلا لیا ہوتا " وہ لگ بھگ 45 سالہ شخص پولیس کی وردی پہنے ہوئے کھڑا مسکراتے بولا تھا اسمارہ کو اسکے انداز پہ بے حد غصہ آیا تھا مگر وہ قابو کر گئی تھی البتہ رگیں تن گئی تھیں چہرے کا تناؤ بھی بڑھ گیا تھا۔۔۔

" مجھے ایک کیس کی رپورٹ تیار کرنی تھی جس میں مجھے آپکی مدد چاہیے " وہ دو ٹوک بولی تھی۔۔

" جی جی حکم ! "

" تانیہ شاہ کا بیان لیا گیا تھا کسی زمانے میں مجھے وہ چاہیے "

" پراسیکیوٹر صاحبہ ہم دن میں پتہ نہیں کرنے لوگوں کے بیان لیتے ہیں اب آپ یوں زیادتی کر رہی ہیں "

اسمارہ نے آنکھیں پھاڑے اس شخص کو دیکھا تھا وہ جانتی تھی سامنے بیٹھا شخص اسے پہلیاں بھجوا رہا تھا شانزیب خان کا کیس اتنا عام کیس نہ تھا کہ کسی کو پتا نہ ہوتا یا اس کیس سے جڑا ہر شخص بے خبر ہوتا۔۔۔۔

" ہاں لیکن کچھ کیس آپکے دل کے قریب ہوتے ہیں نہ اگر وہ کتاب کھول دی جائے تو آپکا دل بند ہو جاتا ہے اور جیسے ہی وہ کتاب بند ہو جائے آپکا دل بھی ویسے ہی اپنا کام شروع کر دیتا ہے ہینہ " وہ غصے سے بولی تھی ایس ایچ او مسکرا دیا تھا۔۔"کافی ذہین ہیں آپ اپنی والدہ کی طرح "

" پھر بھی اپ گیم کھیلنے کی کوشش میں ہیں "" ایسا نہیں ہے گیم تو آپکی والدہ کے ساتھ کھیلی گئی تھی ہم تو اپنا کام تیار رکھے ہوئے تھے "

" کیا بیان دیا تھا تانیہ نے مجھے وہ بیان دے دیں"

" آپ نے سہی کہا کچھ کتابیں ہمارے دل کے قریب ہوتی ہیں انھیں ہم سرِعام نہیں رکھتے "

اسمارہ خاموش ہوئی تھی اس نے اردگرد دیکھا تھا مکمل سٹیشن میں شور تھا ہر کوئی اپنے آپ میں مصروف تھا۔۔۔

" مجھے یہ کتاب کھولنی ہے اور ایک آخری بار مجھے امید ہے کہ اگر آپ میری ماں کی مدد کر سکتے ہیں تو میری بھی کریں گے " وہ پر امید ہوئی تھی۔۔۔

" بلکل سہی پہچانا آپ نے "

" پھر مجھے وہ اس عدالت کی پیشی پہ چاہیے ہر صورت " وہ پر عزم بولی تھی

" ہاں کوئی مسئلہ نہیں ہے مل جائیگا میں پہنچ جاؤں گا "

" کیا ہے اس بیان میں "

" کچھ ایسا جو شانزیب خان کی سات پشتیں بھی نہ جان سکیں گی "

" مجھے دھوکا دینے کی کوشش مت کرنا " وہ غرائی تھی۔۔۔

" اپکو کون کمبخت دھوکا دے سکتا ہے پراسیکیوٹر صاحبہ "

اسمارہ خاموش رہی تھی اپنا بیگ اٹھایا تھا اور کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

" مجھے امید ہے کہ آپ وقت پر کورٹ پہنچ جائیں گے "

" آپ بے فکر رہیں میں جانتا تھا کہ پراسیکیوٹر امنہ کا لیا گیا یہ کیس یوں برباد نہیں ہو سکتا اسی لیے تو تمام ثبوت ہیں "

اسمارہ خاموش ہو گئی تھی کچھ پل اس شخص کو دیکھتی رہی تھی پھر باہر کو نکل گئی تھی وہاں موجود تمام عملہ اسے گھور کر دیکھ رہا تھا وہ نظریں سامنے کرتی نکل گئی تھی وہاں سے
۔۔جیسے ہی وہ سٹیشن کے باہر نکلی تھی اپنی گاڑی کے پاس اسے بائیک پر روحان نظر آیا تھا
۔۔۔اس نے آنکھیں سکیڑی تھیں وہ سڑک کو احتیاط سے پار کرتی اسکے پاس آکر کھڑی ہوئی تھی آنکھیں روحان ہر گاڑھی تھیں جیسے آنکھوں سے سوال کر رہی تھی

۔۔۔

" ایک تو اس عورت کی آنکھوں سے سوال کرنے کی عادت نہیں جائے گی " وہ سوچ کر رہ گیا تھا۔۔۔روحان خاموش رہا تھا اس نے بھی کوئی جواب نہ دیا تھا

" تم یہاں کیا کر رہے ہو " اسمارہ نے کوفت سے پوچھا تھا

" میں اپنی بوس کے پیچھے ایا تھا " اس نے انتہائی شریفانہ انداز میں کہا تھا اسمارہ کی آنکھیں پھیلی تھیں۔۔۔

" فرم میں تو تم نے کبھی مجھے بوس مانا نہیں اب یہ بھوت کہاں سے سوار ہوا"

" ابھی ابھی " جواب لاپرواہی سے دیا گیا تھا۔۔

" روحان " اسمارہ نے غصے سے کمر پر دونوں ہاتھ رکھتے اسکا نام پکارا تھا۔۔۔

" مس اسمارہ " اس نے بھی ویسے ہی اسی کے انداز میں پکارا تھا اسمارہ کلس کر رہ گئی تھی

۔۔۔

" تمہارے ساتھ رہتے رہتے میرا خون آدھا ہو جائے گا " اس نے گاڑی کا دروازہ کھولتے اپنا بیگ اندر رکھا تھا۔۔۔

" کیا بلڈ گروپ ہے کیا پتہ سیم ہو "

" مجھے تمہارا خون نہیں چاہیے "

" کیوں میرے خون میں کیا خرابی ہے " روحان کو برا لگا تھا۔۔۔

" مجھے اتنا ڈھیٹ مزاج خون نہیں چاہیے " بیگ اندر رکھتے وہ دروازہ بند کر گئی تھی دوبارہ اور روحان کی جناب پلٹی تھی۔۔۔۔

" ویل اکڑو اور سڑیل مزاج خون سے ڈیھٹ مزاج خون پھر بھی ٹھیک رہ جاتا ہے بڑھتا ہی ہے نہ کم ہوتا ہے اور سب سے اہم بات جلتا بھی نہیں ہے " وہ فائدے بتا رہا تھا۔۔۔

" یہاں کیوں آئے میرے پیچھے "

" آپ بھی تو مجھے لے کر نہیں آئیں "

" ضروری تو نہیں میں جہاں جاؤنگی تمہیں ساتھ لے کر جاؤں گی "

" ضروری ہے " وہ گردن اثبات میں ہلاتے بولا تھا

" یہ کہاں لکھا ہے "

"" یہ لکھا تو نہیں ہے مگر لکھنے میں کوئی حرج بھی نہیں " وہ اردگرد دیکھتا بولا تھا۔۔۔

" مجھے یہ حرکت بلکل پسند نہیں آئی تمہاری " اسمارہ نے غصے سے کہا تھا۔۔۔روحان نے نظریں اسمارہ کی جانب کی تھیں غصے سے وہ سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

" یہ ضرور آپ اس ایس ایچ او کا غصہ مجھ پر نکالنے کی کوشش میں ہیں مجھے بتائیں کیا بکواس کی ہے میں دیکھ لیتا ہوں اسے " وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔اسمارہ نے حیرت سے آنکھیں کھولی تھیں پھر طنزیہ مسکرائی تھی۔۔۔

" کہہ تو ایسے رہے ہو جیسے پتہ نہیں کسی چیف جسٹس کے بیٹے ہو" وہ مکمل طنز سے بولی تھی ۔۔۔

" آپ ابھی جانتی نہیں ہیں مجھے چیف جسٹس سے زیادہ رعب ہے میرا "

" روحان قسم سے میرا اتنا سٹیمنا نہیں ہے کہ میں تم سے بحث کروں اور نہ میرا موڈ ہے "

" اچھا کیا کہا پھر اس نے"

" وہ کہہ رہا ہے کہ وہ بیاں پیش کر دے گا اور وہ بیان ہمارے حق میں ہو گا " اسمارہ سنجیدگی سے بولی تھی جس پر روحان خاموش رہا تھا۔۔۔

اسمارہ اسکے بولنے کا انتظار کر رہی تھی مگر اس بار وہ نہیں بولا تھا کبھی کبھی یہ شخص بولتے ہوئے اسے زہر لگتا تھا اور پھر نہ بولنے پر وہ خود کوفت زدہ ہوئی تھی۔۔۔

" میں جاؤں اگر آپکی اجازت ہو اور اگر میرا پیچھا ہی کرنا ہوتا ہے تو میری اس مرسڈیز پہ بیٹھ جایا کرو یوں اپنی بائیک کا پٹرول نہ ضائع کیا کرو مجھے بھرنا پڑتا ہے " وہ دوبارہ اسے طنز کرتی اپنی گاڑی پر بیٹھی تھی۔۔۔

" اس عورت کی اگر جو کسی بائیک والے کے ساتھ شادی ہو جائے تو مزہ اجائے " وہ بڑبڑاتا اپنی بائیک کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

شام میں ہی افنان حمین سے ملنے آیا تھا اسکے گھر۔۔۔وہ دونوں اس وقت حمین نے کے گھر کے لاؤنج میں بیٹھے تھے حمین افنان کے بولنے کے انتظار میں تھا وہ خاموش بیٹھا اسکے چہرے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

" مجھے ایک ضروری کام سے اسلام آباد کے لیے جانا ہے میں کل کورٹ نہیں اسکوں گا "
افنان کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بولا تھا۔۔۔

" اوکے کوئی ایشو نہیں "

" میں نہیں ہوں گا یہاں اس لیے سب سنبھال لینا " افنان کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔۔۔

" یہ سب اتفاق تھا؟؟ حمین نے مختصر سوال کیا تھا

" نہیں ! شانزیب خان نے اپنی ماں کو بھی مار دیا اس نے اسے بھی نہیں بخشا۔۔۔۔۔"
افنان نے چہرے پر خون در آیا تھا اذیت غصہ افسوس اور نفرت سب تھا۔۔۔

" صبح کورٹ میں سہیل شاہ کو ایکسپوز کیا جا سکتا ہے اسکی آڈیوز " حمین بولا تھا۔۔۔

" خطرناک ہو گا کیونکہ ان دونوں میں سے ایک کو کیس لڑنے میں مسئلہ نہیں ہے مگر جب وہ دونوں پھنسے گیں تو تب انکی جان سولی پر لٹک جاتی ہے "

" جان سولی پر ہی تو لٹکانی ہے " حمین غرایا تھا۔۔۔

" دیکھ لو مگر سنبھل کر"

افنان اپنی کنپٹی کو مسل رہا تھا سر کا درد اب بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

" ہمارے پاس کوئی اور آپشن نہیں ہے فلحال کیس کو لٹکانے کے لیے"

افنان خاموش رہا تھا حمین جانتا تھا افنان ڈسٹرب ہے وہ اسکے یوں کنپٹیوں کو مسلنے ہر سمجھ گیا تھا اسکا سر درد کر رہا ہے وہ اٹھا تھا اور اسکے پاس صوفے پر آکر بیٹھا تھا۔۔۔اسکے ہاتھ ہر ہاتھ رکھ گیا تھا۔۔۔۔

" آزمائش ہے نکل جائے گی "

" میں تھک گیا ہوں میرے لیے مشکل ہوتا جارہا ہے اس شخص کو دیکھنا اسکے ساتھ رہنا اسے برداشت کرنا " افنان بے بسی سے بولا تھا آنکھوں میں نمی واضح تھی۔۔۔۔حمین اگے ہو کر افنان کو گلے لگا گیا تھا۔۔۔۔

" چائے بنا کر دو مجھے" افنان نے اسکا کندھا تھپتھپاتے کہا تھا حمین نے پیچھے ہوتے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

" میں " اسکی حیرانگی پر افنان کو بھی حیرت ہوئی تھی۔۔۔

" اتنے حیران ہونے کی کیا ضرورت ہے بھلا کل کو اپنی بیوی کو بھی تو بنا کر دو گے ہی مجھے بنا دوگے تو کیا " افنان نے کندھے اچکاتے کہا تھا آواز تھوڑی مدھم تھی اسکے سر میں درد اتنی تھی کہ وہ تیز آواز میں بول بھی نہ سکا تھا۔۔۔

" آپ بنا کر دیتے ہیں اپنی بیوی کو " حمین اسی صوفے پر اب تھوڑا فاصلہ بنا کر بیٹھا تھا۔۔۔

" اتنا وقت نہیں ہوتا " افنان نے تھوڑی سنجیدگی سے کہا تھا وہ جانتا تھا وہ زیادہ وقت عائشہ کے ساتھ نہیں گزار پاتا اور اسکی سب سے بڑی وجہ کیس تھا۔۔۔

" ہمم "

" کیا ہمم چائے پلاؤ پھر مجھے نکلنا ہے "

حمین نے نفی میں سر ہلایا تھا اور پھر کیچن کی جانب چل دیا تھا افنان بھی اسی کے پیچھے ایا تھا کیچن میں ساتھ چائے بناتے وہ باتیں کرنے مین مصروف تھے افنان کو فریش کرنے کے وہ حمین اسے کیس کے علاوہ باتوں میں لگا رہا تھا کبھی بزنس کی تو کبھی اور۔۔۔اتنے میں اسمارہ آئی تھی سامنے اوپن کیچن تھا جہاں وہ حیرت سے حمین کو دیکھتے ادھر آگئی تھی افنان کو بھی دیکھتے وہ پہلے حیران ہوئی تھی پھر اپنے چہرے کے تاثرات کو بدلا تھا۔۔

" چائے پیو گی" حمین نے اس سے پوچھا تھا

" نہیں " اس نے دو ٹوک جواب دیا تھا۔۔حمین کا فون بجا تھا اس نے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا اور اسمارہ کو چائے دیکھنے کا کہا تھا۔۔

" میں کچھ دنوں تک تانیہ شاہ کا بیان لینے کی کوشش کروں گا " افنان نے اسے بتانا ضروری سمجھا۔۔۔

" میں نے بات کر لی ہے ایس ایچ او سے " اس نے چائے چولہے سے اتارتے کہا تھا اب وہ کپ اٹھانے کو مڑی تھی۔۔۔

" تم کیوں گئ اس سے بات کرنے مجھے کہہ دیتی "افنان کو برا لگا تھا اسمارہ مڑی تھی حیرت سے اسے دیکھا تھا اس کے یوں غصہ کرنے پر اور برا لگنے پر اسمارہ کو برا لگا تھا۔۔

" میں کیوں کہتی اپکو " اسمارہ نے دو ٹوک کہا تھا کپ سامنے رکھتے وہ اب چائے ڈال رہی تھی۔۔۔

" تم مجھے کہہ سکتی تھی میرے ہوتے تمہیں ضرورت نہیں تھی جانے کی " افنان نے بڑے رعب سے کہا تھا اسمارہ کو کچھ سمجھ نہ آیا تھا ایک بار پھر وہ اس شخص کے چہرے کو تکنے پہ وہ چہرہ اوپر کو اٹھا گئ تھی بغیر رکے۔۔۔چائے کپ سے اسکے ہاتھ کے انگوٹھے والی جگہ پر گری تھی وہ اس گرم چائے کے گرنے پر کراہ گئ تھی۔۔۔

" تم ٹھیک ہو " افنان نے اس سے پوچھا تھا اسمارہ کو اس پر اور غصہ چڑھا تھا کچھ غصہ اس پر تھا افنان کی اس پرکشش پرسنیلٹی پر آرہا تھا جو اسے اپنی طرف مائل کر رہی تھی سیاہ جینز پر سفید شرٹ پہنے جس کے بازو گولڈ کیے ہوئے تھے اس نے۔۔۔اور کچھ غصہ اسے منال پر تھا۔۔۔

" اس سے اپکو کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے اور دوسری بات یہ کہ۔۔۔(وہ رکی تھی الفاظ گڈ مڈ ہوئے تھے مگر ہوہ جلد سمبھل گئی تھی) میں پراسیکیوٹر ہوں میرے لیے مشکل نہیں ہے یہ سب " بہت رعب سے وہ کہہ رہی تھی فخر سے اپنی گردن کو اکڑا کے بولی تھی۔۔۔

افنان نے اسکی بات کا برا نہیں منایا تھا وہ بس اسے سمجھانا چاہ رہا تھا۔۔۔

"پراسیکیوٹر کا تو نہیں پتا مگر اسمارہ ہو اور اسمارہ شاہ پولیس کی مکاریوں سے واقف نہیں ہے تم ایک ایسے غلیظ افسر سے مل کر آرہی ہو کہ مجھے تم پر غصہ آرہا ہے "

" آپ کون ہوتے ہیں مجھ پر غصہ کرنے والے اپنی بیوی پر جا کر غصہ کریں میں اپکی جاگیر نہیں ہوں اور آپ بھی تو ایک پولیس والے ہی ہیں " وہ اچانک غصہ ہوئی تھی ،اسکا وجود لرزنے لگا تھا وہ کانپنے لگی تھی اور اسکا اندازہ اسے خود نہیں ہو رہا تھا وہ اس وقت کسی 20 سال کی لڑکی جیسے حرکت کر رہی تھی وہ خود بھی اندازہ نہ کر پائی تھی یہ بات وہ ایک طریقے کے ساتھ بھی کر سکتی تھی مگر اسکا کہنہ کاٹ دار تھا۔۔۔۔

افنان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

اتنے میں حمین آیا تھا اسمارہ کو یوں غصے میں دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا افنان خاموش تھا چائے ٹھنڈی ہونے کے قریب تھی اچانک اسکی نظر اسمارہ نے انگوٹھے پر پڑی تھی جو سرخ ہو چکا تھا۔۔

" کیا ہوا ہے " وہ حیران ہوا تھا

" کچھ نہیں بس چائے گر گئی تھی " وہ شرمندہ ہوئی تھی۔۔

" اچھا کچھ لگا لو اس پر میں لے کر آتا ہوں کچھ " وہ کہتا پھر گیا تھا۔۔۔افنان سر جھٹک گیا تھا اور چائے کا ٹرے اٹھائے مڑا تھا۔۔۔

" سنیں ! آئی ایم سوری میں " over react " کر گئی " اس نے سر جھکاتے کہا تھا افنان سکسی جانب مڑا تھا۔۔

" It's ok "

افنان نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا لہجے میں سختی نہ تھی اسمارہ آنکھیں میچ گئی تھی اپنی حرکت پر اب اسے بے حد شرمندگی ہوئی تھی۔۔۔

" کیا ٹین ایجرز والی حرکت تھی " وہ بڑبڑا گئی تھی۔۔۔افنان نے انکے ساتھ بیٹھ کر چائے پی تھی پھر وہ چلا گیا تھا۔۔۔

" تمہیں کیا ہوا ہے پریشاں لگ رہی ہو " حمین نے افنان کے جانے کے بعد اسے پوچھا تھا

" نہیں تو " اس نے نفی میں س ہلاتے کہا تھا

" کہاں سے آئی ہو "

" میں پولیس سٹیشن گئی تھی "

" کیوں " حمین نے بھی حیرانگی سے پوچھا تھا

" کیا مطلب ہے یار کیوں مجھے جہاں انکی ضرورت پڑی میں ان سے مدد لینے جاؤنگی ہی " وہ کوفت سے بولی تھی اب کی بار۔۔۔

" ہاں پر تمہیں جانے کی ضرورت نہیں تھی تم مجھے یا افنان کو کہہ سکتی تھی " وہ بڑے آرام سے کہہ رہا تھا

" میں اپکو کہہ سکتی تھی مگر میں انھیں کیوں کہتی "

" کیونکہ یہ کام اسکا ہے وہ بہتر طریقے سے کر سکتا تھا "

" میں اس سے بھی بہتر کر سکتی ہوں " اس نے بھی برا مناتے کہا تھا

" جو بھی ہے مجھے بتا دینا نیکسٹ ٹائم اکیلی مت جانا "اسکی بات پر وہ خاموش ہوگئی تھی۔۔

افنان جیسے ہی گھر آیا تھا وہ منال کے کمرے میں گیا تھا وہ آنکھیں موندے کرسی پر بیٹھی تھی سامنے لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا۔۔۔

"صبح نکل رہا ہوں میں " اس نے اندر داخل ہوتے کہا تھا منال نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔

" کیا جانا ضروری ہے " اس نے بچوں کی طرح اسکی طرف دیکھتے کہا تھا سیاہ موٹی آنکھیں افنان کو دیکھ رہی تھیں وہ مسکرا گیا تھا ہلکا سا۔۔۔

" ظاہری بات ہے ایک مشن ہے ضروری ہے میں وہاں مصروف ہو گا منال مگر میں کال کروں گا جیسے ہی وقت ملے گا "

" ہمم جلدی انا "

" تم اپنا خیال رکھنا بہت سارا اور کل سے آفس جاؤ اپنا دھیان بٹاو "

" اوکے " منال کچھ وقت رکی تھی پھر کچھ یاد آنے پر اس نے حیرت سے افنان کو دیکھا تھا ۔۔

" کل تو شاید سماعت ہے نہ تو کیا آپ نہیں جائیں گے " وہ اس سے پوچھ رہی تھی

" نہیں " اس نے مختصر جواب دیا تھا

" میں جاؤں چاچو ساتھ " اس نے افنان سے پوچھا تھا

" ہر گز نہیں " افنان نے فوراً نفی کی تھی

منال خاموش رہی تھی۔۔ حمین روحیل شاہ کو دیکھے اسے اتنے دن ہو گئے تھے مگر وہ منال تھی اسکی زندگی میں محبت کے مسلے سے آگے بھی بہت کچھ تھا اتنی مہلت تو اسے ملی ہی

نہیں تھی کہ وہ اپنی محبت کا رونا پیٹ سکتی ایک پڑھی لکھی لڑکی کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ اپنی محبت کا رونا پیٹ سکے اسکے لیے اپنے اپکو سٹیبل رکھنا زیادہ ضروری ہوتا ہے

" مجھ ڈر لگ رہا ہے " منال نے اپنی کیفیت کو جیسے بیان کرنا چاہا تھا۔۔۔

" کیسا ڈر " افنان ننگ نہ سمجھی سے پوچھا تھا۔۔۔

" بس عجیب سا۔۔۔دل بھاری ہو رہا ہے دل کر رہا ہے کہ ہر ایک چیز سے کنارہ کر لوں "

" نماز پڑھی ہے تم نے " منال نے نظریں نیچی کی تھیں۔۔

" نہیں "

" تو پھر دل بھاری نہ ہو تو کیا ہو اٹھو نماز پڑھو ابھی ٹھیک ہو جاؤ گی "

" ایسا ہی ہوتا ہے ہمیں زندگی کے ایک حصے میں یہ بات " realize" ہو جاتی ہے کہ اللہ کے علاوہ تو کوئی ہے ہی نہیں اسی کی ذات میں تو سکون ہے اسکے سامنے رو لیں تو سکوں اجاتا ہے ہے اپکو نہی لگتا بھائی کہ یہ چیز اگر ہمیں بچپن سے بتائی گئی ہو تو ہمارے اتنے نقصان نہ ہوں "

" کیسا نقصان ؟؟

" یہ نقصان ہی تو ہوتا ہے جب ہمیں سانس نہیں آرہا ہوتا ہم کبھی کہیں ٹہلتے ہیں تو کبھی کہیں کبھی کسی دوست کو ڈھونڈتے ہیں تو کبھی کسی کو کہ کوئی ہماری بات سن لے ہمیں پتا ہی نہیں چلتا کہ ہمیں تو اللہ کے سامنے جانا چاہیے اس کے آگے رو لینا چاہیے پھر جب ہمیں ساری دنیا ،سارے دوست دھتکار دیتے ہیں اور پھر وہ ہوا جس میں ہم سانس کو تلاش کر رہے ہوتے ہیں وہ بھی کام نہیں آتی پھر ہمیں اللہ یاد آجاتا ہے۔۔۔"اسکے لہجے میں حیرت تھی ایک ٹرانس اسے خود اپنی دل کی کیفیت سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

" اپکو پتا ہے ان بچوں کے ساتھ بہت ظلم ہوتا ہے جنہیں کوئی بچپن سے یہ بتانے والا نہیں ہوتا کہ ہماری کامیابی" حی الفلاح " میں ہے " اللہ کی طرف " ہے ہمارا سکوں اسکی ذات میں ہے ایسے بچوں کے لیے پھر نماز کی عادت بہت مشکل ہو جاتی ہے "

" مشکل ہوتی ہے نا ممکن نہیں ہوتی منال وہ جسے چاہے اپنی طرف بلا لیتا ہے پھر چاہیے انسان عمر کے کس بھی حصے میں کیوں نہ ہو وہ سنبھال لیتا ہے اور دھتکارا ہوا شخص سب سے بہتر جان لیتا ہے پھر کہ اسے کیا کرنا ہے پھر اسے اللہ یاد آجاتا ہے "

" کیا اللہ کو بھی کوئ بھولتا ہے بھلا " اسکے لہجے میں حیرت تھی۔۔

" ہاں جب ہم اپنی زندگی میں مصروف ہوتے ہیں شہرت نام ہوتی ہے ، لوگ کے لیے آپ بڑا حسین منظر بنے ہوں ، تکبر جب آسمان کو چھونے لگے اور جب یہ سوچ ہو کہ اگر اس شخص نے میرے ساتھ کچھ کیا تو دیکھنا میں اس کے ساتھ کیا کرتا ہوں تب کہاں یاد ہوتا ہے اللہ۔۔۔تب تو صرف "میں " ہوتی ہے۔۔۔اللہ تو تب یاد آتا ہے جب غم آتا ہے بے بسی آتی ہے جب دل بھاری ہو جائے جان لبوں کو آنے لگے اور۔۔۔

" دلوں کا بھاری ہونا بھی ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتا اسکے لیے بھی اللہ بندے چنتا ہے جب وہ چاہتا ہے کہ یہ میرا بندہ میرے سامنے آئے روئے مانگے مجھ سے جو مانگنا چاہتا ہے اور اللہ کو اس حالت میں اپنا بندہ بہت عزیز ہوتا ہے جب وہ اسکی ذات سے کچھ مانگ رہا ہوتا ہے اس سے رو کر اپنی کیفیت کو بیان کرتا ہے بے شک وہ شہہ رگ سے بھی قریب ہے"

منال خاموش ہو گئی دل کا بوجھ جیسے پگھلنے لگا تھا افنان اسکے سر پر ہاتھ رکھے نکل گیا تھا منال جو کہ سفید لانگ شرٹ اور سفید ہی ٹراوزر پہنے ہوئی تھی اٹھی تھی دوپٹہ لیتے وہ وضو کر گئی تھی جائے نماز پر کھڑے ہوتے اسکی انھیں ایک بار پھر آنسوؤں سے بھر گئی تھیں دوپٹے کو حجاب کی صورت میں لیتے سب وہ نیت کر گئی تھی جیسے جیسے وہ جب سجدے کو پہنچی تھی ویسے ہی سکتہ ٹوٹ گیا تھا آنسوؤں کا ایک گولہ جیسے نکل آیا تھا ہچکی بندھ گئی تھی سکون مل گیا تھا جیسے۔۔۔سر اٹھانے کو تو جیسے دل کر ہی نہیں رہا تھا یونہی وہ اپنی نماز مکمل

کرنے لگی تھی سجدہ طویل سے طویل ہوتا جا رہا تھا دل کی کیفیت بدل رہی تھی سکون ملتا جا رہا تھا ہر ایک چیز پر صبر آتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

.....

"کیفِ قلب یوں ہے کہ کنارہ کر لیا جائے

ہر ایک محبت سے ،ہر ایک خواب سے

رنگوں سے کھیلنا شروع کر دیا جائے

انتظار ختم ہو جائے۔۔۔۔

کیفِ قلب یوں ہے کہ صبر کر لیا جائے

محبت کے نہ ملنے سے۔۔۔۔

دوستوں کی بے وفائی سے

خوابوں کی ان ٹوٹی کرچیوں سے۔۔۔۔

کیفِ قلب یوں ہے کہ دل کا ایک کونہ محبت کا

تو دل کے تین کونے خواب ،خواہش اور حسرت

کیفِ قلب یوں ہے کہ وہ تین کونے رلاتے ہیں

وہ ایک کونہ مسکراتا ہے دھڑکتا ہی رہتا ہے "

The joy of the heart is such that one should step aside"

From every love, from every dream

Start playing with colors

...The wait should end

The joy of the heart is such that one should be patient

...From not getting love

From the unfaithfulness of friends

...From these broken crumbs of dreams

The joy of the heart is such that one corner of the heart is for love

Then the three corners of the heart are dreams, desires and longing

The joy of the heart is such that three corners cry

"That one corner smiles and keeps beating

افنان اسلام آباد کے لیے روانہ ہو چکا تھا منال آفس کے لیے نکل گئی تھی معمول کی طرح سب ہی اپنے اپنے کام کے لیے نکل گئے تھے۔۔۔۔

کمرہ عدالت میں کاروائی شروع ہو گئی تھی۔۔۔

" مائی لارڈ میں آج ایک اہم گواہ کو پیش کرنے جا رہا ہوں جو کہ ہمارے کیس کو بڑی آسانی سے ڈیفائیں کر دے گا کہ آخر سچ ہے کیا " اطہر صاحب نے ایک مسکراتی نظر اسمارہ پڑ ڈالی تھی جو بس آنکھیں پھاڑے انکی طرف دیکھ رہی تھی جانتی تھی جو بھی پیش کیا گیا وہ جھوٹ پر مبنی ہو تو ہونا تھا۔۔۔

" میں پراسیکیوٹر آمنہ کے ڈرایور کو بلانے کی اجازت چاہتا ہوں "

" اجازت ہے " جج صاحب کی بات پر ایک بوڑھا شخص کٹہرے میں اکھڑا ہوا تھا اسمارہ اور حمین اس شخص کو دیکھتے رہ گئے تھے اتنے سالوں بعد یہ انسان بھی ان کے سامنے آہی گیا تھا۔۔۔

" کیا آپ پراسیکیوٹر آمنہ کے ڈرائیور تھے "

" جی "

" کتنے سالوں تک آپ ان کے پاس نوکری کرتے رہے ہیں اور کیا کیا کام سر انجام دیتے رہے ہیں " اطہر صاحب اس سے پوچھ رہے تھے۔۔

" یہی کچھ 5 سال کبھی میڈم کو چھوڑ کے جاتا تو کبھی کبھار بچوں کو بھی سکول لے کے جانا اور لے کے انا " اس شخص نے اسمارہ کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" کیا ہمیں بتا سکتے ہیں کہ جس دن پراسیکیوٹر صاحبہ کا ایکسیڈینٹ ہوا گاڑی کون ڈرائیو کر رہا تھا آپ یا وہ خود "

" جی میں ہی کر رہا تھا "

اسمارہ کی آنکھوں میں حد درجے کی نفرت پیدا ہوئی تھی۔۔حمین کرسی پر ارام سے بیٹھے سکوں سے سب دیکھ رہا تھا۔۔شانزیب خان نے خوانخوار نظروں سے حمین کو دیکھا تھا۔۔۔۔

" کیا آپ عدالت کو بتا سکتے ہیں کہ کوئی گولی یا کچھ بھی ایسا جو آپ کو لگا ہو کہ مس آمنہ پر کوئی حملہ ہوا تھا یا انھیں کسی نے مارنے کی کوشش کی تھی "

" نہیں ایسا کچھ نہیں تھا۔۔غلطی میری ہی تھی ڈرائیو کرتے وقت میرا دھیان نہیں رہا تھا "

" اگر آپکی اجازت ہو تو میں ان سے کچھ سوالات کر سکتی ہوں " اسمارہ اٹھی تھی ایک لفافے سے چند تصاویر نکالتے وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔

" ارے ضرور " اطہر صاحب نے انھیں ہاتھ سے اشارہ کیا تھا آگے آنے کا۔۔۔

" کیا آپ بتا سکتے ہیں گاڑی کس چیز میں لگی تھی کہ اسکی حالت دیکھنے کے قابل نہ تھی " اسمارہ نے چند وہ تصاویر گاڑی کی اس شخص کے سامنے کی تھی جو مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی کہیں آگ لگی سیاہ ہوئی پڑی تھی۔۔

" ٹرک میں "

" ٹرک نے آگے سے ٹکر ماری تھی یا پیچھے سے "

اسمارہ نے فوری طور پر سوال کیا تھا سامنے کھڑے شخص نے حیرت سے دیکھا تھا اسمارہ کو"

" میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں "

آگے سے " اس شخص نے جلدی سے جواب دیا تھا۔۔۔

" کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ پیچھے بیٹھی خواتین

جان سے ہاتھ دو بیٹھیں اور آپ بچ گئے کیا اور آپ کے کہنے کے مطابق ٹرک لگا بھی آگے سے " اسمارہ کا تو جسم کا سارا خون جیسے چہرے پر آگیا تھا۔۔۔۔

" میں بہت مشکل سے بچا تھا میں یہ نہیں کہہ رہا کہ مجھے کچھ ہوا نہیں "

" تو آپ کو کیا ہوا تھا " اسمارہ نے اس شخص کو سر سے پاؤں تک دیکھا تھا۔۔۔

اطہر صاحب خاموش بیٹھے انھیں دیکھ رہے تھے اس بار انھوں نے کوئی ایکشن نہیں لیا تھا

۔۔۔

"میں ہسپتال ایڈمیٹ رہا کئی دنوں تک پھر میں اپنے گاؤں چلا گیا اور پھر میں واپس بھی آیا تھا مگر جج صاحب وہاں کوئی نہیں تھا یہ سب گھر چھوڑ کر جا چکے تھے "

اسمارہ لب بھینچ کر رہ گئ تھی کیا کہتی اب وہ اس شخص کو لوگ کیسے کیسے بدلتے تھے عدالت میں جھوٹ بولنا اتنا آسان ہو گیا تھا اس کے پاس اس شخص کے حوالے سے کوئی ثبوت تک نہ تھا۔۔۔

"دیکھیں مائی لارڈ اب کس کی جان بچ گئ اور کس کی چلی گئ اس پر کسی انسان کا زور تو نہیں ہے نہ ہر ایک ثبوت یہ ظاہر کرتا ہے کہ پراسیکیوٹر آمنہ اور انکی دوست آسیہ جو کہ ایک ہاوس وائف تھیں انکا ایکسیڈینٹ ہوا تھا "

" کیا انکا ایکسیڈینٹ اسی دن ہونا تھا جس دن پیشی تھی کورٹ کا آخری فیصلہ تھا" اسمارہ نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

"پراسیکیوٹر صاحبہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اس ایکسیڈینٹ پہ کسی کا انسان کا زور نہیں تھا جس کے نصیب میں بچنا تھا وہ بچ گیا "

اسمارہ ایک گہرا سانس لے کر رہ گئ تھی۔۔

" مائی لارڈ میں تانیہ شاہ کی طرف ایک بار پھر بڑھنا چاہوں گی جس رات تانیہ شاہ کو روزی ہوٹل کے فلیٹ سے گرنے پر ہسپتال لایا گیا تو وہ زندہ تھیں پولیس وہاں پر پہنچی بھی اور پولیس خود اس بات کا اعتراف کرتی ہے کہ انھوں نے تانیہ شاہ سے بیان لیا جس میں انھوں نے صاف صاف بتایا کہ اس رات انکے ساتھ کیا ہوا اور وہ کیسے گری یا انھیں گرایا گیا "

" میں ایس ایچ او حبیب کو بلانا چاہوں گی اور ان سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ تانیہ شاہ کا بیان پڑھ کر عدالت کو سنائیں "

" اجازت ہے " اسمارہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔روحان کی آنکھیں ایک لمحے کو چمک گئ تھیں ایک بار پھر امید۔۔۔

" تانیہ شاہ کا اپنی موت سے پہلے بیان کچھ یوں تھا۔۔

" میں روزی فلیٹ پر اپنی مرضی سے گئ تھی مین عالیان احمد کو پسند کرتی تھی میرے گھر والے راضی نہ تھے نہ ہی عالیان احمد مجھ سے شادی کرنے کو تیار ہے اس لیے میں نے اپنی جان لینے کی کوشش کی اور میرا قصور وار کوئی نہ ہے " ایس ایچ او کا ہر ایک لفظ اسمارہ نے دل پر قہر بنا تھا حمین آنکھیں بند کر گیا تھا روحان کا حال غصے برا ہو گیا تھا وہ غصے سے اٹھنے لگا تھا حمین نے اسکا ہاتھ پکڑے اسے بٹھایا تھا۔کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ زرینہ شاہ کا بیٹا ہے۔۔۔۔

اسمارہ نے اسکی جانب دیکھا تھا ایک خوانخوار نظروں سے اسے کچھ پل لگے تھے سمجھنے کو کہ وہ بیان بدل چکا ہے اس وقت اسے شدت سے افنان کی بات یاد آئی تھی وہ واقعی پولیس کی مکاریوں سے واقف نہ تھا۔۔۔۔

" پراسیکیوٹر صاحبہ مجھے نہیں لگتا کہ اب کچھ بچ چکا ہے " اطہر صاحب نے جتاتی نظروں سے اسمارہ کو دیکھا تھا ..

" میں عدالت کے سامنے کچھ پیش کرنا چاہتی ہوں " اسمارہ نے اطہر صاحب کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔اسمارہ نے ایک یو ایس بی ادھر کی طرف بڑھائی تھی جسے چلاتے ہی سہیل شاہ کی آواز ابھری تھی یہ وہی ریکارڈنگ تھی جو کہ حمین شاہ نے سہیل شاہ اگلوایا تھا شانزیب

خان کے چہرے کی رنگت تبدیل ہو گی تھی۔۔۔اطہر صاحب نے حیرت سے شانزیب خان کو دیکھا تھا۔۔۔

"سہیل شاہ اور شانزیب خان دوست ہیں انکا ہر کام شراکت داری کے ساتھ ہوتا ہے یہ انکے دوست ہیں جو کہ خود اعتراف کر رہے ہیں انکے لیے قتل کرنا آسان ہے جہاں انھیں محسوس ہوتا ہے کہ یہ پھنسے گے ایک نیا قتل منظر عام پہ آ جاتا ہے "

" مائی لارڈ اس طرح تو روز کوئی نہ کوئی آڈیو آئے گی کیا یہ ثبوت اتنی طاقت اور سکت رکھتا ہے کہ ہم کسی بھی انسان کی آواز سن کر اسے مدِ نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کریں " اطہر صاحب درمیان میں آتے غرائے تھے۔۔

" کیا اپکے لیے یشفہ ملک کا غائب ہونا کچھ ہی دنوں بعد تانیہ شاہ کا ایک فلیٹ سے گر کر مرنا اور پھر انکا کیس لینے والی پراسیکیوٹر کا قتل سب اتنا عام ہے کیا اطہر صاحب لوگوں کی جانیں اس قدر سستی ہیں اور اتنے اتفاق صرف ایک ہی شخص سے جڑے کیوں ہیں آخر " اسمارہ کا پارہ چڑھ گیا تھا۔۔۔

" آپ کا پیش کیا ڈرائیور۔۔"ابھی وہ بولتی کہ اطہر صاحب بولے تھے۔۔۔

" آپ الزامات لگا رہیں ہیں بس اپکے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے "

" یہ آڈیو کے ساتھ وڈیو بھی ہے جہاں صاف دکھ رہا ہے کہ سہیل شاہ خود اعتراف کر رہے ہیں "

" سہیل شاہ صرف شانزیب خان کو پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں انکے کئی سالوں سے کچھ کلیش ہیں وہ جھوٹ بول رہے ہیں " اطہر صاحب غرائے تھے

" اطہر صاحب یہ بھی تو الزام ہو سکتا ہے جو آپ لگا رہے " اسمارہ نے آنکھیں انکی طرف گاڑتے کہا تھا۔۔۔

" عدالت اپکو کچھ اور وقت دیتی ہے میری وکلا سے گزارش ہے کہ اپنے موقف کلئر کریں اور اس کیس کو انجام تک پہنچائیں

"cout is adjourned،

اسمارہ نے پیچھے مڑتے حمین کی جانب دیکھا تھا روحان وہاں سے فوری طور پر نکل گیا تھا۔۔۔

حمین کچھ فاصلے پر کھڑی اسمارہ کی جانب ایا تھا اسکے گرد حصار بنایا تھا۔۔۔

" ہمارے پاس بہت کچھ ہے فلوقت انھیں جیتنے دو " اس نے اسے سمجھایا تھا۔۔۔

اسمارہ نے ایک سانس خارج کی تھی ارد گرد نظر دوڑائی تھی روحان وہاں نہیں تھا۔۔۔

" روحان " اسمارہ نے حمین کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔

" باہر ہے شاید " حمین کہتے اپنا فون کھول گیا تھا۔۔اسمارہ نے اپنا سامان سمیٹا تھا پاس کھڑی سیکرٹری کو پکڑاتے وہ حمین کے ڈنگ چل دی تھی راہداری میں آتے ہی سامنے اسے ایس ایچ او کھڑا دکھا تھا اسمارہ کا پارہ ہائی ہوا تھا وہ اسکی جانب بڑھتی کی حمین اسے روک گیا تھا

۔۔۔

" کس بات کی جلدی ہے "

وہ خاموش رہی تھی۔۔

" میں چلتا ہوں " حمین سنجیدگی سے کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔اسمارہ نے کورٹ کی راہداری سے نکلتے وہ باہر آئی تھی جہاں روحان ایک بنچ پر بیٹھا تھا !

" اندر آجاؤ آفس میں ہم بات کرتے ہیں " اسمارہ نے بڑی نرمی سے کہا تھا۔۔روحان کی نظریں سامنے کورٹ کے دروازے پر تھی۔۔۔

" روحان " اسمارہ کو اس وقت اسکی لال ہوتی آنکھیں اور یوں خود پر ضبط کیے ہوئے دیکھتے عجیب محسوس ہوا تھا وہ اپنی نظروں کا زاویہ بدلنے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔روحان کے ہاتھ میں پستول تھا دوسرے ہاتھ سے اس نے ڈھکا ہوا تھا نظروں کا زاویہ سامنے دروازے پر تھا۔۔۔

" تم کیا کرنے والے ہو اور یہ پستول کیوں " وہ واقعی حیران ہوئی تھی۔۔

" میں ختم کر دوں گا اسے "

روحان تم ایسا کچھ نہیں کرو گے " وہ آگے ہوئی تھی روحان نے۔۔اس نے اسارہ کو خوانخوار نظروں سے دیکھا تھا۔۔

" پلیز انٹی کے لیے تم نے اب تک صبر کیا ہے آگے بھی پلیز اسے اندر رکھو " اس نے التجا کی تھی

" آپ پیچھے ہٹ جائیں " روحان نے غصے سے کہا تھا۔۔۔اسے شانزیب خان دکھائی دیا تھا جو کہ کورٹ کے دروازے سے باہر نکل رہا تھا مختلف گارڈز اسکے آگے پیچھے تھے۔۔۔روحان نے پستول کا رخ سائڈ سے ہوتے ادھر کی جانب کیا تھا وہ اس دروازے سے کافی دور تھا ایک دکان کے پاس کھڑا تھا بینچ کر بیٹھا تھا بڑے آرام سے کہ کسی کو اس پر شک نہیں ہو گا۔۔۔روحاں نے ٹریگر دبایا تھا اسارہ نے اس کا ہاتھ پکڑے اوپر کو کیا تھا فائر نکل چکا تھا ہر طرف ہڑبڑی مچ گئی تھی عدالت کے بار گولی کی آواز دشمن کی للکار ہوتی ہے لوگ ادھر ادھر بھاگنے لگے تھے شاں یزب خان کے گارڈز اسکے اگے پیچھے ہوئے تھے روحان نے حیرت سے اسارہ کو دیکھا تھا۔۔

" نکلو جلدی یہاں سے " اسمارہ چیخی تھی اس نے روحان کا ہاتھ پکڑا تھا اور اسے گاڑی تک کے کر گئ تھی وہ کنفیوز سا گاڑی میں بیٹھ گیا تھا اسمارہ نے گاڑی وہاں سے نکالی تھی۔۔۔

" تمہارا دماغ خراب ہے " اسمارہ گاڑی چلاتے چیخی تھی اس پر۔۔۔

" کسی بھی بھائی کے لیے اس سے بڑی کیا اذیت ہو گی کہ اسکی بہن پر لوگ الزام لگانے لگیں "

" انصاف کے جس مرضی ادارے میں چلے جاؤ ایسے ہی ہوتا ہے جس عورت کے لیے انصاف لینے لگو گے پہلے یہ سننے کو ملے گا کہ تمہاری بیٹی کسی کے ساتھ بھاگ گئ ہو گی اسکا خود کا قصور ہو گا یا جو بھی۔۔۔"

" شاید اسی لیے کئ لوگ اپنی بیٹیوں کے لیے انصاف لینے کی کوشش ہی نہیں کرتے " روحان بولا تھا۔۔۔

" ہاں بلکل یشفہ ملک کے ماں باپ کی طرح"

" ہاں پہلے مجھے لگتا تھا کہ ایسے کیوں کیا انھوں نے وہ کیوں یشفہ ملک کے لیے کھڑے نہیں ہوئے مگر شاید اسی لیے کہ۔۔ایک باپ بھائی کے لیے اس وقت موت ہوتی ہے جب انکی عورتوں پر یوں بھری محفل میں جھوٹے الزام لگائے جائیں اور وہ کچھ کر بھی نہ سکیں۔۔۔"

" ہم کر لیں گے مگر تم یوں جزباتی نہ ہوا کرو ابھی تو ہم نے اپنے اصل ثبوت پیش نہیں کیے انھیں س بات کا یقین ہو لینے دو کہ ہمارے پاس کچھ نہ ہے جہاں اتنا صبر کیا تھوڑا اور کر لو " اسمارہ نے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا جبکہ روحان ں شیشے سے باہر ہی دیکھتا رہا تھا

" چائے پلاتی ہوں تمہیں کیا یاد کروگے" اسمارہ نے اب ہلکے سے مسکراتے کہا تھا جس پر روحان نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

شاں یزب خان فوری طور پر سہیل شاہ کے گھر گیا تھا۔۔اسکے سڈڈی روم میں داخل ہوتے وہ اسکی کرسی کا رخ اپنی جاب کرتے اسے گریبان سے پکڑ گیا تھا۔۔

" تمہاری ہمت کیسے ہوئی سب بکواس کرنے کی "

" یہ کیا بدتمیزی ہے چھوڑو مجھے " سہیل شاہ نے گریبان چھڑوایا تھا ٹانگ کے درد سے وہ کراہ گیا تھا زخم ابھی کچا تھا۔۔۔

" تمہیں پتا بھی ہے کہ وہ شخص تم سے سب کچھ اگلواتا گیا اور تم بکتے گئے عدالت میں آج پھنس گئے ہو تم کل۔تک تمہیں نوٹس بھی جاری کر دیا جائے گا تمہارا دماغ خراب تھا " شانزیب خان س وقت حد درجہ جنونی انداز میں کہہ رہا تھا۔

" وہ مجھے گن پوائنٹ پر رکھے ہوئے تھا "

شانزیب خان جھکا تھا اور سرگوشی کی تھی

" تو مر جاتے مگر اگلتے نہ کچھ "

سہیل شاہ نے نفرت سے شانزیب خان کو دیکھا تھا۔۔۔۔

" میں تو بچ جاؤں گا سہیل شاہ تم اپنی خیر منا لینا۔۔۔"

" بس اتنی ہی تھی دوستی "

" " کونسی دوستی تم سب بکواس کر گئے میرے بارے میں ،،مجھے بتایا تک نہیں تمہیں وہ شخص گولی مار کر زندہ چھوڑ گیا تو کیا تمہیں زندگی گزارنے کے لیے چھوڑ کر گیا تھا نہیں تم بے وقف تھے خود مر جاتے یا اسے مار دیتے اب تک مگر نہیں تمہادا دماغ تو شراب پی پی کر گل گیا ہے "

" میں دیکھ لوں گا اسے " سہیل شاہ آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں غصے سے وہ غرایا تھا۔۔

" تم اب اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور آئندہ میری معاملات میں مداخلت کی تو میں تمہیں اس دنیا سے رخصت کرنے میں سیکنڈ نہیں لگاوں گا " شانزیب خان کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

سہیل شاہ پیچھے سلگ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

---------••••••••••••••••••••••••---------

" ہم اس وقت لوس میں جا رہے ہیں پیچھلے کچھ مہینوں سے ہماری کسی قسم کی کوئی پارٹنر شپ بھی ہمیں فایدہ نہ دے سکی اور نہ مکمل ہوئی "

" تو " منال نے مصروف سے انداز میں کہا تھا اس وقت وہ اپنے بزنس کی نوعیت بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔۔

" تو یہ کہ ہماری بھیجی گئی میلز ریجیکٹ ہو رہی ہیں ہر طرف سے "

" پہلے پروجیکٹ ریڈی کرو پھر دیکھتے ہیں "

" اوکے میم"۔۔۔

" آپ نے پوسٹ دیکھی " سجل نے اچانک یاد آنے پر اس سے پوچھا تھا۔۔۔

" کونسی "

" آپکی انگیجمنٹ والی بھئی سب بہت حیران ہوئے " اس نے بڑے اشتیاق سے بتایا تھا منال نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔پھر نظریں نیچی کر گئی تھی۔۔لیپ ٹاپ پر انگلیاں چل رہی تھیں۔۔۔

" تم رجب بلڈرز اینڈ ڈویلپرز کو میل سینڈ کرو پھر ہم پروجیکٹ دکھائیں گے انھیں کہیں نہ کہیں سے تو پروپوزل آہی جائے گا سو کام پہ فوکس کرو "

" اوکے میم ! سجل منہ بناتے نکل گئ تھی منال۔اس وقت حد درجہ تک سنجیدہ تھی ورنہ وہ اس سے اور بھی باتیں کرنا چاہتی تھی مگر وہ خاموشی سے نکل گئ تھی۔۔۔۔

اگلے دن زید میرب کو لے کر خان حویلی پہنچا تھا میرب مہرون رنگ کا سوٹ پہنے سر پر دوپٹہ اوڑھے حسین لگ رہی تھی آج گھر سب ہی تھے۔۔۔۔جیسے ہی گاڑی پارکنگ ایریا پر آئی تھی تو اکبر خان آگے بڑھے تھے اور میرب کی سائڈ کا دروازہ خود کھولا تھا انہوں نے۔۔۔انھیں سلام کرتے وہ آگے بڑھ گئ تھی دروازے پر ہی سب اس سے ملے تھے ۔۔۔عائشہ جو آج ہی آئی تھی اسے ساری بات کا جب علم ہوا تھا وہ حیران ہی رہ گئ تھی ۔۔۔زید شروع سے ہی کم گو انسان تھا وہ اپنے آپ میں ہی مگن رہتا تھا جو اسے کہہ دیا جاتا تھا وہ کر دیتا تھا اس میں بلا کی عاجزی تھی جو کہ اسکی پرسنیلٹی کو اور پرکشش بناتی تھی ۔۔۔۔

" ویلکم پیاری لڑکی " وہ خوشی سے اسکے گلے ملی تھی۔۔۔ایسے ہی سب سے ملتے وہ اندر لاونج میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔سب کے ساتھ مل کر کھانا کھایا تھا اور پھر عائشہ اسے اسکا کمرہ دکھانے لے کر آئی تھی۔۔۔

" It's yours "

عائشہ نے مسکرا کر کہا تھا میرب بھی مسکرا دی تھی۔۔۔

" تھینک یو " میرب نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔

" کوئی مسئلہ نہیں میں اکیلی لڑکی تھی اس گھر کی تم بھی آگئی پھر منال ا جائے گی اور سب بڑی بات تم دونوں دوست ہو تو کوئی مسئلہ ہی نہیں" عائشہ ہنستے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

" مجھے تو یقین نہیں آتا کہ زید نے لو میرج کی ہے " عائشہ نے دوبارہ ہنستے کہا تھا میرب مسکرا گی تھی گال گلابی پڑے تھے۔۔۔

" تم پریشان نہیں ہونا ویسے تو کوئی بھی تمہیں کوئی ویسی بات نہیں کرے گا اور اگر کوئی کرے تو مجھے بتانا پھر اور زید کی شکایت تم صارم کو لگانا اسے وہ سیٹ کر لے گا "

" ویسے یہ صارم سر ہے کہاں ہے " زید نے اندر آتے اسکی بات سنتے پوچھا تھا۔۔۔

" آفس ہی ہو گا " عائشہ نے جواب دیا تھا

" اور افان "

" وہ تو پتا نہیں کہاں ہوتا ہے یونی جاتا ہے پھر غائب رہتا میں صبح کی آئی ہوں پر مجھے وہ نظر نہیں آیا ابھی تک " عائشہ نے جیسے شکایت لگائی تھی

" دیکھتے ہیں آج اسے بھی "

" ہاں ہاں ضرور " عائشہ نے بھی حامی بھری تھی۔۔۔۔

دن گزرتے جا رہے تھے منال کا دل نہ آفس میں لگتا تھا اور نہ گھر۔۔۔۔افنان کو وہ بے حد یاد کر رہی تھی اس سے بات بھی نہیں ہو رہی تھی سہی سے۔۔۔۔وہ پریشان ہونے لگی تھی ۔۔۔حمین پر غصہ تو دن بدن بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔

عصر کا وقت تھا ڈہ باہر گارڈن میں ٹہل رہی تھی آفس میں اتنا کام نہیں ہوتا تھا اس لیے وہ جلدی آجاتی تھی۔۔۔۔شانزیب خان اسے دیکھتے وہاں آگئے تھے۔۔۔

" کیسی ہے میری بیٹی "

" میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں "

" میں ٹھیک ہوں! تم کورٹ کیوں نہیں گئ تھی میرے ساتھ "

" وہ مجھے کام تھا تھوڑا اس لیے "

" ہاں پر تمہیں اپنے چچا سے کھڑے ہونا تھا بچے "

" میں اپکے ساتھ ہی ہوں " منال نے سیاہ گول آنکھوں سے انکی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" وہ تو میں جانتا ہوں۔۔۔تم نے حمین پر کیس کرنے کے بارے میں کیا سوچا پھر "

منال نے حیرت سے دیکھا تھا انھیں ساری دنیا کیوں چاہتی تھی آخر کہ منال حمین پر کیس کرے شاید اس لیے کہ حمین روحیل شاہ کو تکلیف ہو۔۔۔۔۔

" وہ تو جا چکا ہے میرے آفس سے "

" ہاں تو کنٹریکٹ توڑا ہے اس نے "

" چاچو میں اس شخص سے اب کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی "

" میں نے کب کہا وہ ہمارا دشمن ہے "

" مجھے اس سے نا دشمن کا تعلق رکھنا ہے اور نہ دوستی کا " منال نے دو ٹوک کہا تھا شانزیب خان کی آنکھوں میں چمک واضح تھی۔۔۔۔۔۔۔

منال جب اوپر کمرے میں آئی تھی تو اسکے فون پر صارم کی کئی کالز آئی تھیں وہ حیران ہوئی تھی بھلا اتنی کالز کیسے کر سکتا تھا وہ۔۔۔۔۔

منال نے واپس کال کی تھی اسے جو کہ کچھ پل میں ہی اٹھا لی گئ تھی۔۔۔

" ہیلو" منال بولی تھی مگر آگے سے کوئی جواب نہ آیا تھا۔۔منال پریشان ہوئی تھی۔۔۔

" ہیلو صارم " دوبارہ وہ بولی تھی۔۔۔

" منال " صارم بس اتنا بول سکا تھا۔۔اواز دھیمی تھی ،پریشان تھی۔۔۔منال نے حیرت سے فون کو کان۔سے ہٹا کر جیسے دیکھا تھا کہ وہ صارم ہی ہے۔۔۔

" تم ٹھیک ہو "منال کو وہ ٹھیک نہیں لگا تھا۔۔۔

" نہیں میں ٹھیک نہیں ہوں مجھے لگ رہا ہے جیسے کچھ برا ہونے والا ہے " وہ عجیب کشمکش سے بولا تھا۔۔۔۔

" مطلب " منال نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔۔

" منال " وہ دوبارہ بولا تھا۔۔

" صارم کیا ہوا ہے تم مجھے پریشان کر رہے ہو اگر یہ مذاق ہے تو بہت برا مذاق ہے " منال نے غصے سے پوچھا تھا

" مجھے لگتا ہے جیسے تمہیں مجھ سے کچھ چاہیے"

" نہیں ایسا کچھ نہیں ہے " وہ دوبارہ نا سمجھی سے بولی تھی کچھ کوفت کا شکار ہوئی تھی وہ اسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔۔

" تمہیں لگ رہا ہے کہ میں مذاق کر رہا ہوں " آواز میں حیرت اور اذیت تھی۔۔۔

" ہاں تو اور کیا " وہ بولی تھی صارم مسکرا گیا تھا۔۔۔

" چلو کوئی بات نہیں" وہ مسکراتا کہتا فون کاٹ گیا تھا وہ آفس میں بیٹھا تھا اسکا دل جیسے بیٹھا جا رہا تھا عجیب سی کیفیت کا شکار ہو گیا تھا سونیہ اتنے میں اسکے کیبین میں داخل ہوئی تھی صارم کی اڑتی رنگت اور یوں تھکی حالت میں دیکھ کر وہ پریشان ہوئی تھی

" کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو " وہ اسکی تک جند پلوں میں پہنچی تھی

" ہمم " وہ بس اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔

" پر تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے " صارم نے سونیہ کی طرف دیکھا تھا اسکے چہرے اسکی فکر واضح ہو رہی تھی وہ دوبارہ مسکرا گیا تھا۔۔۔

" زندگی میں اگر تم نے ایک پل بھی مجھ سے محبت کی ہو گی نہ سونیہ تو تم میری محبت کو نقصان نہیں پہنچاؤ گی کبھی " اسکی بات ہر سونیہ نے آنکھیں سکیڑی تھیں۔۔۔

" مطلب ؟؟؟

" مطلب یہ کہ تم منال سکندر خان کو کبھی دکھ نہیں دوگی وہ بہت معصوم ہے بلکل ایک کلی کی طرح وہ کسی کا برا نہیں چاہتی وہ بہت "traumatized " رہی ہے اسے اور دکھ مت دینا کبھی "

سونیہ کو آج اسکی کہی بات کا غصہ نہیں آیا تھا بس وہ اسکی حالت سے پریشان ہوئی تھی۔۔۔

" ٹھیک ہے سب ہم ڈاکٹر پاس چلیں " اس نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتے بخار چیک کرنے کی کوشش کی تھی

" نہیں میں ٹھیک ہوں " اس نے سر پیچھے کرتے کہا تھا اسے سونیہ کا اسے ہاتھ لگانا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

ادھر منال بس سوچ کے رہ گئ تھی مگر دوبارہ اس نے صارم کو فون نہیں کیا تھا۔۔۔۔وہ اسکی کیفیت کو کبھی سمجھ نہیں سکی تھی اسکے دل کی کیفیت کو نہ سمجھ سکی تھی۔۔۔

••••••••|||••••••••||••||••••••••••••

اسمارہ صبح صبح کورٹ جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی جب حمین ایا تھا اسکے کمرے میں۔۔۔

" مجھے کچھ کام ہے اس لیے میں کراچی جا رہا ہوں لیٹ ہو جائے گی سو پریشاں نہ ہونا "

" کراچی کیوں ؟

" کانسٹرکشن کا کام کچھ رکا ہوا ہے اڈی سلسلے میں جانا ہے تم اپنا خیال رکھنا "

" ہمم ! ٹھیک ہے "

" مجھے کال کرتی رہنا کانٹیکٹ میں رہنا اور میرے گارڈز کو ساتھ رکھنا "

" اوکے باس اور کچھ " اسمارہ نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔حمین بھی مسکرا گیا تھا البتہ وہ پریشان ضرور تھا اسے یوں اچانک جانا پڑ رہا تھا افنان بھی یہاں نہ تھا۔۔اسکا دل بہت سے وسوسوں کا شکار تھا۔۔۔کچھ ہی دیر میں تقریباً 10 بجے کے وقت وہ وہاں سے نکلا تھا اسے فوراً اپنا کام مکمل کر کے واپس آنا تھا۔۔۔اسمارہ حمین کی ہدایت کے مطابق گارڈز کی سر براہی میں نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

منال آفس کے لیے نکل گئی تھی آفس پہنچتے اسے صارم کا خیال آیا تھا اسکی رات والی باتیں یاد آئی تھیں اس نے کچھ سوچتے صارم کو فون لگایا تھا مگر آگے سے اٹھایا نہیں گیا تھا ۔۔۔اس نے کئی میسجز بھی کیے تھے اسے مگر آگے سے کسی قسم کا جواب نہیں آیا تھا ۔۔۔۔۔۔

" تم نے آج آفس نہیں جانا " زید نے صارم کو یوں لاؤنج میں سب کے ساتھ بیٹھے دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

" دل نہیں کر رہا " اس نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

" واہ کیا بات ہے ایسا کب ہوا " زید بھی اسکے ساتھ آکر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

" بس میں نے سوچا آج کا دن اپنوں کے نام " اس نے ایک ادا سے کہا تھا۔۔۔

اسکی بات پر سب مسکرا گئے تھے۔۔۔

" ابھی اسکا دل نہیں کرتا گھر رہنے کا اور جب اسکی شادی ہو گئ پھر دیکھیے گا" عائشہ نے بھی اسے چھیڑا تھا اور یہ شاید پہلی بار ہوا تھا کہ صارم مسکرا بھی نہیں پایا تھا۔۔۔۔۔۔رات کی اپنی حالت یاد آئی تھی اسے اب وہ قدرِ بہتر محسوس کر رہا تھا اسکا دل تھا کہ ایک بار منال کو دیکھ لے اسے کہہ دے کہ وہ اس سے مل لے مگر وہ کہہ نہ سکا اسے ڈر لگا تھا کہ کہیں وہ منع نہ کر دے وہ ٹوٹ جائے گا یہ پہلی بار تھا کہ اس نے خود کو ٹوٹنے سے بچانا چاہا تھا اسے تکلیف ہوتی تھی جب وہ اسکی محبت کو دھتکارتی تھی اسکی محبت کا محبت سے جواب نہیں دیتی تھی وہ اسے کہہ ہی نہیں پایا کہ وہ اس سے مل لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بس سوچ گیا تھا۔۔۔اسے یوں گم صم دیکھ کر افان بھی ان دونوں کے درمیان گھس کر بیٹھا تھا

۔۔۔۔

" کہاں گئے ابھی شادی نہیں ہوئی " افان نے اسے کہا تھا جس پر زید کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔۔

" تم سدھر جاؤ تھوڑے میچور ہو جاؤ " صارم نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

" مجھے کیا ضرورت ہے میچور ہونے کی 2 کافی ہیں میچور " خان حویلی میں قہقے گونج رہے تھے بہت کم ہی ایسے دن آتے تھے کہ وہ سب یوں اکٹھے بیٹھتے تھے۔۔۔۔

صارم اوپر کمرے میں آیا تھا اپنا فون کھولتے اس نے کئی کالز موصول ہوئی تھیں منال کی کالز دیکھ کر اسے کوئی اور دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس نے اسے فوری طور پر کال بیک کی تھی جو کہ فوری طور پر اٹھا لی گئ تھی۔۔

" کیسے ہو " اسکے یوں پوچھنے پر صارم مسکرا گیا تھا۔۔۔

" سلام بھی کرتے ہوتے ہیں " اس نے مسکرا کر کہا تھا

" دیکھا تم جان پوچھ کر تنگ کرتے ہو مجھے میں نے ایسے ہی فون کر لیا" منال سکندر خان صارم کو نخرا نہ دکھائے یہ کہاں لکھا تھا۔۔۔۔

" ایہہ اپکو بہت شکریہ آپ نے مجھ جیسی ناچیز کو یاد کیا " صارم کی مسکراہٹ گہری سے گہری ہوتی گئ تھی۔۔۔۔

" ویسے رات کو میں مذاق نہیں کر رہا تھا " صارم نے ازیت سے کہا تھا۔۔۔

" کیا ہوا تھا " منال نے پوچھا تھا

" سانس نہیں آرہا تھا تمہاری یاد آرہی تھی اور بے تحاشہ آرہی تھی "

اسکی بات پر منال نے بے ساختہ ادھر ادھر دیکھا تھا چند پل کے لیے اسکے چہرے کے تاثر بدلے تھے وہ خاموش ہو گئ۔۔۔۔

" بولو اب " صارم نے فون کو دیکھتے کہا تھا کہ کہیں وہ کاٹ تو نہیں چکی۔۔۔۔

" صارم دلاور خان اپ چاہتے کیا ہیں " وہ بڑے وثوق سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

" میری آخری خواہش پوچھ رہی ہو " صارم نے بے ساختہ کہا تھا

" نہیں پہلی "

" پہلی اور آخری سب تم سے شروع ہو کر تم پہ ہی ختم ہو جاتی ہیں "

منال نے ایک گہرا سانس لیا تھا بے ساختہ نظر اٹھی تھی اور سامنے والے کیبین پر گئ تھی کبھی یہاں کسی کی بھوری آنکھیں تھیں کبھی وہ آنکھیں اس سیاہ آنکھوں کا پسندیدہ نظارہ تھیں۔۔۔۔صارم کی محبت پر ہمیشہ اسے اپنی محبت یاد آتی تھی اور پھر بے تحاشہ آتی تھی کاش وہ بھی اپنی محبت پا سکتی۔۔۔۔

" تم خوش قسمت ہو صارم " وہ بے ساختہ کہہ گئ۔۔

" کیسے " صارم نے نا سمجھیں سے پوچھا تھا

" تمہیں تمہاری محبت بہت آسانی سے مل گئ ہے نہ کوئی رکاوٹ نہ کوئی بے بسی "

" تم نظر لگا دوگی میری محبت کو " صارم نے برا مناتے کہا تھا۔۔۔

" میری نظر نہیں لگتی "

" لگ جاتی ہے جب نظر دل کی ہو "

" تم اب مجھے زچ کر رہے ہو "

صارم مسکرا گیا تھا۔۔۔

" میں کرتا نہیں ہوں تم ہو جاتی ہو "

" اچھا چلو سہی ہے پھر میں رکھتی ہوں آفس ہوں میں "

" تم نے ابھی بھی نہیں کہا کہ چلو صارم ہم مل لیتے ہیں " وہ برا مناتے کہہ رہا تھا اسکی سوئی ایک ہی جگہ اٹکی تھی۔۔۔منال پل کو خاموش ہوئی تھی وہ لاجواب کر دیتا تھا اسے ہمیشہ۔۔۔۔۔۔

" ابھی تو میں بزی ہوں پھر بتاتی ہوں " وہ بڑی آسانی سے کہہ گئ تھی صارم مسکرا گیا تھا اور فون کاٹ گیا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر تو وہ یوں عجیب ہی خیالوں میں رہی تھی آفس ڈریس میں وہ کرسی پر بیٹھی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو مانتے لبوں پر رکھے اور کہنیاں میز پر ٹکائے ایک گہری سوچ میں تھی ۔۔۔اسے اس وقت اگر سب سیے زیادہ کوئی یاد آرہا تھا تو وہ افنان تھا وہ شہر میں نہیں تھا تو یوں لگ رہا تھا جیسے شہر ویران ہو گیا تھا ،ادھر سے اسکی ماں کا کیس اسے ہر وقت الجھائے رکھتا تھا ،اپنی دادی کا انتقال سب کچھ اسکے دماغ پر چھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

منال نے افنان کو فون کرنے کی کوشش کی تھی مگر اسکا فون بند تھا وہ اپنے مشن پر تھا وہ جانتی تھی وہ وہاں مصروف ہے اسے افنان کی پریشانی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔اس سے کوئی کام بھی نہیں ہو پا رہا تھا سجل کے ساتھ بیٹھ کر اس نے آفس میں ہی لنچ کیا تھا۔۔۔

منال کا فون بجا تھا ایک ان نون نمبر تھا اسکے ماتھے پر کئی شکنیں پڑی تھیں۔۔۔۔

وہ اٹھا گئ تھی۔۔۔۔

" منال بات کر رہی ہو "

" جی آپ کون " منال کے لہجے میں سختی تھی۔۔۔

" میں تمہارے چاچو کا دوست بات کر رہا ہوں بیٹا آنکھ طبیعت اچانک خراب ہو گی ہے تم جلدی سے اس اڈریس ہر پہنچ جاؤ "

" اڈریس مطلب وہ ہسپتال میں ہیں " منال کی جان جیسے ہتھیلی میں رکھ کر کسی نے مٹھی میں بند کر لی تھی۔۔۔

" نہیں میں تمہیں اڈریس سینڈ کر رہا ہوں تم آکر لے جاؤ ان پر حملہ ہوا ہے " منال کو کچھ سمجھ نہ آیا تھا وہ جلدی سے اپنی گاڑی کی چابی لیے باہر کو بھاگی تھی اسے سوچنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی اسے لگا تھا حمین نے یہ سب کیا ہوگا کیونکہ ایک وہی تو ہے جسے اسکے چچا سے نفرت تھی۔۔۔اسکا دماغ چلنا جیسے بند ہو گیا تھا بس وہ گاڑی میں بیٹھتی میسج پر آئی لوکیشن کو موبائل پر لگا گئی تھی اسکے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگے تھے وہ رشتوں کو کھونے سے شروع سے ڈرتی تھی۔۔۔۔

حمین اس وقت ایک انڈسٹری وزٹ کرنے آیا تھا اسے اپنی کمپنی کی کونسٹرکن کے لیے کچھ ضروری کام کرنے تھے تاکہ کانسٹرکشن کا کام رکے نہ۔۔۔۔

وہ جیسے ہی ہوٹل میں داخل ہوا تھا اسے ایک کال موصول ہوئی تھی اس نے پہلے نہیں اٹھائی تھی مگر دوسری بیل پر وہ اٹھا گیا تھا۔۔۔

" تمہارے امتحان کا وقت آگیا ہے حمین روحیل شاہ " فون سے ابھرتی آواز وہ پہچان گیا تھا یہ سہیل شاہ کی آواز تھی۔۔۔۔

" کیا کہنا چاہتے ہو سیدھے مدعے پر او " حمین نے کوفت سے کہا تھا وہ جانتا تھا وہ اسے ضرور فون کرے گا۔۔۔

" تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم مجھے ایکسپوز کرو گے میرے ساتھ کھیل کھیلو گے تو بچ جاؤ گے "

" کیوں تکلیف ہو رہی ہے " حمین کی غراتی آواز ابھری تھی وہ آرام سے ہوٹل کی راہداری میں چلتا بول رہا تھا۔

"تکلیف تو تمہیں ہو گی اب میں نے سوچا تھا کہ تم جیسے لوگ وعدے کے پکے رہتے ہو مگر تم نے دغا دی مجھے اب تم خود تکلیف اٹھاؤ تمہاری وجہ سے بچاری منال پھنس گئی " اور سہیل شاہ کا اتنا کہنا تھا کہ حمین شاہ کے چلتے قدم وہیں رک گئے تھے جان لبوں کو آگئ تھی ۔۔۔۔چہرہ اتر گیا تھا۔۔۔

" تم ایسا کچھ نہیں کرو گے سہیل شاہ " وہ رکتے قدم سے اٹکتی سانس سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

" اوہ میں ڈر گیا " وہ ہنستے بولا تھا۔۔۔اگلی بار اسکی مسکراہٹ غائب تھی۔۔۔

" دیکھو تم نے مجھے بچا لیا تھا نہ مار کر گولی اب منال کو بچاؤ وہ خود آرہی ہے میرے پاس اور آگے تم خود سوچ سکتے ہو " آواز میں نفرت ،غصہ،بدلے کی جستجو سب تھا۔۔۔

" تمہاری دشمنی مجھ سے ہے ایک لڑکی کو بیچ میں لاکر کونسی دشمنی کا فرق نبھا رہے ہو "
حمین کے قدم واپسی کی راہ کے چکے تھے سانس چڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

" وہ لڑکی تمہاری کمزوری ہے نہ دیکھو وہ صرف تمہاری نہیں بلکہ تم سب کی کمزوری ہے
آکر اگر بچا سکتے ہو تو بچا لو "

"ہاں میں تمہارے لیے ایک فیور کر سکتا ہوں " سہیل شاہ فون کاٹنے سے پہلے دوبارہ بولا تھا
۔۔۔

" تمہیں اڈریس سینڈ کرتا ہوں " exact place " ہوگی " exact time " ہوگا جو بچانے
آگیا منال سکندر خان کو وہ جیت گیا۔۔۔۔ سہیل شاہ اسے بتاتے فون کاٹ گیا تھا۔۔ حمین
کو خود پر غصہ ارہا تھا کیا ابھی بھی کوئی گنجائش تھی شانزیب خان پر یقین کرنے کی۔۔۔۔وہ
جلدی سے ائیرپورٹ کی جاب بڑھ رہا تھا۔۔۔اس نے فوری طور پر منال کا نمر نکالا تھا اور
ملایا تھا۔۔منال جو کہ ڈرائیو کر رہی تھی دھڑکتا دل ،ٹھنڈا پڑتا وجود۔۔۔سامنے حمین کا نام
دیکھ کر اسکے وجود تک میں غصے دوڑ آیا تھا۔۔وہ لوکین کے قریب تھی اس نے فون نہیں
اٹھایا تھا بار بار فون آنے پر اسے اور غصہ آیا تھا اس نے فون ہاتھ میں پکڑ کے بٹن دباتے
فون کی بند کر دیا تھا۔۔۔۔فلوقت اگر اس کے لیے کچھ ضروری تھا تو شانزیب خان تک
پہنچنا ضروری تھا۔۔۔۔

حمین کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اڑ کر لاہور پہنچ جائے وہ فوری پور پر ائرپورٹ کے لیے نکلا تھا اس وقت لاہور میں کوئی نہ تھا جو منال سکندر خان کے لیے پہنچ سکتا افنان وہاں نہیں تھا اچانک حمین نے دماغ میں ایک شخص آیا تھا وہ صارم دلاور خان تھا جو منال کے پیچھے جا سکتا تھا اسے پروٹیکٹ کر سکتا تھا۔۔۔اس نے فوری طور پر اپنے سیکرٹری کو فون کیا تھا اور صارم کا نمبر منگوایا تھا۔۔حمین کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔پہلی رنگ ہر فون اٹھا لیا گیا تھا۔۔۔

" صارم دلاور خان سپیکنگ " اس نے اٹھاتے کہا تھا۔۔۔

" صارم میری بات غور سے سنو منال کے پیچھے جاؤ اسے جانے سے روک لو وہ خطرے میں ہے تم۔۔۔"حمین بول رہا تھا۔۔صارم نے بے یقینی سے فون کو کان سے ہٹاتے نمبر دیکھا تھا۔۔

" کون ہو تم " اس نے پوچھا تھا۔۔۔

" میں حمین بات کر رہا ہوں میں تمہیں اڈریس سینڈ کرتا ہوں تم وہاں پہنچ جاؤ جتنی جلدی ہو سکتا ہے

! kindly please Protect her

اسکی جان کو خطرہ ہے۔۔۔

حمین کے لہجے میں منت تھی۔۔۔۔

صارم کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

" تم جھوٹ بول رہے ہو " صارم کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

" یار نہیں جھوٹ بول رہا پلز وقت ضائع مت کرو تم جاؤ " اسکا اتنا کہنا تھا کہ صارم نے اپنی گاڑی کی چابی لی تھی اور اسے ایڈریس سینڈ کرنے کا کہا تھا صارم نے اس اڈریس کو کھولتے دیکھا تھا لوکیشن کسی انڈسٹری کی آرہی تھی اور اس لوکیشن پر دور دور تک کچھ بھی نہ تھا اس ایک عدد انڈسٹری کے علاوہ۔۔۔۔ایک بار پھر وہ گھبراہٹ کا شکار ہوا تھا ۔۔۔۔اپنے کئی دن کے وسوسے اسے سچ لگنے لگے تھے۔۔۔عجیب عجیب خیال جو اسے آرہے تھے وہ دوبارہ سر چڑھ گئے تھے۔۔۔۔۔وہ گاڑی چلا رہا تھا دل کی دھڑکن کی رفتار اتنی تیز تھی کہ اسے خود اپنے کانوں میں بجتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔صارم نے فون اٹھایا تھا منال کا نمبر ڈائل کیا تھا مگر وہ پاور آف آرہا تھا۔۔۔اسے حمین پر یقین آگیا تھا۔۔۔۔اس نے آگرہ کی سپیڈ تیز کی تھی۔۔۔۔

" She is mine ,I can't lose her "

وہ خود کلامی کر رہا تھا۔۔۔سانس اکھڑ رہا تھا۔۔۔

" میرے ہوتے ہوئے منال سکندر خان کو کچھ بھی نہیں ہو سکتا " وہ خود کو مضبوط کر رہا تھا اپنے آپ پر ضبط کرنے کی کوشش کررہا تھا گاڑی کی سپیڈ تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

حمین کراچی ایئرپورٹ پر کھڑا اپنی ایمرجنسی ٹکٹ کروانے کے لیے جدوجہد میں تھا ۔۔۔۔اسکا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔۔۔بے بسی کی انتہا تھی۔۔اگر اسے کچھ ہوگیا تو وہ بھی میری وجہ سے۔۔۔وہ بس سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا۔۔کچھ سوچتے اس نے اسمارہ کو فون کیا تھا اور اسے ساری بات سے آگاہ کیا تھا اس نے اسے پولیس کو اطلاع کرنے کا اور وہاں لے کے جانے کا کہا تھا۔۔اسکا بس نہیں تھا وہ اڑ کر پہنچ جاتا وہاں وہ غلطی کر چکا تھا بہت بڑی غلطی۔۔۔۔انھیں پتا تھا کہ منال کو ٹریپ کرنا ان سب کے لیے کتنا آسان تھا مگر پھر بھی انھوں نے کوتاہی کی تھی۔۔۔۔

منال جیسے ہی اس لوکیشن تک پہنچی تھی وہاں اسے سب ویران ہی لگا تھا مگر وہ اس وقت اتنی ڈری ہوئی اور کنفیوز تھی کہ اسے خیال تک نہ آیا تھا کہ وہ اپنے اپکو کسی دلدل میں دھکیل رہی ہے۔۔۔واقعی منال معصوم تھی اپنے رشتوں کے معاملے میں ہمشیہ سے امیچور تھی۔۔۔۔۔۔

اردگرد سناٹا تھا اسے کوئی بندہ بشر تک نظر نہیں آرہا تھا مگر اس سب سے منال سکندر خان کو کیا لینا دینا تھا اسے تو بس جانا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوئی تھی وہاں مختلف قسم کی مشینری تھی شاید وہاں ادویات بنتی تھیں وہ اردگرد دیکھ گئ تھی اپنا موبائل ان کرتے اس نے اسی نمبر پر دوبارہ فون کیا تھا مگر آگے سے کسی قسم کا جواب موصول نہیں ہوا تھا اسکا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔۔۔اس ویرانے سے اسے جھنجھوڑا تھا۔۔اس نے فوراً شانزیب خان کا نمبر ملایا تھا جس پر بیل جا رہی تھی مگر آگے سے کوئی اٹھا نہیں رہی تھی وہ عجیب کشمکش کا شکار ہوئی تھی۔۔۔منال نے اگے کو بڑھی تھی انڈسٹری کے درمیان میں وہ جا کھڑی ہوئی تھی جہاں خالی میدان تھا ۔۔۔۔۔اردگرڈ مشینیں پڑی تھیں اور ساتھ ہی بڑی بڑی بلڈنگز بنائی تھیں۔۔۔۔۔۔اس نے ایک بار پھر اس نمبر کو ڈائل کیا تھا جس سے اسے فون آیا تھا مگر وہ ابھی بھی بند جا رہا تھا منال کو لگا تھا جیسے وہ بےوقوفی کر گئ تھی ایسی جگہ پہ بھلا شانزیب خان کیا لینے ائیں گے وہ بس سچ کر رہ گئ تھی۔۔۔۔اب اسے خود کے لیے برا محسوس ہوا تھا شاید وہ کسی کے ہاتھوں ٹریپ ہو گئ تھی دل کی دھڑکن جیسے تھمنے لگی تھی ایک ڈر جسم میں دور گیا تھا۔۔۔اسے افنان کی یاد شدت سے آئی تھی وہ آگے جا کر ایک دیوار کے پاس جا کر رک گئ تھی ۔۔۔۔اتنے میں صارم وہاں داخل ہوا تھا تھوڑا آگے آنے پر اسے منال نظر آئی تھی جسکی پشت صارم کی جانب تھی صارم کی سانس میں جیسے ایک بار سانس آیا تھا۔۔۔

وہ اسکی جانب بڑھا تھا ابھی کچھ فاصلہ رہتا تھا ایک گاڑی مکمل سپیڈ میں آئی تھی اس گاڑی کی اچانک بریک لگانے پر صارم اس چیر پھاڑ آواز پر پیچھے مڑا تھا۔۔۔۔۔اس گاڑی میں بیٹھے ایک شخص کی گن کا رخ صارم کی جانب تھا اس شخص نے چہرہ سیاہ کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔ابھی وہ کچھ سمجھتا کہ۔۔۔ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آیا تھا۔۔۔۔ٹریگر دب چکا تھا۔۔چند پل ایک ارتعاش پیدا ہوا تھا گولی کی آواز پر منال پیچھے مڑی تھی۔۔۔اچانک ہی اس ارتعاش کے ختم ہونے پر اردگرد سناٹا چھا گیا تھا گولی شدت سے صارم کے دل کے مقام کو چیر پھاڑ گئ تھی خون کا فوارہ چھوٹ گیا تھا۔۔پہنی سفید شرٹ خوں سے بھر گئ تھی۔۔۔صارم کا رخ بے ساختہ منال کی جانب ہوا تھا اس نے ہاتھ اسکی جانب بڑھایا تھا جیسے وہ اسکا ہاتھ پکڑنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔وہ ٹریپ نہیں ہونا چاہتا تھا وہ تو منزل کے قریب آنے لگا تھا،اب تو بہار آنے والی تھی وہ کیوں مرجھا رہا تھا اسے لگا جیسے اسکا دل بند ہو جائے گا اہہہ وہ سامنے کھڑی اسکی پسندیدہ عورت!۔۔۔سامنے کھڑا وجود اب گر چکا تھا۔۔یوں خون کو دیکھنا اور اس ٹرانس پہ وہ خود پر قابو ہی نہیں رکھ سکی تھی منال کا سر لمحے بھر کو دیوار میں لگا تھا۔۔اسے سمجھ نہیں آئی تھی کہ کیا ہوا ہے اسکا سر کس چیز میں لگا تھا وہ بھاگی تھی اسکی طرف۔۔۔اس تک پہنچتے وہ بے ساختہ صارم کا سر اپنی گود میں رکھ گئ تھی وہ درد سے کراہ گیا تھا۔۔۔

" صارم " منال کی آواز کانپ رہی تھی آنسو امڑنے لگے تھے۔۔۔وہ بے ساختہ اپنا ہاتھ اسکے دل کے مقام پر رکھ گئی تھی اسکا ہاتھ خون سے بھر گیا تھا جہاں وہ ایک بار پھر درد سے کراہ گیا تھا انھیں نیم بند ہونے لگی تھیں۔۔۔

" سوری "روتے ہوئے وہ معذرت کر رہی تھی۔۔۔منال سکندرخان آخر کس کس بات کے لیے اس شخص سے معافی مانگتی۔۔۔صارم نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا وہ مسکرایا گیا تھا بے ساختہ بڑی تکلیف سے اس نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے گرفت میں لیا تھا اور اپنے لبوں سے لگا گیا تھا۔۔پہلا اور آخری لمس۔۔۔ایک آخری سانس اور ایک آخری جھٹکا۔۔۔

آج صارم دلاور خان کا خود سے کیا گیا وعدہ وفا ہوگیا تھا۔۔۔۔منال سکندر خان کا خیر خواہ اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔اج صارم دلاور خان منال سکندر خان کو ہمیشہ کے لیے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

منال نے اسے پکارنے کی کوشش کی تھی مگر وہ آنکھیں بند کر گیا تھا اور آج پہلی بار ہوا تھا کہ منال نے پکارنے پر وہ اسکی بات نہیں مان رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

منال کا دل دہل گیا تھا اتنے میں پولیس آئی تھی اسارہ بھی انکے ساتھ تھی۔۔۔

اسارہ بھاگی تھی منال کی جانب۔۔۔سامنے اسکی گود میں پڑے شخص پر نظر پڑی تو وہ خود ایک پل کو منجمد ہو گئ۔۔۔کیا صارم دلاور خان مر گیا۔۔کیا ایک بار پھر بے قصور کی جان

لے لی گئی تھی۔۔۔منال کو اسمارہ کندھوں سے پکڑ گئی تھی وہ رو رہی تھی۔۔۔کچھ ہی پل میں وہ اس بے جان وجود کو ایمبولینس کی طرف لے جارہے تھے۔۔۔منال جیسے ساکت ہو گئ تھی وہ اسمارہ کے ساتھ ہی گاڑی میں بیٹھی تھی اسکی نظر بس اپنے ہاتھوں کی جانب تھی جہاں خون لگا تھا آنکھیں بس ایک نقطے پر ٹک گئی تھیں کیا ہوا تھا کیسے ہوا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔کچھ ہی پل میں وہ ہسپتال پہنچ گئے تھے۔۔۔منال کا دل دعائیں کر رہا تھا کہ وہ زندہ ہو۔۔۔صرف ایک بار۔۔۔صرف ایک مہلت۔۔۔۔وہ۔اس شخص سے معافی مانگ لے گی۔۔۔ایک بار وہ بچ جائے۔۔۔۔صرف ایک بار۔۔۔۔اسمارہ کا حال منال کو دیکھ دیکھ کر برا ہو رہا تھا وہ حمین کو مس کر رہی تھی اسکی خود کی حالت جواب دے رہی تھی۔۔۔منال کو یوں دیکھنا اسے تکلیف دے رہا تھا۔۔۔۔

زید اور افان دونوں ہی ایک فون کال پر اچکے تھے۔۔۔انھین تو جیسے یقین ہی نہیں۔آرہا تھا گھر میں بتانے کی ہمت نہ ہوئی تھی انکی ۔۔۔ہسپتال میں آتے وہ پولیس سے سب سن چکے تھے۔۔۔اور کچھ ہی پل میں ڈاکٹر انکے پاس آیا تھا۔۔۔

" I am sorry "

گولی انکے دل پر لگی تھی انکے یہاں آنے سے پہلے ہی ڈیتھ ہو چکی تھی " اردگرد کی آوازیں جیسے بند ہو گئی تھیں ،سارا شور تھم گیا تھا۔۔۔

افان سنتے ہی نیچے زمین پر ڈھے گیا تھا زید آنکھیں بند کر گیا تھا آنکھوں سے کئی آنسو گال پر پھسلے تھے۔۔۔۔۔منال پیچھے ہوئی تھی۔۔پاس پڑے بینچ پر بے ساختہ بیٹھ گئ تھی۔۔۔۔

ہسپتال میں ہر طرف افراتفری تھی بڑی تعداد میں پولیس وہاں جمع تھی۔۔۔ہسپتال کے باہر میڈیا کی ایک کثیر تعداد تھی۔۔۔۔میڈیا پر یہ بات اب آگ کی طرح پھیل گئ تھی

۔۔۔۔۔

تقریباً 2 گھنٹے کے بعد حمین جیسے ہی لاہور پہنچا تھا اس نے صارم کے فون پر کالز کی تھیں آگے سے کوئی جواب نہ ملنے پر اس نے اسمارہ کو فون کیا تھا اسمارہ اس بھیڑ سے نکل کر تھوڑا سائیڈ پر ہوئ تھی۔۔۔

" ہیلو اسمارہ مینو ٹھیک ہے " اس نے فوراً سے سوال کیا تھا۔۔

" وہ ٹھیک ہے پر۔۔۔"اسمارہ کا چہرہ فق ہوا تھا۔۔۔

" کیا "

" بھائی صارم کو گولی لگی ہے اسکی ڈیتھ ہو گئ ہے " اسمارہ نے دھڑکتے دل سے کہا تھا حمین کی فون پر گرفت کمزور پڑی تھی۔۔۔۔

" کیا مطلب ہے تم جانتی بھی ہو کیا کہہ رہی ہو " حمین کو یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

" بھائی انھوں نے صارم کو مار دیا " اسمارہ کے لہجے میں غم تھا ،حیرت تھی اور کہیں نہ کہیں گلٹ بھی۔۔۔۔۔حمین کو آگے کیا بولنا تھا وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔تمام الفاظ ختم ہو گئے تھے

۔۔۔۔۔۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پروموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائیٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کر ک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویبسائیٹ کے ساتھ ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یو ٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پروموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنز کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا

" آپ افنان کو فون کریں منال کی حالت ٹھیک نہیں ہے وہ ہی اسے سنبھال سکتے ہیں "
اسمارہ نے دور سے منال کو دیکھتے کہا تھا۔۔حمین آنکھیں بند کر گیا تھا کیا نہیں کیا تھا اس نے کہ منال سکندر خان دکھوں سے بچ جائے اذیت سے بچ جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کچھ ہی دیر میں ہسپتال پہنچ گیا تھا مگر منال کو دیکھنا وہ نہیں چاہتا تھا وہ نہ چاہتا تھا کہ وہ اسے روتا ہوا دیکھے۔۔۔۔۔۔

پوسٹ مارٹم کی کاروائی مکمل کرنے میں وقت لگا تھا۔۔۔۔خان حویلی پہ صفِ ماتم بچھ گیا تھا ۔۔۔۔۔وہاں سے کی ہی حالت بگڑ گئ تھی۔۔وہاں ہر ایک شخص ہی قہر سے گزر رہا تھا ۔۔۔۔۔سورج ڈھل چکا تھا افنان کو گئے تقریباً 3 دن ہو چکے تھے اسکا موبائل بند تھا وہ جیسے ہی لاہور کی سرحد پہ پہنچا تھا جو خبر اسے ملی تھی وہ سب کی۔طرح اسے بھی ہلا کر رکھ

گئ تھی وہ۔سیدھا ہسپتال آیا تھا۔۔۔اسمارہ منال کو لیے واش روم لے کر آئی تھی تاکہ وہ اپنے ہاتھ صاف کر سکے۔۔۔اس نے ہاتھ دھو لیے تھے وہ اس وقت ہوش میں نہ تھی اسمارہ نے ٹیشو لیتے اسکے ہاتھ خود خشک کیے تھے۔۔۔۔وہ دونوں واش روم سے باہر نکلی تھیں کچھ ہی فاصلے پر منال کو افنان کھڑا نظر آیا تھا اور یہاں منال کا سارا سکتہ ٹوٹ گیا تھا وہ بھاگی تھی افنان کی جانب اسکے گلے لگ کر وہ بچوں کی طرح رونے لگی تھی۔۔۔۔۔افنان ضبط کر کے رہ گیا تھا۔۔۔وہ آنسو اسکے دل پر گر رہے تھے۔۔۔۔۔وہ اسکی کمر سہلا رہا تھا۔۔۔

" مینو میری جان کچھ نہیں ہوا " ناجانے وہ کیسے یہ الفاظ ادا کر رہا تھا منال نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

" ن،نہیں وہ میرے پیچھے ایا تھا وہ میری وجہ سے مر گیا نہ وہ۔۔بھائی میں کسی کی جان کیسے لے سکتی ہوں بھلا وہ۔۔۔"منال روانگی میں بولتی جا رہی تھی ہچکی بندھ گئ تھی۔۔۔

اتنے میں وہاں افان آیا تھا۔۔۔۔

" آپ نے مارا ہے نہ میرے بھائی کو میں کہتا تھا انھیں کہ آپ قابل نہیں ہیں انکے " افان چلا رہا تھا۔۔۔افنان نے منال کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا۔۔۔

"You are the worst women"

افنان ضبط کر کے رہ گیا تھا اس وقت وہ کیا کہتا اسے اسکا دکھ بڑا تھا۔۔۔وہ اسمارہ کو منال کو باہر لے کے جانے کا اشارہ کر گیا تھا منال آرام سے اسکے ساتھ چلی گئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔افنان اگے کو گیا تھا پولیس سے کچھ پوچھ گچھ کر کے وہ حمین کی جانب بڑھا تھا

۔۔۔

" تم کہاں تھے" افنان نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔۔حمین خاموش رہا تھا۔۔۔۔

" صارم وہاں کیسے گیا؟ افنان نے حمین سے پوچھا تھا اسکے پوچھنے پر حمین نے اسے ساری بات بتائی تھی جتنی اسے پتا چلی تھی۔۔۔۔اتنے مین ایک پولیس افسر افنان تک پہنچا تھا۔۔۔

" سر ہمیں مس منال سے کچھ پوچھ گچھ کرنی ہے" اس نے بڑے معزز انداز میں کہا تھا افنان کا دل کر رہا تھا کہ منال کو کہیں دور بھیج دے وہ۔۔۔۔۔مگر اب وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

" میں چلتا ہوں ساتھ " افنان نے کہا تھا تو وہ کانسٹیبل پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔۔۔

" تم یہاں رکو میں آتا ہوں " افنان حمین کو کہتا باہر گیا تھا اسمارہ نے منال کا فون افنان کو پکڑا دیا تھا۔۔منال کو ساتھ لیے وہ پولیس سٹیشن کے لیے نکلا تھا گاڑی میں خاموشی تھی منال اس حالت میں نہ تھی کہ افنان کچھ پوچھتا اور نہ وہ اس وقت اسے کچھ بتا پاتی

۔۔۔پولیس سٹیشن پہنچتے وہ ایس ایچ او کے کمرے میں داخل ہوئے وہ کھڑا ہوا تھا اس نے افنان کو " salute کیا تھا۔۔۔۔

افنان نے منال کو کرسی کھینچ کر دی تھی وہ بیٹھ گئ تھی۔۔۔

" آپ گولی مارنے والے کو جانتی تھیں ؟؟؟

" نہیں" منال نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔اسکی آنکھیں رونے کی وجہ سے جلنے لگی تھیں۔۔۔

" کیا آپ نے اس کا چہرہ دیکھا "

" نہیں " جواب مختصر تھا۔۔۔۔

" آپ دونوں وہاں لینے کیا گیے تھے "

اور یہ سوال منال کو نظریں اٹھا کر اسے دیکھنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔منال نے افنان کی جانب دیکھا تھا افنان نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔اسکے لیے وہ بچی ہی تھی آج بھی وہی بچی حساس ،معصوم ،بہت جلدی اعتبار کرنے والی۔۔۔

" مجھے ایک ان نون نمبر سے کال آئی تھی اس نے مجھے کہا تھا کہ چاچو پر کسی نے اٹیک کیا تھا تو میں چلی گئ مگر صارم وہاں کیسے آیا میں نہیں جانتی " منال کی آنکھوں سے ایک بار

پھر آنسو نکلے تھے ایک شخص اسکی گود میں دم توڑ گیا تھا۔۔زندگی میں پہلی بار اس نے یوں کسی کو مرتے دیکھا تھا اپنے سامنے اپنی وجہ سے اپنی ہی گود میں روح کیسے نکلتی ہے ،وہ آخری جھٹکا اور ایک آخری سانس۔۔۔۔۔

" آپ ہمیں وہ نمبر دکھا سکتی ہیں "

افنان نے فون نمبر لکھوا دیا تھا۔۔۔

" اوکے تھینک یو سر " اس نے اور کچھ بھی پوچھنے سے گریز کیا تھا اسے صرف کاروائی پوری کرنی تھی افنان کھڑا ہوا تھا۔۔۔ایس ایچ او کھڑا ہوا تھا۔۔۔افنان منال کو لیے پولیس سٹیشن سے نکلا نکلا تھا گاڑی میں خاموشی تھی منال اس حالت میں نہ تھی کہ افنان کچھ پوچھتا اور نہ وہ اس وقت اسے کچھ بتا پاتی۔۔۔۔

افنان منال کو لیے پولیس سٹیشن سے نکلا تھا۔۔۔وہ اب گھر کی طرف جا رہا تھا۔۔۔۔

" بھائی میں نے اسے نہیں مارا " منال اسے یقین دلا رہی تھی۔۔۔

" میں جانتا ہوں تم ریسٹ کرو میں حویلی سے آکر بات کروں گا تم سے "

" میں بھی جاؤں گی " منال نے افنان کی جانب دیکھتے کہا تھا

" وہاں سب بہت غصے میں ہونگے منال اب وہاں صارم دلاور خان نہیں ہے جو تمہیں بچا لے گا ان سے " اسکی بات پر منال آنکھ جھپکنا بھول گئ تھی۔۔۔۔۔خان ہاؤس میں گاڑی آکر رکی تھی منال کو وہ اسکے کمرے تک چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔

اس وقت گھر میں شاید کوئی نہ تھا ریاست خان تو حویلی کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔۔۔افنان کو عائشہ کا خیال آیا تھا ایک طرف اب بہن تھی تو ایک طرف اسکی بیوی تھی بعض اوقات زندگی بہت تنگ ہو جاتی ہے سب کچھ اچانک ہی سر اپڑتا ہے آزمائش طویل ہو جاتی ہے ،بے بسی عروج پر تھی ،۔۔۔وہ اتنے دنوں سے سویا بھی نہ تھا بکھری حالت تھی ۔۔۔اچانک اس خبر نے اسے اور تھکا دیا تھا۔۔۔۔۔وہ خان حویلی کے لیے نکل گیا تھا

۔۔۔۔

" تم لوگوں کا دماغ خراب تھا میں نے تم لوگوں کو مارنے کو کسی اور کو کہا تھا اور تم لوگ مار کسی اور کو آئے ہو " سہیل شاہ اپنے بندوں پر غرایا تھا۔۔۔

"وہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی نہ تھا آپ نے کہا تھا جو لڑکا وہاں آیا ہے اسے مار دو "

سہیل شاہ سلگ کر رہ گئے تھے اسے لگا تھا حمین خود آئے گا اور یہ جال اس نے حمین کے لیے پھنسایا تھا۔۔۔وہ ساری کوشش دھری کی دھری رہ گئ تھی۔۔۔

" اب اسکا خمیازہ بھی تمہیں بھگتنا پڑے گا احمق آدمی " اس نے سامنے کھڑے آدمی سے کہا تھا۔۔۔۔

پوسٹ مارٹم کے بعد " dead body " کو لیے وہ حویلی کی طرف نکل گئے تھے۔۔گھر میں لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی عائشہ باہر کو بھاگی تھی وہ ایمبولینس سے ایک باڈی کا نکالا جا رہا تھا وجود کو سفید کپڑے سے مکمل ڈھکا ہوا تھا سٹریچر کو اندر لایا جارہا تھا یعنی وہ وجیہہ شخصیت کا مالک،خوبصورتی جس پر ختم ہوتی تھی ،اپنوں کا مان رکھنے والا۔۔۔۔

وہ سب کو باور کروا گیا تھا اسے منال سکندر خان سے صرف محبت ہی نہیں تھی عشق تھا جسکا اندازہ اسے خود نہ ہوا تھا۔۔۔۔عائشہ کو اپنا وجود بھاری لگا تھا جیسے جسم میں جان نہیں رہی تھی اور اگلے ہی پل وہ بے ہوش ہوگئ تھی اکسے پیچھے کھڑی عورتوں نے اسے پکڑا تھا اور اسکا چہرہ تھپتھپاتے اسے پکارا تھا۔۔افنان جو دروازے کے پاس کھڑا تھا اسے گرتے دیکھ کر اسکی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔وہ اسے اٹھائے اندر کی جانب لے گیا تھا۔۔۔اکبر خان مکمل طور پر خاموش ہو گئے تھے۔۔۔۔دلاور خان کی آنکھیں بھیگ گئ تھیں۔۔۔۔وہ ہر شخص کو رلا گیا تھا۔۔۔

سونیہ جو کہ لاؤنج کی طرف بڑھ رہی تھی سامنے ٹی وی پر چلنے والی خبر اسے ساکت کر گئی تھی اپنا ہاتھ لے ساختہ دل کے مقام پر رکھ گئ تھی۔۔۔۔

" ایسا نہیں ہو سکتا " وہ نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔لاونج میں اسے یوں دیکھ کر ملازمین تک ڈر گئے تھے۔۔۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنی سیکریٹری کو فون کیا تھا اسے یہ خبر جھوٹی چاہیے تھی۔۔۔اور پھر صارم کی موت کی تصدیق ہو چکی تھی اس نے زور سے چلاتے فون زمین پر پٹخا تھا۔۔۔یہ شور سنتے مرزا صاحب لاؤنج میں آئے تھے۔۔۔

" سونی کیا ہوئے میرے بچے "

" ڈیڈ وہ مر گیا اسے کچھ نہیں ہو سکتا وہ۔۔۔"مرزا صاحب لب بھینچ گئے تھے۔۔۔

" وہ میری محبت تھا اسے کیسے کوئی چھین سکتا ہے مجھ سے " وہ روتے ہوئے بولی تھی ۔۔۔زندگی میں اگر پہلی بار اسے کچھ نہ ملا تھا تو وہ اسکی پہلی محبت تھی اور یہ بات اسکی برداشت سے باہر ہوتی جا رہی تھی اسے سانس لینے میں مشکل پیش آرہی تھی اسکی غیر ہوتی حالت کو دیکھ کر اسکا باپ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

" ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ ایسے کیسے کر سکتا ہے ڈیڈ " وہ بولتی جا رہی تھی گلے پہ ہاتھ رکھ گئ تھی سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

" اسکا "inhaler" لے کر آؤ جلدی " مرزاصاحب چلائے تھے ملازم بھاگی تھی اسکے کمرے کی جانب "inhaler" لاتے ہی وہ انھیں تھما چکی تھی سونیہ نے انہیلر لیا تھا اور فوری طور پر منہ کو لگایا تھا۔۔۔سانس بحال ہو رہا تھا ایک سکون ملا تھا۔۔۔۔جب وہ لے چکی تو انہیلر مرزا صاحب کی جناب تھما کر وہ انکے گلے لگ کر رونے لگی تھی اور ادھر مرزا صاحب بس اسے دیکھے جا رہے تھے وہ شروع سے ہی کچھ چیزوں کے معاملے میں یونہی " touchy " ہو جاتی تھی وہ جانتے وہ کچھ دن تک ٹھیک ہو جائے گی خاموشی سے وہ اسکی کمر سہلا رہے تھے

۔۔۔۔۔

کچھ ہی گھنٹوں میں صارم دلاور خان اپنی منزل کو پہنچ گیا تھا۔۔۔سب کی منزل تو وہی ہے کچھ کی پہلے تو کچھ کی بعد۔۔۔۔۔۔۔افنان کافی دیر تک وہاں بیٹھا رہا تھا عائشہ کو کچھ دیر پہلے ہی ہوش آچکا تھا وہ اتنی بھیڑ میں اس سے ملنے نہیں جا سکا تھا اس وقت وہاں کسی کی کنڈیشن بھی بات کرنے کے قابل نہ تھی وہ وہاں ضرور رکتا اگر منال کے پاس کوئی اور ہوتا مگر منال اکیلی تھی عائشہ کے پاس بہت رشتے تھے جو اسکے سنبھال سکتے تھے پر منال سکندر خان کے پاس اس وقت اسکے بھائی کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔۔۔۔

رات کے 1 بجے وہ گھر داخل ہوا تھا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا کھانا بھی نہیں کھا سکا تھا وہ اور نہ اسکا دل تھا۔۔۔۔۔۔دل پر پہلے بھوج کم تھے کہ اور بڑھ گیا تھا۔۔۔منال کے

کمرے میں داخل ہوا تھا وہ لائیٹ جو ہمیشہ اسکے انے پر بند ہوتی تھی آج جل رہی تھی ۔۔۔منال بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا تھا نیچے فرش پر بیٹھی تھی چہرہ نیچے کیے وہ ایک نقطے کے جانب دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔افنان کا دل جیسے کٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔کتنی کوشش کی تھی اس نے اسے اس سب سے دور رکھنے کی اور آخر مہرہ وہی بنی تھی۔۔۔۔اسکا اعتبار ،اسکی معصومیت۔۔۔۔۔۔۔

افنان بھی اسکے پاس جا کر بیٹھ چکا تھا۔۔۔منال جا چہرے پر آنسوؤں نے نشان تھے۔۔۔رو رو کر اسکی بس ہو گئ تھی۔۔۔۔۔

" مینو " افنان نے بے ساختہ اسے پکارا تھا۔۔۔۔

" میری وجہ سے وہ مر گیا " منال کی نظریں فرش پر تھیں۔۔۔۔

" وہ،وہ وہاں میرے لیے آیا تھا " وہ بس بولے جا رہی تھی۔۔۔افنان اسے سن رہا تھا ۔۔۔۔ھ

" وہ میری گود میں دم توڑ گیا " منال حیرانگی سے اپنی نظریں افنان کی جانب کیے بولی تھی آنکھوں سے آنسو دوبارہ نکلے تھے۔۔۔۔

" نہیں۔۔۔میں کیسے کسی کو مار سکتی ہوں۔۔منال کسی کی جان نہیں لے سکتی " منال نفی میں سر ہلاتے بولی تھی وہ کانپنے لگی تھی افنان نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔۔

" میں کسی کو نہیں مار سکتی بھائی " وہ زور سے چلائی تھی خود کوئی قابو نہ رہا تھا۔۔۔۔۔

" منال بس " وہ سکسی کمر سہلا رہا تھا۔۔۔

" اسکا خون ،وہ مجھے کہہ رہا تھا ،وہ مجھے کچھ بتانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔بھائی میں نے اسکی نہیں سنی " منال افنان نے حصار سے باہر نکلی تھی وہ کانپتے اسے بتانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔افنان اٹھا تھا اس نے گلاس میں پانی لیتے منال کے لبوں کو لگایا تھا۔۔وہ تھوڑا سا پانی پی گئی تھی سکتہ ٹوٹ گیا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا اس نے کچھ نہیں کھایا ہو گا۔۔۔

" مینو تم نے کچھ نہیں کیا جو ہوا وہ اتفاقاً ہوا منال سکندر خان کسی کی جان نہیں لے سکتی " افنان نے اسے کندھوں سے پکڑے نارمل کرنے کی یاک کوشش کی تھی۔۔۔

" پر وہاں میں گئ وہ اس لیے آیا "

" تمہیں کیا پتا تھا یہ سب ہو جائے گا خود کو قصور وار ٹھہرانا بند کرو۔۔۔"افنان نے اذیت سے کہا تھا۔۔۔

" تو میری بے وقوفی تھی نہ وہ کیوں میرے پیچھے ایا "

" تم اٹھو منہ دھو "

" بھائی" وہ بے بسی سے بولا تھا۔۔۔

" منال تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی اٹھو سونے کی کوشش کرو " اس نے منال کو اٹھایا تھا اسے بیڈ پر بٹھایا تھا۔۔۔اس نے اسکا فرسٹ ایڈ باکس چیک کیا تھا اور ہمیشہ کی طرح اسے کچھ نیند کی گولیاں مل گئ تھیں۔۔۔اس نے منال کو دی تھی جسے وہ خاموشی سے لے گئ تھی کہیں نہ کہیں وہ خود بھی سکون چاہتی تھی وہ تھک گئ تھی اسکا سر پھٹنے لگا تھا۔۔۔جنا نکلنے لگی تھی۔۔۔عجیب عجیب خیالات اسکے دماغ میں ا رہے تھے۔۔۔۔

منال کو لٹا کر افنان نے اس پر بلینکٹ دیا تھا افنان نے لائٹ بند کرنے کو ہاتھ آگے بڑھایا تھا منال کو روشنی میں نیند نہیں آتی تھی مگر اس بار منال اسے روک گئ تھی۔۔۔

" مجھے ڈر لگ رہا ہے " منال کا چہرہ زرد پڑ رہا تھا آنکھوں میں عجیب سا خوف تھا۔۔۔۔

" ٹھیک ہے نہیں بند کر رہا میں یہاں ہی ہوں سونے کی کوشش کرو " اس نے منال کا ہاتھ تھاما تھا۔۔منال نے آنکھیں بند کی تھیں اور پھر کچھ ہی پل بعد وہ دوبارہ کھول گئ تھی افنان کی نظریں اسی ہی کی جانب تھیں۔۔۔

" آپ نے مجھے اسے دیکھنے بھی نہیں دیا اخری بار " منال نے افنان کی جانب دیکھتے کہا تھا ۔۔۔۔

" حالات ویسے نہیں رہے " افنان نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔منال بس موٹی موٹی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔افنان نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔منال

آنکھیں بند کر گئ تھی کچھ ہی پل میں وہ سو گئ تھی۔۔۔افنان کا ڈر درد سے پھٹ رہا تھا ۔۔۔وہ نیند کی گولی بھی نہیں لے سکتا تھا اور اگر لیتا بھی تو شاید اس پر یوں اثر بھی نہ کرتی ۔۔۔۔۔وہ اٹھا تھا وہاں سے اس نے دور پڑا ڈریسنگ پر منال کا موبائل پکڑا تھا اسکی کالنگ ہسٹری چیک کی تھی اسکا خون کھول رہا تھا کیا ہوا تھا کس نے کیا تھا مگر وہ صرف اتنا جانتا تھا جو بھی تھا وہ اب کچھ اور ضرور کرے گا وہ جانتا تھا کہ ایسا ٹارگٹ حمین تھا اور جب ٹارگٹ غلط ہو جائے تو بہت پلین تشکیل دیے جاتے ہیں۔۔۔فلحال اسے خود کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔اسے عائشہ کی ٹینشن بھی ہو رہی تھی بس اسکی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔۔وہ منال کی جانب دیکھتا صوفے کی طرف بڑھ گیا تھا وہاں ویسے ہی سو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح افنان منال سے پہلے اٹھ گیا تھا وہ اپنے کمرے میں گیا تھا۔۔۔نہا کر وہ چینج کر چکا تھا۔۔اپنا موبائل چیک کرتے وہ باہر نکل رہا تھا۔۔۔اچانک اسے منال کے کمرے میں سے ہلکی سی چیخ سنائی دی تھی وہ بھاگا تھا اسکے کمرے کی جانب ۔۔۔دروزاہ کھولتے اس نے اسے بیڈ پر بیٹھے پایا تھا اپنا چہرہ وہ ہاتھوں میں لیے ہوئی تھی۔۔"کیا ہوا ہے " وہ اسکے پاس آیا تھا منال نے چہرہ اوپر اٹھایا تھا اسکا چہرہ پسینے سے تر تھا شاید وہ ڈر گئ تھی۔۔۔افنان کو اندازہ ہو چکا تھا۔۔۔

منال نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا ،اپنے سانس کو وہ بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی ۔۔۔۔

" اٹھ کر نہا کر آؤ شاباش" اس نے بڑی نرمی سے منال کو کہا تھا۔۔

منال افنان کی جانب دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔وہ بغیر پلک جھپکے اسے دیکھے جا رہی تھی اور اس لمحے افنان کا دل کیا تھا کہ وہ اس پورے گھر کو آگ لگا دے جو انھیں اس سب سے باہر نہیں نکلنے دے رہے تھے۔۔۔۔۔

"منال " افنان نے اسے پکارا تھا۔۔۔منال اسکی جانب متوجہ نہیں ہوئی تھی وہ اسے سچ بتانا چاہتا تھا ،وہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ اپنے کے ہاتھوں برباد ہو رہے تھے ،ایک جھوٹ ، ایک غلاظت انکی زندگی میں زہر گھول رہا تھا۔۔۔منال کا سر بھاری ہو رہا تھا اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑلیا تھا اس نے جیسے ہی آنکھ کھولی تھی اسکے سر میں درد کی ٹھیس اٹھی تھی اور اب وہ درد بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

" منال اٹھو نہا لو پھر ہم حویلی کے لیے نکلیں گے " افنان نے اسے دیکھتے کہا تھا یہ فیصلہ اس نے صبح ہی لیا تھا اسکا نہ جانا بہت ساری غلط فہمیاں پیدا کر سکتا تھا اور وہ یہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔کل افان کا رویہ دیکھ کر وہ اسے نہیں لے کر گیا تھا وہاں تماشہ وہ نہیں چاہتا تھا مگر اب اسے منال کا جانا ضروری لگا تھا۔۔۔اسکی بات پر منال نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔وہ خاموشی سے کمبل کو دوسری طرف کرتے اپنے اوپر سے ہٹاتے خاموشی

سے بیڈ سے نیچے اتری تھی اور نہانے کے لیے چلی گئ تھی۔۔۔۔افنان وہیں بیٹھ گیا تھا اسکے آنے پر اس نے اسکی جانب دیکھا تھا سکن کلر کی لانگ شرٹ اور ٹراوزر پہنے وہ گیلے بالوں میں نکلی تھی۔۔۔وہ قدرے بہتر لگ رہی تھی۔۔۔وہ اب ڈریسنگ کے سامنے بیٹھ گئ تھی مگر ہمت بلکل نہ تھی۔۔اسکی آنکھوں میں درد اور جلن ہو رہی تھی۔۔انکھوں کے کنارے سرخ تھے۔۔افنان اٹھا تھا اپنی جگہ سے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کر وہ دراز چیک کرنے لگا تھا اسنے "hair dryer " نکالا تھا سوئچ لگاتے اس نے چند دیر ٹھہر کر منال کے بال لیتے خود ڈرائے کیے تھے۔۔۔اسکا بھائی تھا اسکی ہر کمزوری سے واقف ، اس نے تو اسے اپنی ماں کے کیس سے بھی دور رکھا تھا صرف اسکی مینٹل ہیلتھ کو بچانے کے لیے وہ اسے اور " damage " نہیں کرنا چاہتا تھا مگر قسمت کو کچھ منظور تھا۔۔۔۔۔کچھ دیر میں ڈرائے کرنے کے بعد اس نے hair brush لیا تھا۔۔۔منال نے وہ پکڑ لیا تھا اس سے اور خود اپنے بال کنگھی کیے تھے۔۔۔۔الماری سے اس نے سیاہ اسکارف لیا تھا افنان نے پیچھے پیچھے وہ بھی نیچے کو چل پڑی تھی۔۔۔ناشتے کی ٹیبل کی طرف افنان کو جاتے دیکھ کر وہ رک گئ تھی اس وقت ناشتے کی میز پر سب موجود تھے اور سب کی نظریں بھی منال کی طرف ہی تھیں۔۔۔کچھ کھانے کا تو بلکل دل نہیں تھا اسکا افنان نے اسے مڑ کر دیکھا تھا پیچھے اسکے پاس جاتے وہ اسکا ہاتھ پکڑتے اسے ناشتے کی میز کی طرف کے آیا تھا کرسی کھینچتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا وہ بیٹھ گئ تھی۔۔۔۔

" منال یہ۔۔۔"ابھی شانزیب خان بولتے کہ افنان کی آواز گونجی تھی۔۔

" مجھے لگتا ہے سب کو ناشتہ کرنا چاہیے جلدی تاکہ جلدی نکل سکیں " افنان کے لہجے میں سختی تھی اسکے لہجے پر ریاست خان نظریں نیچے کیے کھانا کھانے لگے تھے وہاں بیٹھا ہر شخص سمجھ گیا تھا اسکی بات کا مطلب تاکہ منال سے کسی قسم کا سوال نہ کیا جائے۔۔۔۔شانزیب خان لب بھینچ کر رہ گئے تھے دانین نے منال کی جانب دیکھا تھا وہ حیران تھی مگر مطمئن تھی وہ چاہتی تھی کہ منال سکندر خان کو محبت کی ڈیفائن پتا لگے اسے سمجھ آئے کہ منال اسے اور افان کو بلا وجہ سناتی تھی۔۔۔۔

وہاں بیٹھے ہر شخص نے بہ مشکل ہی کچھ کھایا تھا اور پھر وہ خان حویلی کے لیے نکلے تھے

۔۔۔۔۔

حمین بھی رات کو لیٹ ہی گھر آیا تھا خان حویلی سے وہ افنان کے ساتھ ہی نکلا تھا وہ ساری رات نہیں سو سکا تھا اور نہ ہی اسمارہ مگر دونوں ہی ایک دوسرے کے کمرے تک نہیں جا سکے تھے۔۔۔وہ ہوا تھا جس کا کسی نے بھی شاید نہیں سوچا تھا۔۔۔صارم کی موت بے سبب تھی اچانک تھی وہ تو کبھی تھا ہی نہیں اس سب میں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں راکنگ چیئر پر آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔۔۔رات کا وہ یونہی تھا۔۔۔۔اسمارہ نے اسکے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا اندر سے کوئی جواب نہ ملا تھا۔۔دروازہ کھلا تھا اس نے کھولتے جھانکا تھا اسے یوں راکنگ چیئر پر سیاہ سویٹر اور سیاہ ہی جین میں بیٹھے دیکھا تو ایک

سرد سانس وہ اندر کھینچ گئ تھی اسکے اندازے کے عین مطابق وہ جاگ رہا تھا۔۔۔۔وہ آگے بڑھی تھی اور اسکے پاس ہی آکر صوفے پر بیٹھ گئ تھی۔۔۔۔۔

آجائیں ناشتہ کر لیں "

" یہ سب میری وجہ سے ہوا ،میں ان دونوں کے لیے ہی ازیت جا باعث بنا " اسکے لہجے میں حیرت تھی وہ بند آنکھوں سے بول رہا تھا۔۔۔۔۔

" ہمیں اندازہ نہ تھا کہ شانزیب خان یوں بھی کر سکتا ہے۔۔۔"وہ بولی تھی

" دشمن سے اندازے لگانا بے وقوفی تھی جو ہم نے کی "

" وہ اپکو مارنا چاہتا تھا اس کا ٹارگٹ منال تھی ہی نہیں وہ جانتا تھا کہ آپ جائیں گے منال کے پیچھے " اسکی بات ہر حمین نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔۔

" پھر وہاں مجھے ہونا چاہیے تھا مجھے صارم کو نہیں بھیجنا چاہیے تھا " وہ تکلیف کی آخری انتہا پر تھا زندگی میں یہ دوسرا گلٹ تھا پہلا اپنی ماں کا نہ بچا پانے کا اور یہ دوسرا تھا منال سکندر خان جو دکھ سے نہ بچا پانے کا۔۔۔۔۔۔

" اگر اسے پتا ہوتا آپ لاہور ہیں ہی نہیں تو وہ کبھی یہ کام نہ تھا اسے بس اتنا پتا تھا کہ افنان سکندر خان لاہور نہیں ہے اسے بس منال کے محافظ کو دیکھنا تھا "

" اور افسوس میں منال کا محافظ نہیں بن سکا میں اسے دکھ سے نہیں بچا سکا ،اسکے منگیتر کو موت کے منہ میں دھکیل دیا " اسمارہ نے شاید زندگی میں دوسری بار اسے ٹوٹا ہوا دیکھا تھا ایک بار جب اسکے باپ نے دوسری شادی کی تھی اور دوسری بار آج۔۔۔وہ تو ہمیشہ اسے سنبھالتا تھا۔۔۔

" کوئی کسی کی موت کے آگے دیوار بن کر کھڑا نہیں ہو سکتا "

" اسمارہ کسی کی موت کا دکھ ایک طرف ہوتا ہے اور (وہ چند پل رکا تھا) کسی کی موت کا قصور وار کہلانا عذاب ہوتا ہے وہ بے قصور ہو کر بھی قصور وار بن جاتا ہے "

" آپ قصور وار نہیں ہیں" اسمارہ نے فوری طور پر اسکی بات کی نفی کی تھی۔۔۔

" میں برداشت کر لوں گا ،صبر کر جاؤں گا مگر منال کے لیے کرنا بہت مشکل ہے وہ آج بھی کمزور ہے اسکے رشتے اسکی جان لیوا کمزوری ہیں۔۔۔وہ اس ٹراما سے نہیں نکل سکے گی آسانی سے "

" وہ نکل جائے گی ہم چاہتے وہ دکھ سے بچ جائے مگر۔۔۔"اسمارہ آگے کچھ نہیں بول سکی تھی۔۔۔۔

" میرے ہر پلین میں اسکی خوشی سرِ فہرست تھی اسے یوں روتا ہوا دیکھ کر ،میں نے اتنا صبر اور انتظار صرف اسے خوش دیکھنے کے لیے کیا تھا اسے روتا دیکھ کر مجھے میرا ہر صبر اور

ہر انتظار سب فضول لگتا ہے۔۔"اسمارہ حمین کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی اسکی دل کی کیفیت کو وہ جتنا سمجھ پاتی اتنا کم تھا۔۔۔۔۔

" ہمیں اسے بے قصور ثابت کرنا ہے " اسمارہ نے اسکا ہاتھ پکڑتے کہا تھا۔۔۔۔وہ حمین کے بولنے کا انتظار کرتی رہی تھی مگر وہ کچھ نہ بول سکا تھا۔۔۔

خان حویلی کے سامنے گاڑی آکر رکی تھی منال کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔ایک عجیب سا خوف طاری ہوگیا تھا افنان نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

" کچھ بھی ہو کچھ بھی کوئی کہے تم کچھ نہیں کہو گی۔۔۔کوئی صفائی اور کوئی جواز پیش نہیں کرنا " افنان نے بڑے سیدھے الفاظ میں اسے کہا تھا منال نے حیرت سے اسے دیکھا تھا ۔۔۔

" تمہاری کوئی صفائی تمہیں بے قصور نہیں ٹھہرائے گی منال۔۔۔تمہاری صفائی دینے کے لیے میں موجود ہوں تمہیں بے قصور ثابت کرنے کے لیے میں ہوں۔۔۔۔"

منال کی آنکھیں ایک بار پھر بھیگ گئ تھیں وہ کیوں کمزور پڑ گئی تھی دوبارہ وہ تو اس برسوں کے کھول سے نکل گئ تھی پھر کیوں اسکی آنکھوں کا آنسو پیچھا نہیں چھوڑ رہے تھے ۔۔۔وہ سنبھل گئ تھی مصروف ہو گئ تھی ،رونا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

افنان گاڑی سے اترا تھا دروزاہ بند کی آواز سے وہ سکتے سے باہر آئی تھی اور اپنا دروزاہ افنان کے کھولنے سے پہلے کھول گئ تھی اپنی شال جو اس نے اردگرد پھیلائی تھی وہ ٹھیک کر گئ تھی دل باندھ گئ تھی۔۔۔۔مگر وہ عورت کا دل تھا جتنا مضبوط تھا اتنا حساس تھا۔۔۔۔

بعض جگہوں پر دماغ کا کوئی کام نہیں ہوتا بس جزبات ہوتے ہیں بڑے بڑے دماغ والے کہیں نہ کہیں موم ہوتے ہیں۔۔۔کیا مضبوطی یہ ہے کہ انسان رو نہیں سکتا ، یا وہ محبت کو جھٹلاتا رہے ،اپنی کمزوریوں کو خود بھی تسلیم نا کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی کمزوریوں سے کم از کم خود تو انسان کو واقف ہونا چاہیے تاکہ لوگوں کو اس زخم سے اس زون سے دور رکھا جا سکے اور اگر لوگوں کو آپ سے پہلے آپکی کمزوریوں کا پتہ چل جائے تو وہ قبر تک پہنچانے میں وقت نہیں لگاتے۔۔۔کیا یہ تسلیم کرنا برا ہے کہ ہم کسی دوسرے انسان سے زیادہ ذہین نہیں ہیں ،ہم کسی دوسرے انسان سے زیادہ خوبصورت نہیں ہیں ،جو خصوصیات کسی اور میں وہ ہم میں نہیں کیا حسد کرنے کی بجائے تسلیم کرنا بہتر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔کیا اس سے آپ امیر نہیں ہو جاتے آپکا کردار، آپکی ذات، امیر نہیں ہوتی ،سکون نہیں ملتا۔تسلیم کرنا برا نہیں ہوتا بس مشکل ہوتا ہے خود کو قصور وار ٹھہرانا مشکل ہوتا ہے مگر یقین کریں ایک بار خود کا قصور تسلیم کر کے دیکھیں دوبارہ کسی انسان کے آگے جھکنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوئی تھی وہاں جھرمٹ تھا۔۔ہجوم تھا منال کو دروازے پر کھڑے دیکھتے میرب نے دیکھا تھا وہ اسکی جانب آئی تھی۔۔۔۔۔اب تک اگر کوئی سب کو سنبھالے ہوئے تھا وہ میرب تھی کم از کم فلوقت حویلی کی زمہ داریاں اس پر تھیں۔۔۔منال کی آنکھیں ابھی تک سرخ تھیں۔۔۔۔میرب منال کا ہاتھ پکڑے اسے وہاں لے کر آئی تھی جہاں گھر کی تمام خواتین بیٹھی تھیں۔۔۔منال کی نظر عائشہ ہر پڑی تھی وہاں مسز دلاور نہ تھی وہ شاید کمرے میں تھیں انکی طبیعت زیادہ نا ساز تھی عائشہ جو ہمشیہ اسے ڈوپٹے میں دکھتی تھی ہمشیہ سے بلکل سیٹ کیے ہوئے دوپٹے میں۔۔۔آج دوپٹے سے بے نیاز بیٹھی تھی دوپٹہ نیچے سے جھول رہا تھا فرش پر۔۔۔اور یہ پہلی بار تھا کہ منال کو عائشہ کے سامنے جانے سے ڈرلگ رہا تھا۔۔۔شرمندگی ہو رہی تھی ،اسکی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ آگے بڑھتی۔۔۔مگر وہ آگے گئ تھی اسکے پاس بیٹھی تھی عائشہ کی نظریں اٹھی تھیں اس نے منال کو دیکھا تھا۔۔۔۔دل میں ایک ٹھیس اٹھی تھی کہ اسکے سامنے بیٹھی لڑکی اسکے بھائی کی پسندیدہ لڑکی تھی اسکی محبت تھی۔۔۔۔

" وہ تو چلا گیا " عائشہ نے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا منال کا سانس کی سانسیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔۔۔

عائشہ مسکرائی تھی ایک تلخ مسکراہٹ۔۔۔۔

" وہ کہتا تھا کہ منال کو کچھ نہ کہا کرو ، مجھے اس سے محبت ہے " منال آنکھیں بند کر گئ تھیں اذیت سے۔۔۔۔

" تمہیں پتا ہے منال صارم دلاور خان نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کیا کی تھی " عائشہ اسکے قریب ہوئی تھی منال نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔

" تم سے محبت کرنا " اس نے سرگوشی کی تھی منال نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا تھا موٹی سیاہ آنسو سے بھری آنکھیں اسکی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

" اور یہ اسکی آخری غلطی بن گئ " وہاں بیٹھی باقی عورتیں تھوڑا دور تھیں۔۔۔میرب جبکہ انکے پاس تھیں عائشہ کی باتیں ایسی تھیں کہ اسے خود بھی ازیت ہو رہی تھی اب تک کی جو بھی خبریں تھیں وہ یہی تھیں کہ منال سکندر خان کے علاوہ کوئی نہ تھا صارم دلاور خان کے پاس۔۔۔اور جو بھی ہوا جیسے بھی ہوا اس میں منال سکندر خان برابر کی شریک ہے ۔۔۔۔

افنان جو آج حویلی کے اندر داخل ہوا تھا اور دور نے عائشہ کے پاس منال کو بیٹھا دیکھا تھا وہ دونوں ہی کے چہروں کے رنگ فق تھے۔۔۔عائشہ کا چہرہ زرد پڑا تھا اور منال کا چہرہ اس وقت سفید پڑ رہا تھا۔۔۔۔اور یہ دونوں افنان کی زندگی تھیں دونوں ہی اسے عزیز تھیں۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھا تھا اسے وہاں دیکھ کر میرب ادھر سے اٹھ کر باقی سب میں آکر بیٹھ گئ تھی ۔۔۔۔عائشہ نے افنان کی جانب دیکھا تھا جو آنسو بچے تھے ، وہ دوبارہ نکلے تھے وہ کھڑی ہوئی تھی ،افنان کے قریب ہوئی تھی اس سے پہلے وہ گرتی وہ اسے تھام چکا تھا۔۔۔۔

" آپکی بہن تو بہت ظالم نکلی یار میرے بھائی کو نگل گئ وہ بہن جو اپنے بھائی کی محبت کے لیے میرے پاس آئی تھی مجھ سے میرا بھائی ہی چھین گئ " عائشہ کی آواز میں چھبن تھی وہ کل اسکے پاس نہ تھا ،وہ اپنی بہن کے پاس تھا اسنے مشکل وقت میں اس نے اپنی بہن کو ترجیح دی تھی۔۔۔۔

" میں نے اپنا بھائی کھویا تھا مگر آپ اپنی بہن کو بچانے میں مصروف تھے" وہ ہنس کر بولی تھی افنان ضبط کر گیا تھا یعنی کام ہو چکا تھا جو بھی باتیں ہونی تھیں وہ ہو گئ تھیں رات و رات کان بھر دیے گئے تھے۔۔۔۔

" تم نے کھانا کھایا ہے " اسکے یوں بیلنس نہ رکھنے پر وہ اندازہ کر چکا تھا اس لیے وہ پوچھ بیٹھا تھا۔۔۔۔

" اگر افنان سکندر خان کی بہن میرے بھائی کے قتل میں ملوث ہوئی تو عائشہ دلاور خان کا بدلہ ابھی آپ نے دیکھا نہیں ہے آپکے خاندان سمیت سب کو آگ نہ لگا دی تو کہیے گا " عائشہ کی آنکھوں میں آنسو تھے ،افنان ہر غصہ تھا۔۔دکھ قہر بن گیا تھا۔۔۔۔

" اور اگر افنان سکندر خان کی بہن بے قصور ہوئی تو کیا افنان سکندر خان کی بیوی اسکے ساتھ کھڑی ہوگی؟ اگر افنان سکندر خان اپنی بیوی کے مشکل وقت میں نہیں تھا تو کیا عائشہ دلاور خان اپنے شوہر کے مشکل وقت میں کھڑی ہوگی؟؟ افنان کی بات پاس بیٹھی منال نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

" ہمارے ہاں محبت کے لیے جان دی جاتی ہے شرط یہ ہے کہ محبوب اپنی بات کا پکا ہو " آنکھوں سے آنسو رخسار پر بہتے جا رہے تھے۔۔۔افنان نے اسکے آنسو صاف کرنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تھا کہ عائشہ پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

" اگر افان آگیا تو اپکی بہن کو گولی مار سکتا ہے بچا کر لے جائیں اسے " افنان جانتا تھا وہ دکھ میں ہے مگر وہ حق پر تھا اسکی بہن کا کوئی قصور نہ تھا اور یہ بات وہ جتنی جلدی ثابت کر لیتا اتنا بہتر تھا۔۔۔خاموشی سے وہ عائشہ کی بائیں طرف سے ہوتے منال کا ہاتھ پکڑ گیا تھا۔۔۔

" میں آتا رہوں گا " وہ کہتا اسے وہاں سے لے گیا تھا عائشہ وہیں پیچھے کو ہو کر دوبارہ بیٹھ گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پولیس کی انویسٹیگیشن جاری تھی جس نمبر سے منال کو کال آئی تھی ،اور جس انڈسٹری میں سب ہوا تھا وہاں کی فوٹیج وہ لے چکے تھے۔۔۔۔۔وہ فون نمبر جس آدمی کے نام تھا وہ اسے پکڑ چکے تھے۔۔۔۔اس نے اعتراف کر لیا تھا پولیس جونہی اسے پولیس سٹیشن لائی تھی اسکا اعتراف ،اسکے مالکان کے نام جو وہ بتا رہا تھا وہ وہ پولیس سٹیشن میں کھڑے ہر شخص کے لیے حیران کن تھا۔۔۔تین دن گزر چکے تھے صارم دلاور خان کو گئے اور ابھی تک وہاں کوئی بھی اپنی روٹین میں واپس نہ آسکا تھا شام ہونے کو تھی افنان گارڈن میں بیٹھا تھا اس نے منال کو بھی اپنے پاس ہی بٹھا لیا تھا خود وہ کوئی کام کر رہا تھا لیپ ٹاپ پر ۔۔منال آنکھیں موندے کرسی کی پشت لگائے ہوئی تھی۔۔۔جسم میں شدید درد تھا ۔۔۔عجیب سی تھکاوٹ۔۔۔۔۔۔۔اتنے میں ملازم آیا تھا اور افنان سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔

" افنان صاحب باہر پولیس آئی ہے وہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں " اسکی بات پر افنان کے ماتھے پر کئی شکنیں تھیں۔۔۔اگر پولیس کو منال سے کوئی پوچھ تاچھ کرنی تھی تو وہ اسے فون کر کے بلاتے یہ کیا طریقہ تھا۔۔۔

منال نے آنکھیں کھولے افنان کو دیکھا تھا۔۔مگر اس بار کوئی حیرانگی نہ تھی وہ خود کو اتنا تو تیار کر ی چکی تھی ۔۔۔پچھلے دو دنوں سے افنان جتنا اسکا خیال کر رہا تھا اور اسے جیسے سمجھا رہا تھا وہ کافی حد تک خود کو بہت ساری جنگوں کے لیے تیار کر چکی تھی۔۔۔۔

" بھیجیں انھیں " افنان نے لیپ ٹاپ بند کیا تھا اس نے شاید پہلی بار منال کو جانے کا نہ کہا تھا۔۔۔۔

" اسلام علیکم سر " وہ ایس ایچ او حبیب تھا افنان کا اسے دیکھ کر ویسے ہی غصہ اگیا تھا اسکے غصے کی وجہ وہ اچھی طرح جانتا تھا۔۔۔

" آپ ٹھیک ہیں ؟؟ اس نے اسکے انے کی وجہ پر کہا تھا۔۔۔۔

" دراصل ہماری مجبوری تھی یوں انا۔۔ہمیں کچھ ثبوت ملے ہیں منال سکندر خان کے خلاف "

منال خاموشی سے اس ایس ایچ او کا چہرہ دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

" آگے بولو " افنان نے ضبط کرتے کہا تھا۔۔۔

" سر جس نے صارم دلاور خان کو مارا تھا اس نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ یہ قتل اس نے منال سکندر خان اور حمین روحیل شاہ کے کہنے پر کیا ہے " منال جو کہ اسے یوں دیکھ رہی تھی اسکی بات پر اسکی آنکھیں پھیل گئ تھیں۔۔۔۔۔

" اگر میں کہوں کہ ایس ایچ حبیب صاحب تانیہ شاہ کا قتل آپکی وجہ سے ہوا۔۔۔اسکا بیان آپ نے بدلہ اسے انصاف اپکی وجہ سے نہیں مل سکا تو مجھے اپکو سسپینڈ کرنے میں کتنا

وقت درکار ہوگا " اسکی نظریں ایس ایچ حبیب کو اپنے ندر پیوست ہوتے ہوئے لگ رہی تھیں۔۔چند پل اسے خود سمجھ نہ آیا وہ کیا بولے۔۔۔۔گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔

" سر سی سی ٹی وی فوٹیج ،مس منال کے علاوہ کسی اور کا وہاں نہ موجود ہونا اس مجرم کا یہ سب کہنا ہمیں اس کے لیے مجبور کر رہا ہے کہ ہم ایکشن لیں میرے پاس اریسٹ وارنٹ موجود ہے "

افنان کا دل کر رہا تھا کہ اسکی گردن مروڑ دے اتنے میں شانزیب خان کی گاڑی اندر داخل ہوئی تھی پولیس کو یوں وہاں دیکھ کر وہ حیران ہوئے تھے۔۔۔۔

" یہ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں " شانزیب خان نے ایس ایچ او حبیب کو دیکھتے غصے سے کہا تھا۔۔۔

" اب آپ ہمیں اجازت دیں " بڑے معزز انداز میں وہ افنان کو کہہ رہا تھا۔۔

" دماغ خراب ہے تمہارا خان خاندان کی لڑکی پولیس سٹیشن جائے گی " شانزیب خان غصے سے بولے تھے۔۔۔افنان نے شانزیب خان کی طرف دیکھا تھا۔۔اگر کسی کی منافقت کو جانتے ہوئے بھی یقین نہ آئے تو وہ اپنوں کی منافقت تھی کہ دل ہر بار گواہی دے کہ یہ کیسے منافق ہو سکتے ہیں "

" آخر ماجرا کیا ہے کیا کیا ہے منال نے مجھے کچھ بتانا ضروری سمجھو گے تم " شانزیب خان چلائے تھے افنان پر۔۔۔افنان کا دل کیا تھا کہ آج سارا غبار نکال دے مگر ابھی اسکا کوئی بھی قدم سب تباہ کر سکتا تھا۔۔۔

" آپ کو نہیں معلوم جو بھی ہوا ہے آپ ہی کے نام سے ہوا اور اپکو ہی نہیں معلوم " افنان غصے سے سخت لہجے میں بولا تھا

" مطلب " کم از کم از حیرانگی میں کوئی دکھاوا نہ تھا۔۔اور چند پل کو تو وہ بھی انھیں دیکھتا رہا تھا یا تو شانزیب خان ایکٹنگ میں اچھا تھا یا پھر اسے معلوم تھا۔۔۔

" اپکو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا مس منال باقی سر آپ تو جانتے ہیں کہ یہ قانونی کاروائی ہے " وہ پروفیشنل انداز میں بولا تھا اس سے پہلے افنان بولتا منال نے آگے بڑھتے اسکا ہاتھ تھاما تھا اور آنکھوں کو بند کرتے وہ حامی بھر گئ تھی۔۔۔۔۔

افنان خاموش رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

منال آگے کو ہوئی تھی اور انکے ساتھ چل دی تھی افنان خاموش رہا تھا۔۔۔

" تم مجھے کچھ بتاوگے " شانزیب خان ابھی بھی الجھے ہوئے تھے۔۔۔

" کسی نے فون کیا تھا منال کو کہ اسکے چچا پر اٹیک ہوا ہے اور بس پھر منال وہاں چلی گئ چچا کو بچانے " وہ غصے سے دانت پیستے بولا تھا

" کس نے کیا اور صارم کو کیوں مارا " وہ حیرت سے بول رہے تھے۔۔۔افنان چند پل کے لیے خود بھی سوچ میں پڑ گیا تھا کیا اس سب کے پیچھے کوئی اور بھی ہو سکتا ہے حمین کو مارنے کی کون کوشش کر سکتا ہے شانزیب خان کے علاوہ وہ سوچ کر رہ گیا تھا۔۔

" جس نے بھی اور جیسے بھی کیا اسکی آزادی اب کم ہی رہ گئ ہے " وہ غصے سے وہاں سے اپنا لیپ اٹھا رہا تھا۔۔

" میں منال کو لے آؤں گا تم پریشان نہیں ہو اور اس شخص کا بھی پتا کر لوں گا ضرور اس سب میں حمین ہو گا وہی۔۔۔"ابھی وہ بولتے کہ افنان چلایا تھا۔۔

" For God sake can you stop all of this You don't even feel sorry for someone. She was crazy and followed you like a blind person."

افنان صبر کی انتہا پر تھا وہ غصے میں جو اسکے منہ میں آیا تھا وہ بول گیا تھا۔۔۔چند پل یونہی شانزیب خان کو دیکھتا رہا تھا انکے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔حیرت تھی دکھ تھا افنان کے رویے پر۔۔۔پھر وہ دکھ اور حیرت غصے میں بدلی تھی افنان خاموشی سے ایک طرف سے ہوتا نکل گیا تھا۔۔۔۔۔۔

سچ ثابت کرنا اتنا ہی مشکل ہوتا ہے جتنا جھوٹ چھپانا۔۔۔۔۔سورج مکمل طور پر ڈھل چکا تھا۔۔پولیس کو حمین کرنے آئی تھی اسارہ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا ایک بال پھر

چال انکے ساتھ کھیلی جا چکی تھی۔۔۔۔۔بے بسی پھر عروج پر تھی۔۔۔۔حمین نے یقینی اور اطمینان سے اسمارہ کی جانب دیکھا تھا وہ اسے اپنے حصار میں لیتے اسکی کمر سہلاتے پیچھے ہوا تھا اور یہاں اسمارہ شاہ کا سارا حوصلہ ٹوٹا تھا جبکہ وہ اسے حوصلہ دینا چاہ رہا تھا۔۔۔اور پھر وہ بڑے اطمینان سے خود کو پولیس کے حوالے کر گیا تھا۔۔۔۔

اسمارہ کو فلوقت کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔انکھوں سے آنسو جاری تھے دماغ عجیب کشمکش میں تھا وہ اب کیا کرتی اسے کیا کرنا چاہیے تھا۔۔یہ گھر اسے کاٹنے کو دوڑ رہا تھا۔۔۔۔اس نے ہڑبڑی میں اپنا موبائل پکڑا تھا اور اپنا پرس اٹھاتے وہ فوری طور پر گھر سے نکلی تھی پولیس سٹیشن وہ جیسے ہی پہنچی تھی ایس ایچ او حبیب کو دیکھتے وہ ضبط کر گئ تھی وہ چاہ کر بھی اس شخص کو کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔۔۔

" او پراسیکیوٹر صاحبہ آئی ہیں چائے پانی کا بندو بست کریں " اس نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

" مجھے ملنا ہے " اس نے دو ٹوک کہا تھا

" دوست سے یا بھائی سے" آگے سے سوال بھی دو ٹوک کیا گیا تھا۔۔۔

اسمارہ کی حیرت سے آنکھیں پھیل گئ تھیں۔۔۔

" کیس مطلب ؟؟

"مطلب اپکو مس منال سکندر خان سے ملنا ہے یا حمین شاہ سے " وہ مسکرا کر پوچھ رہا تھا

" دونوں سے " اس نے جلدی سے کہا تھا لہجہ سخت نہ تھا وہ جیسے جلدی میں تھی۔۔

" مگر آپ نہیں مل سکتیں ابھی تو 24 گھنٹے بھی نہیں ہوئے " ایس ایچ او نے پیچھے کرسی پر ٹیک لگاتے کہا تھا چہرے کی مسکان تھی کہ غائب ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی کتنا مزہ آتا ہے نہ کسی کی بے بسی دیکھنے کا لوگوں کو۔۔۔۔

اسمارہ کے تاثرات بدلے تھے ، غصے سے رگیں تنی تھیں وہ میز کے دوسرے پار کھڑے میز پر ہاتھ رکھتے ہوئے گویا ہوئی تھی۔۔۔

" آپ مجھے قانون مت سکھائیں جس طریقے کا آپکا وارنٹ تھا بہت اچھے سے جانتی ہوں میں۔۔کوئی ایسا ثبوت آپ نے پیش نہیں کیا جس کی بنا پر آپ اتنا اڑ رہے ہیں اسکا انجام آپ جانتے ہیں"

" انجام کی فکر وہ کریں جنہوں نے آغاز کیا ہم نہ تین میں نہ تیرہ میں " ایس ایچ او نے اپنے بالوں کو درست کرتے کہا تھا۔۔۔

" تین کا تو پتا نہیں مگر تیرہ میں ضرور ہیں آپ "

ابھی وہ اپنی بات جاری کیے ہوئی تھی کہ افنان اندر داخل ہوا تھا ایس ایچ او کھڑا ہوا تھا

۔۔۔۔

اسمارہ کو یہاں دیکھتے وہ سمجھ گیا تھا۔۔۔

" حمین کو میٹنگ روم میں لے آؤ " اس نے دو ٹوک کہا تھا۔

" وہ مس منال " ایس ایچ او نے حیرت سے کہا تھا

" جتنا کہا ہے اتنا کرو "

" جی سر " وہ آرام سے کہتا حولدار کو اشارہ کر گیا تھا۔۔۔۔اسمارہ کلس کر رہ گئ آج وہ دعوے سے کہہ سکتی تھی کہ پولیس والے سب ایک جیسے ہوتے ہیں انکی اپنی ہی حکمرانی ہوتی ہے۔۔۔۔۔افنان نے اسمارہ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

" تم مجھے کال کر سکتی تھی یوں اکیلے اس وقت آنے کی ضرورت نہ تھی "

" مجھے عادت نہیں ہے اپنے بھائی کے علاوہ کسی اور پر ڈیپینڈ ہونے کی " اور وہ شانزیب خان کا غصہ افنان پر اتارنے سے بعض نہیں آئی تھی۔۔۔افنان اسکے ہمشیہ الٹ جواب کو بڑی مہارت سے برداشت کرتا تھا۔۔۔

" چلیں" اس نے اسمارہ کو اندر کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا۔۔وہ وزٹنگ روم تھا جہاں ہر مجرم کو اسکی فیملی ممبران سے ملوایا جاتا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں اندر جاچکے تھے اور کچھ ہی دیر میں حمین اس چھوٹے سے دروازے سے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

" کیسے ہو " افنان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔

" میں ٹھیک ہوں " اس نے بڑی نرمی سے جواب دیا تھا اسمارہ کی جان میں جان آئی تھی بات یہ نہیں تھی کہ پولیس اسے کوئی نقصان پہنچاتی بات خون کی تھی ،بات بھائی کی تھی کم از کم ایک مشہور اور نامور بزنس مین ، ریٹائرڈ کرنل کے بیٹے اور پراسیکیوٹر کے بھائی کو پولیس کتنا ہی نقصان پہنچا سکتی تھی۔۔۔۔

کمرے کے وسط میں 4 کرسیاں پڑی تھیں درمیان میں ایک میز تھا۔۔۔

" آؤ بیٹھو " وہ تینوں اب آمنے سامنے بیٹھ چکے تھے۔۔۔

" تمہارا رابطہ ہوا اسکے بعد سہیل شاہ سے ؟؟ افنان نے اس سے پوچھا تھا

" نہیں " اس نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

" مجھے نہیں لگتا کہ شانزیب خان اس پلین میں شامل تھا " افنان نے اپنی جو اب تک "observe" کیا تھا وہ بولا تھا اسمارہ اور حمین نے حیرت ظاہر کی تھی۔۔۔

" ایسے کیسے ہو سکتا ہے " اسمارہ بولی تھی۔۔۔

" مجھے نہیں معلوم مگر مجھے اتنا پتا ہے وہ اس مقدمے میں منال کا نام کبھی نہ آنے دیتا "

افنان کی بات پر حمین کا دل جیسے اسے ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

" ایک منٹ منال کہاں ہے ؟؟؟ حمین نے افنان کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

" اسے بھی اریسٹ کیا گیا ہے۔۔"افنان نے مختصر بتایا تھا۔۔۔

" اور تم نے ہونے دیا " حمین کے لہجے میں حیرت تھی۔۔۔

" کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے "

" او پلیز یار جہاں تم نے اسے اتنا بچایا ہے اس سب سے تو اب کیوں اسے یہ سب فیس کرنے دے رہے ہو " حمین کو افنان ہر حیرانگی ہوئی تھی بھلا یہ بھی کوئی بات تھی کہ ایس پی افنان نے اپنی بہن کو اریسٹ ہونے دیا تھا۔۔۔

" وہ اس سب میں اسی دن پڑ گئی تھی جس دن صارم کا مڈر ہوا تھا میں چاہ کر بھی اسے باہر نہیں نکال سکتا " اسکے جواب پر حمین خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

" اسے سچ بتا دیں آپ ظلم کر رہے ہیں اس پر اگر آج اسے سچ پتا ہوتا تو یہ جو سب ہوا ہے وہ نہ ہوتا" اسمارہ نے افنان کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

" اپنوں کی مار اتنی زبردست ہوتی ہے کہ انسان اندر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے اور میں فلحال یہ نہیں چاہتا "

" جینے کی وجوہات مل ہی جاتی ہیں ہم سب ہیں سنبھال لیں گے مگر جو آپ دونوں چاہ رہے کہ اسے اس سب سے دور رکھ لیں گے تو جس دن ہماری مائیں اپنی جان دے کر گئ تھیں اسی دن ہم سب کی زندگی اس سب سے جڑ گئ تھی۔۔کم از کم آج اس گلٹ سے بچ جاتی وہ کہ صارم کی موت اسکی وجہ سے ہوئی " اسکی بات پر افنان اسکی جانب دیکھ گیا تھا۔۔

" اسے لے جائیں یہاں سے" حمین نے افنان کو کہا تھا۔

" دونوں رہو جیل میں عقل ٹھکانے اجائے گی دونوں کی جب بکواس کی تھی کہ میری بات مان لو تب " افنان نے کرسی سے ٹیک لگاتے کہا تھا۔۔اسمارہ نے اس شخص کی جانب دیکھا تھا جو کہ بڑے ریلیکس ہو کر بولا تھا۔۔

" ایکسکیوزمی ! حمین کی چیخ ابھری تھی

" دیکھو مجھے فلحال یہ پتہ کر لینے دو کہ چاچو کیا کرتے ہیں "

" اور اس سب سے اسے تم پر پرشک نہیں ہو گا کیا " حمین نے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" مجھے اسکی پرواہ نہیں ہے کم از کم اب تو بلکل نہیں "

حمین ایک گہری سانس لے کر رہ گیا تھا اسمارہ ان دونوں کو جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔کچھ تھا جو اسمارہ کو مطمئن نہیں کر پا رہا تھا۔۔وہ الجھ گئ تھی ایک بار پھر۔۔۔

" صبح آپ دونوں کو پیش کریں گے عدالت میں اور امید ہے کہ بیل ہو جائے گی " اسمارہ بولی تھی۔۔۔افنان اور حمین دونوں اثبات میں سر ہلا گئے تھے۔۔

" اوکے پھر صبح کورٹ میں ملاقات ہوتی ہے " وہ کہتا اٹھ گیا تھا۔۔۔اسمارہ وہیں تھی۔۔

" تم پریشان کیوں ہو رہی ہو ؟؟ افنان کے جانے کے حمین نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

" یہ سب کچھ اتنا کمپلیکس نہیں ہونا چاہیے تھا"

" ضروری نہیں ہے کہ ہم نے جیسے سوچا تھا سب ویسا ہی ہونا تھا "

" ٹھیک ہے میں چلتی ہوں پھر " وہ کہتی اٹھی تھی

افنان منال سے ملنے کی غرض سے ادھر کی جانب گیا تھا جہاں منال کو لاک اپ میں رکھا گیا تھا۔۔۔۔۔منال نے نظریں اٹھا کر افنان کو دیکھا تھا۔۔۔انکھوں میں تھکاوٹ تھی

،چہرہ مکمل طور پر مرجھایا ہوا تھا ،بال بکھرے ہوئے تھے ،سیاہ شال وہ اپنے ارد گرد پھیلائے ہوئی تھی۔۔۔اسے یوں دیکھ کر افنان کو بے حد تکلیف ہوئی تھی۔۔۔اس نے اپنی بہن کا ہر لاڈ اٹھایا تھا۔۔اسے ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کی تھی اسکی ہر خواہش پوری کی تھی ۔۔۔ہمیشہ اسے دکھ سے بچایا تھا مگر آج خود اسے ہر امتحان سے گزارنا پڑ رہا تھا۔۔۔

" تم ٹھیک ہو "

" جی میں ٹھیک ہوں " آواز نرم تھی ،کافی حد تک وہ اپنے ایکو سٹیبل کر چکی تھی وجہ افنان تھا پچھلے دو دنوں سے وہ منال کو سمجھانے کی کوششوں میں تھا۔۔اسے نارمل کرنے کی ہر کوشش کی تھی اس نے۔۔۔مگر منال کا دماغ اس وقت کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم تھا۔۔اس وقت وہ مکمل طور پر بلینک تھی۔۔۔وہ کچھ بھی جاننے کی جستجو میں نہ تھی۔۔۔

" صبح بیل ہو جائے گی ڈونٹ وری "

منال نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔اسکی خاموشی پر افنان کے تمام الفاظ ختم ہو گئے تھے جو وہ سوچ کر آیا تھا کہ وہ اسے بولے گا۔۔وہ خاموشی سے پلٹ گیا تھا۔۔۔

پولیس سٹیشن سے نکلتے انھیں تقریباً 1 بج گیا تھا۔۔۔۔۔۔حمین کے لیے پولیس سٹیشن میں ایک رات گزارنا مشکل نہ تھا مگر جب سے اسے پتا چلا تھا کہ منال بھی یہی ہے تو اسکے لیے

یہ رات مشکل بن گئ تھی۔۔۔۔۔اج کی رات ان میں سے کسی کے لیے بھی سکون کا باعث نہ بنی تھی کوئی بھی نہیں سو سکا تھا۔۔۔۔افنان گھر آیا تھا اپنے کمرے میں جاتے اسے عائشہ کی یاد آئی تھی اور کہیں نہ کہیں اذیت تھی وہ اسکے ساتھ نہ تھا ، وہ اس سے بات بھی نہیں کر رہی تھی نہ اسکی کوئی فون کال اٹھائی تھی اس نے۔۔۔کمرے میں شلف پر رکھی مختلف کتابیں اسے اسکی یاد دلا گئ تھیں کچھ ناولز تھے ،کچھ ہسٹری بیس پر کتابیں تھیں جو وہ پڑھتی تھی۔۔۔۔سر جھٹکتے وہ اپنی وارڈروب کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

لاہور کا موسم خاصا اچھا تھا آج بادل چھائے ہوئے تھے گویا بارش کا امکان تھا۔۔ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی مگر سردی کے موسم میں بھی یہ ہوا دلکش لگ رہی تھی۔۔ٹھنڈ کا امکان نہ تھا۔۔۔

آج پولیس کو منال اور حمین کو عدالت کے سامنے پیش کرنا تھا۔درحقیقت، پولیس کو ملزم کو گرفتاری کے 24 گھنٹے کے اندر مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنا ہوتا ہے۔

اس کے بعد عدالت ملزم کو ضمانت یا ریمانڈ پر پولیس کی تحویل یا عدالتی تحویل میں دے سکتی ہے۔اس کے بعد مقدمہ عدالت میں آگے بڑھ سکتا ہے، استغاثہ اپنے شواہد پیش کرے

اور دفاع اپنا مقدمہ پیش کرے۔پولیس ملزم کو عدالت میں پیش کرے گی، جہاں عدالت فیصلہ کرے گا کے ملزم کو ضمانت دینا ہے یا نہیں۔اگر ضمانت دی جاتی ہے، تو ملزم کو جیل سے رہا کیا جائے گا، لیکن اگر ضمانت نہیں دی جاتی ہے، تو ملزم کو جیل میں ہی رکھا جاتا ہے

اسکے بعد، کیس کا ٹرائل شروع ہتا ہے ، جس میں پراسیکیوشن اور دفاع اپنے آپ ثبوت اور دلائل پیش کریں گے۔عدالت فیصل کرے گی کہ ملزم مجرم ہے یا نہیں، اور اگر جرم ثابت دیا جاتا ہے، تو سزا کا فیصلہ بھی کیا جائے گا۔

ہمیشہ کی طرح عدالت کے اندر باہر گہما گہمی تھی کورٹ کے باہر میڈیا کا ایک ہجوم تھا تقریباً 9 بجے سے پہلے پولیس ان دونوں کو مختلف گاڑیوں میں کورٹ تک لے کر آئی تھی ۔۔۔منال کو اور حمین دونوں کو بیک وقت الگ الگ گاڑی سے نکالا گیا تھا۔۔میڈیا کا ہجوم ان دونوں کی طرف بڑھا تھا۔۔۔مختلف سوالات ان کی سماعت میں پڑے تھے۔۔۔" مس منال آپ نے اپنی ہی منگیتر کو کیوں مارا ؟؟؟۔۔۔"کیا آپ ان سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھیں ؟؟؟۔۔"مسٹر حمین کے ساتھ مل کر یہ سب کرنے کا کیا مقصد تھا آپکا ؟؟۔۔"کیا آپ مانتی ہیں کہ یہ قتل آپ دونوں نے کیا ؟؟ سوال تھے یہ آگ کے گولے تھے جو اسکی سماعتوں کو چھو رہے تھے۔۔۔۔پولیس کی بھر پور کوشش انھیں اس جھرمٹ سے نکال چکی تھی۔۔۔حمین نے سکھ کا سانس لیا تھا جبکہ منال کا سارا حوصلہ ایک بار پھر پست ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

عدالت کے کمرے کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا باہر ک شور کافی حد تک تھم چکا تھا۔۔دونوں کو کٹہرے میں پیش کیا گیا تھا پل بھر کو دونوں کی نظریں ملی تھیں اور جلد ہی منال اپنی نظروں کا زاویہ بدل گئ تھی جس سے حمین کو واقعتاً تکلیف ہوئی تھی وہ اسکے بارے میں کیا سوچ رہی تھی اسے جاننا تھا اسے اگر کسی سے فرق پڑتا تھا تو اسکی سوچ سے پڑتا تھا کہ اسے حمین پر یقین تھا یا نہیں۔۔۔۔

جج نے اپنی عینک کو نیچے کرتے منال اور حمین کو دیکھا تھا ایک نظر اور پھر ایک نظر کمرہ عدالت میں گھمائی تھی۔۔۔نامور چہرے نامور نام جانے پہچانے تھے پھر انھوں نے اپنے سامنے پڑے پیپر پر نظریں دوڑائی تھی کچھ پل کی خاموشی کے بعد وہ کٹہرے میں کھڑے ان دونوں سے مخاطب ہوئے تھے۔۔۔

" کیا آپ دونوں اس جرم کو تسلیم کرتے ہیں جس جرم میں آپ دونوں کو یہاں لایا گیا ہے ؟؟

منال کی نظریں حمین پر گئ تھیں پھر افنان پر گئ تھیں۔۔۔۔

" مس منال سکندر خان " انھوں نے اسے مخاطب کیا تھا۔۔

" نہیں" منال نے بلند آواز میں کہا تھا۔۔۔اسکے بعد انکی نظریں حمین پر تھیں۔۔۔

" نہیں" حمین نے بھی مختصر سا جواب دیا تھا۔۔۔

" میں پراسیکیوٹر صاحبہ کو اس بات کی اجازت دیتا ہوں کہ وہ اپنے موکل کے موقف عدالت کے سامنے رکھیں " جج نے اجازت دی تھی اور اس اجازت پر اسمارہ نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا تھا۔۔۔

اسمارہ نے ایک گہری سانس لی تھی اور دونوں کٹہروں کے درمیان میں آکر کھڑی ہوئی تھی

۔۔۔۔۔

" میرے موکل منال سکندر خان اور حمین روحیل شاہ جن پر الزام لگایا گیا ہے کہ انھوں نے صارم دلاور خان کا قتل کیا ہے جبکہ ان کی نہ تو کوئی آپسی دشمنی تھی اور نہ ہی کسی قسم کا تناؤ "

" ان پر یہ الزام اس بنا پر لگایا گیا ہے کہ گولی چلانے والا مجرم جس نے اعتراف کیا کہ اسی نے صارم دلاور خان کا قتل کیا مگر وہ پولیس کو یہ بات کہہ گیا ہے کہ گولی چلانے کا حکم انکی طرف سے دیا گیا ہے جبکہ اس بات کا کوئی ثبوت نہ تو پولیس کے پاس موجود ہے اور نہ ہی اس مجرم کے پاس میری عدالت سے گزارش ہے کہ

Article 10-A and article 4-A

کے تحت "accused " کو یہ حق دیا جائے کہ وہ اپنے حق کے لیے اس آرٹیکل کا استعمال کر سکے تاکہ وہ خود کو بے قصور ثابت کر سکیں "

اسمارہ خاموش ہوئی تھی چند پل جو۔۔۔

" میں ایس ایچ او صاحب سے اس بات کی وضاحت چاہتا ہوں کہ انھوں نے کس بنا پر انھیں اریسٹ کیا ؟؟ " جج نے اسمارہ کی بات سنتے ایس ایچ او حبیب سے سوال کیا تھا

۔۔۔۔۔

" ہماری تفتیش کے دوران ہم نے جس مجرم کو گرفتار کیا اس نے انھی کا نام کیا۔۔۔سی سی ٹی وی فوٹیج میں منال سکندر خان وہاں موجود تھیں "

" کیا آپ یہ آپکی طرف سے ثبوت ہے " جج نے ترچھی نظروں سے ایس ایچ او کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔ایس ایچ او خاموش ہو گیا تھا۔۔

" کیس کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے میری گزارش ہے پولیس سے اور موکل کے وکلا سے کہ وہ اپنے موقف ثبوتوں اور گواہوں کے ساتھ پیش کریں تاکہ کسی بے گناہ کو سزا نہ دی جائے "

" میں اپنا ایک اور مدہ پیش کرنا چاہوں گی کہ پولیس کسی کو بھی بغیر کسی ثبوت یا گواہ کے انھیں جیل میں نہیں رکھ سکتی Article 10-A اور 246 سیکشن کے تحت میرے موکل اپنی بیل کی ارضی ڈال چکے ہیں اس لیے میری عدالت سے گزارش ہے کہ انھیں جلد از جلد بیل دی جائے " اسمارہ اپنی بات کہتے واپس آ چکی تھی۔۔۔

" تمام موضوعات کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جاتا ہے کہ یہ کیس آگے پرویسڈ کیا جائے اور جب تک کوئی ٹھوس ثبوت اور گواہ پیش نہیں کیا جاتا تب تک " accused مس منال سکندر خان اور حمین روحیل شاہ کی بیل کے آرڈرز جاری کیے جائیں

"Court is adjourned "

منال کی نظریں اچانک جج سے ہٹ کر وہاں دور گئ تھیں جہاں اسے افان بیٹھا نظر آیا تھا اسکی نظر اس پر رک گئ تھی۔۔۔سارا کچھ دوبارہ آنکھوں کے آگے کسی فلم کی طرح آنے لگا تھا اسکا ہر یہ لفظ یاد آیا تھ پر ایک ملاقات پر۔۔۔۔منال کٹہرے سے باہر نکلی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں تمام کاغذات تیار ہو گئے تھے کاروائی پوری کرتے وہ سب اکٹھے کورٹ سے نکلے تھے۔۔۔افنان منال کو اپنی گاڑی کی طرف لے کر گیا تھا۔۔۔حمین اور اسمارہ ایک گاڑی میں اپنے گھر کو نکل چکے تھے۔۔۔۔

شانزیب خان سہیل شاہ کے گھر پہنچا تھا۔۔۔وہ لاؤنج میں صوفے پہ بیٹھا سہیل شاہ کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔اندرونی دروازے سے وہاں داخل ہوتے اسے یوں لنگڑاتے چلتا دیکھ کر شانزیب خان کی آنکھیں پھیلی تھیں۔۔۔سہیل شاہ اسکی حیرت کو مکمل طور پر نظر انداز

کرتے اسکے سامنے آکر بیٹھا تھا۔۔۔سہیل شاہ کی اٹل اور مغرور نظریں شانزیب خان کے غصے کو ہوا دے چکی تھیں۔۔۔

" تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بھتیجی کو ٹریپ کرنے کی؟؟ وہ چلایا تھا۔۔۔

" جب وجہ جان لو گے تو یوں ریئکٹ نہیں کرو گے " وہ اطمینان سے کہہ رہا تھا۔۔۔

سہیل شاہ نے اپنی جگہ چھوڑی تھی اور جیب سے چھوٹی پسٹل نکالی تھی اور سہیل شاہ کی کنپٹی پر رکھی تھی اور اسکا گریبان اپنی مٹھی میں لے گیا تھا۔۔۔

" بھاڑ میں جاو تم اور تمہاری وجہ۔۔۔جو بھی تھا تمہیں یہ حق میں نے نہیں دیا کہ میرے گھر کی عورتوں کو اس سب میں گھسیٹو میں تمہاری جان لینے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاوں گا سہیل شاہ "

" تم اپنی حد بھول رہے ہو " اس نے اسے جواب میں سختی سے کہا تھا۔۔

" حد کونسی حد تم اور تمہارے پلینز اتنے کھوکھلے تھے کہ تم نے حمین سے بدلہ لینے کے لیے ایک عورت کو اس سب میں گھسیٹا کیا وہ کسی سڑک پر ،اپنے گھر یا اپنے آفس کہیں نہیں مارا جا سکتا تھا تم سے اچھا تو وہ حمین کے کہ اس نے اپنی ماں کا بدلہ لینے کے لیے میرے گھر کی عورتوں کو استعمال نہیں کیا " شانزیب خان غرایا تھا۔۔۔

" ہاں کیا میں نے تمہاری بھتیجی کو استعمال۔۔۔کیونکہ تمہارا بھتیجا انکے ساتھ مل کر ہمیں استعمال کر رہا ہے اور تم ہو کہ اندھے بنے بیٹھے ہو میرے بس میں ہوتا تو میں اس دن اسے مار دیتا " سہیل شاہ اٹل لہجے میں بولا تھا اسکی کنپٹی پہ رکھا پستول اسے ڈرا نہیں سکا تھا ۔۔وہ جانتا تھا کہ شانزیب خان اسے نہیں مارے گا۔۔۔

" اور تمہیں پتا ہے پھر کیا ہوتا تم بھی مر جاتے " شانزیب خان نے سرگوشی کی تھی پستول کی نوک پر وہ زور ڈال گیا تھا۔۔۔شانزیب خان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

" تمہیں زندہ اسیے چھوڑ رہا ہوں کہ تم اس کیس سے منال کا نام ختم کرواؤ وہ جو تمہارا بندہ پکڑا گیا ہے اسے کہو کہ اسکا نام نہ لے "

" وہ پکڑا نہیں گیا اسے پکڑایا گیا ہے "

" کیوں"

" میرا پلین حمین شاہ مارنا تھا مگر ایسا نہیں ہوا اب اگر حمین اس کیس میں پھنستا ہے تو کیا حرج ہے "

شانزیب خان پیچھے ہو اتھا۔۔۔

" صارم کو کیوں مروایا تم نے "

" میرے بندوں کو نہیں پتا تھا کہ وہ صارم ہے مجھے تھا کہ حمین آئے گا مگر وہ صارم کہاں سے آیا میں نہیں جانتا " جواب بلکل لاپرواہی سے دیا گیا تھا جیسے اسے کوئی فرق نہ پڑا تھا کہ کون مرا اور کیوں۔۔۔۔

" مجھے نہیں معلوم تمہیں جس کے ساتھ جو کرنا ہے کرو مگر منال کا نام نہیں آنا چاہیے اس سب میں " شانزیب خان نے دو ٹوک کہا تھا۔۔۔

" ٹھیک ہے تم پریشان نہ ہو میں کرتا ہوں کچھ " سہیل شاہ نے اسے یقین دلایا تھا۔۔

" تمہیں نے ابھی تک مجھے پھنسانے کے علاوہ کچھ نہ کیا ہے۔۔۔کیس کافی حد تک ہمارے حق میں ہے اس لیے مجھے ادھر سے کوئی پریشانی نہ ہے مگر اپنے معاملات ٹھیک کر لو تم " شانزیب خان نے پھنکارتے کہا تھا اور شانزیب خان کا یہی حاکمانہ انداز اسے زہر لگتا تھا۔۔۔

گھر آتے منال کا سامنا اسکے دادا سے ہوا تھا جو اسی کا انتظار کر رہے تھے اسے دیکھتے اس کی طرف لپکے تھے۔۔۔

" میرا بچہ ٹھیک ہے ؟؟ انھوں نے اسکا ہاتھ تھامتے پوچھا تھا لہجے میں فکر واضح تھی۔۔۔

" جی میں ٹھیک ہوں " اس نے ہلکی سی مسکان ظاہر کی تھی اسے لیے وہ اندر آئے تھے افنان بھی انھی کے پیچھے تھا۔۔مسز شانزیب اسکی جانب بڑھی تھی۔۔۔

" تم نہا کے آجاؤ میں کھانا بھجوا دیتی ہوں " منال خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئ تھی۔۔۔کمرے میں آتے اسے یوں احساس ہوا تھا کہ شاید وہ کافی دنوں بعد آئی تھی اس کمرے میں۔۔جیسے کافی دنوں تک اس کمرے کو دیکھا نہ تھا۔اسکا آفس تھا ،اسکا بزنس تھا کچھ بھی یاد نہ تھا نہ اس وقت اسے کسی چیز سے غرض تھی۔۔اپنی شال وہ بیڈ پر رکھتے واشروم کی جانب بڑھی تھی۔۔بیسن کے آگے کھڑے ہوتے خود کا چہرہ دیکھا تھا جو کہ زرد ہو رہا تھا۔۔اور ان تین دنوں میں اسکا چہرہ کمزور ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے نل سے پانی لیتے ہاتھ صاف کیے تھے۔۔۔اپنے ہاتھوں پر نظر دوڑائی تھی تو اسے اپنے ہاتھ خون میں رنگیں نظر آئے تھے۔۔۔ایک خوف دوبارہ طاری ہو رہا تھا۔۔۔ایک بار پھر وہ خود قصور وار سمجھنے لگی تھی۔۔۔ان 4 دنوں میں اسکے ساتھ کیا کیا ہوا تھا اسے اس سب سے فرق نہیں پڑ رہا تھا فرق پڑ رہا تھا تو صرف اتنا کہ جو شخص اس سے محبت کا دعویدار بنتا تھا وہ اسکی گود میں دم توڑ گیا۔۔۔چہرہ اٹھا کر دوبارہ آئینے میں دیکھا تھا پھر پانی لیتے نل سے پانی لیتے چہرے پر کئ چھینٹے مارے تھے بالوں کو مکمل طور پر دونوں ہاتھوں سے پیچھے کیا تھا۔۔۔ہاتھ سے پانی لیتے گردن پر ڈالا تھا۔۔۔۔سانس بحال ہوا تھا۔۔وارڈروب سے اپنے کپڑے لیے وہ اگلے 10 منٹ میں نہا کر باہر آئی تھی تو افنان کو اپنے کمرے میں بیٹھے پایا تھا وہ جو رات کو اس سے ملنے آتا تھا اب ہر وقت اسکے اردگرد موجود رہتا تھا میز پر کھانا لگا ہوا تھا۔۔۔منال سر جھٹک گئ۔۔۔۔۔اپنے بال یونہی تولیے میں باندھے اسکے پاس آگئ تھی کچھ بھوک کا احساس بھی ہو رہا تھا رات کا اس نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔۔۔ان

دونوں نے خاموشی سے کھانا کھایا تھا۔۔۔منال پھرتی سے اٹھی تھی اور دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا تھا اپنی تمام دوائیاں وہ وہیں رکھتی تھی۔۔۔

" کیا کرنے لگی ہو ؟؟ افنان نے اسے فرسٹ ایڈ باکس میں کچھ ڈھونڈتے پایا تو اس سے پوچھا تھا۔۔۔

" مجھے سونا ہے " وہ شاید گولیوں کی تلاش میں تھی۔۔۔۔

" کیا یہ حل ہے ؟؟؟ اس نے اسکا ہاتھ پکڑے اسے اپنے پاس بٹھایا تھا۔۔

" فلحال۔۔۔اس نے کوفت سے کہا تھا۔۔۔

" میں اچھے سے جانتا ہوں تمہیں اسکا جانا اتنا تنگ نہیں کر رہا جتنی یہ بات تنگ کر رہی ہے کہ وہ تمہاری وجہ سے مارا گیا۔۔۔"

" ہاں تو میری وجہ سے ہی ہوا نہ سب وجہ تو میں ہی ہوں۔۔۔"

" ایسا کچھ نہیں ہے تم اس بات کو بھول کیوں نہیں جاتی کہ۔۔۔"وہ ابھی اپنی بات مکمل کرتا کے منال نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا اسکی بات کاٹ گئ تھی وہ۔۔۔

" میں خونی نہیں تھی بن گئ۔۔میں قاتل نہیں تھی پر بن گئ۔۔اپ کہہ رہے ہیں میں بھول جاؤں۔۔وہ شخص " وہ اٹک گئ تھی آنکھوں سے آنسو روانہ ہونے لگے تھے۔۔اچانک کپکپی اس پر طاری ہونے لگی تھی۔۔۔

اپنے ہاتھوں کو پھیلا گئ تھی نظریں اپنے ہاتھوں کی جانب لے گئ تھی جو کانپ رہے تھے ۔۔۔

" وہ شخص میری گود میں مر گیا۔۔۔میرے ہاتھ اس کے خون سے رنگ گئے۔۔۔اسکی محبت ۔۔۔وہ ،وہ (وہ افنان وضاحت دے رہی تھی۔۔۔یقین دلا رہی تھی خود کو یا اسکو۔۔۔)وہ جو بچپن کا دوست تھا میرا میں نے اسے مار دیا " آنکھیں آنسوؤں سے چمک رہی تھیں ۔۔۔افنان نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا گرفت مضبوط کر لی تھی تاکہ اسکی کپکپی کو روک سکے۔۔

اتنے میں دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی آنے والا شانزیب خان تھا۔۔۔منال نے اپنے اندر صاف کیے تھے اور گردن موڑتے انکی جانب دیکھا تھا۔۔۔افناں ضبط کر گیا تھا۔۔۔

" کیسی ہے میری بیٹی " وہ وہاں پاس آتے بولے تھے۔۔

" میں ٹھیک ہوں "

" تم پریشان مت ہو منال تمہارا نام نکل جائے گا اس سب سے " شانزیب نے اسے یقین دلاتے کہا تھا۔۔۔منال نظریں جھکا گئ تھی۔۔۔

" مجھے نہیں معلوم تھا کہ مجھ سے محبت تمہیں یہاں تک لے جائے گی" شانزیب خان کے لہجے میں کوئی اداکاری نہ تھی خوشی تھی ،پیار تھا جو انھیں منال پر آرہا تھا۔۔منال کے معاملے میں شانزیب خان کے دل میں کوئی اداکاری نہ تھا۔۔۔

" مجھے بھی نہیں معلوم تھا" افنان بنا بولے نہ رہا تھا۔اسکی بات ہر وہ افنان کو دیکھ گئے تھے ۔۔۔

" ہاں تمہیں کیوں یقین ہو گا مجھ پر ، تم تو بڑے ہو گئے ہو اب اپنی سوچ رکھنے لگے ہو نہ " وہ طنزیہ کہہ رہے تھے۔۔۔

" اپنی سوچ رکھنی ہی چاہیے ورنہ نقصان ہی ہوتا ہے اندھے پن میں ٹھوکریں لگتی ہی رہتی ہیں" وہ دو ٹوک بولا تھا شانزیب خان کے چہرے پر اذیت ابھری تھی۔۔

" میں نے اپنے بچوں سے زیادہ محبت تم دونوں سے کی ہے ہمیشہ " انھوں نے جتانا چاہا تھا ،یاد کرانا چاہا تھا۔۔

" اپنے بچے اپنے ہی ہوتے ہیں چاچو اور اسی طرح۔۔(وہ کچھ پل رکا تھا) اپنے ماں باپ اپنے ہی ہوتے ہیں " وہ منال کی حیرت کو نظر انداز کرتے بولا تھا جو اسے منہ کھولے دیکھ رہی تھی۔۔۔شانزیب خان کچھ نہ بول سکا تھا ،چہرہ سرخ ہونے لگا تھا۔۔۔

" خیر کیس ختم ہونے والا ہے میرا ،جلد ہی ثابت ہو جائے گا سب " وہ خود کو کہہ رہا تھا یا افنان کو وہ خود اندازہ نہیں کر پایا تھا۔۔افنان کے لہجے میں جو کھار تھی وہ اسے توڑ رہی تھی اور جو خبریں اسے افنان کے متلعق مل رہی تھیں وہ اسکے لیے تکلیف ک باعث بنی تھی ۔۔۔وہ خاموشی سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔افنان نے منال کی جانب دیکھا جو بس ساکت بیٹھی تھی۔۔۔

" تم صبح سے آفس جانا شروع کر دو " افنان نے اسکے گیلے بکھرے بال دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" میرا دل نہیں ہے " منال نے کہا تھا اور پھر بیڈ پر کمبل اوڑھے لیٹ گئی تھی جسم کا درد بڑھتا جا رہا تھا۔۔یوں تھا کہ جسم سے جان ختم ہوتی محسوس ہو رہی تھی اسے۔۔۔افنان خاموش رہا تھا ابھی بھی وہ اس سے بات نہ کر سکا تھا اسکے ریکشن کا سوچتے اس کی ہمت نہیں بن پا رہی تھی۔۔۔منال آنکھیں بند کر گئ تھی افنان کمرے سے باہر نکل گیا تھا ۔۔۔وہ جسمانی اور ذہنی طور پر اس قدر تھک گئ تھی کہ اسے خود اندازہ نہیں ہوا تھا کہ وہ کب سو گئ تھی۔۔۔

.....

خان حویلی میں سناٹا چھایا تھا۔۔۔۔۔۔اکبر خان کی طبیعت کافی حد تک بگڑ چکی تھی وہ دوائیوں کے زیرِ اثر تھے۔۔۔افان جس دن سے کورٹ سے آیا تھا اسے کھٹک رہی تھی ہر بات ایک ہفتہ گزر چکا تھا مگر اس نے کسی سے ہی بات نہ کی تھی کیونکہ خان حویلی میں اس وقت کسی کی حالت سنبھلی نہ تھی مگر آج کافی دنوں بعد اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب چپ نہیں رہ سکتا اسے کچھ کرنا تھا اسے صارم دلاور خان کے قاتل ڈھونڈنے تھے اس لیے آج سبکو لیے لاؤنج میں بیٹھا تھا اس نے سبکے زمانے عدالت کا منظر پیش کیا تھا۔۔۔

" افان منال ایسا کیوں کرے گی ؟؟؟ زید بولا تھا۔۔۔

" بھائی مجھے نہیں معلوم وہ جو مجرم پکڑا گیا ہے اس نے خود اعتراف کیا ہے "

" کوئی اور ثبوت تو نہیں نہ "

" ایکو کیا لگتا ہے کہ ایس پی کی بہن کی بیل کرانا مشکل کام ہے " وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔

عائشہ خاموشی سے سب سن رہی تھی۔۔۔۔۔

" کیس کر دیتے ہیں پھر ہم کیوں خاموش ہیں " ولی خان بولے تھے۔۔۔

" میں بھی یہی چاہتا ہوں بابا " افان نے فوری طور پر حامی بھری تھی۔۔دلاور خان کا دل بھاری ہونے لگا تھا وہ باہر کو نکل گئے تھے۔۔۔سب کی نظریں انکی جانب اٹھی تھیں۔۔

" میں دیکھتا ہوں " ولی خان دلاور خان کے پیچھے گئے تھے۔۔۔

" تم جانتے بھی ہو تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔صارم منال سے محبت کرتا تھا افان تم یوں بغیر کسی ثبوت کے اسے ذلیل نہیں کر سکتے "

" اور جو ہم نے اپنا بھائی کھویا ہے وہ کیا ہمیں حق نہیں ہے کہ اسکے قاتلوں تک پہنچ سکیں" افنان غصے سے بولا تھا

" منال کو کبھی صارم سے محبت تھی ہی نہیں " عائشہ بولی تھی۔۔۔اسکی بات پر وہاں بیٹھے افان اور زید کی نظر اس پر اٹھی تھی۔۔۔زید کو صارم کی ہر بات یاد آنے لگی تھی ۔۔۔منال کے کہنے پر ہی تو اس نے شادی " delay " کروائی تھی وہ سوچ کر رہ گیا تھا ۔۔۔۔کہیں نہ کہیں وہ بھی سوچنے پر مجبور ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔اور یہاں وہ فیصلہ کر چکے تھے کہ وہ منال سکندر خان پر اور حمین پر کیس کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عدالت کی طرف سے ایک اور نوٹس جاری ہو چکا تھا منال سکندر خان اور حمین شاہ کو طلب کیا چکا تھا صارم دلاور خان کے قتل کے الزام میں۔۔۔۔ایک نئ جنگ اور ایک نئ کہانی۔۔۔کسی کے لیے بھی یہ حیرت کی بات نہ تھی خان حویلی کا چراغ بجھا تھا اور وہ اس

کے لیے آواز نہ اٹھاتے یہ کہاں لکھا تھا پھر آگے کوئی بھی ہوتا انھیں اس سے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔۔

منال سفید لباس پہنے بال باندھے ہوئے گارڈن میں بیٹھی تھی۔۔۔افس جانے کا اسکا بلکل دل نہیں تھا ایک دو بار اسکی سجل سے فون پر بات ہوئی تھی مگر اس نے سجل کو اس وقت صاف کہہ دیا تھا کہ وہ خود ہی جو معاملات ہیں دیکھ لے وہ ابھی نہیں آسکتی۔۔۔۔بیٹھے بیٹھے اسے آج پھر سب یاد آیا تھا۔۔۔دل میں کئ سوال اٹھے تھے۔۔۔کون تھا جس نے اسے فون کیا تھا۔۔۔کون تھا جس نے شانزیب خان کا نام لیے یہ سب کرنا چاہا تھا۔۔۔کوئی اسے مارنا چاہتا تھا تو کیوں۔۔۔صارم وہاں کیسے آیا تھا۔۔۔سب اسے عجیب سی الجھن کا شکار کر گیا تھا۔۔۔افنان ابھی گھر نہیں تھا مگر شانزیب خان آج گھر پہ ہی تھے۔۔۔اپنے سوالوں کے جواب تلاش کرنے کے غرض سے اس نے شانزیب خان کے پاس جانا بہتر سمجھا تھا ۔۔۔۔وہ اٹھی تھی وہ اندر لاونج تک پہنچی تھی جہاں مسز شانزیب کھڑی ملازمین سے کچھ بات کر رہی تھیں۔۔۔

" چاچو کہاں ہیں ؟؟ اس نے انھیں مخاطب کیا تھا۔۔

" وہ کمرے میں ہیں" انکا جواب سنتے وہ سر اثبات میں ہلاتی انکے کمرے کی جانب بڑھی تھی ۔۔۔۔۔کمرے کا دروازہ کھلا تھا وہ دروازے پر دستک دینے کو تھی تاکہ وہ اسکی طرف متوجہ ہو سکیں شانزیب خان فون پر کسی سے بات کررہا تھا اسکی بات سنتے اسکا ہاتھ وہی رہ

گیا تھا۔۔۔

" تمہیں میں نے کہا تھا کہ منال کا نام نکل جانا چاہیے پھر حمین کے ساتھ جو مرضی ہو مجھے اس سے غرض نہیں ، باقی تمہارا نام نہیں آئے گا میں افنان اور منال کو ہینڈل کر لوں گا وہ مجھ سے نہیں پھر سکتے کبھی بھی وہ صارم کے معاملے می اتنے " touchy " نہیں لگ رہے مجھے کہ وہ اسکے قاتل کا پتہ کریں۔۔۔"

منال کا دل ڈوب گیا تھا۔۔۔دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا جیسے۔۔۔۔کچھ تھا تو حیرت تھی ۔۔الجھن تھی۔۔پر یقین نہ تھا۔۔۔

" خان حویلی کیا کر لے گی اس سب میں جب انکی کسی سے دشمنی ہے ہی نہیں وہ تو صارم فضول میں مارا گیا تمہاری بے وقوفی سے اب میں دیکھ لوں گا تم بس منال کو نکالو اس سب سے۔۔۔"شانزیب خان کہتا فون کاٹ گیا تھا۔۔۔پھر اپنی وارڈروب کی جانب مڑا تھا مگر نظر ابھی بھی منال پر نہ گئ تھی۔۔۔منال خاموشی سے کھڑی سکتے میں تھی۔۔۔افنان نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا شانزیب خان مڑے تھے نظر ان دونوں پر گئ تھی چند پل کے لیے وہ خود بھی حیران ہوئے تھے پھر ترچھی نگاہوں سے انکی جانب دیکھتے بولے تھے۔۔۔

" تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو " وہ نکالے کپڑے بیڈ پر پھینکتے ان کی طرف بڑھے تھے

۔۔۔

" ہم آپ سے پوچھنے آئے تھے کہ کیس کا کیا بنا " افنان نے جلدی سے جواب دیا تھا ۔۔۔شاں نزیب خان کی حیرت یقین میں بدلی تھی۔۔۔۔افنان کی جانب مکمل طور پر مڑ گئے تھے وہ۔۔۔

" تمہیں نہیں معلوم کہ کیس کا کیا بنا ؟؟؟

" نہیں مجھے واقعی میں نہیں پتا میں اسلام آباد تھا " اس نے بڑی مہارت سے جواب دیا تھا منال کا ہاتھ ابھی بھی وہ ہاتھ میں لیے ہوئے تھے گرفت سخت تھی۔۔۔۔

" جیت جاؤں گیا میں یہ کیس۔۔۔حمین شاہ جھوٹا تھا جھوٹا ہے اور جھوٹا رہے گا " ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا وہ۔۔۔۔چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔اسکی اس ہٹ دھرمی پر افنان کا دل کیا تھا سامنے کھڑے شخص کا چہرہ بگاڑ کر رکھ دے۔۔۔

" حمین شاہ رہے گا " افنان نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔اس بات کا مفہوم وہ بہت سے سمجھ چکا تھا منال نے گردن موڑے افنان کی جناب دیکھا تھا۔۔۔۔وہ یونہی شانزیب خان کو سرخ ہوتا دیکھ کر خود کو پر سکون کر گیا تھا اور منال کا ہاتھ پکڑے وہ اسے وہاں سے لے گیا تھا ۔۔۔۔اسکے کندھے سے تھامے اب وہ سیڑھیاں اتر رہا تھا۔۔۔

" چاچو کس سے بات کر رہے تھے " منال نے گردن موڑے افنان سے پوچھا تھا۔۔۔

" اپنے دوست سے " اس نے مختصر جواب دیا تھا۔۔

" کون سا دوست " منال رک گئ تھی۔۔۔

" وہی دوست جس نے تمہیں کہا تھا کہ تمہارا چچا اللہ کو پیارا ہو گیا ہے " وہ غصے سے بولا تھا

۔۔

" اللہ ہے بھائی کیا بول رہے ہیں حد ہو گئ ہے " منال نے غصے سے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا

۔۔

" جتنی غور تم نے میری بات ہر کہ ہے اتنی غور اوپر جو سن کر آئی ہو اس پر کی ہوتی تو مجھے تم پر ناز ہوتا " وہ ہاتھ کو فخری انداز میں گھوماتا بولا تھا۔۔۔

" وہی تو پوچھ رہی ہوں وہ ایسے کیوں کہہ رہے تھے " سیڑھیوں سے اترتے لاؤنج میں پہنچتے وہ مکمل طور پر اسکی جانب مڑتے بولی تھی۔۔۔

چلو کہیں گھوم کے آتے ہیں۔۔۔"میرا دل نہیں ہے " وہ وہیں رک گئ تھی۔۔

" تمہارے آفس چلتے ہیں " افنان نے کہا تھا منال کا دل ابھر آیا تھا۔۔۔اس نے اپنی حالت دیکھی تھی۔۔۔"میں اس حالت میں گئ تو وہ سب مجھے پاگل سمجھیں گے " منال نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔

" خیر ہے انھیں تمہاری حقیقت پتا چل جائے گی "

" اپکو نہیں لگتا کہ آپ میری ضرورت سے زیادہ بے عزتی کر رہیں ہیں " منال نے آنکھیں سکیڑتے کہا تھا....

" نہیں میں دیکھ رہ تھا کہ منال ہی ہے یہ اب اندازہ ہو گیا منال ہی ہے یہ " مسکراتے وہ دونوں باہر نکل گئے تھے۔۔۔افنان نے گاڑی کی چابی منال کی جانب بڑھائی تھی منال پکڑ گئ تھی کتنے دنوں بعد اس نے آج ڈرائیونگ کرنی تھی یہ اسکا پسندیدہ کام تھا۔۔۔وہ ڈرائیور سیٹ سنبھال گئ تھی افناں اسکے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔گاڑی باہر نکالتے مین روڈ پر لاتے وہ اپنی طرف کا شیشہ کھول گئ تھی۔۔۔ہوا کا جھونکا اسے بے حد اچھا لگا تھا۔۔۔

"بھائی "

" ہمم " وہ ایک طرف اپنا فون کھولے کوئی میسج ٹائپ کر رہا تھا اور دوسری طرف سکسی جانب متوجہ تھا۔۔۔

" ہماری زندگی میں یہ قتل و غارت ختم کیوں نہیں ہوتی پہلے ماما پھر صارم کیا یہ سب اتنا آسان ہے ؟؟؟

" ان کے لیے آسان ہوتا ہے جن کا یہ مشغلہ بن جائے انکے لیے پھر لوگوں کی جانیں کوئی قیمت نہیں رکھتیں "

" کوئی مجھے کیوں مارنا چاہے گا " منال نے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا۔

" کس نے کہا کوئی تمہیں مارنا چاہتا ہے "

منال نے چہرہ موڑتے اسکی جانب دیکھا تھا

" چاچو کسے کہہ رہے کہ اسکی بے وقوفی سے صارم مارا گیا " منال کا دماغ اٹک چکا تھا۔۔۔

" کل کورٹ جانا ہے تمہیں یاد ہے نہ " وہ بات کو گھما گیا تھا۔۔منال کا دھیان سامنے تھا۔۔

" یاد ہے مگر آپ ابھی بھی مجھے کچھ نہیں بتا رہے چاچو آپ سے اس طرح بات کر رہے تھے مجھے کبھی کسی خاطر میں لانا پسند کریں گے مجھے آپ نے کہا ماما کا ایکسیڈینٹ نہیں ہوا مگر آپ نے کبھی یہ بھی نہیں بتایا کہ کیا ہوا کیس نے کیا " اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

" کل کورٹ کے حالات و واقعات کے بعد ہم اس موضوع پر بات کر سکتے ہیں" اور یوں وہ اسے خاموش کروا گیا تھا۔۔۔اتنے میں منال کے آفس پہنچ چکے تھے وہ۔۔۔۔افس داخل ہوئی تو سب معمول کے مطابق اپنا کام جاری رکھے تھی۔۔۔منال کے آنے پر سجل کِھل گئ تھی۔۔۔۔افنان مسکرایا تھا۔۔۔وہ کمزور نہ تھی اتنا بڑا کاروبار چلانا کوئی آسان کام نہ تھا مگر وہ ہمیشہ سے اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا آیا تھا وہ اسکے لیے بچی ہی تو تھی۔۔۔۔

آفس آتے منال کو محسوس ہوا تھا یہاں پر تو زندگی نہیں بدلی تھی پھر اس آفس سے باہر اسکی زندگی کیوں اتنی بدل گئ تھی۔۔۔کسی کے قتل کا الزام تو کبھی کچھ۔۔۔۔۔یہ جگہ اس

کے لیے " joy " تھی ہمشیہ سے۔۔۔۔۔ایک خواب تھا شروع سے جو وہ پورا کر گئ تھی مگر ابھی بہت سے مراحل رہتے تھے۔۔۔۔

سجل اسکے کیبین میں ائی تھی اسے بہت ساری " updates" سے آگاہ بھی کر رہی تھی ۔۔افنان خاموشی سے منال کو آفس کے کام میں مصروف دیکھ رہا تھا۔۔کہیں مطمئن تھا تو کہیں پریشان۔۔۔۔کم از کم یہ سوچ کافی نہ تھی کہ وہ منال کو حقیقت بتائے گا تو سب مان جائے گی اور بس۔۔۔۔اتنا آسان نہیں تھا منال کو بتانا اسے پریشان کرنا تھا۔۔۔اسے اذیت میں ڈالنا تھا وہ کم از کم یہ خیال نہیں کرتا تھا کہ وہ خود پر قابو پا لے گی اور شانزیب خان کی طرف بڑھے گی نہیں وہ فوراً خود پر قابو نہیں پا سکتی تھی۔۔۔۔

اور آج آفس کے کئ کام نمٹنے تھے جن کا فیصلہ منال کو کرنا تھا۔۔۔

اگلے دن پیشی تھی منال سکندر خان کی اور حمین شاہ کی صارم دلاور خان کے قتل کیس میں۔۔۔۔یہ کیس خاں حویلی کی طرف سے کیا گیا تھا اور اسے ایک طرف سے پراسیکیوٹ اسمارہ کر رہی تھی تو دوسرے طرف کے وکیل برہان پاشا تھا اپنے نام کا ایک۔۔۔اج کی وکالت میں وہ واحد نوجوان تھا جو اس عمر میں اپنا نام بنا چکا تھا۔۔۔ہر کوئی اسکے پیچھے تھا ۔۔۔۔اپنی وکالت کی تاریخ میں وہ ایک بھی کیس آج تک نہ ہارا تھا۔۔۔۔کمرہ عدالت کے باہر اسمارہ کچھ فائلز دیکھ رہی تھی کہ وہ اس تک پہنچا تھا۔۔۔

" اسلام علیکم پراسیکیوٹر صاحبہ" اس نے مسکراہٹ سے مخاطب کیا تھا۔۔اسمارہ نے چہرہ اٹھایا تھا بلیک پینٹ کورٹ پہنے ٹائی لگائے۔۔۔اسکے سامنے کھڑا تھا۔۔۔اسمارہ نے فائل بند کی تھی آنکھیں سکیڑتے وہ اس اسکا انٹرو مانگ رہی تھی۔۔۔

" میں ایڈووکیٹ برہان پاشا نام تو سنا ہوگا " اس نے گوگلز اتارے کہا تھا

" اوہ صارم دلاور خان کے وکیل " اس نے بھی جان بوجھ کر کہا تھا۔۔۔نام اس نے سنا تھا اسکی مشہوری سے بھی اچھی خاصی واقف تھی مگر اسے اڑنے نہیں دے سکتی تھی وہ۔۔۔

" جی بلکل " اس نے سر کو خم کرتے کہا تھا۔۔۔

" اوہ بیسٹ آف لک " وہ کہتی گھڑی پر وقت دیکھتی کمرہ عدالت کی جانب بڑھ گی تھی ۔۔۔برہان نے ابرو اچکائے تھے۔۔۔

" اسے لگا تھا کوئی بوڑھی سے ہوگی پراسیکیوٹر اور خوش مزاج سی مگر اسمارہ کو دیکھتے اسکے تمام اندازے غلط ثابت ہوئے تھے۔۔۔۔سر نفی میں ہلاتا وہ بھی اندر کی جانب بڑھ گیا تھا ۔۔۔۔۔۔خان حویلی سے افان ،زید اور عائشہ تینوں ہی وہاں موجود تھے سہیل شاہ بھی وہیں موجود تھے شانزیب خان اور سہیل شاہ بھی وہیں موجود تھا۔۔کاروائی شروع ہو گئ تھی۔۔۔

اسمارہ نے برہان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"Ladies first "

اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کرتے وہ مسکرا گیا تھا اسمارہ کڑی تیوری دکھاتی اٹھی تھی۔۔۔

" مائی لارڈ میرے موکل منال سکندر خان جو کہ صارم دلاور خان کی منگیتر تھیں۔۔۔۔انکی کچھ ہی عرصے بعد شادی بھی تھی یہ منگنی انکی بچپن کی طے شدہ تھی دونوں خاندان راضی تھے نہ ہی خاندان کی کوئی آپسی دشمنی تھی اور نہ ہی منال اور صارم کی تھی اور رہی بات حمین شاہ کی تو نہ تو انکا کبھی صارم دلاور خان سے تعلق تھا اور نہ انکے گھر والوں سے اور ۔۔"وہ ابھی اپنی بات جاری رکھتی برہان اٹھا تھا۔۔

" میں معذرت چاہتا ہوں کہ بات کاٹ رہا ہوں مگر منال سکندر خان اور حمین شاہ کا تو تعلق تھا نہ " آنکھوں میں چمک تھی اسکی بات سنتے اسمارہ جو کہ اسے دیکھتے ہی نفرت ہوگئی تھی اس سے اب اسکی بات پر وہ سرخ ہو گئ تھی۔۔۔۔

" وہ تعلق جو ہے وہ دوستی کا ہے جو کہ تب سے ہے جب سے منال سکندر خان کی منگنی صارم کے ساتھ طے ہوئی تھی " وہ دانت پیستے بولی تھی

" ہمارے معاشرے میں مرد اور عورت کی دوستی نہیں ہوتی " برہان نے مسکراتے کہا تھا

۔۔۔

" اپکے کہنے کے مطابق ہر مرد اور عورت کے درمیان وہ تعلقات بھی نہیں ہوتے جن کی بات کر رہے ہیں مجھے حیرت ہے کہ یہاں بیٹھا پر شخص جو کہ جس بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہے اس میں خواتین ہیں اور وہاں انھیں مردوں سے بات بھی کرنی پڑتی ہے آپ پھر بھی یہ بات کر سکتے ہیں ؟؟ اسمارہ کی آواز بلند تھی آخر پر وہ طنزیہ مسکرائی بھی تھی۔۔۔

" میں یہاں منال سکندر خان اور حمین شاہ کی بات کر رہا ہوں " وہ گویا ہوا۔۔۔

" یقیناً میں آپ کی بات نہیں کر رہی تھی " وہ جتاتے بولی تھی۔۔۔

" کیا میں کچھ سوالات کر سکتا ہوں ان سے ؟؟ برہان نے کہا تھا اسمارہ لب کاٹے پیچھے ہو گئ تھی۔۔۔۔

" کر سکتے ہیں مگر آپ مجھے اجازت دے چکے ہیں میں عدالت سے گزارش کروں گی کہ اس گولی چلانے والے مجرم کو پیش کیا جائے تاکہ میں ان سے کچھ سوالات کر سکوں "

برہان کندھے اچکاتے واپس اپنی جگہ پر آکر بیٹھ چکا تھا۔۔۔پولیس اس مجرم کو کٹہرے میں کے کر آئی تھی۔۔۔۔

" آپ کو گولی کس پر چلانے کا کہا گیا تھا۔۔۔"اسمارہ اکسے کٹہرے کے سامنے آتے بولی تھی۔۔۔

" صارم دلاور خان پر " بڑی تسلی اور اطمینان سے جواب دیا گیا تھا۔۔۔اسمارہ لب بھینچ گئ تھی۔۔۔

" کیوں "

" یہ تو مجھے نہیں پتا مجھے جتنا حکم ہوا تھا میں نے وہ کر دیا " جواب دوبارہ دو ٹوک دیا۔گیا تھا یقیناً وہ پروفیشنل کرمنل تھا۔۔۔

اسمارہ کا دل گیا تھا زور دار تھپڑ اسکے مار دے ایک۔۔۔۔

" پراسیکیوٹر صاحبہ آپ اصل سوال تو بھول گئیں

?? May I

اس نے جازت طلب نظروں سے کہا تھا۔۔۔اسمارہ پیچھے آئی تھی

" کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ کو کس نے کہا تھا کہ آپ کو صارم دلاور خان کو مارنا ہے "

" حمین روحیل شاہ نے " وہ بڑی آسانی سے بول گیا تھا۔۔۔۔

اسمارہ نے حمین کی جانب دیکھا تھا جو بڑے اطمینان سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے ٹکٹکی باندھے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

" میں حمین روحیل شاہ اور منال سکندر خان سے سوال کچھ کرنا چاہوں گا" برہان نے سامنے بیٹھے جج کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" اجازت ہے " منال نے افنان کی جانب دیکھا تھا جو اسے تسلی بخش نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور پھر وہ دونوں امنے سامنے کٹہروں میں موجود تھے۔۔۔دونوں کی نظریں ملی تھیں ۔دونوں سے حلف لیا گیا تھا۔۔۔

" میں آپ سے سوال کروں گا اور آپ نے ٹو دی پوائنٹ جواب دینا ہے بس " اس نے حمین شاہ کے سامنے آتے کہا تھا۔۔حمین نگاہیں اس پر رکھے ہوئے تھا۔۔چہرے ہر سنجیدگی کے علاوہ کچھ اور نہ تھا۔۔۔

" میں یہ نہیں پوچھوں گا کہ آپ نے قتل کیا یا نہیں میرے سوال سادہ ہونگے پریشان مت ہوں" وہ ایک بار پھر اسے الجھن میں ڈالنے کی کوشش میں تھا۔۔مگر سامنے حمین تھا اس لیے نہ تو اسمارہ کچھ بولی تھی اور نہ ہی حمین کے تاثرات بدلے تھے۔۔جبکہ منال کو اس وکیل کے طریقے پر حیرانگی ضرور ہوئی تھی۔۔۔

"کیا آپ چاہتے تھے کہ منال سکندر خان اور صارم دلاور خان کی شادی ہو " اور یہ سوال ایک پل کو ٹھٹکا گیا تھا پھر منال کی طرف نظریں اٹھائی تھیں اس نے۔۔۔۔

" نہیں میں اس وقت واقعی نہیں چاہتا تھا مگر۔۔۔"وہ آگے بولتا کہ برہان بولا تھا

! Ahan to the point Mr hamain "

برہان کہتا کچھ سوچنے کہ انداز میں دوبارہ گویا ہوا تھا۔۔۔اسمارہ کلس کر رہ گئ تھی اور آج وہ سمجھ گئ تھی کہ یہ شخص کیوں اتنا کامیاب تھا۔۔۔۔

" آپ منال سکندر خان کے دوست تھے ٹھیک ہے ،اپ انکے بزنس پارٹنر بھی تھے ٹھیک ہے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ۔۔۔کیا آپ مس منال سکندر خان کو پسند کرتے تھے ؟؟

۔۔۔

اور یہ سوال واقعی حمین کے لیے مشکل ثابت ہوا تھا نظریں سامنے کھڑی منال پر دوبارہ گئ تھیں جو کہ اسے ہی دیکھ رہی تھی حیرت سے۔۔۔۔اسمارہ کی آنکھیں پھیل گئ تھیں ۔۔۔۔جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔۔

Objection mylord "

مسٹر بہرام میرے موکل سے ذاتی سوالات نہیں کر سکتے" وہ بلند آواز میں بولی تھی۔۔۔

" مگر یہ ہمارے کیس کا حصہ ہے کم از کم ہم کسی نتیجے کی پہنچ سکتے ہیں "

اسمارہ کا دل کر رہا تھا اسکا گلا دبا دے آج۔۔۔

" Overruled "

اسمارہ بیٹھ گئ تھی

" مسٹر حمین آپ حلف لے چکے ہیں " انداز باور کرانے جیسا تھا۔

" ہاں کرتا تھا پسند " وہ بول گیا تھا سامنے کھڑی منال کو وہ منجمد کر گیا تھا۔۔یہ کب سوچا تھا اس نے اور کب چاہا تھا۔۔منال کی دل کی دھڑکن تھم گئ تھی۔۔۔

"مائی لارڈ یہ سب کم از کم اس کیس کو ڈیفائن نہیں کرتا۔۔۔یہ نتیجہ ظاہر نہیں کرتے عدالت ثبوتوں اور گواہوں پر مبنی ہوتی ہے کیس یہ کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں " اسمارہ اٹھی تھی۔۔

" کر سکتے ہیں کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ منال سکندر خان اور حمین روحیل شاہ ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے اور انھوں نے صارم دلاور خان جو راستے سے ہٹانا چاہا ہو "

" یہ کوئی انڈین ڈراما نہیں ہے مسٹر برہان یہاں ثبوت چلتے ہیں آپ " assuming" پر یقین رکھتے ہوں گے مگر عدالت نہیں " وہ غرائی تھی

" جی بلکل ! ثبوت بھی تو ہیں۔۔جس دن صارم دلاور خان کا قتل ہوا اس دن صارم دلاور خان کی کال ریکارڈنگ میں سب سے آخری نمبر حمین روحیل شاہ کا تھا کال ریکارڈنگ میں یہ واضح ہوتا ہے کہ حمین شاہ نے ہی انھیں بھیجا اور اس جگہ کا ایڈریس جہاں پر صارم دلاور

خان کو گولی لگی وہ حمین روحیل شاہ نے ہی انھیں بھیجا " برہان نے ایک یو ایس بی اگر ربڑھائی کام ریکارڈنگ چلائی گئ تھی۔۔۔شانزیب خان اور سہیل شاہ کے چہرے پر یاک مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

" مسٹر برہان آپ ایک طرف کی کہانی پر یقین رکھتے ہیں مگر میں نہیں" اس نے ایک یو ایس بی بڑھائی تھی۔۔۔

" یہ وہی نمبر ہے جس سے حمین شاہ کو کال آئی تھی اور اس ریکارڈنگ میں بھی یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ مس منال سکندر خان کو دھوکے سے بلایا گیا۔۔۔انکے چچا کا نام استعمال کرتے ہوئے اور پھر حمین روحیل شاہ کو فون کیا گیا کہ وہ آکر انھیں بچا لیں "

" پراسیکیوٹر صاحبہ پھر آپ کا کیا خیال ہے کہ وہاں حمین شاہ کو نہیں جانا چاہیے تھا "

" وہ اس دن لاہور میں تھے ہی نہیں "

" مگر سہیل شاہ تو تھے نہ " برہان نے کہا تھا۔۔۔اسمارہ نے برہان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

" مسٹر حمین اور مسٹر سہیل شاہ کی پچھلے دنوں سے آپسی ملاقاتیں عروج پر ہیں کبھی وہ انکے گھر تو کبھی وہ۔۔۔انکلی ملی بھگت بھی تو ہو سکتی ہے "

مسٹر برہان پھر منال سکندر خان اس سب میں کیا کر رہی تھیں "برہان خاموش ہوا تھا۔۔ سہیل شاہ نے حیرت سے شانزیب خان کی جانب دیکھا تھا انکا سارا دھیان اب شانزیب خان کی جانب تھا غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

" بات یوں ہے نہیں جس طرح بنا کر دکھائی جا رہی ہے مارنے والا مارنا حمین شاہ کو چاہتا تھا۔۔اسکا ٹارگٹ حمین شاہ تھا نہ کہ صارم دلاور خان۔۔۔۔۔اور اس سب کے پیچھے سہیل شاہ تھے مگر اس سب میں حمین شاہ انکے ساتھ نہیں اور یہ بات اس چیز سے واضح ہوتی ہے کہ پراسیکیوٹر آمنہ جن کا کیس عدالت میں چل رہا ہے وہاں سہیل شاہ کے خلاف بعد حمین شاہ نے گواہی دی " اسمارہ کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا مکمل طور پر۔۔۔۔۔پوری جان ہی تو لگتی تھی اپنوں کے لیے۔۔۔۔

" تو اپکا کہنا ہے کہ گولی چلانے والا بھی جھوٹ بول رہا ہے" برہان نے اسمارہ کو دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

" جی بلکل " اسمارہ نے تن کر کہا تھا۔۔۔

منال تو بس کھڑی سب سن رہی تھی۔۔۔۔۔ہر ایک بات سے ایک نئ بات نکل رہی تھی بلکل اسی طرح جیسے ایک کیس سے ایک نیا کیس نکل رہا تھا اور ایک قتل سے دوسرا نیا قتل ۔۔مگر قاتل گنے چنے تھے۔۔۔۔۔

کاروائی ملتوی ہو چکی تھی۔۔۔حمین وہاں سے نکلا تھا فوری طور پر۔۔۔افنان عائشہ کی طرف دیکھے اسکی طرف گیا تھا۔۔منال کٹہرے سے نکلتی اسمارہ کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

اسمارہ اپنی چیزیں اٹھا رہی تھیں برہان اس تک پہنچا تھا۔۔۔

" آپکی جسٹیفیکیشن سے میں واقعی طور پر امپریس ہوا " برہان نے واقعتاً تعریف کی تھی

" مگر میں آپکی جسٹیفیکیشن سے نہیں ہوئی کسی عورت پر بھری عدالت میں کیچڑ اچھالنے کی کوشش انسان کو دو کوڑی کا بنا دیتی ہے "

" آپ غلط سمجھ رہی ہیں ہر وکیل کو اپنے موکل کا مدعا پیش کرنے کا حق تھا اور میں وہی استعمال کر رہا تھا "

" ویل جو بھی " وہ کہتی مڑی تھی برہان کے پیچھے زید اور افان تھے۔۔۔اسمارہ نے ان کی جانب دیکھا تھا وہ شاید اپنے وکیل سے بات کرنا چاہ رہے تھے۔۔۔

اسمارہ اتنا تو جان گئ تھی وہ خان حویلی سے تھے۔۔۔

" مجھے حیرت ہے برسوں سے خان خاندان آپس میں دوست رہے ،رشتہ داریاں کی مگر اتنے عرصے سے یقین نہیں کر پائے ایک دوسرے پر "

" اپنوں کو کھونے کی اذیت کا معلوم ہوتا تو کبھی یوں نہ کہتیں آپ پراسیکیوٹر صاحبہ " افان بولا تھا برہان کی نظریں اسی پر تھیں۔۔۔منال نے اسمارہ کا بازو پکڑا تھا وہ اسے روک گئ تھی کچھ بھی کہنے سے۔۔۔اسمارہ اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گئ تھی۔۔۔۔

" اپنوں کو کھونے کی اذیت کا بھی علم ہے اور اور دوستوں پر بھروسہ کرنے کا ہنر بھی ہے " وہ کہتی اپنی کچھ چیزیں اپنی سیکریٹری کی جناب بڑھا گئں اور منال کا ہاتھ تھامے باہر کو نکل گی تھی۔۔۔۔۔اسمارہ نے نکلتے افنان کو عائشہ سے بات کرتے دیکھا تھا۔۔۔"یہ تمہاری بھابھی ہے" اسمارہ نے رکتے منال سے پوچھا تھا منال نے بھی ادھر دیکھا تھا۔۔۔

" ہاں " جواب مختصر تھا اسمارہ نے عائشہ جو مکمل طور پر سکین کیا تھا۔۔۔گوری رنگت ۔۔۔جامنی رنگ کا سوٹ پہنے اوپر جامنی ہی دوپٹے کو طریقے سے لیے کھڑی تھی۔۔۔پھر وہ باہر کو نکلے تھے۔۔

" تم ان سے بات کیوں نہیں کرتی ہو کیا پتہ انھیں یقین اجائے"

" ہر کوئی تمہاری طرح نہیں ہے نہ جو مجھ پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لے گا " منال نے اسمارہ کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" خیر میں تو کر سکتی ہوں " اسمارہ نے مسکراتے کہا تھا وہ آگے بڑھتے منال کو گلے سے لگا گئ تھی۔۔۔۔

" سب ٹھیک ہو جائے گا سچ ایک نہ ایک دن سامنے آہی جاتا ہے "

منال خاموش رہی تھی۔۔۔اسمارہ پیچھے ہوئی تھی۔۔منال نے ادھر اُدھر دیکھا تھا وہ حمین کو دیکھنا چاہ رہی تھی۔۔۔

مگر وہ کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا اسے۔۔۔

" کیا ہوا " اسمارہ نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

" کچھ نہیں میں چلتی ہوں " وہ کہتی باہر کی جانب بڑھی تھی عدالت کے دروازے سے نکلتے اسے ایک سائڈ پر جاتے شانزیب خان اور سہیل شاہِ دکھے تھے۔۔۔منال بھی انھی کی جانب بڑھ گئ تھی۔۔۔۔

وہ ایک پیڑ کے نیچے کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔منال وہاں یہی جاننے کے لیے جا رہی تھی کہ وہ کون ہے شانزیب خان کے ساتھ منال وہاں جاتے پاس گاڑی کے پاس ہی کھڑی ہو گئ تھی۔۔۔۔۔

" تم نے تمہاری بھتیجی کا کہا تھا میں نے نکلوا دیا مگر تم نے میرا نام اندر ڈلوا کے اچھا نہیں کیا ؟؟؟

" تم کیوں پریشان ہو رہے ہو میں تمہیں بچا لوں مگر فلحال مجھے حمین شاہ کو ذلیل ہوتے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ حمین کو میں کسی صورت بھی منال اور افنان کے آگے سچا نہیں ہونے دے سکتا "

" تمہارا بھتیجا تو مکمل طور پر انکا ہے اور رہی بھتجی کی بات تو وہ کیا کر لے گی ایک حمین پر کیس تو کر نہیں سکی دیکھا نہیں آج وہ بھری عدالت میں کہہ تو گیا کہ وہ اسے پسند کرتا ہے " سہیل شاہ غرایا تھا۔۔

" تمہیں پتا ہے وہ میرے لیے ،صرف تمہارے اتنا سا کہنے پر بنا کچھ سوچے سمجھے ا گئ تمہارے پاس وہ اس قدر عزت کرتی ہے محبت کرتی ہے مجھ سے " شانزیب خان کے لہجے میں فخر تھا ،خوشی تھی۔۔۔۔

" جب اسے یہ پتا چلا کہ تم نے اسکی ماں کو مارا ہے تو ساری محبت مر جائے گی "

" میں پتا لگنے ہی نہیں دونگا " وہ گردن اکڑاتے بولا تھا۔۔منال کے گلے کی گلٹی ابھری تھی ۔۔۔دل ڈوب گیا تھا۔۔۔پاوں جیسے زخمی ہوئے تھے۔۔۔وہ۔فوراً قدم پیچھے کو لے گئ تھی ۔۔۔انکھوں سے آنسو جاری ہوئے تھے۔۔۔۔وہ بغیر ادھر ادھر دیکھنے اپنی گاڑی کی جانب بھاگی تھی حالت عجیب ہو رہی تھی گاڑی عدالت کے علاقے سے نکال چکی تھی
وہ۔۔۔۔دل میں کونسے سوالات تھے وہ نہیں آئے تھے ۔۔۔۔

" کوئی اپنی ماں کا قتل کیسے برداشت کر سکتا ہے۔۔۔کیا ماں سے بڑھ کر بھی کوئی ہوتا ہے۔۔۔اسکا دل جیسے چیخ رہا تھا۔۔۔سٹیرنگ پہ گرفت بڑھی تھی۔۔۔غصہ آنے لگا تھا ۔۔۔۔اس نے نہ اپنی ماں کا یقین کیا نہ حمین کا نہ اپنی دوست کا۔۔۔۔۔

منال کا دکھ ،درد اور ہر اذیت غصے میں بدلنے لگا تھا۔۔۔اسکا فون بجا تھا۔۔۔کال کرنے والا افنان تھا۔۔۔منال نے خود پر مکمل ضبط کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔فون اٹھا لیا تھا ۔۔۔مگر ابھی تک کوئی لفظ ادا نہیں کیا تھا اس نے۔۔۔

" مینو یار کہاں ہو " افنان نے کوفت سے کہا تھا عائشہ سے بحث کر کے اسکا آدھا دماغ خراب ہوا تھا۔۔۔اور اب اسے منال کی ٹینشن ہونے لگی تھی۔۔۔منال کی ہچکی بندھی تھی ۔۔۔افنان اس دبی دبی چیخ پر پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

" کیا ہوا ہے کہاں ہو تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔دیکھو ہم سب ٹھیک کر لیں گے تم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"وہ اسے نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔

" م،مم،مما کو چاچو نے مروایا " وہ ہچکیوں سے بولی تھی۔۔غصہ آنے لگا تھا۔۔۔اسکی بات کو سمجھتے افنان سکتے میں گیا تھا۔۔۔حیران ہوا تھا۔۔۔۔

" مینو کہاں ہو تم دیکھو مجھے بتاؤ میں بولوں گا نہیں تم سے۔۔۔"وہ اسے دھمکی دیتے بولا تھا ۔۔۔وہ آگے سے کچھ نہ بولی تھی۔۔

" منال میں کہہ رہا ہوں گاڑی روکو " افنان فون سے چلایا تھا۔منال کا دل اسکی آواز پر لرزا تھا وہ کبھی یوں نہیں چلایا تھا وہ گاڑی روک گئ تھی سائڈ کو کر کے۔۔۔

"جہاں ہو رک جاؤ میں خود ہی اجاتا ہوں " وہ کہتا فون کاٹ گیا تھا اس نے اب اسکی لوکیشن ٹریس کرنا تھی۔۔۔اور اگلے 10 منٹ میں وہ اسکے پاس تھا وہ کسی افسر کے ساتھ آیا تھا۔۔۔اس سے سلام کرتے وہ اتر گیا تھا۔۔۔منال کی گاڑی میں آکر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

منال اب کہ کافی سنبھل گئ تھی۔۔۔۔مگر اب چہرے پر دبہ دبہ غصہ تھا۔۔۔

"تم مجھے جو ڈراتی ہو نہ جو مجھے بہت غصہ آتا ہے " وہ اسکی جانب دیکھے بولا تھا۔۔۔

" آپ نے کونسا اچھا کیا میرے ساتھ سب معلوم تھا اپکو مجھے دھوکے میں رکھا ہمشیہ، مجھے عدالت نہیں لے کر گئے کبھی آپ مجھے اتنا کمزور سمجھتے تھے " اس نے حیرت سے افنان کی جانب دیکھتے بولی تھی۔۔افنان نے حیرت سے منال کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" اپکو پتا ہے میں انکی جان بھی لے سکتی ہوں اب " وہ غصے سے کہہ رہی تھی۔۔۔افنان مسکرا گیا تھا۔۔۔۔۔

" پہلے پتا ہوتا تو عدالت جانے کی ضرورت نہ پڑتی " وہ مسکراتے بولا تھا۔۔۔وہ کلس کر رہ گئ تھی۔۔۔۔"چلو میں آج تمہیں گھر دکھاتا ہوں اپنا " وہ اسے دیکھے کہہ رہا تھا منال نے آنکھیں سکیڑی تھیں۔۔۔۔

" چلو جدھر کو میں کہتا ہوں " اسکے کہنے کی دیر تھی کہ وہ گاڑی سٹارٹ کر چکی تھی اسکے بتائے گئے راستے پر گاڑی لے گئ تھی۔۔۔

" آپکی بیگم نہیں بولی پھر اپ سے " افنان کو خاموش دیکھتے وہ بولی تھی۔۔۔

" ایسا ویسا بولی " وہ اسکی ںاتیں یاد کرتا مسکرا کر بولا تھا۔۔

" آپ کی وہی کر سکتیں ہیں پھر " وہ بھی ہلکا سا مسکرا گئ تھی۔۔۔۔صارم کا چہرہ ایک بار پھر اسکی آنکھوں کے سامنے آیا تھا۔۔۔

" اپکو پتا ہے میں نے کبھی یہ نہیں چاہا تھا کہ صارم کو کچھ ہو یا وہ میری زندگی سے نکل جائے تب بھی نہیں جب ہماری لڑائی تھی۔۔۔"وہ بول رہی تھی ایک اذیت تھی۔۔۔

" وہ تم سے بہت محبت کرتا تھا منال " افنان چہرہ سامنے رکھتے کہا تھا۔۔منال کچھ نہ بول سکی تھی اذیت کے کئ رنگ اسکے چہرے پر آئے تھے۔۔۔

" حمین بھی تم سے بہت محبت کرتا ہے " اچانک وہ بول گیا تھا اسکے یوں بولنے پر منال نے بے ساختہ اسکی جانب دیکھا تھا اذیت کے بدلے میں وہ سرخ ہوئی تھی پل کو۔۔۔۔پھر اپنا رخ سامنے کر گئ تھی۔۔۔

" آج جو ہوا وہ اچھا نہیں ہوا میرا دل کر رہا تھا کہ اس برہان پاشا کا گلا دبا دوں " اسے اچانک غصہ آیا تھا وہ کچھ نہ بول سکی تھی اتنے میں وہ اس گھر پہنچے تھے جو افنان نے کئی سالوں پہلے لیے تھا۔۔۔

" کیا پلیننگ ہے " منال نے گھر کو دیکھتے کہا تھا۔۔افنان مسکرا گیا تھا۔۔"بس اس سب کے بعد ہم یہاں ا جائے گے " افنان نے کہا تھا دونوں اندر کی جناب داخل ہوئے تھے ۔۔۔۔۔کچھ دیر اس نے منال کو پورا گھر دکھایا تھا۔۔پھر وہ لاؤنج پر بیٹھ گیے تھے۔۔۔

" بھائی اب ہم کیا کریں گے۔۔۔انھوں نے صارم کو کیوں مارا اسکا کیا قصور تھا " منال بے بسی سے بولی تھی۔۔۔کچھ بھی ذہن سے جانے کو تیار تھا ہی نہیں۔۔۔

" مارنے والا نہ تو تمہیں مارنا چاہتا تھا اور نہ ہی صارم کو اسکا ٹارگٹ حمین تھا"۔افنان نے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔منال کی نظریں افنان پر ٹھہر گئ تھیں۔۔۔۔م

" وہ تمہارے ذریعے وہاں حمین کو بلانا چاہتا تھا اور اسے مارنا چاہتا تھا "

" میرے ذریعے ؟؟؟ منال کی زبان سے چند الفاظ نکلے تھے۔۔

" تمہیں فون کرنے کے بعد حمین کو فون کیا گیا تھا انھیں یقین تھا کہ وہ تمہارے پیچھے ضرور آئے گا۔۔حمین نے تمہیں فون کیا تھا مگر تم نے اسکا فون نہیں اٹھایا۔۔۔"

"پھر صارم کیسے آیا تھا وہاں " آنکھیں سکڑ گئ تھیں۔۔۔عدالت کی کوئی بات تو جیسے اسے یاد تھی ہی نہیں۔۔وہ۔افنان کے منہ سے سب سننا چاہتی تھی۔۔۔

" حمین نے اسے فون کیا تھا کہ وہ تمہارے پیچھے جائے تاکہ تمہیں نقصان نہ پہنچے اسے خود اندازہ نہیں تھا کہ وہ لوگ صارم کو بھی مار دیں گے" افنان روانگی سے بولتا گیا تھا۔۔

منال خاموش ہوئی تھی۔۔۔

" ماما کو کیوں مارا انھوں نے " آنکھوں میں دکھ تھا۔۔۔

" زرینہ آنٹی کی بیٹی تانیہ شاہ کو چاچو نے مروایا تھا جس کی وجہ سے ماما اور آمنہ آنٹی اسکا کیس لڑ رہی تھیں۔۔۔اور اسی غصے میں انھوں نے یہ سب کیا تاکہ وہ بچ جائیں" افنان کے لہجہ سخت ہوا تھا۔۔۔

" آپ اتنے عرصے سے کیسے برداشت کر رہے ہیں وہ قاتل ہیں ہماری ماما کے نا جانے انھوں نے کتنے قتل کیے پھر بھی ہم انکے ساتھ ہیں کیوں " وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

" کیونکہ ہم انکے لیے کھلی جنگ کا اعلان نہیں کرنا چاہتے جتنا ذلیل انھوں نے ہمیں کیا وہ بھی ہوں "

" اپکو پتا ہے وہ کتنے خوش تھے کہ کتنی آسانی سے وہ ہمیں بے وقوف بنا رہے ہیں" اسے شانزیب خان کا وہ رویہ یاد آیا تھا۔۔۔

" کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہماری کمزوری ہیں "

" پر بھائی ہم بھی انکی کمزوری ہیں کہیں نہ کہیں خون ٹھاٹھ ضرور مارتا ہے "

افنان خاموش رہا تھا۔۔منال کی جانب دیکھے جا رہا تھا وہ۔۔۔

" کیا ہوا ؟؟؟ اسے یوں ٹکٹکی باندھے دیکھ کر منال نے پوچھا تھا۔۔۔۔

" اگر یہ کیس تم پر نہ ہوتا تو میں تمہیں اس ملک سے باہر بھیج دیتا " وہ افسوس سے بولا تھا
۔۔۔

" بھائی مجھے اتنا " underestimate " نہ کیا کریں اتنی کمزور نہیں ہوں میں بس دکھ ہوتا ہے کم از کم صارم کی ڈیتھ یوں میری وجہ سے میرے ہی چچا کے ہاتھوں کیوں۔۔۔

وہ میرا خیر خواہ تھا ،وہ بے قصور تھا۔۔۔میں نے اسکا یقین نہیں کیا۔۔۔۔مجھے لگتا ہے (وہ رکی تھی بند پل اپنے دل کی کیفیت کو بیان جیسے کرتی اسے سمجھ نہیں آیا تھا)

" This is the biggest loss of my life

افنان زخمی سا مسکرایا تھا۔۔

" ہمیشہ بے قصور ہی پہلے مارے جاتے ہیں قصور واروں کے گناہوں کی عمر دراز ہوتی ہے اکثر " وہ بولا تھا منال خاموش ہوئی تھی۔۔۔

" اگر میں تمہیں کچھ کہوں تو کیا تم میری بات مانو گی بنا کسی چوں چراں کیے " وہ آخر پر اسکی نقل اتار رہا تھا منال نے آنکھیں نکالی تھیں۔۔۔۔

" عرض کریں آپکا حکم سر آنکھوں پر " منال نے بھی مسکراتے کہا تھا۔۔۔

" حمین سے نکاح کر لو "

منال کی مسکراہٹ پل میں غائب ہوئی تھی۔۔۔حیرت تھی کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔چہرہ پل کو سرخ ہوا تھا۔۔۔۔دماغ میں اس کے ساتھ ہر ملاقات یاد آئی تھی ہر مسکراہٹ جو اسکے ساتھ تھی۔۔۔جو اسے دیکھ کر آتی تھی۔۔۔وہ اسکا پسندیدہ منظر تھا۔۔۔۔وہ اسکی محبت تھا۔۔۔زندگی میں کب ہی کوئی ایسی دعا تھی جس میں حمین شاہ تھا۔۔۔نہیں اس نے تو کبھی یہ دعا نہیں کی تھی۔۔۔ایسا تو کچھ نہ تھا۔۔۔۔پھر اپنی محبت پانے کی بات کہاں سے آئی تھی یہ تو آپشن میں تھا ہی نہیں تھا۔۔۔۔انکھیں نم ہوئی تھیں

۔۔۔۔

"اب رونے کو تو نہیں کہا تھا یار " افنان مسکراتے بولا تھا۔۔۔

" میں نہیں کر سکتی ایسا "وہ روتے بولی تھی

" منال زندگی وقف نہیں کی جاتی کسی کے لیے "

" کی جاتی ہے صارم میری جگہ ہوتا تو کر دیتا وقف" وہ پورے یقین سے بولا تھا۔۔۔

" مگر صارم نہیں ہے وہ اپنی محبت کے لیے وقف کرتا تمہاری محبت۔۔۔"وہ آگے نہ بول سکا تھا۔۔۔

" میں لوگوں کا شک حقیقت میں بدل جاؤں " اس نے حیرت سے کہا تھا۔۔

" بھاڑ میں جائیں لوگ مجھے فلحال اتنا پتا ہے کہ میں اپنی بہن پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کر سکتا۔۔۔چاچو کب کیا کر جائیں مجھے نہیں معلوم مجھے تمہاری سیکیورٹی چاہیے اور جو الزام تم دونوں پر لگ رہے ہیں وہ آگ کی طرح پھیل جائیں گے اور یہ مجھے گوارہ نہیں"

منال نے دوبارہ کچھ بولنا چاہا تھا کہ افنان دوبارہ بولا تھا۔۔

" پہلے بھی تم نے میری بات نہیں مانی اور اسکا نہیں نہ کہیں ہمیں خمیازہ بھگتنا پڑا ۔۔۔تمہارے پاس اب کیا رہ گیا ہے کھونے کو منال اب بس کرو۔۔۔وہ کب سے جنگ لڑ رہا ہے اپنی۔۔۔تمہاری۔

ہم سب کی۔۔۔اسکی جان کو خطرہ ہے کیا ہم افورڈ کر سکتے ہیں اب کسی کو کھونا " وہ بولا تھا منال رو دی تھی۔۔۔

" وہ نہیں مانے گا " وہ روتے بولی تھی

" کیوں نہیں مانے گا " افنان نے غصے سے کہا تھا۔۔

" میں نے اسے بہت انسلٹ کیا وہ مجھ سے ناراض ہو گا "

" وہ ڈھیٹ واقع ہوا ہے تمہارے معاملے میں۔۔۔اور بھری عدالت میں جو اس نے کہا وہ لطیفہ تھا" وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔منال خاموش ہوئی تھی۔۔۔۔"بس کل میں تم دونوں کا نکاح کروا دوں گا " وہ کہتا فیصلہ کر گیا تھا۔۔۔

" اور خان حویلی والے سب وہ۔۔۔"وہ بول رہی تھی۔۔

" کونسا میں شادی کر رہا ہوں اور ویسے بھی عائشہ کو منا لوں گا میں میری بیوی ہے یار وہ " وہ فخر سے کہہ رہا منال خاموش ہو گئ تھی۔۔۔دل جیسے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔حمین مانے گا یا نہیں کیا ہو گا وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی تھیں ۔۔۔ہاتھ ٹھنڈے ہونے لگے تھے۔۔۔

" ہمیں گھر چلنا چاہیے اب اور یہ ساری بات ہمارے درمیان رہے گی " وہ اسے باور کروا رہا تھا۔۔۔

" مجھے نہیں جانا اس گھر میں " وہ اچانک غصے میں آتے بولی تھی۔۔۔

" کچھ وقت اور بس۔۔۔۔"وہ اسے مناتے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔

حمین جو کورٹ سے آتے اپنے کمرے میں بند ہوا تھا ابھی تک باہر نہیں نکلا تھا۔۔اسمارہ کب سے سک انتظار کر رہی تھی اسکے کمرے میں جاتی لائٹ آف دیکھ کر واپس آجاتی کہ شاید وہ سویا تھا۔۔وہ دوبارہ ایک بار پھر اسکے کمرے میں گئ تھی۔۔۔اس بار جب وہ مڑنے لگی تھی تو حمین نے اسے آواز دی تھی۔۔۔۔۔"آجاؤ میں اٹھ گیا ہوں لائٹ بھی آن کر لو " وہ کہتا اٹھ بیٹھا تھا اسمارہ نے لائٹ جلا دی تھی اسکی جانب دیکھتے اسکے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئ تھی۔۔۔

" آپ سو نہیں رہے تھے یعنی " وہ اسکی جانب دیکھتے بولی تھی۔۔۔

" کیا ہوا ہے " بھاری ہوتی آواز سے وہ بولا تھا

" مجھے کچھ نہیں ہوا آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں یار ہو جائے گا سب ٹھیک" وہ اسے پریشان دیکھ کر خود پریشان ہو رہی تھی۔۔۔وہ بہت کم ہونے پریشان ہوتا تھا۔۔۔

" میں نہیں ہو رہا "

" منال کی وجہ سے ٹینشن میں ہیں نہ " وہ اسکی جانب ترچھی نگاہوں سے دیکھتی بولی تھی

۔۔۔

" نہیں بس یہ سوچ رہا ہوں کہ کیا وہ واقعی سوچتی ہے کہ میں نے صارم کو مارا ہو گا "

" ایسا کچھ نہیں ہے بھائی وہ فلحال خود ڈبل مائنڈڈ ہوئی ہوئی ہے "

" اس نے مجھ سے ایک بار بات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔۔مجھ سے بات نہیں کی مجھ سے نگاہیں پھیر کر نکل جاتی ہے پہلے برا نہیں لگتا تھا پر اب لگ رہا ہے " وہ آج بے بسی سے بولا تھا۔۔اسمارہ کو دور نہیں منال پر غصہ آیا تھا کیوں تھی وہ یوں پتھر دل۔۔۔کیوں وہ کچھ لوگوں کے معاملے میں یوں ہو جاتی ہے۔۔۔وہ بس سوچ سکی تھی۔۔۔

" میں اس سے بات کروں " اسمارہ نے کہا تھا

" مجھے اسکی توجہ نہیں یقین چاہیے"

" وہ تو اس نے ہم پر نہیں کیا تھا بھائی "

" وہ بات الگ تھی یار " وہ الجھا تھا۔۔

" کیا اپکو لگتا ہے وہ اپ سے محبت کرتی ہے " اسمارہ نے کچھ سوچتے پوچھا تھا حمین کی نظریں اٹھی تھیں پھر وہ مسکرا گیا تھا۔۔۔

" میں ہمیشہ سے اسکی آنکھیں پڑھ سکتا ہوں "اسکی بات پر اسمارہ نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔"اب مجھے کیا پتا آپ نے کیا پڑھا ہے"۔۔۔"مجھے پتا ہے کافی ہے " وہ یہ سوچ کر خوش ہو گیا تھا کہ وہ اسکی آنکھیں پڑھ سکتا تھا ان میں اسکے لیے محبت واضح ہوتی تھی اور یہ بات اسے جیسے اسے مطمئن کر گئ تھی۔۔۔وہ اٹھا تھا اور وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگا تھا۔۔۔

" میں نہا کر آتا ہوں کھانا دے دو بہت بھوک لگی ہے " وہ کہتا باتھ روم میں گھس گیا تھا

--

" حد ہے یار " وہ غصے سے کہتی باہر نکلی تھی اسکا فون بجا تھا۔۔ان نون نمبر تھا۔۔وہ اٹھا گئ تھی۔۔۔

" اسلام علیکم" فون اٹھاتے کو آواز ابھری تھی وہ پہچان نہ سکی تھی۔۔۔

" وعلیکم سلام جی کون " وہ کیچن کی جانب بڑھتے مصروف انداز میں سن رہی تھی۔۔۔

" میں برہان بات کر رہا ہوں " اسکے کہنے کی دیر تھی اسمارہ کے ہاتھ میں کو سالن کا باؤل تھا وہ گرنے لگا تھا جیسے۔۔۔۔اس نے وہ شلف پہ رکھا تھا۔۔غصہ آگیا تھا اسے۔۔۔

" آپ نے میرا نمبر کہاں سے لیا ؟؟؟ وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

" مجھے لگا تھا آپ پوچھیں گی کہ میں نے فون کیوں کیا اور میں جلدی سے بات کروں گا اور فون کاٹ دوں گا مگر آپ تو لمبی کہانی میں پر گئیں " اس نے شرارت سے کہا تھا۔۔۔

" آپ مجھے فون نہ کیجے گا آئندہ "

" میری بات سن لیں ایک بار "

اسمارہ لب کاٹ گئ تھی۔۔اگر وہ اپنے پروفیشن میں نہ ہوتی تو اس بندے کو گالیاں دیتی وہ، وہ بھی گندے والی۔۔۔۔۔

" فرمایئے جلدی " اس نے سیڑھیوں کی طرف دیکھا تھا وہ حمین کے آنے کے انتظار میں تھی۔۔۔

" مجھے لگتا ہے کہ مسٹر حمین بے قصور ہیں اگر آپ چاہیں تو۔۔۔"وہ ابھی اپنی بات مکمل کرتا کہ اسمارہ نے اسکی بات کاٹی تھی۔۔۔سالن کا باؤل اٹھاتے وہ اوون میں رکھ گئ تھی ۔۔۔۔

" میں خود ہنیڈل کر لوں گی سب اپ اس طرح کی حرکتیں نہ کریں تو بہتر ہے۔۔۔"

" آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں مس اسمارہ " برہان کی آواز سنجیدگی سے ابھری تھی۔۔۔

" میں اتنی جلدی بھروسہ نہیں کرتی۔۔۔۔ائندہ مجھے آپکا فون نہ آئے مسٹر برہان ہماری بات کورٹ تک رہے تو بہتر ہوگا " وہ کہتی فون کاٹ گئ تھی اسے تو اس پر غصہ ہی بہت ہے ،،اسے یہ انسان انتہائی گھٹیا لگا تھا۔۔۔وہ غصے میں بڑبڑانے لگی تھی حمین نیچے آیا تھا اسے یوں بڑبڑاتے دیکھ کر حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

" یہ تم نے کی عادت سیکھ لی ہے وکالت سے " وہ ٹیبل پر بیٹھتے اس سے پوچھ رہا تھا ۔۔۔اتنے میں ملازمہ کیچن تک آئی تھی اسمارہ اسے کھانا لانے کی ہدایت کرتی حمین کے پاس آکر بیٹھ گئ تھی۔۔۔۔

" مجھے پتہ ہے نہ کافی ہے " اسکی بات کو دہراتے وہ اسکی نقل اتار رہی تھی حمین مسکرا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

منال اور افنان نے کھانا باہر سے کھایا تھا اور پھر وہ گھر پہنچے تھے۔۔۔۔۔ریاست خان ان دونوں کو باہر گارڈن میں مل گئے تھے۔۔۔ہوا آج تیز تھی سردی بڑھ رہی تھی۔۔۔انھیں دیکھ کر وہ انکی طرف گئے تھے۔۔۔

" کیا ہوا ہے طبیعت ٹھیک ہے اپکی "افنان نے پریشان ہوتے پوچھا تھا۔۔۔

" ہاں میں ٹھیک ہوں کتنے لاپرواہ ہو تم لوگ ضروری تو نہیں کے ماں باپ نہیں ہیں تو کوئی پوچھنے والا نہیں تم دونوں سے " وہ غصے سے بولے تھے۔۔۔منال مسکرا گئ تھی اور انکے گلے لگی تھی۔۔۔

" I love you "

جس پر ریاست خان مسکرا گئے تھے افنان بھی مسکرا گیا تھا۔۔

" کہاں تھے ؟؟

" ہم تو کھانا کھا رہے تھے آپ بتائیں "

" میں تم دونوں کا انتظار کر رہا تھا بس سونے لگا تھا کیا بنا کیس کا "

" کچھ نہیں ہو گا سب ٹھیک ہو جائے گا آپ پریشان نہ ہوں "

" اکبر خان کی طبیعت کافی حد تک بگڑ گئی ہے میں سوچ رہا تھا اسے مل آؤں "

" ابھی نہ جائیں دادا جان " افنان نے انھیں روکا تھا وہ جانتا تھا وہاں سب غصے میں تھے ۔۔۔اگر انھیں کوئی کچھ کہتا تو یقیناً وہ دکھی ہوتے۔۔۔۔

ریاست خان خاموش ہو گئے تھے۔۔۔وہ وقت کی نزاکت کو سمجھتے تھے اس لیے خاموشی سے وہ انکے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔۔۔۔

منال ساری رات نہ سو سکی تھی۔۔۔ صبح کیا ہونا تھا حمین کیا کرے گا کیا سوچے گا بس یہی سوچ سوچ کر وہ ساری رات نہ سو سکی تھی۔۔۔۔

پھر اگلی صبح آگئ تھی۔۔ایک نئ کرن ایک نئ امید۔۔ایک نیا پلین۔۔۔۔

سجل نے منال کو فون کیا تھا جس پر اسے ایمرجنسی طور پر آفس کے لیے نکلنا پڑا تھا ۔۔۔افس جاتے وہاں شانزیب خان بیٹھے تھے۔۔۔

" اپ یہاں کیا کر رہے ہیں " منال نے ضبط کیا تھا اسے وہاں دیکھ کر۔۔۔۔

" میں وہ کونٹریکٹ کے پیپرز لینے آیا ہوں وہ سب مجھے چاہیے " شانزیب خان نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔سیاہ پینٹ کورٹ میں وہ کلین شیو کیے اہنی عمر سے تو کم ہی لگ رہے تھے ۔۔۔منال نے کتنی بھنچی تھی۔۔۔

" آپ نے کیا کرنا ہے وہ سب "

" مجھے چاہیے منال تم حمین پر کیس کروگی اور یہ میں کہہ رہا ہوں " انھوں نے بڑے مان سے کہا تھا۔۔۔

" میں کیوں کروں " وہ اٹل لہجے میں بولی تھی۔۔۔

" کیونکہ اس نے صارم کو مارا منال وہ تمہیں مارنا چاہتا تھا۔۔۔وہ جان بوجھ کر ہمیں نقصان پہنچا رہا ہے۔۔۔"

" آپ حمین کو مارنا چاہتے ہیں " منال نے پوچھا تھا شانزیب خان چند پل کو دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔شانزیب خان کی حیرت غصے میں تبدیل ہوئی تھی۔۔۔ سجل کو اپنے کیبین میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ سر نفی میں ہلا گئ تھی۔۔۔ سجل وہیں رک گئ تھی اور واپس کو ہو گئ تھی

۔۔۔

" ہاں مگر صرف اس لیے کیونکہ اس نے تمہیں مارنے کی کوشش کی اور صارم کو مارا " شاہزیب خان غصے میں بولے تھے مگر اندر اپنی دھوکے بازی کی ملاوٹ کرنے سے بعض نہ آئے تھے۔۔۔۔۔

" اگر میں کہوں کہ میں آپکا ساتھ دے سکتی ہوں تو " منال جو کرسی کے پیچھے کھڑی تھی بولی تھی۔۔۔شانزیب خان کو حیران کر گئ تھی۔۔۔کرسی کو گھماتے وہ بیٹھ گئ تھی۔۔۔بازو کی کہنیوں کو میز پر ٹکائے ہاتھ کی مٹھی بناتے وہ ٹھوڑی کے نیچے رکھ گئ تھی۔۔۔ ٹکٹکی باندھے وہ شانزیب خان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

" تو پھر ہم اسے برباد کرنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑیں گے " شانزیب خان پرجوش سا بولا تھا۔۔چہرے پر خوشی کے آثار دکھنے لگے تھے۔۔

"سہی ہے پھر حمین پر میں کیس کرنے کے لیے تیار ہوں" منال نے دونوں ہاتھ میز پر مارتے کہا تھا۔۔۔شانزیب خان قہقہ لگا گیا تھا۔۔۔

" مجھے یقین تھا منال تم میرا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گی " وہ خوشی کی آخری حد پر تھے ۔۔۔یہی تو وہ چاہتے تھے۔۔۔۔حمین کو اسکی محبت کے ہاتھوں برباد کروانا اور وہ ہونے جا رہا تھا۔۔۔منال نے انٹر کام اٹھایا تھا اور سجل کو بلایا تھا۔۔۔اگلے ہی پل سجل اسکے کیبین میں داخل ہو گئ تھی۔۔۔

" حمین کے ساتھ جو بھی کونٹریکٹ ہوا تھا اور جتنے بھی شیرز تھے اس سب کے کاغذات وہ سب دو "

سجل جو ہاتھ میں پکڑے کھڑی تھی وہ سب کیونکہ شانزیب خان اسے پہلے آڈر دے چکے تھے اس نے منال کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔۔منال نے ایک ایک کاغذ دیکھا تھا پھر فائل میں اسے اٹکاتے وہ شانزیب خان کی جانب بڑھا گئ تھی۔۔۔

" آپ پیپرز ریڈی کروا لیں پھر ہم کیس فائل کر دیں گے " منال نے اطمینان بھری مسکراہٹ اچھالی تھی۔۔۔شانزیب خان نے فائل کھولی تھی اور اسے دیکھا تھا پھر مسکراتے وہ اٹھے تھے۔۔۔

" یہ کام آج ہی ہو جائے گا " وہ کہتے سجل پر نگاہ دوڑاتے نکل گیا تھا۔۔۔۔سجل حیرانگی سے منال کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اسکے یوں دیکھنے پر منال نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" تم ان کے کہنے پر ہر پیپر ریڈی کیے بیٹھی تھی" منال نے غصے سے اسے دیکھتے کہا تھا ۔۔۔"

" انھوں نے کہا تھا" سجل نے حیرت سے وضاحت دی تھی ظاہری بات ہے وہ منال کا چچا تھا اگر وہ نہ دیتی تو اسے یقین تھا منال غصہ کرے گی۔۔۔

" اگر وہ آکر کہے کہ منال کا نام تبدیل کر دو اور اس کمپنی کا مالک کسی اور کو بنا دو تو بنا دینا ٹھیک ہے " وہ کہتی اپنا فون دیکھنے لگی تھی۔۔۔ سجل کو سمجھ نہ آئی تھی یہ طنز تھا یا ہدایت ۔۔۔۔منال کو افنان کا فون آیا تھا۔۔دل ڈرا تھا ایک بار پھر۔۔افنان کا کیا " reaction " ہو گا وہ سوچ کر ہی گھبرائی تھی۔۔وہ فون اٹھا گئی تھی۔۔۔افنان نے اسے اگلے گھنٹے میں اسکے اپارٹمنٹ پہنچنے کا کہا تھا۔۔۔۔۔

منال کو فون کرنے کے بعد وہ حمین کو فون کر گیا تھا۔۔۔وہ لیپ ٹاپ پر اپنا کام کر رہا تھا مختلف قسم کی میلز چیک کر رہا تھا۔۔۔۔

" کہاں ہو " جیسے ہی حمین نے فون اٹھایا تھا وہ سیدھا بولا تھا۔۔۔

" گھر " وہ مصروف سے انداز میں بولا تھا

" ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں چوری پہنچو " حمین کے لیپ ٹاپ پر چلتے ہاتھ رکے تھے۔۔۔

" کیوں کیا ہوا منال ٹھیک ہے۔۔۔"وہ بس یہی سوچ سکا تھا۔۔۔

" ہاں آجاؤ اگر اس سے نکاح کرنا تو " افنان احسان جتانے والے انداز میں بولا تھا۔۔حمین کو جیسے دھچکا لگا تھا اور اگلے ہی پل افنان کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا۔۔۔۔

" تم ٹھیک ہو " حمین نے کنفرم کرنا چاہا تھا۔۔"نہیں میرا دماغ ہل گیا ہے جسکا فون نمبر دکھا اسے کہہ دیا کہ آکر میری بہن سے نکاح کر لو " وہ چڑ کر بولا تھا سب اسے پاگل کیوں سمجھ رہے تھے۔۔۔۔حمین کو کچھ سمجھ نہ آیا تھا۔۔

" افنان جو بات ہے سہی سے بولو " وہ زچ ہوا تھا۔۔

" فارسی آتی تو ضرور بولتا مگر مجھے نہیں آتی۔۔۔۔تمہارے پاس اگلے 30 منٹ ہیں لگ بھگ تمہارے گھر سے میرے اپارٹمنٹ کا راستہ 15 منٹ کا ہے اور جو باقی کے 10 منٹ ہیں وہ تمہیں سوچنے کے لیے دیتا ہوں اور جو پیچھے 5 منٹ بچے ہیں ان سے پہلے تم پہنچ جانا میری بہن کو انتظار کی عادت نہیں ہے " اور افنان فون کاٹ گیا تھا۔۔مسکراہٹ افنان کے لبوں کو چھو گئ تھی۔۔۔۔کہیں نہ کہیں وہ مطمئن تھا۔۔وہ صارم اور منال کی شادی جلدی کرانا چاہتا تھا صرف اس وجہ سے کہ منال کو کوئی نقصان نہ ہو اور آج بھی اسکے نکاح کی سب سے بڑی وجہ یہی تھی۔۔۔۔۔

منال اپارٹمنٹ پہنچ گئ تھی فلحال اسے واقعی اندازہ نہ تھا کہ افنان نے کیوں بلایا ہے اسکا دماغ ابھی بھی شانزیب خان تک اٹکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

" کیا ہوا ہے " اپارٹمنٹ پہنچتے صوفے سے ٹیک لگاتے وہ بولی تھی۔۔

" تمہارا ڈریس منگوا دیا ہے میں نے پہن لو حمین آتا ہی ہو گا " افنان نے مصروف سے انداز میں کہا تھا نظریں فون کی جانب تھیں۔۔۔منال ٹیک چھوڑے جھٹکے سے آگے کو ہوئی تھی۔۔۔۔۔

" کیا مطلب ابھی " وہ حیرت سے بولی تھی۔۔۔

افنان نے ڈر اٹھاتے اسے ترچھی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

" تم پھرو نہیں اپنی بات سے تم نے وعدہ کیا تھا" افنان کو غصہ آیا تھا۔۔۔"ن، نہیں میں پوچھ رہی تھی " منال سمبھل کر بولی تھی۔۔۔۔۔"گڈ جاؤ چینج کر لو "

" نہیں میں ٹھیک ہوں " اچانک دل بھاری ہوا تھا۔۔دیکھ تو لو یار نہ پسند آیا تو نہ پہننا اتنے پیسے لگائے میں نے " افنان نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا منال اسکے بتائے گئے اوپر کمرے کی طرف چلی گئ تھی۔۔۔اپنا موبائل ایک طرف رکھتے وہ بیڈ پر پڑے اس سرخ رنگ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اور اس سرخ رنگ سے اسے کیا یاد نہ آیا تھا۔۔۔ایک شخص اسے سرخ رنگ میں دیکھنے کی خواہش لیے اس دنیا سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔صارم کے بنائے گئے سکیچز وہ سب کسی فلم کی طرح اسکی آنکھوں کے آگے گھومنے لگا تھا دل ڈوب گیا تھا ۔۔عجیب سا ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔ایک بھوج سا محسوس کرنے لگی تھی وہ خود پر۔۔۔۔اسکے

کان میں اسکا ہر ایک لفظ ،ہر ایک اظہارِ محبت گونجنے لگا تھا۔۔۔۔کسی بھی عورت کے لیے اس مرد کو بھولنا بہت مشکل ہوتا ہے جس نے اس سے کبھی محبت کا دعویٰ کیا تھا پھر چاہے اس عورت کو اس سے محبت ہو یا نہ ہو ۔۔۔۔اور اس مرد کو بھولنا تو نا ممکن ہو جاتا ہے جو اسکے لیے محبت میں جان دے دیتا ہے۔۔محبت میں جان دینے والا عاشق ہوتا ہے ۔۔۔۔۔۔منال کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔۔۔۔دل نے بس اتنا کہا تھا۔۔"میں نے کبھی اسے بد دعا نہیں دی تھی"۔۔۔"میں نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ وہ میری زندگی سے یوں چلا جائے"۔۔۔۔اور ایک بار پھر خود کو تسلی دینے لگی تھی وہ۔۔۔۔۔سامنے پڑا سرخ جوڑا بے حد خوبصورت اور قیمتی تھا یقیناً ہر لڑکی کی خواہش کے مطابق۔۔۔۔مگر منال سکندر خان کی خواہش اب کبھی بھی سرخ جوڑا نہیں بننے والا تھا۔۔وہ دل میں عہد کر چکی تھی کہ وہ کبھی سرخ رنگ نہیں پہنے گی اپنی زندگی میں۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔۔۔اور یونہی سوچوں میں اسے اتنا وقت بیٹھے گزر گیا تھا کہ اسے خود خیال نہ آیا تھا۔۔۔۔اچانک نظر اپنے ہاتھ پر گئی تھی اتنے دنوں سے وہ غور بھی نہیں کر پائی تھی وہی انگھوٹھی آج بھی اسکے ہاتھ میں تھی ۔۔۔صارم دلاور خان کے نام کی انگھوٹھی تھی۔۔۔۔ہاتھ بے ساختہ کپکپائے تھے۔۔۔۔اور اگلے پل وہ اس انگوٹھی کو نکال گئی تھی وہ تو اسے اسی دن آزاد کر گیا تھا جس دن وہ اس دنیا سے گیا تھا۔۔۔۔اس انگوٹھی کے پہننے سے اب کیا فایدہ تھا۔۔۔

حمین افنان کے اپارنٹ پہنچ گیا تھا۔۔۔۔۔

" کیا ہوا ہے تمہاری طبیعت ٹھیک تھی " حمین نے غصہ دکھاتے افنان سے پوچھا تھا۔۔۔ اسکے انداز پہ افنان اسکے قریب جا کر کھڑا ہوا تھا اور سرگوشی کی تھی " لڑکے دیکھو یوں تیور نہیں دکھاؤ مکر جائے گی وہ پھر ساری زندگی نہیں منا سکو گے " حمین کو گھور گیا تھا اسے افنان کا یہ انداز اتنا برا لگ رہا تھا کہ وہ جتنا بیان کرتا کم تھا شاید اس نے افنان کو کبھی یوں دیکھا نہیں تھا۔۔

" اوکے بتاتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تم منال سے نکاح کر لو ابھی " افنان نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

" وہ کبھی نہیں مانے گی "

" وہ مان گئی ہے " افنان نے فوری طور پر جواب دیا تھا۔۔۔حمین کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔خوش ہونا تھا یا نہیں وہ نہیں جانتا تھا مگر وہ اس وقت جتنا حیران ہوتا شاید اتنا کم تھا۔۔۔پسندیدہ عورت کو پانے کی خوشی کسے کہتے ہیں کوئی اس سے پوچھتا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر اگلے پل نکاح خواں آچکا تھا۔۔۔۔افنان کے کہنے پر اسکے کچھ کولیگز بھی آگئے تھے گواہوں کی صورت میں۔۔۔۔۔۔"میں منال کو لے کر آتا ہوں " افنان کہتا اوپر کی جانب گیا تھا منال کو بلانے۔۔۔دروازی کھٹکھٹاتے وہ اندر داخل ہوا تھا منال یونہی بیڈ کے قریب بیٹھی تھی۔۔۔۔نظریں اٹھا کر افنان کو دیکھا تھا۔۔۔

" کیا ہوا تم نے پہنا نہیں پسند نہیں آیا " وہ اس سے پوچھ رہا تھا پورے 3 گھنٹے کی خواری کے بعد اس نے منال کے لیے خریدا تھا یہ۔۔۔۔

" نہیں بہت اچھا ہے مگر میں ٹھیک ہوں " لہجہ بھیگا تھا مگر وہ سنبھل گئ تھی۔۔۔افنان خاموش رہ گیا تھا وہ جانتا تھا کہ اس کے لیے فل حال مشکل تھا۔۔کہیں نہ کہیں وہ ایک گلٹ میں تھی صارم کی وجہ سے اور شاید یہ گلٹ ساری عمر رہنے والا تھا۔۔۔"چلو آجاؤ چلیں حمین آگیا ہے" اور منال کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔۔۔وہ اس وقت نیوی بلیو مشرقی لباس میں ملبوس تھی جس کی قمیض اسکے گھٹنوں تک آرہی تھی ساتھ بلیو کی دوپٹہ تھا جو اس نے مفرل کے انداز میں لیا تھا۔۔۔افنان نے وہ دوپٹہ اسکے سر پر دیا تھا ۔۔۔اسکا ہاتھ پکڑے وہ اب اسے لیے نیچے کی جانب لے جا رہا تھا۔۔۔نیچے لاؤنج میں سب ہی موجود تھے۔۔۔منال کی نظریں تھیں کہ اوپر اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھیں ۔۔۔اسکی ہمت نہیں ہو رہی تھی اس شخص سے نظریں ملا سکے۔۔۔۔وہ ہر بار اسکے لیے ا جاتا تھا۔۔۔ہر بار اسکا محافظ بننے کو تیار ہو جاتا تھا۔۔۔

لاؤنج تک پہنچتے وہ صوفے پر بیٹھ چکی تھی وہاں بیٹھے کسی بھی شخص کی جانب اس نے نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا وہ کہاں بٹھا تھا وہ نہیں دیکھ سکی تھی اگر نظر اس پر چلی گئ تو ۔۔۔حمین نے اسکی جانب دیکھا تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ سیاہ آنکھیں اٹھائے اسے ایک بار دیکھ لے ایک تسلی۔۔۔مگر وہ شاید ظالم بنی ہوئی تھی۔۔۔

" نکاح شروع کریں " افنان کی آواز گونجی تھی۔۔۔حمین کے دل کی دھڑکن تھم گئ تھی جیسے اور منال کے دل کی دھڑکن ایسے تھی جیسے ابھی دل باہر کو اجائے گا۔۔۔نکاح خواں نے کلمات ادا کیے تھے وہ پہلے منال سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

منال سکندر خان بنتِ سکندر خان اپ کو سکۂ راج الوقت 25ہزار حق مہر حمین شاہ ولد روحیل شاہ کے نکاح میں دیا جاتا ہے کیا اپکو قبول ہے ؟؟ نکاح خواہ کے پوچھنے کی دیر تھی سب کی نظریں منال پر تھیں۔۔۔حمین بغیر انھیں چھپکائے اسے دیکھ رہا تھا کیا پتہ وہ اسے ایک بار دیکھتی اور پھر منال سکندر خان پلکیں اٹھا گئ تھی ایک نظر وہ حمین کو دیکھ گئ تھی اور پھر دونوں کی نظریں ملی تھیں۔۔۔۔سیاہ آنکھیں بھوری آنکھوں سے ٹکرا گئی تھیں ۔۔۔وہ نظروں کا زاویہ بدل گئ تھی۔۔۔

" قبول ہے " آواز کانپ گئ تھی۔۔یونہی وہ تینوں بار خود کو حمین شاہ کے نکاح میں قبول کر گئ تھی۔۔۔نکاح کے کاغذات اسکی جانب بڑھائے گئے تھے اتنی فائلز سائن کرتے کرتے آج وہ دن آیا تھا کہ وہ اپنے نکاح نامے پر سائن کر رہی تھی اور وہ بھی اپنی محبت سے۔۔وہ ہمیشہ سے اسکا پسندیدہ نظارہ تھا سائین کرتے وقت اسکے ہاتھ کانپنے لگے تھے افنان نے ہاتھ بڑھا کر اسکے ہاتھ پر گرفت ڈالی تھی۔۔۔یونہی وہ سائن کر چکی تھی۔۔۔

نکاح خواں کا رخ اب حمین کی طرف تھا۔۔۔سفید ڈریس شرٹ میں ملبوس ،سیاہ پینٹ پہنے، بازو کو فولڈ کیے وہ مکمل سنجیدگی سے بیٹھا تھا۔۔۔

" حمین شاہ خان بنتِ روحیل شاہ اپکو سکۂ راج الوقت 25 ہزار حق مہر منال سکندر خان بنتِ سکندر خان نے نکاح میں دیا جاتا ہے کیا اپکو قبول ہے؟؟

" قبول ہے " بھاری آواز لاؤنج میں گونجی تھی بغیر کسی وقفے کہ۔۔۔اسے تو ہمیشہ سے ہی منال سکندر خان ہر حال میں قبول تھی ایک وہی تو تھی جو قبول تھی ہمیشہ سے۔۔۔۔۔۔اور یونہی منال سکندر خان حمین شاہ کے نکاح میں دے دی گئ تھی۔۔۔۔۔سب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے اور ان دونوں کے لیے آنے والے دن خوشی کی خوشی کی دعا کرتے وہ انھیں ڈھیر ساری دعائیں دے گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔یونہی رسماً سب ان سے ملے تھے اور آپسی باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔منال کو اپنا آپ عجیب محسوس ہو رہا تھا عجیب سے گھٹن محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔اسے سانس لینے میں مشکل پیش ہو رہی تھی۔۔۔وہ افنان سے اجازت لیتے اوپر کمرے کی جانب چل دی تھی کمرے میں جاتے پانی دیکھتے اس نے فوری طور پر پانی کا گلاس انڈیلا تھا۔۔۔کچھ پانی کے چھینٹے لیتے وہ منہ پر مار گئ تھی۔۔۔ایک عجیب سا گلٹ اسکے دماغ پر حاوی ہونے لگا تھا وہ صارم دلاور خان کے نام سے اتنے سالوں سے بیٹھی تھی۔۔۔شروع سے ہی اسکو اپنے پارٹنر کے طور پر وہ " assume " کر گئ تھی ۔۔کبھی کسی بھی حالات میں وہ اس سے پھری نہیں تھی وجہ اپنے دادا اور بھائی سے کیا گیا وعدہ تھا۔۔۔مسئلہ سارا اس شخص کی محبت کا تھا ،مسئلہ سارا اسکے اظہار کا تھا ،اسکے مان کا تھا ،اسکے ان سکیچز کا تھا جس میں وہ اسے اپنی دلہن بنا لیتا تھا اسے سرخ لباس پہنا لیتا تھا جیسے چاہتا اسے ڈھال لیتا تھا ،اس کا انتظار کر رہا تھا ، اسے اب صارم اس سے ملنے کی وجوہات

ڈھونڈتا نظر آتا تھا۔کاش وہ منال سکندر خان سے محبت نہ کرتا تو شاید آج بچ جاتا۔۔کئی سوال اور کئی کاش منال کے دماغ میں آئے تھے۔۔۔۔اور پھر اپنا آج کا وہ فیصلہ یاد آیا تھا جو اس نے شانزیب خان کے لیے کیا تھا۔۔اسکا ردِ عمل کیا ہونا تھا وہ نہیں جانتی تھی مگر اسے یہ کرنا تھا اور ہر صورت کرنا تھا۔۔منال کافی دیر یونہی اوپر بیٹھی رہی تھی ۔۔۔حمین کے ڈر سے وہ نیچے تک نا جا سکی تھی اس سرخ جوڑے کو بیڈ سے اٹھاتے وہ طہ لگا کر وہاں ڈریسنگ روم میں رکھ آئی تھی۔۔۔بیڈ پر آکر وہ بیٹھ گئ تھی۔۔۔اور پھر کب وہ سو گئ تھی اسے خود اندازہ تک نہ ہوا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر میں افنان کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔منال کو سوتے پا کر وہ مسکرا گیا تھا۔۔۔۔۔۔حمین جا چکا تھا افنان کو خود بھی کچھ کام تھا مگر منال کو سوتے دیکھ کر اس نے اسے اٹھانا مناسب نہ سمجھا تھا اور وہ اپارٹمنٹ میں ہی رک گیا تھا تاکہ وہ ڈرے نہ۔۔۔اسے کچھ حد تک پر سکون دیکھتا وہ کافی حد تک مطمئن ہوا تھا بات شادی کی نہیں تھی نہ منال کی محبت کی تھی بات یہ تھی کہ اسے کوئی ایسا شخص چاہیے تھا جو اسکی بہن کو عزت دیتا اور کتنے ہی مرد ہوتے ہیں جو اپنی عورت کو عزت دیتے ہیں اسے ایک دن بھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ منال صارم کے ساتھ زندگی کیسے گزارے گی بے شک وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی مگر صارم دلاور خان اس سے محبت کرتا تھا اسکی عزت کرتا تھا اور اسکے لیے یہی ضروری تھا ۔۔۔۔اسکے نزدیک عورت اور مرد کی محبت میں فرق تھا۔۔۔

عورت اور مرد کی محبت میں فرق ہوتا ہے۔

مرد اگر سچی محبت کرے تو وہ اس محبت کو کبھی نہیں بھولتا۔۔۔وہ اپنی محرم کی محبت پر اپنی محبت کو ترجیح دیتا ہے۔۔عورت کے لیے محرم کی محبت کے آگے ہر چیز ہار جاتی ہے

ہزاروں محبتیں اس ایک محبت پر ختم شد !

اور عورت کو اس مرد سے محبت شدید ہوتی ہے جو اسے عزت دیتا ھے کتنے ہی مرد ہوتے ہیں جو اپنی عورت کو عزت دیتے ہیں ؟

شادی ہر لڑکی کے لیے" fantasy" نہیں ہوتی بعض لڑکیاں جو ہر چیز کو گہرائی تک سوچتی ہیں ،خود کے نظریات رکھتی ہیں ،انکے نظریات یہ ناولز اور مختلف قسم کے ڈراموں اور فلموں پر مبنی نہیں ہوتے ایک وقت آتا ہے کہ انکے نظریات حقیقی زندگی پر مبنی ہونے لگتے ہیں۔۔۔شادی کو " fantasy "کی بجائے سنت اور فرض سمجھنے لگتی ہیں فرق انکی سوچ میں تب آتا ہے جب وہ اپنی زندگی میں نت نئے تجربات اور مراحل سے گزرتی ہے ان مردوں کی تعداد انکی نظر میں زیادہ ہو جاتی ہے جو اپنی بیوی کو محبت دینا تو دور کی بات عزت کے قابل بھی نہیں سمجھتے اور ہمارے معاشرے میں کتنی ہی مائیں ہونگی جنہوں نے اپنے بیٹے کو کہا ہوگا کہ اپنی بیوی کی عزت کرنا اسے عزت سے پکارنا۔۔خود تو وہ بہت تنگ دست زندگی سے گزری ہونگی ،اپنے شوہروں سے الفاظوں کی اور نہ جانے کتنی مارے کھا گئ ہوں گی مگر نجانے اس عورت کی بھی ہمت کیوں نہیں پڑتی اپنے بیٹے کو کہنے کی کہ

اپنی عورت کو عزت دینا۔۔۔اور جب ایک لڑکی کی نظر میں ایسے مردوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے تو شادی کو " fantasy " کے طور پر لینا اسکے لیے ایک ڈراؤنا خواب بن جاتا ہے۔۔۔۔ہر لڑکی کے نظریات ہونے چاہیے بات " feminist" کی نہیں ہے بات اونچا بولنے کی نہیں ہے بات سڑکوں پر نکلنے کی نہیں ہے ،بات سڑکوں پر ننگے سر گھومنے کی نہیں ہے ،بات اونچی آواز کی نہیں ہے ہر گزرتے بندے کو خود کی طرف متوجہ کیا جانے کی نہیں ہے بات صرف اتنی ہے کہ اردگرد کے ماحول کی ہے۔۔۔بات یہ ہے کہ ہر کسی کی باتوں میں نہیں آیا جاتا ،ہر کسی کو آپ سے محبت نہیں ہو سکتی ،ہر کوئی آپکے لائق نہیں ہوتا ،ہر چیز اپکے نصیب میں نہیں ہوتی۔۔۔۔اردگرد ساتھ پڑھنے والے مرد ،ساتھ کام کرنے والے مرد کبھی انکی آپسی باتیں سن لی جائیں تو شاید ایک لڑکی کبھی گھر سے باہر نہ نکل سکے بات خود کے کردار کو مضبوط کرنے کی ہوتی ہے مختصر یہ کہ ایک لڑکی کی ذات اس قدر مضبوط ہو کہ وہ جب اپنے گھر کی سرحد سے باہر نکلے تو اپنے " vocal cords" کی " range " اتنی کم کر لے کہ وہ خود کی آواز خود ہی سن سکے ،اپنی نظروں پر قابو رکھ سکے ،ہر راہ چلتے پر نظر نہ دوڑائے ،راستہ روکنے والے کے پاس سے چیل کی طرح گزر جائے ، کم از کم کسی کے لیے اپکو اپنے شکنجے میں پھنسانا اتنا مشکل ہو کہ وہ آپ پر نظریں ڈال ہی نہ سکے کیا یہ ایک لڑکی کے لیے مشکل ہے نہیں یہی تو ہے یہی تو آسان ہے

شانزیب خان نے تمام پیپر اسی دن مکمل کروا لیے تھے وہ اس پر کام تو بہت پہلے سے کر رہا تھا مگر آج منال کی رضا مندی اسے اور پر جوش کر گئی تھی۔۔۔دکھ ہی تو دینا تھا اسے حمین کو۔۔۔پہلے دکھ دینا تھا اور پھر اسے ختم کرنا تھا۔۔۔بس یہی تو تھا جو شروع دن سے چاہتا تھا۔۔۔

منال شام کو گھر آئی تھی افنان وہیں سے اپنے کام کو روانہ ہو گیا تھا گھر آتے ابھی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھتی کہ شانزیب خان نے اسکے سامنے آتے اسکی طرف کاغز بڑھایا تھا منال نے تاثرات سخت ہوئے تھے۔۔۔چہرے کا تناؤ بڑھ گیا تھا۔۔۔وہ خاموشی سے کاغذ تھام گئ تھی۔۔۔

منال نے ایک سانس کیا تھا اس کاغذ کو تھامتے اس نے دوسرا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔

" پین ؟؟ وہ مختصر بولی تھی اس نے اس کاغذ کو نہیں پڑھا تھا مگر وہ جانتی تھی یہ کیا تھا ۔۔۔مقدمہ جو وہ حمین شاہ پر کرنے والی تھی۔۔۔شانزیب خان نے مسکراتے پین اپنی جیب سے نکالتے اسکے جانب بڑھایا تھا۔۔۔

منال سنجیدگی سے وہ پیپر پاس میز پر رکھتے اس پر مکمل اعتماد سے سائن کر گئ تھی۔۔۔اور سائن کرتے وہ اس پیپر کو واپس شانزیب خان کی طرف بڑھا گئ تھی۔۔۔

"Hope so you can take your revenge as well as mine " منال ہلکا سا مسکراتے بولی تھی۔۔۔۔

" Always "

شانزیب خان نے بھی ایک ادا سے کہا تھا منال کی مسکراہٹ غائب ہو گئ تھی۔۔۔۔وہ تھوک نگل گئ تھی ارد گرد دیکھا تھا ہمیشہ کی طرح لاؤنج خالی تھی۔۔۔

" I proud of you meenu "

وہ بڑی محبت سے کہہ رہے تھے۔۔

" پر افسوس چاچو آپ نے کبھی مجھے اپنے پلین کا حصہ نہیں بنایا آپ کو ہمشیہ لگا کہ وہ مجھے اپنے خلاف استعمال کرے گا مگر میں آپکا انتظار کرتی رہی " منال کہتی اوپر کی جانب بڑھ گئ تھی۔۔۔شانیزب خان الجھا تھا۔۔۔انکھیں سکیڑ گیا تھا وہ۔۔۔۔۔۔۔شانزیب خان پراسیکیوٹر آمنہ اور آسیہ کے کیس سے کچھ وقت استدعا کی اپیل کر چکا تھا جس کی وجہ سے پیشی ملتوی ہوگئ تھی۔۔اسارہ نے بھی اس پر کوئی خاص ردِ عمل نہ تھا کیونکہ اسے صارم کے کیس پر کام کرنا تھا۔۔۔ہر چیز دن بہ دن پیچیدہ ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

ایک بار سب دوبارہ اپنی زندگی میں مصروف ہو چکے تھے۔۔۔منال اور حمین کی کسی قسم کی بات نہ ہوتی تھی منال روز صبح آفس کے لیے روانہ ہو جاتی اور ہمیشہ کی طرح شام گئے واپس آتی افنان سے ہلکی پھلکی ملاقات ہو جاتی تھی۔۔۔۔اتنے دنوں سے وہ بے چین ہوئی پڑی تھی شانزیب خان نے اسے کسی قسم کی اپڈیٹ نہ دی تھی کیا بنا کیا نہیں ،وہ اب کیا کر رہا تھا منال کو جاننا تھا مگر مجال تھی کہ وہ۔ شخص کام کے بغیر منال کے پاس آتا۔۔۔اسکا غصہ بڑھتا گیا تھا۔۔۔کچھ سوچتے وہ افنان کو گھر نہ پاتے موقع تلاش کرتے شانزیب خان کی طرف گئ تھی۔۔۔۔وہ اس وقت لیپ ٹاپ پر کوئی کام کرتا دکھائی دیا تھا۔۔۔اتنے دنوں بعد تو وہ گھر میں نظر آیا تھا اسے۔۔۔منال خاموشی سے اسکے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔منال کو دیکھتے شانزیب خان نے لیپ ٹاپ بند کیا تھا اور اسکی جانب متوجہ ہوا تھا

۔۔۔

" او کیسی ہو " بہت نرمی سے اور کِھلی مسکراہٹ سے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

" میں ٹھیک ہوں مگر آپ کہاں تھے اتنے دن " منال نے جاننا چاہا تھا۔۔

" مجھے کام تھا کچھ " وہ مختصر جواب دے گئے تھے۔۔۔

" کیس کا کیا بنا " منال نے آخر پوچھا تھا نظریں شانزیب خان کے چہرے کی جانب تھی وہ انکے تاثرات بھی پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

" وہ تو ہو گیا ہو گا اب تک یا آج نوٹس جاری ہو جائے گا پھر وہ۔اریسٹ بھی ہو جائے گا میری بات ہو گئ ہے۔۔۔کچھ دنوں تک پھر عدالت میں تمہیں اسکے خلاف گواہی دینی ہو گی "

" کیا "

" یہی کہ حمین تمہیں مارنا چاہتا تھا اور اس نے کونٹریکٹ توڑا تمہیں ہر طرف سے نقصان پہنچانے کی کوشش کی " شانزیب خان نے بڑے سادہ الفاظ میں اسے کہا تھا۔۔منال اس شخص کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔مکاری تھی کہ آج چہرے سے جھلک رہی تھی یا اسے آج دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔

" میری ایک شرط ہے " منال نے گردن اکڑائے کہا تھا۔۔۔

" کیسی شرط " شانزیب خان کی آنکھیں سکڑی تھیں۔۔۔

" سہیل شاہ پر صارم کا کیس ثابت ہو گا وہ قتل اسکی وجہ سے ہوا اور مجھے صارم کے قاتل کو ہر صورت پکڑوانا ہے۔۔۔مجھے اسکا بدلہ لینا ہے " منال نے اٹل لہجے میں کہا تھا ۔۔۔شانزیب خان کو دھچکا لگا تھا۔۔۔ایک عجیب سا خوف لگا تھا۔۔۔

" مگر مینو۔۔۔"وہ ابھی بولتا منال اسکی بات کاٹ گئ تھی۔۔۔

" آپکا بدلہ میں لونگی مگر میرا بدلہ آپ لیں چاچو مجھے بلانے والا وہ تھا صارم کو قتل کروانے والا وہ تھا "

شانزیب خان خاموش رہا تھا ،منال کے سامنے وہ کوئی بات نہیں کر سکتا تھا۔۔وہ جانتا تھا سامنے منال ہے کوئی ایک قتل بھی واضح ہو گیا تو وہ کبھی بھی اسے معاف نہیں کرے گی چاہے کوئی بھی ہو۔۔۔۔

" ٹھیک ہے ہو جائے گا ویسے بھی میرے بہت حساب نکلتے ہیں سہیل شاہ کی طرف بھی" وہ بہت آسانی سے مان گیا تھا منال کو اس پر یقین نہ آیا تھا۔۔۔مگر اس بار بھی اسکے پاس خاموش ہونے کے علاوہ کوئی آپشن تھا ہی نہیں۔۔۔۔۔

" وعدہ " منال جیسے خود کو مطمئن کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اور اسکا یہ ڈر اور بے یقینی ایک بار شانزیب خان کو شک میں مبتلا کر گئ تھی اس بات کا منال خود اندازہ کر چکی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ اب شانزیب خان اسے ٹریس ضرور کرے گا اسکی کالز سب کچھ ڈیکارڈ کرے گا یقیناً وہ پھنس گئ تھی۔۔۔

منال کے کہنے کی دیر تھی کہ شانزیب خان کی کوششیں شروع ہو چکی تھیں اسے صرف اپنے آپ سے فرق پڑتا تھا اور اپنے بدلے سے۔۔۔۔اور شاید یہ زندگی کی پہلی کوشش

تھی انکی جو کسی کے اصل قاتل کو پکڑوانے کی مگر اپنی ہیرا پھیری سے نہیں جا سکتا تھا وہ ۔۔۔۔۔شانزیب خان جیل میں اس مجرم سے ملنے آیا تھا جس نے صارم دلاور خاں ہر گولی چلائی تھی اور چند پیسوں کی بات تھی کہ اسے ملنے کی اجازت مل گئ تھی۔۔۔

جیل کے اس حصے میں داخل ہوتے جہاں وہ قید تھا اسکی حالت دیکھ کر وہ چند پل کو ٹھٹکا تھا ۔۔۔

" کس نے مارا ہے تمہیں ؟؟ اسکی غیر ہوتی حالت دیکھتے وہ اسے پوچھ رہا تھا ،،کئی جگہوں پر مار پیٹ کے نشانات تھے چہرے پر مکوں اور گھونسوں کے داغ واضح تھے۔۔۔۔وہ شخص آنکھیں اٹھا گیا تھا اور شانزیب خان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

" شانزیب خان ہو نہ تم "

" ہاں " شانزیب خان نے مختصر کہا تھا۔۔۔۔

" تمہیں معلوم ہے کہ تمہیں پیش ہونا ہے پھر عدالت میں"

" ہاں جانتا ہوں اور اس بار میں سچ بولوں گا " وہ اٹل لہجے میں بولا تھا۔شانزیب خان کو حیرت ہوئی تھی وہ جو بات کرنے آیا تھا وہ پہلے ہی تیار تھا۔۔۔۔پھر وہ چند پل اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

" میں تمہیں بچا لوں گا مگر شرط یہ ہے کہ تم سہیل شاہ اور حمین پر الزام لگاوں گے"

" یہی بات اس نے بھی کہی تھی مگر میں جان گیا ہوں اب میں یہاں سے نہیں نکل سکتا اور میرا اصول ہے کہ جھوٹے لوگوں کو میں نہیں بخشتا " شانزیب خان خاموش ہو گیا تھا وہ باہر کو نکلا تھا حولدار اسے نظر آیا تھا۔۔۔

" کس نے اسکا یہ حال کیا ہے وہ تو اعتراف کر گیا تھا "

" ایس پی صاحب آئے تھے انھوں نے ہی کیا جو کیا " اور اسکے کہنے کی دیر تھی کہ شانزیب خان کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئ تھی کہ وہ اسکا کام آسان کر گیا تھا۔۔۔۔

اسمارہ کو جیسے ہی کیس کا پتا چلا تھا اسکا خون تک کھول گیا تھا۔۔۔فرم میں بیٹھے اس نے مکمل طور پر خود پر قابو پانے کی کوشش کی تھی مگر بے سود رہی تھی۔۔۔وہ ہمیشہ ہی منال کی ہر حرکت برداشت کر جاتی تھی اسکی کڑوی سے کڑوی بات۔۔خود پر یقین نہ کرنا ۔۔۔اگنور کرنا ،بات نہ کرنا مگر اس بار اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ اٹھی تھی اپنا موبائل اٹھایا تھا اور مقدمے کے کاغذ بیگ اٹھاتی وہ غصے سے فرم سے نکلتی اسکے آفس پہنچ گئ تھی۔۔۔وہ جیسے اسکے آفس پہنچی تھی آفس میں اسے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔وہ آگے بڑھی تھی کہ گارڈز نے اسے روکا تھا اسکے چلانے پر سجل جو منال کے کیبین میں کچھ ڈسکس کر رہی تھی یوں آواز آنے پر وہ باہر نکلی تھی اسمارہ کو دیکھتے وہاں تک پہنچی تھی۔۔

" میم آپ کون ہیں پلیز یوں ماحول خراب نہ کریں" سجل نے بڑے تحمل سے کہا تھا۔۔

"شٹ اپ ! وہ کہتی آگے کو بڑھی تھی۔۔منال کیبین سے باہر نکلی تھی۔۔۔اسارہ کو اپنے آفس میں دیکھتے اسکے خود رنگ اڑ گئے تھے۔۔۔اتنے غصے میں دیکھ کر منال کو اپنی عزت کا جنازہ نکلتے محسوس ہوا تھا۔۔۔اور اسے شدت سے گاڈز پر غصہ آیا تھا کہ اسے روکا کیوں کم از کم ہوتی تو اسکے اپنے کیبین میں۔۔۔۔منال جو غصے میں آئی تھی اور غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

اسارہ آگے کو بڑھی تھی۔۔۔ سجل بولتی کہ منال ہاتھ آگے کو کرتے اسے روک گئ تھی ۔۔۔منال نے با مشکل مسکرانے کی کوشش کی تھی کہ شاید وہ موم پڑ جائے اس بار بھی ۔۔اسکی مسکراہٹ کو دیکھتے اسارہ کو اور غصہ آیا تھا وہ یہاں مر رہی تھی اور یہ لڑکی مسکرا رہی تھیاسارہ بلکل سامنے آئی تھی منال کے۔۔۔۔

" کیا چاہتی ہو " اسارہ نے ضبط کیا تھا وہ اسے جیسے موقع دے رہی تھی کہ وہ بول لے اور اس وقت وہ صرف اتنا چاہتی کہ اسارہ روحیل شاہ اسکے سٹاف کے سامنے اسکی بے عزتی نہ کرے۔۔۔۔۔

" یہی کہ ہم میرے کیبین میں جا کر بات کر لیتے ہیں " اس نے بے اختیار بہت معصومیت سے کہا تھا۔۔۔۔ سجل کا تو منہ کھل گیا تھا۔۔۔۔سارا سٹاف ہی اپنے کام کی طرف واپس متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔گاڈز باہر کو نکلا گئے تھے۔۔۔

" اوہ سوری میم " سجل نے پروفیشنل انداز میں اسمارہ کو کہا تھا۔۔

" کتنی پیاری ہے نہ تمہیں تمہاری عزت مگر حمین شاہ کی عزت تو ہے ہی نہیں نہ جیسے " اسمارہ بلند آواز میں بولی تھی سب کو وہ دوبارہ اپنی جانب متوجہ کر گئ تھی۔۔۔منال ایک گہری سانس اندر کو کھینچ گئ تھی۔۔۔

" تمہیں پتا ہے منال مجھے آج تم سے سے اتنی نفرت ہو رہی ہے کہ تم سوچ بھی نہیں سکتی میرا دل کر رہا ہے کہ تمہیں ایک ایسا تھپڑ ماروں کہ تمہاری روح تک کانپ جائے

I hate you Minal sikander khan

اسمارہ چلائی تھی وہ اذیت کی آخری حد پر تھی اس وقت۔۔۔انکھوں میں نمی آنے لگی تھی جو منال واضح دیکھ گئ تھی۔۔۔وہ واقعی اسے بہت دکھ دے گئ تھی۔۔۔۔منال کا دل کانپ گیا تھا۔۔۔سارا سٹاف منہ کھولے بس انکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔ سجل منال کی طرف دیکھ رہی تھی کہ وہ کچھ بولے گی مگر وہ خاموش کھڑی اسے سن رہی تھی سجل نے ادھر ادھر دیکھا تھا سب انکی جانب دیکھ رہے تھے وہ کیا کرتی اسے خود سمجھ نہیں آیا تھا۔۔

" تم سے جو بھی محبت کرے گا تم اسے اچھے انجام تک پہنچاتی ہو۔۔(وہ رکی تھی پھر آگے کر چہرہ کیا تھا)تم نے کہا تھا نہ کونسی دوستی آج میں یہ دوستی ختم کرتی ہوں۔۔۔یہ الفاظ ادا

کرنا اسمارہ کے لیے منال کے سننے سے بھی زیادہ مشکل تھا وہ رو دی تھی۔۔انکھوں کے کناروں سے آنسو نکل گئے تھے۔۔۔

" کبھی میں بھی تمہاری دوست تھی پر تمہارے لیے تو رشتے ختم کرنا آسان ہے رائٹ ؟

" "دوستی بہت ضروری ہے مگر جہاں دوستی تکلیف دینے لگے اسے وہیں چھوڑ دینا چاہیے یہی بہتر ہوتا ہے اور میں اگلے کے چھوڑنے سے پہلے چھوڑنے کے حق میں ہوں پھر حساسیت کم ہو جاتی ہے"۔۔۔منال کبھی یہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسمارہ کے منہ سے یہ الفاظ سنے۔۔۔۔

" تم لوگ سانپ ہو ہمیں تباہ کر دیا تم لوگوں نے " منال کو بے حد اذیت ہوئی تھی اسکے آنسو دیکھ کر وہ ہمیشہ اسے تسلی دیتی تھی مگر وہ آج رو رہی تھی اسکی وجہ منال تھی مگر وہ پتھر کی مورت بنے کھڑی رہی تھی۔۔۔

" میں نے آج تک تمہاری ہر بات ہنس کر برداشت کی صرف یہی محسوس ہوتا رہا کہ تم میرے دل کا ایک حصہ ہو میری دوست ہو مجھے عزیز ہو تمہیں بچوں کی طرح ٹریٹ کیا میں نے ہمیشہ جیسے تم نے بس باتیں سنانی ہیں مجھے اور میں نے سننی ہے مگر یقین کرو آج مجھے تمہاری دوستی کی " define " سمجھ ا گئ ہے خونی رشتے دوستی سے بڑھ کر ہوتے ہیں شاید یہ واحد چیز ہوتی ہے جو دوستی سے جیت جاتی ہے۔۔۔میں بے وقوف تھی جو اس دوستی کو دھکیل رہی تھی یار۔۔۔۔(وہ ہنسی تھی)

مضبوط دوستی کے لیے فیملی کی "understanding" بھی "matter" کرتی ہے مگر ہم تم تو دشمن بن گئے نہ "

" اسمارہ میری بات سنو " منال نے وضاحت دینے کے لیے کب کھولے تھے کہ وہ بولی تھی --

" نہیں اب نہیں بلکل بھی نہیں سنوں گی" وہ کہتی نکل گئ تھی۔۔۔منال کی آنکھیں آنسوؤں سے چمکنے لگی تھیں۔۔ سجل آگے کو آئی تھی منال کے بازو کو تھام گئ تھی اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی تھی شاید اس نے۔۔منال نے بے ساختہ ادھر ادھر دیکھا تھا پھر اپنے کیبین کی جانب بڑھ گئ تھی۔۔۔۔۔

حمین جو کہ آفس سے ابھی گھر آیا تھا فریش ہوئے وہ اسمارہ کا انتظار کررہا تھا جو ابھی تک فرم سے آئی ہی نہ تھی۔۔۔۔

اتنے میں اسمارہ آئی تھی جو کہ کافی حد تک پریشان لگی تھی حمین کو۔۔۔۔

" کیا ہوا ہے" اس نے اسارہ کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔اسارہ نے پرس سے ایک کاغذ نکالا تھا اور حمین کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔۔حمین وہ کاغذ رھام گیا تھا۔۔اس پر لکھا نام پڑھ کر وہ حیران رہ گیا ہے۔۔

" کس نے کیس کیا ہے " وہ حیرانگی کی آخری حد پر تھا۔۔۔

" منال سکندر خان نے ،،،،منال نے حمین شاہ پر کیس کیا ہے۔۔۔اوہ واؤ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں " اسارہ غصے سے بھری بیٹھی تھی آخر چیختے بولی تھی۔۔۔حمین کو تو جیسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کچھ دنوں پہلے ہی تو انکا نکاح ہوا تھا۔۔وہ نکاح اسکی رضامندی سے ہوا تھا پھر یہ سب۔۔۔۔دماغ میں کتنے سوال اٹھے تھے۔۔۔۔کیا اس نے بدلہ لینے کے لیے اس سے نکاح کیا تھا۔۔۔منال نے اسے کمزور کرنے کے لیے اس سے نکاح کیا تھا۔۔۔۔وہ ایسا کر سکتی تھی منال بدلہ لینے کے لیے یہ کر سکتی تھی دماغ حامی بھر گیا تھا اسکے تاثرات بدل گئے تھے۔۔۔رگیں گن گئ تھیں چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔۔اس نے منال کو فون ملایا تھا۔۔۔۔وہ جو آفس سے نکل رہی تھی سامنے فون پر حمین کا نام جگمگاتے دیکھ کر اسکا حلق تک خشک ہوا تھا۔۔۔اسے ایک پل بھی نہ لگا تھا اندازہ لگانے میں کہ وہ اسے کیوں فون کر رہا تھا

۔۔۔

اسکا سانس بے ترتیب ہوا تھا۔۔۔وہ چاہ کر بھی فون نہیں اٹھا سکتی تھی۔۔۔اسکی کال ریکارڈ ہو سکتی تھی وہ کسی صورت بھی کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔وہ دل کو باندھ گئ تھی اپنے اعصاب مضبوط کرتے وہ اپنا موبائل ایک بار پھر سائلنٹ پر لگا گئ تھی۔۔۔سکون نہ ملنے پر اسے بند ہی کر چکی تھی سٹیرنگ پر گرفت مضبوط کر گئ تھی۔۔۔۔جس طرح وہ گھر پہنچی تھی وہی جانتی تھی۔۔۔دل اور دماغ ایک جنگ میں مبتلا تھا۔۔۔۔مگر اس نے دماغ کی سنی تھی۔۔۔۔گھر پہنچتے وہ اپنے کمرے میں گئ تھی شاور لیتے وہ خود کو کافی حد تک مطمئن کر چکی تھی۔۔۔۔۔ٹی وی آن کرتے وہ خود کے بال ڈرائے کرنے لگی تھی۔۔۔پھر جو خبر اسکی سماعت سے ٹکرائی تھی وہ اسے وہیں ساکت کر گئ تھی۔۔۔۔وہ مڑی تھی نظریں ٹی وی کی جانب جم گئ تھیں۔۔۔۔سامنے فوٹیجز تھیں حمین روحیل شاہ کع اریسٹ کرنے کی اسکی چند تصاویر۔۔اسے دیکھا اسکے گھر سے رات کے پہر اریسٹ کر لیا گیا تھا۔۔۔ایک بار پھر حمین روحیل شاہ کو پولیس اریسٹ کر چکی تھی مگر اس بار سب مختلف تھا،تکلیف زیادہ تھی۔۔۔کیونکہ اس بار منال نے اس پر کیس کیا تھا اور کیس بھی کیا کہ وہ اسے مارنے کی کوشش میں ہے۔۔۔۔وہ حمین شاہ سے منال سکندر خان کو خطرہ ہے۔۔۔۔اس بار ہر چیز میں شدت تھی۔۔۔۔کیس میں بھی اور کیس کرنے والے میں بھی۔۔۔۔اس بار منال سکندر خان کی رضامندی شامل تھی تو کیسے شانزیب خان اپنی طاقت استعمال کرتا۔۔۔۔۔منال کا دل جیسے تھم گیا تھا۔۔۔۔۔اسکی تصاویر سامنے چل رہی تھی اینکر گلا پھاڑ پھاڑ کر اسکے

خلاف ہر ایک کیس کو ہائی لائٹ کرنے میں مصروف تھی۔۔۔منال آنکھیں بند کر گئ تھی ریموٹ پکڑے وہ ٹی وی ہی بند کر چکی تھی۔۔۔۔۔

ایک گہری سانس لینے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔اسے فلحال صارم دلاور خان کے لیے کیس لڑنا تھا اپنی ماں کے لیے۔۔۔ایک کوشش تو وہ بھی کر سکتی تھی جہاں سے اتنی کر رہے تھے تو وہ کیوں نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔ابھی وہ خود کو ہر لحاظ سے مطمئن کرنے کی کوشش میں ہی تھی کسی نے زور دار دھکے سے دروازہ کھولا تھا منال کا دل باہر کو آنے لگا تھا وہ ڈر گئ تھی اس اچانک بھونچال پر۔۔۔آنے والا افنان تھا جسکا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا وہ ایک پل میں فاصلہ طے کر کے منال تک پہنچا تھا۔۔۔منال پیچھے کو ہوئی تھی۔۔۔۔

" کیا حرکت تھی یہ تمہارا دماغ خراب ہے " وہ چلایا تھا منال نے آنکھیں بند کی تھیں ۔۔۔ایک تو اس نے کبھی اس سے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی اور دوسرا اس نے کبھی اس پر غصہ بھی نہیں کیا تھا وہ چہرہ بھی موڑ گئ تھی۔۔۔۔وہ چاہ رہی تھی کہ آج وہ غصہ نکال ہی لے سارا جتنا اس نے شروع سے اپنے بھائی کو ذلیل کیا تھا۔۔۔

" میں کچھ بکواس کر رہا ہوں بوکو کیوں کیا تم نے یہ " وہ غصے سے پوچھا تھا۔۔۔"میں تو حیراں ہوں کہ تم ارام سے گھر بیٹھے بیٹھے کیا کیا کرتی گئ ہو تم نے مجھے بھی پتا نہیں چلنے دیا کچھ شرم ہے تم میں اپنے شوہر پر کون کیس کرتا ہے " وہ غصے کی آخری حد پر تھا

۔۔۔افنان جتنا حیران ہوتا اتنا کم تھا منال سے اس حرکت کی اسے قطعاً امید نہ تھی۔۔۔وہ اسے تو بولنے نہیں دے دیا تھا بس خود بولے جا رہا تھا۔۔۔

" آپ جب میری بات سنیں گے تو سناؤں گی نہ " وہ مکمل معصومیت لیے بولی تھی۔۔۔

" شٹ اپ " وہ غصے سے چپ کروا گیا تھا منال نظریں گھما گئ تھی اس شٹ اپ کال سے اسے تھوڑا حوصلہ ہوا تھا کہ وہ اسے منا لے گی۔۔۔۔

" یہ جو خرافات تمہارے دماغ میں ہے نہ فضول ہے تم جانتی نہیں ہو اس انسان کو اتنی آسانی سے وہ کسی کے ہاتھ نہیں آتا " افنان قدرے آہستہ آواز میں بولا تھا لہجہ میں تھکاوٹ تھی ،بے بسی تھی۔۔۔

" خون ٹھاٹھ ضرور مارتا ہے کہیں نہ کہیں وہ بھی چوک جائے گے " منال کچھ سوچتے بولی تھی

" اس خون نے یہاں تک پہنچا دیا ہمیں اب یہ صرف ہمیں مارے گا "

" بھائی ثبوتوں کے علاوہ بھی کچھ ہوتا ہے " emotions " بہت چیز ہوتی ہے جزبات انسان کو اس دھانے پر پہنچا دیتے ہیں کہ اسے خود بھی پتا نہیں چلتا اور ہر انسان کسی نہ کسی کے ہاتھوں مار کھا جاتا ہے مگر وہ کوئی بھی ہو سکتا ہے "

" وہ اپنی سگھی اولاد کا نہیں ہوا کبھی " افنان دانت پیستے بولی تھی۔۔

" تو سگھی اولاد کونسا اسکی ہو گئ کبھی دیکھا ہے انھیں ایک ساتھ بیٹھے بات کرتے یا کبھی انھیں ایک دن بھی اپنے باپ کے لیے پریشان دیکھا آپ نے کبھی لگا کہ وہ اس گھر میں بھی ہیں۔۔۔"منال نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔۔۔

" منال میرے لیے دانئین اور دعا بلکل تمہارے جیسی ہیں مجھے آج سے کوئی کھار نہ ہے " افنان نے بڑی نرمی سے کہا تھا منال مسکرا گئ تھی۔۔۔

" ہم تو اچھے بچے ہیں " وہ مکمل دانت دیکھائے اسے کہہ رہی تھی۔۔۔افنان نے اسکی جانب نظریں گاڑھی تھیں۔۔۔

" تم اسے تکلیف دے رہی ہو یہ کوئی راستہ نہیں ہے جو تم نے چنا ہے "

" مجھے فلحال صارم کے لیے یہ کیس لڑنا ہے کیا پتا میں اس گلٹ کو کم کر سکوں جس سے میں باہر نہیں نکل پا رہی " افنان اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔

" کیس چل رہا تھا پہلے " افنان نے اسے یاد کرانا چاہا تھا۔۔

' مگر میں پہلے کیس اپنی ماں کے لیے لڑ رہی تھی مگر اب میں یہ کیس اپنے منگیتر کے لیے لڑوں گی "

" تمہیں نکاح کے بعد ہی یہ حرکت کرنی تھی " افنان کو واقعی برا لگ رہا تھا۔۔ حمین کیا سوچ رہا ہوگا اور اسمارہ تو اب کوئی چیز اسکے سر میں مار ہی دے گی۔۔۔۔وہ بس سوچ سکا تھا۔۔۔

" نہیں نکاح سے پہلے ہی میں نے سوچ لیا تھا " اس نے دوبارہ بے حد معصومیت سے جواب دیا تھا۔۔افناں کلس کر رہ گیا تھا۔۔۔منال مسکرا گئ تھی۔۔۔

" میں نے بھی سوچا کہ بزنس میں تم اتنی دیر سے ٹکی کیوں ہو جب ہر وقت سوچنا ہی یہی ہے کہ کسی کی جان سولی پہ کیسے لٹکانی ہے" وہ کہتا بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔۔وہ تھک گیا تھا بہت کل رات سے وہ ڈیوٹی پر تھا اپنے۔۔۔۔

"آپ ملنے نہیں گئے اپنی بیگم سے " منال نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

" نہیں " اس نے آنکھیں بند کرتے کہا تھا۔۔

" کیوں ضد کر رہے ہیں " منال نے اسے منانے کی کوشش کر رہی تھی وہ نہیں چاہتی کہ اسکی وجہ اسکا بھائی اپنی محبت کھو دے۔۔۔۔وہ کیسے اسکا نقصان کر سکتی تھی۔۔۔

" یہ کون کہہ رہا ہے " وہ آنکھیں کھولتا اسے دیکھتے تاثرات میں حیرانگی لیے بولا تھا ۔۔۔۔منال نفی میں سر ہلا گئ تھی۔۔۔۔منال نے سے دیکھا تھا جو واقعی تھکا ہوا تھا اور سونے کی مکمل کوشش میں تھا۔۔۔منال نے اپنا لیپ ٹاپ اور موبائل اٹھایا تھا پھر لائٹ

آف کرتے وہ کمرے سے باہر نکل گئ تھی تاکہ وہ سکے۔۔۔۔۔۔۔لاونج میں جاتے وہ وہیں صوفے پر بیٹھ گئ تھی۔۔۔بڑے صوفے پر پاؤں پھیلاتے گود میں لیپ ٹاپ رکھتے وہ اپنا کام کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

دانین باہر سے آتی نظر آئی تھی منال نے بے ساختہ نظریں گھڑی پر دوڑائی تھی مگر اب کی بار وہ کچھ نہیں بولی نہیں تھی وہ پہلے اسے سمجھاتی تھی اسے ہر بات پر کچھ کہنا حق سمجھتی تھی مگر جب اسے معلوم ہوا تھا کہ دانین نے اسے یہ حق نہ دیا تھا اور وہ بڑے ظرف سے پیچھے ہٹ گئ تھی۔۔۔۔ان کا سامنا بہت کم ہوتا تھا وہ اپنی نظریں دوبارہ لیپ ٹاپ کی سکرین پر گھمائی تھیں۔۔۔۔دانین اسکے بولنے کے انتظار میں تھی مگر منال کچھ نہ بولی تھی۔۔۔۔دانین بھی خاموشی سے وہاں سے نکل گئ تھی۔۔۔۔۔۔

اسمارہ نے بہت کوشش کی تھی ان 3 دنوں میں کہ وہ حمین کی بیل کروالے مگر ہزار کوششوں کے بعد بھی وہ اسکی بیل نہیں کروا سکتی تھی۔۔پوری پلینگ سے سب کروایا گیا تھا ...اج پھر وہ حمین سے ملنے آئی تھی ۔۔۔

" کیا حال ہے ؟؟ اسمارہ نمکس چہرہ مکمل طور پر مرجھایا ہوا تھا۔۔۔

" میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو "

" ٹھیک ہوں "

" میرا کیس کون لڑ رہا ہے پھر " حمین نے مسکرا کر پوچھا تھا۔۔

" میرا دل کر رہا ہے میں خود لڑوں " اسمارہ غصے سے بولی تھی۔۔

" ہاں پر تم ایسا نہیں کر سکتی " اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

" ہم ہمیشہ منال کا سوچتے ہیں وہ کیوں نہیں سوچتی " اسمارہ نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

" کون لڑ رہا ہے پھر میرا کیس " وہ اسکی بات جو مکمل طور پر نظر انداز کر گیا تھا۔۔

" روحان " اسمارہ نے کہا تھا۔۔

" اوہ گڈ " حمین نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

" بابا آرہے ہیں پاکستان " اسمارہ بولی تھی حمین کے چہرے پر سنجیدگی دوڑ آئی تھی۔۔۔

" چلو پھر ملاقات ہوتی ہے عدالت میں پریشان نہ ہونا " حمین نے اسکا ہاتھ پکڑے کہا تھا ۔۔۔اسمارہ اسے دیکھتی رہ گئ تھی مگر وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے خاموشی سے وہ اسکی بات مان گئ تھی۔۔۔۔

اور ایک بار پھر عدالت لگ چکی تھی منال سیاہ آفس سوٹ پہنے ،بال پیچھے کو کھلے چھوڑے ہوئے تھی ہمشیہ کی طرح ایک ہاتھ پہ گھڑی پہنے ہوئی تھی اور ہاتھ میں موبائل پکڑے ،گلاسز لگائے وہ گاڑی سے نکلی تھی۔۔۔منال کی گاڑی کے پیچھے گارڈز تھے جو افنان نے بھیجے تھے جونہی وہ گاڑی سے نکلی تھی میڈیا آگے کو بڑھا تھا گارڈز کی رہنمائی پر وہ چل رہی تھی ہر طرف سے عجیب ہی آوازیں تھیں کوئی اس سے سوال کر رہا تھا تو کوئی رپورٹنگ کر رہا تھا مناک۔سنجیدگی سے آگے کو بڑھ رہی تھی جب ان مختلف آوازوں کے ساتھ ایک آواز بلند آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی تھی

" آخر منال سکندر خان نے کیوں حمین شاہ جو اپنے آفس میں آنے دیا جب کی آپسی دشمنی چل رہی تھی۔۔۔۔اور پھر کونٹریکٹ بھی کیا پھر کونٹریکٹ توڑنے کے بعد کوئی لیگل ایکشن بھی نہیں لیا۔۔آخر منال سکندر خان اتنی ریلیکس کیوں تھیں حمین شاہ کے معاملے میں۔۔۔دوسری طرف ان دونوں پر انکے منگیتر کے قتل کا الزام ہے آخر ماجرہ ہے کیا ۔۔۔وہ لڑکی بولتی جا رہی تھی منال نے گردن موڑے اس لڑکی کو کڑی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔۔اچانک ہی اسے بے اختیار غصہ آیا تھا۔۔۔منال چلتے ہوئے نظریں دوبارہ فرش پر کر گئ تھی۔۔۔

" مجھے یہ لڑکی چاہیے اپنے افس میں اور ساتھ اسکے چینل سے اسکا termination letter"۔۔۔اگلے دو گھنٹے میں اسکا انٹرویو ہے اور وہ میں خود لوں گی " وہ اپنے اردگرد

عدالت میں چلنے والے گارڈز کو کہہ گئ تھی۔۔۔سامنے ہی اسے شانزیب خان نظر آیا تھا وہ ادھر کی جناب بڑھ گئ تھی۔۔۔اب وہ عدالت کی راہداری میں شاں‌زیب خان کے ساتھ ہی چل رہی تھی منال نے عدالت کے اندرون کا نظارہ دیکھا تھا ہر طرف گہما گہمی تھی شور تھا ، اردگرد اسے ہر طرح کے لوگ نظر آئے تھے۔۔۔۔۔عدالت کے کمرے تک پہنچتے شانزیب خان کا فون بجا تھا۔۔۔

" ایک منٹ منال " وہ کہتے سائڈ پر ہو چکا تھا منال نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔شانیزب خان کی طرف سے رخ موڑتے اس نے سامنے دیکھا تھا جہاں حمین کو ہتھکڑی لگائے پولیس لا رہی تھی منال ساکت ہو گئ تھی اسکے حلیے پر نظر گئ تھی سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس بکھری سی حالت میں تھا مگر پھر وہ اسے پرکشش لگا تھا۔۔۔ن‌ظریں ٹھہر گئ تھیں۔۔۔دل پھسلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔وہ عدالت کے دروازے سے آگے آگیا تھا جس میں اسے داخل ہونا تھا۔۔۔اس کے ساتھ ہی کانسٹیبل جو اس کو لے کر آئے تھے اسی کے ساتھ کھینچے آئے تھے۔۔۔منال نے بے ساختہ نظریں گھمائیں شانزیب خان کو دیکھا تھا پھر حمین کو دیکھا تھا۔۔۔

" کیسی ہو " اسکے الفاظ پر وہ ساکت ہو گئ تھی بڑی سیاہ آنکھوں میں حیرت پھیلی تھی اسکے ہاتھ پہ لگی ہتھکڑی کی وجہ وہ تھی اگر آج وہ پوری دنیا کے سامنے مجرم کہلا رہا تھا تو وہ وجہ تھی وہ ابھی بھی اسکے خیریت پوچھ رہا تھا۔۔۔اور یہاں منال کو اس شخص پر رج کر پیار آیا

تھا۔۔۔۔۔شانزیب خان مڑا تھا اسے دیکھتے آنکھیں سکیڑی تھیں فون بند کرتے وہ ادھر ہی آگیا تھا آتے منال کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔گردن اکڑا گیا تھا حمین کا دل کیا تھا اسکی یہ گردن توڑ کر ہاتھ میں دے دے اسے۔۔۔۔پھر اپنی نظریں دوبارہ منال کی جانب گھما گیا تھا کچھ سوچے وہ دوبارہ بولا تھا۔۔منال خاموشی سے بس اسے دیکھ رہی تھی سن رہی تھی اور حیران ہوئے جا رہی تھی اسے لگا تھا کہ وہ جب بھی ملے گا اسے باتیں سنائے گا مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

" اپنا خیال رکھنا منال سکندر خان" وہ کہتے مڑ گیا تھا۔۔۔منال کا رکا سانس جیسے بحال ہوا تھا ۔۔۔منال نے گردن موڑ کر شانزیب خان کو دیکھا تھا۔۔

" چلیں " منال بولی تھی۔۔۔شانزیب خان سر اثبات میں ہلاتے آگے کو چل پڑا تھا منال بھی پیچھے ہو گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔اسارہ کو کمرہ عدالت میں آکر پتا چلا تھا کہ شانزیب خان کا وکیل بھی برہان پاشا تھا نفی میں سر ہلاتے وہ غصے سے بیٹھ گئ تھی اپنی نشست پر ۔۔۔۔نظریں سامنے تھیں۔۔۔۔برہان نے اسے دیکھا تھا ایک نگاہ جو گردن اکڑاتے بس سامنے ہی دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔وہ کاروائی کا آغاز کر گیا تھا۔۔۔۔پولیس ملزم کو ایک بار پھر کٹہرے میں پیش کر گئ تھی۔۔۔

" آپ نے کہا کہ حمین روحیل شاہ اور منال نے اپکو صارم کو مارنے کا کہا "

" نہیں "

" یعنی حمین نے کہا صارم کو مارنے کا "

" نہیں " برہان نے ابرو اچکائے تھے۔۔۔

" مجھے سہیل شاہ نے کہا تھا" عدالت میں سب ہی حیراں رہ گئے تھے سن کر۔۔۔ سہیل شاہ کا سانس اٹک گیا تھا۔۔انکھیں پھیل گئ تھیں۔۔۔

" کیوں "

" میں نہیں جانتا ہمیں صرف پیسوں سے مطلب ہوتا ہے " وہ دو ٹوک بولا تھا۔۔۔

" آپ کو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ سچ بتا سکتے ہیں "

" اگر میں ڈرتا ہوتا تو یہاں نہ ہوتا "

برہان لب کاٹ گیا تھا۔۔۔روحان خاموشی سے اس ملزم کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

" میں مس منال کو بلانے کی اجازت چاہوں گا " برہان نے اسے وہیں چھوڑ دیا تھا اسارہ نفی میں سر ہلا گئ تھی۔۔۔۔

" مس منال کیا آپ سے کسی دھوکے سے کونٹریکٹ سائین کروایا گیا تھا اور کیا حمین شاہ اپنے دوست نہیں تھے "

" ہاں حمین شاہ نے دھوکے سے مجھ سے سائن کروائے تھے اور میری۔۔۔(وہ چند پل رکی تھی پھر ایک گہری سانس لیتے وہ بولی تھی)میری حمین شاہ سے کوئی دوستی نہیں تھی "

" مس منال آپ نے مسٹر حمین پر اس وقت کیس کیوں نہیں کیا جب انھوں نے کونٹریکٹ توڑا "

" میری دادی کی ڈیتھ ہو گئ تھی میں اس وقت کسی بھی قسم کا سٹینڈ لینے کی پوزیشن میں نہ تھی " وہ بڑی روانگی سے بول گئ تھی۔۔۔

" کیا آپ کا کہنا یہ ہے کہ حمین شاہ اپکو مارنا چاہتے تھے سہیل شاہ کے ساتھ مل۔کر؟؟

" ہاں حمین نے مجھے مارنے کی کوشش کی تھی " اسمارہ کا تو خون کھول گیا تھا جبکہ حمین کے تاثرات میں کوئی بدلاؤ نہ آیا تھا وہ خاموشی سے اپنی بیوی پر نظریں ٹکائے بیٹھا تھا ۔۔۔شانزیب خان مسکرا گیا تھا۔۔۔

Objection mylord"

مس منال کو اس دن یاد کیوں نہیں آیا جب ان پر الزام لگ رہا تھا صارم دلاور خان کے قتل کا۔۔اس دن انکا نام حمین شاہ کے ساتھ جڑا تھا مگر اچانک غالباً ایک ماہ بعد انھیں یہ بھی یاد آگیا کہ ان کا کونٹریکٹ بھی حمین نے توڑا اور صارم کو نہیں بلکہ وہ منال کو مارنا

چاہتے تھے۔۔۔"روحان کی آواز بلند تھی حمین کو دکھ ہوا تھا بات اسکی آہنی نہیں تھی بات منال کی تھی وہ آپس میں لڑنا نہیں چاہتے تھے۔۔۔اس نے اس پر یقین نہیں کیا تھا وہ خاموش رہا تھا کبھی نہیں لڑا تھا۔۔۔وہ اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ منال اس سے نفرت کرنے لگے۔۔۔۔۔

" خیر میں مسٹر سہیل شاہ کو کٹہرے میں بلانے کی اجازت چاہوں گا " روحان کہتا برہان کی جناب دیکھ گیا تھا پھر اسمارہ کی جانب۔۔۔

" مسٹر سہیل شاہ آپکا حمین شاہ کے ساتھ کیا تعلق ہے آپ انگ دوست ہیں یا بزنس پارٹنر"

" کچھ بھی نہیں " سہیل شاہ نے دو ٹوک جواب دیا تھا۔۔غصے سے بہت سرخ تھا۔۔۔کچھ تھا تو ضد اور غصہ چھلک رہا تھا جنون سر پر سوار ہوتا جا رہا تھا شانزیب خان کی غداری اسکا خون جلا رہی تھی۔۔۔

" آپ منال سکندر خان کو کیوں مارنا چاہتے تھے "

" میں کسی کو نہیں مارنا چاہتا تھا "

" مگر اپ کے خلاف ثبوت ملے ہیں آپ جھٹلا نہیں سکتے"

" ایسا کچھ بھی نہیں ہے " وہ اٹل لہجے میں بولا تھا۔۔۔

" مائی لارڈ کال ریکارڈنگ اور ملزم کی گواہی صاف یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ مسٹر سہیل شاہ نے ہی صارم کو مارنے کی کوشش کی اور یہی حمین شاہ کو فون کرنے والے تھے کہ منال سکندر خان کی جان کر خطرہ ہے انکی اس دن کی پر ایک کال ریکارڈنگ عدالت کے سامنے ہے یہ یا تو صارم دلاور خان کو مارنا چاہتے یا پھر۔۔۔"

" میں نہیں مارنا چاہتا تھا نھیں میں حمین کو مارنا چاہتا تھا وہ تو صارم آگیا اور۔۔۔" سہیل شاہ کی رگیں تن گئ تھیں۔۔۔تمام خون جیسے چہرے پر آگیا تھا جو جنون سر پر سوار تھا وہ اسے ڈوبا گیا تھا۔۔۔غصے ،جنون اور جذبات میں آکر وہ کیا بول گیا تھا وہ خود نہیں جانتا تھا ۔۔۔

اسمارہ اور حمین کی آنکھیں پھیل گئ تھیں۔۔۔ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ عدالت میں گواہ اپنا گناہ خود مان لے۔۔۔منال کا دل جیسے دھڑک گیا تھا زور سے۔۔۔۔۔کچھ تو فایدہ ہوا تھا اسے ۔۔۔۔ہاں وہ سہی تھی انسان کے جذبات اسے سب سے زیادہ خوار کرتے ہیں۔۔۔

" ڈیٹس اٹ مائی لارڈ " روحان مسکراتا کہہ گیا تھا۔۔۔اس نے سہیل شاہ کے چہرے کو دیکھا جو خود حیران کن حالت میں تھا۔۔۔

" انکا ٹارگٹ نہ تو منال سکندر خان تھی اور نہ ہی صارم دلاور خان انکا ٹارگٹ حمین روحیل شاہ تھا شروع دن سے۔۔۔مگر اس مجرم کو آزادی کا رٹا لگوا کر اس سے جھوٹ بلوایا تھا گیا مگر سچ آپ انکی زبان سے سن چکے ہیں باقی منال سکندر خان کا الزام بے بنیاد ہے حمین شاہ

انھیں مارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔۔۔"وہ پیچھے کو مڑے اسمارہ کو دیکھ گیا تھا جو مسکرا گئ تھی۔۔۔ل رہان کی نظریں اس نظارے کو دیکھ گئ تھیں وہ کلس گیا تھا۔۔۔۔۔۔اج تک وہ کوئی کیس نہ ہارا تھا اور اگر یہ کیس ہارا تھا تو اپنے موکل کی وجہ سے ہارا تھا۔۔۔

منال نے حمین کو دیکھا تھا جو اسکی جانب دیکھ رہا تھا مگر اسکے دیکھنے پر نظریں موڑ گیا تھا ۔۔منال گردن پر ہاتھ پھیر گئ تھی اب منانا کس ظالم کو آتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"تمام ثبوتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حمین روحیل شاہ کو باعزت بری کیا جاتا ہے۔۔۔تمام ثبوت سہیل شاہ کے خلاف ہے اس لیے میں پولیس سے درخواست کرتا ہوں کہ انھیں اپنی حراست میں لیا جائے۔۔۔اس کیس کی مدد سے منال سکندر خان اور حمین شاہ پر لگا الزام بھی بے بنیاد ثابت ہوتا ہے اس لیے اس مقدمے کو خارج کیا جائے اور اس کیس کے دوسرے موضوع کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مسٹر حمین شاہ کو "plenty " ادا کرنی ہوگی مس منال سکندر خان کو بے شک وہ تمام پیسے واپس کر چکے ہیں چونکہ وہ اپنے وعدے سے پھرے مس منال سکندر خان کی کمپنی کا وقت ضائع کیا اس لیے عدالت ان پر یہ جرمانہ عائد کرتی ہے۔۔۔

Case is dismissed

اور اتنی سی بات تھی کہ منال کا دل سے آدھا بھوج اتر گیا تھا۔۔۔جسم میں جان آتی محسوس ہوئی تھی اور شانزیب خان جو کم از کم حمین کو کچھ عرصہ اور ذلیل کرنے کے

ارادے میں تھا اسکا ارادہ ٹوٹ چکا تھا اسے افسوس تھا اور غصہ تھا۔۔کاش وہ منال کی بات نہ مانتا۔۔۔۔منال کی نظریں حمین پر تھیں جس نے ایک بار بھی اسکی جانب نہیں دیکھا تھا ۔۔۔۔افنان منال کی جانب بڑھا تھا وہ مسکرا رہا تھا منال بھی مسکرا گئ تھی۔۔۔۔۔اس نے آتے منال کے کندھے کو تھاما تھا پھر اسے ساتھ لیے وہ باہر کو نکل رہا تھا جب اسے عائشہ دلاور خان نظر آئی تھی افنان نے بے اختیار ادھر ادھر دیکھا تھا یعنی وہ اکیلی آئی تھی اسکا دل کٹ گر رہ گیا تھا عائشہ ادھر سے نکل رہی تھی سر پر سرخ اسکارف لیے ہوئی تھی۔۔۔

" آپ جائیں میں گھر جا رہی ہوں " وہ اسکی نظروں کا تعاقب کرتے اسے کہہ رہی تھی افنان بنا وقت ضائع کیے ادھر کو بھاگا تھا۔۔۔۔

"مس منال " اتنے میں برہان نے اسے پکارا تھا منال مڑی تھی۔۔۔

" یہ سب کیا تھا ؟؟

" کیا " منال نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔

" آپ چاہتی تھیں کیس ہارنا " منال کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔۔۔

" ایکسکیوزمی " منال نے آنکھیں سکیڑی تھیں۔۔

! Ok fine excused but"

اپکو نہیں لگتا کہ آپ نے میرا ریکارڈ خراب کیا " اس نے غصے سے کہا تھا۔

" کیوں اپکے ریکارڈ کو کیا ہوا "وہ ایک تو اسے جانتی نہیں تھی اسے صرف اتنا پتہ تھا کہ وہ وکیل تھا شاں‌زیب کا۔۔۔دوسرا اسکی باتیں اسے سمجھ نہیں آرہی تھیں۔۔۔

" سہیل شاہ کو پکڑوادیا آپ نے اور ادھر آپ نے حمین پر کیس کیا تھا کہ اس نے اپکو مارنا چاہا عدالت کو تو بے وقوف بنایا ہی بنایا مجھے بھی "

" ایک منٹ عدالت کو نہیں بنایا میں نے " منال نے برا منایا تھا۔۔۔ں‌رہان سلگ گیا تھا

۔۔۔

" اوہ میں بھول گیا تھا بزنس والے جب تک پروفٹ کا نہیں سوچتے تب تک وہ کوئی کام نہیں کرتے " وہ دانت پیستے بولا تھا۔۔۔

" اچھے وکیل ہیں ویسے آپ میں متاثر ہوئی آپ سے " منال نے کہا تھا برہان مسکرا دیا تھا

۔۔

" مگر یقین کریں جو چالاکی آپ نے میرے ساتھ کی وہ بھی اعلی تھی ایک تیر سے میرے دو کیس ڈوبائے خوامخواہ مجھے اس پراسیکیوٹر سے ہرایا " منال نے سب ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

" اب آپ فری ہونے کی کوشش نہ کریں " وہ کہتے مڑی تھی برہان منہ بنا گیا تھا۔۔۔

روحان اور اسمارہ کورٹ سے نکلے تھے کچھ کاروائی پوری کر کے۔۔انکا برہان سے سامنا ہوا تھا

۔۔۔

" Congratulations Mr .Rohan for your very first case "

برہان نے ہاتھ آگے بڑھائے کہا تھا روحان ہاتھ تھام گیا تھا اسمارہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

" Thank you "

" پراسیکیوٹر صاحبہ کے ساتھ کیس لڑنے کا موقع ہاتھ سے نکل گیا ورنہ یقین کریں بہت مزہ انے والا تھا " وہ کہتا مسکرا گیا تھا۔۔۔

" بلکل ویسے ہی آنا تھا جیسے آج آیا " وہ بھی مسکرا کر بولی تھی۔۔۔

" وہ تو ہمارے مدعی کا فیصلہ تھا۔۔"

" مسٹر برہان ہار تسلیم کر لینی چاہیے اب یہ شو نہیں کروائیں کہ بقول آپکے آپ ایک اچھے لائیر ہیں تو میں یہ مانوں کہ آپ نے اپنے ریکارڈ کی فکر کیے بغیر یہ کیس لے لیا " اسمارہ نے

مسکراتے کہا تھا جبکہ برہان کی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی۔۔۔روحان نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔۔۔

" خدا حافظ مسٹر برہان " اسمارہ کہتی آگے کو بڑھی تھی اور روحان بھی اکسے پیچھے ہی ہو لیا تھا۔۔۔۔

" کافی تیز ہے یہ " روحان نے کہا تھا۔۔۔

" مجھے آج تک کسی سے یوں نفرت نہیں ہوئی جتنی اس سے ہوئی ہے فضول " irritating man " اس نے جھرجھری لی تھی روحان مسکرا گیا تھا۔۔۔

"پرسوں ہیئرنگ ہے کیس کی ہمارا آخری کیس جو سب سے پہلے شروع ہوا تھا " وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

" اور اس بار آخری ہی ہو گا اور ہیئرنگ بھی " وہ بھی اٹل لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

" تم یہاں کیا لینے آئی تھی وہ بھی اکیلی " افنان نے عائشہ کو اپنی ہی گاڑی میں بٹھایا آدھا کورٹ سے جو آرام سے بیٹھ گئ تھی۔۔۔

" ظاہری بات ہے اپنے بھائی کے لیے آئی تھی " وہ غصے بولی تھی۔۔

" پھر کیا نتیجہ نکالا" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

" نتیجہ جو بھی ہو میرے بھائی کا قتل صرف منال کی وجہ سے ہوا"افنان نے اسکی بات پر عائشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" حمین کو زرا سا بھی اندازہ ہوتا تو وہ کبھی بھی وہاں صارم کو نہیں بھیجتا "

" اس نے کہا نہ کہ وہ منال کو پسند کرتا تھا تو اس نے جان بوجھ کر کیا "

" وہ ایسا نہیں ہے "

" اگر منال مر جاتی تو " وہ بے اختیار بولی تھی افنان کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ بات کر جائے گی مگر وہ خاموش رہا تھا۔۔۔

" پھر میں یہ نہیں کہتا کہ صارم نے میری بہن کو نہیں بچایا "

" یہ تو کہتے نہ حمین کی وجہ سے منال سکندر خان مر گئ " افنان خاموش ہو گیا تھا وہ جانتا تھا اسکا دکھ بڑا تھا اسکی کسی قسم کی وضاحت بھی اسے قائل نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

" میں آپکی بہن کے ساتھ نہیں رہوں گی مجھے اگر آپ اپنی بیوی بنا کر رکھنا چاہتے ہیں تو ہم ایک ساتھ تو ہر گز نہیں رہ سکتے میں اسے نہیں دیکھ سکتی " عائشہ نے دو ٹوک افنان کی

جانب دیکھتے کہا تھا اور افنان کے چہرے کے سامنے منال کا چہرہ آیا تھا۔۔۔وہ لب بھینچ گیا تھا۔۔۔۔

" کیا چاہتی ہو "

" یہی کہ میں اپنے شوہر اور بچے کے ساتھ الگ رہوں " افنان نے بے اختیار اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔عائشہ نے اپنے بیگ سے رپورٹ نکالتے اسکی طرف بڑھائی تھی وہ تھام گیا تھا اسے دیکھ کر اکسے گال تک گلابی ہو گئے تھے۔۔۔۔جبکہ عائشہ کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔

" میں نہیں چاہتی کہ میرے شوہر کی طرح میرے بچے کو بھی اسکے باپ کا پیار نہ ملے ورنہ یقین کریں میں اس رشتے کو رکھنے کے حق میں نہ تھی " افنان نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

" میں رکھ لوں گا تمہیں الگ گھر اور کچھ " وہ کہہ گیا تھا۔۔۔

" مجھے کسی اور سے مسئلہ نہیں ہے بس منال سے ہے اسے دیکھ کر مجھے۔۔۔"وہ بول رہی تھی کہ افنان بولا تھا۔

" میں کہہ رہا ہوں نہ ٹھیک ہے " وہ سختی سے کہہ گیا تھا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا مگر وہ کچھ کر نہیں پا رہا تھا۔۔عائشہ چہرہ موڑ گئ تھی کرسی کی پشت کو ٹیک لگائے وہ آنکھیں بند کر گئ تھی۔۔۔۔

منال ادھر سے آفس ہی چلی گئ تھی کچھ دیر میں اسکی ایک میٹنگ تھی جب وہ پہنچی تھی تو سجل نے اسے ایک لیٹر پکڑایا تھا منال اسے تھامتے پھر کھولتے اپنے کیبین میں داخل ہو رہی تھی۔۔۔کھولتے اسکے ماتھے پر شکن آئی تھی۔۔کیبین میں جاتے وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئ تھی ۔۔

" یہ کیا ہے "منال نے نہ سمجھی سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

" میل آئی تھی اب لیٹر ایا ہے مسٹر رضوی کی طرف سے وہ اس زمین کو خریدنا چاہ رہے ہیں "

" کونسی زمین " منال نے کوفت سے کہا تھا اس نے لیٹر میز پر رکھا تھا۔۔۔اور سجل کی جانب دیکھا تھا۔۔

" اپوزیٹ ٹو ڈیفینس وہ۔۔۔"

" صارم والی زمین " منال بولی تھی

" جی میم "

منال کا چہرہ سپاٹ تھا وہ جبڑے تن گئ تھی۔۔۔۔

"سب اس زمین کے پیچھے کیوں ہیں ؟

" وہاں کوئی بھی پروجیکٹ شروع کیا جاسکتا ہے اور اسکی قیمت آگے آگے بڑھتی جا رہی ہے وہ اسکی منہ مانگی رقم دینے کو تیار ہیں "

" میں نے کوئی " advertisment" نہیں دی پھر"

سجل خاموش ہو گئ تھی۔۔۔۔

" مجھے اس زمین کو اپنے بزنس کا حصہ نہیں بنانا یہ بات جان لو آج کے بعد کوئی بھی ایسی بات ہو تو وہ مجھ تک نہ پہنچے "

" مطلب " سجل حیران ہوئی تھی۔۔

" مطلب میں اس زمین کو charity کا حصہ بناؤں گی۔۔۔۔میں سوچ رہی ہوں کہ یہاں سکول یا کوئی یونیورسٹی بنا دی جائے جہاں فری تعلیم حاصل کی جا سکے "

" واٹ۔۔۔۔۔

" اتنا چلانے کی کیا ضرورت ہے بھلا " منال نے برا منایا تھا۔۔۔

" آپ charity کے لیے کوئی اور زمین بھی مدِ نظر رکھ سکتی ہیں"

" مگر مجھے اسی زمین پر سکول بنانا ہے تو " اس نے ضدی سے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"یہ زمین اگر آپ بیچتی بھی ہیں تو ہمیں فایدہ ہو گا مقصد" charity" ہے نہ تو پھر کوئی بھی زمین ہو " سجل اپنے پروفیشنل انداز میں بولی تھی

"مقصد اسی زمین کو " charity " میں دینا ہے سجل مجھے بحث نہیں چاہیے یار " وہ کوفت سے بولی تھی۔۔۔

" اوکے مجھے لگتا مسٹر بہرام آگئے ہیں میٹنگ کے لیے چلیں۔۔۔" سجل نے کہا تھا۔۔۔

" اوکے میں آتی ہوں تم چلو "

" سنو " منال نے اسے جاتی کو روکا تھا۔۔

" حمین نے کانسٹرکشن رکوا دی ہے کیا "

" ابھی تک کی اطلاعات کے مطابق تو نہیں مگر میرے خیال سے رکوا دینی چاہیے " سجل کہتے باہر کو گئ تھی منال کو اسکی بات پہلے تو سمجھ نہیں آئی تھی اور جب ائی تو سجل باہر کو نکل گی تھی۔۔۔۔منال سلگ کے رہ گئ تھی۔۔۔

کچھ دیر میں وہ میٹنگ روم میں اچکی تھی اسکی اپنی ٹیم کے کچھ لوگ تھے اور کچھ بہرام کے ۔۔۔۔شیری نے اپنی پریزنٹیشن دی تھی۔۔۔کچھ دیر میں بہرام نے اپنی سیکرٹری سے بات کی تھی اور انکے تیار کیے گئے پروجیکٹ کی تعریف کی تھی۔۔۔

" مس منال ہمیں پروجیکٹ واقعی میں اچھا لگا اور کافی عرصے سے میری کوشش تھی کہ آپکی کمپنی کے ساتھ مل کر کام بھی کروں مگر میری ایک شرط ہے "

منال سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔مگر وہ کچھ بولی نہیں تھی ابھی تک۔۔۔

سجل نے منال کو دیکھا تھا پھر بہرام کو۔۔۔

" میں چاہتا ہوں کہ آپ حمین پر ایک اور کیس کریں ،،،ہر طرح کی سپورٹ میں اپکو دوں گا مگر اس بار کیس کی نوعیت ہم تھوڑی بدل لیں گے "

منال نے نکھیں سکیڑی تھیں۔۔۔

" اٹھو۔۔۔اپکے پاس 2 منٹ ہیں ایک منٹ سوچنے کے لیے کہ کیا ہوا اور ایک منٹ میں آپ میرے آفس سے چلے جائیں "

" مطلب " وہ حیرانگی کی آخری حد پر تھا...

" ایک منٹ ہو گیا ناؤ گیٹ لاسٹ " وہ غصے میں دانت پیستے بولی تھی۔۔۔۔

بہرام کو غصہ آیا تھا وہ کھڑا ہوا تھا اور نکل گیا تھا۔۔۔

سجل مسکرا گئ تھی منال نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

"یہ سب کو اتنا شوق کیوں ہے اس پکیس کروانے کا اور وہ بھی مجھ سے ہی " منال بولی تھی ۔۔۔

" اس لیے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اپکا کیا گیا کیس ان پر اثرانداز ہو سکتا ہے اور کسی کا نہیں"

منال نے اسکی جانب دیکھا تھا سجل نے بڑی آسانی سے کہا تھا جبکہ وہ منال کو پریشان کر گئ تھی۔۔۔

" تمہیں پتا ہے سجل۔۔۔ہمارے اردگرد کے ماحول پر بہت کچھ ڈیپینڈ کرتا ہے بعض لوگوں کے لیے محبت سے بڑھ کر کچھ نہیں رہتا اور پھر بعض کے لیے محبت سے آگے بھی دنیا ہوتی ہے اور پتا ہے جو لوگ محبت کو فوقیت دیتے ہیں نہ انھیں محبت نہیں ملتی وہ انکے لیے ایک سہانا خواب بن کر رہ جاتی ہے "

" محبت میں خود پر کنٹرول نہیں ہوتا "

" محبت نصیب میں نہ ہو تو ملتی بھی نہیں ہے"

سجل اس کی جانب دیکھ کر رہ گئ تھی پھر مسکرا دی۔۔۔

" اپکا محبت کا ایڈونچر کیسا رہا "

منال نے اسے دیکھا تھا۔۔

" اگر یہ ایڈونچر نہ ہوتا تو آج حالات مختلف ہوتے کم از کم میں زندگی بغیر کسی " regret
" کے گزارتی محبت مل جائے یا نہ ملے کچھ نہ کچھ ادھورا رہ ہی جاتا ہے "

افنان، حمین ،روحان اور اسمارہ چاروں اس وقت حمین کے گھر میں تھے جہاں وہ آمنہ اور آسیہ کے ایکسیڈینٹ کی فوٹیج دیکھ رہے تھے۔۔۔کچھ تصاویر جو اس ایکسیڈینٹ کی تھیں ۔۔۔مختلف تصاویر جو گاڑی کے مکمل۔پور پر تباہ ہونے کی تصدیق پر تھیں۔۔۔پاکستان سے شفٹ ہوتے وقت وہ اپنی ماں کی ہر چیز اپنے ساتھ لے کر گیا تھا۔۔۔اس 14 سال کی عمر میں ہی وہ ایک پلین بنا چکا تھا کہ اسے واپس آنا ہے اور ان تمام ثبوتوں کے ساتھ آنا ہے جو اسکی ماں نے اکٹھے کیے تھے۔۔۔

" یہ فوٹیج کہاں سے ملی"افنان بولا تھا۔۔۔

" پولیس کے پاس یہ کیس " registered " تھا انکے پاس تمام فوٹیجز آج بھی موجود ہیں کیس کے دوبارہ ری اوپن ہونے کی صورت میں انھوں نے دے دی تھی۔۔"حمین نے مختصر بتایا تھا۔۔

" کتنے پیسوں میں " افنان جانتا تھا اپنے محکمے کو اس لیے وہ دانت پیستے پوچھ گیا تھا۔۔

" جتنے پیسوں میں انھوں نے بغیر انویسٹیگیشن کے اس کیس کو " close " کر دیا تھا۔۔۔"

فوٹیج کو بار بار دیکھ کر انھیں صرف اتنا معلوم ہو سکا تھا کہ ٹرک رکی گاڑی میں پیچھے سے آکر لگا تھا مگر اور کچھ بھی انھیں معلوم نہیں ہو رہا تھا،،فوٹیج کو بار بار replay کیا جا رہا تھا ۔۔۔۔

" ایک منٹ یہاں گاڑی کیوں روکی آسیہ انٹی نے" اسمارہ بولی تھی سب نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" جہاں گاڑی رکے گی وہاں زوم کرو حمین " افنان نے کہا تھا۔۔اس نے keyboard پر کچھ بٹن دباتے وڈیو کو اس پوائنٹ پر لاتے روکا تھا پھر زوم کیا تھا۔۔۔۔وہاں سڑک کے کنارے پر گاڑی روکی گئ تھی۔۔انھوں نے نظریں اردگرد گھمائی تھیں کوئی جو اس گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا وہ دو لوگ تھے جو اس گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے وہ ایک ادھیڑ عمر کا آدمی تھا اور ساتھ اسکے ایک لڑکی تھی۔۔۔۔

" یہ کون ہیں " حمین بولا تھا۔۔وہ تینوں دیکھ رہے تھے روحان قریب ہوا تھا جیسے پہچاننے کی کوشش کی ہو۔۔"آگے کرو " افنان نے کہا تھا۔۔۔

" ایک منٹ " روحان بولا تھا حمین رک گیا تھا۔۔۔

" یہ تو یشفا ملک کا باپ اور بہن ہیں" اسکی آواز پر تینوں نے اسے چونک کر دیکھا تھا۔۔۔

" ہاں یہ وہی ہیں ماما کے مطابق ان لوگوں نے اس دن گواہی دینا تھا کورٹ میں جا کر "روحان بولا تھا۔

" آگے چلاو "

افنان نے کہا تھا حمین نے بٹن دباتے وڈیو جو چلایا تھا۔۔اگے پل میں وہ دونوں اس گاڑی کی جانب چلتے آرہے تھے مگر ابھی وہ توڑے فاصلے پر ہی تھے کہ پیچھے سے ٹرک نے آکر اس گاڑی کو کچل ڈالا تھا اور ٹرک بھگا گیا تھا۔۔۔وہ دونوں جو اس گاڑی کی جانب بڑھ رہے تھے وہ رک گئے تھے۔۔لڑکی نے اگے بڑھنے کی کوشش کی تھی کہ اسکے ساتھ اس شخص نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا اور پیچھے کی جانب قدم بڑھانے لگا تھا۔اس گاڑی کے ارد گرد لوگ جمع ہوئے تھے مگر وہ دونوں اب غائب ہو چکے تھے۔۔۔تینوں کا اس وڈیو کر دیکھ جیسے دکھ تازہ ہو گیا تھا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔جس ضبط سے وہ بار بار اس وڈیو کو دیکھ رہے تھے وہی جانتے تھے۔۔۔

" اب یہ کہاں ہیں" افنان نے پوچھا تھا

" ہم انکے گاؤں بھی گئے تھے یہاں بھی پتا کیا مگر نہیں ملے " روحان نے کہا تھا۔۔۔

" ہو سکتا ہے شانزیب خان نے انھیں بھی مار دیا ہو " اسمارہ نے کہا تھا۔۔

" ہو سکتا ہے مگر یہ ہمارے لیے سب سے کار آمد ثبوت ہے ایسے کیسز میں eye witness سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہوتا " افنان بولا تھا۔۔۔

" مگر ہم انھیں کہاں ڈھونڈیں گے ہمارے پاس وقت کم ہے "روحان بولا تھا۔۔۔حمین نے اس فوٹیج کو اور زوم کیا تھا یشفا ملک کے باپ اور بہن کی تصویر جہاں تک ہو سکی وہ کلئیر کر کے لے چکا تھا۔۔۔۔۔

" ہم کوشش تو کر سکتے ہیں اور ویسے بھی اگر یہ زندہ ہوئے تو کسی نہ کسی کو تو معلوم ہی ہو گا " حمین نے کہا تھا۔۔۔

" یہ کام کون کرے گا " اسمارہ بولی تھی نظریں حمین پر اور افنان پر تھیں۔۔۔

" پہلے ہمیں زرینہ انٹی سے پوچھ لینا چاہیے کیا پتا وہ ہمیں ہوئی پتہ دے دیں "حمین بولا تھا..

" یہ کام میں اور حمین مل کر کر لیں گے آپ دونوں تانیہ شاہ کی رپورٹ ریڈی رکھنا " افنان نے روحان اور اسمارہ کو کہا تھا جو اثبات میں سر ہلا گئے تھے۔۔۔

آفس سے نکلتے منال نے افنان کو فون کیا تھا گھر جانے کو اسکا دل نہیں کرتا تھا جب افنان کو انا ہوتا وہ بھی تب ہی آنے کو ترجیح دیتی تھی۔۔۔اس وقت وہ اور حمین دونوں زرینہ شاہ کے بتائے گئے ایک پتے کی جانب جا رہے تھے۔۔۔

" کہاں ہیں گھر کب انا " منال نے پوچھا تھا

" میں لیٹ ہوں جاؤں گا تم میرے اپارٹمنٹ چلی جاؤ گارڈز کو ساتھ لے جاؤ " افنان کو یہی مناسب لگا تھا ،،وہ خود بھی نہیں چاہتا تھا وہ یوں اکیلی گھر جائے۔۔۔۔

" آپ تو وہاں ہیں نہیں میں کیا لینے جاؤں گی " وہ منہ بناتے بولی تھی۔۔۔ساتھ بیٹھے حمین کو ہلکی ہلکی آواز سنائی دے رہی تھی مگر وہ سنجیدگی سے سامنے سڑک پر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

" میں لیٹ ہو جاؤں گا یار چلی جاؤ کچھ نہیں ہوتا " وہ اسے تسلی دے رہا تھا۔۔۔

"نہیں مجھے ڈر لگتا ہے اکیلے جانے سے ویسے بھی آپکی ڈیوٹی نہیں ہے نہ آج پھر کدھر " منال نے کہا تھا۔۔۔افنان خاموش ہوا تھا اتنے دنوں سے وہ اپنے کمرے کی لائٹ بھی آن کر کے سوتی تھی وہ جانتا تھا وہ صرف کوشش میں تھی مگر شاید کسی عام شخص کے لیے یہ آسان نہیں تھا کہ کسی کا بھی قتل اسکے سامنے ہو اور اسکا اثر نہ پڑے اور وہ تو پھر صارم دلاور خان تھا جس سے سب ہی محبت کرتے تھے سوائے منال سکندر خان کے۔۔۔وہ سچ کہتا تھا کہ اگر منال سکندر خان کی زندگی میں سب سے سستا اور بے مول کچھ ہے تو وہ

صارم کی محبت تھی اور وہ اس اپنی پسندیدہ عورت کو بچانے کے لیے اس دنیا سے رخصت ہو گیا تھا۔۔۔منصوبہ نہ تو اسکا کسی کی جان لینا تھا اور نہ دینا تھا مگر محبت جسکا نصیب !

" مجھے کچھ کام ہے ضروری " افنان نے مختصر کہا تھا۔۔۔

"اچھا اوکے میں گھر ہی جا رہی ہوں دادا کے پاس سو جاؤں گی " اس نے آخر حل سوچ لیا تھا۔۔۔

" اوکے مجھے میسیج کرتی رہنا " افنان نے کہتے فون رکھا تھا۔۔۔پھر اس نے حمین کی جانب دیکھا تھا جو سنجیدہ بیٹھا تھا۔۔۔

" منال کو سب پتا لگ گیا ہے " افنان نے اسے بتایا ضروری سمجھا تھا۔۔۔مگر حمین نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔۔۔

" اب تم میری بہن کو نکھرے نہیں دکھانا اس نے بھی تو ایک مجرم کو پکڑوایا ہے " افنان نے شرارت سے کہا تھا۔۔۔

" ہاں میری عزت کا فالودہ بنا کر " حمین نے کڑھتے کہا تھا افنان ہنس دیا تھا۔۔۔۔۔

میرب نے اکبر خان کا بلڈ پریشر چیک کیا تھا۔۔۔پھر انھیں دوا دی تھی۔۔۔۔پہلے سے وہ کافی حد تک بہتر ہو چکے تھے۔۔۔۔

" تم لوگوں نے کیوں کیس کیا تھا " اکبر خان کو جیسے پتا چلا تھا وہ بولے تھے سب ہی وہاں انکے کمرے میں موجود تھے۔۔۔

" جاننے کے لیے کہ کس نے کیا یہ " افان نے دو ٹوک کہا تھا۔۔۔

" نہیں یہ جاننے کے لیے کہ کہیں یہ قتل منال نے تو نہیں کیا۔۔۔عائشہ تم اتنے عرصے سے انکے ساتھ رہی مگر تم نے بھی ایک بار نہیں سوچا " اکبر خان نے حیرت سے پوچھا تھا ۔۔۔

" معاملہ میرے بھائی کا نہ ہوتا تو میں شاید یقین کر لیتی " عائشہ نے جواب دیا تھا۔۔۔

" بے قصور کو سزا دلوا کر وہ واپس نہیں آئے گا "

" وہ بھی بے قصور تھا وہ بہت اچھا تھا وہ برا آدمی نہیں تھا " عائشہ کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔۔۔۔"ادھر او "اکبر خان نے اسے اپنے پاس بلایا تھا وہ اٹھی تھی اور انکے پاس جا کر بیڈ پر بیٹھ گئ تھی۔۔۔۔

" کیا ضروری ہے کہ بے قصور مر نہیں سکتا یا پھر اچھے لوگ دنیا سے جا نہیں سکتے۔۔۔۔اسکا قاتل پکڑا گیا سب ثابت ہو گیا بات یہ تھی کہ موت نے خود اسے چنا تھا اس نے موت

کو نہیں چنا تھا اپنا ظرف بڑا کرو اگر اپنے پاس سے چھن جائیں تو کسی دوسرے سے اس کے اپنوں کو چھیننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے " اکبر خان کی بات ہر وہ سر جھکا گئ تھی

۔۔۔۔۔۔

منال گھر پہنچی تھی تو شانزیب خان اور دانین سامنے نظر آئے تھے۔۔۔منال اندر داخل ہوتے دیکھ کر دانین رخ موڑ گئ تھی اور وہاں سے ہٹ گئ تھی۔۔

" ہمارا پلین تمہاری ضد کے آگے فلاپ ہو گیا " اسے آتے دیکھ کر شانزیب خان بولا تھا ۔۔۔منال نے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

" کونسا پلین " منال نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔۔۔خود پر ضبط کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی وہ۔۔۔

" مجھے حمین کو ذلیل ہوتے دیکھنا تھا مجھے سہیل شاہ کی بات مان لینی چاہیے تھی"

" صارم بے قصور تھا اسکی جان اتنی بے مول لگتی ہے اپکو " اس نے حیرت سے پوچھا تھا بے اختیار اسے غصہ آیا تھا۔۔۔کیا اسے اتنا بھی افسوس نہ تھا کہ ایک بے گناہ کی جان گئ خیر آج تک وہ لیتا تو سب بے گناہ کی جانیں ہی تھا۔۔۔

" اسکا قصور تھا اسے کس نے کہا تھا حمین کی بات مانتا"اسکی بات پر منال کا دل جیسے ڈوب گیا تھا کوئی اتنا خود غرض اور بے ضمیر کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔یہ شخص تو اپنے دوست کا نہ ہوا کتنی آسانی سے اسے پھنسا دیا اور خود تو ریلیکس ہے۔۔۔منال سوچ کر رہ گئ تھی

" آپ نے مجھے کہا تھا جو میں نے کیا نتیجہ مجھے خود نہیں معلوم تھا " وہ کہتی اسکی طرف دیکھتی رہی پھر خاموشی سے وہ اوپر کا راستہ لے گئ تھی۔۔۔۔۔۔اگر وہ تھوڑی دیر اور وہاں کھڑی ہوتی تو یقیناً اسکی لڑائی ہو جاتی۔۔۔۔۔

منال کب سے افنان کا انتظار کر رہی تھی اس نے افنان کو فون کیا تھا وہ اٹھا نہیں رہا تھا اسے اسکی پریشانی ہونے لگی تھی وہ کہاں تھا وہ ٹھیک تھا یا نہیں۔۔۔۔دل میں عجیب و غریب خیال آنے لگے تھے۔۔۔کمرے میں ٹہلتی جا رہی تھی وہ۔۔۔۔۔وہ آج ڈیوٹی پر نہیں تھا وہ جانتی تھی شاید اس لیے پریشان ہو رہی تھی۔۔۔۔۔منال نے فون اٹھایا تھا اور حمین کا نمبر ملایا تھا۔۔دل ٹوٹنے کا خدشہ واضح تھا کہ وہ اسکا فون نہیں اٹھائے گا مگر اس وقت اسے رسک لینا تھا۔۔۔۔بیل جا رہی تھی اور تیسری بیل پر فون اٹھا لیا گیا تھا منال کا دل جیسے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

" ہیلو " حمین کی آواز ابھری تھی۔۔منال بول نہیں سکی تھی وہ ہمیشہ ایسے کرتا تھا وہ ہمشیہ اسکی سننے اجاتا تھا وہ ایسے کیسے کر لیتا تھا وہ کیسے مان رکھ لیتا تھا۔۔۔۔۔

" منال " حمین کی آواز میں پریشانی ابھری تھی ایک ڈر تھا کہ کہیں وہ کسی مشکل میں نہ ہو

منال نے آنکھیں بند کرتے ایک سانس خارج کی تھی پھر آنکھیں کھول گئ تھی۔۔۔

" بھائی میری کال نہیں اٹھا رہے وہ گھر بھی نہیں آئے بھی تک کیا تم مجھے انکا پتا کر کے بتا سکتے ہو " منال نے ایک ہی سانس میں اپنی بات کہی تھی۔۔۔۔حمین نے گاڑی سے دور کھڑے افنان کو دیکھا تھا جو کسی سے بات کر رہا تھا اس نے گاڑی میں نظر دوڑائی تھی جہاں افنان کا فون پڑا تھا یقیناً وہ سائلنٹ پر تھا اسی لیے اسے پتا نہیں چلا تھا اس نے فون آگے ہو کر اٹھایا تھا اور دیکھا تھا پھر واپس سیٹ پر رکھا تھا۔۔۔

" میرے ساتھ ہی ہے وہ ٹھیک ہے " حمین نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

" کدھر ہو آپ لوگ" منال نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔

" ڈنر پر آئے تھے " حمین نے مکمل سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔۔۔منال نے حیرت سے فون کو دیکھا تھا۔۔۔۔

" اوکے میں رکھتا ہوں " حمین نے کہا تھا۔

" ایک منٹ سنو " منال نے کہا تھا مگر آگے سے کوئی جواب نہیں آیا تھا اس نے فون کان سے ہٹائے دیکھا تھا کال جاری تھی مگر وہ بولا نہ تھا۔۔۔۔

" اوکے خدا حافظ" منال نے کہتے فون کاٹ دیا تھا کوئی بات اگر تھی بھی تو اسکی ہمت نہیں پڑ رہی تھی اس سے ایکسکیوز کرنے کی۔۔۔الفاظ نے ساتھ نہیں دیا تھا۔۔پھر اسکے فون اٹھا لینے کا سوچتے وہ مسکرا گئ تھی جبکہ اسکی سوچ تھی کہ وہ غصے میں ہو گا اسکا فون نہیں اٹھائے گا۔۔۔۔"کتنا اچھا ہے نہ " وہ بڑبڑائی تھی پھر اچانک ادھر ادھر دیکھتے خالی کمرے میں خود کو مسکراتے پا کر ایبرو اچکاتے وہ اپنی مسکراہٹ کو دبا گئ تھی۔۔۔۔

افنان گاڑی میں آکر بیٹھا تھا اپنا فون دیکھتے اس نے حمین کو دیکھا تھا۔"فون اٹھایا کیوں نہیں" اس نے غصے سے پوچھا تھا۔۔۔

" سائلنٹ پر لگاو گے تو فون کو خود پتا نہیں چلے گا 2 فٹ دور بیٹھے بندے کو کہاں پتہ چلے گا "

" میں نے موبائل ڈیش بورڈ پر رکھا تھا اب سیٹ پر ہے تم نے چھیڑ خانی کی ہے "

" ہر کسی کو مشکوک نظروں سے دیکھنے کی عادت ہو گئ ہے تمہیں "حمین نے گاڑی کا سٹیرنگ موڑتے کہا تھا۔۔۔افنان نے واپس منال کو فون کیا تھا اسے اپنے آنے کی اطلاع کرتے وہ فون رکھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

افنان رات کے پہر داخل ہوا تھا گھر اور پھر صبح وہ سب کے ساتھ ناشتے پر بھی موجود تھا اسکی نیند بہت کم ہو گئ تھی وہ جس پہر بھی سوئے مگر فجر کے وقت وہ ہمیشہ جاگ ہی جاتا تھا۔۔۔۔۔وہ سب ہی ناشتہ کر رہے تھے جب شانزیب خان باہر سے اندر داخل ہوتے نظر آئے تھے۔۔۔۔مگر کسی نے اس سے کچھ بھی سوچنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔یہ کام اسکا یونیورسٹی کے بعد سے شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

" میرے بغیر ہی ناشتہ شروع کر لیا آپ لوگوں نے "

" ہمیں عادت ہو گئ ہے اب " ریاست خان بولے تھے۔۔شانزیب خان کو غصہ ایا تھا ۔۔کرسی کھینچتے وہ بیٹھ گیا تھا۔

" سہی بات ہے جسے بچپن سے ہی گھر سے نکال دیا ہو پھر اسکا گھر آنا تو چھبھے گا ہی" منال نے نظریں اٹھا ک ر شانزیب خان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔چند پل کو وہ اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔وہ بھی تو انکی جسیی سوچ رکھنے لگی تھی کہ اسکی ماں کو اس سے محبت نہیں تھی،،،وہ وقت نہیں دیتی تھیں۔۔۔کیا کچھ نہیں تھا مگر ماں سے محبت اتنی سی بات پر ختم تو نہیں ہوتی نہ۔۔۔ماں تو ماں ہوتی ہے دنیا میں اس جتنا کوئی بھی رشتہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ماں باپ سے محبت تو فطری ہوتی ہے وہ عام محبتوں جیسی تھوڑی نہ ہوتی ہے وہ پاک ہوتی ہے مخلص ہوتی ہے ایک وہی محبت تو مخلص ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔اور پھر افنان آٹھ گیا تھا وہاں سے۔۔۔منال نے بھی کھانا ختم کیا تھا اور افنان کے پیچھے ہی نکل گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔

منال افس داخل ہوئی تھی۔۔۔سب ہی معمول کے مطابق اپنا کام کر رہے تھے منال کی آنکھوں میں چمک واضح تھی جب بھی وہ اپنے آفس داخل ہوتی تو وہ چمک ہمیشہ آتی ۔۔۔۔ایک کانفیڈنس اسے اپنے اندر develop ہوتا محسوس ہوتا تھا۔۔۔۔۔منال نے آگے بڑھی تھی۔۔

" سجل اور شیری کو میرے کیبین میں بھیجو " وہ کہتی اپنے کیبین کی جانب بڑھی تھی ۔۔۔اگلے دو منٹ میں اسکے کیبین میں موجود تھے۔۔۔

" کسی قسم کا کونٹریکٹ نہیں ہوگا اب سے اور تمام employees کو یہ نوٹیفائے کر دو کہ ایس کے کمپنی کو کسی اور کمپنی سے merge کیا جائے گا اور میں اب اس کمپنی کی اونر نہیں رہوں گی۔۔۔"

"کیا " سجل نے چیخ ماری تھی۔۔۔شیری آنکھیں کھولے دیکھ رہا اسے۔۔۔منال نے اپنی بات جاری رکھی تھی۔۔۔

" کمپنی کی طرف سے ہر طرح کا ٹیکس پیڈ ہو ،اگر کوئی کونٹریکٹ چل بھی رہا ہے تو اسے یہیں ٹرمنیٹ کیا جائے۔۔۔مجھے company valuation and financial projection پر تمہاری پریزینٹیشن چاہیے ہر ایک چیز واضح ہو تاکہ میں آگے سٹیپ لے سکوں اور پیپرز

ریڈی کروا لوں " اپنی بات کرتے وہ ان دونوں کو دیکھ رہی تھی ان کا ردِ عمل اسکے لیے حیران کن نہ تھا۔۔۔یہ بات اسکے لیے اذیت دیہ ضرور تھی مگر فلحال وہ خود کو ذہنی طور پر تیار نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔وہ کوئی بھی کام نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔وہ محسوس کر رہی تھی کہ اسے بہت وقت چاہیے ایک لمبا دورانیہ جس میں وہ خود کا وہی کانفیڈنس maintain کر سکے۔۔۔۔اپنے آفس کے سٹاف کی طرف سے مختلف باتیں جو اسے مل رہی تھیں وہ تکلیف کا باعث بن رہی تھیں۔۔۔۔۔اسے اپنی زندگی میں جو بھی کرنا تھا وہ سکوں کے لیے کرنا تھا۔۔۔اسے وہ سکون ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔

" Everything is clear sherry "

اسے صدمے میں دیکھے وہ اسے اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی۔۔۔۔

"Yes mam always"

وہ کہتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔ سجل وہیں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

" مجھے لگا تھا کہ آپ ٹھیک نہیں ہیں مگر آج مجھے یقین ہو گیا " منال خاموش رہی تھی اس نے سجل کو اتنا حق دیا تھا کہ وہ اسکے سامنے آسانی سے بول سکے۔۔۔اسے کچھ کہہ سکتی تھی ۔۔۔۔اسکے فیصلوں پر وجہ پوچھ سکتی تھی۔۔۔

" کونسی کمپنی کو دیں گی" سجل نے آخر پوچھا تھا۔۔اسکے مطابق منال کی بزنس کے اندر کسی بھی شخص سے اتنی نہیں بنتی تھی کہ وہ س سے اس سب کی توقع کرتی۔۔۔

" سوچ رہی ہوں کہ حمین کی کمپنی کی طرف کر دوں "

" ابھی کچھ دن پہلے اپنے ان پر کیس کیا تھا "

" یہ بات یاد دلانا ضروری ہوتی ہے تمہارے لیے" وہ آنکھیں بند کرتے بولی تھی۔۔

" کیوں کر رہی ہیں آپ ایسا اتنی محنت سے کیا آپ نے سب۔۔۔اتنا وقت دیا اس بزنس کو اس کے لیے ہر ایک سے لڑی ہیں پھر کیوں " سجل دو دینے کو تھی۔۔۔

" تمہیں پتا ہے سجل میں نے یہ سب اپنے اپکو مصروف رکھنے کے لیے کیا تھا۔۔۔پھر بزنس کی اونچائی پر جانا میرا خواب بن گیا ہاں میں جانتی ہوں کہ ابھی بہت مراحل ہیں کہ اس بلندی کو چھو لوں میری زندگی میں اس کمپنی کے علاوہ اور کچھ تھا ہی نہیں مگر۔۔۔۔۔مجھے اب سکوں نہیں مل رہا۔۔۔۔میری حالت نہیں ہے کہ میں دوبارہ کام کروں دوبارہ دن رات کر کے مختلف چیزوں پر کام کروں۔۔۔میں تھک گئ ہوں۔۔۔بہت تھک گئ ہوں مجھے سکون چاہیے آرام چاہیے۔۔۔"وہ کہتی آنکھیں موند گئ تھی۔۔۔

" اور اگر باقی تمام regrets میں یہ بھی شامل ہو گیا تو ؟؟؟؟منال نے آنکھیں کھولی تھیں

۔۔۔۔۔۔

" تو میرا شوہر ہی ہے واپس لے لیں گے " وہ کہتی دوبارہ آنکھیں بند کر گئ تھی۔۔۔اسے لگا تھا ایک اور چیخ سننے کو ملے گی مگر کچھ نہیں تھا۔۔اس نے آنکھیں کھولی تھیں ۔۔۔سامنے سجل کو دیکھا تھا جس کا منہ کھل گیا تھا وہ بس ٹکٹکی باندھے منال کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔منال کو لگا تھا وہ سانس بھی نہیں لے رہی۔۔۔

" سانس لے لو سجل میں تمہیں ہسپتال نہیں جانے دوں گی بہت کام پڑا ہے " منال نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔۔

" آپ مذاق کر رہی ہیں نہ "

" نہیں میں واقعی تمہیں نہیں جانے دوں گی "

" اوہہوں۔۔۔نہیں یہ شوہر والی بات "

منال نے اردگرد دیکھا تھا باہر گلاس وال سے سب کو کام کرتے دیکھا تھا۔۔۔

" ہمم سچ ہے !

" OMG "

وہ چیخی تھی منال نے ضبط سے آنکھیں میچی تھیں۔۔۔ Enough Miss sajal I think you have to go now "

اس نے کوفت سے کہا تھا وہ اب اسے اپنی سیکریٹری والے درجے پہ واپس بلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔ سجل مسکرا گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔منال مسکرا بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔یہ فیصلہ اسکے اختیار کا نہیں تھا۔۔۔یہ فیصلہ اسکے بس میں نہیں تھا۔۔۔وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔اس سے پہلے وہ کمزور پڑتی س بزنس کو ختم کرلیتی تو یہ بات اسکے برداشت میں نہیں تھا۔۔اسکے لیے عشق تھا اسکا بزنس۔۔۔کون کہتا ہے کہ محبت صرف انسانوں سے ہوتی ہے ارے عشق تھا خوابوں سے۔۔۔۔۔۔۔ہر ایک مسکراہٹ میں چھلکتے ہیں یہ خواب ۔۔۔باغی کر دیتے ہیں خواب۔۔۔۔۔۔۔

اسمارہ cafe پر بیٹھی ایس ایچ او حبیب کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ایس ایچ او حبیب اندر داخل ہوتے اسکی جانب بڑھا تھا۔۔۔

" کیسی ہیں پراسیکیوٹر صاحبہ " ہمیشہ کی طرح وہ مسکراتے بولا تھا۔۔

" الحمدللہ"

" آج مجھے کیسے یاد کیا "

" بس کر لیا۔۔۔سوچا کیس تو ختم ہو گیا آپ نے جتوا دیا انھیں تو کیوں نہ آپ سے آخری بار مل لیا جائے "

" تو آپ نے ہار مان لی آخر "

" بس کیا کریں آپ جیسے لوگ ہوں تو انصاف کے لیے رونا ہی پڑتا ہے "

ایس ایچ او حبیب مسکرا گیا تھا۔۔۔

" کتنے پیسے لیے آپ نے پھر بیان بدلنے کے "

" اپکے بھائی کے ایک پروفٹ سے تو کم ہی پر اسیکیوٹر صاحبہ "

" کیا بیان بدلہ پھر آپ نے "

" مسئلہ بتاوں کیا ہے جب کوئی بھی کسی ایسے بندے کے پیچھے پڑتا ہے نہ تو موت اسکا مقدر بن جاتی ہے اب اپ خود سوچیں تانیہ شاہ کو کیا پڑی تھی شانزیب خان کو پکڑانے کی ۔۔۔۔روزی ہوٹل کے فلیٹ میں اسکا پیچھا کرنے کی بھئی امیر آدمی ہے جو کرتا ہے کرے ۔۔۔بس پھر مار دیا اس نے دے دیا دھکا۔۔۔ویسے ایک بات ماننی پڑے گی "

" کیا " اسمارہ نے خود پر ضبط کرتے کہا تھا

" شانزیب خان کے مارنے کا طریقہ تھوڑا مختلف ہے ایسے مارتا ہے کہ وہ بلکل قدرتی موت لگتی ہے پھر آپ جیسے قابل لوگ بھی ثابت نہیں کر پاتے "

" پیسوں کے لالچ میں آپ نے بیان ہی بدل دیا 4 لوگ آپ کی وجہ سے انصاف نہ لے سکے " اس نے حیرت سے کہا تھا

" پیسوں کی جو مہک ہے نہ اس نے میری نیت بدلی ورنہ یقین کریں مجھے بھلا کیا دشمنی تھی ان سے "

اسمارہ اٹھی تھی اور وہاں سے نکل گئ تھی۔۔۔۔

#کیفِ قلب یوں ہے کہ انتظار ختم ہو جائے !

اسمارہ عدالت کی جانب بڑھ رہی تھی دل میں ہزار خدشات تھے ، ایک ایک قدم پر دعا تھا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا جان جیسے لبوں کو تھی۔۔۔عدالت میں پہنچتے اسے حمین کا انتظار تھا اسے فون کر رہی تھی۔۔۔اگر عدالت کی اہم تاریخ پر سب سے بڑا ڈر کچھ ہوتا تھا تو سچے آدمی کا ،سچ بولنے والے گواہ کا عدالت تک پہنچنا تھا۔۔۔۔۔۔۔اتنے میں سامنے سے اطہر صاحب آئے تھے۔۔۔

" کیسی ہیں پراسیکیوٹر صاحبہ"

" اللہ کا شکر ہے " اسمارہ نے مسکراتے کہا تھا۔۔

" کافی ڈری ہوئی لگ رہی ہیں آپ " انھوں نے مسکراتے کہا تھا۔۔

" میرا عدالت میں کام ڈرنا نہیں ڈرانا ہے "

" آپ کو پتا ہے آپ نے جو جج کو ہراساں کرنے کی کوشش کی ہے اس پر آپ پر بھی چارجز لگ سکتے ہیں "

" جھوٹے کے پاس کچھ سچ بھی ہوتا ہے جو اسے بخشش دے رہا ہوتا ہے۔۔

... But that truth can't helps you

اسمارہ نے بھی مسکراتے جواب دیا تھا۔۔

" مگر اب آپ کیس ہار گئ ہیں "

" زندگی بار بار مہلت نہیں دیتی سر "

وہ کہتی اندر کی جانب بڑھ گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔حمین کے ساتھ آج زرینہ شاہ بھی عدالت میں آئی تھیں۔۔۔۔زرینہ شاہ کو دیکھتے شانزیب خان کی آنکھیں حیرانگی سے پھیل گئ تھیں ۔۔۔۔دماغ کام کرنا چھوڑ گیا تھا جیسے۔۔اتنے عرصے بعد اسے دیکھتے پھر بھی پہچان گیا تھا وہ

۔۔۔۔۔جن کا نقصان کیا ہو انھیں کون بھولتا ہے ،جن کی زندگی عذاب کی گئ ہو انھیں کون بھولتا ہے۔۔۔۔کاروسئ شروع ہو چکی تھی۔۔۔

" مائی لارڈ میرے کلائینٹ مسٹر شانزیب خان جو پر پراسیکیوٹر آمنہ اور مسز خان کے ایکسیڈینٹ کا الزام لگایا گیا۔۔وہ ایک قدرتی موت تھی جسے میرے کلائنٹ کے پلے ڈال کر ان سے ذاتی دشمنی کا بدلہ لیا جا رہا ہے میری کورٹ سے درخواست ہے کہ میرے کلائنٹ کو اس نسلی دشمنی سے نجات دی جائے"اطہر صاحب کہتے مڑے تھے۔۔۔اسمارہ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے ایک لفافہ اور یو ایس بی آگے بڑھائی تھی۔۔۔چند پل میں کمرہ عدالت میں فوٹیج چل رہی تھی۔۔۔۔شانزیب خان کی نظریں اسی پر تھیں۔۔۔

" مائی لارڈ یہ وہ تصاویر ہیں جس میں یہ صاف دیکھا جا سکتا ہے کہ ٹرک پیچھے سے آکر لگا ۔۔۔۔۔فوٹیج سے صاف واضح ہوتا ہے کہ ٹرک سڑک کے کنارے کھڑی گاڑی میں آکر لگا ۔۔۔۔گاڑی کو کچلتا ہوا وہ بھاگ گیا۔۔۔۔"

Objection mylord

چلیں کچھ پل کے لیے مان لیا مگر یہ کسیے ثابت ہوتا ہے کہ مسٹر شانزیب خان نے کیا یہ ایکسیڈینٹ انھیں خوامخواہ پھنسانے کی کوشش کی جارہی ہے "

" آپ مجھے موقع دیں میں اپکو ثبوت دوں گی " اسمارہ نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

" میں عدالت سے اس واقع پر موجود گواہ جنہوں نے آنکھوں سے یہ سب ہوتے دیکھا انھیں بلانا چاہوں گی "

" اجازت ہے "

اور پھر ایک بوڑھے آدمی کو پیش کیا گیا تھا جو وہیل چیئر پر تھا ایک لڑکی اسکی چیئر کو لیے آگے لا رہی تھی۔۔۔

" یہ یشفا ملک کے والد ہیں جو اس دن تانیہ شاہ کے کیس میں گواہی دینے کے لیے پراسیکیوٹر آمنہ کے ساتھ آنے والے تھے۔۔۔سڑک کے کنارے گاڑی رکی تھی انھیں لینے کے لیے تاکہ انھیں کورٹ کے کر جایا جا سکے۔۔۔فوٹیج کے اندر صاف دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ گاڑی کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔"

" تو پھر یہ واقع پر وہاں سے بھاگے کیوں " اطہر صاحب کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

" جس وجہ سے پراسیکیوٹر آمنہ کو مارا گیا اس لیے " وہ کوفت سے بولی تھی۔۔۔

" کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ کہیں سے بھی یہ واضح ہے کہ وہ ٹرک گاڑی کے پیچھے سے قدرتی طور پر لگا کیا آپ عدالت کو بتا سکتے ہیں"

" جب ہم سڑک کے کنارے کھڑے انکا انتظار کر رہے تھے تو یہ ٹرک پیچھے کافی دیر کھڑا رہا تھا۔۔گاڑی جیسے ہی اس روڈ پر چڑھی تھی ٹرک آگے کو بڑھا تھا مگر ہمیں اندازہ نہ تھا کہ وہ کیا کرنے والا ہے "

" آپ کو وہ جس گواہی کے تحت کورٹ لے کر جانا چاہ رہے تھے کیا آپ بتا سکتے ہیں"

" مجھے اپنی بیٹی یشفہ کے لیے گواہی دینا تھا وہ اسکے اور سہیل شاہ کے آفس سے غائب ہوئی تھی مگر یہ ماننے کو تیار نہ تھے وہ بھاگی نہیں تھی وہ ایسی نہیں تھی۔۔۔"وہ بوڑھے شخص کی آنکھیں بھیگ گئ تھیں۔۔۔

" وہ کہاں گئ تھیں "

" 26 اگست کے دن وہ آفس گئ تھی مگر اسکے بعد وہ واپس نہیں آئی۔۔۔وہ واپس نہیں آئی ۔۔۔وہ کہاں گئ کوئی نہیں جانتا وہ انھوں نے غایب کروائی انھوں نے مار دیا میری بیٹی کو " وہ روتا بول رہا تھا۔۔شانزیب خان نے آنکھیں نکالی تھیں اطہر صاحب کو۔۔۔وہ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

" مائی لارڈ یشفہ ملک کا کیس کہیں بھی ریجسٹرڈ نہیں ہے۔۔۔تانیہ شاہ کا کیس خارج ہو گیا وہ خود اپنے عاشق۔۔۔۔"

" اطہر صاحب کچھ ایسا نہ بولیے گا کہ کچھ دیر بعد اپکو معذرت کرنی پڑے "

ایڈووکیٹ اطہر حیران پریشان رہ گیا تھا۔۔۔

" آپ لوگ جا سکتے ہیں" انھیں اجازت دیتے وہ دوبارہ کٹہرے کے درمیان آئی تھی۔۔۔

" میں مسٹر عالیان احمد کو بلانا چاہوں گی "

" کیا آپ اس رات تانیہ شاہ کے ساتھ اس روزی ہوٹل میں گئے"

" ابجیکشن مائی لارڈ ! پراسیکیوٹر یہ سوال پہلے بھی کر چکی ہیں وہ بس عدالت کا وقت ضائع کر رہی ہیں " اطہر صاحب کی اواز گونجی تھی۔۔۔

" Overruled "

" میں نہیں گیا تھا "

میری گزارش ہے کہ دو ایک اور فوٹیج بھی چلا دی جائے تاکہ تانیہ شاہ کا قتل بھی واضح کر دیا جائے۔۔۔فوٹیج چلی تھی۔۔۔روزی ہوٹل کی راہداری کی فوٹیج۔۔۔پارک ایریا کی فوٹیج

۔۔۔۔

" مسٹر عالیان پھر آپ فوٹیج کو دیکھتے ابھی بھی نہیں مانتے ہیں کہ آپ اس رات تانیہ شاہ کے ساتھ گئے تھے ہوٹل " عالیان احمد نے ایک نظر اس فوٹیج پر پر ڈالی تھی سانس بے ترتیب ہو گئ تھی۔۔۔۔

" آپ روزی ہوٹل تانیہ شاہ کے ساتھ گئے پھر آپکا تانیہ شاہ کے ساتھ جھگڑا ہوا آپ نے انھیں روزی ہوٹل کے فلیٹ سے دھکا دیا اور وہ اپنی زد بگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔۔۔اپ تانیہ شاہ کے قاتل ہیں " اسمارہ کی آواز بلند تھی۔۔۔۔

" میں نے نہیں مارا اسے۔۔شانزیب خان نے مارا ہے اسے میری آنکھوں کے سامنے میں تو اسکے ساتھ گیا تھا بس۔۔۔"اور پھر پسینے سے شرابور عالیان کی زبان سے جو نکلتا گیا وہ بے اختیار تھا ،خود کو مجرم بنتے دیکھ کر بے اختیار سچ اسکے منہ سے نکل گیا تھا۔۔۔شانزیب خان لب بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔افنان اور حمین نے شکر کا سانس لیا تھا۔۔۔روحان آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔۔منال شانزیب خان کے چہرے کے اڑتے رنگ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"آپ کیا لینے گئے تھے تانیہ شاہ کے ساتھ "

" ہم شانزیب خان کے پیچھے گئے تھے۔۔۔کئی لڑکیوں کو وہ باہر بھیجتا تھا یہاں سے اغوا کر کے۔۔یشفا ملک تانیہ شاہ کی دوست تھی وہ انکے آفس سے غائب ہوئی تھی ہم بس اسکا نشان ڈھونڈنا چاہ رہے تھے وہاں پہنچتے ہم اسکے پیچھے گئے تھے مگر یہ ہمیں پکڑ چکا تھا۔۔۔۔"

" کیا تانیہ شاہ کو دھکا دینے والے یہ تھے "

" تانیہ شاہ کے پاس اسکی ریکارڈڈ وڈیو تھی جو کہ یہ لینا چاہ رہا تھا۔۔۔اسی کے دوران اس نے تانیہ شاہ کو دھکا دیا تھا "

" Mylord it's diplomatic statement "

" مائی لارڈ فوٹیج میں صاف واضح ہے تانیہ شاہ کے فلیٹ سے گرنے کے بعد شانزیب خان پارکنگ ایریا تک پہنچے۔۔۔"

" میں جھوٹ نہیں بول رہا میں نے خود انھیں دھکا دیتے ہوا دیکھا تھا۔"

" پھر آپ نے جھوٹ کیوں بولا اور وہاں سے بھاگے بھی کیوں "

" مجھے پھنسنا نہیں تھا میں تانیہ شاہ کے ساتھ گیا تھا کسی بھی معاملے میں یوں پھنسنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔"

" یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے اپنی سٹیٹمنٹ کو پراسیکیوٹر کے دباؤ میں آکر بدل رہا ہے "

" ٹھیک ہے جہاں پولیس جھوٹ بول سکتی ہے وہاں کسی سے بھی توقع کی جا سکتی ہے "

" میری گزارش ہے ایک آخری ریکارڈنگ ایک آخری سچ عدالت کے سامنے لائی جائے "

ایس ایچ او حبیب کی ریکارڈنگ تھی جو وہ اس دن cafe میں لی گئ تھی۔۔۔ہر ایک لفظ واضح تھا۔۔ہر ایک کیس واضح ہو چکا تھا۔۔۔شانزیب خان کا کھیل ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔

"مائی لارڈ یشفا ملک کو غائب انکی جانب سے کروایا گیا انکے آفس سے وہ غائب ہوئی تھیں ۔۔تانیہ شاہ انھیں ڈھونڈتیں رہیں۔۔شانیزب خان کو ایکسپوز کرنے کی کوشش کرتی رہیں اور آخر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔۔۔۔تانیہ شاہ کا کیس پراسیکیوٹر امنہ نے لیا۔۔۔جیسے ہی خود کو خطرے میں دیکھا اور جس جس سے دیکھا یہ انھیں مارتے گئے اور بچتے گئے ۔۔۔۔اپنی غیر قانونی اور غیر اخلاقی حرکات کو چھپانے کے لیے انھوں نے ہر ایک کو مارا ۔۔۔۔۔"اسمارہ کہتی پیچھے کو مڑی تھی ۔۔۔ہر ایک کا غم ایک بار پھر تازہ ہو گیا تھا دل ڈوب گیا تھا۔۔۔۔۔شدت سے اپنوں کی یاد آئی تھی۔۔۔انکھیں چمکنے لگی تھیں۔۔۔۔۔۔انصاف کی راہ پر چلنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔۔۔انصاف کے لیے لڑتے لڑتے لوگ جانیں دے جاتے ہیں۔۔۔نسلیں وقف کرنی پڑتی ہیں انصاف کے لیے۔۔۔۔۔پیسہ انصاف کے آگے جیت جاتا ہے ،خود غرضی اور بے ضمیری انصاف کے گے جیت جاتی ہے۔۔۔۔۔انا جیت جاتی ہے انصاف کے آگے۔۔۔ہمارے معاشرے میں نا انصافی اس قدر عام ہے کہ صرف اپنی انا کی تسکین کے لیے کسی بھی بے قصور کو قصور وار ٹھہرایا جاتا ہے۔۔۔۔ں عض اوقات ہم گھر بیٹھے کہانیوں میں پڑھ رہے ہوتے ہیں اگر گھر سے باہر نکل کر دیکھیں تو یہی سب ہوتا ہے۔۔۔۔۔کئ لوگوں کے لیے دوسروں کی جانیں تاش کے پتے لگنے لگتے ہیں پھینکتے گئے اور نکالتے گئے۔۔۔۔۔۔جانیں اتنی سستی نہیں ہوتیں آج کل کی جنریشن کے لیے بڑا آسان ہے کہہ دینا کہ مجھے تو یوں ہو جائے۔۔میں مر جاؤں۔۔۔اپنے ماں باپ کے سامنے ہی زرا سے دکھ میں ہی آکر کہہ رہے ہوتے ہیں کہ مرنا بہتر ہے۔۔۔کبھی سوچا ہے

کہ کیا گزرتی ہوگی ان پر۔۔۔پہلے دعائیں پھر جزائیں پھر سزائیں۔۔کبھی ہسپتال کے آئی سی یو کے وارڈ کے باہر دیکھنا زندگی کیا ہے۔۔۔ان چہروں کو دیکھنا جو باہر کھڑے دعائیں مانگ رہے ہوتے ہیں اس اپنے کو مانگ رہے ہوتے ہیں۔۔۔دعاوں کی قبولیت کو دیکھنا۔۔۔اپنوں کی آزمائش جو دیکھنا۔۔۔خدا کی آزمائش کو دیکھنا۔۔۔محبت دیکھنا۔۔۔۔پیسوں سے نہ ملنے والی خوشی دیکھنا۔۔۔۔زندگی کی قیمت دیکھنا۔۔۔اصل آزمائش ،اصل دکھ ،اصل اذیت دیکھنا۔۔۔جب اپنے کو کھونے کا ڈر ستا رہا ہوتا ہے ،جب جان لبوں پر ہوتی ہے اس وقت کوئی یہ خواہش نہیں ہوتی کہ پیسہ ہو ،ترکی کا ویزا ہو ، ایک شہزادہ ہو ، آزادی ہو اس وقت صرف اس اپنے کی زندگی ہوتی ہے خود کی زندگی ہوتی ہے۔۔۔۔خدا رشتے دیتا ہے تو آزمائش بھی دیتا ہے۔۔۔اولاد دیتا ہے تو اس پر ازماتا ہے۔۔۔۔۔•سچ سچ ہوتا ہے جھوٹ جھوٹ ہوتا ہے اس جنگ میں بلکل اسی طرح جس طرح ایک ولن کو کہانی کے آخر پر مار دیا جاتا ہے اسی طرح جھوٹے کا اختتام ہو جاتا ہے جھوٹ ایک نہ ایک دن اپنی شیلڈ سے باہر نکل آتا ہے اسے زنگ لگ جاتا ہے۔۔۔شانیزب خان کو اپنا آپ مٹتا محسوس ہوا تھا ۔۔۔کہاں غلطی ہوئی تھی وہ بس سوچے جا رہا تھا ہاں غلطی اسکی نہیں تھی غلطی اسکی نہیں تھی۔۔۔وہ نفی میں سر ہلا گیا تھا پھر مسکرا گیا تھا۔۔۔زندگی جی گیا تھا وہ۔۔۔اس نے خود کو جی لیا تھا۔۔۔وہ اپنا بدلہ ہر شخص سے لے گیا تھا۔۔۔ہر دکھ دینے والے کو ۔۔۔۔اپنی ماں کو۔۔۔اپنے دوست کو۔۔۔ایک پچھتاوا بس ایک پچھتاوا۔۔۔اپنے دشمنوں کی نسل کو پالنے کا۔۔۔۔

وہ ایک شخص اپنے انجام کو پہنچ گیا تھا مگر وہ مطمئن تھا۔۔۔پولیس ہتھکڑی لگائے اسے کمرہ عدالت سے باہر کو لائی تھی۔۔۔سامنے افنان اور منال تھے۔۔۔منال کے چہرے پر دکھ واضح تھا۔۔۔۔کہیں نہ کہیں آج بھی دکھ تھا۔۔۔کاش وہ نہ ہوتا اس سب کے پیچھے ۔۔۔کتنا اعتبار،کتنا بھروسہ ،کتنی محنت تھی اسے اپنے خون سے۔۔۔۔۔شانزیب خان آگے کو بڑھا تھا لوگوں کی نظریں انکی طرف بڑھ گئ تھیں۔۔۔دور کھڑے روحان ،اسمارہ ،حمین اور زرینہ ادھر ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔عدالت کے باہر چلتے لوگ بھی انکی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔

" میں نے تم لوگوں کو پالا۔۔۔۔اپنے گھر میں پناہ دی۔۔۔ازادی دی۔۔۔۔دشمن کی اولاد کو پالا۔۔۔۔دشمن پالے۔۔۔۔میری ہار کسی اور سے نہیں ہوئی صرف تم لوگوں سے ہوئی ۔۔۔۔(شانزیب خان آگے بڑھا تھا افنان کے سینے پر انگلی رکھ گیا تھا) تم تھے نہ ،تمہیں میں نے ،میں نے اپنے ہاتھوں میں اٹھایا تھا۔۔۔۔۔تمہارے کندھے پر میرا ہاتھ تھا ۔۔۔۔۔تم احسان فراموش تھے۔۔۔۔تم نے میرا کندھا توڑا۔۔۔۔تمہیں کیا لگتا ہے دو ننھی جانوں کو مارنا مشکل تھا میرے لیے۔۔۔نہیں یار محبت تھی ،لگاو تھا ،ایک خون تھے ۔۔۔۔خون کو خون کو نہیں کاٹنا چاہیے بس صرف خون کو دشمن نہیں ہونا چاہیے بس۔۔۔۔" منال کی آنکھیں چمک رہی تھی آنسووں سے ، افنان کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔

" خون کو خون کو واقعی نہیں کاٹنا چاہیے۔۔۔اپنی ماں کو مارتے وقت یہی سوچ لیتے میری ماں نہیں مگر اپنی ماں کا تو سوچ لیتے " افنان کا چہرہ سرخ تھا۔۔۔شانزیب خان کا چہرہ فق تھا ۔۔۔۔۔شانزیب خان نے منال کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

" تم مجھے میری اپنی بیٹیوں سے بھی پیاری ہو تم معصوم ہو بہت معصوم۔۔۔۔!اتنی سی بات تھی کہ منال کے آنسو آنکھوں کے کناروں کو چھوتے بہہ گئے تھے۔۔۔۔گال تر ہو گئے تھے۔۔۔۔۔میڈیا ہر طرف تھا ، آج اصل مجرم سامنے تھا،واضح تھا۔۔۔۔۔۔۔افنان نے منال کو بازوؤں سے تھاما تھا اور وہاں سے نکال گیا تھا ۔۔۔۔حمین کی نظریں منال کے چہرے پر تھیں جو سفید پڑ رہا تھا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا ہمیشہ کی طرح اسے آج بھی تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔۔وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

منال اور افنان خان ہاوس گئے تھے۔۔۔ریاست خان نے ان سے کچھ نہیں پوچھا تھا نہ کچھ کہا تھا۔۔۔۔وہاں کوئی بھی ان سے سوال نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔دانین اور دعا وہاں سامنے کھڑی تھیں۔۔۔۔چہرہ سپاٹ تھا ،رو رو کر آنکھیں سوج گئ تھیں۔۔۔۔۔

" اپکو زرا ترس نہیں آیا ہم ہر۔۔۔خود کو ہمارا بھائی کہتے تھے نہ آپ " دانین بولی تھی ۔۔۔۔۔منال وہاں سے خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب ہو گئ تھی۔۔۔۔افنان آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔۔

" کیوں کیا آپ نے " وہ چلائی تھی۔۔۔

" وہ اتنی محبت کرتے تھے نہ آپ لوگوں سے۔۔۔۔۔ہم سے زیادہ فوقیت دیتے تھے ۔۔۔۔ہمیشہ اپ لوگوں کا سوچا۔۔کیا ہے ہمارے پاس بولیں۔۔۔"

" وہ قاتل تھا "

" تو پھر " دانین نے ہٹ دھرمی سے کہا تھا۔۔مسز شانزیب اور ریاست خان وہیں صوفے پر بیٹھے فرش کی طرف نظریں کہے بیٹھے تھے۔۔۔۔کوئی تاثر نہ تھا۔۔کوئی شکوہ نہ تھا۔۔۔

" ہم معافی مانگ لیتے ہیں آپ سے کہ انھوں نے آپکی ماں کو مارا۔۔۔۔ہمیں ہمارا باپ واپس لا دیں" دعا نے آگے آتے کہا تھا لہجے میں منت تھی۔۔۔۔دکھ تھا۔۔۔سفارش تھی ۔۔۔۔انکھیں بھیگی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔افنان نے ہمشیہ منال کو روتے دیکھا تھا۔۔۔ہر بات کے لیے۔۔۔اپنی ماں کے لیے۔۔۔محبت کے لیے۔۔۔۔اج شانزیب خان کے اولاد بھی رو رہی تھی بلکل ویسے ہی۔۔۔

" تم دونوں کے لیے میں ہمیشہ موجود رہونگا مگر باپ کی کمی پوری نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔یہ دکھ وہ خود تم دونوں کے حصے میں ڈال کر گیا ہے۔۔۔۔"افنان کہتا ریاست خان کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

" ناراض ہیں" اس نے انکی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

" مجھے فخر ہے سکندر خان کی اولاد پر " اور یہاں افنان کے دل کا آخری بھوج بھی اتر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

منال کورٹ سے آتے روتے ہوئے سو گئ تھی اسے خود معلوم نہیں ہو سکا تھا۔۔عصر کے وقت وہ اٹھی تھی وضو کرتے اس نے نماز ادا کی تھی۔۔۔۔

منال جائے نماز کو طے لگاتے اٹھی تھی افنان اسکے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

" اٹھ گئ تم"

" جی " اس نے مختصر جواب دیا تھا۔۔

" کیا ہوا " اسے پریشان دیکھ کر وہ اس سے پوچھ گیا تھا۔

" میں بزنس چھوڑنا چاہتی ہوں " افنان کے تاثرات بدلے نہ تھے۔۔۔۔وہ چند پل خاموش رہا تھا۔۔۔

" کیوں "

" مجھے اچھا نہیں لگتا ، میرا دل نہیں کرتا جانے کو پھر میں چلی بھی جاتی ہوں تو کچھ سمجھ نہیں آتا مجھے۔۔۔۔مجھ سے نہیں ہو گا اب"

" کچھ وقت کا بریک لے لو "

" تب تک سب ختم ہو جائے گا مجھے اسے ختم نہیں کرنا "

" تو پھر کیا کرو گی "

" میں سوچ رہی تھی میں حمین کے حوالے کر دوں اسے "

افنان مسکرا گیا تھا۔۔۔

" پہلے اسے منا تو لو"

" وہ میری بات نہیں ٹالے گا "

"اتنا یقین"

" میرا نقصان صرف اس لیے ہوا کیونکہ میں نے اسکا یقین نہیں کیا " وہ دکھ سے بولی تھی

۔۔۔

" تمہیں ایک بات بتاؤں "

" جی "

" کبھی بھی اسکے سامنے صارم کی محبت کی وضاحت نہ دینا۔۔۔ایک مرد کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے کسی بھی ایسے شخص کی کہانی سننا جو اسکی بیوی سے محبت کرتا ہو اور اسکی بیوی اسے کبھی بھول نہ سکے "

" وہ جانتا ہے " منال نے کہا تھا

" وہ خود جانتا ہے یہ بات اسکی برداشت کے قابل ہے مگر یہ نہیں ہوگی کہ تم خود کہو " منال خاموش رہی تھی۔۔۔۔

" آپکی بیگم کے کیا ارادے ہیں"

" اجائے گی وہ " اس نے مختصر کہا تھا۔۔۔عائشہ کی ہر بات یاد آئی تھی وہ مر کر بھی منال کو اسکی شرط نہیں بتا سکتا تھا اور وہ خود بھی جانتا تھا۔۔۔وہ۔عائشہ تھی اسکی بیوی وہ کبھی بھی اسے اسکے رشتوں سے دور نہیں رکھ سکتی تھی۔۔۔۔وہ جانتا تھا وہ سمبھل جائے گی وہ بس اسے موقع دے دیا تھا وقت دے رہا تھا۔۔کوئی غصہ نہ تھا کوئی انا نہیں تھی۔۔۔۔کچھ تھا تو مان تھا جو وہ رکھنا جانتا تھا۔۔۔۔۔۔

اسمارہ اور حمین دونوں ڈنر کر رہے تھے۔۔۔

" تمہارے ڈیڈ نے آنا تھا " حمین نے پوچھا تھا۔۔اسارہ نے غصے سے دیکھا تھا اسے۔۔۔

" تم نے کہا تھا میں تو اس لیے پوچھ رہا تھا "

" آپ جب جیل میں تھے تب کہا تھا آپکی بیل کے بعد وہ پھر نہیں آئے "

" اوہہہ۔۔۔انھیں خوش ہونے جا موقع نہیں ملا "

" بھائی پلیز یار۔۔۔۔وہ اچھی ہیں بہت " اسارہ کو برا لگا تھا

" ہماری ماں نہیں ہے وہ "

" ماں نہیں ہے مگر ایک اچھی عورت تو ہے آپ عورتوں کی عزت کیا کرتے تھے کبھی "

" میں نے کبھی انھیں کچھ نہیں کہا مجھے جو بھی شکوہ ہے اپنے باپ سے ہے"

" پھر واپس دبئ کب جا رہے "

حمین کا ہاتھ رکا تھا۔۔وہ اسارہ کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔اسے نکاح کا تو بتایا ہی نہیں تھا اس نے۔۔۔۔

" تمہیں ایک بات بتاؤں "

" جی " وہ کھانے میں مصروف تھی۔۔۔

" میرے پاس وقت نہیں تھا بتانے کا "

" کیا۔ہو گیا یار بولیں بھی " وہ آج ریلیکس تھی خوش تھی۔۔۔

" میں نے منال سے نکاح کر لیا ہے "

اسمارہ نے بے اختیار اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

" خواب میں " وہ سلگ گئ تھی۔۔حمین لب کاٹ گیا تھا۔۔۔

" مجھے تمہیں بتانے کا وقت نہیں ملا تھا افنان نے میرا اور منال کا نکاح کروا دیا تھا " اسمارہ نے حمین کی سنجیدگی نوٹ کی تھی۔۔۔پھر اسکی جانب کئ پل دیکھتی رہی تھی۔۔۔

" اس نے کہا اور آپ نے کر لیا " وہ چلائی تھی

" مطلب "

" مطلب اس نے آپ پر کیس کیا اور آپ نکاح کرنے بیٹھ گیے " وہ غصے سے بولی تھی

" کیس بعد میں کیا ہے اس نے " اس نے معمولی سا بتایا تھا۔۔

" اس نے اپنے شوہر پر کیس کر دیا اللہ میرے " وہ حیرانگی کی آخری حد پر تھی۔۔۔۔

حمین نے حیرت سے دیکھا تھا اسے۔۔۔وہ اسے زیادہ محسوس کروا رہی تھی۔۔۔

" آپ اب کیا کریں گے " اسمارہ نے پوچھا تھا

" کیا کروں گا " اس نے نا سمجھی سے پوچھا تھا

" کوئی سزا دیں اسے "

" وہ میرا دل ہے ،میں بے اختیار ہوں اسکے معاملے میں۔۔۔میں اسے سزا دے سکتا ہوں بھلا اسکی تمام سزائیں میرے حصے میں ہیں اور وہ میرا نصیب ہے جو اللہ نے لکھ دیا ہے " وہ بے اختیار بولا تھا اسمارہ اسکے چہرے کی جانب دیکھ رہی تھی اسکا چہرہ مسکرا رہا تھا آنکھیں چمک رہی تھیں۔۔۔۔

" اپکو پتا ہے میں نے کیا کیا ؟؟ اسمارہ نے ڈرتے پوچھا تھا۔۔

" کیا " وہ اپنا فون نکالتے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

" میں نے اسکے آفس جا کر اسکے آفس میں سب کے سامنے اسکی بے عزتی کی " وہ رازدارانہ انداز میں بول رہی تھی۔۔حمین نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔

" کیوں " تاثر بدلے تھے۔

" اس نے آپ پر کیس کیا تھا"

" تو "

" تو مجھے غصہ آگیا "

" تم مجھ پر نکال لیتی "

"کیوں غلطی اسکی تھی "حمین نے ترچھی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" اچھا سوری " اسمارہ نے ناک سے مکھی اڑاتے کہا تھا۔۔۔

منال حمین کے گھر پہنچی تھی۔۔۔گارڈ نے اسے وہیں روک لیا تھا۔۔۔

" جی بی بی کس سے ملنا ہے "

منال نے شیشے سے باہر منہ نکالتے اسے دیکھا فھا۔۔

"حمین سے "

" کون ہیں آپ اپنی شناخت "

منال نے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"میں حمین شاہ کی منکوحہ ہوں اب نکاح نامہ ساتھ لے کر پھروں " وہ غصے سے بولی تھی گارڈ نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔۔وہ دروازہ کھول گیا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں ابھی کھانے کی ٹیبل سے اٹھتے کہ منال کو اندر آتے دیکھا تھا۔۔اسارہ مسکرا دی تھی۔۔۔حمین نے گردن موڑ کر دیکھا تھا پیچھے۔۔۔۔۔۔sea green کلر کا سوٹ پہنے گلے دوپٹے کو مفرل کے انداز میں لیے وہ انکی جانب بڑھ گئ تھی۔۔۔۔حمین نے اسے کم ہی مشرقی لباس میں دیکھا تھا۔۔۔وہ رخ موڑ گیا تھا اسارہ کی جانب دیکھا تھا ایک تنبیہ تھی اسکی نظروں میں۔۔۔اسارہ مسکرا گئ تھی۔۔۔

" Best of luck bro "

اسارہ مسکراتی وہاں سے اٹھ گئ تھی منال اسے جاتا دیکھ گئ تھی۔۔۔۔زندگی میں ایسے دن کب آئے تھے کہ منال سکندر خان کو بھی کسی کو منانا پڑنا تھا۔۔۔۔حمین وہاں سے ہلا تک نہیں تھا منال جاتے ڈائننگ ٹیبل پر اسکے پاس کرسی کھینچتے بیٹھ گئ تھی چہرہ سنجیدہ تھا، کھانے کی جانب نظر دوڑائی تھی۔۔۔سامنے پڑے چاولوں کی ڈش اٹھاتے وہ پلیٹ لیتے اس میں ڈال گئ تھی حمین اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

" میں اپنی کمپنی کو ختم کرنے کا سوچ رہی ہوں اگر تم اسکو اپنی کمپنی میں merge کرنے کو تیار ہو تو ٹھیک ہے ورنہ "

" ورنہ " حمین نے فوری طور پر کہا تھا۔۔۔

" ورنہ میں اسے ختم کر دوں گی"

" کیوں کر رہی ہو ایسے "

" مجھے نہیں پتا "

" تم مجھ پر depend ہونے کی کوشش کر رہی ہو " نظریں منال پر تھیں۔۔۔منال نے ں نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا تھا

" اگر سامنے حمین شاہ ہو تو depend ہونے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے "منال نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

" یہ حل نہیں ہے "

" کوشش تو ہے "

" تم اذیت میں رہو گی یوں"

" میں کرنے کو اس کمپنی کا کچھ بھی کر سکتی تھی تمہیں دینے کا مقصد یہی ہے کہ کل کو مجھے پچھتاوا نہ ہو " آخری چمچ چاولوں کا لیتے وہ اب ٹیشو سے ہاتھ صاف کر رہی تھی۔۔۔

" میں نہیں لوں گا "وہ اٹل لہجے میں بولا تھا

" تم لوگے "

" کیوں " وہ حیران ہوا تھا

" کیونکہ میں تمہاری بیوی ہوں اور اپنی بیوی کی ہر بات مانی جاتی ہے "چہرہ اٹھائے وہ اسے بتا رہی تھی حمین کو اس پر پیار آیا تھا۔۔۔کتنی ہٹ دھرمی سے وہ آگئ تھی یہاں۔۔۔۔وہ جانتا تھا یہ سکے لیے مشکل تھا۔۔۔۔

" اگر میں غریب ہو گیا تو "

وہ اسکا چہرہ دیکھتی رہی تھی۔۔۔پھر مسکرا گئ تھی۔۔۔

" پھر میں تمہارے ساتھ غریبی میں بھی رہ لوں گی, پریشان نہیں ہونا " وہ اسے تسلی دے رہی تھی۔۔۔۔حمین اسے یونہی دیکھتا رہا تھا پھر کچھ لمحے ٹھہرے وہ بولی تھی

" آئی ایم سوری " منال نے کہا تھا۔۔۔گلٹ تھا کہ کسی بھی بات پر پوشیدہ نہیں ہو رہا تھا

۔۔۔

" میں نے کچھ نہیں کہا " وہ بتا رہا تھا

"مجھے نہیں پتا تھا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اپنے بھی ایسی چالیں چل سکتے ہیں "

" اپنے ہی تو چالیں چلتے ہیں کہ انکی چالیں سمجھنے کے لیے مر کد زندہ ہونے کے برابر ہے "

" تمہیں انصاف کے لیے عدالت کا راستہ کیوں چنا تمہیں چاہیے تھا اسکا قتل کر دیتے " وہ غصے سے بولی تھی

"میرے پیچھے دو عورتیں تھیں جو مجھے بے حد

عزیز تھیں میں ان دونوں کو اس گندی دنیا کے

حوالے نہیں کرنا چاہتا تھا میں انکے ساتھ جینا

چاہتا تھا انکے لیے جینا چاہتا تھا "منال اسکی جانب دیکھتی رہ گئ تھی۔۔۔ہر بار وہ اسکا سوچتا تھا۔۔۔

" تم نے کہا تھا تم پاکستان میرے لیے نہیں آئے تمہیں پتا ہے مجھے کتنی تکلیف ہوئی " وہ اذیت سے بولی تھی اگر وہ جان لیتی کہ بھری عدالت میں اسکے الفاظ سامنے بیٹھے حمین کو کتنی تکلیف دے گئے تھے تو شاید وہ اس سے نظریں تک نہیں ملا پاتی۔۔۔مگر فرق تھا ۔۔۔وہ حمین تھا اسکی محبت کے اصول منال کی محبت سے مختلف تھے۔۔۔

" تم ہمیشہ سے میرے لیے میری priority رہی ہو"

" تم کہہ دو تم مجھ سے ناراض نہیں ہو "

" میں تم سے ناراض ہو سکتا ہوں بھلا " وہ ہنسا تھا منال کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔

" تم مجھے طعنہ بھی نہیں دو گے "

" نہیں دوں گا " وہ دوبارہ ہنسا تھا منال کو اسکی ہنسی اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

" تم اسمارہ کو ڈانٹو گے بھی " منال نے اچانک کہا تھا

" کیوں " اس نے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا

" اس نے میری سب کے سامنے انسلٹ کی میرے اور میرے شوہر کا معاملہ تھا یہ "

" اسے معلوم نہیں تھا "

منال خاموش ہو گئ تھی۔۔۔سکتہ ٹوٹ گیا تھا آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئ تھیں۔۔۔۔

" مینو " حمین نے اسے پکارا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا وہ جتنی نارمل دکھ رہی تھی اتنی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

" میں نے اپنی ماں کا یقین نہیں کیا۔۔۔میں نے تمہارا بھی نہیں کیا کسی کا بھی نہیں کیا میری وجہ سے صارم مر گیا حمین۔۔۔مجھ سے نہیں برداشت ہوتا وہ میرے ہاتھوں میں ،۔۔۔"حمین اپنی جگہ سے اٹھا تھا اسکے پاس گٹنوں کے بل بیٹھتا وہ اسکی جانب دیکھ رہا تھا ۔۔۔۔منال نے اسکی بھوری آنکھوں کو یوں پہلی بار قریب سے دیکھا تھا۔۔۔

" منال وہ تمہاری وجہ سے نہیں مرا ہم میں سے کسی کو یہ آئیڈیا نہ تھا،،ہم میں سے کوئی بھی کیوں اسے مارنا چاہے گا "

" سب کو یہی لگتا ہے "

" سب میں ،میں شامل نہیں ہوں "

" تم کیوں ہو اتنے اچھے " وہ بے ساختہ بولی تھی اپنے آنسو صاف کر گئ تھی۔۔۔

" میں امید کروں گا کہ آج سے کچھ سال بعد بھی ایسے ہی بولو گی " وہ مسکراتے بولا تھا وہ ابھی بھی یونہی بں میٹھا ہوا تھا۔۔۔

" ایسے ہی بولوں گی " وہ اسے یقین دلا رہی تھی۔۔۔۔

" تم نے کبھی دعا کی تھی میرے لیے " منال نے پوچھا تھا

" ہاں کی تھی " وہ پہلے اسکے سوال پر حیران ہوا پھر بتا دیا۔۔۔

" نہیں ،، ایسے نہیں"وہ کچھ اور پوچھنا چاہ رہی تھی اس کے دل میں ہمیشہ سے سوال تھا اس نے نہیں مانگا تھا اسے اللہ سے ،اس نے صبر مانگا تھا ،اس نے کبھی صارم کو دوسرے سے ہٹانے کی دعا نہیں کی تھی وہ وجہ ڈھونڈ رہی تھی صارم کے اس دنیا سے جانے کی۔۔۔۔وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ امتحان اسکا نہیں تھا صارم دلاور خان کا تھا اسکی محبت کا تھا ۔۔۔۔حمین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔پھر اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے تھے۔۔۔

" میں نے ہمشیہ تمہارے لیے دعا کی، تمہاری خوشی کے لیے دعا کی ،تمہاری حفاظت کے لیے دعا کی۔۔۔تمہاری بہتری کے لیے دعا کی۔۔۔تمہیں چھیننا نہیں چاہتا تھا ،نہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔۔بس خوش دیکھنا چاہتا تھا شاید کہیں نہ کہیں اپنے ساتھ دیکھنا چاہتا تھا "وہ اسے بتا نہیں پائی تھی کہ واقعی اسکی خوشی اس میں تھی ،اسکی حفاظت اس سے ہی تھی ،اسکا ساتھ اسکے ساتھ ہی تھا۔۔۔۔

" تم مجھ سے محبت کرتے ہو " اس نے پوچھا تھا۔۔۔

" نہیں۔۔۔بس سوچا بھلا کر دوں تمہارا "

" Shut up hamain "

وہ غصے سے کہتی اٹھی تھی ڈائنگ ٹیبل سے اٹھتی وہ اوپر کی جانب جا رہی تھی۔۔

" اپنے ملازموں کو سمجھا دو میں جب چاہوں یہاں آسکتی ہوں مجھ سے میرا نکاح نامہ نہ مانگا کریں "

" تم مستقل طور پر یہاں آجاؤ " اس نے پیچھے سے آواز دی تھی۔۔

" پہلے میری کمپنی کو اپنے سر لو پھر دیکھیں گے " وہ کہتی اسمارہ نے کمرے کی جانب بڑھ گی تھی۔۔۔

" کتنی بے مروت ہو تم بھابھی گھر آئی ہے اور تم یوں استقبال کر رہی ہو " منال نے دروازہ بغیر ناک کیے کھولا تھا۔۔

" بھابھی کو کس نے کہا تھا پنگے لینے کے لیے " وہ بھی اسی کے انداز میں بولی تھی۔۔۔

" میں پنگا نہ لیتی تو بیٹھی ہوتی اب تک تم وہیں کورٹ میں "

" اوہہ کیسے شکریہ ادا کروں میں آپکا "

" مجھ سے excuse کرو "

" کس بات کا " اسمارہ کمر پر ہاتھ رکھے آگے آئی تھی

" میری جو اتنی انسلٹ کی تم نے اور اپنے الفاظ واپس لو "

" کونسے"

" وہی دوستی توڑنے والے "

" تم نے بھی تو کہا تھا "

" میں تو منال ہوں " اس نے آنکھیں بڑی کرتے کہا تھا

" تو "

" تم اپنے بھائی سے کچھ سیکھ لو " وہ چڑ گئ تھی

" اہہہ تاکہ کل کو مجھے پر کیس کیا ہو "

" اسمارہ یار نہ کرو " منال دو دینے کو ہوئی تھی اب۔۔۔اسمارہ مسکرائی تھی آگے ہوتے اسے اپنے گلے لگا گئ تھی منال نے بھی اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔۔۔۔

" تم تو جان ہو " اسمارہ کے الفاظ پر منال مسکرا گئ تھی۔۔۔۔۔۔کتنے عرصے بعد یہ لمس تھا ۔۔۔۔جو حوصلہ دوست ملتا ہے وہ محنت سے نہیں ملتا۔۔۔۔جو بات دوست سے کر لی جاتی ہے وہ بھی محبت سے نہیں ہوتی۔۔۔دوست جو کبھی آپکی زندگی کا حصہ رہے ہوں وہ نہیں بھولتے بھلائے بھی نہیں بھولتے۔۔۔۔دوستوں کے دیے گئے زخم بھی نہیں بھولتے مگر دوست کو معاف کرنا آسان ہوتا ہے انکی کوئی سزا نہیں ہوتی۔۔۔یہ ہمیشہ ہوتے ہیں ،ہمیشہ رہتے ہیں۔۔۔

وہاں سے ہوتی منال واپس آگئ تھی گھر۔۔۔۔جسم کانپ رہا تھا ،دل کی دھڑکن بے ترتیب تھی ہاتھ میں پکڑا فون جہاں وہ کچھ ٹائپ کر رہی تھی۔۔۔

" میں منال سکندر خان طور ایس کے کمپنی کی اونر بزنس کی دنیا سے دستبردار ہوتی ہوں ۔۔۔۔یہ میرا خواب تھا مگر میں اس خواب کو اور نہیں لے کر چل سکتی " اور یہاں منال سکندر خان بزنس کی دنیا سے دستبرداری کا اعلان کر چکی تھیں اور پھر منال سکندر خان کا

عشق جنوں سب چھوٹ گیا تھا۔۔۔شاید بزنس کی دنیا پر راج کرنا اسکے نصیب میں نہیں تھا۔۔۔۔

☆☆☆☆

1 سال بعد

کیفِ قلب یوں ہے کہ دل کا ایک کونہ محبت کا،،،وہ ایک کونہ مسکراتا ہے دھڑکتا ہی رہتا ہے۔۔۔۔

" منال یہ تم پہ گئ ہے " عائشہ نے ایزل کو اسکی جانب بڑھاتے کہا تھا منال بڑے پیار سے تھام گئ تھی اسے۔۔۔۔

" اللہ خیر کرے " افنان نے ہنستے کہا تھا حمین مسکرا گیا تھا۔۔منال نے گھورا تھا افنان کو۔۔۔

" سوری "

" چلو آجاؤ کھانا لگ گیا ہے "

افنان اور عائشہ منال کی رخصتی کے بعد اپنے اپارٹمنٹ میں شفٹ ہو گئے تھے۔۔۔منال نے اپنی کمپنی کو حمین کی کمپنی کے ساتھ merge کر دیا تھا۔۔۔اسکا یہ فیصلہ وہ مان گیا تھا مگر کمپنی کے 60٪شیرز وہ منال کے نام کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔ان کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد وہ منال کو لیے وہاں سے نکلا تھا۔۔۔

" کدھر کو جارہے ہیں ہم "

" سوچو "

" میں کیوں سوچوں " منال نے برا منایا تھا وہ مسکرا گیا تھا۔۔۔

کچھ دیر میں وہ اسی جگہ پہنچے تھے جہاں کبھی انھوں نے مل کر ایک عمارت کی بنیاد رکھی تھی گاڑی سے اترتے وہ اس عمارت کے سامنے کھڑے تھے۔۔منال مسکرا گی تھی وہ جانتی تھی حمین س پر کام کر رہا ہے۔۔۔

" چودہ منزلہ عمارت " منال مسکراتے بڑبڑائی تھی

" چودہ سالہ دوستی کے نام " حمین بولا تھا

" یہ تو دوستی کے نام ہوئی اب محبت کے نام سوچنا " وہ ہنستی بولی تھی آنکھوں کے سامنے وہ بڑی عمارت اسکا خواب تھی کبھی۔۔۔اپنے بزنس کو آگے بڑھانا اسکا خواب تھا۔۔۔بھولی نہیں تھی وہ کون کہتا ہے یہ خالی پن اس نے خود اپنے لیے چنا تھا یہ اسکا نصیب تھا

۔۔۔ایک خالی پن ایک ادھورا پن۔۔۔باقی تمام تکلیفیں ایک طرف تھیں مگر بزنس چھوڑنے کی تکلیف ایک طرف تھی۔۔۔۔عشق وہ ہوتا ہے جو لاحاصل ہو تو چھوڑ دیا تھا عشق۔۔۔۔۔

" پھر کب جوائن کرو گی مجھے " حمین نے اسکے آنکھوں کی نمی دیکھتے بولا تھا۔۔۔

" نہیں میرے لیے وہ سکول کافی ہے مجھے اسی پر فوکس کرنے دو " منال کہتے اندر بڑھی تھی اس نے صارم کی زمین پر سکول بنا لیا تھا۔۔۔اس سکول میں حمین نے اسکی پوری پوری مدد کی تھی۔۔۔ہر ایک کام میں ہر ایک خواب میں۔۔۔۔

اندر داخل ہوتے وہ اسے مختلف چیزیں بتا رہا تھا وہ بس سن رہی تھی۔۔۔۔۔

" چلو اب ہم رہیں یا نہ رہیں یہ عمارت رہے گی " حمین نے دوبارہ اپنا فقرہ دہرایا تھا۔۔۔

" مجھے ابھی تمہارے ساتھ اور جینا ہے " منال نے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔وہ مسکرا گیا تھا اسکو اپنے ساتھ لگاتے وہ اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا تھا۔۔

"My every breath is for you "

منال کے لبوں پر مسکان تھا گال گلابی ہوئے تھے اور پھر منال سکندر خان کی مسکراہٹیں گہری ہونے لگی تھیں،چہرہ چمکنے لگا تھا اور آنکھوں کی چمک واضح ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

اگر اس سب میں کوئی پھول مرجھایا تھا تو وہ صارم دلاور خان تھا۔۔۔۔اگر کسی کا نقصان ہوا تھا تو وہ تھا اگر کسی کے نصیب میں محبت نہیں تھی تو وہ صارم دلاور خان تھا۔۔۔۔

"A love story written in vibrant hues "

☆☆☆☆☆☆

۔۔۔۔۔۔۔(ختم شد)۔۔۔۔۔۔۔۔۔